تاریخ میں ۱۰۰ شخصیات کے حالات، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

تبع تابعین میں سے سفیان الثوری تا ابراہیم بن ادہم، شقیق البلخی، عبداللہ بن مبارک، وکیع بن الجراح اور یحییٰ بن سعید القطان جیسی ۵۲ مقدس ہستیوں کے احوال و زریں اقوال۔

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 32631861

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

حصہ ہفتم

تکملہ سفیان الثوری، شعبہ بن حجاج، مسعر بن کدام، سفیان بن عیینہ،
لیث بن سعد اور ابراہیم بن ادھم رحمہم اللہ وغیرہ کا تذکرہ

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا محمد اسلم بن قاری رحمت اللہ مرحوم شہداد پوری
فاضل جامعۃ العلوم کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس

ضخامت : 524 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء

حصہ ہفتم و ہشتم

حلیۃ الاولیاء

حصہ ہفتم

حلیۃ الاولیاء

حصہ ہشتم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء

حصہ ہفتم

سفیان ثوریؒ کے باقی ماندہ واقعات

۹۲۸۷- مؤلف کتاب نے ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، مخرمی کے سلسلہ سند سے ابوسری کا قول نقل کیا ہے کہ فضیل سے سوال کیا گیا کہ تقویٰ میں آپ کا امام کون ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ سفیان ثوری۔

۹۲۸۸- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، اسماعیل بن ابی الحارث کے سلسلہ سند سے اخنسی کا قول نقل فرمایا ہے کہ میں نے ابن یمان کو کہتے سنا کہ سفیان ثوری جیسا انسان میں نے نہیں دیکھا اور خود سفیان ثوری نے بھی اپنی مانند کسی کو نہیں دیکھا، اور دنیا ہونے کے باوجود انہوں نے اس سے بے رغبتی اختیار فرمائی۔

۹۲۸۹- عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابوداؤد، اسحاق بن جراح اذنی، عبداللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے مت البلخی کا قول ذکر کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری کی خدمت میں ایک کپڑا ہدیہ کیا گیا، انہوں نے وہ کپڑا مجھے عنایت فرمادیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوعبداللہ میں سامعین حدیث میں سے نہیں ہوں جس کی وجہ سے آپ نے مجھے یہ کپڑا عنایت فرمایا، انہوں نے ارشاد فرمایا یہ بات میرے علم میں ہے، لیکن آپ کے بھائی تو سامعین حدیث میں سے ہیں، اس لئے مجھے اپنے قلب کے بارے میں دوسروں کی بہ نسبت تمہارے بھائی کی طرف زیادہ میلان کا خطرہ ہے۔

۹۲۹۰- عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، محمد بن اسماعیل الصائغ، حلوانی، یحییٰ بن ایوب کے سلسلہ سند سے مبارک بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کے ایک دوست کے صاحبزادے نے ان کی خدمت میں دراہم کی ایک تھیلی پیش کی اور اپنے والد کے بارے میں ان سے سوال کیا۔ سفیان ثوری نے ان کے والد کے بابت تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔ پھر اس نے عرض کیا، اے ابوعبداللہ! آپ کو معلوم ہے کہ یہ مال کسب حلال کے ذریعہ میں نے حاصل کیا ہے، اس لئے میں اس مال حلال سے آپ کی اور آپ کے اہل وعیال کی کچھ خدمت کرنا چاہتا ہوں، لہٰذا آپ اسے قبول کرلیجئے۔ چنانچہ سفیان ثوری نے اسے قبول فرمالیا۔

مبارک بن سعید کہتے ہیں کہ جب وہ رخصت ہونے لگا تو سفیان نے میرے ذریعے اسے بلوا کر بالاصرار اس کا مال اسے واپس فرمادیا۔ اس نے سفیان ثوری سے سوال بھی کیا کہ کیا آپ کا قلب میرے مال کے بارے میں مطمئن نہیں ہے؟ سفیان ثوری نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں۔ مبارک بن سعید کہتے ہیں کہ جب وہ شخص مال لے کر نکلنے لگا تو میں بے ساختہ اس کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے اس سے کہا آپ نے ایسا کیوں کیا، عنداللہ اس دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے، لہٰذا آپ اس مال کے ذریعے میری اور میرے اہل و عیال کی مدد کیجئے۔ چنانچہ اس نے وہ مال مجھے ہدیہ کردیا۔

۹۲۹۱- عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، عباس ترقفی کے سلسلہ سند سے محمد بن یوسف فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کا قول ہے "جب

تمہیں میری موجودہ حالت میں تغیر وتبدل نظر آئے تو سمجھو میں بدل چکا ہوں''۔

۹۲۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدان بن احمد، زید بن حریش کے سلسلہ سند سے ابوزبیری کا قول نقل کیا ہے کہ میں سفیان ثوری کے ساتھ مسجد خیف میں تھا، وہاں پر ایک منادی اعلان کر رہا تھا کہ سفیان ثوری کو حاضر کرنے والے کو دس ہزار درہم کا انعام دیا جائے گا۔

۹۲۹۳-ابراہیم بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے علی بن جعد کا قول نقل فرمایا ہے کہ میں نے ایک منادی کو کہتے سنا کہ امیرالمؤمنین ہارون نے سفیان ثوری کی مخبری کرنے والے کے لئے ایک ہزار درہم انعام مقرر کیا ہے۔

۹۲۹۴-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوحسین احمد بن سلیمان بن ابی شیبہ، صالح بن معاذ بصیری، ابن مہدی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ خلیفہ مہدی کے دور میں روپوش ہو کر میں یمن چلا گیا۔ وہاں پر مسجد در مسجد، محلّہ در محلّہ میرا قیام رہتا تھا، ایک محلّہ میں میرے قیام کے زمانہ میں چوری کا واقعہ پیش آگیا۔ اہل محلّہ چوری کے الزام میں ملوث کر کے مجھے معن بن زائدہ کے پاس لے گئے۔ معن بن زائدہ کو پہلے ہی سے خط کے ذریعے میری گرفتاری کی تاکید کی گئی تھی۔ چنانچہ جب مجھے چور بنا کر اس کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے مجھ سے کہا تم نے چوری کیوں کی؟ میں نے کہا میں نے حقیقت میں کوئی چوری نہیں کی، ان لوگوں نے خوانخواہ مجھے اس جرم میں ملوث کر دیا ہے، پھر اس نے تمام لوگوں کو دربار سے باہر بھیج کر تنہائی میں مجھ سے میرا نام دریافت کیا۔ میں نے کہا سفیان بن سعید بن مسروق، اس نے کہا ثوری؟ میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ امیرالمؤمنین نے تمہاری ہی تلاش کا حکم دیا ہوا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا، اس نے کچھ تامل کرنے کے بعد کہا تم جہاں بھی جانا چاہتے ہو چلے جاؤ خدا کی قسم تم میرے پاس ہوتے تو بھی میں تمہیں امیرالمؤمنین کے حوالے نہ کرتا۔

۹۲۹۵-محمد بن علی، مہرانی، حمید بن ربیع کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے خوب توجہ سے سفیان ثوری کی بات سنی تو وہ کہہ رہے تھے ''اے سفیان! لایزال جمیل ذات نے تیری پردہ پوشی فرما رکھی ہے ورنہ تو ہلاک ہو جاتا۔

۹۲۹۶-محمد بن علی، محمد بن خالد بن یزید بردعی، عبداللہ بن عبدان ابومحمد بغلانی کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول بیان کیا ہے کہ سفیان ثوری کے ایک قریبی ساتھی نے بیان کیا ہے کہ سفیان ثوری ہمیشہ آستین سے ایک رقعہ نکال کر اسے پڑھتے رہتے تھے۔ میں نے بھی بارہا اسے پڑھنے کی کوشش کی، اتفاق سے ایک بار وہ میرے ہاتھ میں آ گرا، اس میں لکھا تھا کہ اے سفیان! قیامت کے روز دربار الٰہی میں پیشی یاد کرو۔

۹۲۹۷-محمد بن علی، احمد بن عبدالجبار صوفی، عبدالصمد مردویہ، وکیع کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ اپنے نفس کا علاج کرنا میرے لئے سب سے گراں بار ہے۔

۹۲۹۸-سلیمان بن احمد، طالب بن قرۃ اذنی، محمد بن عیسیٰ بن طباع، ابوسفیان معمری کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول ذکر کیا ہے کہ کچھ لوگ اطاعت الٰہی میں اور کچھ لوگ اطاعت شیطان میں مصروف ہیں اور تمام مخلوق کی اصلاح دو شخصوں کی اصلاح پر موقوف ہے (۱) حاکم وقت (۲) عابد۔

۹۲۹۹-سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاہر بن احمد زبیری کے سلسلہ سند سے طاہر کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان کے کسی بھائی نے خط کے ذریعے ان سے مختصر نصیحت کی درخواست کی۔ سفیان نے انہیں خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ امابعد اے میرے برادر! اللہ ہم سب کو معاصی سے محفوظ رکھے۔ اے برادر دنیا کا غم لافانی، اس کی فرحت زوال پذیر اور اس کی فکر ابدی ہے، اس لئے آخرت میں حصول نجات کے لئے دنیا میں خوب عمل کیجئے، غفلت سے مت کام لیجئے ورنہ تباہ و برباد ہو جاؤ گے'' والسلام''۔

۹۳۰۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، ابومعمر قطیعی کے سلسلہ سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری تمثیل کے طور پر

درج ذیل شعر کہتے تھے۔ لوگوں نے جدید، جمیل اور ابدی شی کا قدیم اور بوسیدہ شیٔ سے سودا کر لیا، ان کی یہ تجارت کس قدر خسارہ کن ہے

۹۳۰۱- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عباس اصبہانی، حسن بن فرج، محمد بن بشر کے سلسلہ نسب سے نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری اسود بن یعفور نہشلی کے اشعار تمثیل کے طور پر کہا کرتے تھے۔ ان میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں (۱) آل محرق کے جانے کے بعد اے لوگو تمہیں کس چیز کی امید ہے (۲) اسی طرح ایاد جو بادشاہ کے ہم مجلس، تازہ گھاس پر بیٹھنے والے اور تلواروں والے تھے (۳) وہ نشیبی علاقے کے باشندے تھے، جس پر بڑے بڑے پہاڑوں کے ذریعے دریائے فرات کا پانی گرتا تھا (۴) اب ان کے دیاروں کے نشانات پر ہوائیں چلتی ہیں، کیوں کہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں (۵) ایک روز اچانک ان کا لہو لعب ختم ہو گیا۔

۹۳۰۲- ابوبکر طلحی، عبید بن محمد الزیات، محمد بن عثمان بن خالد، عبدالرحمٰن مستملی کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ سفیان ثوری سے سوال کیا گیا کہ کون سی شے نقصان دہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ''علماء سوء سب سے زیادہ نقصان دہ ہیں''۔

۹۳۰۳- ابوبکر، ابوحصین وداعی، احمد بن یونس کے سلسلہ سند سے زائدہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم سب میں سے سفیان ثوری سب سے بڑے عالم دین تھے۔

۹۳۰۴- ابوبکر، حسن بن حباش، عبداللہ بن سعید، احمد بن حمید کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن ادریس کا قول نقل کیا ہے کہ کوفہ میں سفیان ثوری سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرنے والے تھے۔

۹۳۰۵- ابواحمد غطریفی، عباس بن یوسف شکلی، محمد بن فرج، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ''اگر مجھے ذلت کا خوف نہ ہوتا تو غیر معروف قوم میں میرا قیام ہوتا''

۹۳۰۶- ابواحمد، محمد، قاضی ابواحمد، ابواحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، سہل بن صالح کے سلسلہ سند سے حلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا ہے کہ ''میرے قلب کی اصلاح مکہ اور مدینہ کے درمیان بسنے والی نادار، سادہ لباس اختیار کرنے اور عبادت کرنے والی قوم کے پاس ممکن تھی''۔

۹۳۰۷- ابواحمد، عباس، محمد، حلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ ابوحبیب بدوی سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا اے سفیان! اللہ نے بخل یا کسی اور وجہ سے آپ کو دنیا سے محروم نہیں کیا بلکہ من جانب اللہ آپ کے لئے یہ ایک قسم کی آزمائش ہے۔ اس کے بعد فرمایا اے سفیان اللہ نے بعض لوگوں کے قلب میں آپ کی محبت ڈال دی اور بعض کے قلب میں نہیں ڈالی۔

۹۳۰۸- محمد بن علی، سعید بن عبدالعزیز، قاسم بن عثمان جرعی، دمشقی، ابوعاصم، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوحاتم رازی کے سلسلہ سند سے قاسم بن عثمان دمشقی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے یمان بن معاویہ اسود عابد سے سوال کیا کہ آپ نے ابراہیم بن ادہم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے مسکرا کر جواب دیا، میں نے ان سے بھی بڑے ولی کی زیارت کی ہے، میں نے ان سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ سفیان ثوری ہیں، پھر فرمایا میں نے اپنے بھائی سفیان کو کہتے سنا کہ ''اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ دنیا میں کسی بندہ کو نواز کر آخرت میں اسے رسوا کرے اور منعم کے لئے منعم علیہ کو کامل نعمت سے نوازنا ضروری ہے''۔

۹۳۰۹- ابی، محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسن بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو اس کے سوال سے زیادہ عطا کرتا ہے۔

۹۳۱۰- ابی، احمد، ابوبکر، ابوحاتم، عیسیٰ بن یونس رملی، مؤمل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول ذکر کیا ہے کہ پاک دامنی انسان کے لئے ایک بہت بڑی عافیت ہے۔

۹۳۱۱-ابی ،احمد ،ابو بکر محمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے قول باری تعالیٰ (سنستدرجھم من حیث لایعلمون)(الاعراف ۱۸۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ''ہم لوگوں پر اکمال نعمت کر کے ان کو شکر کی توفیق نہیں دیں گے''۔

۹۳۱۲-ابی ،احمد ،ابو بکر محمد بن ادریس ،عمرو بن سلم ،سلم بن میمون خواص کے سلسلہ سند سے عثمان بن زائدہ کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے مجھے ایک خط لکھا ،جس میں مکتوب تھا اے زائدہ !اگر تم صحت مند اور توانا اور چاق و چوبند رہنا چاہتے ہو تو اکل طعام میں کمی کر دو۔

۹۳۱۳-ابی ،احمد ،ابو بکر ،،ہارون بن سفیان ،اصمعی ،عمرو بن خریم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری نے مکہ میں نصف دانق کا گوشت خریدا ،اصمعی کا قول ہے کہ سفیان ثوری صبح وشام صرف دو چپاتی تناول فرماتے تھے اگر کوئی سائل آجاتا تو آدھی چپاتی اسے دیتے اگر اس کے بعد کوئی سائل آتا تو اس کے لئے وسعت کی دعا فرماتے۔

۹۳۱۴-ابی ،احمد ،ابو بکر ،سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے ثابت ابو محمد زائد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا ''اے مفلسو! کھانا پیٹ میں جانے سے قبل اغنیاء سے صبر میں سبقت کی کوشش کرو ،کیوں کہ اس کے بعد کوشش بے کار ہے''۔

۹۳۱۵-محمد بن احمد بن ابان ،ابی ،ابو بکر بن عبید محمد بن حسین ،ابو ولید عیاش بن عاصم کلبی کے سلسلہ سند سے سعید بن صدقہ ابو مہلہل کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری مجھے اپنے ساتھ صحراء میں ساتھ لے گئے ،پھر فرمایا اے مہلہل اس زمانہ میں حتیٰ الامکان گوشہ نشینی اختیار کرو ،خصوصاً امراء سے اجتناب کرو ،حاجات میں صرف اللہ کی طرف رجوع کرو ،تمام لوگوں سے استغناء اختیار کرو ،خدا کی قسم آج اگر میں کوفہ میں کسی سے دس درہم قرض کا سوال کروں تو وہ قرض دینے کے بعد لوگوں میں اس کا اعلان کرتا پھرے گا لیکن اللہ کا معاملہ اس کے برعکس ہے وہ سوال کرنے سے خوش ہوتا ہے۔

۹۳۱۶-سلیمان بن احمد ،احمد بن علی الاریاح ،قاضی ابو احمد ،عبد الرحمٰن بن محمد بن سلم ،ابو ہشام وابراہیم بن عبد اللہ ،محمد بن اسحاق ثقفی ابو الفضل بن سہل ،معاویہ بن عمرو داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کا قول ہے کہ کوفہ میں کوئی ایسا با اعتماد انسان مجھے نظر نہیں آتا جو مجھے دس درہم قرض دینے کے بعد سکوت اختیار کر لے۔

۹۳۱۷-محمد بن محمد بن ابان ،ابی ،عبد اللہ بن محمد ابن سفیان ،محمد بن حسین ،بشر بن مصلح عتکی کے سلسلہ سند سے عطا بن مسلم خفاف کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری نے مجھ سے فرمایا ''اے عطا مجھ سمیت کسی سے بھی بے خوف مت ہو ،کیونکہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ انار شیریں ہے اور میں اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہوں کہ وہ ترش ہے تو صرف اتنی سی بات پر مجھے اس سے قتل کا خطرہ ہے''۔

۹۳۱۸-ابی ،قاسم بن مندۃ ،ابو ہشام رفاعی ،داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ''جس کے ساتھ چاہو رہو ایک دفعہ اس کو غصہ دلاؤ اور پھر کسی شخص کو اس کے پاس بھیجو جو اس سے تمہارے بارے میں سوال کرے''۔

۹۳۱۹-محمد بن احمد ،ابی ،عبد اللہ بن محمد ،محمد بن حسین ،صلت بن حکیم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مرزوق کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے سفیان ثوری سے قیام کے بارے میں مشورہ کیا ،انہوں نے مجھے مرالظہر ان کے کسی غیر معروف علاقہ میں قیام کا مشورہ دیا۔محمد بن خلف بن اسماعیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا لوگوں سے دور رہو ،اس سے تم لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہو گے۔

۹۳۲۰-مؤلف کتاب نے محمد ،ابی ،عبد اللہ ،حاتم ابو عبد الرحمٰن ازدی کے سلسلہ سند سے مؤمل بن اسماعیل کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے ایک شخص سے سوال کیا کہ تمہیں ناگوار باتیں معروف لوگوں کی طرف سے پیش آتی ہیں یا غیر معروف لوگوں کی طرف سے؟ اس نے جواب دیا کہ معروف لوگوں کی طرف سے ،سفیان ثوری نے فرمایا پھر تو ان لوگوں سے کم تعلقات استوار رکھنے ہی میں بہتری ہے۔

۹۳۲۱-ابی، ابوحسن بن عمر عبدی، ابوبکر بن عبید، قاسم بن ہاشم، محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ آپ کے آرام کرنے کے وقت بھی لوگ آپ کی تعریف کرتے ہیں۔ انہوں نے مجھے خاموشی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا اس چیز کی بنیاد تقویٰ ہے۔

۹۳۲۲-ابی، احمد بن حسن انصاری، ابان بن ابی خصیب احمد بن موسیٰ ضمرہ بن ربیعہ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہر حال میں اللہ کے بارے میں حسن ظن رکھنا یقین کامل کی علامت ہے۔

۹۳۲۳-سلیمان بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن ابی رزیق بن جامع مصری و اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، عبداللہ بن سلیمان ابومحمد شبدی، محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ام حسان اسدیہ کی صاحبزادی کے پاس گیا۔ ان کی پیشانی پر سجدہ کا نشان تھا اور ان کی مالی حالت انتہائی کمزور تھی جس کے پیش نظر میں نے انہیں عبداللہ بن شہاب بن عبداللہ کے پاس جانے کا مشورہ دیا تاکہ وہ مال زکوٰۃ سے ان کی کچھ معاونت کردیں، انہوں نے کہا کہ اے سفیان! آپ مجھے اس شخص سے سوال کا مشورہ دیتے ہو جو کسی شے کا مالک نہیں ہے مجھے تو مالک کی ذات سے سوال کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ بنت ام حسان شب کے وقت محراب میں داخل ہو کر اس کا دروازہ بند کر لیتی پھر بارگاہ الٰہی میں عرض و معروض کرتے ہوئے کہتی، اس وقت ہر حبیب اپنے محبوب کے ساتھ خلوت میں ہے اور میں نے آپ کے ساتھ خلوت کر رکھی ہے یا الٰہی تیرے نافرمان کا انجام دوزخ ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں تین روز کے بعد ان کے پاس گیا تو ان کے چہرہ سے میں نے بھوک کی علامات محسوس کیں میں نے ان سے خیریت دریافت کی انہوں نے فرمایا اے سفیان الحمدللہ کہو میں نے الحمدللہ کہا پھر انہوں نے مجھ سے کہا تم نے اللہ کے لئے شکر کا اعتراف کر لیا، میں نے اثبات میں جواب دیا، انہوں نے کہا اس پر بھی شکر ادا کرنا لازمی ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اس وقت مجھے اپنی کم علمی کا احساس ہوا اور اس کے بعد میں ہر نعمت کا کما حقہ شکر ادا کرنے سے قاصر رہا۔ اس کے بعد میں نے ان سے اجازت چاہی۔ انہوں نے فرمایا کہ اے سفیان علم پر تکبر کرنا انسان کی جہالت کے لئے کافی ہے، اے سفیان خوب سمجھ لو رضائے الٰہی کے بغیر تزکیہ قلوب ناممکن ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ اس وقت میرے اندر سے میری انا کا خاتمہ ہو گیا۔

۹۳۲۴-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، علی ابن محمد بن ابی مضاء مصیصی، خلف بن تمیم، ابوحذیفہ عجلی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تمہیں "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کی تفسیر معلوم ہے؟ پھر خود ہی اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی معطی اور محافظ نہیں ہے۔

۹۳۲۵-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، علی ابن محمد بن ابی المضاء کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ایاس بن عمرو بن یزید بن عقال سفیان ثوری کی مسجد میں تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا اے ابوعبداللہ تمہیں معلوم ہے کہ "لاالٰہ الا اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر کہنے پر دس دس نیکیاں ہیں؟ سفیان ثوری نے اثبات میں جواب دیا، اس کے بعد فرمایا ان الفاظ کا ثواب بلاکوشش کے تیس ہزار درہم کمانے کے مانند ہے۔

۹۳۲۶-سلیمان بن احمد، علی بن احمد بن نضر کے واسطہ سے عثمان بن ابی شیبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے معاویہ بن ہشام کے واسطہ سے سفیان ثوری کو کہتے سنا "دنیا کو دنیا اس کے حقیر ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں اور مال کو مال اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہے"۔

۹۳۲۷-محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، ابوسعید کندی، ابوخالد احمد کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ:
گزشتہ اقوام کو حلال کی طرف دعوت دی جاتی تھی لیکن وہ انکار کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ہم اس سے اپنے نفوس کے بارے میں خوفزدہ ہیں۔

۹۳۲۸-عبداللہ بن محمد بن عطا، ابی محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب کے واسطہ سے مبارک ابوحماد کا قول نقل کیا ہے کہ علی بن حسن نے سفیان ثوری سے فرمایا علم برائے عمل حاصل کرو، علم پر فخر، بے وقوفوں سے نزاع، اغنیاء سے حصول مال اور فقراء کو خادم بنانے کی غرض سے علم مت حاصل کرو کیونکہ علم برائے عمل ہی تمہارے لئے نفع بخش ہے۔ اس کے علاوہ بے کار ہے اے برادر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس دور میں خیر کا طالب اجنبی ہے لیکن تم وحشت محسوس کرنے کے بجائے صراط مستقیم پر گامزن رہو اس صورت میں تمہیں اللہ تعالیٰ، حضرت جبرائیل اور صالحین کی معیت حاصل ہوگی، دوسروں کے عیوب تلاش کرنے کے بجائے اپنے عیوب تلاش کرو، گزشتہ عمر کے ضائع ہونے پر فکر کرو روز قیامت گناہوں کے بوجھ سے آزادی کے لئے دنیا میں خوف کرو، خیر اور اہل خیر سے مت اکتاؤ ان کی صحبت اختیار کرو کیونکہ تمہارے لئے اس میں خیر ہے، جہال سے اجتناب کرو، کیونکہ ان کا ہمسایہ نجات نہیں پا سکتا الا یہ کہ اللہ کی طرف سے اس کی حفاظت کی گئی ہو، اگر تم آخرت میں صالحین کی ہمسائیگی چاہتے ہو تو دنیا میں اعمال صالحہ کرو، موجودہ دنیا پر قناعت کرو، اللہ کو کسی حال میں بھی مت بھولو، کراماً کاتبین سے مت غافل ہو، کیونکہ وہ تیرا ہر عمل لکھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ شہ رگ سے زیادہ تمہارے قریب ہے، اس لئے ہر وقت اس سے حیاء کرو، اپنے نفس کو حقیر سمجھو، اس لئے کہ تم عند اللہ حقیر و فقیر ہو، نفس کے بارے میں اللہ کے سامنے رہو اور اس پر رحم کھاؤ۔ اگر تم اس پر رحم نہیں کھاؤ گے تو تم پر رحم نہیں کیا جائے گا، خوب عمل کرو، کیونکہ موت کا وقت غیر معلوم ہے۔ غافلین اور جاہلین کی پیروی مت اختیار کرو اگر تم کچھ سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو رونا زیادہ ہنسنا کم کرو، اس لئے کہ اللہ نے اس کے خلاف کرنے والوں کو قرآن میں عار دلاتے ہوئے فرمایا "اے منکرین خدا! کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم غفلت میں پڑے ہوئے ہو" (از نجم ۵۹ تا ۶۱) اور کچھ لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے رب کریم فرماتے ہیں" اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں اور اس سے ان میں اور زیادہ عاجزی پیدا ہوتی جاتی ہے" (از اسراء ۱۰۹) نیز فرمان رسول ہے جب اللہ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، اس وقت جو اللہ سے راضی رہتا ہے تو اللہ بھی اس سے راضی ہو جاتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

۹۳۲۹-ابی، ابوعبداللہ بن احمد بن یزید زہری، ابوطاہر، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے ابواسحاق فزاری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا ہے کہ انسان کا رونا دس اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے، ان میں سے ایک اللہ کے لئے اور ۹ غیر اللہ کے لئے ہیں انسان کا سال میں ایک بار خالصتاً اللہ کے لئے رونا بھی کافی ہے۔

۹۳۳۰-ابی محمد بن احمد، ابوسیار، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ خواتین سے اختلاط کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

۹۳۳۱-ابی محمد بن احمد، اسماعیل بن عبداللہ، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری سے سوال کیا گیا کہ علم اور عمل سے آپ کے نزدیک کونسی چیز افضل ہے، انہوں نے فرمایا دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔

۹۳۳۲-قاضی ابواحمد محمد بن احمد، ابوعمرو بن عقبہ، حسن بن عرفہ، ابن ابی غنیۃ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک عابد کا ایک راہب کے پاس سے گزر ہوا، عابد نے راہب سے نصیحت کی درخواست کی، راہب نے کہا کہ جنت اور دوزخ کو حق جاننے کے لئے ہر وقت نماز میں مشغول رہنا ضروری ہے، عابد نے کہا کہ میں اس قدر روتا ہوں کہ میرے آنسوؤں کے گرنے کی وجہ سے زمین پر گھاس اگ جاتی ہے، راہب نے کہا کہ رو کر تشہیر کرنے سے ہنس کر خاموش رہنا بہتر ہے کیونکہ ایسے شخص کی نماز اس کے سر سے تجاوز نہیں کرتی۔

۹۳۳۳-قاضی ابواحمد، ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، عبدالرحمٰن بن عمر بن رستہ کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری بوقت وفات میرے پاس تھے، نزع کی شدت کے وقت ان پر گریہ طاری ہوگیا، اس وقت ایک شخص نے کہا، اے

سفیان کیا گناہ گار ہونے کی وجہ سے آپ پر گریہ طاری ہے، ثوری نے کہا کہ نہیں بلکہ سلب ایمان کے خوف کی وجہ سے رو رہا ہوں۔

۹۳۳۴- قاضی ابواحمد، عبداللہ بن محمد بن عمران، حسین مروزی، عبدالرحمٰن بن مہری کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اگر موت میرے قبضے میں ہوتی تو میں موت کو ترجیح دیتا۔ نیز فرمایا اگر روئے زمین پر تمام لوگوں کے بجائے میری موت آجائے تو مجھے پسند ہے۔

۹۳۳۵- ابومحمد بن حیان، محمد بن عمران رازی، یعقوب بن اسحاق دشتکی، عبدالعزیز بن ابی عثمان کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ "اے انسان ذریعہ معاش کی تلاش تجھ پر لازم ہے، جابرہ کی مشابہت سے اجتناب کر، اکل وشرب اور لباس وسواری جائز طریقہ سے حاصل کر، تقویٰ واہل امانت اور خوف الٰہی رکھنے والے لوگوں سے امور میں مشورہ طلب کر"۔

۹۳۳۶- ابومحمد حیان، محمد بن احمد بن معدان، محمد بن علی بن فضل عمار کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ظالم کے گھوڑے اس کے مال اور اس کے اسلحہ سے راہ خدا میں قتال کرنے والے انسان پر قدم قدم پر لعنت کی جاتی ہے تا آنکہ وہ جہاد سے واپس آجائے۔

۹۳۳۷- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبدالرحمٰن، ابوزر موسیٰ انطاکی، ابی کے سلسلہ سند سے فضل بن مہلہل کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے مجھ سے سوال کیا کہ سلامتی کس چیز میں ہے؟ میں نے کہا کہ سلامتی اس میں ہے کہ آپ کو کوئی نہ پہچانے، انہوں نے فرمایا اس سے بھی صحیح بات یہ ہے کہ سلامتی تمہارے شہرت کے طلب گار نہ ہونے میں ہے۔

۹۳۳۸- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری روپوشی کے زمانہ میں بصرہ تشریف لائے۔ کسی باغ کے مالک نے انہیں پھلوں کی حفاظت پر ملازم رکھ لیا۔ ایک عاشر کا وہاں سے گزر ہوا اس نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ اے شیخ تم کون ہو؟ سفیان نے فرمایا کہ اہل کوفہ سے، اس نے سفیان سے سوال کیا کہ بصرہ اور کوفہ کی کھجوروں میں سے کون سی کھجور زیادہ شیریں ہے؟ سفیان ثوری نے کہا بصری کھجوریں تو تا حال میں نے چکھی نہیں ہیں البتہ کوفہ میں سابر یہ علاقہ کی کھجوریں شیریں ہیں۔ اس نے سفیان سے کہا کہ اے شیخ تم نے کس قدر دروغ گوئی سے کام لیا ہے، صالح، غیر صالح حتیٰ کہ کتے بھی اس وقت کھجوریں کھا رہے ہیں تم کیسے ان کے نہ کھانے کا دعویٰ کرتے ہو؟ وہ عاشر مالک باغ کو سفیان کی اس بات سے مطلع کرنے کے لئے گیا تا کہ وہ بھی اس پر اظہار تعجب کرے لیکن جب اس نے مالک باغ کو اس بات سے مطلع کیا تو اس نے عاشر سے کہا کہ تو ہلاک ہو اس کا تعاقب کر، اگر تو اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو وہ سفیان ثوری ہے جلد اس کا تعاقب کر کے اسے گرفتار کر کے امیر المومنین کے حوالے کر دے تا کہ تو امیر المومنین کے دربار میں قرب حاصل کر لے۔ چنانچہ اس نے سفیان ثوری کا تعاقب کیا لیکن وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا۔

۹۳۳۹- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن نضر، ولید بن شجاع بن ولید کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں اکثر سفیان ثوری کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ ہمیشہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشغول رہتے تھے۔

۹۳۴۰- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، حسن بن ربیع بورانی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیۃ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ کا نام سن کر سفیان ثوری کا چہرہ بہت زرد ہو جاتا تھا۔

۹۳۴۱- سلیمان بن احمد، ابوشعیب حرانی، عمر بن شیبہ، نصر بن قدید بن نصر بن سیار کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں مدینہ گیا تو وہاں پر سفیان ثوری کے درس کا حلقہ لگا ہوا تھا۔ میں بھی اس میں شریک ہو گیا، اہل حلقہ میں سے کسی نے سفیان ثوری کو میری آمد سے مطلع کر دیا، سفیان ثوری نے مجھ سے فرمایا میں نے تمہارے والد کی زیارت کی ہے۔ میں نے پوچھا کہ کہاں پر انہوں نے فرمایا کہ ایک بار خراسان میں مجھ پر کسی کا قرض چڑھ گیا تھا تو میں نے اسے ادا کرنے کے لئے بار برداری کا کام کیا۔ الحمدللہ اس کے ذریعہ میں نے وہ قرض ادا کر دیا۔ اس موقع پر میں نے تمہارے والد کی زیارت کی تھی اس کے بعد فرمایا اشراف کو زہد کا حکم دو

وجہوں سے دیا گیا ہے (۱) تا کہ ان میں تواضع پیدا ہو (۲) تا کہ انہیں مفلسوں کا احساس ہو لہذا اشراف کے لئے زہد اختیار کرنا لازم ہے۔

۹۳۴۲-سلیمان بن احمد، ابوشعیب، مروان بن عبدالرقی کے سلسلہ سند سے محمد بن یزید بن خنیس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ آپ نے صبح کیسے کی؟ سفیان ثوری نے فرمایا تم مجھ سے سوال کرتے ہو خدا کی قسم میں تو متحیر ہوں اے باری تعالیٰ اس امت کی ایسی رہنمائی فرما کہ جس میں تیرے ولی کی عزت ہو اور تیرا دشمن ذلیل ہو اور اس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا جائے۔ اس کے بعد سفیان نے ایک آہ بھر کر فرمایا کتنے مؤمنوں کو میں نے غصہ کی وجہ سے مرتے دیکھا۔

۹۳۴۳-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوسعید اشج کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن اعین کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں سفیان ثوری، اسحاق بن قاسم اور اوزاعی کے ساتھ تھا۔ نماز مغرب کے بعد امیر مکہ عبدالصمد بن علی ہمارے پاس آئے۔ میں اس وقت سفیان کو وضو کرا رہا تھا، سفیان لوگوں سے کہہ رہے تھے میری طرف نہ دیکھو میں تو ایک مبتلا بہ شخص ہوں۔ عبدالصمد نے سفیان ثوری کے قریب پہنچ کر انہیں سلام کیا، سفیان ثوری نے ان سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں عبدالصمد بن علی ہوں سفیان نے اس کی خیریت دریافت کرنے کے بعد فرمایا اللہ سے ڈر اللہ سے ڈر۔

۹۳۴۴-ابومحمد غطریفی، محمد بن ابراہیم غازی، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، علی بن عثام کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری کوفہ میں علیل ہو گئے۔ انہوں نے ایک حکیم سے اپنا پیشاب ٹیسٹ کروایا، طبیب نے پیشاب دیکھنے کے بعد کہا کہ یہ پیشاب کس کا ہے؟ لے جانے والے نے طبیب سے کہا کہ اس سوال کے بجائے تم پیشاب کو چیک کرو، اس نے کہا کہ یہ ایسے شخص کا پیشاب ہے کہ خوف الٰہی اور غم کی وجہ سے اس کا جگر اور بطن خاکستر ہو چکا ہے۔

۹۳۴۵-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوہشام رفاعی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار جبل بنی فزارہ کے پاس سفیان ثوری سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت میں کہاں سے آ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، انہوں نے فرمایا کہ اس وقت میں دوا فروشوں کے پاس سے آ رہا ہوں، میں انہیں شراب کی بیع سے منع کرنے کے لئے گیا تھا کیونکہ جب میں کسی شئے کے بارے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ارادہ کر لیتا ہوں تو پھر اگر اس میں کوتاہی کرتا ہوں تو مجھے پیشاب میں خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔

۹۳۴۶-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، عبدالملک بن عبدالحمید میمونی، یعلی بن عبید کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں دعوتوں میں تو شریک ہوتا ہوں لیکن ان میں نبیذ کی خواہش نہیں کرتا۔

۹۳۴۷-احمد، ابوغسان کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن حفص قاری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری سے قرآنی آیت (**لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله**) (از النور ۳۷) کی تفسیر سنی کہ وہ لوگ خرید و فروخت کے باوجود نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔

۹۳۴۸-محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، یونس ابن محمد صفار کے سلسلہ سند سے یزید بن ابی حکیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ بغداد میں عبادت کرنے والا خفیہ عبادت کرنے والے کی مانند ہے۔

۹۳۴۹-احمد بن عبداللہ، عبداللہ بن وہب، ابوسعید اشج کے سلسلہ سند سے محاربی کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری پہلی صف میں کھڑے ہونے والے بچے سے احتلام کی بابت سوال کرتے تھے، اگر وہ اثبات میں جواب دیتا تو صحیح ورنہ اسے پچھلی صف میں کھڑا کر دیتے تھے۔

۹۳۵۰-ابومحمد بن حیان، عباس بن حمدان، حضرمی، محمد بن حسان ابویحییٰ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سجادۃ کو کہتے سنا کہ شریک نے مجھے ایک شخص کے بارے میں حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے ثوری کے پاس بھیجا۔ جب سفیان نے مجھے دیکھا اور میرا حال ملاحظہ کیا تو فرمایا: اگر تمہاری جائے نماز شریک کیلئے ہے تو مناسب ہے کہ میں تم سے بات چیت نہ کروں اور اگر اللہ کیلئے ہے تو پھر تمہیں شریک سے ہی یہ سوال پوچھنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت سفیانؒ مجھے کوئی جواب دیئے بغیر اندر چلے گئے۔

۹۳۵۱-محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، احمد بن عبدالخالق، ابوہمام، مطرف بن زمان کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کے قلب کی نیکی یا گناہ کے ارادہ کے وقت اس کے ساتھ رہنے والے دونوں فرشتوں کو اس کی بومحسوس ہو جاتی ہے۔

۹۳۵۲-محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن محمد بن عبدالخالق، ابوہمام، ضمرۃ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اس وقت فرشتے قلمیں توڑ کر اعمال نامہ بند کر دیں گے۔

۹۳۵۳-ابومحمد بن حیان، ابن معدان، عبداللہ بن ضنیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ لاالہ الا اللہ اور الحمدللہ کے برابر کسی شے کے ثواب میں اضافہ نہیں کیا جاتا۔

۹۳۵۴-ابی محمد بن احمد یزید، عمران بن عبدالرحیم، ابراہیم بن بشار زمادی کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری سے زہد فی الدنیا کی تعریف پوچھی گئی، انہوں نے فرمایا تواضع اختیار کرنا زہد فی الدنیا ہے۔

۹۳۵۵-ابی محمد بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، یعلیٰ بن عبیدۃ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ظن دو قسم پر ہے (۱) اس پر مواخذہ ہوگا (۲) اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ اگر ظن کے ساتھ زبان سے اس کا اظہار بھی ہے تو اس پر مواخذہ ہوگا ورنہ فقط ظن پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔

۹۳۵۶-سلیمان بن احمد، ہاشم بن مدثر، ابوصالح فراء کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ میری موجودگی میں سفیان ثوری کے پاس امام ابوحنیفہ کی وفات کی اطلاع آئی۔ ثوری نے فرمایا الحمدللہ لیکن ہوسکتا ہے کہ سفیان ثوری کو امام ابوحنیفہ کے حالات کے بارے میں اس وقت تک صحیح علم نہ ہوا ہو۔

۹۳۵۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن خطاب، یحلی بن سعید بن زید، ہمدانی، علی طنافسی کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن مصعب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک نابینا شخص سفیان ثوری کی مجلس میں آتا تھا، رمضان المبارک کی آمد پر وہ اطراف میں جا کر معاوضہ پر لوگوں کو نماز پڑھاتا تھا۔ سفیان ثوری نے فرمایا روز قیامت میں اہل قرآن کو تلاوت قرآن پر ثواب عطا کیا جائے گا تو اس اندھے سے کہا جائے گا تمہیں تمہارا ثواب دنیا ہی میں مل چکا ہے اس نابینا نے سفیان ثوری سے کہا کہ میں آپ کا شریک مجلس ہوں اس کے باوجود بھی آپ میرے متعلق اس قسم کی باتیں کرتے ہو، سفیان ثوری نے فرمایا اسی وجہ سے مجھے خوف ہے کہ کہیں روز قیامت مجھ سے باز پرس ہو کہ تم نے اسے نصیحت کیوں نہیں کی۔

۹۳۵۸-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن حماد، محمد بن ہارون ابونشیط، ابوصالح کے سلسلہ سند سے شعیب بن حرب کا قول نقل کیا ہے کہ میں سفیان ثوری سے سوال کیا کہ ایک شخص اگر ایک درہم کی مزدوری کرتا ہے تو وہ اس کے اور اس کے اہل وعیال کے لئے کافی ہو جاتا ہے لیکن اسے نماز باجماعت نصیب نہیں ہوتی اور اگر وہ چار دانق کی مزدوری کرتا ہے تو اسے نماز باجماعت تو مل جاتی ہے لیکن وہ اس کے اور اس کے اہل وعیال کے لئے ناکافی ہوتی ہے، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک درہم کی مزدوری کر کے نماز تنہا ادا کرے۔

۹۳۵۹-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد ابونشیط، ابوصالح، ابواسحاق فزاری کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں بادل ناخواستہ ایک شخص سے ملاقات کرتا ہوں، اس کی طرف سے مجھ سے خیریت دریافت کرنے پر میرا قلب اس کے لئے نرم ہو جاتا ہے، پھر طعام ونوم شریک ساتھیوں کے بارے میں تو نہ جانے میرے قلب کا کیا حال ہوگا۔

۹۳۶۰-عبدالرحمٰن بن محمد، احمد بن روح، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بصری کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں پندرہ ماہ قبل ایک گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے اب تک قیام اللیل سے محروم ہوں۔

۹۳۶۱-احمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، احمد بن ابی الحواری، ابوعصمہ کے سلسلہ سند سے ابوزید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے دیکھا کہ سفیان ثوری نے خانہ کعبہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نفل ادا کی، پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا، اسی وقت بیہوش ہوکر گر پڑے، زم زم کے حبشی نے آپ کو اٹھا کر آپ پر پانی ڈالا، تب جا کر آپ کو افاقہ ہوا، میں نے ابوسلیمان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا سفیان فکر کی وجہ سے بیہوش ہوکر گرے۔

۹۳۶۲-محمد بن علی، محمد بن عبداللہ دارمی انطاکی، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن علاء، ولید بن عقبہ، ابومسہر کے سلسلہ سند سے مزاحم بن زفر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ہم سفیان ثوری کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ ثوری سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرتے کرتے جب ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہنچے تو ان پر گریہ طاری ہوگیا حتیٰ کہ قرأت منقطع ہوگئی جب کچھ سکون ہوا تو دوبارہ سورۃ فاتحہ شروع کی۔

۹۳۶۳-ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم محمد بن حسن، ابوکریب، وکیع کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کو صحیح معنی میں اگر قلبی یقین حاصل ہو جائے تو وہ جنت کے شوق اور دوزخ کے خوف سے اڑنے لگے۔

۹۳۶۴-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن حسن، سعید بن محمد بیروتی، اسحاق بن ابی عباد، ابن یمان کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! حتیٰ الامکان رخصت پر عمل کی کوشش کرو کیونکہ اسی میں تمہارے دین کی سلامتی اور تمہارے لئے عافیت ہے۔

۹۳۶۵-عبدالرحمٰن بن محمد بن سیاہ، حماد بن محمد ابن سلیمان ہروی، عباس بن ابی طالب، محمد بن سعید اصبہانی، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ''توراۃ'' میں مرقوم ہے کہ ذریعہ معاش کے حصول کے بعد عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاؤ۔ اگر ذریعہ معاش نہیں ہے تو اس کے حصول کی کوشش کرو۔

۹۳۶۶-ابومحمد عطریفی، ابوالعباس سراج، ابن عسکر، فریابی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! اولاً ذریعہ معاش کی فکر کرو، بعد ازاں عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاؤ۔

۹۳۶۷-ابی، عبداللہ بن جعفر مدنی، ابوہشام رفاعی، داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک روز سفیان ثوری سے سوال کیا کہ اے ابوعبداللہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کس مقام پر احسن طریقہ سے کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کھانا کم دام میں فروخت ہونے والی جگہ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت احسن طریقہ سے کی جاسکتی ہے، کیونکہ اس مقام پر معاش کی فکر کم ہوتی ہے۔

۹۳۶۸-ابی، ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، سلمہ، سہل بن عاصم، سلم بن میمون خواص کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن مسلم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ اے لوگو! اپنی طبیعت کی خواہش پر مشروبات استعمال نہ کرو اس سے تمہیں تقلیل نوم حاصل ہوگی۔

۹۳۶۹-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، محمود بن مسعود عجمی، عبدالرزاق کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری مغموم ہونے کے وقت وہب بن ورد کے پاس چلے جاتے تھے۔ ان سے کہتے اے ابوامیہ! آپ نے کسی کو موت کی تمنا کرتے دیکھا ہے؟ وہ نفی میں جواب دیتے سفیان ثوری ان سے کہتے میں موت کی تمنا کرتا ہوں۔

۹۳۷۰-عبدالرحمٰن، ابراہیم بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم اشجعی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بنی ثور کا ایک شخص صبح کے وقت باآواز بلند کہتا اے باری تعالیٰ ہمارے بھائی ہم سے رخصت ہوگئے اور زمانہ نے ہم سے بے وفائی کی اے باری تعالیٰ بوقت موت مجھے رسوا مت فرمانا۔

۹۳۷۱-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، عبداللہ بن یوسف کے سلسلہ سند سے ابن زحم کا قول نقل کیا ہے کہ

ایک بار سفیان ثوری اور مالک بن مغول کی نشست لگی، اختتام نشست پر سفیان نے کہا میں اس مجلس کے اختتام سے قبل موت کا متمنی ہوں مالک نے کہا کہ میں اس چیز میں آپ کا مخالف ہوں، اس کے بعد سفیان ثوری اس مجلس سے روتے ہوئے واپس ہوئے۔

۹۳۷۲- محمد بن علی، احمد بن عبداللہ دارمی، عمر بن اسحاق ولید کے سلسلہ سند سے مؤمل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان کے علاوہ کوئی عالم باعمل نہیں دیکھا۔

۹۳۷۳- محمد بن علی، عبداللہ بن جابر، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ ہمیشہ تجھے اپنے دشمن سے نقصان پہنچے گا۔ نیز فرمایا جس کی خواہش کے بھی خلاف کیا تو وہ تجھ پر آگ بگولہ ہو کر کہے گا کہ متقیوں کا دور ختم ہو چکا ہے۔

۹۳۷۴- ابو بکر محمد بن نصر، حاجب بن دکین، محمد بن ادریس، ابو صالح احول کے واسطہ سے ابو احمد زبیری کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کے کسی بھائی نے ان سے مختصر نصیحت کی درخواست کی، سفیان نے انہیں خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ ہم سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، برادرم دنیا کا غم مستقل اس کی خوشی غیر دائمی اور اس کی فکر ابدی ہے لہٰذا اخروی نجات کے لئے عمل کرو، غفلت مت برتو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے والسلام۔

۹۳۷۵- ابو عمرو، عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ضبی، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن عمران اخنسی کے سلسلہ سند سے ولید بن عقبہ کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری ہمیشہ قرآن کی زیارت کرتے ورنہ قرآن اٹھا کر سینہ سے لگاتے۔

۹۳۷۶- ابو محمد بن حیان، احمد بن جعفر بن جمال، یعقوب دشتکی کے سلسلہ سند سے حمانی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری سے آل محمد کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا جمیع امت محمد یہ آل محمد ہے۔

۹۳۷۷- ابی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن سفیان، ابو حاتم عیسیٰ بن یونس رملی کے سلسلہ سند سے مؤمل بن اسماعیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ پاک دامنی انسان کے لئے بڑی عافیت ہے۔

۹۳۷۸- ابی، محمد بن احمد بن یزید، عبداللہ بن عبدالوہاب، احمد بن عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میرے نزدیک ذی عیال کا کفر اختیار کرنا بعید از عقل نہیں ہے۔

۹۳۷۹- ابوالحسین محمد بن محمد بن عبیداللہ جرجانی، حسین بن علی بن نصر، احمد بن سیار، عبدالرحمٰن بن بشیر کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ صاحب بصیرت انسان کی نظر میں دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

۹۳۸۰- محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، حسن بن عمار تستری، ابو ہشام رفاعی، داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری سے سوال کیا گیا کہ مقروض انسان کے لئے گوشت کا استعمال عند الشرع درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

۹۳۸۱- محمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور، علی بن محمد طنافسی، یعلیٰ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کو دنیا ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی مثل غموں سے بھی واسطہ پڑے گا۔

۹۳۸۲- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حارث، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے اسحاق بن خلف کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری نے حاضرین مجلس میں سے ایک نوجوان سے سوال کیا کہ تمہیں کما حقہ خوف خدا حاصل ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، سفیان ثوری نے فرمایا ارے اے بیوقوف! اگر واقعۃً اس طرح ہوتا تو تم فرائض کی ادائیگی میں تغافل کا مظاہرہ نہ کرتے۔

۹۳۸۳- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حارث، احمد بن ابی الحواری، ابو عصمہ بن عصمہ کے واسطہ سے حماد بن دلیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ میرے قلب میں خوف خدا اس قدر سمایا ہوا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس میں کمی کا طلب گار

ہوں۔

۹۳۸۴-محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، زکریا ساجی، عبداللہ بن احمد بن شبویہ کے سلسلہ سند سے قتیبہ بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ اگر سفیان ثوری نہ ہوتے تو اب تک تقویٰ کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔

۹۳۸۵-ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبید بن محمد الوراق کے سلسلہ سند سے بشر بن حارث کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے بکر العابد سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، اے بکر العابد دنیا بقدر کفایت حاصل ہونے کے بعد ہمہ تن قلب کو فکر آخرت میں مشغول رکھو۔

۹۳۸۶-ابی، احمد بن محمد، ابوبکر بن عبید، ابراہیم بن سعید وعبدالعزیز قرشی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! زہد اختیار کرو اس کی برکت سے تم پر من جانب اللہ دنیا کے عیوب منکشف ہوں گے، تقویٰ اختیار کرو اس کی برکت سے روز محشر من جانب اللہ حساب میں سہولت ہوگی۔ شک کو یقین کے ذریعہ دفع کرو اس سے تمہارا دین محفوظ رہے گا۔

۹۳۸۷-ابی، احمد بن محمد، ابوبکر بن عبید، محمد بن عمران ضبی، حسین بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اگر آخرت میں رغبت کی وجہ سے دنیا نہیں چھوٹتی تو اس کے جلد زوال پزیر ہونے کی وجہ سے اسے چھوڑ دو۔

۹۳۸۸-ابی، احمد، ابوبکر، ابن ابی مریم، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کی حقیقت تک پہنچنے کے لئے اہل دنیا کے احوال پر بغور نظر کرو۔

۹۳۸۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، ہناد، قبیصہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! دنیا کی آزمائش میں مبتلا ہونے سے قبل اس کا وجود تمہارے لئے بہتر ہے ورنہ اس کا عدم وجود تمہارے لئے بہتر ہے۔

۹۳۹۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن سعید کے حوالہ سے اسامہ کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کی زیارت کرنے والا محسوس کرتا تھا کہ وہ ایک کشتی پر سوار ہو کر اس کے غرق ہونے سے خوفزدہ ہیں۔ وہ اکثر اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دعا کرتے تھے۔

۹۳۹۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قبیصہ کے سلسلہ سند سے گزشتہ اقوال کے مانند سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ موجودہ زمانے کے جاہل عابدوں میں تقویٰ کے بجائے شر کا عنصر غالب ہے۔

۹۳۹۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک روز عبدالرزاق سے سوال کیا گیا کہ سفیان نے کبھی اللہ کی نافرمانی کی ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ غالباً نہیں۔

۹۳۹۳-ابراہیم، محمد، محمد بن سہل بن عسکر کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر سفیان اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جمع تھے۔ سفیان نے منصور ابراہیم علقمہ کے سلسلہ سند سے بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ شرف علماء کو حاصل ہے۔

۹۳۹۴-ابراہیم، محمد، ہناد بن سری، قبیصہ کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول ہے کہ تلاوت قرآن کریم کی لذت زہد کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ اعمال کی بقدر لوگوں کی عزت کرو اور اللہ کے نافرمانوں کی مخالفت کرو۔

۹۳۹۵-ابراہیم، محمد، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، سعید بن ابراہیم بن سعد کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں ثوری کے ساتھ مسجد حرام میں تھا، انہوں نے چند کنکریوں کو جمع کر کے ان پر ٹیک لگا کر فرمایا، یہ حالت کل دنیا کے ہونے سے بہتر ہے۔

۹۳۹۶-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آج تک تعمیری کام میں ایک درہم بھی خرچ نہیں کیا۔

۹۳۹۷-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دینی مسئلہ پیش آنے کے وقت ہم علماء کے وجود کی ضرورت محسوس کرتے تھے۔

۹۳۹۸-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسین مروزی، ہیثم بن جمیل، فضیل بن عیاض کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ کسی انسان کے پانی کا ایک قطرہ پینے کی وجہ سے میری پسلی ٹوٹ جاتی ہے۔

۹۳۹۹-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، بندار، ابن داؤد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ قبر میں اعمال صالحہ ہی انسان کی حفاظت کا ذریعہ ہوں گے۔

۹۴۰۰-احمد، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوسعید کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن اسود کا قول نقل کیا ہے کہ ہماری موجودگی میں سفیان ثوری کی خدمت میں گوشت کی ایک کڑہائی پیش کی گئی، انہوں نے اس میں گھی ملا دیا، میں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ ہمارے لئے ایسا پرتکلف کھانا صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا بوقت وسعت صحیح ہے۔

۹۴۰۱-محمد بن ابراہیم بن علی، عبداللہ بن جابر طرسوی، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن سندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کے بھائی نے خط کے ذریعے انہیں اپنی بصارت زائل ہونے کی شکایت کی، ثوری نے جواب میں لکھا کہ اے برادرم موت کو یاد کرتے رہو اس کے بعد تمہارا شکوہ ختم ہو جائے گا۔

۹۴۰۲-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرسوی، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن سندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری کے بھائی مبارک بن سعید نے بذریعہ خط سفیان ثوری سے اپنی بصارت زائل ہونے کا شکوہ کیا۔ سفیان ثوری نے اس کے جواب میں فرمایا جس کا مضمون یہ تھا امابعد اہل وعیال کا احسن طریقے سے خیال رکھو اور قلب کو موت کی یاد میں مشغول رکھو، والسلام۔

۹۴۰۳-محمد بن ابراہیم، محمد بن محمد بن یونس، اسید سعدویہ، حسین بن جعفر کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اژدھے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا مالدار کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

۹۴۰۴-محمد بن ابراہیم، زید بن ابراہیم، ابن عرفہ کے سلسلہ سند سے ابن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مکہ میں سفیان ثوری نے سوڈان کے باشندوں کو دیکھ کر فرمایا، ان کی وجہ سے ہم بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں۔

۹۴۰۵-محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، ابوحمہ ابوقرۃ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ الکتاب صلة العتاب، قال ابو نعیم رحمه الله: کذا في کتابي، وسمعته من یقول صلة الغیاب. کتاب عتاب کا صلہ ہے۔ مولف ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے پاس یوں ہی لکھا ہے جب کہ بعض لوگوں نے اس کو صلۃ الغیاب نقل کیا ہے اس صورت میں معنیٰ یہ ہوگا غائب کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ خط وکتابت ہی ہے۔

۹۴۰۶-محمد بن ابراہیم، عمر بن عبدویہ حضرمی، ابوبکر بن عبید، رجاء بن یوسف سندی کے سلسلہ سند سے وکیع کا قول نقل کیا ہے کہ ہم ایک بار عید کے موقع پر سفیان ثوری کے ساتھ تھے۔ ثوری نے فرمایا آج کے روز سب سے اول چیز ہمارے لئے نظر کی حفاظت ہے۔

۹۴۰۷-محمد بن ابراہیم، اسماعیل بن حمدون جوریثی، سعید بن ابی زیدون، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مؤمن کا دنیا سے آخرت کی طرف کوچ کرنا بچہ کے بطن والدہ سے جہان دنیا میں آنے کی مانند ہے۔

۹۴۰۸-محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے ابن المبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مجھ سے سفیان ثوری نے فرمایا اے مبارک طلب شہرت سے اجتناب کرو کیونکہ میں جس کی خدمت میں بھی حاضر ہوا ہوں اس نے مجھے فقط یہی وصیت کی ہے۔

۹۴۰۹-ابوبکر طلح، محمد بن عتبہ، محمد بن یزید، یزید بن ہارون عکلی کے سلسلہ سند سے علی بن حمزہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں سفیان ثوری کے پیشاب کے ٹیسٹ کے سلسلہ میں ایک دیرانی طبیب کے پاس گیا۔ اس نے پیشاب دیکھ کر کہا کہ یہ کسی صحیح انسان کا پیشاب نہیں ہے میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ افضل الناس شخص کا پیشاب ہے۔ طبیب نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ چل کر براہ راست اس شخص کو دیکھنا

چاہتا ہوں۔ میں نے اس کی یہ بات سفیان سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا بہتر ہے۔ چنانچہ اس طبیب نے سفیان کے گھر آ کر انہیں چیک کیا۔ ان کے پیٹ، پیشانی پر ہاتھ پھیرا، اس کے بعد وہ چلا گیا، میں نے اس سے سوال کیا کہ انہیں کون سا مرض لاحق ہے؟ طبیب نے کہا کہ غم کی وجہ سے ان کا جگر جل چکا ہے۔

۹۴۱۰- ابوبکر طلحی، حبیب بن نصر مہلبی، ابراہیم بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عفان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بعض مرتبہ شدت کی وجہ سے سفیان ثوری کے پیشاب میں خون کی آمیزش ہوتی تھی۔

۹۴۱۱- ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، محمد بن مثنیٰ بزار، بشر بن حارث، داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بعض مرتبہ تفکر کی وجہ سے میرے پیشاب میں خون آتا ہے۔

۹۴۱۲- ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عطاء، ابی محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب، مبارک ابوحماد کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ ثوری نے علی بن حسن سلیمی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا ''اہل شہوت پر شہوات اور دنیاوی نعمتوں کی وجہ سے رشک مت کرو، کیونکہ انہیں ایک ایسے دن کا سامنا ضرور کرنا پڑے گا جس میں ان کے قدم پھسل جائیں گے، جسموں پر کپکپی طاری ہوگی ان کے رنگ متغیر ہوں گے، قیام بڑا طویل ہوگا سخت حساب کا سامنا کرنا پڑے گا، وحشت کے مارے دل دہکنے کی وجہ سے حلق تک پہنچ جائیں گے، اس روز شہوت پرستوں کو کس قدر ندامت ہوگی دنیا اس قدر حاصل کرو جو تمہارے دین کے لئے نقصان دہ نہ ہو، جو شخص حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ صدقہ کرتا ہے اسے آخرت میں دگنا ملے گا۔ اس کا مال روز محشر اس کے لئے وبال جان نہ ہوگا، حلال طریقہ سے مال کماؤ حلال کمائی کرنے والوں کی معیت اختیار کرو اور امور میں ان ہی سے مشورہ کرو کیونکہ تقویٰ دین کی اساس اور امر آخرت کے استکمال کا ذریعہ ہے۔

اے برادرم اپنے گوشت پوست کی حفاظت کرنے والا انسان ہی حرام سے اجتناب کر سکتا ہے، اس لئے حرام سے اجتناب کرتے ہوئے حرام کمائی کرنے والوں کے ساتھ مجالس مت کرو، ان کے ساتھ طعام میں شریک مت ہو، حرام کی طرف دلالتاً اور اشارۃً بھی کسی کی رہنمائی مت کرو اور نہ حرام مال کا کسی کو مالک بناؤ حرام سے اجتناب کی ہر فاسق و نیک کو نصیحت کرو کیونکہ اس کی وجہ سے حرام سے اجتناب کرنے والے کے ثواب میں تمہارا بھی حصہ ہوگا۔ ظلم سے اجتناب کرو ورنہ تم اس کے مددگار بن جاؤ گے جس کی وجہ سے تم بھی ظلم میں اس کے شریک کار بن جاؤ گے۔ اہل تقویٰ کی مخالفت مت کرو، اہل معاصی سے دوستانہ تعلقات مت قائم کرو ان کے ساتھ مجالس سے اجتناب کرو، حرام سے کلی طور پر اجتناب کرو خواہش پرستی سے بچو، اس لئے کہ اول تا آخر اس میں شر ہی شر ہے، ہر گناہ کے لئے توبہ ہے، گناہ کا ترک طلب توبہ سے آسان ہے، اللہ تعالیٰ اہل معاصی کے لئے ''غفور الرحیم'' اور توبہ کرنے والے کے لئے ''رحیم حلیم'' اور ''ودود'' ہے۔ اے لوگو! حکم الٰہی کی وجہ سے گناہوں پر جرأت مت کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کو حرام اور ظلم کو ناپسند کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے ''اے پیغمبر و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل نیک کرو جو عمل تم کرتے ہو میں ان سے واقف ہوں'' (از مؤمنون ۵۱) اس کے بعد مؤمنین کے لئے ارشاد ربانی ہے ''مؤمنو جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔ (البقرۃ ۲۶۷) پھر اسی بات کو اس سے زیادہ احسن طریقہ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے''۔ (از بقرۃ ۱۶۸)۔

اے برادرم اللہ تعالیٰ نے انبیاء، مؤمنین اور مشرکین کے لئے حرام کو پسند نہیں فرمایا ہے۔ اے برادرم گناہ صغیرہ کو حقیر مت سمجھو کیونکہ اس پر نظر رکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو، گناہ صغیرہ کا ارتکاب کر کے تم نے اس رب عظیم کی نافرمانی کی ہے جو کبیرہ گناہ سے تجاوز کر کے صغیرہ گناہوں پر عتاب کرنے والا ہے۔ گناہ کر کے اسے سامنے رکھ کر گناہوں سے اجتناب کر کے جنت میں داخل ہونے والا انسان سب سے بڑا عقلمند ہے۔ ایک نیکی کر کے تاحیات اس پر اعتماد کرتے ہوئے گناہ میں مبتلا ہو کر بعد الوفات دوزخ میں داخل ہونے

والا انسان سب سے بڑا بیوقوف ہے۔ اے برادرم گزشتہ گناہوں پر نادم ہو کر معاصی سے اجتناب کرو، نامعلوم اللہ کے ہاں ان کے بارے میں کیا فیصلہ ہونے والا ہے اور نامعلوم باقیماندہ زندگی کیسی گزرے گی، اس لئے کہ حضرت ابراہیم نے اسی خطرہ کے پیش نظر اللہ سے سوال کیا (ترجمہ) مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں بچائے رکھ (از ابراھیم ۳۵) اسی طرح حضرت یوسفؑ نے عرض کیا (تو مجھے دنیا سے اپنی اطاعت کی حالت میں اٹھائیو اور آخرت میں اپنے نیک بندوں میں داخل کر) (از یوسف ۱۰۱) نیز حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی (ترجمہ) اے پروردگار تو نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی ہے میں آئندہ کبھی گناہگاروں کا مددگار نہ بنوں گا) (از قصص ۱۷) نیز حضرت شعیبؑ نے عرض کیا (ترجمہ) ''اور ہمیں بھی شایاں نہیں کہ ہم اس میں لوٹ جائیں، ہاں خدا جو ہمارا پروردگار ہے وہ چاہے تو ہم مجبور ہیں) ان آیات سے ان انبیاء علیہم السلام کا اپنے نفسوں کے بارے میں خوف زدہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ نیز کامل مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ وزبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

۹۴۱۳- محمد بن عبیداللہ، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام مکحول، محمد بن علی بن میمون کے سلسلہ سند سے فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری بیت المقدس تشریف لے گئے۔ آپ نے تین روز وہاں قیام فرمایا اور باب الرحمت کے پاس نماز پڑھی، پھر عسقلان میں چالیس روز قیام فرمایا اور میں عسقلان تا مدینہ ثوری کے ہمسفر رہا، ہم نے متفقہ طور پر ایک شخص کو امیر سفر مقرر کر کے سفر کا خرچہ اس کے حوالے کر دیا، سفیان ثوری نے پورے سفر میں سائل کو بھی محروم نہیں کیا حتیٰ کہ آپ کا زادِ سفر بالکل ختم ہو گیا لیکن اس کے بعد بھی بعض ساتھیوں کے ساتھ تنہائی میں آپ کو کھانا تناول فرماتے دیکھا۔

۹۴۱۴- ابوبکر طلحی، ابوحصین، احمد بن عبداللہ بن یونس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ موجودہ دور میں انسان کے لئے گوشہ نشینی بہت بہتر ہے۔

۹۴۱۵- ابوبکر طلحی، ابوحصین، محمد بن حسین، احمد بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے نزدیک لوگ مؤمن مسلمان ہیں لیکن عنداللہ مقام سے کوئی واقف نہیں ہے۔

۹۴۱۶- محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، محمد جندی، عبداللہ بن ابی غسان، وکیع کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ نکاح، طلاق، اور احکام کے اعتبار سے ہم لوگوں کو مؤمن گردانتے ہیں لیکن عنداللہ ہم ان کے مقام سے ناواقف ہیں بلکہ ہم تو خود گناہ گار ہیں۔

۹۴۱۷- طلحی، ابوحصین، احمد بن عبداللہ بن یونس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے سوال کیا کہ قدریہ کی تکذیب کرنے والے شخص کے پیچھے نماز درست ہے؟ ثوری نے نفی میں جواب دیا، سائل نے کہا وہ گاؤں والوں کا امام ہے، ثوری نے کہا کہ پھر بھی اسے امام مت بناؤ۔

۹۴۱۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن سعید کندی، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بدعتی شخص کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔

۹۴۱۹- قاضی ابواحمد، محمد بن احمد، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید کے سلسلہ سند سے ابن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا ''ابلیس کو عاصی سے زیادہ بدعتی انسان پسند ہے، کیونکہ عاصی کو توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے لیکن بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی''۔

۹۴۲۰- سلیمان بن احمد، خلف بن احمد عکبری، حسن بن ربیع برزانی، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بدعتی شخص سے محبت کرنے والا انسان اللہ کے ذمہ سے نکل جاتا ہے۔

۹۴۲۱- ابی محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کی وفات کے بعد اس کے بارے میں عام لوگوں کے قول کے بجائے اہل علم کے قول پر نظر کرو۔

۹۴۲۲-عبدالرحمٰن بن محمد بن سیاہ مذکر، سلیمان بن احمد، ابو یحییٰ رازی، ابوخزرج، عمرو بن حسان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری بڑے صاحب بصیرت انسان ہیں۔ بصرہ میں دخول کے وقت مناقب علی اور کوفہ میں دخول کے وقت مناقب عثمان بیان کرتے ہیں۔

۹۴۲۳-ابوبکر طلحی، حسن بن حیاش، حسن بن صباح، ابوتوبہ، عطا بن مسلم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے سفیان نے فرمایا تم شام میں مناقب علی اور جب بصرہ میں جاؤ تو مناقب شیخین بیان کرو۔

۹۴۲۴-ابوبکر طلحی، خلف بن عمرو عکبری، محمد بن صباح کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار عاصم بن محمد کے سامنے لوگوں نے ثوری کے پندرہ سے زائد فضائل بیان فرمائے۔ عاصم نے پوچھا تم فارغ ہو گئے ہو؟ ان کی ایک فضیلت کہ ان کے قلب کا بغض صحابہ سے پاک ہونا تمام فضائل سے بڑھ کر ہے۔

۹۴۲۵-احمد بن جعفر بن سلم، سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، یحییٰ بن ایوب، مروان، حمزہ ثقفی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے کہا کہ میں حضرت علی کو شیخین پر ترجیح نہیں دیتا ہوں لیکن میرے قلب میں شیر خدا کی محبت زیادہ ہے، سفیان نے فرمایا تم کامل مسلمان نہیں ہو۔

۹۴۲۶-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے عبدالوہاب حلبی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے خانہ کعبہ کے طواف کے دوران ثوری سے سوال کیا کہ ایک شخص شیخین سے زیادہ حضرت علی سے محبت کرتا ہے۔ سفیان ثوری نے فرمایا یہ شخص روحانی مریض ہے اس پر اسے اپنے مرض کا علاج کرانا ضروری ہے۔

۹۴۲۷-احمد بن جعفر بن سلم، سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار ابوغسان کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن مغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ ایمان بلا عمل کے قائل کے پیچھے نماز ادا کرلوں؟ انہوں نے منع فرمادیا۔

۹۴۲۸-سلیمان بن احمد، محمد بن علی احمر محمد بن فراس ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے مؤمل بن اسماعیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ ہمیں شیعوں نے فضائل علی بیان کرنے سے روک دیا ہے۔

۹۴۲۹-سلیمان بن احمد، حفص بن عمر بن صباح رقی، قبیصہ بن عقبہ کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ شیخین پر حضرت علی کو ترجیح دینے والا مہاجرین وانصار کی اذیت کا سبب بنتا ہے اور مجھے اس کے اعمال ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

۹۴۳۰-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن جہم سمسری، جراح بن مخلد، ابوبکر حنفی کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ شیخین پر حضرت علی کو ترجیح دینے والے نے شیخین، حضرت علی اور تمام لوگوں کو اذیت پہنچائی ہے۔

۹۴۳۱-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، عقبہ بن مکرم، وکیع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ علی کو شیخین پر ترجیح دینے والے نے مہاجرین وانصار کو تکلیف میں مبتلا کیا۔

۹۴۳۲-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابو ہشام رفاعی، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہم جماعت کے بارے میں قول عمر اور فرقہ کے بارے میں ابن عمر کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

۹۴۳۳-ابی محمد بن احمد بن یزید، عبداللہ بن عبدالوہاب خوارزمی، احمد بن اجحم، عمار بن عبدالجبار کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان ثوری نے فرمایا کہ جہمیہ اور قدریہ کافر ہیں۔ میں نے ابن مبارک سے ان کی رائے دریافت کی تو انہوں نے بھی سفیان ثوری کی رائے سے اتفاق کیا۔

۹۴۳۴-ابومحمد بن حیان، عباس بن حمدان، عبداللہ بن سعید کندی، اسماعیل بن قتیبہ، بشر بن منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے سوال کیا کہ میرے گھر کے سامنے والی مسجد کا امام بدعتی ہے، اس کے پیچھے نماز درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس

کی اقتداء سے احتیاط کرو، اس نے عرض کیا کہ تاریک رات میں مجھ ضعیف العمر کے لئے دور جانا مشکل ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہر حالت میں اس کی اقتداء سے اجتناب کی کوشش کرو۔

۹۴۳۵- قاضی ابواحمد، محمد بن ایوب، حسن بن علی ابن زیاد، سلیمان، ابوزرعہ دمشقی کے سلسلہ سند سے احمد بن یونس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے سفیان ثوری سے وصیت کی درخواست کی، انہوں نے فرمایا خواہش پرستی، جدال اور بادشاہ کے ساتھ اختلاط سے اجتناب کرو۔

۹۴۳۶- قاضی ابواحمد، ابوعمر بن عقبہ، احمد بن محمد بن مصقلہ، حسن بن عرفہ، مبارک بن سعید کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ کچھ افراد نے ثوری سے کہا کہ ایک قوم ہمیشہ اسلام کے بابت سوال کرتی ہے، انہوں نے فرمایا صبح جب تم بازار جاؤ تو کسی ادنیٰ انسان سے اسلام کی تعریف پوچھ لو اس کا جواب ہی اسلام کی تعریف ہے۔

۹۴۳۷- سلیمان بن احمد بن علی بن علی خزاعی، محمد بن کثیر کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں اللہ کے محبوب بندے کو مبغوض اور اس کے مبغوض بندے کو محبوب نہیں رکھتا۔ ہم وعید سن کر خوف زدہ اور فضائل سن کر پرامید ہو جاتے ہیں۔

۹۴۳۸- قاضی ابواحمد، ابوالفوارس عبدالغفار بن احمد، یحییٰ بن عثمان، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہم مردوں کی بابت فیصلہ نہیں کرتے اور زندوں سے حساب نہیں لیتے۔ غیر معلوم مسائل کے بارے میں علماء کی طرف رجوع کر کے ان کی رائے پر اکتفا کرتے ہیں۔

۹۴۳۹- قاضی ابواحمد، ابوالفوارس، یحییٰ بن عثمان، فریابی، کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ گمراہی ظاہراً مزین ہو کر سامنے آتی ہے، اس لئے تم بلا طلب گمراہ انسان پر اپنا دین مت پیش کرو۔

۹۴۴۰- قاضی ابواحمد، محمد بن احمد بن راشد، ابوعمیر بن نحاس، کثیر بن ولید کے سلسلہ سند سے حوشی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری سے کہا کہ اے ابوعبداللہ! آپ مؤمن ہیں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ انشاء اللہ میں نے ان کو اس جواب سے منع کیا، انہوں نے فرمایا کیا تمہیں قول الٰہی معلوم نہیں ہے (ترجمہ) (نوح نے کہا مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں ان کا حساب اعمال میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم سمجھو) (از شعراء ۱۱۴) میں نے کہا میری اور آپ کی مثال طبیب اور دوافروش کی مانند ہے میں طبیب اور آپ دوافروش ہیں۔

۹۴۴۱- سلیمان بن احمد، احمد بن سہل بن ایوب، علی بن بحر، مؤمل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے اور مرجیہ کے درمیان تین چیزوں پر اختلاف ہے (۱) ہمارے نزدیک ایمان قول وعمل کے مجموعے کا اور ان کے نزدیک صرف قول کا نام ہے (۲) ہمارے نزدیک ایمان گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے لیکن ان کے نزدیک ایمان ایک سطح پر رہتا ہے (۳) ہم مؤمن ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن وہ نہیں کرتے۔

۹۴۴۲- سلیمان بن احمد، سہل بن موسیٰ، سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کہ مرجیہ کتاب اللہ سے سب سے زیادہ دور ہیں۔

۹۴۴۳- سلیمان بن احمد، حسن بن علی معمری، محمود بن غیلان، مؤمل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں عبدالعزیز بن ابی رواد کے جنازہ میں شریک تھا۔ جنازہ باب صفا کے نزدیک رکھا گیا، لوگوں نے صفیں بنائیں، اسی اثناء میں ثوری تشریف لائے لوگوں نے کہا کہ ثوری آگئے، ثوری آگئے لیکن انہوں نے جنازہ میں شرکت نہیں کی کیونکہ انہیں مرنے والے کے بابت مرجی ہونے کا شبہ تھا۔

۹۴۴۴- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد ابن حسان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جس چیز کو عورت گھروں میں اور

بچے مکاتب میں حاصل کرتے ہیں تم بھی اسے حاصل کرو یعنی ایمان۔

۹۴۴۵-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدالرحیم دیباجی، ہارون بن ابی ہارون عبدی، حیان بن موسیٰ مروزی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ سورۃ اخلاص کے بارے میں مخلوق ہونے کا قول کرنے والا کافر ہے۔

۹۴۴۶-قاضی ابو احمد، حسن بن ابراہیم، بشار، سلیمان بن داؤد، یحییٰ بن متوکل کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہمسایہ کی تعریف کرنا انسان کے نیک ہونے کی علامت نہیں ہے۔ لوگوں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی، ثوری نے فرمایا کہ وہ ان کی برائیوں پر نکیر نہیں کرتا جس کی وجہ سے وہ اس کی تعریف کرتے ہیں۔

۹۴۴۷-قاضی ابو احمد، ابو یحییٰ عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، قبیصہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ تلاوت قرآن کریم کی لذت حاصل زہد کے بعد ہی ہوتی ہے، اعمال کی بقدر لوگوں کی عزت کرو، نیکوں کے سامنے تواضع اختیار کرو اور بروں کی مخالفت کرو۔

۹۴۴۸-ابی محمد بن احمد بن یزید، ابراہیم بن معمر، سہل بن عثمان، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ زہد کے ساتھ ہی تلاوت قرآن کریم میں مزہ آتا ہے۔

۹۴۴۹-قاضی ابو احمد، ابوالفوارس، یحییٰ بن عثمان، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اگر انسان کا باطن ظاہر سے اچھا ہے تو وہ افضل ہے ورنہ نہیں۔

۹۴۵۰-قاضی ابو احمد، احمد بن محمد بن حسن، حکم بن معن، عمرو بن محمد عبقری کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بعض مرتبہ انسان خفیہ نیک عمل کرتا ہے پھر شیطان کی کوشش سے وہ ظاہر میں کرنا شروع کر دیتا ہے، بعد ازاں وہ ابلیس کے مکروفریب میں آ کر اس پر تعریف کا طلب گار رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کا وہ عمل ریاء بن جاتا ہے۔

۹۴۵۱-سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن ولید ترمسی، محمد بن عثمان بن ابی صفوان ثقفی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے زائدہ ابن قدامہ کو سفیان ثوری کے پاس آتے دیکھا، جب ثوری کی نظر ان پر پڑی تو انہوں نے چیخ ماری، ثوری سے اس کی وجہ پوچھی گئی، ثوری نے کہا مجھے شریک کی طرف سے اسے جائداد کی تقسیم کا والی بنانے پر تعجب ہے۔

۹۴۵۲-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، حشیش صوفی، زید بن حباب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری اولاً کوفیوں کی طرح حضرت علی کو ترجیح دیتے تھے لیکن بصرہ جانے کے بعد انہوں نے سابقہ قول سے رجوع کر لیا۔

۹۴۵۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحمٰن، علی بن قادم کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی نے ہمیشہ حق پر دوسرے سے قتال کیا۔

۹۴۵۴-ابراہیم، محمد، محمد بن سہل بن عسکر، محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی کو شیخین سے زیادہ ولایت کا حق دار کہنے والے نے حضرات ابوبکر وعمر اور مہاجرین والانصار کو صحیح نہیں سمجھا اور شاید اس کا کوئی بھی عمل بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہو۔

۹۴۵۵-ابراہیم، محمد، محمد بن سہل بن عسکر، محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے حفص بن غیاث کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری سے کہا عوام میں مہدی کے بارے میں بڑی باتیں جنم لے رہی ہیں، آپ کی ان کے متعلق کیا رائے ہے؟ ثوری نے فرمایا کہ اگر تیرے دروازے پر ان کا گزر ہو تو ان سے تعرض مت کرنا۔

۹۴۵۶-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد، علی بن سعید رازی، محمد بن خلف، رواد بن جرح کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے عطا سے حب شیخین اور حب علی کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ان سب سے شدید محبت ہے، ثوری نے

مزاحا ان سے فرمایا شدید تمہارے وسط سر تک پہنچ گئی ہے۔

۹۴۵۷-عبدالمنعم ،احمد ،جعفر بن احمد بن عاصم ،احمد بن ابی الحواری ،حفص بن غیاث کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ نبیذ نوش نہ کرنے والے بھنا ہوا بکری کا بچہ نہ کھانے والے اور مسح علی الخفین نہ کرنے والے کے دیندار ہونے میں شک ہے۔

۹۴۵۸-عبدالمنعم ،احمد بن شعیب ،عبداللہ بن حسین اشعری کے سلسلہ سند سے عثام بن علی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کہ حب علی وعثمان کا مرکز صالح لوگوں کے قلوب ہیں۔

۹۴۵۹-محمد بن علی ،ابراہیم بن محمد بن سعید ،ابوعبیدۃ بن اخی ہناد ،قبیصہ ،عباد السماک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آئمہ کا درجہ صرف پانچ اشخاص کو حاصل ہے ،خلفاء راشدین اور عمر بن عبدالعزیز۔

۹۴۶۰-ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ،محمد بن حسان ،عبدالرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری سے نبیذ السقایہ کے بابت سوال کیا گیا ،انہوں نے فرمایا مسکر ہونے کی صورت میں اس کا استعمال ناجائز ہے۔

۹۴۶۱-ابراہیم ،محمد ،ابو ہمام سکونی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ قول بلا عمل بقول وعمل بلانیت اور قول وعمل ونیت بلا موافقت سنت کے بیکار ہے۔

۹۴۶۲-ابراہیم ،محمد ،عبدالوہاب بن عبدالحکم ،یحیٰی بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ قول وعمل نیت کے ساتھ ہی معتبر ہیں۔

۹۴۶۳-ابراہیم ،محمد ،عبداللہ بن داؤد حضرمی ،زید بن حباب کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان شلوار کی مانند ہے کہ اس کا پہننا اور نکالنا تمہاری مرضی پر ہوتا ہے۔

۹۴۶۴-ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ،نشیط محمد بن ہارون ،ابوصالح فراء ،یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انا مؤمن انشاء اللہ کہنے والا شخص ہمارے نزدیک مرجی (فرقہ مرجیہ سے) ہے۔

۹۴۶۵-ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ،محمد بن سعید رباطی ،غیاث بن واقد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہر شے کے بارے میں اللہ سے امید رکھو ،مرجی مت بنو ،تمام امور کو اللہ کے سپرد کردو ،قدری مت بنو ،نیز ثوری ہی کا قول ہے کہ مرجیہ نے اس دین کو باریک زرہ سے بھی کمزور سمجھ لیا ہے۔

۹۴۶۶-ابراہیم ،محمد ،حماد بن حسن بن عنبسہ وراق ،ابوبکر حنفی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ صلوٰۃ وزکوٰۃ ایمان کا حصہ ہیں۔ ایمان گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے ،لوگ ہمارے نزدیک مؤمن مسلمان ہیں اور ایمان میں زیادتی اور کمی ہوتی رہتی ہے اور جبرائیل ایمان کے اعتبار سے تم سے افضل ہیں۔

۹۴۶۷-عبدالمنعم بن عمر ،احمد بن محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابوداؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے سوال کیا کہ آپ قدری ہیں؟ ثوری نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو میں برا انسان ہوں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ثوری کی مکہ آمد کے موقع پر ثوری ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں ایک دکان میں لے گئے اور ان کے سامنے احادیث بیان کیں۔ ثوری نے ایک صوفی کو اونی لباس میں دیکھ کر اس سے فرمایا تو بدعتی ہے۔ صوفی نے کہا کہ پھر تو تمہارا اس شخص کو پکڑ کر دکان میں لے جانا بھی بدعت ہے۔

۹۴۶۸-عبدالمنعم ،ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد ،مشرف بن سعید واسطی ،ابوسعید بن شرف کے سلسلہ سند سے عبدالواحد بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے ایوب نے کہا ثوری کو عمرو بن عبید کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے منع کرو۔ چنانچہ میں نے ثوری کو منع کیا تو انہوں نے فرمایا چند چیزوں کے خواص عمرو کے پاس ہونے کی وجہ سے میرے ان سے تعلقات ہیں۔ عبدالواحد نے ثوری کا یہ جواب ایوب سے نقل

کیا تو انہوں نے فرمایا ان چیزوں ہی کی وجہ سے مجھے عمرو بن عبید سے ان کی دوستی سے ان کے متعلق خطرہ ہے۔

۹۴۶۹-عبدالمنعم، احمد، جعفر الحضرمی، صقر بن عداس مالکی، احمد بن عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے بابت خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے تصویب رائے اور پاکدامنی سے نوازتے ہیں۔

۹۴۷۰-محمد بن علی، جعفر بن محمد بن رزق، محمد بن عبدالنور مقری، حسن بن ربیع، یحییٰ بن عمر کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بدعتی کی طرف کان متوجہ کرنے والے سے عصمت چھین لی جاتی ہے اور اس کی مدد نہیں کی جاتی۔

۹۴۷۱-محمد بن علی، عمرو بن عبدویہ، حسن بن عبداللہ بن شاکر، ابن ابی الحواری، حجرہ بن مدرک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بدعتی کی بات کسی سے نقل مت کرو۔

۹۴۷۲-محمد، عبداللہ بن حسین بن معبد، ہارون بن اسحاق، احمد بن یونس، عطا بن مسلم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان و اسلام بحکم قرآن ایک ہی شے ہے۔

۹۴۷۳-محمد، عمرو بن عبدویہ، احمد بن اسحاق، عبدالرحمٰن بن عفان، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے یوسف اگر تمہیں مشرق یا مغرب میں کسی صاحب سنت کے بارے میں معلوم ہو تو اسے سلام بھیجو کیونکہ اہل سنت والجماعت کا حلقہ بہت محدود ہوتا جا رہا ہے۔

۹۴۷۴-محمد، عبدالرحمٰن بن سانجور رملی، محمد بن ابراہیم بن حماد، اسحاق بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ عثمان بن ابی صفیہ کہتے ہیں کہ بدعتی مخلص دوست کو بدعت سے منع کرنا اس کی دوستی میں ضیافت کے مترادف ہے۔

۹۴۷۵-عبدالمنعم بن عمر، ابو احمد بن محمد، ابو داؤد ابن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مخلص دوست کے بدعت شروع کرنے کے بعد اسے ترک بدعت کا مشورہ دینا ضیافت ہے۔

۹۴۷۶-عبدالمنعم، احمد، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، علی مکی، ابراہیم بن عبداللہ، عبدالواحد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اسلام اختیار یا اختبار یا عقوبت کا نام ہے، میں نے سفیان کی اس بات میں غور کر کے محمود سے کہا، اختیار کا مطلب یہ ہے کہ آپ اسلام پر راضی ہو جائیں، اختبار کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس پر اسلام لانے کے بعد مصائب پر صبر و تحمل سے کام لیں، اور عقوبت کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ اسلام میں صادر ہونے والے گناہوں پر اللہ سے معافی طلب کریں۔

۹۴۷۷-عبداللہ بن محمد بن عطاء، ابی، محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب، مبارک ابوحماد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ علی بن حسین نے مجھے نصیحت کے طور پر فرمایا خوب جان لو کہ سنت دو قسم پر ہے (۱) اس پر عمل کرنا ہدایت اور عدم عمل گمراہی کا ذریعہ ہے (۲) اس پر عمل تو ہدایت کا ذریعہ ہے لیکن عدم عمل گمراہی کا ذریعہ نہیں ہے۔ اور عنداللہ نوافل فرائض کی ادائیگی کے بعد ہی قابل قبول ہیں۔ اور شب و روز میں اللہ کے بندوں پر کچھ حقوق ہیں۔ اور قیامت کے روز سب سے اول بندہ سے فرائض کے بارے میں حساب ہوگا، اگر ان میں کوئی کمی نہیں نکلی تو فرائض و نوافل عنداللہ مقبول ہوں گے ورنہ نوافل کے ذریعے فرائض کا نقصان پورا کیا جائے گا۔ اس کے بعد بھی اگر فرائض کا نقصان مکمل نہ ہوا تو اللہ کی مرضی پر ہوگا، چاہے اسے عذاب دے چاہے معاف کر دے، حرام اور مظالم سے اجتناب فرائض کا سب سے اول درجہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کرو) نیز فرمایا خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے۔ بیشک خدا سنتا اور دیکھتا ہے) (از نسا ۵۸) ۔ ایک دوسرے مقام پر ارشاد خداوندی ہے (اور زاد راہ (یعنی رستے کا خرچ) ساتھ لے جاؤ کیونکہ بہتر زاد راہ پرہیزگاری ہے اور اے اہل عقل مجھ سے ڈرتے رہو) (از بقرۃ ۱۹۷) اے برادرم تقویٰ اپناؤ، اعمال صالحہ کرتے رہو، دھوکہ اور فریب دہی سے اجتناب کرو، کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے ہو اگر چہ وہ تمہارے سامنے نہیں ہے۔ وہ ہر

وقت تمہارے ساتھ ساتھ ہے اس سے کوئی شے مخفی نہیں ہے۔ اللہ سے مکر نہ کرو ورنہ وہ تم سے مکر کرے گا، اور جو اللہ سے مکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے مکر کرتے ہیں اور غیر شعوری طور پر اس کا ایمان سلب کر لیا جاتا ہے۔ کسی مسلمان سے بھی مکر مت کرو کیونکہ ایسا شخص درحقیقت خود اپنے اہل سے مکر کرتا ہے، کسی مسلم سے شرارت مت کرو اس لئے کہ اس کی بابت فرمان الٰہی ہے۔ (لوگو تمہاری شرارت کا وبال تمہاری جانوں پر ہی ہوگا) (از یونس ۲۳) کسی مؤمن کو دھوکہ مت دو، کیونکہ اسی کے بابت فرمان رسول ہے مؤمن کو دھوکہ دینے والا مؤمنین سے بری الذمہ ہے، نیز یہ قلب میں نفاق کے پیدا ہونے کا ذریعہ ہے، کسی پر حسد مت کرو کسی کی غیبت کر کے اپنی نیکیاں ضائع مت کرو، حتیٰ کہ بعض فقہا تو غیبت کے بعد وضو کا اعادہ فرماتے تھے۔ اپنا باطن درست کرو، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہارا ظاہر بھی درست کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرو، اس کی برکت سے لوگ تمہارا تقرب حاصل کریں گے۔ آخرت کے لئے عمل کرو اللہ تعالیٰ تمہاری دنیاوی حاجات پوری فرمائے گا۔ دنیا کو آخرت کے عوض فروخت کرو اس کی برکت سے دونوں تمہارے حق میں نفع مند ہوں گے ورنہ دونوں تمہارے لئے نقصان دہ ہوں گے۔

۹۴۷۸-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، محمد بن حسن جوہری کے سلسلہ سند سے بشر بن حارث کا قول نقل کیا ہے کہ میں ثوری کے طریقہ پر عمل پیرا ہوں۔

۹۴۷۹-سلیمان، زکریا ساجی، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، محمد بن مسلم طائفی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ جب تم عراقی کو دیکھو تو شیطان کے بارے میں اللہ سے پناہ طلب کرو اور جب تم ثوری کو دیکھو تو اللہ سے جنت طلب کرو۔

۹۴۸۰-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابو حنیفہ سے کبھی کوئی سوال نہیں کیا لیکن انہوں نے مجھ سے کچھ سوال کئے ہیں۔

۹۴۸۱-سلیمان، محمد بن صالح بن ولید، محمد بن یحییٰ ازدی، عبداللہ بن داؤد حربی تمیم، ابواسحاق فزاری کے سلسلہ سند سے اوزاعی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عون اور ثوری کی وفات کے بعد نیک و بد سب مساوی ہو گئے۔

۹۴۸۲-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابواحمد زبیری کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ عابد جاہل اور عالم فاجر کے فتنہ سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ دونوں بڑا فتنہ ہیں۔

۹۴۸۳-سلیمان، احمد بن علی ابار، ابوہشام رفاعی، داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری کے سامنے محبت کا اظہار کیا۔ ثوری نے فرمایا یہ کیوں نہ ہو جب کہ تم میرے چچا زاد بھائی اور ہمسائے ہو۔

۹۴۸۴-سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، مفرج ابوشجاع، ابوزید محمد بن حسان، ابن المبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! پیٹ کے پجاری مت بنو کیونکہ یہ قساوت قلب کا ذریعہ ہے۔ غصہ کو پی جاؤ، کثرت ضحک سے احتراز کرو کیونکہ اس سے قلوب مردہ ہو جاتے ہیں۔

۹۴۸۵-سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، محمد بن موسیٰ جرشی، حماد بن عیسیٰ جہنی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے مکہ میں ثوری کو دیکھا کہ انہوں نے کھانے سے فراغت پر ہاتھ دھونے کے بجائے انہیں ریت سے مل لیا۔ میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا اس وقت حالات ایسے ہی ہیں۔

۹۴۸۶-سلیمان، معاذ بن مثنیٰ، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک شخص کے پاس لوگوں کے ازدہام کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو جاتا ہوں، لیکن اس کے بہت زیادہ قرب کے بعد اس سے بیزار ہو جاتا ہوں۔ محمد ابن مضاء خلف بن تمیم، سلیمان بن ناجیہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب میں کسی کو اہل ثروت سے سلام کرتے دیکھتا ہوں تو

سمجھ جاتا ہوں کہ اس میں حب دنیا کا مرض ہے۔

۹۴۸۷- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسین بن حسن مروزی، عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ لوگوں کے قول کے بموجب ثوری نماز عصر میں تاخیر کرتے تھے، حالانکہ میں نے ان کو جلد نماز ہونے والی مساجد میں دیکھا ہے، نیز ایک بار میری موجودگی میں ان کے سامنے کسی مرض میں نبیذ پیش کی گئی تو انہوں نے فرمایا اس کے بجائے شہد اور پانی لاؤ۔

۹۴۸۸- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسین ابن جسن مروزی، حسن بن علی، ابواسامہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز مجمع تیمی نے میرے جسم پر بوسیدہ ازار دیکھ کر جدید ازار خریدنے کے لئے مجھے چار درہم دیئے۔

۹۴۸۹- احمد، ابوبکر، ابوعمیر، ابوسہم حکم کلبی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ثوری کے دروازے پر کھڑے ہو کر میں نے ان کو پکارا۔ انہوں نے نظر اٹھا کر فرمایا یہ اہل بستی کے مسائل ہیں۔

۹۴۹۰- احمد، ابوبکر، ابوعمیر، عبدالغفار بن حسن کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ جب ثوری سے ان عجائبات کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ مقاتل بن سلیمان کی طرف رجوع کا مشورہ دیتے۔

۹۴۹۱- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوجعفر محمد بن داؤد کے سلسلہ سند سے عیسیٰ بن یونس کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری شاشیہ ٹوپی والے سے کلام نہیں کرتے تھے۔

۹۴۹۲- احمد، ابوبکر، حسن بن بزار، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز سعید بن سائب پر گریہ کی وجہ سے مجھے ان پر رحم آ گیا۔ میں نے ان سے کہا اہل جنت کا تذکرہ سن کر آپ پر کیوں گریہ طاری ہوا؟ انہوں نے فرمایا اے سفیان میں کیوں نہ روؤں جبکہ اہل خیر کے مناقب سن کر میں اپنے آپ کو ان سے تہی دامن خیال کرتا ہوں۔ ثوری نے فرمایا ان پر گریہ طاری ہونا برحق ہے۔

۹۴۹۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، محمد بن یزید خنیسی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے کہا کہ اگر آپ اپنے علم کی اشاعت کرتے تو آپ کو بڑا اجر ملتا۔ ثوری نے فرمایا قسم بخدا اگر مجھے کسی مخلص طالب علم کا علم ہو جائے تو میں حدیث کی تعلیم کے لئے اس کے گھر جانے سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔ ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک دور ایسا آئے گا کہ لوگوں کے قلوب حب دنیا سے لبریز ہوں گے جس کی وجہ سے خوف خدا ان میں داخل نہیں ہوگا۔

۹۴۹۴- ابراہیم، محمد، قتیبہ کے سلسلہ سند سے خنیسی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری مسجد حرام میں حدیث بیان کرنے کے بعد کہتے تھے، اے لوگو! مجھے وہیب بن ورد کے پاس لے جاؤ۔

۹۴۹۵- محمد بن احمد بن یزید، ابوغسان احمد بن محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ جمی کو کہتے سنا، ثوری نے اپنی کتب دفن کرنے کی وصیت کی تھی کیونکہ وہ اپنی چند مرویات کے نقل کرنے پر نادم تھے اور فرماتے تھے کہ شہرت حدیث کے خیال سے میں نے انہیں نقل کیا ہے۔

۹۴۹۶- ابی، محمد، حجاج بن یوسف، بطن غزالہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ رحمت الٰہی کا امید کنندہ عاصی انسان اپنے عمل پر اعتماد کرنے والے عابد شخص سے اللہ کے زیادہ قریب ہے۔

۹۴۹۷- ابی، محمد بن احمد بن یزید، ہارون بن سلیمان کے سلسلہ سند سے محمد بن نعمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سفیان ثوری مکہ میں بیمار ہو گئے۔ اوزاعی بھی ان کے ساتھ تھے، عبدالصمد بن علی ان کے پاس تشریف لائے، ثوری نے ان سے بات نہیں کی، اوزاعی نے عبدالصمد سے کہا گذشتہ شب عدم آرام کی وجہ سے شاید ثوری کی آنکھ لگ گئی ہے، اتنے میں ثوری نے فرمایا کہ میں سویا نہیں ہوں، اس کے بعد عبدالصمد واپس چلا گیا، اس وقت اوزاعی نے سفیان سے کہا آپ کو عنقریب قتل کر دیا جائے گا اس لئے کہ آپ کی رفاقت کسی کے لئے بھی

اچھی نہیں۔

۹۴۹۸-ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، عبداللہ بن خبیق وعبدالمنعم بن عمر بن عبداللہ، احمد بن محمد بن زیاد، حضرمی، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مفضل بن مہلہل کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں سفیان کے ہمراہ حج پر گیا۔ مکہ پہنچنے کے بعد اوزاعی سے ہماری ملاقات ہوگئی، ہم سب کا قیام ایک ہی کمرے میں تھا، امیر حج عبدالصمد بن علی ہاشمی تھا۔ ایک بار اس نے دروازے پر دستک دی، ہم نے سوال کیا کہ کون ہے باہر سے جواب آیا عبدالصمد بن علی، اتنے میں ثوری اٹھ کر اسٹور میں چلے گئے اوزاعی نے ان سے ملاقات کی اس نے اوزاعی سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ اوزاعی نے کہا کہ ابوعمرو اوزاعی اس نے کہا کہ اللہ آپ کو تا دیر اسلام پر قائم رکھے، اگر آپ کا خط ہمیں مل جاتا تو ہم آپ کی ضروریات پوری فرمادیتے۔ اس کے بعد اس نے ثوری سے متعلق سوال کیا میں نے کہا کہ وہ اسٹور میں چلے گئے ہیں۔ اسی وقت اوزاعی نے اسٹور میں داخل ہوکر ثوری کو مطلع کیا۔ ثوری ناراضگی کی حالت میں اسٹور سے باہر تشریف لائے اور سلام کیا اور آنے کی وجہ دریافت کی عبدالصمد نے کہا کہ میں آپ سے حج کے بارے میں چند مسائل پوچھنے آیا ہوں۔ ثوری نے کہا کہ میں اس سے بہتر بات تجھے بتاؤں؟ اس نے کہا ضرور ثوری نے کہا آپ حکومت سے الگ ہوجائیں۔ اس نے کہا کہ امیر المؤمنین ابوجعفر کا کیا ہوگا؟ ثوری نے کہا اگر تم نے اللہ کی طرف رجوع کیا تو آپ کو ابوجعفر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اوزاعی نے کہا اے ابوعبداللہ یہ لوگ اس پر راضی ہوں گے کہ آپ ان کی تعظیم کریں۔ اس نے کہا اے ابوعمرو ہم ان کے مارنے پر قادر نہیں ہیں لیکن ہم ان کو عبرتناک تکلیف سے ضرور دوچار کریں گے۔

۹۴۹۹-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن حسن، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ریاست اور اقتدار سے بے رغبتی زہد کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔

۹۵۰۰-قاضی ابواحمد، محمد بن احمد، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمٰن بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ظالم کی زیارت کرنا بھی گناہ ہے۔ اپنے اعمال کی حفاظت کی خاطر گمراہ کن اماموں کی زیارت اچھی نیت سے مت کرو۔

۹۵۰۱-ابواحمد، سلم بن عصام، رستہ، خیرا کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر لوگوں نے ثوری کے سامنے حاکم وقت کا ذکر کرتے ہوئے ان سے کہا وہ آپ کا معتقد ہے۔ ثوری نے کہا کہ اسی وجہ سے میں ان سے زیادہ خوف زدہ ہوں۔

۹۵۰۲-ابواحمد، عبدالرحمٰن بن حسن، محمد سلیمان، عبداللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سلیم طائفی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار محمد بن ابراہیم نے ثوری کی خدمت میں دوسو دینار ہدیتاً بھیجے لیکن ثوری نے انہیں قبول کرنے سے انکار کردیا۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا کہ ان کی نظر میں ذلت سے بچنے کے لئے میں نے ایسا کیا ہے۔

۹۵۰۳-محمد بن علی، ابوعروبہ، اسماعیلی احمد بن یونس، ابوشہاب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں ایک بار ثوری کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے دور سے آگ دیکھ کر مجھ سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے کہا کہ صاحب شرطہ کی آگ ہے ثوری نے اس سے بچنے کے لئے راستہ تبدیل کرلیا۔

۹۵۰۴-محمد بن علی، احمد بن عبیداللہ دارمی انطاکی، عبداللہ بن خبیق، عبید جناد کے سلسلہ سند سے عطا بن مسلم کا قول نقل کیا ہے کہ مہدی نے خلیفہ بننے کے بعد ثوری کے پاس پیغام بھیجا۔ جب ثوری ان کے پاس پہنچے تو مہدی نے انگوٹھی اتار کر ثوری کی طرف پھینک دی اور کہا کہ اے ابوعبداللہ! یہ میری انگوٹھی ہے، آپ لوگوں کو کتاب وسنت کی نصیحت کیجئے، ثوری نے انگوٹھی ہاتھ میں لے کر کہا، اے امیر المؤمنین مجھے بات کرنے کی اجازت دیجئے، امیر نے کہا کہ اجازت ہے، ثوری نے کہا اے امیر مجھے امان دیجئے، امیر نے کہا کہ ضرور، اس کے بعد ثوری نے کہا اے امیر میں خود آپ کے پاس آؤں گا اور سوال سے قبل مجھے کوئی شے مت دینا، ثوری کی اس بات پر مہدی آگ بگولہ

ہوگیا۔ مہدی کے کاتب نے کہا اے امیر آپ نے انہیں امان نہیں دی؟ مہدی نے کہا کہ دی ہے۔ جب ثوری مہدی کے پاس سے واپس ہوئے تو لوگوں نے ان سے مہدی کی پیشکش مسترد کرنے کی وجہ دریافت کی ثوری نے کہا وہ کم عقل لوگ ہیں اس کے بعد ثوری بصرہ چلے گئے۔

۹۵۰۵-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ، حسین بن معاذ، ابو ہشام کے سلسلہ سند سے داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر میں ثوری کے ساتھ جارہا تھا۔ بوقت نماز ایک سوئے ہوئے پاپی کے پاس سے گزرے، میں نے اسے بیدار کرنے کی کوشش کی، سفیان ثوری نے مجھے منع کرتے ہوئے فرمایا اس کے سونے کی وجہ سے لوگ سکون میں ہیں۔

۹۵۰۶-محمد بن علی، عبداللہ بن عباس بلدی، محمد بن عبداللہ، ابوسری، اشجعی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اگر حکام میں کوئی تم سے راہنمائی طلب کرے تو اس کی رہنمائی مت کرو۔

۹۵۰۷-عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، جعفر بن وہب، ابن سنان عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب مجھے گرفتار کر کے مہدی کے سامنے پیش کیا گیا تو اچانک میرے سامنے ابوعبیداللہ آ گئے۔ انہوں نے فرمایا تم ثوری نہیں ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، انہوں نے کہا کہ آپ کا خط ہمارے پاس آتا رہتا ہے، میں نے کہا کہ میں نے تمہیں کبھی کوئی خط نہیں لکھا۔

۹۵۰۸-عبدالمنعم، احمد ابوداؤد، ابوبکر بن ابی النضر خلف بن تمیم کوفی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بادشاہوں سے عاریت پر سواری، زین اور لگام لینے والے کا قلب ان کے لئے نرم ہو جاتا ہے۔

۹۵۰۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل بن عسکر کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ابوجعفر نے چند نجاروں سے کہا کہ اگر مکہ میں تم کو ثوری مل جائیں تو انہیں سولی پر لٹکا دینا۔ چنانچہ انہوں نے مکہ پہنچنے کے بعد وہاں پر پھانسی کا پھندا لٹکایا اور ثوری کی گرفتاری کے بارے میں اعلان کیا۔ اس وقت ثوری کا سر فضیل بن عیاض کی گود میں اور پاؤں ابن عیینہ کی گود میں تھے۔ فضیل اور ابن عیینہ نے ثوری سے کہا اے ابوعبداللہ! اللہ تعالیٰ سے ڈریئے اور دشمنوں کو ہم پر خوشی کا موقع مت دیجئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ثوری نے یہ سنتے ہی غلاف کعبہ پکڑ کر ابوجعفر کے لئے مکہ میں داخل ہونے سے قبل موت کی دعا کی۔ چنانچہ ثوری کی دعا قبول ہوئی اور مکہ میں داخل ہونے سے قبل اس کی موت واقع ہوگئی، ثوری نے اس کی وفات پر کوئی اظہار خیال نہیں کیا۔

۹۵۱۰-ابوبکر طلحی، حسن بن یحییٰ، احمد بن جواس، محمد بن عبدالوہاب کے سلسلہ سند سے وہیب مکی کا قول نقل کیا ہے کہ امراء پر ظلم اور فقراء کو ذلیل کرنے والے عراقی کو کس قدر سزا ملے گی۔

۹۵۱۱-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، سعید بن محمد بیروتی، محمد بن ابی داؤد دازدی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ خانہ کعبہ کے سامنے ابوجعفر نے ثوری کا گریبان پکڑ کر کہا اے اللہ یہ کتنا برا انسان ہے اس کے بعد اس نے ثوری کو چھوڑ دیا۔

۹۵۱۲-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، سعید بن محمد، محمد بن زاہد، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ابوجعفر میرا کیا کرلے گا؟ خدا کی قسم اگر میری اس سے ملاقات ہوگئی تو برملا اس پر نکیر کروں گا۔

۹۵۱۳-ابومحمد، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن سعید، حیان کے سلسلہ سند سے مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری سے ابوجعفر کے پاس نہ جانے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا میں خدا کے خوف کی وجہ سے اس کے سامنے نہیں آتا۔ انہیں ابوجعفر کے سامنے احتیاط سے بات کرنے کو کہا گیا تو فرمایا کہ مجھے کپڑے تر کئے بغیر پانی میں غوطہ لگانے کا حکم دیتے ہو۔ مجھے ان سے کسی بھی جانی نقصان کا خطرہ نہیں ہے بلکہ مجھے ان کے دنیا کے جال میں واقع ہونے کا خطرہ ہے۔

۹۵۱۴-ابومحمد، فتح بن ادریس، سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے یزید بن ابی حکیم کا قول نقل کیا ہے کہ مسجد حرام میں بیعت کے موقع پر

ثوری جدید ازار وردا میں ملبوس تھے لیکن انہوں نے اپنی جدید ازار ورداء کا ایک بوسیدہ ازار ورداء سے تبادلہ کر لیا، پھر ثوری مسجد حرام گئے تو وہاں کے چوکیدار نے اس بوسیدہ ازار ورداء کی وجہ سے انہیں مسجد سے نکال دیا۔

۹۵۱۵-ابومحمد بن حیان، ابوحسن بن ظہرانی، محمد بن ہارون ابوجعفر، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک بار منیٰ میں ابوجعفر سے کہا، تجھے یہ اقتدار مہاجرین وانصار کی تلواروں کی بدولت ملا ہے لیکن اس وقت ان کی اولاد بھوک سے دو چار ہے اور تو حکومت کے نشے میں مست ہے کچھ خوف خدا کر، حضرت فاروق اعظم نے حج کے موقع پر درخت کے سایہ میں قیام فرمایا تھا اور ان کے حج کے اخراجات کل پندرہ درہم تھے، ابوجعفر نے کہا کہ تم چاہتے ہو کہ میں تم جیسا ہو جاؤں، ثوری نے کہا کہ کم از کم اس کی کوشش تو کرو پھر اس نے مجھے اپنے پاس سے اٹھنے کا حکم دے دیا۔

۹۵۱۶-سلیمان بن احمد، علی بن رستم اصبہانی، محمد بن عصام بن یزید خیر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے مجھے ایک خط دے کر مہدی اور اس کے وزیر ابوعبداللہ اور یعقوب بن داؤد کے پاس بھیجا۔ چنانچہ وہ خط لے کر ان کے پاس پہنچا، اس نے وہ خط پڑھ کر کہا اگر وہ خود ہمارے پاس آتے تو ہم ان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر بازار جاتے اور لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے لیکن انہوں نے ایک جاہل صوفی کو ہمارے پاس بھیج دیا جو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے۔ ہم بھی بہ تکلف ان کے سامنے روئے، ثوری نے خط میں مہدی سے امان طلب کی تھی، چنانچہ مہدی نے ثوری کو امان دیدی، پھر میں امان لے کر ان کے پاس بصرہ پہنچا، ثوری نے مجھ سے کہا اب تم گھر چلے جاؤ کیونکہ تم ایک طویل وقت سے گھر سے دور ہو البتہ کچھ روز گھر ٹھہرنے کے بعد میرے پاس کوفہ آ جانا وہیں میں تمہارا انتظار کروں گا لیکن اس کے بعد بصرہ ہی میں ثوری بیمار ہو گئے اور وہیں انتقال فرمایا۔

۹۵۱۷-سلیمان بن احمد، علی بن رستم، محمد بن عصام بن یزید کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مجھے جس وقت مہدی کے پاس بھیجا اس وقت میں نے ان سے عرض کیا کہ میں ایک دیہاتی غلام ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ سے اس کی کوئی گستاخی ہو جائے جو آپ کے لئے رسوائی کا باعث بنے، ثوری نے کہا کچھ بھی ہو میں آپ پر راضی ہوں جو تمہیں معلوم ہے وہ اس سے کہہ دینا اور غیر معلوم ہونے کے بارے میں خاموش رہنا، جب میں دوبارہ ثوری کے پاس پہنچا تو میں نے ان سے کہا آپ مہدی سے کیوں راہ فرار اختیار کئے ہوئے ہیں حالانکہ ان کا تو کہنا ہے کہ اگر ثوری میرے پاس آ جاتے تو ہم ان کے ساتھ بازار جا کر لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے۔ ثوری نے مجھ سے کہا کہ اے نادان پہلے وہ اپنی معلومات پر تو عمل کر لے اس کے بعد ہم اس کے پاس جائیں گے اور غیر معلوم چیزوں کی اسے تعلیم دیں گے۔

۹۵۱۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوحفص عمرو بن علی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مہدی کے نام مجھ سے خط لکھواتے ہوئے کہا لکھو یہ خط ثوری کی طرف سے محمد بن عبداللہ کے نام ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اس صورت میں وہ تمہارا خط نہیں پڑھے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپنی منشاء کے مطابق لکھو، چنانچہ میں نے اپنی مرضی کے مطابق لکھا، پھر ثوری نے کہا کہ لکھو تمہارے سامنے اللہ وحدہ لاشریک کی حمد کرتا ہوں جو ہر شئے پر قادر ہے، میں نے ثوری سے سوال کیا کہ یہ بات کون لکھواتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ابراہیم اس طرح لکھواتے تھے۔

۹۵۱۹-سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن خلف عسقلانی، رواذ بن جرح کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دو خصیوں کے حاکم بننے کے بعد یہ امت ہلاک ہو جائے گی۔

۹۵۲۰-سلیمان، عمرو بن ابی طاہر مصری، احمد بن حسین کوفی، ابوسعید ثعلبی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ثعلب کہتے تھے کہ مجھے کتے کے بارے میں ۷۲ باتیں معلوم ہیں سب سے بہتر بات یہ ہے کہ کتا میرے سامنے نہ آئے۔

۹۵۲۱-محمد بن علی، محمد بن موسیٰ بن مصیصی، ابراہیم بن حسن مقمی، ابوسعید ثعلبی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میرے نزدیک بادشاہ ثعلب کی زبان سے نکلنے والی بات کے مصداق ہیں۔ ثعلب کہتے ہیں کہ مجھے کتے کے بارے میں ۲۷ باتیں معلوم ہیں، سب سے اچھی بات یہ ہے کہ میں کتے کو نہ دیکھوں، ثوری کہتے ہیں کہ میری خواہش ہے کہ مجھے کبھی حاکم وقت کی زیارت نہ ہو۔

۹۵۲۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون بن سلیمان، حسن بن شاذان نیشاپوری، محمد بن مسعود کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو بہت تلاش کیا لیکن آپ میرے ہاتھ نہیں لگے تمام تعریفیں آپ کو لانے والی ذات کے لئے ہیں۔ آپ اپنی کسی ضرورت کا اظہار کریں میں اسے پورا کروں گا۔ میں نے ان سے کہا کہ اس وقت زمین پر ظلم کا دور دورہ ہے کچھ خوف خدا کر، گزشتہ لوگوں سے عبرت حاصل کر راوی کہتے ہیں کہ مہدی نے کچھ دیر تامل کرنے کے بعد فرمایا اگر وہ ظلم میری طاقت سے بالاتر ہو تو پھر تو مجھ پر اس کا گناہ نہیں، میں نے کہا کہ اگر یہ حکام تجھ سے زورآور ہیں تو اقتدار کو خیرآباد کہہ دے اس نے کچھ دیر تامل کرنے کے بعد دوبارہ مجھ سے کسی حاجت کے اظہار کے لئے کہا میں نے کہا کہ اللہ سے خوف کرتے ہوئے مہاجرین وانصار کی اولادوں کے حقوق ادا کرو۔ اس نے تین بار مجھ سے وہی سوال کیا میں نے اس سے کہا اسماعیل بن ابی خالد نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ ایک بار حضرت عمرؓ نے حج ادا کرنے کے بعد اپنے خازن سے حج کے اخراجات دریافت کئے۔ اس نے کہا آپ کے حج کا کل خرچ دس بارہ دینار ہیں لیکن اے مہدی آپ کے حج کے اخراجات تو بے شمار ہیں۔

۹۵۲۳-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن معدان، ابوبکر بن سلام کے سلسلہ سند سے ابراہیم فراء کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مہدی کو لکھا کہ آپ نے میری تذلیل کی، مجھے رسوا کیا، اللہ کے ہاں ہمارا فیصلہ ہوگا اور انشاءاللہ اس خط کے پہنچنے سے قبل ہی میں اس دنیا سے کوچ کر جاؤں گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۹۵۲۴-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن حمدان، محمد بن خلد عسقلانی، مشرفی زاہد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ کی قسم میرے لئے ان حاکموں کے پاس جانے کے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہے، میں ان کا محتاج نہیں ہوں لیکن میں ان کی دنیا کو اپنے حق میں نقصان دہ سمجھتا ہوں۔

۹۵۲۵-عبداللہ بن محمد، اسحاق بن احمد فراسی، اسحاق بن عاصم، ابوعبداللہ عنبری کے سلسلہ سند سے ابوبکر حنفی کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے مسعر اور ثوری کے درمیان موازنہ کرنے والی قوم پر تعجب ہے، مسعر نے ایک موقع پر دنیا بڑے شوق سے حاصل کی جبکہ ثوری نے ہمیشہ دنیا سے اعراض کیا۔

۹۵۲۶-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم لیثی کے سلسلہ سند سے وہب بن اسماعیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار مکہ میں ثوری اور اوزاعی کے ساتھ تھا ثوری بیمار ہو گئے۔ محمد بن ابراہیم ان کی عیادت کے لئے آئے۔ جب ثوری کو ان کی آمد کا پتا چلا تو وہ دوسرے کمرے میں چلے گئے اور محمد بن ابراہیم مسلسل ان کے منتظر رہے حتیٰ کہ ان کے انتظار کی وجہ سے میں شرمندہ ہو گیا، پھر کافی دیر کے بعد ثوری تشریف لائے اور انہوں نے سلام کر کے ان کی خیریت دریافت کی لیکن محمد بن ابراہیم نے ان سے بے التفاتی اختیار کی اور ان سے بالکل کلام نہیں کیا حتیٰ کہ وہ واپس چلا گیا، دوسرے روز ثوری نے ان کے پاس مع سلام کے پیغام بھیجا کہ اگر مکہ میں تم سے زیادہ میرے نزدیک کوئی مبغوض ہوتا تو کل میں تمہارے سامنے آجاتا۔

۹۵۲۷-عبداللہ بن عباس بن حمدان، حضرمی، ابوعاصم بجلی کے سلسلہ سند سے ابن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سلاطین کے ذکر پر ثوری نے فرمایا اگر سلاطین سونا کھانا پینا شروع کر دیں تو ہم پتھر کھانا شروع کر دیں گے۔

۹۵۲۸-عبداللہ، محمد بن محمد بن فورک، عبد اللہ بن عبد الوہاب، عبداللہ بن سابق کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ظالم کی زیارت کرنا بھی گناہ ہے۔

۹۵۲۹-عبداللہ، محمد بن معدان، ابراہیم بن سعید جوہری، ابوتوبہ، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ظالم کی بقاء کی دعا کرنے والا اللہ کا نافرمان ہے۔

۹۵۳۰-قاضی ابواحمد، ابوالفوارس، عبدالغفار بن احمد، مزداد بن جمیل، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے ناجیہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا اہل دنیا کو سلام کرنے والا میرے نزدیک دنیا سے محبت کرنے والا ہے۔

۹۵۳۱-ابواحمد، حسن بن علی، محمد بن اسحاق صاغانی، اسحاق بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے بکر العابد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا اہل دنیا کی تعظیم کرنے والا عابد خیر سے عاری ہوتا ہے۔

۹۵۳۲-ابی، حسن بن محمد، سعید بن عنبسہ، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا ارشاد ہے اہل معاصی سے بغض کے ذریعہ تقرب الٰہی حاصل کرو ان سے بغض کے ذریعے رضائے الٰہی کی تمنا کرو، ان کے حواریوں نے ان سے سوال کیا کہ پھر ہم کس کی صحبت اختیار کریں حضرت عیسیٰ نے فرمایا ذکر کے ذریعہ سے اللہ کو یاد کرو عمل کے ذریعہ آخرت کی طرف رغبت کرو۔

۹۵۳۳-محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن ہارون ضباحی، حسن بن ہارون بن سلیمان بن یحییٰ بن ابی سلیمان کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن فرج (معن بن زائدہ کے مولیٰ) کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کے روپوش ہو کر یمن جانے کے بعد میں نے معن بن زائدہ کو ان کی آمد سے مطلع کیا۔ معن نے انہیں امان دے کر ان کے لئے ایک ہزار دینار کا حکم دیا لیکن ثوری نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ بعدازاں جب ثوری حج پر تشریف لے گئے تو اپنی چادر میرے پاس چھوڑ گئے اس کے بعد موقف پر ان سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے اپنی چادر کے بارے میں مجھ سے پوچھا تو میں نے ان کی چادر واپس کر دی ثوری نے حج سے فارغ ہو کر بصرہ میں یحییٰ بن سعید کے قریب بقال کے ہاں قیام فرمایا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ بقال نے مجھ سے کہا کہ ثوری وفات کی رات مسلسل نماز میں مشغول رہے اور اخیر شب میں انہوں نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔

۹۵۳۴-محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن ابراہیم، منذر بن محمد، ابوالولید کے سلسلہ سند سے زید بن ابی خداش کا قول نقل کیا ہے کہ شریک کے کوفہ کے قاضی بننے کے بعد ثوری کی ان سے ملاقات ہوئی۔ ثوری نے ان سے کہا اسلام فقہ اور خیر پر ہونے کے بعد بھی آپ قاضی بن گئے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ اے ابوعبداللہ لوگوں کو قاضی کی ضرورت پڑتی ہے۔ ثوری نے فرمایا لوگوں کو تو پولیس کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

۹۵۳۵-ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عطا، ابی، محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب، مبارک ابوحماد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری نے علی بن حسن سلیمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا عمل اور قلب کے لئے مفسد چیزوں سے اجتناب کرو اور شیطان کے بھائی معصیت الٰہی میں اموال خرچ کرنے والے ہیں نیز فضول باتیں کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار مت کرو کیونکہ یہ تمہارے دین کے لئے نقصان دہ ہیں نیز اہل حرص واہل شہوات کی مصاحبت سے بھی اجتناب کرو کیونکہ اس سے تمہاری معیشت تباہ ہو جائے گی۔ نیز ظالم سے بعد اختیار کرو مؤمن کو دوست بناؤ، اپنے کھانے میں متقی کو شریک کرو فاجر اور اس کے ساتھیوں کی صحبت سے گریز کرو۔ انہیں اپنے کھانے میں بھی شریک مت کرو ان سے محبت بھی نہ کرو انہیں راز دار مت بناؤ ان سے ہنسی مذاق بھی مت کرو۔ ان کو اپنی مجالس میں شریک مت کرو۔ یاد رکھو ان چیزوں کے ارتکاب سے تم حلقہ اسلام کو توڑنے والوں کے شریک کار بن جاؤ گے۔

بادشاہوں کے دروازوں کا چکر مت لگاؤ کیونکہ ان کا فتنہ دجال کے برابر ہے، ان میں سے کوئی بھی تمہارے پاس آئے تو اس کی طرف التفات بھی مت کرو کیونکہ وہ اپنے کو حق پر سمجھتے ہیں اور ان کی طرف التفات سے تم ان کے مددگار بن جاؤ گے۔ نیز ان کی

قربت سے انسان عیب دار بن جاتا ہے۔اور لیموں کی طرح خوشبودار بن جاؤ۔ دنیاداروں سے دنیا کے بارے میں نزاع مت کرو اس سے تم لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے، معصیت سے اجتناب کرو ورنہ تم غضب الٰہی کے مستحق بن جاؤ گے، عنداللہ حضرت آدم سے سے زیادہ کوئی محبوب نہیں ہے اللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور ان میں روح پھونکی۔اور ان کی تکریم کے لئے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا اور انہیں جنت میں ٹھہرایا، پھر ان کو ایک گناہ کی وجہ سے جنت سے نکال دیا اے بھائی گناہ گار جنت میں داخل نہیں ہوگا۔حضرت داؤد ایک غیر مناسب بات کی وجہ سے کہاں سے کہاں تک پہنچ گئے اے بھائی اللہ سے ڈرو۔معاصی سے اجتناب کرو، کیونکہ انہی کی وجہ سے انسان اللہ کی ناراضگی کا مستحق بنتا ہے، لوگوں کو ظاہراً و باطناً دھوکہ مت دو جہال اور فساق سے دور رہو، کیونکہ ان کا مصاحب اللہ کی حفاظت کے علاوہ نجات نہیں پا سکتا، جب تم لوگوں کے سامنے ہو تو بشاشت اختیار کرو اور خلوت میں خوف الٰہی کی وجہ سے خوب روؤ، کیونکہ قیامت کے روز یہ چیز انسان کے اعمال نامہ میں نیکیوں کے اضافہ کا ذریعہ بنے گی ظاہری خشوع سے اجتناب کرو۔

۹۵۳۶-سعید بن محمد ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن ابی عاصم، حسن بن علی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن ایوب کا قول نقل کیا ہے کہ صفا و مروہ کے درمیان ثوری سے میری ملاقات ہوئی، وہ سلام کر کے مجھے گھر لے گئے وہاں پہنچے تو وہاں پر عبدالصمد ان کے دروازے پر بیٹھا تھا، اس نے ثوری کو دیکھ کر انہیں برا بھلا کہا، ثوری نے کہا کہ میں ایک اہم رکن کی تیاری میں مشغول تھا، عبدالصمد نے ثوری کو ذی الحجہ کے چاند کی اطلاع دی اور ان سے کہا کہ کسی سے کہو کہ وہ پہاڑ پر چڑھ کر اس کا اعلان کردے۔اس کے بعد ثوری نے دسترخوان نکالا جس میں روٹی اور پنیر کے ٹکڑے تھے، ہم سب نے مل کر اس دسترخوان پر کھانا کھایا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ثوری مجھے پکڑ کر منیٰ لے گئے ،جب انہوں نے منیٰ میں مہدی کو دیکھا تو چیخ اٹھے کہ یہ کیا خرافات ہیں جب حضرت عمر نے حج سے فارغ ہونے کے بعد خادم سے حج کے اخراجات کے بارے میں سوال کیا تو خادم نے بتایا کہ آپ کے حج کے اخراجات بہت محدود ہیں۔

۹۵۳۷-ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابوہشام رفاعی نصر بن ابی زرعہ کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے مبارک بن سعید نے کہا کہ میری مالی پریشانی کی وجہ سے تم ثوری کے پاس جاؤ ان سے کہو کہ میری مالی پریشانی سے متعلق موصل کے والی کے نام ایک خط لکھ دو۔چنانچہ میں ثوری کے پاس گیا اور مبارک کے قول سے ان کو مطلع کیا، میری بات سن کر ثوری گھر تشریف لے گئے اور گھر سے کچھ کپڑوں کے ٹکڑے لا کر فرمایا اگر ان کپڑوں سے مبارک کی ضرورت پوری ہو جائے تو خط لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۹۵۳۸-محمد بن احمد بن حسن، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن صالح عجلی کے سلسلہ سند سے مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مجھے لکھا امابعد اہل وعیال کا خیال رکھو اور موت کو قلب سے یاد کرو والسلام۔

۹۵۳۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، محمد بن ابی منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے ایک مصنوعی عابد سے کہا لوگوں کے دروازوں پر جا کر سوال کرنا ریا کارانہ عبادت سے بہتر ہے۔

۹۵۴۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم کے سلسلہ سند سے وہب بن اسماعیل اسدی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہمارے سامنے ایک سیاہ ٹوپی والے شخص نے ثوری سے سوال کیا ثوری نے اس سے اعراض کیا۔اس نے دوبارہ سوال کیا ثوری نے پھر اس سے اعراض کیا، اس نے کہا کہ اے ابوعبداللہ آپ لوگوں کے سوالوں کے جواب دینے کے باوجود میرے سوال کا جواب نہیں دے رہے۔ثوری نے اس سے سوال کا منشاء معلوم کیا تو اس نے کہا سنت، انہوں نے فرمایا تمہارے سر پر ٹوپی سنت کے مطابق ہے؟ حالانکہ یہ ایک غیر دیندار شخص ابومسلم کی ایجاد ہے، اس نے فوراً اپنے سر سے ٹوپی اتار دی تب جا کر ثوری اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

۹۵۴۱-عبداللہ بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، سعد بن محمد بیروتی محمد بن زہران کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا کہ جاہل صوفیوں کا کھڑے ہو کر عبادت کرنا مجھے سب سے ناپسند ہے۔راوی کہتے ہیں کہ ایک بار ثوری نے حج پر

جاتے وقت ایک شخص کے سر پر ٹوپی دیکھ کر اس نے فرمایا اس ٹوپی کے اتارنے سے تمہارا حج صحیح ہو جائے گا۔

۹۵۴۲-عبداللہ ، ابن معدان ، ابراہیم بن سعید جوہری کے سلسلہ سند سے محمد بن سابق کا قول نقل کیا ہے کہ شریک کے قاضی بننے کے وقت میں ثوری کے پاس تھا ، انہوں نے قبیح الفاظ میں شریک کا ذکر کیا۔

۹۵۴۳-ابوبکر طلحی ، عبید بن غنام ، محمد بن مثنیٰ بزار ، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شب ثوری اور ابراہیم صبح تک امور مسلمین کے سلسلہ میں گفتگو کرتے رہے۔

۹۵۴۴-ابوبکر ، حسن بن حباش ، ابوسعید اشج کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری جنازوں کے موقع پر اکثر نظریں پست کر کے چلتے تھے۔

۹۵۴۵-ابوبکر ، حسن بن حباش ، محمد بن عبداللہ بن جعفر ، زہری ، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جس عابد سے اس کا ہمسایہ خوش ہو وہ مکار ہے۔

۹۵۴۶-ابوبکر ، محمد بن عقبہ ، عبداللہ بن سعید کے سلسلہ سند سے ابو خالد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا ، میت کے اہل خانہ کو موت کے وقت اسے شہادتین کی تلقین کرنی چاہیے کیونکہ ملک الموت کی آمد پر انسان کا بات کرنا اور دوسروں کو شناخت کرنا بند ہو جاتا ہے اور وہ اس وقت سکرات کی اس قدر سختی میں ہوتا ہے کہ اگر اس وقت اس کے ہاتھ میں تلوار ہو اور وہ اپنے والد کے مارنے پر قادر ہو تو اس کو بھی مارنے سے دریغ نہ کرے۔

۹۵۴۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر ، ابوبکر بن معدان ، ابو عامر دمشقی ، ولید کے سلسلہ سند سے عطا خفاف کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو ہمیشہ روتے دیکھ کر ان سے اس کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے فرمایا آخرت میں بدبختوں کی صف میں شمولیت کے خوف سے میری یہ حالت ہو گئی ہے۔

۹۵۴۸-مخلد بن جعفر ، احمد بن محمد بن ابی شیبہ ، زبیر بن بکار ، ایوب بن سلیمان کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن ابی خالد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے ایک گپ شپ کرنے والے قاضی سے کہا تجھے روز محشر بھول گیا ہے۔

۹۵۴۹-محمد بن عبدالرحمن بن فضل ، فتح بن ادریس ، محمد بن یحییٰ بن فیاض ، یزید بن ابی حاکم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ عدم سوال کے بجائے سوال سے خوش ہونے والی ذات آپ ہی کے ساتھ خاص ہے۔

۹۵۵۰-احمد بن اسحاق ، ابو عباس جمال ، ہمام بن محمد بن نعمان ، ابی ، وکیع کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دریا تنگ راستوں سے نکلتا ہے۔

۹۵۵۱-سلیمان بن احمد ، حضرمی ، احمد بن اسد و محمد بن علی ، عبداللہ بن محمد بغوی ، ابوسعید اشج ، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جماع کے ساتھ تلاوت قرآن ہی میں لذت ہے۔

۹۵۵۲-سلیمان بن احمد ، احمد بن علی ، احمد بن علی ، ابراہیم بن شماس کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ جوان عمری کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا افضل ترین انسان ہے اور جوان عمری کی حالت میں تارک قرآن بدترین انسان ہے۔

۹۵۵۳-ابی ، محمد بن احمد بن یحییٰ ، ابوبکر بن نعمان ، محمد بن داؤد بن صبیح بزار ، علی بن سلیمان ، بشر بن حارث ، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ نوجوان چور سے خرید و فروخت کرنا مجھے مصنوعی عابد سے زیادہ پسند ہے۔

۹۵۵۴-عبدالمنعم بن عمر ، احمد بن محمد بن زیاد ، علی ابن سعید ، معاویہ بن صالح ، یحییٰ بن معین ، حجاج بن محمد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مصنوعی عابدوں نے معاشرہ تباہ کر دیا۔

۹۵۵۵- محمد بن احمد بن حسن، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن صالح عجلی کے سلسلہ سند سے مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مجھے خط لکھا، امابعد اے برادرم اہل وعیال کی خبر گیری رکھ اور موت کو قلب سے یاد کر۔

۹۵۵۶- سلیمان بن احمد، عباس اسفاطی، محمد بن عثمان ابن سعید ضریر، احمد بن یونس بن عمران کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ لوگ سوئے ہوئے ہیں مرنے کے بعد ان کی آنکھیں کھلیں گی۔

۹۵۵۷- سلیمان بن احمد، ابو حصین وداعی، عبید بن یعیش، بکر بن محمد عابد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری سے سوال کیا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ انہوں نے فرمایا یہ ایک گمشدہ شے ہے جس کی تلاش بہت مشکل ہے۔

۹۵۵۸- سلیمان بن احمد، عباس بن مفضل، احمد بن یونس، معاصی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اہل شر سے اچھی امید وابستہ کرنا تعجب خیز بات ہے۔

۹۵۵۹- سلیمان، محمد بن ہشام مستملی، حسن بن عرفہ، عمار بن محمد، ثوری کے سلسلہ سند سے آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ مومن کے لئے پرندے کی طرح گھونسلے پانی، روٹی اور نمک کا ہونا نعمت الٰہی ہے۔

۹۵۶۰- ابی، محمد بن احمد بن یزید، عمران بن عبدالرحیم کے سلسلہ سند سے احمد بن یونس کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری سے سوال کیا گیا کہ آپ نے معرفت الٰہی کیسے حاصل کی انہوں نے فرمایا عزائم اور مقاصد کے ٹوٹنے کے ساتھ میں نے اللہ کی معرفت حاصل کی۔

۹۵۶۱- ابی، ابوعبداللہ بن محمد بن اسحاق بن ولید، عبداللہ بن عمر بن یزید کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ امیر المومنین نے ثوری کو زبردستی قاضی بنانے کی کوشش کی، ثوری اس سے بچاؤ کے لئے بہ تکلف بے وقوف بن گئے، جب بالکل مجبور ہو گئے تو ثوری روپوش ہو گئے اور یحییٰ ابن سعید کے گھر میں دس گیارہ سال تک روپوش رہے، ثوری کی وفات کے وقت انہوں نے ثوری سے پوچھا کہ ہم آپ کو کہاں لے جائیں، ثوری نے کہا کہ وفات کے بعد مجھے غسل دیکر کفن پہنا کر چارپائی پر رکھ کر جامع مسجد کے سامنے رکھ دینا، چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا، بادشاہ آیا، اس نے ثوری کے چہرہ پر کافور چھڑکا اور صدر کو لکھا کہ اس وقت ثوری کی لاش چارپائی پر پڑی ہے اور اس کے بارے میں آپ کے حکم کا منتظر ہوں، اس کے چند روز کے بعد ثوری مدفون ہوئے۔

۹۵۶۲- عبدالمنعم بن عمر احمد بن زیاد، یوسف بن موسیٰ، ابن ضبیق کے سلسلہ سند سے علی بن ہشام قرشی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری دراہم کے عوض دینار کے لئے ایک صراف کے پاس گئے۔ اس نے ثوری کو دینار دیئے اتفاقاً ثوری سے ایک دینار گر گیا، تلاش کرنے پر صراف نے زمین پر پڑے ہوئے دینار کے بارے میں ثوری سے کہا اپنا دینار اٹھا لیجئے، ثوری نے کہا نامعلوم یہ وہی دینار ہے یا دوسرا ثوری نے اسے نہیں اٹھایا۔

۹۵۶۳- عبدالمنعم بن عمر احمد، ابو یعقوب مروزی، ابن خبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مسجد میں ثوری نے مجھ سے وضو کے لئے پانی منگوایا تو میں نے انہیں پانی پیش کیا، انہوں نے اسے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیا اتنے میں مجھے نیند آگئی طلوع فجر کے وقت میری آنکھ کھل گئی، میں نے دیکھا کہ ثوری اسی طرح پانی ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا میں اس وقت سے اب تک مسلسل فکر آخرت میں مگن ہوں، اسی وجہ سے میں نے وضو نہیں بنایا۔

۹۵۶۴- عبدالمنعم، احمد، عبداللہ بن محمد بن عبید، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آنکھوں کی بصارت دنیا تک محدود ہوتی ہے۔ البتہ قلب کی بصارت کا تعلق آخرت سے ہے اور آنکھوں کے بجائے قلب کی بصارت انسان کے لئے نفع بخش ہے۔

۹۵۶۵- عبدالمنعم، احمد، محمد بن عباس دمشقی، ابن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے احمد بن شبویہ سے کہا کہ ابوصفوان کہتے

ہیں کہ نیت انسانی بدن کے لئے نفع مند شے ہے، فرمایا: ثوری کہتے ہیں کہ واقعی ایسا ہی ہے، متقدمین عمل سے نیت مقدم کرتے تھے۔

۹۵۶۶- عبدالمنعم، احمد، محمد ابن ابی یزید دمشقی، مسیتب بن واضح کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک شخص سے ملاقات کے اثر کی وجہ سے ایک ماہ تک ذکر الٰہی سے غافل رہتا ہوں۔

۹۵۶۷- عبدالمنعم، احمد، ابوبکر بن عبید، احمد بن الفتح، بشر بن حارث، یحییٰ بن سعید قطان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کے ذریعے عمل آخرت کی طلب سب سے بری شے ہے۔

۹۵۶۸- محمد بن علی، محمد بن حمزہ، علی بن سہل بغدادی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جنازہ کی چارپائی پر میت سے کہا جاتا ہے کہ اپنے بارے میں لوگوں کی تعریف سنو۔

۹۵۶۹- محمد بن علی، احمد بن محمد بن حکیم، ابوخولہ میمون بن سلمہ، برکہ بن محمد کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ میں کوفہ میں بنی الاحمر میں اینٹیں بناتا تھا، ایک مرتبہ حضرت سفیانؒ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے بات چیت کرنے لگے، (غالباً یوسف بن اسباط نے ان کا شکریہ ادا کیا تو) فرمایا: شکریہ اسی شخص کا ادا کرو جو شکریہ کو مانے۔ میں نے عرض کیا: شکریہ کو ماننے اس کا کیا مطلب ہوا؟ اے ابوعبداللہ! فرمایا: جب میں تیرے ساتھ کوئی نیکی کروں اور تیرے نسبت اس پر میں زیادہ خوش ہوں اور تجھ سے زیادہ شرمندہ ہوں تو تب میرا شکریہ ادا کرو ورنہ نہیں۔

۹۵۷۰- محمد بن علی، محمد بن حمزہ، سری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے ابوہدبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو بالوں کے عوض حجام کو ایک چپاتی دیتے دیکھا۔

۹۵۷۱- محمد بن علی، محمد بن احمد بن سلم، علی بن جمیل کے سلسلہ سند سے شعیب بن حرب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک خاتون نے ثوری سے کہا میرے لڑکے نے کمانا چھوڑ دیا ہے۔ ثوری نے اس خاتون سے پوچھا آپ کا فرزند اب کس چیز میں مشغول ہے اس نے کہا حدیث میں ثوری نے کہا جا اس پر قناعت کر۔

۹۵۷۲- محمد بن علی، عبدالعزیز بن ابی رجاء، عمرو بن ثور، موسیٰ بن خالد، فریابی، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ صبر کے مطابق ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

۹۵۷۳- محمد، عمر بن عبدربہ حضرمی، حسین بن شاکر سمرقندی، ابن ضبیق، عمری کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ فقراء کی مجالس میں اغنیاء کی تذلیل کیا ہی خوب ہے اور اغنیاء کی مجالس میں فقراء کی تذلیل کیا ہی قبیح ہے، ثوری کا قول ہے اے مصنوعی عابد ثوری کی وفات کے بعد جس قدر دنیا چاہو کھالو۔

۹۵۷۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن معدان، محمد بن علی، احمد بن عبیداللہ دارمی، ابومشرف احمد بن محمد بن عقیل، ابراہیم بن سعید، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے عطاء بن مسلم کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا دن کے بھی کچھ اعمال ہیں، ان سے اس کے اجر کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا اسی میں لذت ہے۔

۹۵۷۵- محمد بن علی، احمد بن محمد عباسی، ابن ضبیق کے سلسلہ سند سے اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری سے خرید و فروخت کے دوران مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا اس وقت میں مصروف ہوں۔

۹۵۷۶- قاضی ابواحمد، محمد بن احمد بن ابراہیم و ابومحمد بن حیان احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا شہد لگی ہوئی چپاتی کی مانند ہے کہ مکھی اس پر گزرنے سے اس کے پر ٹوٹ جاتے ہیں لیکن خشک روٹی پر گزرنے سے اس کے پر صحیح سالم رہتے ہیں۔

۹۵۷۷- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن علی، ابوسعید اشج، ابن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار قیس ایک جھگڑالو قوم کے پاس سے گزرے تو انہوں نے فرمایا یہ کس چیز کا نزاع کررہے ہیں کیا دنیا کی وقعت ان کے قلوب میں بڑھ گئی ہے۔

۹۵۷۸- قاضی ابواحمد، محمد بن ایوب، حسن بن عیسیٰ بن مسیرۃ، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آزمائش کو نعمت اور تکلیف کو فراخی نہ سمجھنے والا فقیہ نہیں ہے۔

۹۵۷۹- ابواحمد، ابوالفوارس، یحییٰ بن عثمان، فریابی، ثوری کے سلسلہ سند سے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کا عدم حصول میرے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

۹۵۸۰- ابومحمد، ابوالفوارس، یحییٰ، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک راہب نے دوسرے راہب سے نصیحت کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا دوزخ و جنت کا ذکر سننے کے بعد بھی نماز چھوڑنا میری عقل سے بالاتر ہے، نیز فرمایا ہر میت کو دیکھ کر میں اس کی جگہ مزدہ گردانتا ہوں، نیز فرمایا اللہ کے حضور رونے کی وجہ سے میرے آنسوؤں کے زمین پر گرنے کی وجہ سے گھاس اُگ جاتی ہے۔ دوسرے راہب نے کہا ہنس کر نعمت الٰہی کا اقرار اس ریاء سے بہتر ہے، کیونکہ ریاء والی نماز غیر قابل قبول ہے۔ نیز فرمایا دنیا سے زہد اختیار کرو نیز فرمایا شہد کی مکھی کی طرح سب کے خیر خواہ بن جاؤ نیز فرمایا کتے کی مانند بن جاؤ کہ وہ مار کھانے کے باوجود بھی اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا۔

۹۵۸۱- قاضی ابواحمد، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابوخالد احمر، عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن الجبر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری نے بطن کے مرض میں مبتلا ہونے کے وقت مجھے بلایا۔ میں ان کی وفات کے بعد پہنچا اس وقت ان کے دہن پر ستو کے اثرات تھے۔ ابوخالد نے ان کی اس حالت پر بڑا تعجب کا اظہار کیا۔

۹۵۸۲- ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، عبداللہ بن ضبیق، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بصری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے وصیت کی درخواست کی۔ ثوری نے فرمایا: دنیا کے لئے دنیاوی زندگی کے بقدر اور آخرت کے لئے اسکے بقدر عمل کرو، والسلام۔

۹۵۸۳- ابواحمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ الحمدللہ کہنے پر ثواب میں بے شمار اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور لا الہ الا اللہ ابلیس کے لئے سب سے بڑا زہر قاتل ہے۔

۹۵۸۴- ابواحمد، احمد بن محمد، حسن بن ناصح، عبدالعزیز بن ابان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دین و دنیا میں ہمدرد انسان سب سے بڑی نفع کی شے ہے۔

۹۵۸۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم کے سلسلہ سند سے محمود دمشقی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے پریشانی کا اظہار کیا۔ ثوریؒ نے فرمایا: اس مصیبت کو ظاہر کرنے کیلئے مجھ سے زیادہ آسان کوئی اور نہ ملا؟ سائل نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: کیا تو نے میرے علاوہ کسی اور کو شکایت کرنے کے لائق نہ سمجھا؟ عرض کیا میرا ارادہ آپ سے دعا کرانے کا تھا! فرمایا: کیا اس مصیبت کا انتظام تم نے کیا ہے یا اللہ نے؟ عرض کیا اللہ نے، فرمایا: پس اللہ کے انتظام پر راضی رہ۔

۹۵۸۶- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب عباس دوری، احمد بن یونس کے سلسلہ سند سے علی بن فضیل کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے ثوری کو خانہ کعبہ کے اردگرد سجدہ ریز پایا۔ ان کے سجدہ سے فارغ ہونے سے قبل ہی میں نے طواف کے سات چکر پورے کر لئے۔

۹۵۸۷- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسین، ابوربیع رشدینی کے سلسلہ سند سے ابن وہب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز نماز مغرب کے بعد میں نے ثوری کو نماز میں مشغول پایا، پھر انہوں نے نماز عشاء تک طویل سجدہ فرمایا۔

۹۵۸۸- ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، ابوعاصم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ روز محشر دربار الٰہی

میں حاضری کے موقع پر صرف خلاصی مل جانا ہی مجھے پسند ہے۔

۹۵۸۹-ابراہیم، محمد، ابوالنضر عجلی، محمد بن حرب کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ فقط حمد الٰہی میں ذکر الٰہی اور شکر الٰہی دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔

۹۵۹۰-ابراہیم، محمد بن محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ علم دراصل آثار کا نام ہے۔

۹۵۹۱-ابراہیم، محمد، عباس بن ابی طالب، احمد بن عمران اخنسی کے سلسلہ سند سے حفص بن غیاث کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری اور ان کی مجلس کی برکت سے لوگوں کو قلبی سکون حاصل ہوتا تھا۔

۹۵۹۲-ابراہیم، محمد، فضل بن سہل، معاویہ بن عمرو، داؤد بن یحییٰ کے ذریعے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو جاہل صوفی سے اپنی حاجت کا اظہار مت کرو۔

۹۵۹۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق محمد بن عبدالملک بن زنجویہ کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کی زیارت کے بعد میری ساری وحشت ختم ہو جاتی ہے۔

۹۵۹۴-ابراہیم، محمد بن سہل، عبدالرزاق کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تفسیر اور مناسک حج کے بابت مجھ سے سوال کرو کیونکہ میں ان دونوں کا عالم ہوں۔

۹۵۹۵-ابراہیم، محمد، ابوسعید اشج، یحییٰ بن یمان عجلی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ پہلے میں مرض کی حالت میں موت کا متمنی تھا لیکن اب اچانک موت کا خواستگار ہوں۔

۹۵۹۶-ابراہیم، محمد، ابوسعید کندی اشج کے سلسلہ سند سے ابونعیم احول کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری موت کے تذکرہ کے بعد چند یوم تک غم سے نڈھال رہتے تھے اور کسی کے سوال کا جواب نہیں دیتے تھے۔

۹۵۹۷-ابراہیم، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی النضر ہاشم بن قاسم، عبیداللہ اشجعی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو آج آپس میں درگزر سے کام لو اس کے علاوہ دوسرا راستہ تلاش مت کرو۔

۹۵۹۸-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے عارم ابوالنعمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابومنصور کی عیادت کے لئے گیا۔ انہوں نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ایک شب ثوری نے ہمارے ہاں آرام فرمایا انہوں نے ایک بلبل کو پنجرے میں محبوس دیکھ کر فرمایا اے کاش اسے آزاد کر دیا جاتا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ یہ بلبل میرے لڑکے کی ہے انشاءاللہ وہ آپ کو ہبہ کر دے گا بلکہ میں انہیں اس کے عوض ایک دینار دوں گا۔ اس کے بعد ثوری نے پنجرہ کھول کر اسے آزاد کر دیا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ وہ پرندہ دن بھر سیر ہو کر روزانہ شب ہمارے گھر کے ایک گوشہ میں گزارتا حتیٰ کہ ثوری کی وفات کے بعد وہ پرندہ ان کے جنازہ میں شریک ہوا اور مزید برآں ثوری کی وفات کے بعد ان کی قبر پر آتا رہا حتیٰ کہ ایک روز وہ قبر کے پاس مردہ پایا گیا لوگوں نے اسے وہیں دفن کر دیا۔

۹۵۹۹-سلیمان بن احمد، ہیثم بن خلف دوری، احمد بن ابراہیم دورقی، بشر بن زاذان کے حوالہ سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ پرندہ کو پنجرہ سے آزاد کرانے کے لئے مال خرچ کرنا سب سے بڑا ثواب کا کام ہے۔

۹۶۰۰-عبیداللہ بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن حواس حنفی، قبیصہ بن عقبہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے ثوری کی خدمت اقدس میں کچھ ہدیہ پیش کیا، انہوں نے اس کے عوض مجھے چاول دیئے۔

۹۶۰۱-سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن ولید نرسی، محمد بن ابی صفوان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار عبدالمجید

کے دولڑکے معاویہ اور عبدالوہاب ہمارے ہاں تشریف لائے۔ان دونوں کے ثوری سے بڑے خوشگوار تعلقات تھے اور وقتاً فوقتاً ثوری کی خدمت میں ہدایا پیش کرتے رہتے تھے۔ایک روز میں نے ثوری کو جنگلات میں پایا،انہوں نے مجھ سے فرمایا آپ کے یہ دونوں عم زاد میرا بہت خیال رکھتے ہیں اس وقت میں اپنے ایک ساتھی کے پاس جارہا تھا کہ میں اس سے دو دینار لے کر ان کے لئے گندم کی روٹی خریدوں۔چنانچہ ثوری نے اپنے رفیق سے دو دینار لے کر ان سے گندم خرید کر ان دونوں کو ہدیہ کردیا۔

۹۶۰۲-سلیمان بن احمد بن علی،ابوہشام رفاعی،داؤد بن یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ پر توکل نہ کرنے والا ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔

۹۶۰۳-سلیمان،احمد بن علی،ابوہشام رفاعی داؤد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ثوری جوتے نکال کر اذان کے لئے منارہ پر چڑھ گئے۔دوران اذان ان کے عم زاد نے انکی جوتی اٹھالی ثوری نے نماز سے فارغ ہو کر جوتیوں کی واپسی کے لئے اپنے عم زاد کے پاس دس درہم بھیجے۔

۹۶۰۴-سلیمان بن احمد،محمد بن حسین انماطی،یحییٰ بن ایوب مقابری،حواری بن ابی الحواری ابوعیسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے سامنے نماز میں قیام کی وجہ سے ثوری کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔اس کے بعد انہوں نے بیٹھ کر نماز شروع کردی پھر تھکاوٹ کی وجہ سے لیٹ کر نماز شروع کردی۔

۹۶۰۵-سلیمان بن احمد،احمد بن علی ابار،مؤمل بن اہاب کے سلسلہ سند سے فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ کبھی ثوری نماز سے فارغ ہو کر جوانوں کی طرف روئے سخن ہو کر فرماتے اے جوانو آخر تم کب نماز پڑھو گے؟

۹۶۰۶-سلیمان بن احمد،محمد بن عبداللہ حضرمی احمد بن اسد بجلی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کو شب بھر چکر لگاتے روتے دیکھا لیکن پھر بھی وہ سوتے نہیں تھے۔

۹۶۰۷-سلیمان بن احمد،بشر بن موسیٰ،مفرج بن شجاع موصلی،ابوزید محمد بن حسان کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری سے بڑا رقیق القلب کوئی انسان نہیں دیکھا۔وہ صرف شب کے ابتدائی حصہ میں آرام فرماتے تھے اس کے بعد بیدار ہو کر مرعوب آواز میں فرماتے،نار دوزخ کی یاد نے مجھے نیند اور شہوات سے منع کردیا۔بعد ازاں پانی طلب کر کے وضو فرماتے،پھر وضو سے فارغ ہو کر فرماتے،اے باری تعالیٰ آپ میری حاجات سے بخوبی واقف ہیں،میں آپ سے صرف دوزخ سے خلاصی کا طلبگار ہوں،اے رب العالمین میں خوف و امید کے درمیان کھڑا ہوں،بلاشبہ آپ کا یہ مجھ پر کامل انعام ہے اور آپ کا اپنے اولیاء اور فرمانبرداروں کے ساتھ یہی برتاؤ رہا ہے۔

اس کے بعد ثوری نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز میں گریہ کی وجہ سے ان کی قرأت کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔نیز ابن مہدی کہتے ہیں کہ حیا اور دبدبہ کی وجہ سے ہم ثوری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کر سکتے تھے۔

۹۶۰۸-ابومحمد بن حیان،محمد بن احمد بن معدان،یوسف بن سعید بن مسلم کے سلسلہ سند سے اسحاق بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے تمام حاضرین مجلس سے فرداً فرداً گزشتہ شب کے اعمال کے بارے میں سوال کیا۔جب وہ فارغ ہو گئے تو انہوں نے بھی ان کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ بھی اپنے گزشتہ اعمال کے بابت ہمیں آگاہ کیجئے۔انہوں نے فرمایا میں ہمیشہ شب کے ابتدائی حصہ میں سوجاتا ہوں پھر بیدار ہو جاتا ہوں پھر بیدار ہونے کے بعد صبح تک نہیں سوتا۔

۹۶۰۹-ابومحمد بن حیان،محمد بن احمد،اسماعیل بن ابی الحارث،علی بن حسن بن سفیان ابن مبارک کے سلسلہ سند نے نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے ثوری سے نماز میں نیت کے بارے میں سوال کیا،انہوں نے جواب میں فرمایا اللہ تعالیٰ سے مناجات کی نیت کرو۔

۹۶۱۰-ابومحمد بن حیان، عباس بن حمدان، حضرمی حمدان بن جابرضبی کے سلسلہ سند سے ابوزید عبثر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شب ثوری قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے وجد میں آ کر بیابانوں کی طرف نکل گئے۔ بنوثور کے جوانوں نے قسم دے کر ثوری کو عبادت سے منع کیا۔

۹۶۱۱-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان احمد بن محمد، بغدادی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کا جس نماز میں اللہ کی طرف التفات ہوتا ہے وہی اس کی نماز قابل قبول ہوتی ہے۔

۹۶۱۲-ابوبکر عبداللہ بن محمد، ابی بن مسلم، سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے مبارک ابوحماد کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے علی بن حسن کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا، اے برادرم ہر دن کے اختتام پر اپنا محاسبہ کیا کر کہ اس دن میں کی جانے والی نیکی پر قائم رہ اور گناہ ترک کر دے اور اپنے ہاتھوں کو ظلم سے باز رکھ، کیونکہ موت کا وقت غیر معلوم ہے اور توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن بہرحال معاصی کا ترک طلب توبہ سے سہل ہے۔ اے برادرم توبہ نصوح کی تعریف یہ ہے کہ معاصی پر اس قدر ندامت ہو کہ زندگی بھر اس گناہ کا اعادہ نہ کیا جائے۔ اے برادرم کسی وقت تمہارا قلب خوف الٰہی سے خالی نہ ہو علانیہ گناہ کی علانیہ طریقہ پر اور پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ طریقہ پر توبہ کرو، اور خوف الٰہی سے حتیٰ الوسع روتے رہو اور ضحک کو کبھی بھی عمل میں نہ لاؤ کیونکہ بے فائدہ تمہیں پیدا نہیں کیا گیا اور عزیز و اقارب اور عام مسلمانوں سے صلہ رحمی کرو۔ اور مسکین، یتیم اور ضعیف پر رحم کھاؤ اور جب تم نیکی کا ارادہ کرو تو اسی وقت اسے عمل میں لے آؤ ورنہ شیطان اس کے اور تمہارے درمیان حائل ہو جائے گا اور ہر عمل حتیٰ کہ تمہارا اکل و شرب بھی نیت سے خالی نہ ہو اکیلے مت کھاؤ اور سوؤ کیونکہ ایک کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

اے برادرم تاریکی میں مت کھاؤ کیونکہ تاریکی میں شیطان کھاتا ہے۔ اپنے کو بخل سے بچاؤ کیونکہ اس سے انسان کا دین فاسد ہو جاتا ہے۔ کسی پر زیادتی مت کرو کیونکہ اس سے تمہارے درمیان عداوت پیدا ہو گی کسی سے بغض مت رکھو کیونکہ بغض رکھنے والے انسان کی توبہ قبول نہیں ہوتی، کسی سے عداوت کا معاملہ مت کرو کیونکہ یہ چیز انسان کی ہلاکت کا سبب بننے والی ہے۔ ہر مسلمان کو سلام کرو اس کی وجہ سے تمہارا قلب دھوکہ اور خیانت سے پاک ہو جائے گا۔ مصافحہ کی عادت ڈالو اس سے تم لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے ہمیشہ باوضو رہو اس کے بعد حفاظتی فرشتے تم سے محبت کریں گے، اس حالت میں اگر تم دنیا سے چلے گئے تو تم شہید اسلام بن جاؤ گے۔ یتیم کو گلے لگاؤ اس کے سر پر ہاتھ پھیرو، اس سے تمہاری عمر میں برکت ہو گی، آخرت میں انشاءاللہ انبیاء کی رفاقت حاصل ہو گی۔

اے برادرم چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی توقیر کرو اس کی وجہ سے آخرت میں صالحین کے ساتھ تمہارا حشر ہو گا۔ اغنیاء متقین صالحین کو کھانا کھلاؤ انشاءاللہ اللہ اور اس کی مخلوق تم سے محبت کریں گے، جدید لباس کے استعمال کے بعد قدیم لباس مفلسوں کو دو یہ اس کی وجہ سے بخیلوں کی فہرست سے تمہارا نام مٹا دیا جائے گا اور تمہاری سیئات ختم کر کے حسنات میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ اللہ کے لئے محبت اور اسی کے لئے بغض رکھو ورنہ تم منافق کہلاؤ گے۔

۹۶۱۳-علی بن عبداللہ بن عمر، منتصر بن نصر، عمر بن مدرک کے سلسلہ سند سے مکی بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میری آمد کے موقع پر ثوری نے مجھے چپاتی اور کشمش پر مدعو کیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ اس سے قبل کبھی آپ نے مجھے مدعو نہیں کیا، انہوں نے فرمایا کہ آج میری نیت صحیح ہے۔

۹۶۱۴-علی بن عبداللہ، محمد بن احمد اثرم، احمد بن الربیع کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ثوری کے گھر گیا۔ میں نے انہیں کہتے سنا کہ اے باری تعالیٰ آپ دائمی ستار ہیں ستاری آپ کی صفات میں سے کتنی عمدہ صفت ہے۔

۹۶۱۵-محمد بن احمد بن یزید، ابوبکر بن نعمان، محمد بن داؤد، زہیر بن عباد، ابن سماک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میرے لئے اپنے نفس کا علاج سب سے مشکل شے ہے۔

۹۶۱۶-عبدالرحمٰن بن مذکر، ابویحییٰ رازی، ابوخزرجی کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن اسحاق کنانی کا قول نقل کیا ہے کہ عبادان میں میرے قیام کے وقت ثوری بصرہ میں روپوش تھے۔ انہوں نے مجھے اپنے پاس بلایا میں ان کے پاس پہنچا تو وہ حالت نزع میں تھے، اس وقت انہوں نے اپنے سر کے نیچے سے ایک تھیلی نکال کر میرے حوالے کر دی، ایک عورت پردہ میں ان سے بات کر رہی تھی، ثوری نے مجھ سے کہا یہ میری اہلیہ ہے، اس کے مہر کے تیس درہم میرے ذمہ باقی ہیں میری وفات کے بعد اگر تیس درہم میرے ترکہ میں ہوں تو مجھے کفن دینا ورنہ میرے کپڑوں ہی میں مجھے کفنا دینا ان کی وفات کے بعد انہیں غسل دینے کے لئے لے جایا گیا میں نے ان کے غسل کے لئے ان کا زار کھولا تو اس میں سے ایک رقعہ برآمد ہوا جس پر احادیث مکتوب تھیں۔

۹۶۱۷-ابومحمد بن حیان، عبدالرحیم بن محمد بن حماد احمد بن خلف کے سلسلہ سند سے قاسم بن حکم کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کی وفات کے بعد تدفین کے وقت ایک سفید ریش بزرگ ان کی قبر پر آ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا اے ثوری جس شے سے آپ دنیا میں خوفزدہ تھے آج آپ اس سے مامون ہو گئے۔ اور حالت عبادت میں آپ نے رحلت فرمائی۔ اللہ ہی حساب کے معاملہ میں ہم سے آسانی کرنے والا ہے۔ اس کے بعد وہ بزرگ غائب ہو گئے ان کے بارے میں لوگوں کے تاثرات تھے کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

۹۶۱۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم، بشار، سلمہ، حسن بن حباش کے سلسلہ سند سے زید بن حباب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مکہ میں ثوری کی قوم کے ایک شخص نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے پاس آپ کے دس درہم ہیں۔ ثوری نے اس سے کہا جلدی میرے حوالے کر دے کیونکہ میں تین روز سے ریت میں لوٹ پوٹ ہو رہا ہوں۔

۹۶۱۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین بن نصر بزار، محمد بن قدامہ جوہری کے سلسلہ سند سے بشر بن حارث حافی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کا قول ہے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میری مجلس کا اختتام اور ابتداء معاصی کے بغیر ہو۔

۹۶۲۰-عبداللہ بن محمد بن اسحاق لوین، ابواحواص کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ روز محشر دوزخ سے خلاصی کامل جانا ہی میرے لئے کافی ہے۔

۹۶۲۱-سلیمان بن احمد، علی بن رستم، عبدالرحمٰن بن رستہ، حسین بن عون کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کیا ہے کہ میرے نزدیک ثوری افضل الناس تھے۔ ان کے دو ہی مشغلے تھے (۱) حدیث (۲) نماز۔

۹۶۲۲-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن خلف بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری سے عرض کیا۔ حدیث بیان کرتے وقت آپ ہشاش بشاش ہوتے ہیں لیکن اس کے علاوہ آپ بے جان معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کیا دنیاوی باتیں کرنا فتنہ نہیں ہے؟

۹۶۲۳-احمد بن جعفر، سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، حسین بن حریث کے سلسلہ سند سے فضل بن موسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری سے منبر پر احادیث بیان کرنے والے امام کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کے بارے میں اچھے تاثرات کا اظہار فرمایا۔

۹۶۲۴-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابوغسان محمد بن عمرو زنیج کے سلسلہ سند سے مہران کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کپڑے اتارنے کے بعد انہیں لپیٹ کر فرماتے اس سے نفس کا تکبر ٹوٹ جاتا ہے۔

۹۶۲۵-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن البزار کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے میرے سامنے اصحاب حدیث کے مجمع کے بارے میں فرمایا مجھے اس کی وجہ سے ہلاکت کا خوف ہے۔

۹۶۲۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن احمد فارسی، احمد بن ابی شریح بن سعید کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت میں اپنے نفس سے بہت خوف زدہ ہوتا ہوں۔

۹۶۲۷-محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمن بن داؤد، عبداللہ بن ہلال رومی، احمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری اور فضیل بن عیاض کی ملاقات ہوئی۔ دونوں آخرت کا مذاکرہ کر کے خوب روئے، ثوری نے کہا میری نظر میں یہ مجلس بڑی بابرکت مجلس ہے فضیل نے کہا کہ میری نظر میں یہ بڑی منحوس مجلس ہے کیا ہم نے ایک دوسرے کی تعریف کر کے ایک دوسرے کو معبود بنالیا ہے۔ یہ سن کر ثوری خوب روئے اور فرمایا! فضیل آپ نے مجھے بیدار کر دیا اللہ آپ کو بیدار کرے۔

۹۶۲۸-ابی، ابومحمد، محمد بن ابی یحییٰ، ابوغسان احمد بن محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند سے اصمعی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے چند کتب کے متعلق اپنے ساتھ قبر میں دفن کرنے کی وصیت کی تھی کیونکہ وہ انہوں نے ایک قوم سے نقل کی تھیں جن پر وہ نادم تھے۔

۹۶۲۹-ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی داؤد، ابوسعید اشج کے سلسلہ سند سے ابوعبدالرحمن حارثی کا قول نقل کیا ہے کہ میں چند کتابیں دفن کرنے میں ثوری کا معاون تھا۔ میں نے ان سے چند احادیث اپنے پاس رکھنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی۔

۹۶۳۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی یحییٰ، حسین بن حسن حناط کے سلسلہ سند سے فرقد کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کے مرض الوفات میں کچھ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک شخص نے ثوری کے سامنے حدیث بیان کی، ثوری نے اسے لکھنے کی کوشش کی، لوگوں نے ان سے کہا اس حالت میں بھی آپ یہ کام کر رہے ہیں؟ ثوری نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ میں زندہ رہا تو گویا میں نے حدیث حسن کا سماع کیا ورنہ میں نے حدیث حسن لکھی۔

۹۶۳۱-ابومحمد بن حیان، عبدالصمد بن یعقوب، عبداللہ بن ہیثم بصری، عبدالمؤمن بن عثمان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حماد بن سلمہ نے ثوری کی آمد پر انہیں خوش آمدید کہا۔

۹۶۳۲-ابومحمد بن حیان، محمد بن ابی یحییٰ سعید بن بشر، ابومعمر کے حوالہ سے ہیثم کا قول نقل کیا ہے کہ ابواسحاق کی وفات کی خبر کی اشاعت کے بعد ثوری ہمارے ہاں تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا تم ابواسحاق کے کمالات سے واقف ہو، ان کے پاس چند احادیث تھیں جو میں نہیں لکھ سکا۔ کچھ دیر کے بعد معلوم ہوا کہ ابواسحاق کی وفات کی خبر غلط تھی اس کے بعد میں ابواسحاق کے پاس گیا میری موجودگی میں ثوری کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔

۹۶۳۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن ہارون، جعفر بن لیث، ابویعلی محمد بن صلتی، اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کو روٹی اور گوشت سے بھی زیادہ علم کی ضرورت ہے۔

۹۶۳۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر بن نصر، عبدالسلام بن عاصم سختیانی کے سلسلہ سند سے عبدالحمید حمانی کا قول نقل کیا ہے کہ میری موجودگی میں ثوری سے سوال کیا گیا کہ مجاہد اور قرآن کی تلاوت کرنے والے میں سے کون افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا۔

۹۶۳۴-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد، محمد بن عباس دمشقی، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آسمان سے برسات اور زمین سے پیداوار نہ ہونے کی صورت میں بھی معاش [illegible] کرنا میرے نزدیک کفر ہے۔

۹۶۳۵-سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی اسحاق بن زریق کنانی راسبی کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن سلیمان زیات عبدی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے سامنے ایک شخص نے ثوری کے لباس کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کپڑا کہاں کا ہے؟ ثوری نے کہا کہ فضول باتیں کرنا مکروہ ہے۔

۹۶۳۶-سلیمان بن احمد، علی بن سعید، اسحاق بن زریق کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن سلیمان زیات کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے

ایک خاتون نے ثوری سے اپنے فرزند کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا کہ اسے میں آپ کے پاس لے آتی ہوں۔ آپ اسے کچھ نصیحت فرما دیجئے۔ ثوری نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ خاتون اپنے فرزند کو ثوری کی خدمت میں لے آئی۔ ثوری نے کچھ دیر اسے سمجھایا اور کہا اسے لے جاؤ انشاء اللہ یہ صحیح ہو جائے گا۔ کچھ روز کے بعد وہی خاتون ثوری کے پاس آئی اور اس نے اپنے فرزند کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ اب اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔ پھر ایک مدت کے بعد وہی خاتون ثوری کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا لڑکا شب میں عبادت اور دن میں روزہ رکھتا ہے اور کھانا پینا اس نے بالکل ترک کر دیا ہے۔ ثوری نے اس سے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا طلب حدیث کی وجہ سے اس نے یہ کیا ہوا ہے، ثوری نے اس خاتون سے کہا کہ اسی پر قناعت کر۔

۹۶۳۷- سلیمان بن احمد، علی بن احمد بن نضر، علی بن مدینی عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو ایک دن صرف ایک حاجت کے بارے میں سوال کرو۔

۹۶۳۸- سلیمان بن احمد، ولی بن رستم، محمد بن عصام جبر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حج کے موقع پر ہم مہدی کے ساتھ تھے۔ ثوری اس وقت روپوش تھے منٰی سے نکلتے وقت جب مہدی کا لشکر ہمارے سامنے آیا تو میں نے ثوری کی مخبری کرنے کا ارادہ کیا ثوری نے مجھے مکمل خاموش رہنے کا حکم دیا۔

۹۶۳۹- سلیمان، علی، محمد بن عصام کے سلسلہ سند سے بہرام کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری کو ایک مقام پر مدعو کیا گیا میں بھی اس میں شریک تھا۔ ہم سب ایک گھر میں داخل ہوئے میں دروازہ پر بیٹھ گیا ثوری نے مجھ سے کہا تم کو معلوم ہے کہ اس فراش پر کون بیٹھتا ہے؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا لوگوں کے نہ بیٹھنے کی وجہ سے شیطان اس پر بیٹھ جاتا ہے۔

۹۶۴۰- سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، مسدد، عبداللہ بن داؤد خریبی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب تم کوئی چیز خرید و تو اس میں اپنے ہمسایہ کو ضرور شریک کرو۔

۹۶۴۱- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس بن ایوب، اصبہانی، عبدالرحمٰن بن یونس رقی، مطرف بن زمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ سوال کئے بغیر بھوک کی وجہ سے مرتے والا انسان دوزخی ہے۔

۹۶۴۲- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، حجاج بن محمد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے شہروں کو دیکھ کر وحشت ہوتی ہے۔

۹۶۴۳- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، عباس بن محمد دوری، یحییٰ بن معین کے سلسلہ سند سے ہشام بن یوسف قاضی کا قول نقل کیا ہے کہ بعض لوگ صرف قطع رحمی کرنے والے اور بعض لوگ صلہ رحمی اور قطع رحمی نہ کرنے والے ہوتے ہیں اور ثوری دونوں کام کرنے والے تھے۔

۹۶۴۴- قاضی ابو احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن سندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی خیریت دریافت کی۔ ثوری نے مختصر جواب دیتے ہوئے فرمایا اللہ ہم سب کے ساتھ عافیت کا معاملہ فرمائے۔

۹۶۴۵- ابو احمد، احمد بن علی بن جارود عبداللہ بن سعید کندی، ابو خالد احمر کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ذکر کا سب سے اول درجہ نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا اس کے بعد روزہ پھر ذکر الٰہی کا درجہ ہے۔

۹۶۴۶- ابو احمد، احمد بن محمد بن حسن، حسن بن ناصح، عبدالعزیز بن ابان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بہ تکلف بے وقوف بننے والا انسان ہی نجات پائے گا۔

۹۶۴۷- ابواحمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، سہل بن صالح، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب حضرت یعقوب کے پاس حضرت یوسف کی خوشخبری آئی تو انہوں نے خوشخبری لانے والے سے سوال کیا کہ تم نے حضرت یوسف کو کس دین پر چھوڑا؟ اس نے کہا کہ دین اسلام پر، اس وقت حضرت یعقوب نے فرمایا اب نعمت مکمل ہوگئی۔ ؎

۹۶۴۸- احمد بن حسن، حسن بن علی بن زیاد، سعید بن سلیمان واسطی کے سلسلہ سند سے ابوشہاب حناط کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار خانہ کعبہ کے عقب میں لیٹے ہوئے میں نے ثوری سے سلام کیا، انہوں نے احسن انداز سے جواب نہیں دیا۔ میں نے ان سے کہا آپ کی بہن نے مجھے آپ کی ایک چیز دی تھی، یہ بات سن کر ثوری سیدھے ہوکر بیٹھ گئے، میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ میں نے تین روز سے کچھ نہیں کھایا۔

۹۶۴۹- ابواحمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن عمران کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری سب سے بڑے عابد وزاہد تھے۔ دنیا ہونے کے باوجود انہوں نے اس سے بے التفاتی اختیار کی۔

۹۶۵۰- ابواحمد، اسحق بن ابراہیم، محمد بن سہل بن عسکر، محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کامل جانا انسان کے لئے فریب اور نہ ملنا امتحان ہے۔

۹۶۵۱- ابواحمد، فضل بن خصیب، احمد بن خلیل، یحییٰ بن ایوب شعیب بن حرب کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے انسان اپنی حلال طریقہ سے حاصل کر۔

۹۶۵۲- ابواحمد، محمد بن جعفر اشعری، اسماعیل بن یزید کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری سے ارشاد ربانی ''و خلق الانسان ضعیفاً'' کی تشریح کے بابت سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا عورت حمل کی حالت میں بلا بطن میں دیکھے بچہ کو اٹھائے پھرتی ہے اور بچہ بھی اپنی والدہ کو نہ دیکھ سکتا ہے نہ اس سے نفع حاصل کرسکتا ہے اس سے بڑی کمزور چیز کون سی ہوگی۔

۹۶۵۳- ابواحمد، احمد بن محمد بن سعید، عباس بن عبدالعظیم کے سلسلہ سند سے ابونعیم کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے محمد بن عبدالرحمٰن کو ایک خط لکھا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ یہ خط ثوری کی طرف سے محمد بن عبدالرحمٰن کو لکھا گیا ہے السلام علیکم ورحمته الله وبركاته اے بھائی میں آپ کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اگر تم نے تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ تمام چیزوں سے تمہاری حفاظت فرمائے گا، والسلام۔

۹۶۵۴- ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، عبداللہ بن عبدالصمد بن ابی خداش مصلی، قاسم بن یزید جرشی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ رحم اور مہربانی کا دور ختم ہو چکا ہے، اس زمانہ کے عابدوں میں تقویٰ کے بجائے شر کا عنصر غالب ہے۔

۹۶۵۵- ابواحمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن عبدالصمد یزید بن ابی زرقاء کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ایک چرواہے کے ساتھ پیدل حج پر تھا کہ راستہ میں ایک جگہ شیر ہمارے سامنے آ گیا۔ میں نے اس چرواہے سے کہا کہ اب کیا کریں؟ اس نے کہا کہ اس سے خوف مت کیجئے اس کے بعد وہ شیر زور سے دھاڑا اور کتے کی مانند اس نے دم کو حرکت دی، اتنے میں اس چرواہے نے اس کا کان پکڑ کر دبایا، میں نے ان سے کہا کہ یہ کیسی شیخی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اگر شرعاً شیخی صحیح ہوتی تو میں اس کی کمر پر سوار ہوکر مکہ تک جاتا۔

۹۶۵۶- ابواحمد، عبدالرحمٰن بن حسن، محمد بن عبدالملک دقیقی کے سلسلہ سند سے حارث بن منصور کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کی طرف سے حضور اکے دربار میں ظلم کی شکایت پر ثوری نے فرمایا قیامت کے روز فلاح پانے والے مظلوم ہی ہونگے! نیز حارث کا قول ہے ثوری

۱۔ انظر الحديث في تذكرة الموضوعات ۱۸۴. واتحاف السادة المتقين ۸/ ۴۰. وتخريج الاحياء ۳/ ۱۷۸. والجامع الكبير للسيوطي ۱۰۵۹۱.

کی کوئی مجلس بھی ان دوکلموں یارب سلم سلم عفوک عفوک سے خالی نہیں ہوتی تھی۔ میں نے حارث سے سوال کیا کہ کیا تم نے یہ بات ثوری سے خود سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۹۶۵۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، علی، علی بن معبد، ابومحمد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ زہد فی الدنیا زہد فی الناس کا نام ہے اور اس کا سب سے اول درجہ خواہش نفس کی مخالفت کرنا ہے۔

۹۶۵۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد، سلمہ، سہل بن عاصم، محمد بن داؤد کے سلسلہ سند سے محمد بن عیسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے یمن کے راستے سفر کیا، راستہ میں معن بن زائدہ بھی تھے، انہوں نے کہا کہ اگر ثوری میرے پاس آئے تو میں انہیں ایک لاکھ درہم پیش کروں گا۔ ہم نے ان کی یہ بات ثوری کو نقل کی تو انہوں نے فرمایا معن کے دین کی بے حرمتی کرنے کی وجہ سے مجھے اس کے ساتھ ملاقات سے غضب الٰہی کا خوف ہے۔

۹۶۵۹-عبداللہ، عبداللہ بن محمد، سلمہ، سہل بن ابی روح، فرج بن سعید، یوسف بن اسباط، ثوری کے سلسلہ سند سے سلمان کے لئے فرمان رسول نقل کیا ہے کہ میرے بعد امراء کا کھانا دجال کے کھانے کی مانند ہوگا اس کے کھانے سے انسان کا قلب فاسد ہوگا۔

۹۶۶۰-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، سلمہ، سہل، یعلی بن عبید کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! بادشاہ تک حدیث لے جانے والے لوگوں پر تم اعتراض کروگے؟ لوگوں نے نفی میں جواب دیا۔

۹۶۶۱-عبداللہ، عبداللہ، سلمہ، محمد بن جابر ضبی کے سلسلہ سند سے ابن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے مجھے لکھا کہ علم کی اشاعت کرو اور شہرت سے ڈرو۔

۹۶۶۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبدالصمد، وکیع کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو آخیر زمانہ میں گھروں کو لازم پکڑو۔

۹۶۶۳-عبداللہ بن محمد، سلمہ، سہل بن عاصم کے سلسلہ سند سے علی بن ہلال کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ایک شخص کو منبر کے قریب دیکھ کر پریشانی کی حالت میں فرمایا، کیا تجھے لوگوں کا خوف نہیں؟ اس نے کہا کہ کیا بات ہے آپ نے نہیں سنا کہ قریب ہو جاؤ اور سنو، ثوری نے کہا کہ یہ خلفاء راشدین کے دور کی بات ہے لیکن آج کے لوگوں سے تو دوری بہتر ہے۔

۹۶۶۴-عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، محمد بن عبداللہ بن ابی نوفل، ابوعبداللہ تیمی، ہانی جعفی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ بے کار انسان کو اللہ لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔

۹۶۶۵-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوعصمہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نماز مغرب میں مسجد حرام گیا تو وہاں پر فضیل اور ثوری بھی تھے۔ وہ دونوں مجلس کے ختم تک مسلسل اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہے۔

۹۶۶۶-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے محمد بن یزید اور ابوبکر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار فضیل نے مجمع عام میں ثوری سے "قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون" کی بابت سوال کیا ثوری نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم قرآن کے ذریعے قلب کا علاج کرنے کے بعد ہی خوش ہوں گے۔

۹۶۶۷-ابوبکر عبداللہ بن محمد، ابی محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے مبارک ابوحماد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری نے علی بن حسن کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا، اے برادرم کسب حلال کی کوشش کرو لوگوں کے مال زکوٰۃ سے احتراز کرو، کیونکہ اس کی مثال اس شخص کے گھر کی مانند ہے جو بالا خانہ کے نیچے کچھ نہ ہونے کی وجہ سے خوف زدہ ہو، نیز وہ خواہش نفس کا پیروکار ہوتا ہے۔ اے برادرم اگر تو نے مال حرام سے احتراز نہ کیا تو تیری زبان کاٹی جائیگی، نیز اس صورت میں اگر وہ تجھے معاصی کی دعوت دیں گے تو تجھے اس کا ارتکاب کرنا

پڑے گا۔ اے برادرم خالی بطن قلیل عبادت مال زکوٰۃ کے ذریعے شکم سیر ہو کر کثرت عبادت سے بہتر ہے، نیز فرمان رسول ہے ''رسی لے کر لکڑیاں جمع کر کے کمر کا کمزور ہونا مسلمان بھائی کے سر پر کھڑے ہو کر سوال کرنے یا سوال کی امید رکھنے سے بہتر ہے''۔

نیز حضرت فاروق اعظم کا قول ہے ''مزدوری کرنے والا انسان ہمارے نزدیک قابل تعریف اور مفت خوری کرنے والا غیر قابل تعریف ہے، نیز فرمایا اے صوفیو! حد سے زیادہ خشوع کا اظہار مت کرو، نیکی میں سبقت کی کوشش کرو اور لوگوں پر بار مت بنو کیونکہ صراط مستقیم واضح ہو چکا ہے''۔

حضرت علی بن ابی طالب کا قول ہے:

''لوگوں کے مال پر پلنے والا غیر کی زمین میں لگائے جانے والے درخت کی مانند ہے، اے برادرم اللہ سے ڈرو، غیروں کا مال رکھنے والا لوگوں کے نزدیک ذلیل ہوتا ہے اور مؤمنین زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔ اے برادرم مال حرام کما کر اطاعت الٰہی میں خرچ کرنے سے احتراز کرو، کیونکہ یہ کام شرعاً حرام ہے، اللہ خود طیب ہے اور مال طیب ہی قبول کرتا ہے، اے بھائی ناپاک کپڑے کا ناپاک پانی کے ذریعے پاک ہونا ناممکن ہے، البتہ ناپاک چیز پاک چیز کے ذریعے پاک ہو سکتی ہے، اسی طرح معاصی نیکی کے ذریعے ہی ختم ہونگے، نیز ہر عمل حرام عنداللہ غیر قابل قبول ہے''۔

۹۶۶۸- محمد بن علی، عبداللہ بن جابر طرسوسی، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جھوٹے شخص کی حدیث غیر قابل قبول ہے، نیز وکیع کا قول ہے صادق انسان ہی حدیث کا اہل ہے۔

۹۶۶۹- محمد، عبداللہ، محمد بن عوف، عبید اللہ بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں متفق المعنیٰ سات طرق سے حدیث لکھتا ہوں۔

۹۶۷۰- محمد بن علی، احمد بن محمد بن حکیم، ابو حاتم رازی، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کی عمر کو پہنچنے والے انسان کو کفن تیار کر کے رکھنا چاہیے۔

۹۶۷۱- محمد بن علی، ابو عروبہ، مسیب بن واضح، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کی عقل کی ابتداء ۱۴ سال سے اور انتہا ۱۸ سال پر ہوتی ہے اور مسائل حدود میں انتہا پر عمل کیا جائے گا۔

۹۶۷۲- محمد بن علی، محمد بن عبدالعزیز دیماسی، ابو عمیر کے سلسلہ سند سے ضمرۃ کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری سے جب بھی نبیذ کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ انجیر یا انگور سے تیار کی جاتی ہے۔

۹۶۷۳- محمد ابو علی بن سعد رقی، مظفر بن محمد رقی، عبداللہ بن محمد، وکیع کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آج معاشرہ کے حالات بدتر ہونے کی وجہ سے دنیا سے رخصت ہو جانا ہی بہتر ہے۔

۹۶۷۴- ابو احمد، عبدالرحمٰن بن ابی قرصافہ عسقلانی، ابو عمیر ضمرۃ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ گناہ گار شخص پر خوف الٰہی کی وجہ سے خوب رونا لازم ہے۔

۹۶۷۵- محمد، مؤمل کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ والد اور لڑکے میں مشابہت قابل سعادت ہے۔

۹۶۷۶- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، احمد بن سنان کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ بعض مرتبہ معلوم ہوتا کہ ثوری بارگاہ الٰہی میں حساب کے لئے کھڑے ہیں، کوئی بھی ان سے بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن حدیث کے تذکرہ شروع ہونے کے بعد ان کی یہ حالت ختم ہو جاتی۔

۹۶۷۷- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، احمد بن منصور کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن مبارک نے

مجھ سے ثوری کی مجلس میں جا کر سماع حدیث کے لئے کہا، میں نے عرض کیا کہ میں ان سے تمام احادیث کا سماع کر چکا ہوں۔ پھر اس کے بعد میں نے ان کی مجلس میں شریک ہو کر سماع حدیث کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ میں نے ان سے کسی چیز کا سماع کیا ہی نہیں۔

۹۶۷۸-عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبدالرحمن بن یعقوب بن اسحاق مکی کے سلسلہ سند سے عبداللہ ہروی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک صبح میں بئر زمزم پر گیا، وہاں پر ایک شیخ رکن یمانی کے نزدیک بئر زمزم سے پانی کا ڈول نکال رہے تھے۔ انہوں نے اس سے پانی نوش کیا جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے ان سے ڈول لے کر ان کا جھوٹا پانی نوش کیا، میں نے اس پانی میں روغن بادام کا بے مثال ذائقہ محسوس کیا، دوسرے روز میں ان کا انتظار کرتا رہا، چنانچہ وہ شیخ حسب سابق تشریف لائے اور انہوں نے کل گزشتہ کے مانند اس سے پانی نوش کیا۔ ان کے نوش کرنے کے بعد میں نے اس سے پانی نوش کیا تو آج میں نے اس میں بہت عمدہ شہد کا ذائقہ محسوس کیا، پھر میں نے ان سے ملاقات کی کوشش کی لیکن ناکامی رہی۔ تیسرے روز باب زمزم کے بالمقابل میں ان کا انتظار کرتا رہا وہ شیخ اسی وقت حسب سابق چہرہ چھپائے ہوئے تشریف لائے، جب وہ پانی نوش کر چکے تو میں نے زبردستی ان سے ملاقات کر کے ان کا نام دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا اگر تم مرتے دم تک ظاہر نہ کرو تو میں تمہیں اپنا نام بتا دیتا ہوں، میں نے کہا کہ میں آپ کی عائد کردہ شرط تسلیم کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے بتایا میرا نام سفیان بن سعید ہے اس کے بعد میں نے ان کو الوداع کیا۔

۹۶۷۹-محمد بن علی، ابویعلی قرشی کے سلسلہ سند سے عبید بن ہشام بصری کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک روز بئر زمزم پر گیا۔ وہاں پر میں نے ایک شیخ کو دیکھا کہ بئر زمزم سے ڈول سے تین بار پانی پیا اور پھر واپس تشریف لے گئے پھر میں نے اسی ڈول سے پانی پیا تو مجھے اس میں دودھ کا ذائقہ محسوس ہوا۔ میں اسے چھوڑ کر شیخ سے ملا میں نے ان سے ان کا تعارف پوچھا تو انہوں نے اپنا نام سفیان بن سعید بتایا۔

۹۶۸۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن جعفر بن ہیثم، حسن بن محمد شامی، ابراہیم بن ادریس مصری مخلد بن خنیس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میری مسجد کے راستہ میں کاٹنے والا ایک کتا تھا۔ میں نے ایک روز نماز کا ارادہ کیا، کتا راستہ میں بیٹھا تھا، میں نے اس سے خوف محسوس کیا اس نے کہا کہ اے ابوعبداللہ خوف مت کیجئے کیونکہ اللہ نے مجھے شیخین کو گالی دینے والے پر مسلط کیا ہے۔

۹۶۸۱-محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن احمد بن میمون میونی، ابوموسیٰ ہارون بن موسیٰ بن حیان، حسین بن احمد بن میمون، ابوحاتم رازی کے سلسلہ سند سے قبیصہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ثوری کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک بار میں نے اللہ کی زیارت کی اللہ نے مجھ سے فرمایا اے ثوری تمہیں مبارک ہو میں تم سے راضی ہو گیا ہوں کیونکہ تم دنیا میں عبادت گزار، شب بیدار اور میرے خوف سے رونے والے تھے، اب میری زیارت کر اس لئے کہ میں تجھ سے دور نہیں ہوں۔

۹۶۸۲-ابومحمد بن حیان، محمد بن محمد بن فورک، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے محمد بن عصام جبر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے والد جبر نے ثوری سے کہا کہ میں اب یہاں (مکہ) سے گھر چلا جاتا ہوں، پھر موسم حج میں واپس آ جاؤں گا، چنانچہ حجاج کے ساتھ میرے والد کوفہ کے راستے گھر چلے گئے کوفہ میں ان کی ثوری کے اہل خانہ سے ملاقات ہوئی، اس وقت ثوری کے صاحبزادے بڑے ہو چکے تھے جبر کے رخصت ہونے کے وقت ثوری کے صاحبزادے نے ان سے کہا میرے والد سے میرا اسلام کہہ دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ میں ان کی ملاقات کا مشتاق ہوں ایک بار آپ ضرور ہمارے پاس تشریف لائیں۔

جبر مکہ پہنچنے کے بعد طواف سے فارغ ہو کر ثوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں ان کے صاحبزادے کا پیغام پہنچایا۔ اس وقت ثوری کا درس حدیث لگا ہوا تھا ثوری اسی وقت درس سے اٹھے مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھی بیت اللہ کو الوداع کہہ کر رخصت ہوئے، لوگ ان کے پیچھے ہو لئے، انہوں نے کہا اے جبر قوم کو منع کر دو، آج میں حدیث بیان نہیں کروں گا، جب سب لوگ چلے گئے تو

جبر نے ثوری سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ ثوری نے کہا کہ گھر کا ارادہ ہے جب نے کہا کہ عجب بات ہے حج بالکل قریب ہے اور آپ گھر کا ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ ثوری نے کہا کہ مجھے آپ سے زیادہ علم ہے مجھے فرض چھوڑ کر نفل ادا کرنے کا حکم دے رہے ہو اس وقت میں اپنے لڑکے کی زیارت کا مشتاق ہوں تم میرے لئے دعا کرنا اس کے بعد ثوری بلا زادراہ اور ساتھی کے مجھ سے رخصت ہو گئے، جبر کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے ثوری کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ ثوری نے نماز عید کوفہ میں ادا کی۔

۹۶۸۳-محمد بن ابراہیم، عبدان بن احمد، عمرو بن عباس، عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری کی وفات کے بعد بادشاہ کے خوف سے ہم نے انہیں شب میں دفن کیا۔

۹۶۸۴-عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، محمد بن اسماعیل صائغ کے سلسلہ سند سے حسن بن علی حلوانی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے محمد بن عبید سے ثوری کی شادی کی بابت سوال کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے ان کے لڑکے کو دیکھا ہے وہ ثوری کے سامنے آ کر بیٹھ گیا، ثوری نے اس سے کہا میں تمہارے مرنے کی دعا کرتا ہوں، چنانچہ کچھ روز کے بعد ان کے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا۔

۹۶۸۵-عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، ابوداؤد، ابن خبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک مسجد میں ثوری نے فرمایا، مسجد کے باشندوں میں خیر خواہی کا نام ونشان تک نہیں ہے۔

۹۶۸۶-عبدالمنعم، احمد، ابوداؤد سجستانی، اسحاق بن جرج ادنی، احمد بن شبویہ، ابوعیسیٰ زاہد کے سلسلہ سند سے معدان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں کوفہ تا مکہ ثوری کا ہمسفر رہا۔ کوفہ سے گزرنے کے بعد ثوری نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیچھے کوئی باا عتماد انسان نہیں چھوڑا۔

۹۶۸۷-سلیمان بن احمد، محمد بن نصیر اصبہانی اسماعیل بن عمرو بجلی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ثوری سے حدیث ”ان اللہ یبغض اھل البیت اللحمیین“ کی تشریح پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا اس سے (غیبت کر کے) انسانی گوشت کھانے والے افراد مراد ہیں[1]۔

۹۶۸۸-سلیمان بن احمد، علی بن ابراہیم بن شیبان کوفی، احمد بن یونس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص ابوہریرہ کے گھر آ کر انہیں تکالیف پہنچاتا تھا۔ ایک روز اسے ابوہریرہ کی وفات کی خبر دی گئی تو اس نے کہا مجھے اس خبر سے کوئی خوشی نہیں ہوئی البتہ تم مجھے ان کے بارے میں یہ بتاؤ کہ انہوں نے مال، اولاد اور ریاست میں سے کوئی چیز چھوڑی ہے۔

۹۶۸۹-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، یوسف بن ابی امیہ ثقفی، حکم بن ہشام ثقفی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو تین بار اپنے قریب ہونے کا حکم فرمایا۔ حضرت جبرائیل ہر بار پیچھے ہٹتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ سے خوف کھاتا ہوں۔

۹۶۹۰-سلیمان، محمد بن عبداللہ، احمد بن اسد بجلی کے سلسلہ سند سے مبارک بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ثوری کو حلوہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے اسے شام کے لئے رکھ دیا میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے عیال حلوہ کے مشتاق ہیں۔ ثوری نے فرمایا کہ اس میں دوسروں کے حق کا بھی خیال رکھنا۔

۹۶۹۱-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابوعمار، نصر بن حاجب، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے اللہ سے دیدار کا مطالبہ کیا تو فرشتوں نے کہا اے کلیم آپ نے بڑی چیز کا مطالبہ کیا ہے۔

۹۶۹۲-احمد بن جعفر، احمد بن علی، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، عثمان بن زائدہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ لیطمئن قلبی کا مطلب ہے کہ دوست کے ساتھ دل مطمئن ہو جائے۔

۹۶۹۳-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن تمیم، ابوحمید کے سلسلہ سند سے زافر کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قول باری تعالیٰ ”لیس لہ

---

[1] الدر المنتثرة ۵۰. والدر المنثور ۶/۹۷. والاحكام النبوية للكحال ۲/۹۴.

سلطان علی الذین آمنوا'' کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ابلیس میرے ماننے والوں کو دوزخ میں لے جانے والے گناہ پر اکسا نہیں سکے گا۔

۹۶۹۴-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی شیبہ کے سلسلہ سند سے محمد بن حسن کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قول باری تعالیٰ کل شیء ھالک الاوجھه کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ''وجھه'' سے چہرہ خداوندی مراد نہیں ہے۔

۹۶۹۵-محمد بن حیان۔ محمد بن اسحاق، مہرقانی کے سلسلہ سند سے مؤمل کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قرآنی آیت ''لنبلو کم ایکم احسن عملا'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس سے زہد فی الدنیا مراد ہے۔

۹۶۹۶-محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، ابراہیم بن شافعی کے سلسلہ سند سے فضیل بن عیاض کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ''ربنا غلبت علینا شقوتنا''میں ''شقوتنا'' کی تفسیر فیصلہ سے کی ہے۔

۹۶۹۷-محمد بن علی، محمد بن عمرو دیماسی، ابوعمیر کے سلسلہ سند سے ضمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد ربانی ''فمالہ من قوۃ ولاناصر''میں ''قوۃ'' کی تفسیر خاندان اور ''الناصر'' کی تفسیر دوست سے کی ہے۔

۹۶۹۸-محمد بن علی، محمد بن محمد بن بدر، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے ابوعاصم کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قول باری تعالیٰ ''وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ'' کی تفسیر اصحاب محمد سے کی ہے۔

۹۶۹۹-محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ کے سلسلہ سند سے احمد بن زید خراز کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد باری تعالیٰ ''وکانوا لناخاشعین'' کی تفسیر قلب میں خوف دائمی سے کی ہے۔

۹۷۰۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل بن خلف، محمد بن عمرو بن حیان کے سلسلہ سند سے محمد بن حمید کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قول باری تعالیٰ ''ان المتقین فی جنات و عیون آخذین ماآتاھم ربھم''میں ''آتاھم ربھم'' کی تفسیر فرائض کے ثواب سے کی ہے۔ نیز ''انھم کانوا قبل ذالک محسنین''میں محسنین کی تفسیر ادا کرنے والوں سے کی ہے۔

۹۷۰۱-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوکریب کے سلسلہ سند سے اشجعی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قرآنی آیت ''واذا رئیت ثم رائیت نعیما وملکاً کبیراً'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ فرشتے اہل جنت سے اجازت طلب کریں گے

۹۷۰۲-قاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، یعقوب دورقی کے سلسلہ سند سے اشجعی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد ربانی ''دعواھم فیھا سبحانک اللھم'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا، اہل جنت میں سے جب کوئی کسی شے کی تمنا کرے گا تو وہ فوراً اس کے سامنے حاضر کردی جائے گی۔

۹۷۰۳-قاضی ابواحمد، علی بن حسین بن جنید، عبدالاعلیٰ بن حماد کے سلسلہ سند سے بشر بن منصور کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قرآنی آیت ''ویدعو ننا رغباً و رھباً'' کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا، وہ لوگ ہمارے پاس چیزوں میں رغبت بھی کرتے ہیں اور ڈرتے بھی ہیں نیز ''خاشعین'' کی تشریح خوف دائم فی القلب سے کی ہے۔

۹۷۰۴-قاضی ابواحمد، علی بن حسین، محمد بن حمید کے سلسلہ سند سے مہران کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قرآنی آیت ''ولاتمدن عینیک الیٰ مامتعنا به ازواجاً منھم زھرہ الحیاۃ الدنیا'' کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت کے ذریعے آپ علیہ السلام کو تسلی دی گئی ہے۔

۹۷۰۵-ابواحمد، عبدالرحمٰن، محمد بن حماد کے سلسلہ سند سے داؤد حضرمی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد ربانی ''لا یحزنھم الفزع

الاکبر'' کی تشریح میں فرمایا کہ اہل دوزخ پر دوزخ بند کردی جائیگی۔

۹۷۰۶-ابواحمد، حسن بن محمد بن حسین اشعری، اسماعیل بن یزید قطان کے سلسلہ سند سے محمد بن یزید بن خنیس کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد ربانی 'یعلم خائنة الاعین و ماتخفی الصدور '' کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ایک جماعت کے پاس سے ایک خاتون کا گزرہوا، جماعت کا ایک فرد چھپ چھپ کر اسے دیکھنے لگا یہ خائنة الاعین کی تشریح ہے اور'' و ماتخفی الصدور '' کی تشریح یہ ہے اللہ تعالیٰ انسان کے قلب میں پیدا ہونے والی خواہش سے بھی واقف ہے۔

۹۷۰۷-سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ابی سفیان، محمد بن یوسف فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے ارشاد ربانی '' سنة من قد ارسلنا قبلک من رسلنا '' کی تفسیر میں فرمایا آپ سے قبل رسول کو وطن سے باہر کرنے والی ہر قوم کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کردیا۔

۹۷۰۸-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم زبیدی کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے قرآن کی آیت '' یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء '' کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا اللہ جس کا چاہے صغیرہ گناہ معاف کردے اور جس کا چاہے کبیرہ گناہ بھی نہ معاف کرے۔

۹۷۰۹-سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، مفرج بن شجاع موصلی، ابوزید محمد بن حسان، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو شکم سیری سے احتراز کرو کیونکہ وہ قساوت قلب کا ذریعہ ہے، وقار کے ذریعے کینہ کو ختم کرو کثرت سے ضحک سے اجتناب کرو کیونکہ یہ قلب کے لئے موذی ہے۔

۹۷۱۰-محمد بن عمر بن سلم، ابی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ بڑے بے مروت اور مکار ہیں۔

۹۷۱۱-محمد، احمد بن محمد فزاعی، بشر بن حارث، معافی بن عمران کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ آخرت میں انسان کو ہر دنیاوی تکلیف کے عوض جنت ملے گی۔

۹۷۱۲-محمد بن عمر، عبداللہ بن بشر بن صالح، عمرو بن خلف خثعمی، ایوب بن سوید کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مشہور کہاوت ہے کہ'' حسن اخلاق'' غضب الٰہی کے خاتمہ کا ذریعہ بنتا ہے۔

۹۷۱۳-محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن کلاب، احمد بن ابی الحواری، سلام مدینی مخزمی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا اور اس کے سامان سے محبت کرنے والے انسان کے قلب سے خوف آخرت سلب کرلیا جاتا ہے۔

۹۷۱۴-محمد بن علی، اسماعیل بن حمدون حویدی، سعید بن ابی زیدون، محمد بن یوسف فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ گزشتہ زمانہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے شریف لوگ تھے اور اس کے تارک شریر تھے، لیکن ہمارے زمانہ میں معاملہ برعکس ہوچکا ہے، کیونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے تکبر اور ریاء کی وجہ سے ان سے بھی بدتر ہوچکے ہیں۔

۹۷۱۵-محمد بن علی، اسماعیل بن حمدون، محمد بن خلف کے سلسلہ سند سے فریابی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم نے ثوری کے ساتھ سری کا سالن کھایا۔ اسی دوران ایک شخص نے پانی طلب کیا، اس پر ثوری نے فرمایا گزشتہ زمانے میں سری کھانے کے بعد لوگ پانی نوش نہیں کرتے تھے۔ اس کے کچھ دیر بعد ثوری نے پانی طلب کیا۔ ایک شخص نے ان سے کہا کہ اے ابوعبداللہ ابھی تو آپ نے اسے منع کیا تھا ثوری نے فرمایا جو شخص کسی شے سے اجتناب کرتا ہے وہ بالآخر اس میں مبتلا ہوکر ہی رہتا ہے۔

۹۷۱۶-محمد، ابن ابی قرصافہ، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن محمد باہلی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے عرض کیا کہ میرا حج پر جانے کا ارادہ ہے۔ ثوری نے اسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اپنے ہم مثل کو رفیق سفر بنانا کیونکہ اس میں بڑی عافیت ہے۔

۹۷۱۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی احمد بن اسد بجلی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ثوری سے کھانے کے بارے میں سوال کیا، ثوری نے اس سے فرمایا حرام اور غیر حرام دونوں حالتوں میں تم سفید اور زرد حلوہ استعمال کرو۔

۹۷۱۸-سلیمان بن احمد، حضرمی، احمد بن اسد کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری فرمایا کرتے تھے کہ گزشتہ لوگ گھی اور شہد کا استعمال زیادہ کرتے تھے۔ نیز فرمایا ایک روز میں ثوری کے ہمراہ ایک بیمار کی عیادت کے لئے گیا، ثوری نے اس کے اہل خانہ کو اس کی خبر گیری کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا تم اس پر مہربانی کرو، نیز ثوری نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی کو صاحب ثروت بنا دیتا ہے تو وہ اپنی ذات پر ہی خرچ کرتا ہے۔

۹۷۱۹-عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد، ابوداؤد سجستانی، اسحاق بن ضیف کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم ثوری کے ہمراہ یمن گئے۔ واپسی پر ثوری نے ہاں ایک ماہ قیام کیا ایک روز ہمارے سامنے ابن عیینہ ثوری کے پاس آئے اور ان سے سلام کلام کر کے عرض کرنے لگے، اے ابوعبداللہ آپ کے یمن تشریف لے جانے کی وجہ سے لوگ آپ سے ناخوش ہیں، ثوری نے فرمایا رزق حلال کی تلاش کے سلسلہ میں میں یمن گیا تھا، یہ از روئے شرع ہر انسان پر لازم ہے۔

۹۷۲۰-سلیمان بن احمد، احمد بن معلیٰ، احمد بن ابی الحواری، فریابی کے سلسلہ سند سے اوزاعی اور ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جب حضرت دانیال کو درندوں کے ساتھ کنویں میں ڈال دیا گیا تھا تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں التجاء کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں اس شرمندگی اور عار کے بدلے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے نافرمان کو مجھ پر مسلط کر دیا۔

۹۷۲۱-سلیمان، محمد بن تمار، محمد بن حاتم جرجانی، عبداللہ بن ادریس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میں بیس برس تک کوفی عابد کوثانی کی تلاش میں رہا لیکن میں اپنی کوشش میں ناکام رہا۔ ایک روز دریائے فرات کے کنارہ ایک قوم کے پاس سے میرا گزر ہوا، اس قوم میں سے ایک فرد نے یا کوثانی یا کوثانی کی ندا دی میں نے بھی کہا یا کوثانی اتنے میں کوثانی میں میرے پاس آگئے اس نے مجھ سے نام پوچھا تو میں نے کہا کہ میرا نام سفیان ثوری ہے، پھر انہوں نے فرمایا مجھ سے کیا کام ہے میں نے ان سے ایک کلمہ نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا جس خیر کے ہم اللہ سے امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ ضرور ہم کو اس سے نوازیں گے۔

۹۷۲۲-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابراہیم بن سعد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک نیک صالح شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے خواب میں زیورات اور خوشبو سے مزین و معطر ایک بوڑھے شخص کو دیکھا۔ اس نے اس سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں دنیا ہوں میں نے کہا کہ میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اس نے کہا کہ اگر تو واقعی اپنے قول میں صادق ہے تو دینار و دراہم سے کبھی محبت نہ کرنا۔

۹۷۲۳-ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن عباس، قاسم بن محمد بن عباد کے سلسلہ سند سے محمد بن یزید خنیس کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری اکثر دعا کرتے ہوئے فرماتے تھے۔ اے باری تعالیٰ ہمارے معاشرے کو ایسا نیک وصالح بنا کہ جس میں تیرے ولی کی عزت اور تیرے دشمن کی ذلت ہو اور ہر کام تیری منشاء کے مطابق کیا جائے، پھر ایک آہ بھر کر فرماتے کتنے ہی مؤمن غضب الٰہی کے باعث اس دنیا سے چلے گئے۔

۹۷۲۴-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن یحییٰ بن عبدالکریم کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں ابراہیم بن ادہم کے پاس بیٹھا تھا، انہوں نے ثوری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وہ غزوہ میں شریک نہیں ہوئے حالانکہ عبدالرحمٰن بن عمرو ان سے بڑے ہونے کے باوجود غزوہ میں شریک ہوئے میں نے ابراہیم سے ثوری کے غزوہ میں عدم شرکت کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا ثوری کا خیال ہے کہ غزوہ میں نمازیں ضائع ہوتی ہیں۔

۹۷۲۵-احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عبید اللہ بن فضالہ، عبد اللہ بن سعید ابوقدامہ سرخسی کے سلسلہ سند سے عبد الرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری کی حدیث کا درس کا حلقہ بڑا وسیع ہوتا تھا۔

۹۷۲۶-احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد بن فارس، محمد بن حمید، یحییٰ بن خریس کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ جلد سردار بننے والے انسان کا علمی نقصان بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔

۹۷۲۷-ابوحامد، احمد بن محمد بن حسین، ابوسری، ہناد بن سری بن یحییٰ، ابوسعید اشج، حصین بن مالک ضبی، بکر بن محمد عابد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ قیامت کے روز اہل وعیال کے بے دین ہونیکی وجہ سے انسان دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

۹۷۲۸-ابوحامد، ابراہیم بن محمد بن علی ادھان الکوفی، ابوہشام رفاعی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں مکہ گیا۔ سعید بن سفیان نے مجھ سے کہا کہ مکہ پہنچنے کے بعد میرے والد سے سلام کہہ دینا اور کہنا کہ ہم ان کی ملاقات کے منتظر ہیں۔ مکہ پہنچنے کے بعد میں نے ثوری کو ان کے والد کا پیغام پہنچا دیا، اسی وقت ثوری نے گھر جانے کے لئے تیاری شروع کر دی۔

۹۷۲۹-عثمان بن محمد عثمانی، خیثمہ بن سلیمان، یحییٰ بن ابی طالب، حارث بن منصور کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ کہا جاتا تھا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں قلب مردہ اور بدن زندہ ہوں گے۔

۹۷۳۰-عثمان بن محمد، خیثمہ بن سلیمان، یحییٰ علی بن مبارک، زید بن مبارک کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مشہور مقولہ ہے کہ سکوت عالم کے لئے زینت اور جاہل کے لئے پردہ پوشی کا سبب ہے۔

۹۷۳۱-عثمان، ابن مکرم، محمد بن سہل، فریابی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میرے پاس موجود نعمت الٰہیہ کے مقابلہ میں وہ نعمتیں جو اللہ نے مجھے عطا نہیں کی افضل ہیں۔

۹۷۳۲-عمر بن احمد بن عثمان واعظ، عبید اللہ بن عبد الرحمٰن، زکریا بن یحییٰ منقری، اصمعی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ سکوت عقل کے لئے بمنزلہ نیند اور تکلم اس کے لئے بمنزلہ بیداری ہے اور بیداری نیند کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔

۹۷۳۳-حبیب بن حسن، عبد اللہ بن محمد بغوی، احمد بن عمران اخنسی کے سلسلہ سند سے حفص بن غیاث کا قول نقل کیا ہے کہ ہم ثوری کی مجلس میں دنیا سے بے رغبت ہو جاتے تھے۔

۹۷۳۴-حسن بن عمر بن حسن، ابوواسطی، ابی محمد بن یونس، علی بن قادم کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اے قوم امر الٰہی کا انتظار کرو، وہ یکدم وقوع پذیر ہوگا اور عاقل افراد جلد ہی دنیا سے اٹھا لئے جائیں گے۔

۹۷۳۵-عبد اللہ بن محمد، ابی محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب کے سلسلہ سند سے مبارک ابوحماد کا قول نقل کیا ہے کہ ثوری نے علی بن حسن کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے برادرم تمام امور میں صدق سے کام لو۔ کذب وخیانت اور کاذبین وخائنین سے احتراز کرو کیونکہ یہ چیزیں انسان کے لئے سو فیصد نقصان دہ ہیں، اے برادرم ریاکاری سے اجتناب کرو کیونکہ یہ عین شرک ہے، خود پسندی سے دور رہو کیونکہ خود پسند انسان کا کوئی عمل بھی بارگاہ الٰہی تک نہیں پہنچتا۔ مشفق لوگوں سے دین حاصل کرو۔ کیونکہ غیر مشفق انسان اس طبیب کی مانند ہے جو اپنا علاج نہیں کر سکتا تو وہ دوسروں کا علاج کیسے کرے گا؟ اسی طرح غیر مشفق انسان سے دوسرے لوگ کیسے دین حاصل کریں گے۔

اے برادرم دین تمہارے گوشت وخون کی حفاظت کا نام ہے، اپنے نفس پر گریہ کرو اور اس پر رحم کھاؤ کیونکہ اگر تم اس پر رحم نہیں کھاؤ گے تو تم پر رحم نہیں کیا جائے گا، زاہدوں کی ہم نشینی اختیار کرو اہل دنیا کی مجالس سے اجتناب کرو کیونکہ وہ تمہارے دین وقلب کے لئے نقصان دہ ہیں، موت کو کثرت سے یاد کرو، گزشتہ معاصی پر اللہ سے معافی طلب کرو، باقی ماندہ عمر کے بارے میں اللہ سے سلامتی وعافیت طلب کرو، اے برادرم حسن وادب وحسن اخلاق کا مظاہرہ کرو، جماعت کی مخالفت نہ کرو کیونکہ ایسا کام دنیادار ہی کرتا ہے مشورہ

طلب کرنے والے کو خیر خواہی کا مشورہ دو، کسی مؤمن سے خیانت مت کرو کیونکہ یہ درحقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت ہے، اللہ کے لئے محبت کرنے والے شخص پر مال و جان خرچ کرو، جنگ وجدل سے احتراز کرو ورنہ تم ظالم اور خطا کار شمار ہو گے، تمام امور میں صبر سے کام لو کیونکہ صبر نیکی اور نیکی جنت کا ذریعہ بننے والی ہے، حسد اور غضب سے بچو کیونکہ یہ فجور اور فجور دوزخ میں پہنچنے کا ذریعہ بننے والا ہے، عالم سے نزاع کر کے اس کو ناراض مت کرو علماء کا اختلاف باعث رحمت اور ان سے بے زاری غضب الٰہی کا باعث ہے نیز علماء انبیاء اور صحابہؓ کے وارث ہیں، زہد اختیار کرو انشاء اللہ اس کی برکت سے دنیا کے عیوب تم پر منکشف ہوں گے، تقویٰ اختیار کرنے سے روز محشر میں آسانی ہوگی، شک کو یقین کے ذریعہ دفع کرو تمہیں دینی سلامتی حاصل ہوگی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اس سے تم اللہ کے محبوب اور فاسقین کے مبغوض بن جاؤ گے، شیاطین کے مکر سے تم محفوظ رہو گے۔

حصول دنیا پر ضحک اور فرح کم کرو اس سے تمہیں قرب الٰہی حاصل ہوگا۔ آخرت کے لئے عمل کرو اس سے اللہ تعالیٰ تمہارے دنیاوی امور کو کافی ہو جائے گا۔ اپنے باطن کی اصلاح کرو اس کی برکت سے اللہ تمہارے ظاہر کی بھی اصلاح کردے گا۔ گزشتہ گناہوں پر اللہ کے سامنے نادم رہو اللہ سے غفلت اختیار مت کرو کیونکہ وہ تم سے غافل نہیں ہے اور قیامت کے روز تم سے اس غفلت کا حساب ہوگا۔ امر دنیا کے پیش آنے کے وقت اس کا امر آخرت سے موازنہ کرو، اگر دونوں میں موافقت ہو تو فبہا ورنہ اسے چھوڑ دو، اللہ سے عافیت کے خواستگار بن کے رہو، جب تم کسی امر آخرت کا ارادہ کرو ابلیس کے حائل ہونے سے قبل فی الفور اسے عملی جامہ پہنا دو، شکم سیری سے بھی اجتناب کرو کیونکہ یہ انسان کے لئے نقصان دہ ہے بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کرو خوف الٰہی پیدا کرو کیونکہ اس سے حسنات میں اضافہ ہوتا ہے۔

لوگوں کے مال میں طمع مت کرو کیونکہ یہ دین کے لئے بربادی کا سبب بنتا ہے۔ دنیا کے حریص مت بنو کیونکہ یہ روز قیامت شرمندگی کا سبب ہوگا قلب و جسم کو معاصی سے پاک کرو اور ہاتھوں کو مظالم سے باز رکھو۔ دھوکہ، فریب دہی اور خیانت سے اجتناب کرو، حرام کھانے سے بچو کیونکہ حرام خور جنت میں داخل نہیں ہوگا حاجت کے بغیر سفر مت اختیار کرو، حکمت کے بغیر کلام مت کرو معاصی میں ہاتھ مت استعمال کرو، باقی ماندہ عمر کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو کسی کے امین مت بنو تم امین کیسے بنو گے جبکہ قرآن نے تمہیں ظالم و جاہل بتایا ہے، تمہارے جد امجد حضرت آدم خطا میں مبتلا ہو گئے معاصی کم کرو، گناہ پر معافی طلب کرو، لوگوں کو نقصان کے بجائے نفع پہنچاؤ اللہ کے مطیعین سے بغض مت رکھو۔ عام و خاص سے رحم کا معاملہ رکھو، قطع رحمی مت کرو بلکہ قطع رحمی کرنے والے سے بھی صلہ رحمی کرو، پھر تمہیں آخرت میں انبیاء اور شہداء کی رفاقت حاصل ہوگی بلاوجہ بازار مت جاؤ کیونکہ بازاری لوگ حقیقت میں بھیڑیئے ہیں اور اس میں سرکش شیاطین ہیں، ضرورت کے تحت جب بازار جاؤ تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو لازم پکڑو کیونکہ اس میں تو ہر طرف منکر ہی منکر ہیں۔ نیز بازار میں داخل ہونے سے قبل چوتھا کلمہ ضرور پڑھو کیونکہ اس پر انسان کو دس نیکیاں ملتی ہیں بازار میں مجلس مت کرو بلکہ ضرورت پوری ہونے کے بعد اسی وقت واپسی اختیار کرو۔ اسی میں تمہارے دین کی سلامتی ہے دراہم سے دور رہو اسی میں تمہاری عقل کا اہتمام ہے حلاوت نفس کو منع نہ کرو کیونکہ یہ حکم میں اضافہ کا سبب ہے چالیس دن میں ایک بار گوشت ضرور استعمال کرو ورنہ تم میں بدخلقی پیدا ہو جائے گی، حلال کو مت چھوڑو کیونکہ اس سے دماغ میں اضافہ ہوتا ہے دال بھی ضرور استعمال کرو کیونکہ یہ بصارت میں اضافہ اور رقت قلب کا سبب بنتی ہے، کھدر کا استعمال ضرور کرو کیونکہ اس سے حلاوت ایمانی میں اضافہ ہوتا ہے کھانا کم کھاؤ اس سے شب بیداری حاصل ہوگی، طویل خاموشی اختیار کرو، اس سے تقویٰ حاصل ہوگا، دنیا کے حریص مت بنو، کسی پر حسد مت کرو، اس سے سرعت فہم حاصل ہوگی کسی پر طعنہ زنی مت کرو، اس سے لوگوں کی زبانوں سے تمہاری حفاظت ہوگی، رحم کرنے والے بن جاؤ، اس سے تم لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے، تقدیر الٰہی پر راضی رہو اس سے تمہیں غنا حاصل ہوگا اللہ پر توکل کرو اس سے تم طاقتور بن جاؤ گے، اہل دنیا سے نزاع مت کرو اس

پر عمل سے تم لوگوں اور اللہ کے محبوب بن جاؤ گے۔

تواضع اختیار کرو اس سے اعمالِ صالحہ میں تکمیل حاصل ہوگی، عافیت پر عمل کرو تم پر عافیت نازل ہوگی، عفو سے کام لو اس سے تمہاری حاجتیں پوری ہوں گی، رحم سے کام لو ہر شے تم پر رحم کرے گی، اے برادرم وقت مت ضائع کرو، قیامت کے دن کی تیاری کرو، اے بھائی روز قیامت رضائے الٰہی ہی نفع مند ہوگی اور رضاء الٰہی اطاعت الٰہی کے بغیر ناممکن ہے، اور قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے نوافل کی کثرت کرو، لوگوں پر فیاضی سے کام لو اس سے تمہارے عیوب کی پردہ پوشی ہوگی۔ روز قیامت حساب میں آسانی ہوگی نیکی کثرت سے کرو، اس سے تمہیں قبر میں موانست حاصل ہوگی کلی طور پر محارم سے اجتناب کرو اس کی وجہ سے حلاوت ایمان حاصل ہوگی اہل تقویٰ کی مجالست اختیار کرو اس کی وجہ سے اللہ تمہاری دینی اصلاح فرمائے گا۔ دینی معاملہ میں صاحب بصیرت لوگوں سے مشورہ کرو اور نیکی میں سبقت سے کام لو اس سے معاصی سے تمہاری حفاظت ہوگی اللہ کا ذکر کثرت سے کرو، اس سے تمہیں زہد حاصل ہوگا، موت کو کثرت سے یاد کرو اللہ تم پر دنیا کے معاملات آسان کر دے گا جنت کے مشتاق بن جاؤ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی اطاعت کی توفیق دے گا، دوزخ سے ڈرتے رہو، اس کی برکت سے تمہاری دنیاوی تکالیف دور ہوں گی، اہل جنت سے محبت کرو قیامت کے دن ان ہی کے ساتھ تمہارا حشر ہوگا، اہل معاصی سے محبت کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا مؤمنین زمین پر اللہ کے گواہ ہیں کسی مؤمن کو گالی مت دو کسی دینی حکم کی تحقیر مت کرو، دنیا سے نزاع مت کرو ظاہر و باطن میں تقویٰ اختیار کرو اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ ایک کامل مؤمن کی طرح اسی سے امید رکھو۔

۹۷۳۶-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابوحذیفہ، سفیان، منصور، طلحہ بن مصرف، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ کا راستے میں گری ہوئی ایک کھجور کے پاس سے گزر ہوا آپ نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا اور آپ نے فرمایا میں نے اس وجہ سے اس سے تعرض نہیں کیا کہ کہیں وہ صدقہ کی ہو اور میں اسے کھالوں۔[1]

۹۷۳۷-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ و احمد بن قاسم بن زیاد، احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی، و فاروق خطابی، عبدالعزیز بن معاویہ قرشی و سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن حسن بن کیسان، ابوحذیفہ، ثوری، اعمش ذکوان ابی صالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے، آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔[2]

۹۷۳۸-محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، فریابی، ثوری نے گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا۔

۹۷۳۹-احمد بن قاسم بن ریان، احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی، ابوحذیفہ، ثوری، اعمش، ابوصالح، ابی ہریرہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان نمازیوں سے ناامید ہو چکا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں، بس وہ تمہاری چھوٹی موٹی لغزشوں پر ہی راضی ہو گیا ہے۔[3]

۹۷۴۰-سلیمان بن احمد، اسماعیل بن حسن، زہیر بن عباد، صعب بن ماہان، ثوری، اعمش، ابی صالح، ابوہریرہ نے آپ ﷺ سے گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا۔

۱۔ صحیح البخاری ۱۹۴/۳. وفتح الباری ۸۶/۵.

۲۔ صحیح البخاری ۶۳/۲. ۱۶۹/۶، ۱۲۴/۸. وصحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین ۷۹، ۸۰، ۸۱. وفتح الباری ۵۸۴/۸، ۱۰۵/۹، ۳۰۳/۱۱.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳۵۴/۳. والسنة لابن أبی عاصم ۱۰/۱. والترغیب والترهیب ۴۵۷/۳. واتحاف السادة المتقین ۲۸۲/۷. والدر المنثور ۲۵۷/۲. وتفسیر ابن کثیر ۲۳/۳. ۲۰۲/۵.

۹۷۴۱- احمد بن قاسم، احمد بن محمد برتی، ابوحذیفہ ثوری، اعمش کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی گھر والی کے ساتھ بغل گیر ہوا اور انزال نہ ہو تو غسل نہ کرے۔[1]

۹۷۴۲- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حاسب، سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن یونس، ثوری، اعمش ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے مخلوق کے پیدا کرنے سے قبل بہت پہلے لکھ دیا تھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔[2]

۹۷۴۳- محمد بن عمر بن سلم الحافظ، محمد بن ابراہیم بن زیاد، عبدالرحمٰن بن یونس، ولید بن مسلم، اوزاعی، ثوری، اعمش، ابوصالح، ابی ہریرہ محمد بن مظفر، محمد بن عبداللہ بن یوسف بصری، بندار بن بشار، مؤمل، ثوری، اعمش، ابی صالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا امام لوگوں کی نماز کا ضامن اور مؤذن امانت دار ہے اور اے باری تعالیٰ آئمہ کی اصلاح فرما اور مؤذنین کو معاف فرما۔

۹۷۴۴- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عمر بن سلم، محمد بن جعفر بن حبیب، ابونعیم، ثوری، اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے روز قیامت سب سے اول خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔[3]

۹۷۴۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، محمد بن حمید، مہران، ثوری، منصور، شقیق، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے قیامت کے دن سب سے اول ناحق خون کی بابت فیصلہ ہوگا۔[4]

۹۷۴۶- قاضی ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، محمد بن عصام، اعمش، ابووائل، عبداللہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ تک مرفوعاً یہ فرمان نبوی پہنچا ہے کہ قیامت کے روز اول اول ناحق خون کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

۹۷۴۷- فاروق الخطابی، ہشام بن علی سرافی وعلی بن مفضل بن شہریار، معدل، محمد بن ایوب رازی، ربیع بن یحییٰ اشنانی، ثوری، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ کے رسول نے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا کیونکہ اس سے آپ نے اپنی امت کے لئے رخصت کا ارادہ فرمایا۔

۹۷۴۸- ابی محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو بجلی، ثوری، ابوزبیر، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے بارش اور خوف کے علاوہ ظہر وعصر کو جمع فرمایا ابن عباس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا ایسا آپ ﷺ نے اپنی امت کی سہولت کے لئے کیا۔

۹۷۴۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمود بن احمد بن فرج، اسماعیل بن عمرو، ثوری، ابوزبیر، ابوطفیل کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کا قول نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

۹۷۵۰- ابومحمد بن حیان، مہران رازی، یزید بن مخلد، اسحاق ازدی، ثوری، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے سفر وخوف کے علاوہ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

۹۷۵۱- ابوسعید بن حمدون نیشاپوری، ابوحامد احمد بن محمد الشرقی، علی بن سعید فسوی، عثمان بن عمرو، ثوری، عمرو بن دینار، ابوطفیل کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے رسول خدا کو ظہر وعصر ومغرب وعشاء کو جمع کرتے دیکھا۔

۹۷۵۲- سلیمان بن احمد، قاسم بن محمد بن دلال، قطبہ ابن العلاء، ثوری، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ

---

[1] مجمع الزوائد ۱/ ۲۶۵. وكنز العمال ۴۴۸۳۴، ۴۴۸۳۵.

[2] صحيح البخاری ۹/ ۱۴۷، ۱۹۶. وصحيح مسلم، كتاب التوبة باب ۴.

[3،4] صحيح البخاری ۹/ ۳. وصحيح مسلم، كتاب القسامة ۲۸. وفتح الباری ۱۱/ ۳۹۵، ۱۲/ ۱۸۷.

ارشاد نبوی ہے دو بھیڑیوں کو بکریوں کے گلہ میں بے مہار چھوڑنے سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا کہ مسلمان کو اپنے لئے شرف و مال طلب کرنے سے اس کا نقصان ہوتا ہے۔[۱]

۹۷۵۳- محمد بن احمد، حسن بن علی بن ولید، ابراہیم بن محمد بن عروۃ، عبدالملک بن عبدالرحمٰن ذماری، ثوری، ابوحجاف، ابوحازم کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، دو بھیڑیوں کے بکریوں کے گلہ میں بے مہار چھوڑنے سے اس قدر نقصان نہیں ہوتا جتنا کہ مسلمان کے لئے شرف و مال کو پسند کرنے سے اس کا نقصان ہوتا ہے۔[۲]

۹۷۵۴- سلیمان بن احمد، محمد بن شعیب زبیدی، ابوجمہ، ابوورۃ موسیٰ بن طارق، ثوری، سلیمان تیمی، ابوعثمان نہدی کے سلسلہ سند سے اسامہ بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، دو بھیڑیوں کے بکریوں کے ریوڑ میں بے مہار چھوڑنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے نقصان سے مسلمان کے لئے شرف و مال پسند کرنے کا نقصان زیادہ ہے۔[۳]

۹۷۵۵- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد ابوبکر بن خلاد منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کسی سائل کو محروم نہیں کیا۔

۹۷۵۶- احمد بن قاسم بن الریان، سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبداللہ بن محمد بن مغیرۃ، ثوری محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ نیند موت کی بہن ہے اور اہل جنت پر نیند طاری نہیں ہوگی۔[۴]

۹۷۵۷- ابوبکر بن خلاد، احمد بن قاسم، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہاشم، ثوری، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، کسی مسلمان کو خوش کرنا، بھوکے کو کھانا کھلانا اور اس کے غم کو دور کرنا مسلمان کے لئے آخرت میں ذریعہ مغفرت ہوگا۔[۵]

۹۷۵۸- علی بن فضل بن شہریار المعدل، محمد بن ایوب، عبداللہ بن جراح، عبدالملک بن عمرو عقدی، سفیان بن سعید محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔[۶]

۹۷۵۹- علی بن فضل بن شہریار المعدل، محمد بن ایوب، عبداللہ بن جراح، عبدالملک بن عمر عقدی، ثوری، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے سحری کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔

۹۷۶۰- یمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی، مسیب بن واضح یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اگر انسان موت کی طرح رزق سے راہ فرار اختیار کرے گا تو موت کی طرح رزق مقدر بھی اس تک پہنچ کر رہے گا۔[۷]

۹۷۶۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن یحییٰ بن زہیر، شعیب بن ایوب، معاویہ بن ہشام، ثوری، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا

۱،۲،۳۔ سنن الترمذی ۲۳۷۶. ومسند الامام أحمد ۳/۴۵٦، ۴۵۷. ۴٦۰. وسنن الدارمی ۲/۳۰۴. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۳/۲۴۱. واتحاف السادة المتقین ۸/۱۴۴، ۱۴۵، ۲۳۸. ۹/۹۲. والترغیب والترهیب ۲/۵۴۰. ۳/۵۴۸. ۴/۱۷۷.

۴۔ الکامل لابن عدی ۴/۱۵۳۳. ومجمع الزوائد ۱۰/۴۱۵. والزهد للامام أحمد ۹. ومشکاة المصابیح ۵٦۵۴. والدر المنثور ۹/۳۴. وکشف الخفا ۲/۵٦. والعلل المتناهیة ۲/۴۴۹. ۴۵۰. والاحادیث الصحیحة ۱۰۸۷.

۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۸۴. ومجمع الزوائد ۸/۱۹۳. ومسند الشهاب ۱۱۳۹. والترغیب والترهیب ۳/۳۹۴. وتنزیه الشریعة ۲/۱۳۷.

٦۔ سنن ابن ماجة ۴۱۱۲. ومجمع الزوائد ۱/۱۲۲. ۷/۲٦۵. ۱۰/۲۲۲. واتحاف السادة المتقین ۱/۱۰۱. ۸/۸۰. وکشف الخفا ۱/۴۹٦. والترغیب والترهیب ۱/۸۹. وأمالی الشجری ۲/۱٦۱. والعلل المتناهیة ۲/۳۱۲.

۷۔ الاحادیث الصحیحة ۹۵۲. وکشف الخفا ۲/۲۱۸. وکنز العمال ۵۰۰. وتاریخ ابن عساکر ۱/۴۰۲.

قول نقل کیا ہے کہ ارشاد رسول ہے، نظر انسان کو قبر میں داخل کر دیتی ہے اور تقدیر بہترین چیز ہے۔[۱]

۹۷۶۲-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد بن الصائغ، قبیصہ و محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ثوری محمد بن عمرو، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے فقراء اغنیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں جائیں گے۔[۲]

۹۷۶۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، محمد بن محمد بن عبدالملک دقیقی، معلیٰ بن عبدالرحمٰن، ثوری، محمد بن عمرو، وابوسلمہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ انسان اپنے دین، نفس اور مال کے اعتبار سے مسلسل امتحان میں ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے۔[۳]

۹۷۶۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونعیم، ثوری، محمد بن عجلان کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ مردوں کی صفوں سے اول صف بہترین اور آخری صف بدترین ہے اور خواتین کی صفوں میں سے آخری صف بہترین اور اول صف بدترین ہے۔[۴]

۹۷۶۵-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن داؤد، اسحاق بن یوسف، ثوری، ابن عجلان کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے میرے نام اور کنیت کو جمع نہ کرو میں ابوقاسم ہوں اللہ عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔[۵]

۹۷۶۶-سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، عباد بن موسیٰ ابوعقبہ ازرق، ثوری، محمد بن عجلان کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ کھانا اور لباس غلام کا حق ہے اور اس کی طاقت سے زیادہ کام لینا صحیح نہیں ہے۔[۶]

۹۷۶۷-احمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ خلاد بن یحییٰ، ثوری اور ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے وہیں سے وہ اپنے کارندوں کی لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے تشکیل کرتا ہے فتنہ برپا کرنے والے کارندہ سے وہ سب سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔[۷]

۹۷۶۸-احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن یونس الشامی، ابوعلی حنفی، ثوری، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، آپ نے اسے تکیہ پر سجدہ کرتے دیکھ کر تکیہ پھینک دیا، پھر وہ لکڑی پر سجدہ کرنے لگا آپ نے اسے

۱۔ الدر المنثور ۲۵۸/۶. وتاریخ بغداد ۲۴۴/۹. والدر المنتثرة ۱۱۴. والاحادیث الصحیحة ۱۲۴۹.

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۵۳. ومسند الامام احمد ۵۱۳/۲. ومشکاة المصابیح ۵۲۴۳. واتحاف السادة المتقین ۲۲۲/۸. ۲۸۷/۹. وتخریج الاحیاء ۲۶۳/۳.

۳۔ سنن الترمذی ۲۳۹۹. والمستدرک ۳۱۴/۴. والترغیب والترهیب ۲۸۶/۴. وکشف الخفا ۲۷۵/۲. ۴۲۲. وکنز العمال ۶۷۷۷.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة باب ۲۸. وسنن ابی داؤد ۶۷۸. وسنن الترمذی ۲۲۴. وسنن النسائی ۹۳/۲. ۹۴. وسنن ابن ماجة ۱۰۰۰، ۱۰۰۱. ومسند الامام احمد ۲۴۷/۲. ۳۴۰. ۳۶۷. ۴۸۵. وسنن الدارمی ۲۹۱/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۴/۸. ۲۰۳/۱۱. والترغیب والترهیب ۳۱۶/۱.

۵۔ مسند الامام أحمد ۴۳۳/۲. والمصنف لابن أبی شیبة ۶۸۴/۸. ومجمع الزوائد ۴۸/۸. والکنی للدولابی ۵/۱. وفتح الباری ۵۷۳/۱۰. واتحاف السادة المتقین ۳۸۹/۵.

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۱۰ ومسند الامام أحمد ۲۴۷/۲. ۳۴۲. والسنن الکبری للبیهقی ۸۰۶/۸. وصحیح ابن حبان ۱۲۰۵. والأدب المفرد ۱۹۲، ۱۹۳. فتح الباری ۱۷۴/۵.

۷۔ صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین ۲۶ ومسند الامام أحمد ۳۶۶/۳.

بھی پھینک دیا، اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم سجدہ کر سکتے ہو تو فبہا ورنہ اشارہ سے سجدہ کرو اور سجدہ کا اشارہ رکوع سے ذرا پست ہے۔۱

۹۷۶۹-محمد بن موسیٰ ادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد اسحاق بن عمر رازی، معاویہ بن ہشام، ثوری ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ماں کا ذبح بچہ کا ذبحہ ہے۔۱

۹۷۷۰-احمد بن سندی، احمد بن خطاب تستری، عبداللہ بن عبدالوہاب، عاصم بن عبداللہ، عبدالعزیز بن خالد، ثوری، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ سخاوت کا جنت میں ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں ہیں جس نے اس شاخ کو پکڑ لیا تو وہ اسے جنت تک لے جائے گی اور بخل کا دوزخ میں ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں ہیں جس نے اس کی شاخ کو پکڑ لیا وہ اسے دوزخ تک لے جائے گی۔۲

۹۷۷۱-سلیمان بن احمد علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ثوری، احمد بن عمر کے سلسلہ سند سے علی بن ابی طالب کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا میں حکم کی بجا آوری مہر لگے ہوئے سکہ کی طرح کروں؟ یا جو دیکھوں اس کے مطابق عمل کروں کیونکہ شاہد وہ سب کچھ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا۔ فرمایا: وہ کرو جو شاہد دیکھتا ہے اور غائب نہیں دیکھ سکتا۔۳

۹۷۷۲-ابراہیم بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، محمد بن عصام بن یزید ثوری، محمد بن عمر بن علی کے سلسلہ سند سے علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کو نسیب ام ابراہیم کے بارے میں کسی سزا کی اطلاع ملی، آپ نے اس کے قتل کے لئے مجھے تلوار دی، میں اس کے پاس پہنچا تو وہ درخت پر تھا جب اس نے مجھے پہچان لیا تو وہ تسلیم ہو گیا، پھر میں نے اسے قتل نہیں کیا آپ نے اس فعل پر میری تحسین فرمائی۔

۹۷۷۳-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، احمد بن یحییٰ بن زہیر، ابوکریب، یونس بن بکیر، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن علی بن حنفیہ کے سلسلہ سند سے علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے بھیجا اور فرمایا شاہد جن چیزوں پر مطلع ہو سکتا ہے ان پر غائب نہیں ہو سکتا۔۴

۹۷۷۴-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، ثوری، ابوذئب، مقبری کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ آج تم حکومت کے حریص ہو حالانکہ روز قیامت تمہیں ندامت ہوگی۔ پس دودھ پلانے والی کیلئے مبارک ہو اور پینے والی کیلئے بربادی۔۵

۹۷۷۵-قاضی ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، ابوداؤد حضرمی، ثوری، محمد بن عبدالرحمن، سعید مقبری کے سلسلہ سند سے ابوہریرہؓ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے، ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان حلال وحرام میں کوئی تمیز نہیں کرے گا۔

۹۷۷۶-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن عبداللہ یونس ابن ابی ذئب کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند روایت کیا۔

۹۷۷۷-ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، قبیصہ ثوری، ابن ابی ذئب، صالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۸۲۸. وسنن الترمذی ۱۴۷۶. وسنن الدارمی ۸۴/۲. ومسند الامام أحمد ۳۹/۳. والسنن الکبری للبیهقی ۳۳۵/۹. والمستدرک ۱۱۴/۴. ومجمع الزوائد ۳۵/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۲/۴، ۱۲۲/۸.

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱۸۳/۲. واللآلی المصنوعة ۴۹/۲. والدر المنثور ۱۹۷/۶. واتحاف السادة المتقین ۱۷۲/۸.

۳،۴۔ کنز العمال ۱۴۴۳۰. والبدایة والنهایة ۳۰۴/۵.

۵۔ صحیح البخاری ۷۹/۹. وسنن النسائی ۱۲۲/۷، ۲۵۵/۸. ومسند الامام احمد ۴۷۶/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۲۹/۳، ۹۵/۱۰. وفتح الباری ۱۲۵/۱۳. وشرح السنة ۵۷/۱۰. ومشکاة المصابیح ۳۶۸۱. واتحاف السادة المتقین ۳۱۷/۸.

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے والے کے لئے کوئی ثواب نہیں ہے۔[1]

۹۷۷۸-ابوحسن احمد بن قاسم بن صدقہ، احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی، ابوحذیفہ، ثوری، ابن ابی ذئب، زہری، عباد بن تمیم کے سلسلہ سند سے ان کے چچا کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو ٹیک لگائے ایک پاؤں دوسرے پر رکھے دیکھا۔

۹۷۷۹-سلیمان بن احمد، عباد بن عبداللہ عدنی، یزید بن ابی حکیم، عدنی، ثوری، محمد بن اسحاق، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے مسواک دہن کی پاکیزگی اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔[2]

۹۷۸۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن محمد بن سلیمان، عبداللہ بن لیث مروزی، مؤمل بن اسماعیل، ثوری، شعبہ، محمد بن اسحاق، ابوعتیق تیمی، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے مسواک کا استعمال دہن کی پاکیزگی اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔[3]

۹۷۸۱-ابوبکر طلحی، علی بن عباس بن ولید بن علی بن ولید، محمد بن علاء، معاویہ بن ہشام، ثوری، محمد بن اسحاق، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے دھوکہ کی بیع سے منع فرمایا۔

۹۷۸۲-قاضی ابواحمد، محمد بن ابراہیم بن شبیب وعبداللہ بن محمد بن جعفر، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، محمد بن مغیرہ، نعمان بن عبدالسلام، ثوری، محمد بن اسحاق، عاصم بن عمر بن قتادۃ، محمود بن لبید کے سلسلہ سند سے رافع بن خدیج کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے فجر کو روپوش کر کے ادا کرو کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے۔[4]

۹۷۸۳-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ثوری، محمد بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے سالم کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عمر نے اپنی اہلیہ کو حیض میں طلاق دیدی۔ آپ ﷺ نے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا ان سے کہہ دو کہ رجوع کر کے دوبارہ حمل میں طلاق دیدیں۔[5]

۹۷۸۴-عبداللہ بن محمد، اسحاق بن احمد فارسی، نجاری محمد بن یوسف، ثوری، محمد بن عبدالرحمٰن، طلحہ، زہری، عطاء بن یزید کے سلسلہ سند سے ابوایوب انصاری کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے آپس میں قطع کلامی اور عداوت سے اجتناب کرو۔ شرعاً تین روز تک قطع کلامی کی اجازت ہے اس کے بعد قطع کلامی کرنے والا اللہ سے دور ہوجاتا ہے۔[6]

۹۷۸۵-ابوبکر طلحی، علی بن حسن بن حسین رقی، ابراہیم بن محمد بن صفار رقی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، ثوری، ابوالرجال، عمرہ کے

۱۔ سنن ابی داؤد ۳۱۹۱. ومسند الامام أحمد ۲/۴۵۵. المصنف لعبد الرزاق ۳/۳۶۵. والعلل المتناهية ۱/۴۱۴.

۲، ۳۔ صحيح البخاری ۳/۴۰. وسنن النسائی ۱/۱۰. وسنن ابن ماجة ۲۸۹. ومسند الامام أحمد ۱/۳، ۱۰/۶، ۴۷/۶، ۶۲، ۱۴۶. وسنن الدارمی ۱/۱۷۴. وصحيح ابن خزيمة ۱۳۵. والمعجم الكبير للطبرانی ۸/۲۱۰. ومجمع الزوائد ۱/۲۲۰. وصحيح ابن حبان ۱۴۳. وفتح الباری ۴/۱۵۸.

۴۔ سنن الترمذی ۱۵۴. وسنن النسائی ۱/۲۷۲. ومسند الامام احمد ۵/۴۲۹. والسنن الكبرى للبيهقی ۱/۴۵۷. والمعجم الكبير للطبرانی ۴/۲۹۵. ونصب الراية ۱/۲۳۵، ۲۳۷. وفتح الباری ۲/۵۵. وكشف الخفا ۱/۱۳۲، ۱۴۰، ومشكاة المصابيح ۶۱۴.

۵۔ صحيح مسلم، كتاب الطلاق ۵. وسنن ابی داؤد، كتاب الطلاق باب ۴. وسنن الترمذی ۱۱۷۵. وسنن النسائی ۶/۱۴۱. وسنن ابن ماجه ۲۰۱۳. والسنن الكبرى للبيهقی ۷/۳۲۵. واتحاف السادة ۵/۳۹۴.

۶۔ أمالی الشجری ۲/۱۴۰. والكامل لابن عدی ۴/۱۴۷۳. والعلل ۲۴۹۲.

سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ مردہ کی ہڈی کا ٹوٹنا زندہ کی ہڈی ٹوٹنے کی مانند ہے۔[۱]

۹۷۸۶-ابومحمد بن حیان، یحییٰ بن محمد بن ساعدہ بکر بن عبدالوہاب، ابونباتہ یونس بن یحییٰ، ثوری، ابوالرجال، عمرہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کنویں کے جمع شدہ پانی کے استعمال سے منع فرمادیا۔[۲]

۹۷۸۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن سعید ثوری، محمد بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے نکاح کے بعد میرے ہاں تین روز قیام فرمایا اور فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ میرا قیام تمہارے اہل خانہ پر بار ہوا گر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات شب قیام کروں اس صورت میں دوسری بیویوں کے ہاں بھی میں سات شب قیام کروں گا۔[۳]

۹۷۸۸-سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، محمد بن کثیر، وابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ثوری، محمد بن عقبہ، کریب کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک خاتون نے اپنے بچے کی بابت آپ ﷺ سے سوال کیا کہ یارسول اللہ کیا اس پر حج ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں اور تمہیں اس پر ثواب ملے گا۔[۴]

۹۷۸۹-ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، محمد بن فرج، خالد بن یزید عمری، ثوری محمد بن عبیدۃ، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کہ مجھے وسیلہ بنا کر اللہ سے دعا مانگنے والے کی روز قیامت میں سفارش کروں گا۔[۵]

۹۷۹۰-ابوبکر طلحی، احمد بن محمد بن یحییٰ طلحی، محمد بن قاسم اسدی، ثوری، محمد بن عمارۃ مدنی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے علماء یا جہال سے نزاع اور دنیاوی غرض سے علم کا طالب دوزخی ہے۔[۶]

۹۷۹۱-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبید بن غنام، ابن نمیر، عبیداللہ اشجعی، ثوری، ابوغسان محمد بن مطرف، عمر بن نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ان سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو چھوڑ کر بلا اطلاع اس کا نکاح مجھ سے کردیا ابن عمر نے فرمایا کہ نکاح رضامندی سے منعقد ہوتا ہے اس لئے اگر تم راضی ہو تو اسے اپنے نکاح میں رکھ لو ورنہ اسے چھوڑ دو ہم آپ ﷺ کے زمانہ میں اسے زنا شمار کرتے تھے۔

۹۷۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، زید بن سنان مصری، یحییٰ بن سعید، ثوری، محمد بن طارق طاؤس، ابوزبیر، ابن عباس کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارۃ رات تک مؤخر فرمادیا۔

۹۷۹۳-ابوبکر طلحی، حضرمی وسلیمان بن احمد محمد بن یحییٰ اصبہانی عیسیٰ بن عثمان کسائی، یحییٰ بن عیسیٰ، ثوری ابوسلمہ، زہری کے سلسلہ سند

۱۔ سنن أبی داؤد ۳۲۰۷. وسنن ابن ماجة ۱۶۱۶، ۱۶۱۷. ومسند الامام أحمد ۱۰۵/۶. والسنن الکبری للبیهقی ۵۸/۴. وصحیح ابن حبان ۷۷۶. مشکاة المصابیح ۱۷۱۴. وشرح السنة ۳۹۳/۵.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱۰۵/۶. وتاریخ بغداد ۳۵۰/۱۰.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الرضاع ۴۱. ومسند الامام أحمد ۲۹۲/۶. وسنن الدارمی ۱۴۴/۲. والمصنف لابن أبی شیبة ۲۷۷/۴.

۴۔ صحیح مسلم ۹۷۴. وسنن أبی داؤد ۱۷۳۶. وسنن الترمذی ۹۲۴. وسنن النسائی ۱۲۱/۵. ومسند الامام أحمد ۲۱۹/۱، ۲۴۴، ۲۸۸، ۳۴۳، ۳۴۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱۵۵/۵، ۱۵۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵۲/۱۱، ۳۱۴، ۴۱۶. ومجمع الزوائد ۲۸۳/۳.

۵۔ العلل للرازی ۲۰۷.

۶۔ سنن ابن ماجة ۲۵۴. ومجمع الزوائد ۱۸۳/۱، ۱۸۴. وکشف الخفا ۴۲۸/۲. واتحاف السادة المتقین ۳۵۰/۱، ۱۸۱. وتنزیه الشریعة ۲۵۹/۱.

سے سہل بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ گھر میں تشریف فرما تھے آپ ریش مبارک میں کنگھی کر رہے تھے ایک شخص نے سوراخ سے آپ کو دیکھا آپ نے اسے دیکھ لیا آپ نے اس سے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا تو میں اس کنگھی سے تیری آنکھیں پھوڑ دیتا شریعت نے طلب اجازت کا حکم اسی وجہ سے دیا ہے۔[۱]

۹۷۹۴-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی وسلیمان، محمد بن حسن بن کیسان، ابوحذیفہ، ثوری، محمد بن زہیر، حسن کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے معصیت کی نذر نا جائز ہے اور اس کا کفارہ کفارۂ یمین ہے۔[۲]

۹۷۹۵-حبیب بن حسن، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، ابوعاصم، ومحمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر الصائغ، قبیصہ، ثوری، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حکم، مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ ایک سو اونٹوں کے سائق تھے ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا۔

۹۷۹۶-احمد بن قاسم بن ابی الریان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف بن فریابی، وحبیب بن حسن، سلیمان بن احمد، یوسف قاضی، محمد بن کثیر، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، حکم، مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارقم بن ابی ارقم کو صدقات کی وصولی کے لئے مقرر کیا پھر آپ نے ابورافع کو تلاش کروایا چنانچہ ابورافع حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے آپ نے ان سے فرمایا اے ابورافع خوب اچھی طرح سن لو کہ صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور قوم کا مولیٰ بھی قوم ہی میں شمار ہوگا۔[۳]

۹۷۹۷-احمد بن محمد بن یوسف، یوسف قاضی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، محمد بن کثیر وسلیمان بن احمد علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، حکم، عراک بن مالک، عروہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے اے عائشہ تجھے معلوم ہے کہ جو رشتے نسب سے شرعاً حرام ہیں وہی رضاعت سے بھی حرام ہیں۔

۹۷۹۸-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن علی بن بشیر، اسماعیل بن محمد، حازم بن جبلہ عبدی، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، حکم، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ مجاہد فی سبیل اللہ کے علاوہ تمام لوگوں کے اعمال کو کراماً کاتبین محفوظ کر لیتے ہیں۔ کیونکہ ملائکہ ان کی نیکیوں کو لکھنے سے عاجز ہیں۔[۴]

۹۷۹۹-فاروق الخطابی، ابومسلم کشی وحبیب ابن حسن، یوسف قاضی، محمد بن کثیر، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، عطاء، زید بن خالد کے سلسلہ سند سے ارشاد نبوی نقل کیا ہے کہ جس نے کسی غازی کو (سامان وغیرہ دے کر) تیار کیا، یا حاجی کو تیار کیا یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کا خیال رکھا، یا روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کیلئے اس (غازی، حاجی، یا صائم) کی مانند اجر ہے بغیر ان کے اجر میں کمی کئے۔[۵]

۱۔ صحیح البخاری ۲۱۱/۷. وفتح الباری ۳۹۷/۱۰. وسنن الترمذی ۲۷۰۹. والسنن الکبری للبیهقی ۳۳۸/۸. وسنن النسائی ۷۱/۸.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب النذر باب ۳.

۳۔ مسند الامام أحمد ۸/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۳۲/۷. ومجمع الزوائد ۹۰/۳. والمطالب ۸۳۳.

۴۔ کنز العمال ۱۰۷۶۴.

۵۔ المعجم الکبیر للبیهقی ۲۹۶/۵. وأمالی الشجری ۲۶۵/۲، ۲۶۱، ۲۳. ومسند الامام أحمد ۲۳۴/۵. والسنن الکبری للسعفر ۲۴۰/۴. ومجمع الزوائد ۲۸۳/۵. وتاریخ بغداد ۲۰۶/۷.

۹۸۰۰-محمد بن احمد بن حسن، ابو مسلم کشی، محمد بن منہال، یزید بن زریع، روح بن قاسم، ثوری، ابن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

۹۸۰۱-سلیمان بن احمد، عمرو بن ثور جذامی، محمد بن یوسف فریابی، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، عطا بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے زید بن خالد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے مسلمان کو عمداً قتل کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا۔ اس کو ٹھکانہ یا اس کی مدد کرنے والے پر اللہ، فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، عند اللہ اس کے فرائض ونوافل غیر مقبول ہیں۔[1]

۹۸۰۲-فاروق خطابی، عبدالعزیز بن معاویہ قعنبی، جعفر بن عوف وسلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، منہال بن عمرو، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت (**وطفقا یخصفان علیهما من ورق الجنة**) میں ورق سے انجیر کا ورق مراد ہے۔

۹۸۰۳-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ثوری، محمد بن قیس ہمدانی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نہروان کے روز حضرت علی کے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے فرمایا ذا الثدیة کو تلاش کرو لیکن وہ لوگوں کو تلاش کرنے کے باوجود نہیں ملا۔ اس بات کے سنتے ہی حضرت علی کی جبین پر پسینہ آگیا اور فرمانے لگے قسم بخدا نہ میں نے کذب سے کام لیا اور نہ مجھ سے کذب سے کام لیا گیا، لہٰذا تم اسے دوبارہ تلاش کرو چنانچہ ہم نے اسے ایک گھاٹی میں پایا ہم اسے پکڑ کر حضرت علی کے پاس لے گئے حضرت علی اسی وقت سجدہ ریز ہوگئے۔

۹۸۰۴-ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، یزید بن سفیان مصری، ابو عاصم، ثوری محمد بن قیس، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ گویا میں آپ علیہ السلام کے بالوں میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اس حال میں کہ آپ محرم تھے۔

۹۸۰۵-محمد بن احمد بن حسن، عمر بن ایوب بن مالک محمد بن معاویہ انماطی، عبدالرحمٰن بن مالک بن مغول ومحمد بن حمید، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسین بن علی صدائی، حماد بن ولید، ثوری، محمد بن سوقہ، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے مصیبت زدہ کو تسلی دینے والے کے لئے اسی کے مساوی اجر ہے۔[2]

۹۸۰۶-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، علی بن سعید رازی، علی بن بہرام عطار، وعبدالملک بن ابی کریب، ثوری، محمد بن زید، ابو حازم کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا، فقراء اغنیاء سے نصف یوم جو پانچ سو سال کا ہوگا پہلے داخل ہوں گے، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ان میں سے ہوں؟ آپ نے اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس دو وقت کا کھانا ہوتا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، آپ نے فرمایا پھر تم ان میں سے نہیں ہو اس کے بعد دوسرے شخص نے آپ ﷺ سے وہی سوال کیا، آپ نے اس سے سوال کیا کہ تمہارے پاس اس لباس کے علاوہ جواب تمہارے پاس ہے دوسرا لباس ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا تم بھی ان میں سے نہیں ہو۔ اس کے بعد تیسرے شخص نے حضور ﷺ سے وہی سوال کیا تو آپ نے اس سے دریافت کیا تم کسی ضرورت پر اسے قرض دے سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی ان میں سے نہیں ہو۔ اس کے بعد چوتھے شخص نے آپ سے وہی سوال کیا کیا تم اچھی طرح مال کما سکتے ہو اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے اس کی بھی نفی فرما دی، اس کے بعد پانچویں شخص نے آپ ﷺ سے وہی سوال کیا تو آپ نے اس سے سوال کیا کہ تمہاری صبح وشام اللہ سے راضی ہونے کی حالت میں ہوتی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا تم آخرت میں انبیاء

۱- مسند الشافعی ۱۹۸.

۲- سنن الترمذی ۱۰۷۳. وسنن ابن ماجة ۱۶۰۲. والکامل لابن عدی ۱۸۳۸/۵. ۲۱۱۳/۶. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۵۷۹. وتاریخ بغداد ۲۵/۴. ۱۱/۱۱۱. ۴۵۱. واللآلی المصنوعة ۲۲۵/۲.

صادقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہو گے۔ ۱

۹۸۰۷-ابی، عمر بن عبداللہ ہجری، عبداللہ بن خبیق و عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن ابی عاصم، میتب بن واضح، یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن جحادۃ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک شب میں تمام خواتین کے پاس تشریف لے جاتے اور صبح کو ایک ہی بار غسل فرماتے۔

۹۸۰۸-ابوبکر طلحی، عبداللہ بن محمد بن یونس سمنانی، برکہ محمد بن حلبی، یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن جحادۃ، قتادۃ، انس کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے کبھی بھی آپ ﷺ کا ستر نہیں دیکھا۔

۹۸۰۹-عبیداللہ بن یعقوب مقری، محمد بن احمد بن نصر عطار دوری، ابراہیم بن عبدالسلام ضریر، عبیداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن جحادۃ، قتادۃ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد فرمایا اور ان کی آزادی ہی کو ان کا مہر مقرر کیا۔

۹۸۱۰-محمد بن مظفر، عمر بن احمد بن عمر، حسن بن عبدالصمد، یحییٰ بن یحییٰ، عبدالکریم بن روح، ثوری، شعبہ، محمد بن جحادۃ، ابوحازم کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے باندی کو کمائی کا ذریعہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔ ۲

۹۸۱۱-ابوبکر محمد بن علی بن مسلم عقیلی، جعفر بن احمد الزیادی، ربیع بن یحییٰ، ثوری، محمد بن جحادۃ، قتادۃ، ابوسعید عدوی کے سلسلہ سند سے حسن بن علی کا قول نقل کیا ہے کہ لوح محفوظ میں پہلے ہی امور کا فیصلہ ہو چکا تقدیر لکھی جا چکی قلم خشک ہو چکا۔

۹۸۱۲-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ثوری، ابوعمرو، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت "ثلة من الاولین وثلة من الآخرین" کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا تم اہل جنت کے ربع ثلث، نصف اور دو ثلث ہو۔ ۳

۹۸۱۳-عبداللہ بن جعفر، ابراہیم بن علی، محمد بن عبداللہ بن یزید مقری، عبداللہ بن ولید، ثوری، محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ چمڑے کے خیمہ میں چالیس افراد کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا مستقبل میں تمہیں فتوحات، نصرتیں حاصل ہوں گی اور اس کے ساتھ ساتھ مصائب کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ اس وقت تم پر تقویٰ اختیار کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت دینا لازم ہے اور قصداً مجھ پر افتراء باندھنے والا دوزخی ہے۔

۹۸۱۴-گزشتہ سند سے ابن مسعود ہی کا قول ہے۔ ارشاد نبوی ہے ناحق قوم کی مدد کرنے والا انسان کنویں میں واقع ہونے والے اونٹ کی مانند ہے جسے دم کے بل باہر نکالا جائے۔ ۴

۹۸۱۵-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری، ابوعون محمد بن عبیداللہ ثقفی، عبداللہ بن شداد بن ہادی کے سلسلہ سند سے

۱۔ سنن ابن ماجة ۱۲۳، ۲۰۴، ۳۰۲۰. واتحاف السادة المتقین ۲۸۷/۹. والدر المنثور ۲۷۹/۲. و کنز العمال ۱۶۶۲۲.

۲۔ المستدرک ۴۲/۲. ومسند الامام أحمد ۲۸۷/۲، ۳۸۲، ۴۳۳، ۴۵۴، ۴۸۰. وسنن الدارمی ۲۷۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۲۷/۶. ۸/۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۹/۱۲.

۳۔ فتح الباری ۳۸۷/۱۱. وتفسیر ابن کثیر ۸۵/۲.

۴۔ السنن الکبری للبیهقی ۲۳۴/۱۰. وصحیح ابن حبان ۱۱۹۸. والترغیب والترهیب ۱۹۸/۳، والدر المنثور ۲۵۶/۳، ۶۵/۲.

ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آگ پر تیار کی جانے والی چیز کے کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ مروان نے ابو ہریرہ سے کہا ازواج مطہرات کی موجودگی میں ہم اس کی بابت کسی سے کیوں سوال کریں؟ اس کے بعد ابو ہریرہ نے اس بارے میں معلومات کے لئے مجھے ام سلمٰی کی خدمت میں بھیجا، چنانچہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے اس بارے میں ان سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا ایک بار آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ نے وضو فرمایا اس کے بعد میں نے آپ کی خدمت عالیہ میں مطبوخ گوشت پیش کیا، آپ نے اس سے کچھ تناول فرمایا پھر آپ نے بلا اعادہ وضو نماز ادا فرمائی۔

۹۸۱۶ - سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی وابومحمد بن زکریا، ابوحذیفہ، ثوری، محمد بن سائب کلبی، ابوصالح، ابن عباس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ معرکہ بدر کے روز آپ ﷺ نے اعلان فرمایا، کافر کو قتل اور گرفتار کرنے والے کو بڑے انعام سے نوازا جائے گا، معرکہ کے اختتام پر ستر کافر مقتول اور ستر ہی گرفتار ہوئے، اتنے میں ابو یسر بن عمرو دو قیدیوں کو لائے اور آپ ﷺ سے انعام کا مطالبہ کیا، ان کی بات سن کر سعد بن عبادۃ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی حفاظت کی وجہ سے ہم یہ کام نہیں کر سکے، اگر آپ نے مال غنیمت میں سے ان کو کچھ دیا تو دوسروں کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔ اس موقع پر قرآن کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی (اے محمد مجاہد لوگ تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ کیا حکم ہے کہد و کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو، (از انفال آیت نمبر۱) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) اور جان رکھو کہ جو چیز تم کفار سے لوٹ کر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ خدا اور اس کے رسول کا اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم خدا پر اور اس نصرت پر ایمان رکھتے ہو جو حق و باطل میں فرق کرنے کے دن یعنی جنگ بدر میں جس دن دونوں فوجوں میں مڈبھیڑ ہوگئی اپنے بندے محمد پر نازل فرمائی اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (از انفال ۴۱)۔[1]

۹۸۱۷ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم نجو یہ نائی، اشعث بن عطاف، ثوری، عرزمی، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔[2]

۹۸۱۸ - ابوبکر طلحی، احمد بن حماد بن سفیان کوفی، احمد بن عبدالرحمٰن بن جنہ، محمد، سلمہ، ابوزہراء کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ جنت ساتویں آسمان پر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بے شک نیکوکار نعمتوں کی جنت میں ہوں گے (از مطففین ۱۸)۔

۹۸۱۹ - ابواسحاق بن حمزہ، ابن زیدان، جعفر بن مروان، ابی ابن فراسہ، ثوری، محمد بن عبیداللہ، عمرو بن شعیب کے والد اور دادا کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ جمرتین کے نزدیک تلبیہ کہتے ہوئے کھڑے ہوئے۔

۹۸۲۰ - ابوبکر طلحی، عثمان بن عبداللہ ابوعمرو طلحی، ابویحییٰ حمانی، ثوری، ابن خالد کے سلسلہ سند سے عطا کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے

---

[1] سنن أبي داؤد ۲۷۳۸، والمعجم الكبير للطبراني ۱۱/۱۲۹، والمستدرک ۲/۲۲۱، والمصنف لعبد الرزاق ۹۴۸۳.

[2] سنن أبي داؤد ۴۲۲۶. وسنن الترمذي ۱۷۴۴. وسنن ابن ماجة ۳۶۴۷. وسنن النسائي، كتاب الزينة باب ۴۵. ومسند الامام أحمد ۱/۲۰۴، ۲۰۵.

صحابہ پر سب وشتم کرنے والے پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔[۱]

۹۸۲۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث حربی، محمد بن حارث حربی، محمد بن مغیرۃ، نعمان بن عبدالسلام، ثوری، محمد بن جابر، قیس بن طلیق کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے خود یا کسی نے آپ ﷺ سے عضو تناسل کے چھونے کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔[۲]

۹۸۲۲-ابواسحاق بن حمزہ، ابوعباس بن سعید، جعفر بن محمد بن مروان، ابراہیم بن فراسہ، ثوری، محمد بن حمید، عمرو بن شعیب عن جدہ عن النبی نقل فرمایا ہے کہ یوم عرفہ میں اکثر آپ دعا میں یہ کلمات ارشاد فرماتے تھے لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئی قدیر۔

۹۸۲۳-ابوبکر طلحی، عبید بن محمد بن صبیح الذیات وابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، سفیان بن وکیع، قبیصہ، ثوری، احمد بن سعید طائی، ابوسلمہ، عبداللہ بن ہارون، عبداللہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے کہ جمعہ اس پر واجب ہے جس کو اس کی آواز پہنچے۔[۳]

۹۸۲۴-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبداللہ نمیر، وابومحمد بن حیان، ابوبکر بن عاصم، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ثوری، آدم بن سلیمان، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو گے تو اور چھپاؤ گے تو خدا تم سے اس کا حساب لے گا پھر وہ جس کی چاہے مغفرت کرے اور جسے چاہے عذاب دے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (از بقرۃ ۲۸۴) تو صحابہ کرام پریشان ہوگئے کہ غیر اختیاری خیالات پر بھی مواخذہ ہوگا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تم یہ کہو اے باری تعالیٰ ہم نے آپ کا فرمان سن کر آپ کی اطاعت کی اور آپ کا حکم تسلیم کیا اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) رسول اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مؤمن بھی سب خدا پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کے پیغمبروں میں کچھ فرق نہیں کرتے اور خداوند سے عرض کرتے ہیں کہ ہم نے تیرا حکم سنا اور قبول کیا۔ اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے، خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کام کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا، اے پروردگار ہم سے بھول چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا، اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور اے پروردگار ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کر (از البقرۃ آیت ۲۸۵ تا ۲۸۶)[۴]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۴۲. وتاریخ بغداد ۴/۲۴۱. والسنة لابن أبی عاصم ۲/۴۸۳. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۱. والکامل لابن عدی ۵/۱۸۵۵.

۲۔ مسند الامام أحمد ۴/۲۲. وفتح الباری ۱/۲۵۴. والعلل المتناهیة ۱/۳۶۲، ۳۶۳. وتاریخ اصبهان ۳/۳۵۳. وسنن الدارقطنی ۱/۱۴۹. والکامل لابن عدی ۱/۳۴۴.

۳۔ سنن أبی داؤد ۱۰۵۶. وسنن الدارقطنی ۲/۶. ومشکاة المصابیح ۱۳۷۵. وتلخیص الحبیر ۲/۶۶. وشرح السنة ۴/۲۲۲.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۵۷. وسنن الترمذی ۲۹۹۲. ومسند الامام أحمد ۱/۲۳۳. والمستدرک ۲/۲۸۶. وفتح الباری ۸/۲۰۶. واتحاف السادة المتقین ۷/۲۹۷.

۹۸۲۵-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن نہشل بن عبد الواحد بصری، حسن بن حسین ابوعلی اسواری، ثوری، آدم بن علی، ابن عمر و سلیمان بن احمد، زکریا ساجی وابومحمد بن حیان عبداللہ بن محمد بن زکریا، عمرو بن حفص شیبانی، علاء بن عمرو، ابواسحاق فزاری، ثوری، آدم بن علی کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ تشریف فرما تھے، آپ کے پاس ابوبکر چادر جسم پر ڈال کر بیٹھے تھے، اچانک حضرت جبرئیل تشریف لائے اور آپ ﷺ سے فرمایا اللہ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور اللہ فرما رہے ہیں کہ میرا صدیق جسم پر صرف چادر ڈال کر کیوں بیٹھا ہے؟ آپ نے فرمایا اے جبرائیل صدیق فتح مکہ سے قبل کل مال راہ خدا میں خرچ کر چکے ہیں۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل نے فرمایا، اے رسول انہیں بھی سلام کہہ دیجئے اور ان سے پوچھئے کہ کیا وہ اس حالت میں اللہ سے راضی ہیں؟ جب آپ ﷺ نے جبرائیل کی یہ بات صدیق کو بتائی تو ان کی آنکھیں پرنم ہوگئیں اور فرمانے لگے اللہ سے ناراض ہونے کی میری کیا مجال ہے۔

۹۸۲۶-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، اسماعیل بن ابی الحکم، یحییٰ بن یمان، ثوری آدم بن علی کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز ایک شخص کو سفارش کی اجازت دی جائے گی وہ اپنے قبیلے کی سفارش کرے گا پھر دوسرے شخص کو یہی حکم ہوگا، وہ اپنے اہل بیت کی سفارش کرے گا، پھر تیسرے شخص کو یہی حکم ہوگا، وہ اپنے عمل کی بقدر ایک یا دو افراد کی سفارش کر سکے گا سفارش کی اجازت پانے والا گویا اپنے عمل کے بقدر ہی سفارش کر سکے گا۔

۹۸۲۷-ابوالفرج احمد بن جعفر نسائی، یوسف بن یعقوب، قاضی، محمد بن کثیر، ثوری، ابراہیم بن عقبہ، کریب کے سلسلہ سند سے اسامہ بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم آپ کے ساتھ عرفہ سے روانہ ہو کر اس گھاٹی کے نزدیک سے گزرے جس میں امراء کا نزول ہوتا ہے۔ اس جگہ آپ ﷺ نے وضو بنایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز کا وقت ہو چکا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہر جاؤ، چنانچہ کچھ دیر بعد آپ ﷺ نے مغرب و عشاء کو جمع فرمایا۔

۹۸۲۸-احمد بن قاسم بن الریان، احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی محمد بن غالب، ابوحذیفہ، ثوری، ابراہیم بن یزید جوزی، محمد بن عباد بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے قرآنی آیت ''ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین'' کی تشریح میں فرمایا اللہ اور یوم آخرت کا منکر شخص اس آیت کا مصداق ہے۔[1]

۹۸۲۹-ابومحمد بن حیان، محمد بن زکریا، ابوحذیفہ، ثوری، ابراہیم مکی، محمد بن عباد کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ سے ارشاد ربانی ''من استطاع الیہ سبیلا'' کی تشریح پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا سبیل سے توشہ اور سواری پر قدرت مراد ہے۔

۹۸۳۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، ابوکریب، وکیع، ثوری، ابراہیم بن عامر بن مسعود جمحی، عامر بن سعد کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا (وجبت) کچھ دیر کے بعد ایک دوسرا جنازہ آپ کے سامنے سے گزرا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ نے فرمایا ''وجبت'' حاضرین نے آپ ﷺ سے اس جملہ کا مطلب دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بعض بعض پر گواہ ہیں۔

۹۸۳۱-سلیمان بن احمد ابواحمد حیان، محمد بن یحیی بن مندہ، محمد بن عصام بن یزید، عصام بن یزید، سفیان، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم، عطاء، حضرت ام الدرداء، حضرت ابوالدرداء کی سند سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی شے وزنی نہیں۔[2]

۹۸۳۲-احمد بن قاسم بن ریان، احمد بن محمد بن عیسیٰ البرتی، ابوحذیفہ، ثوری، ابراہیم بن اسماعیل قرشی نے اپنے والد و دادا کے سلسلہ سند

---

[1] الدر المنثور ۲/۵۷.

[2] مسند الامام احمد ۶/۴۴۸، ۴۵۱. و کنز العمال ۵۱۲۱.

سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے عبداللہ بن ربیعہ یا ابو ربیعہ سے ایک غزوہ کے موقع پر تیس یا چالیس ہزار درہم لئے، واپسی پر آپ ﷺ نے ان کی رقم واپس کرتے ہوئے انہیں یہ دعا دی اللہ تمہارے اہل وعیال میں برکت عطا فرمائے، تمہاری جزاء وفاء اور تعریف کے علاوہ کچھ نہیں۔

۹۸۳۳- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ثوری، ابراہیم بن میسرۃ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے آپ کے ہمراہ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۹۸۳۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن معدان، محمد بن عوف، نصر بن مہاجر مصیصی، بشر بن سری، ثوری، ابراہیم بن میسرہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ مدینہ کی کسی گلی میں افسردہ بیٹھے تھے کہ حضرت جبرائیل تشریف لائے اور انہوں نے پریشانی کی وجہ دریافت کی، آپ نے فرمایا کہ میری قوم نے مجھے پریشان کیا ہے حضرت جبرائیل نے آپ سے دریافت کیا کہ میں آپ کو کوئی نشانی دکھاؤں آپ نے اثبات میں جواب دیا اتنے میں وادی کے پیچھے سے آپ کو ایک درخت نظر آیا حضرت جبرائیلؑ نے آپ سے فرمایا آپ اس کو بلائیں۔ چنانچہ آپ نے اس درخت کو بلایا وہ چل کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اس کے بعد آپ نے اسے اپنی جگہ پر چلے جانے کا حکم دیا تو وہ درخت اپنی جگہ پر چلا گیا۔

۹۸۳۵- ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد الصائغ، قبیصہ ابن عقبہ، ثوری، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے کعب بن عجرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت "یا ایھا الذین آمنو صلوا علیه وسلموا تسلیما" نازل ہوئی تو ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ اس آیت کے ذریعے آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا لیکن صلوٰۃ کا طریقہ آپ بتا دیجئے؟ آپ نے فرمایا تم مجھ پر درود ابراہیمی پڑھو۔

۹۸۳۶- ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ثوری، ابراہیم بن عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے سوید بن غفلہ کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے حضرت عمر نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس کا استلام کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول کریم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۹۸۳۷- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، اسماعیل بن عمرو بجلی، ثوری، ابراہیم بن جریر کے سلسلہ سند سے اُن کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو خفین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

۹۸۳۸- ابواحمد بن محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن یمان، ثوری، ابراہیم بن محمد ابن منکدر، ابیہ کے سلسلہ سند سے مسروق کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو کو کہتے سنا کہ فرمان نبوی ہے۔ اسلام کی موجودگی میں کوئی گناہ انسان کے لئے ضرر رساں نہیں ہو سکتا جس طرح شرک کی موجودگی میں کوئی عمل انسان کے لئے نفع بخش نہیں ہو سکتا۔

۹۸۳۹- محمد بن مظفر بن عیسیٰ حافظ، محمد بن ابراہیم بن محمد صیرفی، وفا بن سہل ابومحمد، ابوحازم عبدالغفار بن حسن، ثوری، ابراہیم ہجری، ابو احوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ ہر مسلمان پر یومیہ صدقہ لازم ہے ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے اندر اس کی طاقت کہاں؟ آپ نے فرمایا تمہارا مسلمان سے سلام کرنا مریض کی عیادت کرنا، نماز جنازہ پڑھنا، تکلیف دہ شے کا راستہ سے دفع کرنا اور مسلمان بھائی کی دعوت کرنا یہ سب کچھ صدقہ ہے۔

۹۸۴۰- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، علی بن معبد، عبدالغفار بن دینار ضبی، ثوری ابراہیم ہجری، ابواحوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، کافر انسان روز قیامت کی شدت کی وجہ سے پسینہ میں شرابور ہو کر اللہ سے عرض کرے گا۔ اے باری تعالیٰ مجھے دوزخ ہی میں پھینک دے۔[1]

۹۸۴۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن محمد احمد بن حنبل، ابی وابومحمد بن حیان، عبداللہ بن حمدان، موسیٰ بن عبدالرحمن، ابوداؤد حفری، ثوری،

[1] تنزيه الشريعة ١/ ١٥٣. واللآلى المصنوعة ١/ ٢٣. وكنز العمال ٣٥٥.

ابراہیم، مسلم بطین، ابوعبدالرحمن سلمی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کچھ عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ پھر اس کے قریب قریب آپ ﷺ نے کچھ فرمایا۔

۹۸۴۲-ابوبکر طلحی، محمد بن مفضل بن عباس بغدادی، احمد بن عیسیٰ تنیسی، عبداللہ بن عبدالرحمن جذری، ثوری، ابراہیم بن ادہم، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابوہریرہ میں بھوک کی وجہ سے ایسا کر رہا ہوں، آپ کی یہ بات سن کر ابوہریرہ رو پڑے، آپ نے ابوہریرہ کو روتے دیکھ کر ارشاد فرمایا ایسا مت کرو کیونکہ بھوکا شخص روز قیامت کی سختی سے محفوظ رہے گا۔[۱]

۹۸۴۳-محمد بن مظفر، محمد بن حمدان، محمد بن عباس، عمرو بن ابی سلمہ و ابراہیم بن محمد، علی بن سراج، عمرو بن ابی سلمہ، صعب بن ماہان، ثوری، ابراہیم بن محمد فزاری، ابان بن ابی عیاش، ابونضرۃ کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ امراء کے ہدایا خیانت پر مبنی ہوتے ہیں۔[۲]

۹۸۴۴-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ثوری، اسماعیل بن امیہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے تین درہم کی ڈھال چوری کرنے پر قطع ید فرمایا۔

۹۸۴۵-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ ابوداؤد حفری، ثوری، اسماعیل بن امیہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کتے کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

۹۸۴۶-ابواسحاق بن حمزہ، محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن محمد بن عثمان، احمد بن محمد صیرفی، عبدۃ بن عبداللہ، ابوداؤد حفری، ثوری، اسماعیل بن امیہ، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے فرمان رسول ہے کہ جب کسی کو دو شخص قتل کرنے لگیں لیکن پھر ان میں سے ایک قتل سے ہاتھ کھینچ لے تو قاتل کو قصاصاً قتل کیا جائے گا اور دوسرے کو قید کیا جائے گا۔

۹۸۴۷-حسن بن علی بن وراق، ہیثم بن خلف دوری، ابراہیم بن سعید جوہری، ابواحمد زبیری، ثوری، اسماعیل بن امیہ وایوب، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، یہ لوگ اس کے لئے ہیں اور یہ لوگ اس کے لئے ہیں راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد مسئلہ تقدیر سے مطمئن ہو کر لوگ آپ سے جدا ہوگئے۔[۳]

۹۸۴۸-ابواحمد غطریفی، قاسم بن زکریا، محمد بن اسحاق سراج، ابومیمون محمد بن زکریا مصیصی، اشعث ابن شعبہ ابواحمد، ابواسحاق فزاری، ثوری، اسماعیل بن امیہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، میں گویا پانی پلا رہا ہوں ایک شخص میرے دائیں طرف ہے، اور ایک مجھ سے بھی کم عمر میرے بائیں جانب کھڑا ہے میں نے پانی کم عمر کو دیدیا مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو پانی دو۔

۹۸۴۹-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ثوری، ابوہاشم کی سند سے عاصم بن لقیط بن صبرہ نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے لفظ ''لاتحسبن'' پر فتح (زبر) پڑھا۔

۹۸۵۰-سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، قبیصہ، ثوری، اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد کے سلسلہ سند سے ایک بار اپنے دادا کا

۱۔ كنز العمال ١٨٦٢٦.

۲۔ السنن الكبرى ١٠/ ١٣٨. ومجمع الزوائد ٤/ ١٥١. وتلخيص الحبير ٤/ ١٨٩. واتحاف السادة المتقين ٦/ ١٦٢، ١٦٣.

۳۔ المعجم الكبير للطبراني ١/ ١٣٠. ومجمع الزوائد ٧/ ١٨٦. والأحاديث الصحيحة ٤٦. وتاريخ بغداد ٧/ ٢٦٣.

قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ نے مجھ سے کچھ قرض لیا، اس کی واپسی پر آپ نے مجھے یہ دعا دی کہ قرض کا عوض حمد اور وفا ہے۔[۱]

۹۸۵۱-سلیمان بن احمد، ابوحصین محمد بن حسین، سعید بن عمرو اشعثی، عبثر بن قاسم، سفیان و اعمش، اسماعیل بن مسلم، حسن کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مغفل کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اگر کتے مخلوقات سے نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کا حکم دیتا، پھر بھی تم سیاہ کتے کو قتل کر دو۔[۲]

۹۸۵۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، سعید بن عمرو، محمد بن آدم، فضل بن موسیٰ، ثوری، اسماعیل بن مسلم عبدی، ابن سیرین، ابوجعفاء کے سلسلہ سند سے عمر کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تم غزوہ میں مارے جانے والے کی بابت کہتے ہو کہ فلاں شہید بن کر قتل ہوا اس کی جگہ تم آپ ﷺ والی بات کہو کہ راہ خدا میں شہید ہونے والا یا مرنے والا جنتی ہے۔[۳]

۹۸۵۳-ابوبکر طلحی، عثمان بن عبیداللہ طلحی، ابی، ابواسامہ، ثوری، اسماعیل بن عبدالملک بن رفیع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار سعید بن جبیر کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے جوتی نکال کر اسے درست کیا۔

۹۸۵۴-عبدالملک بن حسن معدل، یحییٰ بن محمد بختری، شیبان بن فروخ، یحییٰ بن کثیر، ثوری، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے صدیق اکبر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، شرک صفا پہاڑی پر چلنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی شے ہے، ابوبکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا "اللھم انی اعوذبک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک مما تعلم ولا اعلم" پڑھ لیا کرو اس کی وجہ سے شرک کی تمام اقسام سے تمہاری حفاظت ہو جائے گی۔[۴]

۹۸۵۵-محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن محمد بجلی، محمد بن احمد بن ماہان، عبدالصمد بن حسان، ثوری، اسماعیل بن خالد، قیس بن عبداللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ اکثر ذکر اور نماز کے وقت صحابہ کے ساتھ ہی ہوتے تھے۔

۹۸۵۶-محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن محمد بن علی بجلی، محمد بن احمد بن ماہان، عبدالصمد بن حسان، ثوری، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم خبیب کی عیادت کے لئے گئے، انہوں نے مرض کی وجہ سے بطن میں سات بار داغ دلوائے خبیب نے ایک دیوار تعمیر ہوتی دیکھ کر فرمایا مٹی کی تعمیر کے علاوہ مسلمان کو ہر شے کے خرچ کرنے پر ثواب ملتا ہے۔

۹۸۵۷-سلیمان بن احمد، حفص بن عمر بن صباح، ابوحذیفہ، ثوری، اسماعیل بن ابی خالد، قیس کے سلسلہ سند سے جریر کا قول نقل کیا ہے، فرمان رسول ہے کہ زمین کا پہلے بایاں حصہ پھر دایاں حصہ خراب ہوگا۔[۵]

۹۸۵۸-ابوبکر محمد بن جعفر وراق، احمد بن عمیر بن یوسف منصر بن مرزوق، خالد بن نزار، ثوری، اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ قرآن کا یاد کرنا تو میرے بس

۱۔ سنن النسائی، کتاب البیوع باب ۹۷. والسنن الکبری للبیهقی ۳۵۵/۵. والتاریخ الکبیر ۱۰/۵، وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۲۷۲. اتحاف السادة المتقین ۱۳/۵۱. ومسند الامام أحمد ۳۶/۴. وسنن ابن ماجة ۲۴۲۴.

۲۔ سنن ابی داؤد ۲۸۴۹. وسنن النسائی ۱۸۵/۷ وسنن الترمذی ۱۴۸۶. ۱۴۸۹. وسنن ابن ماجه ۳۲۰۵. ومسند الامام أحمد ۵۶/۵، ۵۷. وسنن الدارمی ۹۰/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۹/۱۱. وصحیح ابن حبان ۱۰۸۳. وکشف الخفا ۲۳۲/۲. ومشکاة المصابیح ۴۱۰۲.

۳۔ مسند الامام أحمد ۴۸/۱. وصحیح ابن ابی شیبة ۳۴۱/۵. ومسند الحمیدی ۲۳.

۴۔ مجمع الزوائد ۲۲۳/۱۰. واتحاف السادة المتقین ۴۷۰/۲. ۳۰۴. ۳۱/۸. وتخریج الاحیاء ۱۲۲/۱.

۵۔ العلل المتناهیة ۳۷۰/۲. ومجمع الزوائد ۲۸۹/۷. وکنز العمال ۳۸۴۸۲.

سے باہر ہے البتہ مجھے کوئی مختصر نصیحت بتادیجئے؟ آپ نے فرمایا تم یہ پڑھا کرو''سبحان الله ،الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر ولا حول و لا قوة الا بالله العظیم ''اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو اللہ کے لئے ہے میرے لئے کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا تم یہ دعا پڑھو'' اللهم اغفرلی وارحمنی وتب علی وارزقنی ''اس کے بعد آپ نے فرمایا اس شخص نے دونوں ہاتھ خیر سے بھر لئے۔[۱]

۹۸۵۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، ثوری، اسماعیل سدی، ابوہبیرہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ان کے پاس کسی یتیم کا مال تھا۔انہوں نے اس سے شراب خرید لی۔جب شراب حرام ہوگئی تو وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ کیا میں اس کا سرکہ بنالوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اسے پھینک دو۔

۹۸۶۰-محمد بن احمد بن حمدان، حسین بن سفیان، سفیان بن وکیع، ابی، ثوری، اسماعیل سدی، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ارشاد رسول ہے قبر میں مردہ کو دفن کرنے کے بعد لوگوں کے چلنے کی آہٹ مردہ سنتا ہے۔[۲]

۹۸۶۱-ابومحمد بن حیان، محمد بن صالح، درتج، احمد بن جواس، اشجعی، ثوری، اسماعیل بن مسلم نے مالک بن عمیر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے والد نے آپ ﷺ کی گستاخی کی ہے لیکن میں نے اسے قتل نہیں کیا میری یہ بات آپ ﷺ کو ناگوار نہیں ہوئی۔

۹۸۶۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن شعیب تاجر، محمد بن عاصم، عبدالرزاق، معمر، ثوری، اسماعیل بن رجاء اوس بن ضمعج کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا فرمان رسول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قوم کا سب سے بڑا قاری ان کا امام ہوگا۔[۳]

۹۸۶۳-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز ابونعیم و سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید، فریابی، ثوری، اسماعیل بن سمیع، ابوالربیع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ قول باری تعالیٰ''فلنحیینه حیاة طیبة '' کے بارے میں امام التفسیر ابن عباس نے فرمایا حیوۃ طیبہ سے دنیا میں رزق حلال مراد ہے۔

۹۸۶۴-احمد بن اسحاق، محمد بن زکریا، سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، ابوحذیفہ، ثوری، اسماعیل کوفی، فضیل بن عمرو، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے، اے لوگو جلد مکہ کی طرف خروج کرو نا معلوم تم کب بیمار یا دوسرے کے محتاج ہو جاؤ۔

۹۸۶۵عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن بندار، محمد بن مغیرہ، نعمان بن عبدالسلام، اسماعیل بن عبداللہ بن رفاعہ نے اپنے والد کے سلسلہ سند سے اپنے دادا کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔اے تاجرو! متقی، صالح اور صدیق تاجر کے علاوہ دوسرے تجار کا قیامت کے روز فاجروں کے ساتھ حشر ہوگا۔[۴]

---

[۱] سنن ابی داؤد ۸۳۲. وسنن النسائی ۱۴۳/۲ . ومسند الامام احمد ۳۵۳/۴. والمستدرک ۲۴۱/۱. ومشکاة المصابیح ۳۷۹/۱.

[۲] المستدرک ۳۷۹/۱. وصحیح ابن حبان ۷۷۷. وتاریخ بغداد ۴۲/۲، ۱۱/۱۷، ۲، ۱۲/۱۱۱. واتحاف السادة المتقین ۴۱۶/۱۰ والدر المنثور ۸۲/۴. ومجمع الزوائد ۵۴/۳. والترهیب والترغیب ۳۶۵/۴.

[۳] سنن ابی داؤد ۵۸۲. وسنن النسائی ۷۶/۲. ومسند الامام احمد ۱۶۳/۳، ۱۱۸۴. والسنن الکبری للبیهقی ۹۰/۳، ۱۱۹، ۱۲۵، ۱۲۱، ۲۷۲/۵. المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۲/۱۷. الاحادیث الصحیحة ۱۵۹۵. الاحادیث الضعیفة ۲۰۹.

[۴] سنن الترمذی ۱۲۱۰. وسنن ابن ماجة ۲۱۴۶. والمستدرک ۶/۲. وصحیح ابن حبان ۱۰۹۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۶/۵. والاحادیث الصحیحة ۹۹۴. ۱۴۵۸.

٩٨٦٦-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰی بن راشد، عبدالرحمٰن بن عمر بن یزید، عبدالرحمٰن بن مہدی، ثوری، اسماعیل، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کے سلسلہ سند سے زیاد بن حارث صدائی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اذان دینے والا ہی اقامت کا زیادہ مستحق ہے۔[1]

٩٨٦٧-ابوبکر طلحی، حسن بن علی عدوی، داؤد بن حماد ابوحاتم، یحیٰی بن سلیم، ثوری، اسحاق بن یحیٰی ابن طلحہ، عائشہ بنت طلحہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز آپ علیہ السلام میرے ہاں تشریف لائے، آپ نے فرمایا اے عائشہ کاش آج میں ایک کام نہ کرتا، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آج میں بیت اللہ میں داخل ہوا اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں میرے بعد کوئی شخص آئے اور وہ کہے کہ میں حج کررہا ہوں حالانکہ میں تو بیت اللہ میں داخل نہیں ہوا کیونکہ اس کے دخول کے بجائے اس کا طواف ہم پر فرض ہے۔

٩٨٦٨-ابراہیم بن محمد، محمد بن ابی علی، حسین بن یزداد راسبی، ابوالجہم خلف بن سالم نصیبی، ثوری، اسحاق بن یحیٰی بن طلحہ بن عبیداللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کہتے سنا کہ عمرو بن عاص رجل رشید ہے۔

٩٨٦٩-سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھے ایک امیر نے صلوٰۃ استسقاء کے بارے میں معلومات کرنے کے لئے ابن عباس کی خدمت میں بھیجا۔ ابن عباس نے فرمایا آپ ﷺ تواضع کے ساتھ تشریف لائے، اس وقت آپ نے منفرد خطبہ ارشاد فرمایا، دعا کی اور عیدین کی طرح دو رکعت نماز پڑھی، ثوری کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ نماز قبل الخطبہ ادا کی گئی یا بعد الخطبہ؟ انہوں نے اس کے بابت لاعلمی کا اظہار فرمایا۔

٩٨٧٠-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد، قبیصۃ ابن عقبہ، ثوری، ایوب سختیانی، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے دیکھنے کے بعد کبھی بھی اس کا استلام ترک نہیں کیا۔

٩٨٧١-محمد بن عمیر بن سلم، ابوعباس بن عطا، حسین بن علی، یعلی بن عبید، ایوب، ثوری، عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حسن و حسین کی طرف سے ایک ایک مینڈھا ذبح کیا۔

٩٨٧٢-ابوبکر بن خلاد، حسن بن علی معمری، عیسیٰ بن یونس، ایوب بن سوید، ثوری، ایوب، عکرمہ، ابن عباس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کی شادی کی اس نے انکار کردیا آپ ﷺ نے اس کا نکاح رد فرمادیا۔

٩٨٧٣-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، ایوب بن موسیٰ، عطاء بن مینا نے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

٩٨٧٤-محمد بن علی بن یحیٰی، صالح بن بشر طبری، عبدالعزیز بن ابان، ثوری، موسیٰ بن عقبہ، ایوب بن موسیٰ، عبدالکریم، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک یہودی اور یہودیہ کو ہموار زمین میں رجم کیا۔

٩٨٧٥-احمد بن محمد بن یوسف، یوسف قاضی، محمد بن کثیر، ثوری، اشعث بن ابی الشعثاء، مسروق نے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے وہاں پر ایک آدمی تھا آپ نے مجھے اسکے سامنے آنے سے منع فرمایا۔

٩٨٧٦-ابومحمد بن حیان، ابویعلی، صالح بن ابی خداش، وکیع، ثوری، اشعث بن سوار، عدی بن ثابت، براء بن عازب کے سلسلہ سند سے حارث بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنے والد کی بیوی سے شادی کرلی۔ مجھے آپ ﷺ نے اس کے قتل اور اس کے مال کے سلب کا حکم دیا۔

١۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ باب ٣٠. وسنن الترمذی ١٩٩. وسنن ابن ماجۃ ٧١٧. وسنن الکبری للبیھقی ١/ ٣٨١. والمصنف لابن ابی شیبۃ ١/ ٢١٦. ودلائل النبوۃ للبیھقی ٤/ ١٢٧. وتلخیص الحبیر ١/ ٢٠٩.

۹۸۷۷-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن جمال، احمد، قطن بن ابراہیم نیشاپوری جارود بن یزید، ثوری، اشعث بن عبدالملک حمرانی، ابن سیرین کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے خفیہ صدقہ کرنا، شکوہ چھپانا اور مصیبت کو ظاہر نہ کرنا نیکی ہے اللہ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی بلا پر صبر سے کام لیتا ہے تو میں اس کے عوض اسے بہترین گوشت اور خون عطا کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد وہ صحیح ہو گیا تو معاصی سے پاک ہو جائے گا ورنہ میری رحمت میں پہنچ جائے گا۔[۱]

۹۸۷۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ عبدالعزیز بن ابان، ثوری، اسود بن قیس عبدی، شیخ ابوعمر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ ﷺ تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا میرے پیچھے کے بجائے میرے آگے چلو کیونکہ میرے پیچھے ملائکہ ہیں۔[۲]

۹۸۷۹-عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل الصائغ، ابوداؤد حفری، ثوری، اسود بن قیس، ثعلبہ بن عباد کے سلسلہ سند سے سمرۃ بن جندب کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کسوف شمس کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا امابعد۔

۹۸۸۰-ابوالحسن سہل بن عبداللہ بن حفص تستری، حسن بن سہل بن عبدالعزیز مجوز، ابوعاصم، ابوسعید احمد بن اناہ، جعفر بن حرب، محمد بن کثیر، ثوری، اغر بن صباح، خلیفہ بن حصین کے سلسلہ سند سے قیس بن عاصم کا قول نقل کیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ آپ نے انہیں بیری کے پتوں کے پانی سے غسل کا حکم دیا۔

۹۸۸۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد ابن یحییٰ، ثوری، اسلم بن منقری کے سلسلہ سند سے زہیر بن ابی علقمہ ضبعی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ؐ نے ایک شخص کو قبیح حالت میں دیکھ کر اس سے سوال فرمایا کہ کیا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے پاس مال کی فراوانی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا اثر تجھ پر ظاہر ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ چیز بڑی مرغوب ہے اور وہ مال کے ہوتے ہوئے افلاس و محتاجی ظاہر کر کے ناشکری کو پسند نہیں کرتا۔[۳]

۹۸۸۲-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ثوری، ایاد بن لقیط کے سلسلہ سند سے ابورمثہ تیمی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں اپنے والد کے ہمراہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے والد ماجد سے سوال کیا کہ یہ آپ کے فرزند ہیں؟ میرے والد نے اثبات میں جواب دیا، اس کے بعد آپ نے فرمایا تم دونوں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھو۔[۴]

۹۸۸۳-احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن غالب، قبیصہ، ثوری اسامہ بن زید، حسن بن مسلم، طاؤس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے عباس سے سفر کی نماز کی بابت سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا اللہ کے رسول نے حضر میں چار اور سفر میں دو رکعت پڑھی۔ اس وقت سے ہم اسی پر عمل کرتے چلے آرہے ہیں۔

۹۸۸۴-احمد بن قاسم، عبداللہ بن محمد بن سعید بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قسم اٹھانا، نوحہ کرنا اور جوابازی اسلام

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۹/۳. واللآلی المصنوعة ۲/ ۱۱ ۲. والاحادیث الضعیفة ۱۹۱. واتحاف السادة المتقین ۱۱۲/۴. ۹/ ۲۱. ۲۸. ۵۳۶. وتخریج الاحیاء ۱/ ۲۱۶. والدر المنثور ۴ م ۳۱. وتذکرة الموضوعات ۲۰۰.

۲۔ کنز العمال ۴۱۲۱۸. والجامع الکبیر للسیوطی ۴۴۲۹.

۳۔ سنن الترمذی ۲۰۰۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۳۱۵. ۱۹/ ۲۷۹. ۲۸۰، ۲۸۱. ۲۸۲. وشرح السنة ۱۲/ ۴۸. ومسند الامام احمد ۲/ ۲۱۳. والمستدرک ۱۳۵. وفتح الباری ۱۰/ ۲۶۰. ومشکاة المصابیح ۴۳۵۰. واتحاف السادة المتقین ۲/ ۳۱۱. ومسند الشهاب ۱۱۰۱. والشکر لابن ابی الدنیا ۳۱، ۳۲.

۴۔ مسند الامام احمد ۲/ ۲۲۷. ۵/ ۸۱. وسنن أبی داؤد ۴۴۹۵. وشرح السنة ۱۳/ ۲۳۰. والدر المنثور ۵/ ۲۴۸.

میں نا جائز ہے۔[1]

۹۸۸۵- محمد بن جعفر، احمد بن حنبل، ابونضر، ثوری ابان، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ؐ نے وتر میں قبل الرکوع قنوت پڑھی۔

۹۸۸۶- حسن بن علی بن وراق، قاسم بن زکریا، ابن قبیصہ، ابی ثوری، ایمن بن مائل، قدامہ بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو خاموشی کے ساتھ جمرہ عقبہ کی رمی کرتے دیکھا۔

۹۸۸۷- ابوبکر طلحی، عبداللہ بن ثابت، ابن زنجویہ، فریابی، ثوری، افلح بن حمید کے سلسلہ سند سے قاسم بن محمد کا قول نقل کیا ہے کہ اصحاب رسول کا باہمی اختلاف امت کے لئے رحمت تھا۔

۹۸۸۸- ابومحمد بن حیان، محمد بن شعیب، حسن بن علی خلال، زافر بن سلیمان کوفی، ثوری، اسرائیل، شبیب کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے دو شخص دوزخ سے محفوظ رہیں گے (۱) خوف خدا کی وجہ سے رونے والا (۲) اللہ کی راہ میں شب میں چوکیداری کرنے والا۔[2]

۹۸۸۹- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ بن صاعد، طاہر بن خالد بن نذار، ابی، سعید بن سالم قداح، ثوری، احوص بن حکیم، خالد بن معدان کے سلسلہ سند سے عباد بن صامت کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز آپ ﷺ چادر ڈالے ہوئے باہر تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھائی۔

۹۸۹۰- ابوبکر طلحی، جعفر بن احمد بن عمران، جعفر بن محمد ہمدانی، وکیع، ثوری، ابوعبداللہ، فضیل بن عمرو، ابراہیم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے "زوج اور ابوین" کے مسئلہ میں دیگر فقہاء سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس صورت میں والدہ کو میت کے جمیع ترکہ سے تہائی حصہ ملے گا۔

۹۸۹۱- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، واحمد بن جعفر نسائی، یوسف قاضی وسلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، محمد بن کثیر، ثوری، بکیر، عطا کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن یعمر دؤلی کا قول نقل کیا ہے کہ میں میدان عرفات میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اسی اثنا میں اہل نجد کا وفد آیا ان میں سے ایک نے سب کی طرف سے وکیل بن کو آپ ﷺ سے طریقہ حج کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے ایک شخص کے ذریعے اعلان کرایا کہ نماز فجر سے قبل مزدلفہ میں آنے والے کا حج تام ہو جائے گا، ایام منیٰ تین ہیں اس میں کمی زیادتی کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۹۸۹۲- ابومحمد بن حیان، اسحاق بن حنبل احمد بن منیع، ابواحمد، ثوری، بکیر بن اخنس، رجل کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ جہت قبلہ کا اعتبار کئے بغیر سواری پر (نفلی) نماز پڑھتے تھے۔

۹۸۹۳- محمد بن احمد بن حسن، ادریس بن عبدالکریم غزی، عمرو بن ایوب، محمد بن حمید، مہران، ثوری کے سلسلہ سند سے یمان بن انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے آپ ﷺ کی دعوت کی جب آپ ﷺ دعوت سے فارغ ہو کر واپس جانے لگے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا، جب آپ ﷺ باب عائشہ پر پہنچے تو وہاں پر دو شخص موجود تھے، اس وقت قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) نبی کے گھر میں بغیر اجازت کے داخل مت ہوا کرو۔

۹۸۹۴- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، جابر، شعبی، وہب بن خنبس کے سلسلہ سند سے آپ ﷺ کا

۱۔ الدر المنثور ۲/ ۱۵۰. والکامل لابن عدی ۱/ ۳۷۷.

۲۔ التاریخ الکبیر ۴/ ۲۳۱. والکامل لابن عدی ۳/ ۱۰۸۷. والترغیب والترھیب ۲/ ۲۴۹. وکنز العمال ۵۸۷۶.

ارشاد نقل کیا ہے کہ رمضان کا عمرہ حج کے مساوی ہے۔[۱]

۹۸۹۵-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن بشار، ابوعامر، ثوری، یزید بن عبداللہ، جدہ بن برد نے ابوموسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ سائل کے آنے پر اس کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے اے لوگو اس کی سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا، اللہ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ صادر فرما دیتا ہے۔[۲]

۹۸۹۶-سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن کیسان، ابوحذیفہ، ثوری، برد بن سنان، عطاء، جابر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ہم قربانی کا گوشت کچھ کھا لیتے اور کچھ ذخیرہ اندوزی کر کے رکھ لیتے۔

۹۸۹۷-ابومحمد بن حیان مخلد بن یزید، ثوری، برد کے سلسلہ سند سے ابوصالح کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن عمر کے ساتھ تھا، میں نے رسول اللہ کو یہ کہتے سنا کہ جس نے غلام کو تکلیف دی اس کے طمانچہ مارا اس کا کفارہ اس کی آزادی ہے۔

۹۸۹۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن بشر، ابراہیم بن بسطام، مؤمل، ثوری، بشیر بن سلیمان، سیار، طارق بن شہاب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے وقوع قیامت، زمین میں دھنسنا، مسخ کیا جانا اور آسمان سے سنگ باری میرے سامنے ہے۔[۳]

۹۸۹۹-ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن ابی علی، عمر بن احمد ابوحسین، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، ثوری، بشیر بن مہاجر، عبداللہ بن یزید نے اپنے والد کے سلسلہ سند سے آپ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اے لوگو سورۃ بقرۃ سیکھو کیونکہ اس کا تعلیم باعث برکت اور اس کا ترک باعث ندامت ہے۔[۴]

۹۹۰۰-ابراہیم بن محمد، محمد بن ابی علی، سعید بن ابومسلم، یوسف بن سعید بن مسلم، خالد بن عمرو، ثوری، ابن سعید، بشر بن نمیر، قاسم کے سلسلہ سند سے ابوامامہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے، کل اگر جہاد شروع ہو گیا تو تم صبح افطار کر کے قوت حاصل کرنا اور نہ روزہ رکھنا۔

۹۹۰۱-احمد بن قاسم بن الریان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، بہز بن حکیم نے اپنے والد کے سلسلہ سند سے اپنے دادا کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے لئے صحبت کس کس سے جائز ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارے لئے اپنی اہلیہ یا باندی سے صحبت جائز ہے لیکن ان سے بھی خلوت میں جائز ہے اور خلوت میں بھی باپردہ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر

---

[۱] صحیح مسلم، کتاب الحج ۲۲۲. وسنن أبی داؤد، کتاب المناسک باب ۷۹. وسنن الترمذی ۹۳۹. وسنن ابن ماجة ۲۹۹۱. ۲۹۹۵. ومسند الامام احمد ۳۰۸/۱. ۳۵۲/۳. ۳۶۱. ۳۹۷، ۱۷۷/۴، ۱۸۶، ۲، ۴۰۶/۲. وسنن الدارمی ۵۲/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۳/۱. ۱۴۲/۱۱. ۱۷۲. ۱۵۶/۱۷. والکنی للدولابی ۱۶۲/۲. وفتح الباری ۱۳/۴، والترغیب والترهیب ۱۸۲/۲.

[۲] صحیح البخاری ۱۴۰/۲، ۱۴/۸، ۱۵۲، ۱۷/۹. وسنن أبی داؤد ۵۱۳۲. وسنن النسائی ۷۸/۵. ومسند الامام احمد ۴۰۴/۴، ۴۰۹. والسنن الکبری للبیهقی ۱۶۷/۸. وشرح السنة ۴۷/۱۳. ومشکاة المصابیح ۵۹۵۶. واتحاف السادة المتقین ۲۷۳/۶. ومکارم الاخلاق للخرائطی ۷۵، ۷۶.

[۳] سنن ابن ماجة ۴۰۵۹. والاحادیث الصحیحة ۱۷۸۷.

[۴] مسند الامام احمد ۳۵۲/۵، ومجمع الزوائد ۱۵۹/۷. وکشف الخفا ۹۶/۲. والکامل لابن عدی ۴۵۴/۲، ۱۸۷۴/۵. وعلل الحدیث للرازی ۱۶۷۰.

جگہ حاضر ناظر ہے۔[1]

۹۹۰۲-ابوبکر طلحی ،عبداللہ بن احمد بن اسید ،محمد بن عصام بن یزید ،ابی ،سفیان ،بدیل ،زہری ،عباد بن تمیم نے اپنے والد کے سلسلہ سند سے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اے عربو! میں تمہارے بابت سب سے زیادہ ریاء اور شہوت خفیہ سے خوف زدہ ہوں۔[2]

۹۹۰۳-ابراہیم بن محمد ،ابوعلی بن ابراہیم ،اسید بن عاصم ،سلیمان ،شاذ کونی ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،ثوری ،بدیل ،عبداللہ بن شقیق عقیلی میسرۃ فجر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ انبیاء کی فہرست میں آپ ؐ کا نام کب لکھا گیا؟ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس سوال سے منع کیا لیکن آپ ﷺ نے لوگوں کو منع کرتے ہوئے فرمایا جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے اس وقت سے میرے نام پر نبوت لکھ دی گئی تھی۔

۹۹۰۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،عبداللہ بن محمد بن یعقوب ،احمد بن منصور ،یزید بن حباب ،ثوری ،توبہ عنبری ،سلامہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ ایک سفید بکری کا ذبح دو کالی بکریوں کے ذبح سے افضل ہے۔[3]

۹۹۰۵-عبداللہ بن محمد ابوبکر ،عبداللہ بن محمد بن نعمان ،ابونعیم ،ثوری ،توبتہ العنبری ،نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ چٹائی پر نماز پڑھتے تھے اور اسی پر اپنی پیشانی رکھتے تھے۔

۹۹۰۶-ابوبکر ،عبداللہ ،ابونعیم ،ثوری ،توبتہ العنبری ،عکرمہ بن خالد ،عبداللہ بن عمار ،کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر کو سفید فرش پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۹۹۰۷-ابراہیم بن محمد ،ابوجعفر محمد بن علی ،ابوطالب بن سوادۃ ،عبداللہ بن ابراہیم ،سماعۃ ،خلاد بن یحییٰ ،ثوری ،تمام بن نجیح ،محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے سترہ نصب کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی اور گدھا سترہ کے آگے سے گزرا۔

۹۹۰۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر محمود بن محمد ذاسطی ،قاسم بن سعید بن میتب ،مصعب بن مقدام ،ثوری ،ابومقدام ثابت بن ہرمز ،زید بن وھب کے سلسلہ سند سے عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال پر بنی تمیم سے زیادہ بھاری کوئی نہیں ہوگا اور اس کا خروج اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ مؤمن کیلئے سب سے زیادہ پسندیدہ امر اس دنیا سے اٹھ جانا نہ ہو جائے۔[4]

۹۹۰۹-حبیب بن حسن ،یوسف قاضی ،محمد بن ابی بکر ،اسماعیل بن منصور ،ثوری ،ثابت بن عبید ،عدی بن دینار کے سلسلہ سند سے ام قیس بنت محصن کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ سے دم حیض سے ناپاک شدہ کپڑے کے بارے میں سوال کیا آپ ؐ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پانی سے دھولو۔[5]

۱۔ سنن ابی داؤد ۴۰۱۷: وسنن الترمذی ۲۷۹۴. وسنن ابن ماجة ۱۹۲۰. ومسند الامام احمد ۴/۳/۵. والسنن الکبری للبیهقی ۱۹۹/۱. ۲/۲۲۵. ۹۴/۷. والمستدرک ۱۸۰/۴. وکشف الخفا ۵۹/۱. وفتح الباری ۸۶/۱.

۲۔ الکامل لابن عدی ۱۵۲۹/۴. وتاریخ اصبهان للمصنف ۶۶/۲. وأمالی الشجری ۲۲۱/۲. ومجمع الزوائد ۲۵۵/۶. والمطالب العالیة ۳۲۰۷. وتخریج الاحیاء ۲۱۴/۲.

۳۔ مسند الامام احمد ۴۱۷/۲. والمستدرک ۲۲۷/۴. والسنن الکبری للبیهقی ۲۷۳/۹: ومجمع الزوائد ۱۸/۴. وتلخیص الحبیر ۱۴۲/۴.

۴۔ تاریخ بغداد ۱۱۱/۱۳.

۵۔ سنن ابن ماجة ۶۲۸. وسنن الدارمی ۲۴۰/۱. وصحیح ابن حبان ۲۳۵. والمصنف لعبد الرزاق ۱۲۲۶. وصحیح ابن خزیمة ۲۲۷. وکنز العمال ۲۷۲۸۳.

۹۹۱۰-ابوبکر طلحی، احمد بن عبدالرحیم بن رحیم، عمر زاودی، ابی، ثوری، ابوحمزہ ثمالی، اصبغ کے سلسلہ سند سے علی کا قول نقل کیا ہے کہ مجلس کے اختتام پر یہ دعا" سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدلله رب العالمین" اپنے پڑھنے والے کیلئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

۹۹۱۱-احمد بن قاسم بن ریان، عبداللہ بن محمد بن سعید، ابن ابی مریم، فریابی، ثوری، ثور بن یزید، خالد بن معدان کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ پیر و جمعرات کے روز روزہ رکھنے میں غور کرتے تھے۔

۹۹۱۲-سلیمان بن احمد، حسن بن عباس، عبدالرحمٰن بن سلم، حسن بن علی بن میسرة، سلمة بن فضل، ثوری، ثویر بن ابی فاختہ نے اپنے والد کے سلسلہ سند سے علی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے طہارۃ نماز کی چابی، تکبیر اس کی تحریم اور سلام اس کی تحلیل ہے۔[۱]

۹۹۱۳-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، جبلہ بن سحیم کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل ہے متکبر شخص کو اللہ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔[۲]

۹۹۱۴-ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن قبیصہ، ثوری، جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالہ سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ قیامت کے ذکر کے وقت آپ ﷺ کا چہرہ سرخ اور آپ کے غضب میں اضافہ ہو جاتا۔

۹۹۱۵-ابوبکر محمد بن حسن، احمد بن قاسم، محمد بن غالب، قبیصہ، ثوری، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اجسام اور شکلوں کے بجائے تمہارے قلوب کو دیکھتا ہے۔

۹۹۱۶-سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، قبیصہ، ثوری، جعفر بن میمون، ابوعثمان نہدی کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میرے ذریعے آپ ﷺ نے اعلان کرایا کہ نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت لازمی ہے۔

۹۹۱۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوکریب، معاویہ بن ہشام، ثوری، جعفر بن عمران کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کی، آپ نے کسی چیز پر کبھی بھی مجھے ملامت نہیں کی بلکہ آپ ﷺ نے بعض موقعوں پر اپنے اہل وعیال کو بھی اس سے منع کر دیا۔

۹۹۱۸-ابومحمد بن حیان، ابوعلی بن ابراہیم، محمد بن ہیثم عکبری، حامد بن یحییٰ، عبدالرزاق، سفیان بن سعید، ابن سلیمان بصری، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے دس سال حضور ﷺ کی خدمت کی، بعض مرتبہ آپ کے اہل خانہ نے مجھے کچھ کہا تو آپ نے ان کو منع کر دیا۔

۹۹۱۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ثوری، منصور، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے زمانہ جاہلیت کے اعمال پر مؤاخذہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا اچھے طریقے سے اسلام لانے والے سے جاہلیت کے اعمال کے بارے میں مؤاخذہ نہیں ہوگا ورنہ ہوگا۔[۳]

۹۹۲۰-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوحذیفہ، ثوری، منصور، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے

۱- سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة باب ۳۱. وسنن الترمذی ۳/۲۳۸. وسنن ابن ماجة ۲۷۵. والسنن الکبری للبیهقی ۲/۸۵، ۳۸۰. المصنف لعبد الرزاق ۲۵۳۹، والمصنف ابن أبی شیبة ۱/۲۲۹. وسنن الدارقطنی ۱/۳۵۹، ۳۷۹.

۲- صحیح البخاری ۷/۱۸۲، ۱۸۳. وصحیح مسلم، کتاب اللباس ۴۴. وفتح الباری ۷/۱۹. ۱۰/۲۴۵.

۳- صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۹۰، وفتح الباری ۱۲/۲۶۵.

جنت ودوزخ تمہاری جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔[1]

۹۹۲۱-احمد بن قاسم بن ریان، احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی، ابوحذیفہ، ثوری، منصور، ابووائل کے سلسلہ سند سے قیس بن ابوعرعرۃ کا قول نقل کیا ہے کہ جب آپ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اس وقت ہم غلاموں کی خرید وفروخت کرتے تھے اور ہم سماسرۃ کے نام سے مشہور تھے۔ آپ نے ہمارے اس نام کو اچھے نام سے تبدیل کر کے فرمایا اے تاجروں کی جماعت تمہاری یہ بیع لغویات اور قسموں کی وجہ سے خراب ہوگئی ہے لہٰذا صدقہ کے ذریعے سے تم اس کی اصلاح کرو۔[2]

۹۹۲۲-حبیب بن حسن فاروق خطابی، ابومسلم کشی، ابوعاصم، ثوری، منصور، ابراہیم، عبیدۃ، عبداللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک کتابی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ اے محمد، اللہ نے آسمانوں، پہاڑوں، درختوں، پانی اور مٹی کو انگلی پر رکھا اور اس کے بعد کہا کہ میں بادشاہ ہوں، اس کی یہ بات سن کر آپ ﷺ خوب مسکرائے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ''اور انہوں نے خدا کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی (از زمر آیت ۶۷)۔

۹۹۲۳-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، وفاروق خطابی، محمد بن حیان، محمد بن کثیر، ثوری، منصور، ابراہیم، عبیدۃ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والا پھر اس کے بعد والا اس کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی ان کی گواہی قسم سے اور قسم گواہی سے سبقت کرے گی۔

۹۹۲۴-سلیمان بن احمد بن یزید بجستانی، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، عباد بن کثیر رملی، ثوری، منصور، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے فرائض اسلام کے بعد کسب حلال کا درجہ ہے۔[3]

۹۹۲۵-احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہری، عمرو بن خالد مصری، عیسیٰ بن یونس، ثوری، منصور، ہلال بن یساف، اغر کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ کلمہ شہادت کا ورد انسان کے لئے روز قیامت ناجی ہوگا۔[4]

۹۹۲۶-سلیمان بن احمد، ابوزنباع، احمد بن رشدین، روح بن صلاح، ثوری، منصور، ربعی کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں صرف تین چیزیں باعث عزت ہوں گی (۱) ہمدرد بھائی (۲) حلال دولت (۳) سنت رسول۔

۹۹۲۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن معدان، عصام بن رواد، ابی، ثوری، منصور، اربعی کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے ۱۵۰ھ میں انسان اولاد کی بجائے جانوروں کی پرورش کرے گا۔[5]

۹۹۲۸-سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابوربیع سلیمان بن داؤد اسکندری، ثوری، منصور، مجاہد کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اللہ نے حضرت موسیٰ سے بذریعہ وحی فرمایا اے میرے کلیم رضاء بالقضا کے ذریعے آپ میرا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کر سکتے ہو۔ اور کبر سب سے زیادہ آپ کی حسنات کے لئے قاطع ہے، اے میرے کلیم اگر تو میری مخلوق

۱۔ صحیح البخاری ۱۲۷/۸. وفتح الباری ۳۲۱/۱۱.

۲۔ سنن أبی داؤد ۳۳۲۶. وسنن ابن ماجة ۲۱۴۵. وسنن النسائی ۱۴/۷. والمستدرک ۶/۲. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۲۹۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۶/۵، ۳۵۷/۱۸. والصغیر ۵۰/۱. وکنز العمال ۹۳۳۱.

۳۔ کشف الخفا ۱۲۲/۲. وتذکرة الموضوعات ۱۳۴.

۴۔ الاحادیث الصحیحة ۱۹۳. والدر المنثور ۶۳/۶. والاسماء والصفات للبیهقی ۱۰۵.

۵۔ اللآلیٔ المصنوعة ۹۸/۲. وتاریخ بغداد ۹/۴. والضعفاء للعقیلی ۱۹/۲. ومیزان الاعتدال ۲۷۹۵.

کے سامنے جھک گیا تو میں تجھ سے ناراض ہو جاؤں گا۔ دنیا کے سامنے دین کو ہلکا مت خیال کرو ورنہ میری اطاعت کے دروازے تیرے لئے بند ہو جائیں گے۔ اے میرے کلیم گناہ گار نادمین کو میری طرف سے خوشخبری اور صالح متکبروں کو میری طرف سے خطرے کی خوشخبری سنادو۔

۹۹۲۹- احمد بن قاسم بن ریان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، ثوری، اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ خواتین آپس میں ایک دوسرے کے سامنے اپنے شوہر کی باتیں مت ظاہر کریں گویا وہ انہیں دیکھ رہی ہیں۔[۱]

۹۹۳۰- محمد بن حسن، محمد بن جعفر قتات، ابونعیم، ثوری، اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا۔

۹۹۳۱- فاروق خطابی، محمد بن محمد حیان، محمد بن کثیر ثوری، اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے ابوموسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ شجاعت، حمیت اور ریا میں ہونے والوں میں سے کون سا شخص راہ خدا میں قتل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا "اعلاء کلمة الله" کے لئے لڑنے والا شخص راہ خدا میں قتل ہونے والا ہے۔[۲]

۹۹۳۲- عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، قبیصہ، ثوری، اعمش، ابووائل نے عبداللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کوئی شخص بھی یونس بن متیٰ سے افضل ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔[۳]

۹۹۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر قتات، ابونعیم، ثوری، اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے تین افراد کی موجودگی میں دو کے لئے سرگوشی کرنا شرعاً ممنوع ہے کیونکہ اس میں تیسرے کی ذلت ہے۔[۴]

۹۹۳۴- محمد بن عیسیٰ ادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، عبداللہ بن عمران، یحییٰ بن ضریس، ثوری، اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ داعی کی دعوت قبول کرو ہادی کا ہدیہ واپس مت کرو اور مسلمانوں کو مت مارو۔[۵]

۹۹۳۵- محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن حفص اوصائی، ابی، ابن حمیر، ثوری، اعمش، شقیق ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے قرآن کی آیت (لیوفیهم اجورهم و یزیدهم من فضله) کی تشریح میں فرمایا اجورھم سے لوگوں کا دخول جنت مراد ہے اور زیادتی سے دوزخ واجب ہونے والے انسان کے لئے اس شخص کی شفاعت مراد ہے جس کے ساتھ دوزخی نے کوئی نیکی کی ہوگی۔[۶]

۹۹۳۶- احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسین بن حفص، ثوری، اعمش، ابووائل انصاری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آخرت میں ایک صاحب ثروت سردار شخص کا حساب کرتے ہوئے اللہ فرمائے گا کہ اس کی نیکی تلاش کرو لیکن اس کا نامہ اعمال نیکیوں

---

[۱] صحیح البخاری ۷/۴۹، ۵۰. وسنن ابی داؤد، کتاب النکاح باب ۴۴. وسنن الترمذی ۲۷۹۲. وفتح الباری ۳۳۸/۹.

[۲] صحیح البخاری ۱/۴۳، ۴/۲۵. ۱۰۵، ۹/۱۶۶. وصحیح مسلم، کتاب الامارة ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱. وفتح الباری ۱۱/۱، ۲۲۲، ۶/۲۷، ۲۸.

[۳] سنن الترمذی ۱۸۳. ومسند الامام احمد ۱/۲۴۲، ۳۹۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۸۵. ومجمع الزوائد ۸/۲۰۹. والدر المنثور ۴/۳۳۴، وکنز العمال ۳۵۵۷۵.

[۴] صحیح مسلم، کتاب السلام ۳۷، ۳۸. وصحیح البخاری ۸/۸۰. وسبق تخریجه فی الجزء الرابع.

[۵] مسند الامام احمد ۱/۴۰۴. ومجمع الزوائد ۴/۵۲. والأدب المفرد ۱۵۷.

[۶] مجمع الزوائد ۷/۱۳. والسنة لابن ابی عاصم ۲/۴۰۸. واتحاف السادة المتقین ۶/۱۹۹. وتفسیر ابن کثیر ۲/۴۳۳.

سے خالی ہوگا البتہ اس نے دنیا میں اپنے نوکروں سے کہا ہوگا کہ مالدار کو پکڑ لو اور غریب سے چشم پوشی کرو۔ اس کی صرف اس بات پر اللہ کی طرف سے اعلان ہوگا کہ میں چشم پوشی کا اس سے زیادہ حقدار ہوں لہٰذا اس کے لئے معافی کا اعلان ہو جائے گا۔

۹۹۳۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ثوری، اعمش، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ آپ کی زرہ تیس صاعوں کے عوض ایک شخص کے پاس رہن کے طور پر رکھی تھی۔

۹۹۳۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ثوری، اعمش، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ آپ کی زرہ تیس صاعوں کے عوض ایک شخص کے پاس رہن کے طور پر رکھی ہوئی تھی۔

۹۹۳۹- سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن کیسان سعید بن سلام عطار، ثوری، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے عباس بن ربیعہ نے حضرت فاروق اعظم کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تواضع اختیار کرو کیونکہ آپ نے فرمایا متواضع شخص کو اللہ بلندی عطا کرتا ہے نیز فرمایا بیدار ہو جاؤ اس سے انشاء اللہ تمہیں بلندی حاصل ہوگی اور تم اپنے کو حقیر خیال کرو لیکن لوگوں کی نظر میں تم بہت عظیم الشان ہوگے۔ متکبر انسان کو اللہ پست کرتا ہے وہ اپنے زعم میں بہت بڑا ہوتا ہے لیکن لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ حقیر ہوتا ہے حتیٰ کہ کتوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔[1]

۹۹۴۰- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی وحفص بن عمر، قبیصہ، ثوری، اعمش ابو صالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد رسول ہے روز قیامت کوئی بھی اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ بھی؟ آپ نے فرمایا کہ میں بھی جب تک فضل الٰہی میرے ساتھ شامل نہ ہو۔[2]

۹۹۴۱- احمد بن قاسم، عبداللہ بن محمد بن ابی مریم، فریابی، ثوری، اعمش، عمرو بن مرۃ، خیثمہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ایک کھجور کے ذریعے آگ سے بچو ورنہ اچھی بات کہہ کر آگ سے بچو۔

۹۹۴۲- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق، احمد بن سہل بن ایوب، خالد بن یزید عمری، ثوری، شریک، سفیان بن عیینہ، سلیمان اعمش، خیثمہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اللہ کو ناراض کر کے کسی کو خوش مت کرو اللہ کے فضل پر کسی کی تعریف مت کرو۔ جو شے تجھ کو نہیں ملی اس پر کسی کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ کسی کو خدا کا عطا کردہ رزق کسی کے حرص کرنے سے اٹھ نہیں جاتا۔ نہ کسی ناپسند کرنے والے کی وجہ سے وہ چھنتا ہے۔ اللہ نے اپنے عدل اور انصاف کے ساتھ فراخی اور کشادگی، رضا اور یقین میں رکھی ہے۔ اور رنج وغم کو شک اور حسد میں رکھا ہے۔[3]

۹۹۴۳- محمد بن اسحاق بن ابراہیم اہوازی، ابوعبیدہ عسکری، مسدد، یحییٰ، ثوری، اعمش، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے کدو اور تارکول والے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۹۹۴۴- محمد بن احمد بن حسن، علی بن حسن بن سلیمان، ابوحمۃ، ابوقرہ، ثوری، اعمش، سلیمان بن مسہر، خراشہ بن حر کے سلسلہ سند سے ابوذر کا

۱۔ الترغیب والترهیب ۳/ ۵۶۰. ۴/ ۱۹۷. ومجمع الزوائد ۸/ ۸۲. واتحاف السادة المتقین ۱/ ۲۹۵. ۷/ ۱۲۵. ۸/ ۳۵۱. ۳۵۴. ۹/ ۳۵۱. ۲۰۹. وفتح الباری ۱۱/ ۳۴۷. ومشكاة المصابيح ۵۱۱۹. والعلل المتناهية ۲/ ۳۲۲. واللآلئ المصنوعة ۲/ ۱۲۸. وكشف الخفا ۲/ ۳۳۵.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۳۴۴. ۵۱۹. وفتح الباری ۱۱/ ۲۹۵. واتحاف السادة المتقین ۸/ ۲۱۶. ۹/ ۱۸۴. وكنز العمال ۵۳۹۷.

۳۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱۰/ ۲۶۶. ومجمع الزوائد ۴/ ۷۱. والترغیب والترهیب ۲/ ۵۴۰. وكنز العمال ۵۹۲۱.

قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین افراد سے نہ کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور ان کو عذاب الیم ہوگا (۱) احسان جتا کر خرچ کرنے والا (۲) ٹخنوں سے نیچے شلوار کرنے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر سامان فروخت کرنے والا۔[1]

۹۹۴۵- احمد بن اسحاق، محمد بن زکریا، ابوحذیفہ، ثوری، اعمش، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل کا ورد کیا کرو۔[2]

۹۹۴۶- محمد بن احمد بن حسن، مکی بن عبدان، اسحاق بن عبداللہ، حفص بن عبدالرحمٰن، ثوری، اعمش، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپؐ سے سوال کیا، آپ نے فرمایا تم مجھ سے سوال کرتے ہو جبکہ اللہ نے میرے لئے بخل کا انکار کر دیا ہے۔

۹۹۴۷- محمد بن مظفر، محمد بن حسین بن حفص، احمد بن عثمان اودی، محمود بن میمون البنا، ثوری، اعمش، منہال بن عمرو، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے میری انگوٹھی کے بقدر قوم عاد پر ہوا چلائی گئی تھی۔[3]

۹۹۴۸- ابوسعید احمد بن انبا بن شیبان، جعفر بن محمد بن حرب عبادانی، محمد بن کثیر، ثوری، اعمش، ابوحازم کے سلسلہ سند سے ابوہریرۃ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے کبھی کھانے میں عیب جوئی نہیں کی اگر طبیعت نے چاہا تو تناول فرمالیا ورنہ چھوڑ دیا۔

۹۹۴۹- فاروق خطابی، محمد بن محمد بن حیان، محمد بن کثیر، ثوری، اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے عنقریب غیر پسندیدہ امور کا ظہور ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس وقت ہمیں کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس وقت تم حقوق اللہ کی پابندی کرنا اور اپنے حقوق اللہ سے مانگتے رہنا۔[4]

۹۹۵۰- احمد بن اسحاق، محمد بن زکریا، ابوحذیفہ، ثوری، اعمش، سالم بن ابی جعد، ابوامامۃ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ایک خاتون کو دیکھا۔ اس کا چھوٹا بچہ اس کی گود میں تھا اور باقی اس کے اردگرد چل رہے تھے، آپ نے فرمایا ایسی خواتین اگر شوہر کی ناشکری نہ کریں تو وہ جنتی ہیں۔

۹۹۵۱- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، سلیمان بن احمد، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، روح بن عصام، ابی، ثوری، اعمش، شمر بن عطیہ شہر بن حوشب، ام الدرداء کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے آخرت میں قاتل اور اسے حکم دینے والے دونوں کو عذاب ہوگا۔[5]

---

[1] صحیح البخاری ۳/۱۴۸، ۲۳۴/۹، ۹۹/۹، ۱۶۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۷۱. ۱۷۲. ۱۷۳. ۱۷۳ امکرر، فتح الباری ۴۳/۵، ۱۳/۲۰۱، ۲۰۲.

[2] صحیح ابن حبان ۲۵۲۹. والمستدرک ۵۵۹/۴. وسنن الترمذی ۲۴۳۱. ومسند الامام احمد ۳۲۶/۱، ۴/۳۷۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۸/۱۲. واتحاف السادة المتقين ۲۵۰/۱۰. وفتح الباری ۳۶۸/۱۱. والدر المنثور ۳۸۱/۴، ۳۳۷/۵.

[3] المستدرک ۴۵۵/۲.

[4] السنن الکبری للبیہقی ۱۵۷/۸. ودلائل النبوۃ له ۵۲۲/۶.

[5] کنز العمال ۳۹۹۳۴.

۹۹۵۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ ابونعیم واحمد بن قاسم محمد بن یونس، ابوداؤد طیالسی، ثوری، ابواسحاق، براء کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ سفر سے واپسی پر فرماتے آئبون تائبون لربنا حامدون۔[۱]

۹۹۵۳-حبیب بن حسن، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، ثوری، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے براء کا قول نقل کیا ہے کہ آپ حنین کے روز فرما رہے تھے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب (میں نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں ابن عبدالمطلب ہوں)۔[۲]

۹۹۵۴-احمد بن قاسم، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، ابواسحاق، براء کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ کو ریشمی سوٹ ہدیتاً پیش کیا گیا۔ صحابہ کرام اسے چھونے لگے اور اس کے ملائم ہونے پر حیران ہونے لگے، آپ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ عمدہ اور ملائم ہوں گے۔[۳]

۹۹۵۵-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ خندق کے روز آپ نے یہ اشعار پڑھے (۱) مشیت الٰہی کے بغیر نہ ہم صراط مستقیم پر چل سکتے تھے نہ صدقہ کر سکتے تھے اور نہ نماز پڑھ سکتے تھے (۲) اے باری تعالیٰ ہم پر سکینہ نازل فرما اور قیامت کے روز ہمیں ثابت قدمی عطا فرما (۳) کچھ لوگوں نے بغاوت کرتے ہوئے جب فتنہ برپا کرنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کر دیا۔

۹۹۵۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن معدان ابراہیم بن سعید جوہری، ابواحمد زبیری، ثوری، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے برا کا قول نقل کیا ہے کہ ایک انصاری نے حضرت عباس کو قید کر کے آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت عباس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس نے مجھے گرفتار نہیں کیا بلکہ قوم کے ایک ہیبتناک فرد نے مجھے گرفتار کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تمہاری مدد فرمائے گا۔

۹۹۵۷-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابونعیم، سلیمان بن احمد، اسحاق بن عبدالرزاق، ثوری، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید کے سلسلہ سند سے براء کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نماز میں ہر رکن آپ ﷺ کے بعد ادا کرتے تھے۔

۹۹۵۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ وسلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، ثوری، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے سلیمان بن صرد کا قول نقل کیا ہے کہ احزاب کے روز آپ ﷺ کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری تھے "الان نغزوھم و لایغزونا" (اب ہم ان سے جنگ کریں گے اور وہ ہم سے جنگ نہیں کریں گے۔

۹۹۵۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، قاسم بن یحییٰ بن نصر، ابوعبدالرحمٰن ازرمی، زید بن حباب، ثوری، ابواسحاق، ابواحوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اے لوگو قرآن اور شہد کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔[۴]

۹۹۶۰-ابومحمد بن حیان، محمد بن محمد بن سلیمان، محمود بن ربیع بن حکم، حارث بن منصور، بحر، ثوری، ابواسحاق، ابواحوص کے سلسلہ سند سے

---

[۱] صحیح البخاری ۳/ ۹. ۴/ ۶۹، ۹۳، ۵/ ۱۴۲. ۷/ ۲۱۹. ۸/ ۵۲، ۱۰۲. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۴۲۸. ۴۲۹. وفتح الباری ۳/ ۶۱۸. ۶/ ۱۳۵. ۱۹۳. ۷/ ۴۰۲. ۱۰/ ۳۹۸. ۵۶۹. ۱۱/ ۱۸۸.

[۲] صحیح البخاری ۴/ ۳۷، ۵۲، ۸۱. ۹۵. ۲۲۴. ۵/ ۱۹۵. وصحیح مسلم، کتاب الجهاد ۷۸. ۷۹، ۸۰، وفتح الباری ۸/ ۲۸. ۱۲/ ۱۹.

[۳] صحیح البخاری ۵/ ۴۴. وصحیح مسلم، کتاب الفضائل الصحابة ۱۲۶. وفتح الباری ۷/ ۱۲۲.

[۴] سنن ابن ماجة ۳۴۵۲ والمستدرک ۴/ ۲۰۰، ۴۰۳. وفتح الباری ۱۰/ ۱۷۰. والسنن الکبری للبیهقی ۹/ ۳۴۴، وتاریخ بغداد ۱۱/ ۳۸۵. وکشف الخفا ۲/ ۱۴۲.

عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک قوم کے بابت نماز جمعہ ادا نہ کرنے کے بارے میں آپ کو اطلاع ہوئی، آپ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ میرا دل کرتا ہے کہ کسی کو امام بنا کر ان کے گھروں کو جا کر آگ لگا دوں۔[1]

۹۹۶۱-سلیمان بن احمد، عبدالوہاب بن رواحہ، ابوکریب، معاویہ بن ہشام، ثوری، ابواسحاق، عبداللہ وشیبان، فراس، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، ایک شخص نے موت کے وقت اپنے اہل خانہ سے کہا کہ میری وفات کے بعد میری نعش کو آگ لگا کر اس کی راکھ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ خشکی اور ایک حصہ دریا میں پھینک دینا۔ چنانچہ اس کی وفات کے بعد اس کے ورثاء نے اس کی وصیت پر عمل کیا اللہ نے اس کی راکھ کو جمع کر کے اس سے اس کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا کہ میں نے آپ کے خوف کی وجہ سے اپنے ورثاء کو اس کا حکم دیا، اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی عمل نہ تھا فقط اس عمل پر اس کی بخشش کر دی گئی، سفیان کی روایت کے مطابق یہ شخص کفن چور تھا۔[2]

۹۹۶۲-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن یحییٰ بن مندہ، عبدالرحمٰن بن عمر بن رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ثوری، ابواسحاق، ابوحفص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے سلام میں پہل کرنے والا کبر سے بری ہے۔[3]

۹۹۶۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، وابوبکر طلحی، حضرمی محمد بن عبداللہ، ابوحصین، خلف بن عمر، احمد بن یونس، ثوری، ابواسحاق، ابو احوص کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ میں ایک شخص کے پاس گیا۔ اس نے میرا کوئی اکرام [illegible] کیا، کیا میں اس سے قطع تعلقی اختیار کرلوں؟ آپ نے مجھے اس سے منع فرمادیا۔[4]

۹۹۶۴-ابواسحاق بن حمزہ، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ مندہ، ابوکریب، وکیع، ثوری، ابواسحاق، عمرو بن میمون، کے سلسلہ سند سے ابو ایوب انصاری کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔ سورۃ اخلاص کی تلاوت پر ثلث قرآن کا اجر ملتا ہے۔[5]

۹۹۶۵-محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابونعیم وسلیمان، اسحاق، عبدالرزاق، ثوری، ہبیرۃ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ رمضان کے آخری عشرہ میں گھر والوں کو بیدار کرتے تھے۔

۹۹۶۶-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، ومحمد بن احمد بن حسن بن بشر بن موسیٰ ومحمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، ابونعیم، ثوری، ابواسحاق ہانی بن ہانی کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عمار نے اندر آنے کیلئے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی، آپ نے انہیں فرمایا: مرحبا عمدہ طبیب کو۔[6]

۹۹۶۷-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، وفاروق خطابی، ابومسلم کش، محمد بن کثیر، ثوری، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے وہب بن جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں عبداللہ بن عمرو کے ساتھ بیت المقدس میں تھا۔ انہوں نے مجھے آپ کا یہ فرمان سنایا ہمدرد دوست کا ضیاع انسان کے گناہ گار ہونے کے لئے کافی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۳/۱۶۱. وصحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۴۴. وفتح الباری ۵/۷۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۳، ۱۷.

۳۔ مشکاۃ المصابیح ۴۶۶۶. الجامع الکبیر ۱۰۲۷۲، ۱۰۲۷۳. وکنز العمال ۲۵۲۶۵، ۲۵۳۰۰.

۴۔ مسند الامام احمد ۴/۱۳۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۲۷۷، ۲۷۸.

۵۔ صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب ۴۵. وسبق تخریجہ فی الجزء الرابع.

۶۔ سنن الترمذی ۳۷۹۷. وسنن ابن ماجہ ۱۴۶، والمستدرک ۳/۳۸۸. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۸۷. وفتح الباری ۱۰/۵۲۲. وتاریخ بغداد ۱/۱۵۱. ۶/۱۵۵. ۱۳. ۳۱۵. وکشف الخفا ۲/۳۱۰.

۹۹۶۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، ثوری، اسحاق، حارث کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ایک شخص نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے بیس اوقیہ دس ورق کے عوض صدقہ کر دیا۔ دوسرے نے کہا میں نے دس ورق ایک اوقیہ کے عوض صدقہ کر دیا۔ تیسرے نے کہا کہ میں نے دس دینار ایک دینار کے عوض صدقہ کر دیا آپ نے فرمایا اجر میں تم سب برابر ہو۔[1]

۹۹۶۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوکریب، ابن ابی عاصم ابومسعود، عبدالرزاق، ثوری، ابواسحاق، حارث کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے جس نے راہ خدا میں گھوڑا باندھا قیامت کے روز اس کا چارہ اور بول و براز سمیت اس کا وزن ہوگا۔[2]

۹۹۷۰-سلیمان بن احمد، احمد بن ہارون بردعی، عمرو بن ایوب حمصی، محمد بن اسماعیل بن عیاش، ثوری، ابواسحاق، حارث کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ "سورۃ یٰس" کی تلاوت پر بیس حجوں کا ثواب ہے، جس نے کاغذ پر اسے لکھ کر اس کا پانی پیا تو اس کے قلب کو شک سے پاک کر دیا جائے گا اسے رحمت الٰہی سے لبریز کر دیا جائے گا اور اس سے ہر خیانت و مرض دور کر دیا جائے گا۔

۹۹۷۱-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونعیم و ابوقاضی احمد، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو بجلی، ثوری ابوحازم کے سلسلہ سند سے سہل بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے میری امت افطار میں جلدی کرنے کے وقت تک خیر پر رہے گی۔[3]

۹۹۷۲-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، منجاب و قاضی ابواحمد محمد بن احمد، ابن ولید، متوکل بن ابی سورۃ مصیصی، خالد بن عمرو قرشی، ثوری، ابوحازم کے سلسلہ سند سے سہل بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کی وجہ سے میں اللہ اور لوگوں کا محبوب بن جاؤں؟ آپ نے فرمایا تم دنیا سے زہد اختیار کرنے سے اللہ کے اور لوگوں کے مال سے زہد اختیار کرنے سے لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔[4]

۹۹۷۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن اسماعیل طوسی، حسن بن عرفہ، حماد بن ولید، ثوری، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ابوحازم کے سلسلہ سند سے سہل بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ ہر شے کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے اور جسم انسانی کی زکوٰۃ روزہ ہے۔[5]

۹۹۷۴-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد الصائغ، قبیصہ، ثوری، عبیداللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ہر صغیر و کبیر، آزاد و غلام کی طرف سے جو یا کھجور کا ایک صاع صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا، بعد میں لوگوں نے گندم کے دو مد صدقہ فطر ادا کرنا شروع کر دیا۔

۹۹۷۵-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ثوری، عبیداللہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے اس سے منع کیا کہ مجلس سے کوئی شخص اٹھ جائے اور دوسرا شخص اس کی جگہ بیٹھ جائے البتہ مجلس میں کشادگی و گنجائش رکھو۔

۹۹۷۶-سلیمان بن احمد بن داؤد مکی، معاویہ بن عطاء، ثوری، عبیداللہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے فرمان نبوی ہے

۱۔ مسند الامام أحمد ۱/ ۹۶. ومجمع الزوائد ۳/ ۱۱۰. والدر المنثور ۴/ ۱۸۲. وكنز العمال ۱۶۱۷۴. ۱۶۹۷۴.

۲۔ سنن ابن ماجة ۲۷۹۱. والمصنف لابن شيبة ۲/ ۱۲. ۴۸۲. ومجمع الزوائد ۵/ ۲۶۰. والدر المنثور ۳/ ۱۹۷.

۳۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۱۴۷. ۵/ ۱۷۴. ۲۲۲. ومجمع الزوائد ۳/ ۱۵۴. ومشكاة المصابيح ۱۹۰۹. ۱۹۱۰.

۴۔ سنن ابن ماجة ۴۱۰۲. والمستدرك ۴/ ۳۱۳. والمعجم الكبير للطبراني ۲۳۷. ومشكاة المصابيح ۵۱۸۷. وكشف الخفا ۱/ ۱۲۷. والترغيب والترهيب ۴/ ۱۵۶. والدر المنثور ۳/ ۲۳۸.

۵۔ العلل المتناهية ۲/ ۸. ۴۹. ۴۹۳. والدر المنثور ۱/ ۱۸۱. وتاريخ جرجان ۴۰۴.

اے لوگو! اللہ کی بندیوں کو مساجد سے منع مت کرو۔[1]

۹۹۷۷-احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن یونس، عبید اللہ بن موسیٰ، ثوری، عبید اللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔ روزانہ اہل قبور کو جنت و دوزخ میں ان کے مقام دکھائے جاتے ہیں۔[2]

۹۹۷۸-ابو محمد بن حیان، حسن بن حسن عطاردی، محمد بن عبد الرحمن بن غزوان، اشجعی، ثوری، عبید اللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے لوگ حضرت داؤد کی عیادت کے لئے آتے تھے حالانکہ انہیں حیاء اور خوف الٰہی کے علاوہ کوئی چیز لاحق نہیں تھی۔[3]

۹۹۷۹-عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ثوری، عبید اللہ بن عمر، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو چاند دیکھنے کے بعد روزہ رکھو اور چاند دیکھنے پر ہی افطار کرو، اگر آسمان ابر آلود ہو تو تیس دن مکمل کرو۔[4]

۹۹۸۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، وسلیمان بن احمد بن علی بن عبد العزیز، ابونعیم، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت معاویہ کی والدہ ہند نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابوسفیان ایک بخیل شخص ہے کیا اس کی بلا اجازت اس کا مال میرے لئے جائز ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تمہاری ضرورت کے مطابق جائز ہے۔[5]

۹۹۸۱-احمد بن قاسم بن ریان، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، ثوری، ہشام بن عروۃ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے: نماز میں نیند آنے والے کو چاہیے بستر پر جا کر سو جائے کیونکہ نہ معلوم اس کی زبان سے کیا نکل جائے۔[6]

۹۹۸۲-احمد بن قاسم، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل ہے کہ فرمان نبوی ہے اپنے اہل سے حسن سلوک کرنے والا تم میں سے بہترین ہے اور میں اپنے اہل سے حسن سلوک کرنے والا ہوں۔[7]

۹۹۸۳-عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ قریش مکہ حج کے موقع پر منیٰ ہی سے اور دیگر لوگ عرفات سے واپس ہوتے تھے اس کے بارے میں یہ قرآنی آیت نازل ہوئی پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں تم بھی وہیں سے واپس ہوؤ۔ (بقرہ:۱۹۹)

۹۹۸۴-احمد بن ابراہیم بن جعفر، احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن یونس، خالد بن عبد الرحمن مخزومی، ثوری، ہشام، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام گھر تشریف لاتے وقت اور بیت الخلاء میں جاتے وقت سر ڈھانپ کر رہتے تھے۔

۱۔ صحیح البخاری ۲/۷. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب ۳۰. وفتح الباری ۲/۳۵۰. ۴/۷۷.

۲۔ کنز العمال ۴۲۵۴۷.

۳۔ الاحادیث الضعیفۃ ۲۶۴۱. وکنز العمال ۳۲۳۲۳. ۳۲۳۲۴.

۴۔ صحیح البخاری ۳/۳۴. وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۷.

۵۔ صحیح مسلم ۷/۸۵. ۹/۸۹. وصحیح مسلم، کتاب الأقضیۃ، باب ۴. وفتح الباری ۴/۴۰۵. ۹/۵۰۷،۱۳/۱۳۸. ۱۷۱.

۶۔ سنن الترمذی ۳۵۵. ومسند الامام أحمد ۶/۲۰۲. والمصنف لعبد الرزاق ۴۱۲۲. والسنن الکبری للبیہقی ۲/۱۶. ومشکاۃ المصابیح ۱۲۴۵. وشرح السنۃ ۴/۵۷.

۷۔ سنن الترمذی ۳۸۹۵. وسنن ابن ماجہ ۱۹۷۷. وسنن الدارمی ۲/۱۵۹. والسنن الکبری ۷/۴۶۸ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۶۳. وصحیح ابن حبان ۱۳۱۲. ۱۳۱۵. ومشکاۃ المصابیح ۳۲۵۲. ۳۲۵۳. والترغیب والترہیب ۳/۴۹. والمطالب العالیۃ ۱۵۴۳. وکشف الخفا ۱/۴۶۳. وطبقات ابن سعد ۸/۱۶۳.

۹۹۸۵-ابومحمد بن حیان، حسن بن علی طوسی ومحمد بن مظفر، قاسم بن اسماعیل، ابراہیم بن راشد، علی بن حیان جزری، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے قول عائشہ نقل کیا ہے کہ سر ڈھانپ کر رکھتے تھے۔

۹۹۸۶-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، قاسم بن مساور جوہری، ابوحذیفہ اسحاق بن بشر، سفیان، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ دعا میں بائیں ہاتھ کو پھیلاتے اور (شہادت کی) تسبیح والی انگلی سے اشارہ کرتے اور فرماتے کہ یہ ابلیس کے لئے کاٹنے والی ہے۔

۹۹۸۷-محمد بن مظفر، عبداللہ بن زیاد بن خالد، یمان بن سعید خالد بن یزید، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نیند کے وقت معوذتین پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے چہرہ انور پر پھیر لیتے۔

۹۹۸۸-سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح بن مسلم، احمد بن سعید بن حبشیہ حمصی، عبید اللہ بن قاسم بن عمر ثوری، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قرآن کو اپنی اصوات کے ذریعے مزین کرو۔

۹۹۸۹-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، بشر بن حلال، معاذ بن سیف، سفیان، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے فرمان نبوی ہے، اے عائشہ بخل مت کرو ورنہ تجھ پر بخل کیا جائے گا دوسروں پر خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔[1]

۹۹۹۰-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن عیسیٰ بن ابوایوب عنبری، ابن حسان، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ اور میرے درمیان مقابلہ ہوا تو میں آپ پر سبقت لے گئی، میرے توانا ہونے کے بعد ہمارے درمیان مقابلہ ہوا، اس بار آپ مجھ پر سبقت لے گئے آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ اس کا بدلہ ہے۔

۹۹۹۱-ابوبکر محمد بن حمید بن سہل، ہارون بن علی، ابراہیم بن سعید جوہری، ابوخالد قرشی، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کسی شخص کا جب رمضان عافیت سے گزرتا ہے تو پورا سال عافیت سے گزرتا ہے اور جب جمعہ عافیت سے گزرتا ہے تو پورا ہفتہ عافیت سے گزرتا ہے۔[2]

۹۹۹۲-محمد بن مظفر، عباس بن عمران غزی کوفی، احمد بن جمہور قرقسانی، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، ثوری، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ جمعہ کے عافیت کے ساتھ گزرنے کی وجہ سے پورا ہفتہ عافیت سے گزرتا ہے۔ کوئی پہاڑ، وادی اور کوئی ایسی چیز نہیں جو جمعہ کے دن سے پناہ نہ مانگتی ہو۔[3]

۹۹۹۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، ابونعیم ثوری، ہشام بن عروۃ کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن عوف کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے حضور ﷺ نے حجر اسود کے بابت سوال کیا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے اس کا استلام کر کے اسے چھوڑ دیا آپ نے میری تصویب فرمائی۔[4]

۹۹۹۴-عمر بن احمد بن عمر قاضی، جبیر بن محمد واسطی، زکریا بن یحییٰ بن موسیٰ اکفانی، قبیصہ، ثوری، ہشام بن عروۃ کے سلسلہ سند سے زبیر بن عوام کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے تم میں سے بعض ایسے افراد بھی ہیں جو بلا سوچے اپنی لڑکی کا نکاح غلط انسان سے کر دیتے ہیں ظاہر ہے کہ ایسے ہی اس کے اثرات مرتب ہوں گے۔[5]

۱۔ المطالب العالیة ۸۸۸.

۲۔ الکامل لابن عدی ۱۹۲۷/۵. والدر المنثور ۱۸۸/۱. ومیزان الاعتدال ۵۰۷۲. والمجروحین ۱۴۰/۹. واتحاف السادة المتقین ۲۰۷/۵.

۳۔ المستدرک ۵۹/۲. وأمالی الشجری ۱۲/۲، ۴۸. وتذکرة الموضوعات ۷۰. والدر المنثور ۱۸۸/۱. وتنزیه الشریعة ۱۵۵/۲. وکشف الخفا ۵۹/۱. والفوائد المجموعة ۹۳. واتحاف السادة المتقین ۲۱۲/۳.

۴۔ صحیح ابن حبان ۹۹۹. والمصنف لابن عبدالرزاق ۸۹۰۱. والمطالب العالیة ۱۱۴۹.

۵۔ المصنف ۱۰۳۳۹. وکنز العمال ۴۵۴۰۱.

۹۹۹۵-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم وفاروق خطابی، ابومسلم کشی، محمد بن کثیر، ثوری، سہل بن ابوصالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب تم مشرکین سے راستہ میں ملو تو ان سے سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔[۱]

۹۹۹۶-عبداللہ بن جعفر بن احمد، اسماعیل بن عبداللہ، حسین بن جعفر، ثوری، سہیل بن ابی صالح عن ابیہ کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ سرزمین عرب خزانوں اور نہروں سے نہ بھر جائے۔[۲]

سہیل کی یہ روایت ضعیف ہے اور ثوری سے اس کو کئی اصحاب نے روایت کیا ہے۔

۹۹۹۷-احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسن بن حفص، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ مستقبل میں دریائے فرات کے پل پر پہاڑ سے سونا گرے گا۔ لوگ اس پر باہم نزاع کریں گے اس میں ننانوے فی صد لوگ قتل ہوں گے۔[۳]

۹۹۹۸-سلیمان بن احمد، حفص بن عمرو بن صباح، قبیصہ، ابوحذیفہ، ثوری و احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبدالرحیم، حسین بن حفص، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے جب انسان کہتا ہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو درحقیقت وہی لوگوں کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔[۴]

۹۹۹۹-سلیمان بن احمد، قاسم بن محمد بن دلال قطبہ بن علاء، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اللہ اپنے محبوب بندہ کے بارے میں بذریعہ جبرائیل آسمان والوں کو اس سے محبت کا اور اپنے محبوب بندہ کے بارے میں بذریعہ جبرائیل آسمان والوں کو اس سے بغض کا حکم دیتا ہے۔[۵]

۱۰۰۰۰-عبدالعزیز بن حسن بن بکر بن شرور، ابی، جری، ثوری، ابوبکر بن ابی سبرہ، سہیل بن ابوصالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ لوگ سو اونٹوں کی مانند ہیں لیکن قابل سواری کے ایک بھی نہیں۔

۱۰۰۰۱-ابوبکر عبداللہ بن محمد، ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، عباس بن ولید نرسی، بشر بن منصور، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے دین خیر خواہی کا نام ہے، دین سراپا خیر خواہی ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کس کے لئے؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول اس کی کتاب اور عام وخاص مسلمانوں کے لئے۔

۱۰۰۰۲-محمد بن عمر بن سلم، سعید بن عثمان بن علی نصیصی، اسحاق بن عنبری، یعلی بن عبید، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا ساکت روزہ دار کی مانند ہے۔[۶]

۱۰۰۰۳-محمد بن عمر، محمد بن حسن بن اسماعیل سکونی، احمد بن بدیل، عبدالعزیز بن ابان ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل اس کی مزدوری ادا کرو۔[۷]

۱۔ مسند الامام أحمد ۱/ ۲۵۲. ۲/ ۵۲۵، والسنن الکبری للبیهقی ۹/ ۱۰۳. والمصنف لعبد الرزاق ۹۸۳۷. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۲۳۸. والأدب المفرد ۱۱۱۱. وکشف الخفا ۱/ ۱۰۴. والکامل لابن عدی ۳/ ۱۲۸۷. ولسان المیزان ۲/ ۱۳۲۰. والمیزان ۲۲۶۲.....۲۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۳۷۰. ومجمع الزوائد ۷/ ۳۳۱. والدر المنثور ۲/ ۵۱. وتاریخ أصبهان للمصنف ۱/ ۲۷۵. وکنز العمال ۳۸۵۴۷. ۳۸۵۴۹.....۳۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۶۱. ۳۰۲. ۳۳۲. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۸۳. وفتح الباری ۱۳/ ۸۱. وتاریخ أصبهان للمصنف ۲/ ۲۲۶. والکامل لابن عدی ۳/ ۱۳۵۰. وکنز العمال ۳۸۶۱۳. ۳۸۶۱۴.....۴۔ تاریخ أصبهان للمصنف ۱/ ۱۵۰، ۲۷۶.....۵۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۶۷. والأدب المفرد ۷/ ۱۳۱. والاسماء والصفات للبیهقی ۴۹۸.....۶۔ سنن الترمذی ۲۴۸۶. وسنن ابن ماجه ۱۷۶۵. وسنن الدارمی ۲/ ۹۵. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۸۳. والمستدرک ۱/ ۴۲۲، ۴/ ۱۳۶. وصحیح ابن حبان ۹۵۲. والسنن الباری ۲/ ۱۹۷. ۳۳۱. وکشف الخفا ۲/ ۵۱.

۷۔ السنن الکبری للبیهقی ۶/ ۱۲۱. وسنن ابن ماجه ۲۴۴۳. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۰. والمطالب العالیة ۱۴۲۱. ومجمع الزوائد ۴/ ۹۷، ۹۸. وتلخیص الخبیر ۳/ ۵۹، والترغیب والترهیب ۳/ ۲۳. ومشکاة المصابیح ۲۹۸۷. واتحاف السادة المتقین ۵/ ۴۵۹.

۱۰۰۰۴-محمد بن عمر، سعید بن عثمان نصیصی، اسحاق بن عنبری، عبدالوہاب ثقفی، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قرآن پر اجرت لینے والے کا اجرت کے بقدر ثواب کم ہوتا ہے۔

۱۰۰۰۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن طبری، جہبذی، شعیب بن حرب، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے خشیت الٰہی کی وجہ سے پرنم آنکھ اور راہ خدا میں بیدار رہنے والی آنکھ پر رحمت خداوندی نازل ہو۔

۱۰۰۰۶-ابومحمد بن حیان، اسحاق بن احمد، صالح بن مسمار، ہشام بن سلیمان، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے بلافسق و جنگ کے حج و عمرہ ادا کرنے والا شخص پیدائش کے دن کی مانند معاصی سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۰۰۰۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن محمد بن عبداللہ، شعیب بن حرب، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ مسلمان کا حق دبانے والے پر آپؐ نے تین بار لعنت فرمائی۔[1]

۱۰۰۰۸-ابومحمد بن حیان، اسحاق بن احمد، صالح بن مسمار، ہشام بن سلیمان، ثوری، سہیل عن ابیہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا اور کوئی فسق و فجور نہ کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو ابھی جنم دیا ہے۔[2]

۱۰۰۰۹-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسماعیل بن بہرام کوفی، اشجعی، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو بچھو نے ڈس لیا۔ اس کو شب بھر نیند نہیں آئی آپ ﷺ کو اس کی اطلاع کی گئی تو آپ نے فرمایا اگر وہ شام کو یہ کلمات پڑھ لیتا ''اعوذ بکلمات اللّٰہ التامۃ من شر ما خلق'' تو اس کی یہ حالت نہ ہوتی۔

۱۰۰۱۰-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، شہاب بن خراش، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کہ وقوع قیامت دن میں ہوگا۔[3]

۱۰۰۱۱-محمد بن عمر بن سلم، احمد بن عیسیٰ بن ہارون، ابوحبہ علی بن بھرام، عبدالملک بن ابی کریمہ، ثوری، موسیٰ بن عبیدۃ، سہیل ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور اس کے بندوں سے محبت کرنے والا انسان بہترین خلائق ہے۔ اور سب سے بدبخت وہ شخص ہے جو قسموں پر قسمیں کھائے خواہ اپنی بات میں سچا ہو لیکن اگر وہ جھوٹا ہے تو جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۱۰۰۱۲-قاضی ابواحمد، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حجاج بن یوسف، نعمان بن عبدالسلام، ثوری، سہیل، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ طلوع شمس اور غروب شمس سے قبل فجر و مغرب کی ایک رکعت پانے والے نے گویا فجر و مغرب کو پالیا۔[4]

۱۰۰۱۳-احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن غالب بن حرب، ابوہمام دلال، ثوری، سہیل بن ابوصالح، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، کھانے کی چکناہٹ ہاتھ میں رہنے کے ساتھ شب گزارنے والا اپنے نقصان کا خود ذمہ دار ہے۔[5]

۱۔ الکامل لابن عدی ۲۴۲۳/۶. ۲۔ سنن ابن ماجہ ۲۸۸۹. وسنن النسائی ۱۱۴/۵. ومسند الامام احمد ۴۱۰/۲. والسنن الکبری للبیہقی ۲۶۱،۶۷/۵. وامالی الشجری ۶۷/۲. وتاریخ بغداد ۲۲۲/۱۱. واتحاف السادۃ ۴۸۲/۳. وفتح الباری ۲۰/۴. ۳۔ تاریخ ابن عساکر ۳۴۴/۶، وکنز العمال ۳۸۵۶۲.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۶۵. ومسند الامام أحمد ۲۸۲/۲. والسنن الکبری للبیہقی ۳۶۸/۱.

۵۔ سنن الترمذی ۱۸۵۹. والمستدرک ۱۳۷/۴. والسنن الکبری للبیہقی ۲۷۶/۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۳/۶. والصغیر ۱۹/۲. ومجمع الزوائد ۳۰/۵. والترغیب والترھیب ۱۵۴/۳. وصحیح ابن حبان ۱۳۵۴. وشرح السنۃ ۳۱۷/۱۱. واتحاف السادۃ المتقین ۲۲۴/۵.

(۳۸۸) امام الہدیٰ شعبہ بن حجاج[1]

۱۰۰۱۴-ابو بکر محمد بن ابراہیم، ابو بشر محمد بن احمد ابن حماد، عمرو بن علی، ابو بکر بکراوی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ شعبہ بن حجاج سے بڑا عابد نہیں دیکھا، عبادت کی وجہ سے ان کی ہڈیاں گوشت سے خالی ہو گئیں تھیں۔

۱۰۰۱۵-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن منصور، حمزہ بن زیاد کے سلسلہ سند سے عابد و زاہد شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر میں ثقات سے تمہارے سامنے حدیث بیان کرتا تو تین افراد سے تمہارے سامنے حدیث بیان نہ کرتا۔

۱۰۰۱۶-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، علی بن حسین حامی بلخی کے سلسلہ سند سے عمر بن ہارون کا قول نقل کیا ہے کہ صائم الدہر ہونے کے باوجود شعبہ کمزور نہیں ہوئے لیکن ثوری ماہانہ تین روزوں کی وجہ سے لاغر ہو گئے۔

۱۰۰۱۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع کے سلسلہ سند سے ابو قتیبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ نے اصحاب حدیث سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اے قوم جب بھی تم حدیث میں آگے بڑھو گے تو قرآن کو مؤخر کر دو گے، راوی کہتے ہیں کہ کبھی شعبہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے فرماتے شعبہ کا سر خاک آلود ہو۔

۱۰۰۱۸-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابن منیع کے سلسلہ سند سے ابو قطن کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ بلانسیان کبھی رکوع میں نہیں گئے اور کبھی بھی بلانسیان انہوں نے دو سجدوں کے درمیان قعدہ نہیں کیا۔

۱۰۰۱۹-محمد بن علی، عبداللہ بن عبدالعزیز، عبداللہ بن احمد بن شبویہ، ابو الولید کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ آٹے اور گوشت کی موجودگی میں مجھے دنیاوی کسی چیز کی فکر نہیں۔

۱۰۰۲۰-محمد بن ابراہیم، ابو قاسم بغوی، عباس بن محمد کے سلسلہ سند سے قراد ابو نوح کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ نے میری قمیص دیکھ کر اس کی قیمت کے بارے میں مجھ سے سوال کیا میں نے اس کی قیمت آٹھ درہم بتائی انہوں نے سن کر کہا کہ تمہیں خوف خدا نہیں ہے؟ تم چار درہم کی قمیص خریدتے اور چار درہم صدقہ کر دیتے یہ تمہارے حق میں بہت بہتر تھا۔

۱۰۰۲۱-محمد بن ابراہیم، ابو قاسم بغوی، احمد بن زہیر، یحییٰ بن معین کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ بڑے رقیق القلب انسان تھے، حتیٰ الوسع سائل کی مدد کرتے تھے۔

۱۰۰۲۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، علی بن سہل کے سلسلہ سند سے عفان کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ بارہا فرماتے تھے، اے لوگو! اگر مجھے اپنی حوائج کا خیال نہ ہوتا تو میں کبھی بھی تمہارے ساتھ مجالست نہ کرتا۔ اور ان کی حوائج یہ ہوتی تھیں کہ وہ اپنے پاس والوں سے فقراء کا پوچھ کر ان کی مدد کیا کرتے تھے۔

۱۰۰۲۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابن عمرو باہلی، ابو بکر بن خلاد کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے کبھی بھی شعبہ نے سائل کو محروم نہیں کیا۔ اگر ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو وہ وقتی طور پر مجھ سے لے کر سائل کو دیدیتے تھے پھر بعد میں مجھے واپس کر دیتے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۲۸۰/۷. والتاریخ الکبیر للبخاری ۲۶۷۸/۴. والجرح والتعدیل ۱/۱ ۶۲، ۶۵، ۶۶، وتاریخ بغداد ۲۵۵/۹. والانساب للسمعانی ۳۸۸/۸. والسابق واللاحق ۲۳۵. والکامل فی التاریخ ۱/۱۲، ۱۹۰/۲. وسیر أعلام النبلاء ۲۰۲/۷. وتذکرة الحفاظ ۱۹۳/۱. وتهذیب التهذیب ۳۳۸/۴. والتقریب ۳۵۱/۱. وشذرات الذهب ۲۴۷/۱.

۱۰۰۲۴-محمد بن علی، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد، ابو بکر اعین، یعقوب بن شیبہ، یحییٰ بن ایوب نے ابوقطن کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کے کپڑوں کا رنگ مٹی کے مانند ہوتا تھا وہ بڑے نمازی، روزہ دار اور فیاض تھے۔

۱۰۰۲۵-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن محمد تیمی کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کی کھال پر ہاتھ لگنے سے مٹی جھڑتی تھی۔

۱۰۰۲۶-محمد بن علی، ابو بشر محمد بن احمد، ابوحمید عبداللہ بن محمد مصیصی کے سلسلہ سند سے حجاج کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ گدھے پر سوار تھے، سلیمان بن مغیرہ نے ان سے سوال کیا شعبہ نے کہا خدا کی قسم میرے پاس اس گدھے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے یہ کہہ کر شعبہ نے وہ بھی ان کے حوالے کر دیا۔

۱۰۰۲۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، شبابہ بن سوار و محمد بن علی، ابو بشر محمد بن احمد، عمرو بن علی کے سلسلہ سند سے ابوداؤد طیالسی کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے سلیمان بن مغیرہ شعبہ کے پاس آئے اور ان کے سامنے رونا شروع کر دیا۔ شعبہ نے اس کی وجہ دریافت کی سلیمان نے کہا میرا گدھا مر گیا جس کی وجہ سے میرا جمعہ بھی فوت ہو گیا اور میں لوگوں کا محتاج بن گیا۔ شعبہ نے سلیمان سے اس کی قیمت دریافت کی۔ سلیمان نے کہا کہ تین دینار، شعبہ نے کہا اس وقت میرے پاس صرف تین دینار ہیں، غلام کو کہا کہ میرا بکس لے آؤ، غلام لے آیا اس میں واقعتہً صرف تین دینار تھے، شعبہ نے سلیمان سے کہا کہ یہ لے جاؤ ان کا گدھا خرید لو اور گریہ ختم کر دو۔

۱۰۰۲۸-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے ابونضر کا قول نقل کیا ہے کہ جب شعبہ کشتی میں سوار ہوتے تو سب کو کچھ نہ کچھ دیتے تھے۔

۱۰۰۲۹-ابراہیم، عبداللہ بن محمد، ابوعبدالرحمٰن بن شبویہ، ابی، کے سلسلہ سند سے نضر بن شمیل کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ مساکین کے لئے بہت رحم دل تھے مساکین کو دیکھتے ہی رہتے تھے۔

۱۰۰۳۰-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد، ابوعبدالرحمٰن بن شبویہ، مسلم بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ شعبہ کی مجلس میں جب سائل آتا تو اسے نوازنے کے بعد ہی اس سے باتیں کرتے تھے۔ ایک روز ایک سائل کھڑا ہوا پھر وہ بیٹھ گیا۔ شعبہ نے اس سے اس کی وجہ دریافت کی اس نے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے مجھے ایک درہم دینے کا وعدہ کیا ہے۔

۱۰۰۳۱-محمد بن ابراہیم، عبداللہ ابن شبویہ، عبدان بن عثمان کے سلسلہ سند سے ان کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کے گھوڑے کی زین اور لگام سمیت چند درہم قیمت تھی۔

۱۰۰۳۲-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن احمد بن شبویہ، عبدان کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند روایت کیا۔

۱۰۰۳۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق محمد بن عروۃ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ مہدی نے شعبہ کو تیس ہزار درہم ہدیہ کئے شعبہ نے انہیں تقسیم کر دیا۔

۱۰۰۳۴-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، اسماعیل بن ابی کریمہ کے سلسلہ سند سے یزید بن ہارون کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کہتے تھے کہ فقرا کی طرف سے کچھ مت لکھو۔

۱۰۰۳۵-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن بغوی، فضل بن سہیل، یعقوب بن اسحاق کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ شعبہ امیر المؤمنین فی الحدیث تھے۔

۱۰۰۳۶-ابوحسین عیسیٰ بن حامد بن بشر بن عیسیٰ، جدی محمد بن حسان، شعیب بن حرب کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں عمرو بن دینار کے پاس پانچ سو بار گیا میں نے ان سے ایک سو احادیث کا سماع کیا۔

۱۰۰۳۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک حدیث کی سماعت کے لئے کئی

کئی بار صاحب حدیث کے پاس گیا ہوں۔

۱۰۰۳۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سعید ابوقدامہ کے سلسلہ سند سے ابوولید کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک حدیث کے بابت شعبہ سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا خدا کی قسم میں تم سے حدیث بیان نہیں کروں گا کیونکہ میں نے صرف ایک بار اس حدیث کا سماع کیا ہے۔

۱۰۰۳۹-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، ابویعلی محمد بن عباد کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مکہ کے راستہ میں شعبہ سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا اسود بن قیس کے پاس حدیث کے استفادہ کے لئے جارہا ہوں۔

۱۰۰۴۰-احمد بن جعفر بن علی ابار، ابوشہاب باجدانی حمیدی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز بارش کے دوران گدھے پر سوار شعبہ سے میری ملاقات ہوئی، میں نے ان سے کہا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا میں اسود بن قیس کے پاس چند احادیث کی سماعت کے لئے جارہا ہوں۔

۱۰۰۴۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ، عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابواسحاق سے پوچھا کہ تم نے حضرت عقبہ بن عامر کی یہ حدیث ”کنا نتناوب الرعیتہ“ کا سماع کس سے کیا؟ انہوں نے کہا عبداللہ بن عطا سے پھر میں عبداللہ بن عطا کے پاس گیا اور ان سے وہی سوال کیا انہوں نے کہا زیاد بن مخراق سے پھر ان سے میں نے یہی سوال کیا انہوں نے فرمایا شہر بن حوشب سے میں نے اس کا سماع کیا ہے۔

۱۰۰۴۲-محمد بن سلم بن عقیلی، حسن بن مثنیٰ، محمد بن سعید، نصر بن حماد بجلی، شعبہ، اسرائیل، ابواسحاق، عبداللہ بن عطا کے سلسلہ سند سے عقبہ بن عامر کا قول نقل کیا ہے کہ ہم باری باری اونٹ چراتے تھے۔ میں باوضو ہو کر آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، صحابہ کرام آپؐ کے اردگرد حلقہ بگوش تھے۔ میں بالکل آپ کے قریب جا بیٹھا اس وقت آپ نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت پڑھنے والے کے اللہ تعالیٰ گزشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۱۰۰۴۳-ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یحییٰ قصار، احمد بن عاصم، محمد بن یحییٰ بن کثیر حرانی، ابوداؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ جس حدیث میں لفظ ”حدثنا اور اخبرنا“ نہ ہو تو وہ حدیث کمزور ہے۔

۱۰۰۴۴-نصر بن ابی نصر طوسی، ابوعلی بن سعید حرانی، محمد بن یحییٰ بن کثیر حرانی، ابوداؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ جس حدیث میں لفظ حدثنی اور سمعت کا ذکر ہو تو گویا وہ حدیث ہاتھوں ہاتھ پہنچی ہے ورنہ وہ حدیث کمزور ہے۔

۱۰۰۴۵-سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، علی بن مدینی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کیا ہے کہ میں بیس سال تک شعبہ کی خدمت میں رہا میں نے یومیہ ان سے تیرہ سے زائد احادیث کا سماع کیا۔

۱۰۰۴۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سفیان کے سلسلہ سند سے حماد بن سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ حمید کے پاس آئے اور ان سے کسی حدیث کے بابت سوال کیا حمید نے ان سے وہ حدیث بیان کر دی شعبہ نے ان سے پوچھا اس حدیث کا سماع تم نے کس سے کیا حمید نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ شعبہ نے کہا پھر مجھے بھی تمہاری بیان کردہ حدیث کی ضرورت نہیں۔ شعبہ کے جانے کے بعد حمید نے کہا میں نے اس حدیث کا سماع انس سے کیا ہے لیکن چونکہ شعبہ نے مجھ سے تلخ انداز سے بات کی اس لئے میں نے بھی اسی طرح کا جواب دیدیا۔

۱۰۰۴۷-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، محمد بن اسماعیل واسطی کے سلسلہ سند سے یزید بن ہارون کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ

نے حدیث مروی عن عمر شرقی بن قطامی بیان کر کے کہا کہ اگر میں نے شرقی بن قطامی کو نہ دیکھا ہو تو میرا کل مال مساکین پر صدقہ ہے کیونکہ اس صورت میں میں نے حضرت فاروق اعظم پر گویا کذب کا الزام لگایا۔

۱۰۰۴۸- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید کے سلسلہ سند سے خضر بن یسع کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ سخت گرمی میں چادر ڈال کر جاتے ہوئے دیکھے گئے کسی نے ان سے کہا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک جھوٹے محدث کا علاج کرنے جا رہا ہوں۔

۱۰۰۴۹- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابن کاسب، سلیمان بن حرب کے سلسلہ سند سے حماد بن یزید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ ہاتھ میں مٹی کا ڈھیلا لئے مجھ سے ملے میں نے کہا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ابان بن ابی عیاش کے پاس جا رہا ہوں ان کو قاضی کی مجلس میں پیش کرتا ہے کیونکہ انہوں نے حدیث بیان کرنے میں کذب سے کام لیا ہے میں نے ان سے کہا کہ مجھے آپ کے بارے میں عبدالقیس کا خطرہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ان سے میری بات ہو چکی ہے حماد کہتے ہیں کہ کچھ روز کے بعد جب دوبارہ میری ملاقات شعبہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا اے ابو اسماعیل میں نے اس دن ابان کے بارے میں غور و فکر کیا تو مجھے ان کے معاملے میں سکوت بہتر معلوم ہوا اس لئے میں نے کچھ نہیں کیا۔

۱۰۰۵۰- محمد بن مظفر، محمد بن عبداللہ بن زحر مقری، زکریا بن ابان واسطی، اسماعیل بن قعنب کے سلسلہ سند سے حماد بن یزید کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے شعبہ کو ابان کی بابت سکوت کا مشورہ دیا۔ انہوں نے اسے قبول کر لیا اس کے بعد ایک روز شعبہ بارش میں نہا رہے تھے انہوں نے مجھے پکار کر کہا اے ابو اسماعیل مجھے ابان نظر آ گیا ہے اب میں ان کا علاج کرنے جا رہا ہوں میں نے ان کو یاد دلاتے ہوئے کہا آپ نے اس معاملے میں سکوت کا ارادہ کیا تھا انہوں نے کہا کہ اب مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا چنانچہ وہ ابان کے پیچھے چلے گئے۔

۱۰۰۵۱- محمد بن ابراہیم، ابو عروبہ، ہلال بن علاء، ابی، کے سلسلہ سند سے حماد بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ ہاتھ میں کچھ لئے دوڑے جا رہے تھے میں نے وجہ پوچھی انہوں نے کہا کہ ایک محدث کاذب کا علاج کرنے جا رہا ہوں میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے ایوب نے حدیث بیان کی ہے کہ اس کے بعد وہ واپس لوٹ گئے۔

۱۰۰۵۲- محمد بن ابراہیم، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد، ابن ابی برۃ کے سلسلہ سند سے جدی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے شعبہ کو سرعت سے جاتے دیکھا میں نے اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے فرمایا جعفر بن زبیر کا علاج کرنے جا رہا ہوں کیونکہ انہوں نے روایت حدیث میں کذب سے کام لیا ہے۔

۱۰۰۵۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابو قدامہ عبید اللہ بن سعید کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ کے ساتھ میں ایک شخص کے پاس سے گزرا شعبہ نے اس کی بابت کہا کہ اس حدیث کے بیان کرنے میں کذب سے کام لیا ہے خدا کی قسم اگر شرعاً اس حالت میں میرے لئے سکوت جائز ہوتا تو میں کبھی بھی اس کے بارے میں یہ بات نہ کرتا۔

۱۰۰۵۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن ابی ربیع کے سلسلہ سند سے یزید بن ہارون کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے شعبہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ابان کے واسطہ سے حدیث بیان کرنے سے میرے لئے زنا کرنا بہتر ہے۔

۱۰۰۵۵- محمد بن علی، محمد بن احمد، محمد بن ابی رجاء مصیصی، شعیب بن حرب کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ سماع کے بغیر کسی کے حوالے سے بیان حدیث سے میرے لئے زنا کاری بہتر ہے۔

۱۰۰۵۶- ابراہیم بن محمد بن محمد بن یحییٰ زکی، ابراہیم بن عبدالاعلیٰ، محمد بن اسحاق، دارمی کے سلسلہ سند سے بشر بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ فرمایا کرتے تھے کہ بلا سماع بات کرنے سے آسمان یا کسی محل سے زمین پر چھلانگ لگانا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۰۰۵۷-ابراہیم بن عبید اللہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم کے سلسلہ سند سے ابو داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ نے کسی کے واسطے سے حدیث بیان کی پھر اس کا کذب انہیں معلوم ہو گیا شعبہ نے اس سے کہا کہ میں تمہاری حدیث تمہیں واپس کرتا ہوں۔

۱۰۰۵۸-ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ انسان حدیث کی اسناد طلب نہ کرنے تک دین کی کشادگی پر ہے۔

۱۰۰۵۹-ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابو قدامہ، عبد الرحمن بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابو قدامہ، عبد الرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں صرف اس حدیث ''عن شعبہ عن قتادہ عن انس سووا صفوفکم '' کی سماعت کے بارے میں مشکوک ہوں۔ نیز شعبہ ہی کا قول ہے کہ ایک حدیث کے علاوہ تمام حدیثوں کے بارے میں بیان کرنے والے نے مجھ سے کہا کہ میں نے اس حدیث کا سماع کیا ہے۔

۱۰۰۶۰-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن خالد، شبابہ کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ خصیب بن جحد میرے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ میں نے انہیں حمام میں بلا ازار دیکھا ہے۔

۱۰۰۶۱-احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، عبد الرحمن بن حازم ابو محمد بلخی کے سلسلہ سند سے مکی بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ عمران بن جدیر کے پاس آتے تھے اور ان سے کہتے تھے اے عمران آؤ ہم باہم مل کر اصحاب حدیث کے حالات کے بارے میں کچھ گفتگو کریں۔

۱۰۰۶۲-محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن محمد بغوی، ابو بکر اعین، محمد بن جعفر مدائنی کے سلسلہ سند سے وزاق کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ سے کہا کہ آپ نے ابو زبیر کی حدیث کیوں چھوڑ دی شعبہ نے کہا کہ ان کو ناپ تول میں صحیح نہیں پایا۔

۱۰۰۶۳-محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، احمد بن ابراہیم، ابو داؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار معاویہ بن قرۃ نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ اس حدیث کا سماع آپ نے کس سے کیا؟ انہوں نے کہا کہ فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی لہٰذا آپ مجھ پر اعتراض نہیں کر سکتے۔

۱۰۰۶۴-محمد بن ابراہیم، ابو عروبہ، احمد بن سلیمان، محبوب بن عبد الجبار کے سلسلہ سند سے عیسیٰ بن یونس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ نے مجھ سے کہا کہ تمہارے دادا نے حارث سے صرف چار احادیث کا سماع کیا ہے میں نے ان سے سوال کیا کہ یہ بات آپ کو کیسے معلوم ہوئی؟ انہوں نے فرمایا آپ کے دادا نے خود مجھ سے بیان کی ہے۔

۱۰۰۶۵-محمد بن ابراہیم، ابو عروبہ، بندار، امیہ بن خالد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ابو اسحاق سے کہا شعبہ آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ نے علقمہ سے کسی چیز کا سماع نہیں کیا ابو اسحاق نے کہا شعبہ کی بات بالکل صحیح ہے۔

۱۰۰۶۶-ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ابو اسحاق نے ابو وائل سے صرف دو حدیثوں کا سماع کیا ہے۔

۱۰۰۶۷-ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن محمد، خالد بن خداش کے سلسلہ سند سے ادریس بن اخت جریر بن حازم کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کی وفات کے بعد ایک روز میں نے انہیں خواب میں دیکھا میں نے ان سے سوال کیا کہ سب سے سخت عمل آپ نے کون سا پایا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ اسماء الرجال کے بارے میں چشم پوشی کو میں نے سب سے سخت پایا۔

۱۰۰۶۸-ابراہیم بن محمد، محمد بن اسحاق، محمد بن منصور کے سلسلہ سند سے عفان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے شعبہ سے عن حرف کے بارے میں سوال کیا۔ شعبہ نے فرمایا کہ آسمان سے زمین پر گرنا میرے لئے تدلیس سے بہتر ہے۔

۱۰۰۶۹-عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو جعفر اخرم، عبید اللہ بن حجاج بن منہال، منہال بن بحر کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل [illegible] کہ میں

روزانہ سواری پر سوار ہو کر ابن عوف سے مؤاخذہ کرنے پر قادر ہوتا تو ضرور ایسا کرتا۔

۱۰۰۷۰-محمد بن ابراہیم، محمد بن یعقوب، خطیب معمر بن ابراہیم بن ربیع بن میتب، منہال بن بحر کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو سوچ سمجھ کر حدیث روایت کرو، قرۃ بن خالد، سلیمان بن مغیرہ، اسود بن شیبان ابن عون سے حدیث روایت نہ کرو۔ کاش میں روزانہ سواری پر سوار ہو کر ابن عون سے مؤاخذہ کرنے پر قادر ہوتا۔

۱۰۰۷۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمن بن مہدی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ بلا طلب علم حدیث دنیا سے جانے والے انسان پر مجھے افسوس ہے۔

۱۰۰۷۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند نے حماد بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کے علاوہ حدیث کے بارے میں مجھ پر اعتراض کرنے والے کی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ فن حدیث کے ماہر ہیں۔

۱۰۰۷۳-ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، دارمی کے سلسلہ سند سے ابونصر کا قول نقل کیا ہے کہ سلیمان بن مغیرہ شعبہ کا تذکرہ کرتے وقت انہیں سید المحدثین کا لقب دیتے تھے اور شعبہ سلیمان کے تذکرہ کے وقت انہیں سید القراء کا لقب دیتے تھے۔

۱۰۰۷۴-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن ابی عاصم، عثمان بن طالوت، مسدد کے سلسلہ سند سے یحیٰی بن سعید قطان کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک شخص نے سوال کے باوجود حدیث بیان نہیں کی، میں نے اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے فرمایا یہ قصہ گو لوگ اپنی طرف سے حدیث میں زیادتی کرنے والے ہیں۔

۱۰۰۷۵-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بغوی، عمرو الناقد کے سلسلہ سند سے ابوعیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ کو حدیث میں لفظ "اخبرنی" اچھا لگتا تھا۔

۱۰۰۷۶-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد، محمد بن اسحاق ابن ابی رزمہ، عبدان، ابی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر مجھے لوگوں سے حیا نہ ہوتی تو میں ابان کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھتا۔

۱۰۰۷۷-محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن سعید دارمی کے سلسلہ سند سے بکر بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ نماز فجر پڑھ کر دیر تک خاموش رہے۔ اس کے بعد مجھ سے فرمایا تمہارا خیال ہے کہ میں اب تک تسبیح میں مشغول تھا حالانکہ میں صبح سے دو حدیثیں یاد کرنے لگا تھا اور اب الحمدللہ وہ مجھے یاد ہو چکی ہیں۔

۱۰۰۷۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جعفر بن ہاشم، ابوولید طیالسی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں قتادہ کے پاس گیا میں نے ان سے حدیث کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے مجھے دو حدیثیں بتائیں میں نے انہیں یاد کرنا شروع کر دیا پھر اور بتانے لگے، میں نے ان سے کہا پہلے میں ان دو کو اچھی طرح یاد کرلوں اس کے بعد دوسری احادیث مجھ سے بیان کرنا۔

۱۰۰۷۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، علی بن سہل، عفان، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ایوب نے ہم سے کہا کہ اب تمہارے سامنے حدیث کے شہسوار تشریف لائیں گے تم ان سے خوب استفادہ کرنا، حماد کہتے ہیں کہ [illegible] تشریف آوری پر ہم نے ان سے خوب استفادہ کیا۔

۱۰۰۸۰-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری کے سلسلہ سند سے یحیٰی بن سعید قطان کا قول نقل کیا ہے کہ جو حدیث بیان کرتے وقت مجھ سے کہتا ہے کہ میں نے فلاں سے حدیث سنی میں اس کا غلام ہوں۔

۱۰۰۸۱-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، ابی، کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ قتادہ مجھ سے شعر کے بارے میں سوال کرتے تھے میں ان سے کہتا کہ میں آپ کو شعر اور آپ مجھے حدیث سنائیں۔

۱۰۰۸۲-علی بن محمد بن احمد مقری، سلم بن عصام، ابن ابی صفوان، حوثرۃ، عقیل بن یحییٰ، ابوداؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر شعر کا فن نہ ہوتا تو میں شعبی کو تمہارے پاس لاتا۔

۱۰۰۸۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، علی بن شعیب، عباس بن محمد، ابوولید کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک حدیث کے علاوہ اگر میں تم سے طلحہ کے واسطہ سے کوئی حدیث بیان کروں تو مجھے جیل میں ڈال دینا۔

۱۰۰۸۴-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، یعقوب حضرمی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ دو حدیثوں کے علاوہ اگر کوئی تم سے علی بن بدیمہ کے سلسلہ سند سے حدیث بیان کرے تو تم اس کی بات مت قبول کرو۔

۱۰۰۸۵-ابراہیم بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمود بن غیلان، شبابہ، ابوداؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ابو اسحاق نے حارث سے صرف چار احادیث کا سماع کیا۔

۱۰۰۸۶-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد، مسلم کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابوالمہزم کو ثابت بنانی کی مجلس میں دیکھا وہ فقط ایک پیسے کے عوض نوے احادیث سنا دیتے تھے۔

۱۰۰۸۷-محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم بن ولید بن صالح، محمد بن ابی صفوان کے سلسلہ سند سے امیہ بن خالد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے شعبہ سے سوال کیا کہ آپ محمد عرزمی اور عبدالملک بن ابی سلیمان سے احادیث کیوں بیان نہیں کرتے، جبکہ وہ فن حدیث کے ماہر بھی ہیں؟ انہوں نے فرمایا ان کی مہارت کی وجہ سے ہی میں نے ان کو چھوڑا ہے۔

۱۰۰۸۸-علی بن محمد بن احمد مقری، سلم بن عصام، ابن ابی صفوان ثقفی کے سلسلہ سند سے امیہ بن خالد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے شعبہ سے عبدالملک بن ابی سلیمان عرزمی سے حدیث بیان نہ کرنے کی وجہ دریافت کی انہوں نے فرمایا انہیں چھوڑ دو میں نے عرض کیا کہ آپ محمد بن عبیداللہ سے تو احادیث بیان کرتے ہیں اور عبدالملک سے فن حدیث کے ماہر ہونے کے باوجود بیان نہیں کرتے انہوں نے فرمایا ان کی مہارت کی وجہ سے ہی میں نے ان سے حدیث بیان کرنا چھوڑ دی۔

۱۰۰۸۹-محمد بن اسحاق بن ابراہیم، ابوغالب علی بن محمد بن نصر، محمد بن محمد عبدالرحمٰن بن سہم، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اشراف سے احادیث بیان کرو کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولتے۔

۱۰۰۹۰-سہل بن عبداللہ بن حفص تستری، حسن بن عثمان، محمد بن منصور کے سلسلہ سند سے حمزہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ نے ہم سے کہا کہ اگر میں ثقات سے حدیث بیان کرتا تو تین افراد سے احادیث بیان نہیں کرتا۔

۱۰۰۹۱-محمد بن علی، محمد بن ابراہیم بن بطال، عباس، قراد ابونوح کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار قیس بن ربیع کے ساتھ مسجد میں بیٹھا تھا۔ قیس نے ایک بات "حدثنا ابو حصین" کا تکرار اس قدر کیا کہ مجھے مسجد کی چھت گرنے کا خوف پیدا ہو گیا۔

۱۰۰۹۲-محمد بن علی، محمد بن جعفر طبری، عباس، قراد ابونوح کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر میں کسی محدث کے پاس جاؤں اور اس کے پاس صرف چار احادیث ہوں تو میں ان میں سے تین کے بارے میں عدم سماع کا دعویٰ کروں گا۔

۱۰۰۹۳-احمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم قطان سلمہ بن شبیب، حسن بن ولید کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ بے شمار احادیث کا سماع مجھ سے چھوٹ گیا۔

۱۰۰۹۴-علی بن محمد بن احمد مقری، سلم بن عصام، ابراہیم بن بسطام زعفرانی، ابوعاصم کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ سواری پر حدیث کے طالب کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

۱۰۰۹۵-محمد بن ابراہیم، ہیثم بن خلف، احمد الدورقی ابن مہدی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے صاحب حدیث ہوش

سے کام لو کہیں اس کی وجہ سے تم ذکر الٰہی، نماز اور صلہ رحمی سے غافل نہ ہو جاؤ۔

۱۰۰۹۶- حبیب بن حسن، احمد بن ابراہیم عطار سہل بن ابی سہل، بشر بن خالد، شبابہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں شعبہ کی وفات کے روز ان کے پاس گیا، وہ اس وقت رو رہے تھے، میں نے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا کاش میں حمام کی آگ کا ایندھن ہوتا اور علم حدیث سے ناواقف ہوتا۔

۱۰۰۹۷- محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، ابراہیم بن سعید جوہری، ابوقطن کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں علم حدیث ہی میرے لئے دخول دوزخ کا سبب نہ بن جائے۔

۱۰۰۹۸- محمد بن علی، ابواسامہ بن علی بن سعید، فہر بن سلیمان، ربیع بن نافع، سلیمان بن حیان کوفی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو علم کی وجہ سے بہت سی چیزوں سے انسان نواز دیا جاتا ہے۔

۱۰۰۹۹- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، مسلم بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر مجھے مساکین کی فکر نہ ہوتی تو میں کبھی بھی حدیث بیان نہیں کرتا۔ میں ان کو کچھ دینے کے لئے ہی حدیث بیان کرتا ہوں۔

۱۰۱۰۱- سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحاق مخرمی کے سلسلہ سند سے عفان کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ بار بار فرمایا کرتے تھے، اگر مجھے ضعیف خواتین کی فکر نہ ہوتی تو میں کبھی بھی تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔

۱۰۱۰۲- محمد بن علی، عبدان بن احمد، حسن بن شجاع، ابوولید کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے امام کی مثل کوئی نہیں دیکھا وہ مجھے قرآن سناتے تھے جسے میں یاد نہیں کرتا تھا اور میں ان کو حدیث سناتا تھا جسے وہ یاد نہیں کرتے تھے۔

۱۰۱۰۳- ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم صفار، محمد بن اسحاق بن خذیمہ، محمد بن یزید اسفاطی کے سلسلہ سند سے ابوداؤد کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک روز شعبہ کے پاس تھا۔ ان کے گھر کی چھت پر ایک تھیلی لٹکی ہوئی تھی۔ شعبہ نے ہم سے کہا کہ میں نے اس میں یہ حدیث لکھی ہے ''عن الحکم عن ابن ابی لیلیٰ عن علی کرم اللہ وجھہ عن النبی ﷺ مالو حدثتکم بہ لرقصتم واللہ لاحدثتکموہ''۔

۱۰۱۰۴- ابوعمر بن ابی وردحمزہ کاتب عقدی، عباس دوری، قراد ابونوح کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر خط کے ذریعے اجازت صحیح ہوتی تو پھر حدیث کے لئے سفر کرنا بے فائدہ ہوتا۔

۱۰۱۰۵- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ومحمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، ابونضر وعلی بن فضل، محمد بن ایوب، ابوولید، سلیمان بن حرب، شعبہ، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں سخت بیمار تھا۔ آپؐ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ نے اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈال دیا تو اس کی برکت سے میں صحت یاب ہو گیا، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا کلالتہ میری وارث ہوگی؟ اس وقت یہ آیت قرآنی نازل ہوئی (ترجمہ) (اے پیغمبر) لوگ تم سے کلالتہ کے بارے میں حکم خدا دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ خدا کلالتہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کے اولاد نہ ہو تو اور نہ ماں باپ اور اس کے بہن ہو تو اس کو بھائی کے ترکہ میں سے آدھا حصہ ملے گا اور اگر بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے تمام مال کا وارث بھائی ہوگا اور اگر مرنے والے بھائی کی دو بہنیں ہوں تو دونوں بھائی کے ترکہ میں دو تہائی اور اگر بھائی اور بہن یعنی مرد اور عورتیں ملے جلے وارث ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے۔ یہ احکام خدا تم سے اس لئے بیان فرماتا ہے کہ بھٹکتے نہ پھرو اور خدا ہر چیز سے واقف ہے (سورۃ نساء ۱۷۶)۔

۱۰۱۰۶ عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد و فاروق بن عبدالکریم، ابومسلم کشی ومحمد بن علی بن سہل محمد بن جدوئی، علی بن جعد، شعبہ، محمد بن

منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ میں اپنے والد کے قرض کے سلسلہ میں آپؐ کے پاس آیا، آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں، آپ نے فرمایا میں، میں کیا ہوتا ہے۔ ۱

۱۰۱۰۷-سلیمان بن احمد، خطاب بن سعید، ثقفی، مؤمل بن اہاب، مؤمل بن اسماعیل، ثوری، شعبہ، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ سے اجازت طلب کی اس کے بعد گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا۔

۱۰۱۰۸-محمد بن مظفر، اسحاق بن بنان، حبیش بن مبشر، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، رزق کے معاملہ کو مشکل مت سمجھو کیونکہ موت سے قبل رزق اس کو مل کر رہتا ہے، اے لوگو اللہ سے ڈرو، مال حلال طریقہ سے کماؤ۔ ۲

۱۰۱۰۹ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم، محمد بن اسحاق بن حزیمہ، حاتم بن بکر بن غیلان عیسیٰ بن واقد، شعبہ، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے جب کوئی شخص امام کے دوران خطبہ مسجد میں آئے تو وہ بیٹھنے سے قبل دو رکعت پڑھ لے۔ ۳

۱۰۱۱۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، عمرہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ طلوع صادق کے بعد بالکل مختصر دو رکعت پڑھتے تھے۔

۱۰۱۱۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و فاروق، ابومسلم، سلیمان بن حرب وعیب وابواسحاق، حمزہ، یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن عمرو بن حسن کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر لوگوں نے سایہ کیا ہوا ہے اور لوگ اس کے اردگرد جمع ہیں۔ آپ نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ روزہ دار ہے، آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ ۴

۱۰۱۱۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عبداللہ، محمد بن ابی بکر بن عمرو بن حزم و محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے عروۃ بن زبیر کا قول نقل کیا ہے فرمان نبوی ہے کہ اپنی شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرو۔ ۵

۱۰۱۱۳-ابواسحاق بن حمزہ، ابویعلی، محمد بن خطاب، مؤمل، شعبہ، محمد بن ابی بکر بن عمرو بن حزم، عباد بن تمیم کے سلسلہ سند سے ان کے چچا کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ استسقاء کے وقت قلب رداء کرتے تھے۔

۱۰۱۱۴-محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن غالب بن حرب، ابوولید بن ہشام، عبدالملک، شعبہ، ثوری، محمد بن اسحاق، زہری، محمد بن جبیر بن مطعم

۱۔ فتح الباری ۱۱/۳۵. ۲۔ المستدرک ۲/۴. والسنة لابن أبی عاصم ۱/۱۸۳. والسنن الکبری للبیهقی ۵/۲۶۵. وصحیح ابن حبان ۱۰۸۴. والترغیب والترهیب ۲/۵۳۴.

۳۔ سنن الدارمی ۱/۳۶۴. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۱۹۴. وسنن الدارقطنی ۲/۱۴. وسنن أبی داؤد ۱۱۱۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۱۹۵. ومجمع الزوائد ۲/۱۸۴. وفتح الباری ۲/۴۱۱.

۴۔ صحیح البخاری ۳/۴۴. وصحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۱۵. وفتح الباری ۴/۱۸۴.

۵۔ سنن النسائی ۱/۱۰۰. وسنن ابن ماجة ۴۷۹ومسند الامام احمد ۶/۴۰۷. والسنن الکبری للبیهقی ۱/۱۲۸. والمستدرک ۱/۱۳۸. وسنن الدارقطنی ۱/۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸؛ والمصنف لعبد الرزاق ۴۱۲. وصحیح ابن خزیمة ۳۳. وموطا مالک ۴۲. وطبقات ابن سعد ۸/۱۷۹. وکشف الخفا ۱/۱۰۲.

کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے قطع رحمی کرنے والا انسان جنت میں نہیں جائے گا۔[۱]

۱۰۱۱۵- محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے مسواک دہن کی پاکیزگی اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔

۱۰۱۱۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وفاروق الخطابی، ابومسلم، حجاج بن منہال، ابواحمد محمد بن احمد، خلیفہ، محمد بن کثیر، شعبہ، محمد بن عبدالجبار، محمد بن کعب قرظی کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز رشتہ رحم کی زبان ہوگی جو اللہ کے حضور عرض کرے گی کہ اے باری تعالیٰ دنیا میں مجھے کاٹا گیا، مجھ پر ظلم ہوا، مخلوق نے میرے ساتھ بدسلوکی کی اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس نے تجھ سے دنیا میں تعلق جوڑا، آج میں اس سے جوڑوں گا اور جس نے تجھ سے قطع تعلقی کی آج میں اس سے قطع تعلقی کروں گا تو اس پر بھی راضی نہیں ہے۔[۲]

۱۰۱۱۷- ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن عبدان ومحمد بن مظفر، احمد بن سعید، جعفر بن محمد بن عامر مخرمی، عفان بن مسلم، شعبہ، ابن عجلان کے سلسلہ سند سے عیاض بن ابی خدری کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ کے زمانہ میں ہم گندم یا جو کا ایک صاع صدقہ فطر ادا کرتے تھے۔

۱۰۱۱۸- ابوبکر آجری، ابواسحاق بن حمزہ، عبداللہ بن ابی رواد، عباد بن زیاد ساجہ، ابن ابی عدی، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، ابی رجال، عمرہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر نے زمانہ جاہلیت ہی سے شراب استعمال نہیں کی کیونکہ ایک بار انہوں نے شراب کے نشہ میں بدمست ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں پائخانہ اٹھا کر منہ کے قریب کرتا ہے لیکن اس کی بدبو کی وجہ سے پھر ہاتھ نیچے لے جاتا ہے۔ ابوبکر نے یہ ماجرا دیکھ کر شراب نوشی کو اپنی ذات پر حرام کرلیا۔

۱۰۱۱۹- ابوعمر مطہر بن احمد حنظلی، محمد بن عباس بن ایوب، محمد بن محمد بن یزید اسفاطی، ابوعتاب سہل بن حماد، شعبہ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے آگ پر تیار ہونے والی شے کے استعمال سے وضو لازم ہوجاتا ہے، ابن عباس نے ابوہریرہ سے سوال کیا کہ پھر تو گرم پانی سے وضو نہیں ہوگا، ابوہریرہ نے جواب میں فرمایا کہ حدیث نبوی کا مثالوں سے موازنہ نہیں کیا جاتا۔

۱۰۱۲۰- محمد بن مظفر علی بن احمد بن سلیمان، سلمہ بن شبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابن ابی زیب، زہری، عروۃ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ روزہ کی حالت میں ازواج مطہرات کا بوسہ لیتے تھے۔

۱۰۱۲۱- محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ہارون بن عبداللہ، روح، شعبہ، محمد، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ گرمی دوزخ کی تپش سے ہے لہٰذا پانی کے ذریعے تم اسے ختم کرو۔[۳]

۱۰۱۲۲- ابوبحر محمد بن حسن، محمد بن یونس، ابوداؤد طیالسی، شعبہ، ابوزبیر، جابر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

۱۰۱۲۳- محمد بن مظفر، احمد بن علی بن شعیب، احمد بن عبدالرحیم بغدادی، عاصم بن علی، شعبہ، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک غلام نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر آپ سے بیعت کی درخواست کی، آپ نے بلاتحقیق اسے بیعت فرمالیا، اس کے بعد اس کا آقا آگیا، آپ نے اس غلام کو دو حبشی غلاموں کے عوض خرید لیا، اس کے بعد آپؐ بلاتحقیق (غلام یا آزاد) بیعت نہیں فرماتے تھے۔

۱۔ صحیح البخاری ۶/۸. وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۲، وفتح الباری ۱۰/۴۱۵.

۲۔ الدر المنثور ۶/۶۴.

۳۔ صحیح البخاری ۴/۱۴۶، ۷/۱۶۷. وصحیح مسلم، کتاب السلام ۸۳. وفتح الباری ۱۰/۱۷۴، ۱۷۵.

۱۰۱۲۴-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، روح بن عبادۃ، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن، کریب، ابن عباس کے سلسلہ سند سے جویریہؓ کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار مسجد میں دعا کر رہی تھی کہ آپ میرے قریب سے گزرے۔ پھر نصف النہار کے وقت آپؐ دوبارہ میرے قریب سے گزرے، آپ نے مجھ سے سوال کیا کہ تم اس وقت سے اب تک اسی حالت پر ہو میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں ان کا صرف تین بار کہہ لینا اس سے بہتر ہے وہ کلمات یہ ہیں **سبحان اللہ عدد خلقہ** تین بار، **سبحان اللہ رضی نفسہ** تین بار **سبحان اللہ زنۃ عرشہ** تین بار **سبحان اللہ مداد کلماتہ** تین بار"۔[1]

۱۰۱۲۵-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابوعون ثقفی محمد بن عبید اللہ، جابر بن سمرۃ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو فرمایا لوگوں نے تمہاری ہر چیز میں شکایت کی ہے حتی کہ نماز میں بھی شکایت کی ہے حضرت سعد نے عرض کیا: میں پہلی دو رکعتوں کے اندر قرأت میں طوالت اختیار کرتا تھا جبکہ آخری دو رکعت میں اختصار سے کام لیتا تھا۔ اور میں نے نبی ﷺ کی اقتداء میں جس طرح نماز پڑھی ہے اس سے کسی چیز میں کوتاہی نہیں کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تب تمہارا خیال بہتر ہے۔

۱۰۱۲۶-محمد بن علی حبیش، یحیٰی بن محمد، عمران بن بکار و ابو اسحاق بن حمزہ، اسحاق بن موسیٰ رملی، عمران بن بکار، حسن بن حمیر حزاری، جراح بن ملیح بن بہرانی، شعبہ بن حجاج، محمد بن قیس، حمید کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپؐ ہم سے مزاح فرماتے تھے۔ ایک بار آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے از روئے مزاح فرمایا اے ابوعمیر بکری کے بچہ نے کیا کیا؟ حتیٰ کہ اسی اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا ہم نے آپ کے لئے مصلیٰ بچھا دیا، آپ نے اس پر نماز ادا کی۔[2]

۱۰۱۲۷-محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن ہیثم، فہد ابن سلیمان، عتبہ ابن سکن، ابراہیم بن ذی حمایہ، شعبہ، محمد بن قیس، حمید، انس کے سلسلہ سند سے گزشتہ حدیث کی مثل نقل کیا۔

۱۰۱۲۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون و عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ کے سلسلہ سند سے محمد بن ابی مجالد کا قول نقل کیا ہے کہ ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد کی رائے بیع سلم کے جواز کی بابت مشکوک تھی۔ انہوں نے مجھے ابن ابی اوفیٰ کے پاس اس کی تحقیق کے لئے بھیجا۔ میں نے جا کر ان سے اس کی تحقیق کی انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے زمانہ میں گندم، جو، کھجور اور کشمش میں بیع سلم کرتے تھے۔

۱۰۱۲۹-محمد بن معمر، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، ابو مجالد کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا۔

۱۰۱۳۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابوحازم کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے باندیوں کی کمائی کے استعمال سے منع فرمایا۔

۱۰۱۳۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، علی بن جعد، شعبہ، ابن ابی لیلیٰ، اخیہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوایوب انصاری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، چھینک آنے پر **الحمد للہ** کہو اس کے جواب میں **یرحمک اللہ** کہو پھر اس کے جواب میں **یهدیکم اللہ و یصلح بالکم** کہو۔[3]

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الدعاء باب ۴. فتح الباري ۱۱/۱۴۸. الترغيب والترهيب ۲/۴۱۷. كنز العمال ۳۴۲۰، ۳۴۲۹.

[2] صحيح البخاري ۸/۳۷. وسنن أبي داؤد، كتاب الأدب باب ۷۲. وسنن الترمذي ۱۹۸۹. وسنن ابن ماجة ۳۷۲۰، ۳۷۴۰. ومسند الامام أحمد ۳/۱۱۵، ۱۷۱، ۱۹۰، ۲۲۳، ۲۷۸. وفتح الباري ۱۰/۵۲۲، ۵۸۲.

[3] صحيح البخاري ۸/۶۱. وسنن أبي داؤد ۵۰۳۳. وسنن الترمذي ۲۷۴۱. وسنن ابن ماجة ۳۷۱۵. والمستدرك ۴/۲۶۶، ۲۶۷. وفتح الباري ۱۰/۶۰۰، ۶۰۳، ۶۰۸.

۱۰۱۳۲-محمد بن مظفر، احمد بن محمد قنطری، احمد بن محمد بن عیسیٰ، ابو معمر، عبدالوارث، شعبہ، محمد بن سالم کے سلسلہ سند سے شعبی کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی اور زید جس دادی کا لڑکا زندہ ہو اس دادی کو میراث سے محروم قرار دیتے تھے لیکن ابن مسعود اس بارہ میں ان سے اختلاف کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اسلام میں پہلی دادی کو وارث قرار دیا گیا جبکہ اس کا لڑکا زندہ تھا۔

۱۰۱۳۳-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن نعمان، طلحہ یامی، امرۃ من عبدالقیس کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن رواحہ کی بہن کا قول نقل کیا ہے کہ جہاد میں ہر ذات نطاق (آزاد) عورت پر نکلنا واجب ہے۔[1]

۱۰۱۳۴-محمد بن حمید، عصام بن غیاث، عبداللہ بن ایوب، بکر بن بکار، شعبہ، محمد بن عبیداللہ، عطاز کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں بلا اذان واقامت نماز عیدین پڑھائی۔ نیز آپ نے نماز عیدین سے قبل اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۱۰۱۳۵-حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، شعبہ، محمد بن مرہ کے سلسلہ سند سے محمد بن سعد بن ابی وقاص کا قول نقل کیا ہے کہ میں عرفات میں ابن عمر کی خدمت میں گیا تو وہ اس وقت کھانے میں مصروف تھے۔

۱۰۱۳۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، بہز، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب و ابوعثمان، موسیٰ بن طلحہ کے سلسلہ سند سے ابوایوب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے جنت میں لے جانے والے عمل کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو موحد بن جاؤ، نماز و زکوۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔[2]

۱۰۱۳۷-حسن بن غیلان، محمد بن خلف، قاضی، وکیع، یحییٰ بن ابی طالب، نصر بن حماد، شعبہ، محمد بن سوقہ، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے مصیبت زدہ کو تسلی دینے والے کے لئے اسی کے مانند اجر ہے۔

۱۰۱۳۸-محمد بن اسحاق بن ابراہیم، علی بن احمد بن ابی غسان، عبدان بن احمد، سہل بن سنان، احمد بن اوفی، شعبہ، محمد بن خلیفہ، محل کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، اے لوگو دوزخ کی آگ سے بچو....... اگر چہ ایک کھجور کے ذریعے ہی ہو۔

۱۰۱۳۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وسلیمان بن احمد، جعفر بن محمد القلانسی، آدم و فاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب واسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، وعلی بن محمد بن اسماعیل، خضر بن داؤد، ابن عرفہ، ہیثم، شعبہ، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔

اے لوگو امام سے قبل تم کیوں سجدہ سے اٹھتے ہو؟ کیا تمہیں اس کا خوف نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سر وشکل کو گدھے کے سر وشکل سے بدل دے؟[3]

۱۰۱۴۰-محمد بن مظفر، عباس بن ہارون، محمد بن عبدک، عباد بن صہیب، شعبہ، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے لوگوں کا ناشکرا اللہ کا بھی ناشکرا ہے۔[4]

۱۔ مسند الامام أحمد ۳۵۸/۲. ومجمع الزوائد ۲۰۰/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۳۰۶/۳. وکنز العمال ۲۴۱۰۳.

۲۔ صحیح البخاری ۱۳۰/۲، ۷/۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵. وفتح الباری ۴۱۴/۱۰.

۳۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ باب ۷۴. وسنن النسائی ۹۶/۲. وسنن ابن ماجة ۹۶۱.

۴۔ سنن أبی داؤد ۴۸۱۱. ومسند الامام أحمد ۲۰۳/۲، ۳۸۸، ۲۹۵، ۴۶۱، ۲۷۵، ۲۱۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۸۲/۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۲/۱. وصحیح ابن حبان ۲۰۷۰. والترغیب والترهیب ۷۷/۲. والأدب المفرد ۲۱۸، وکشف الخفا ۵۲۶/۲.

۱۰۱۴۱- عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، شعبہ، محمد بن ابی یعقوب، ابی نعم کے سلسلہ سے نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عمر سے احرام کی حالت میں مکھی کے قتل کرنے کی بابت پوچھا گیا؟ انہوں نے فرمایا کہ اے اہل عراق اب تم مجھ سے یہ سوال کرتے ہو حالانکہ تم نے نواسہ رسول کو قتل کیا ہے جن کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ میرے لئے دنیا کی خوشبو ہیں۔

۱۰۱۴۲- ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس کریمی، عبدالصمد بن عبدالوارث، شعبہ، محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب، ابونصر، رجاء بن حیوۃ کے سلسلہ سند سے ابوامامہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے جنت میں داخل کرنے والے عمل کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا روزہ رکھو اس لئے کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے[۱]

۱۰۱۴۳- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عمر بن سہل مازنی، شعبہ، محمد بن عبداللہ، ابن ابی یعقوب، ابونصر حمید بن ہلال، رجاء بن حیوۃ کے سلسلہ سند سے ابوامامہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک غزوہ میں آپ ﷺ سے جنت میں داخل کرنے والے عمل کی بابت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا روزہ کو لازم پکڑو۔[۲]

۱۰۱۴۴- ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، حسین بن محمد بن عبید عجلی، حسن بن احمد بن ابی شعیب، مسکین بن بکیر، شعبہ، ابی رجاء کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے انس سے منتر کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے آپؐ کے حوالہ سے نقل کیا کہ یہ عمل شیطان سے ہے۔

۱۰۱۴۵- محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ خطمی، علی بن عبداللہ قراطیسی، حفص بن عمر نجار ابوعمران، شعبہ، محمد بن نواز کے سلسلہ سند سے کعب احبار کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فربہ اور گوشت خور افراد مبغوض ہیں۔

۱۰۱۴۶- محمد بن مظفر، یحییٰ بن محمد بن صاعد، احمد بن منصور، نعیم بن حماد، حرمی بن عمارۃ بن ابی حفصہ، شعبہ، محمد بن ابراہیم ہاشمی، ادریس اودی، ابیہ کے سلسلہ سند سے آپؐ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے حجرہ میں نماز پڑھنے کے وقت حضرت عمر آپ کے مسلح محافظ ہوتے تھے۔

۱۰۱۴۷- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، محمد بن جابر حنفی، قیس بن طلق کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپؐ سے مس ذکر کے بعد وضو کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے فرمایا اس سے وضو لازم نہیں ہوتا، کیونکہ وہ جسم کا ایک حصہ ہے۔[۳]

۱۰۱۴۸- عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن ابی اسرائیل، محمد جابر و محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، فضل بن غانم، محمد بن جابر کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار شعبہ نے واسط میں مجھ سے حدیث مس ذکر کے بارے میں سوال کیا۔ چنانچہ میں نے ان سے حدیث مس ذکر بیان کی تو انہوں نے فرمایا آج کے بعد تم مجھ سے حدیث بیان نہ کرنا میں نے کہا کہ بہتر ہے۔

۱۰۱۴۹- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، علی بن جعد، شعبہ کے سلسلہ سند سے محمد بن ذکوان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کو کہتے سنا کہ میرے والد عام دنوں میں ہفتہ میں اور رمضان میں تین دنوں میں قرآن ختم کرتے تھے۔

۱۰۱۵۰- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن محمد کندی صیرفی، مؤمل، اسماعیل، شعبہ، محمد بن ذکوان کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ابن مسعود عام دنوں میں ہفتہ میں اور رمضان میں تین روز میں قرآن مکمل کرتے تھے۔

۱۰۱۵۱- ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابوطلحہ احمد بن محمد بن عبدالکریم، محمد بن لیث، ابوصالح، یحییٰ بن راشد، شعبہ، محمد بن عبدالرحمٰن بن عوف کے

[۱،۲] سنن النسائی ۱۶۵/۴، ۱۶۶. ومسند الامام أحمد ۲۴۹/۵. وصحیح ابن حبان ۹۲۹، ۹۳۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۹/۸. ودلائل النبوة للبیهقی ۲۳۵/۶. وفتح الباری ۱۰۴/۴. ومجمع الزوائد ۱۸۱/۳.

[۳] سنن ابن ماجة ۴۸۳، ۴۸۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱۳۵/۱.

سلسلہ سند سے عبداللہ بن بسر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اے لوگو کھانے میں کیل کرنے سے برکت ہوتی ہے۔[1]

۱۰۱۵۲- محمد بن عمر بن سلم علی بن ابی ازہر، جعفر بن عبدالواحد، بشر بن ثابت، شعبہ، محمد بن ولید، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے دعوت ملنے پر انسان دعوت قبول کرے ورنہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہوگا۔[2]

۱۰۱۵۳- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابوجعفر، ابوشنیؒ کے قول سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ کے زمانہ میں اقامت کے ایک ایک اور اذان کے دو دو کلمات کہے جاتے تھے۔

۱۰۱۵۴- سعد بن محمد الناقد، احمد بن خلد بن ابی اخیل، ابی، بقیہ، شعبہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے ابوجعفر سے اذان کے کلمات کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے جامع مسجد کے مؤذن شنیؒ کے حوالہ سے ابن عمر کا قول مجھ سے بیان کیا کہ آپؐ کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو بار کہے جاتے تھے۔

۱۰۱۵۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، روح بن عبادۃ، شعبہ کے سلسلہ سند سے خلید بن جعفر کا قول نقل کیا ہے کہ محمد بن شبیب نے حسن سے آپؐ کے زمین پر کھانا کھانے کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا قسم بخدا ایسا ہی ہے شعبہ کہتے ہیں کہ بعد میں ایک بار محمد بن شبیب سے میری ملاقات ہوگئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے حسن سے حدیث مذکور سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۰۱۵۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و سلیمان بن احمد، یوسف قاضی، عمر بن مرزوق، شعبہ، قتادۃ، سالم بن ابی جعد، معدان بن ابی طلحہ کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اے لوگو تم میں سے کوئی ایک شب میں تہائی قرآن کی تلاوت کیوں نہیں کرتا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا ''سورۃ اخلاص'' کی تلاوت ثلث قرآن کے مساوی ہے۔[3]

۱۰۱۵۷ اسلیمان بن احمد، معاذ بن شنیؒ، عثمان بن محمد شیطی و محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن معاذ، ابی، شعبہ، علی بن مدرک، ابراہیم نخعی، ربیع بن خثیم کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد رسول ہے۔ کیا تم ایک شب میں ثلث قرآن کی بھی تلاوت نہیں کر سکتے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کس میں اس کی طاقت ہے؟ آپ نے فرمایا ''سورۃ اخلاص'' کی تلاوت تہائی قرآن کے مساوی ہے۔[4]

۱۰۱۵۸- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوقیس، عمر بن میمون کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اے لوگو! کیا تم شب واحد میں ثلث قرآن کی بھی تلاوت نہیں کر سکتے، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم میں اس کی طاقت کہاں؟ آپؐ نے فرمایا ''سورۃ اخلاص'' کی تلاوت ثلث قرآن کے برابر ہے۔[5]

۱۰۱۵۹- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن دینار، عبداللہ بن وہب، حماد بن حسن، حجاج بن نصیر، شعبہ، عبداللہ بن ابی سفر شعبی، ابن ابی لیلیٰ کے

۱۔ صحیح البخاری ۸۸/۳. وسنن ابن ماجۃ ۲۲۳۱، ۲۲۳۲. ومسند الامام أحمد ۱۳۱/۴، ۴۱۴/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۳/۲. وفتح الباری ۲۸۱/۱۱.

۲۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأطعمة باب ۱. والسنن الکبری للبیهقی ۲۸/۷. واتحاف السادۃ المتقین ۲۳۳/۵. ومشکاۃ المصابیح ۳۲۲۲ وکشف الخفا ۳۴۳/۲.

۳،۴،۵۔ صحیح البخاری ۲۳۳/۶. وسنن الدارمی ۴۶۰/۲، ۴۶۱. ومسند الامام أحمد ۳/۴، ۸، ۴۴۲/۸، ۱۲۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۵/۱۷. وتاریخ اصبهان للمصنف ۱۱/۲، ۲۸۶.

سلسلہ سند سے ابوایوب کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے" سورۃ اخلاص " کی تلاوت ثلث قرآن کے برابر ہے۔[۱]

۱۰۱۶۰- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد حنبل، ابی محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، حلال بن یساف، ربیع بن خثیم، عمر بن میمون نے حضرت ابوایوب کی اہلیہ کے سلسلہ سند سے آپ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ سورۃ اخلاص کی تلاوت ثلث قرآن کے برابر ہے۔[۲]

۱۰۱۶۱- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد بن عبدالکبیر، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، ابوولید طیالسی وحبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق وابواحمد بن احمد، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک وابواحمد، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ، عبد اللہ بن مبارک وابواحمد، محمد بن اسحاق سراج احمد بن حفص، ابی ابراہیم وابواحمد، محمد بن اسحاق، سراج، احمد بن حفص، ابی، ابراہیم بن طہمان، شعبہ، عمر بن مرۃ، خیثمہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار دوزخ کے تذکرے کی وجہ سے آپ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ اور آپ ناردوزخ سے پناہ مانگنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا اے لوگو ناردوزخ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو ورنہ سائل کو اچھے انداز میں واپس کرو۔

۱۰۱۶۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن حماد، محمد بن لیث ابوصباح، محمد بن عرعرۃ، شعبہ، منصور، خیثمہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو ناردوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو۔

۱۰۱۶۳- عبداللہ بن محمد بن حجاج، احمد بن محمد بن مصعب مروزی، محمد بن عبداللہ قہزاذی، عبدالملک بن ابراہیم جندی، شعبہ، حکم، خیثمہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو نار جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو۔

۱۰۱۶۴- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، وابواسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن یوسف قاضی، حفص بن عمر حوضی، شعبہ، ابواسحاق، عبداللہ بن معقل کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو ناردوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو ورنہ سائل کو مت جھڑکو۔

۱۰۱۶۵- عبداللہ بن جعفر، یونس، ابن حبیب، ابوداؤد وابومحمد بن حیان، ابواحمد، ابوخلیفہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، اے لوگو آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو ورنہ سائل کو اچھے انداز میں جواب دو۔

۱۰۱۶۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وابومحمد بن حیان، ابواحمد، خلیفہ، ابوعمر وحوضی، شعبہ، محل بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے نار دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو ورنہ سائل کو ڈانٹ ڈپٹ مت کرو۔

۱۰۱۶۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن اسحاق، سلیمان بن احمد، سہل بن سنان، احمد بن ابی اوفیٰ، شعبہ، محل بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے عدی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، نار دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو۔

۱۰۱۶۸- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن حمدان، حرب، عباد بن حبیش کے سلسلہ سند سے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ہشاش بشاش بیٹھے تھے، اس کے بعد لوگوں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ نے فرمایا قیامت کے روز ایک شخص سے اللہ سوال کرے گا کیا میں نے تجھے سماعت وبصارت، مال اور اولاد عطا نہیں کئے تھے تو نے اس کے عوض آخرت کے لئے کیا کیا؟ وہ چاروں طرف نظر دوڑائے گا لیکن اسے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ اے لوگو آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو ورنہ سائل کو اچھے انداز سے واپس کردو۔

۱۰۱۶۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، ابوداؤد وحبیب بن حسن، یوسف قاضی،

۱، ۲۔ صحیح البخاری ۲۳۳/۶. وسنن الدارمی ۳۶۰/۲، ۴۲۱. ومسند الامام احمد ۸/۴، ۲۲/۳، ۸/۴، ۱۲۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۵/۱۷. وتاریخ اصبہان للمصنف ۱۱/۲، ۲۸۶.

عمرو بن مرزوق، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ، منذر بن جریر بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد جریر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک صبح ہمارے سامنے آپ کی خدمت اقدس میں پراگندہ شکستہ حال اور برہنہ پا قوم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے ان کو خطبہ دیا، اسی میں آپ نے فرمایا انسان کو اپنے مال، کپڑے، گندم اور کھجور سے صدقہ کرنا چاہیے۔

۱۰۱۷۰- ابو محمد بن حیان، عمر بن سہل، احمد بن عبداللہ، زیاد، یحییٰ بن عبدویہ، شعبہ، حماد بن سلمہ، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، اے لوگو آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے عوض ہی ہو۔

۱۰۱۷۱- محمد بن احمد بن حسن، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، حضرت جبرائیل نے مجھے خوشخبری سنائی کہ آپ کی امت کا موحد جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا کہ اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں ۔[1]

۱۰۱۷۲- ابو احمد، احمد بن محمد عبدالکریم وزان، محمد بن بشار بندار، ابن ابی عدی، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، زید کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، حضرت جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ آپ کی امت کا موحد جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا اگرچہ وہ چور اور زانی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں ۔[2]

۱۰۱۷۳- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، نضر بن شمیل، شعبہ، حبیب، سلیمان، عبدالعزیز، حماد، زید کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کہ حضرت جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ آپ کی امت کا موحد جنت میں داخل ہوگا میں نے ان سے پوچھا کہ اگرچہ وہ چور اور زانی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں ۔[3]

۱۰۱۷۴- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وابو اسحاق بن حمزہ، یحییٰ بن محمد جبائی، عبداللہ بن معاذ، ابی، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، بلال، عبدالعزیز مکی، اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے حضرت جبرئیل نے مجھے خوشخبری سنائی کہ آپ کی امت کا موحد جنت میں جائے گا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اگرچہ وہ چور و زانی ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔[4]

۱۰۱۷۵- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، حبیب، اعمش، عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! لوگوں کو خوشخبری سنادو کہ کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں داخل ہوگا۔[5]

۱۰۱۷۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، روح بن عبادۃ وفاروق ابومسلم، سلیمان بن حرب، شعبہ، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کہ روزہ دار کے دہن کی بو اللہ کو مشک سے بھی زیادہ پسند ہے۔[6]

۱۰۱۷۷- محمد بن احمد بن حسن، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، داؤد بن فراہیج کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو عنداللہ مشک سے بھی زیادہ محبوب ہے۔[7]

۱۰۱۷۸- سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضبی، ابو ولید طیالسی، شعبہ، ابو اسحاق، ابوالاحوص عبداللہ کے سلسلہ سند سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ روزہ دار کی منہ کی بدبو عنداللہ مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔[8]

۱، ۲، ۳، ۴۔ مسند الامام أحمد ۵/ ۱۶۱. وفتح الباری ۱۱/ ۲۶۳. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۶۰، وکنز العمال ۳۴۲۸۸.

۵۔ الدر المنثور ۶/ ۶۳. وکنز العمال ۱۴۲۶.

۶۔ صحیح البخاری ۳/ ۳۴. ۷/ ۲۱۱، ۹/ ۷۵، ۱۹۲. وصحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۳۰. وفتح الباری ۱۰/ ۳۶۹.

۷، ۸۔ صحیح البخاری ۳/ ۳۱، ۷/ ۲۱۱. والتخریج السابق.

۱۰۱۷۹-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے معاذ سے فرمایا توحید الٰہی اور میری رسالت کی گواہی پر مرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔[1]

۱۰۱۸۰-سلیمان بن احمد، بکر بن مقبل، اسماعیل بن ابراہیم، ابی، شعبہ، سلیمان تیمی کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت معاذ آپ کے ردیف تھے آپ نے ان سے فرمایا موحدین کو جنت کی بشارت سنا دو، انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ لوگ اسی پر اعتماد کرلیں گے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، (پھر نہیں سناؤ)۔[2]

۱۰۱۸۱-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوحمزہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت معاذ سے فرمایا توحید الٰہی پر مرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔[3]

۱۰۱۸۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، بندار محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، صدقہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے معاذ سے فرمایا کلمہ شہادت پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔[4]

۱۰۱۸۳-سلیمان بن احمد بن صدقہ، بشر بن آدم، عبداللہ بن عبدالواحد حنفی، ابی، شعبہ، عیاش کلیسی کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے توحید الٰہی اور رسالت رسول کی گواہی پر مرنے والا جنتی ہے۔[5]

۱۰۱۸۴-ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، ابومسعود نصر بن حماد، شعبہ، یونس بن عیینہ، حمید بن ہلال، حصان بن کاہل، عبدالرحمٰن بن سمرہ کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، صدق قلب سے توحید و رسالت کا اقرار کرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔[6]

۱۰۱۸۵-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر وابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مثنیٰ، عبدالصمد، شعبہ، ابو خالد حذاء، ابوبشر عنبری، حمران بن ابان کے سلسلہ سند سے عثمان بن عفان کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کلمہ شہادت پر مرنے والا جنتی ہے۔[7]

۱۰۱۸۶-عبدالرحمٰن بن جعفر، محمد بن زکریا، سلیمان بن حرب، شعبہ، قتادہ، مسلم بن یسار، حمران بن ابان، عثمان بن عفان کے سلسلہ سند سے عمر بن خطاب کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے جسے صدق قلب سے کہنے والا جنتی ہے۔[8]

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۱۳۱. والدر المنثور ۶/ ۶۲. وسبق بمعناه قريباً.

۲،۳۔ الاحاديث الصحيحة ۲/ ۳۳۸. وكنز العمال ۱۴۳۰۶.

۴۔ المعجم الكبير للطبراني ۷/ ۵۵. وصحيح ابن حبان ۳۱. والمستدرك ۴/ ۲۵۱. ومجمع الزوائد ۱/ ۱۸. وفتح البارى ۱۱/ ۲۶۷. ۱۲. ۲۰. والترغيب والترهيب ۲/ ۴۲۲. والدر المنثور ۶/ ۶۳. واتحاف السادة المتقين ۵/ ۲۵. ۹/ ۱۸۰. ۴۶۷.

۵۔ مسند الامام احمد ۵/ ۲۲۹. والمعجم الصغير للطبراني ۱/ ۲۵۹. وأمالى الشجرى ۱/ ۲۶/ ۲/ ۴۶. وتاريخ أصبهان ۲/ ۳۴، ۷۹.

۶۔ صحيح البخارى ۱/ ۴۴. وصحيح مسلم، كتاب الايمان ۱۵۲، وفتح البارى ۱/ ۲۲۷. ۱۱/ ۵۵۷.

۷۔ صحيح مسلم ۵۵. ومسند الامام أحمد ۱/ ۶۵، ۶۹، وصحيح ابن حبان ۶. والمصنف لابن أبى شيبة ۳/ ۲۷۴. والدر المنثور ۶/ ۶۳.

۸۔ مسند الامام أحمد ۱/ ۶۳. والمستدرك ۱/ ۷۲. ۳۵۱. وصحيح ابن حبان ۱/ ۲. ومجمع الزوائد ۱/ ۱۵. والترغيب والترهيب ۲/ ۴۱۶. والدر المنثور ۶/ ۶۲، ۸۰.

۱۰۱۸۷- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، سلیمان بن حرب، سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، مسلم بن ابراہیم، ابوبکر طلحی، ابو حریش کلابی، محمد بن عمر بن جبلہ، حکم بن عبداللہ ابو نعمان، شعبہ، خالد حذاء، ابو قلابہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہرامت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔[۱]

۱۰۱۸۸- محمد بن عمرو بن سلم حافظ، علی بن حسن بن سلیمان، عبداللہ بن سلام ابو ہمام، ابو علی حنفی، شعبہ، عاصم کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ہرامت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔[۲]

۱۰۱۸۹- ابو یعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن محمد بن خشیش، حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے ہرامت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔[۳]

۱۰۱۹۰- محمد بن ہارون بیع، محمد بن سہل بن عسکر، سلیمان بن حرب، شعبہ، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ہرامت کا ایک امین ہوتا ہے میری امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔[۴]

۱۰۱۹۱- ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن یونس بشر بن عمر، شعبہ، ابو اسحاق، صلہ، زفر کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہرامت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔[۵]

۱۰۱۹۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد و ابو احمد بن احمد، احمد بن علی بن جابر، عفان، وحبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن کثیر، شعبہ، ابو اسحاق، صلہ، زفر کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک نجرانی شخص آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ ہمارے ہاں کسی امین شخص کو بھیج دیجئے۔ آپ نے تین بار اس سے فرمایا ایک بہت ہی امین شخص تمہاری طرف بھیجوں گا۔ صحابہ کرام غور سے دیکھنے لگے کہ وہ امین شخص کون ہوگا، اس موقع پر آپ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو ان کی طرف امین بنا کر بھیجا۔[۶]

۱۰۱۹۳- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، سماک بن حرب، کے سلسلہ سند سے مصعب بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ چند صحابہ کرام عبداللہ بن عامر کے مرض الوفات میں ان کے ہاں تشریف لائے۔ ابن عمر کے علاوہ تمام صحابہ کرام ان کی مدح سرائی کرنے لگے، کچھ دیر کے بعد ابن عمر نے حدیث رسول بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ خائن کا صدقہ اور بلا طہارت نماز قبول نہیں کرتا۔[۷]

۱۰۱۹۴- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد و محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بغوی، علی بن جعد و حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن منہال، یزید بن زریع، شعبہ، قتادہ، ابو ملیح، ابیہ کے سلسلہ سند سے بیان کیا ہے ایک بار ایک گھر میں میرے سامنے آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بلا طہارت نماز اور خائن کا صدقہ قبول نہیں کرتا۔[۸]

۱۰۱۹۵- سلیمان بن احمد، عبید عجلی، رجاء بزار، احمد بن عبداللہ بن فضل، ابو محمد بن حیان، ہیثم بن خلف دوری، احمد بن عبید اللہ، زید بن حباب، شعبہ، قتادہ، ابو السوار عدوی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کا قول نقل کیا ہے کہ بلا طہارت نماز اور خائن کا صدقہ عند اللہ غیر

۱،۲،۳،۴،۵،۶۔ صحیح البخاری ۲۱۸/۵، ۱۰۹/۹. وسنن الترمذی ۳۷۹۰. ومسند الامام أحمد ۱۸۴/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۹/۴. ومشکاۃ المصابیح ۶۱۰۲ وفتح الباری ۹۳/۸. ۲۳۲/۱۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۹/۴. مشکاۃ المصابیح ۶۱۰۲. وفتح الباری ۹۳/۸. ۲۳۲/۱۱. وتاریخ أصبھان ۳۱۰/۱. وتاریخ ابن عساکر ۶۳/۷. وکنز العمال ۳۳۵۰۷.

۷،۸۔ سنن النسائی ۵۷/۵. ومسند الامام أحمد ۵۱/۲. ۷۳، ۷۴/۵. والمصنف عبد الرزاق ۹۴۹۹. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۵۵/۱.

مقبول ہے۔[۱]

۱۰۱۹۶-محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن یاسین، محمد بن عبداللہ جہبذ، شبابہ، شعبہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابوملیح بن اسامہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے بلا طہارت نماز اور خائن کا صدقہ عنداللہ غیر مقبول ہے۔[۲]

۱۰۱۹۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عطا بن ابی میمونہ کے سلسلہ سند سے ابورافع کا قول نقل کیا ہے کہ ابو ہریرہ نے سورۃ ''انشقاق'' میں آیت سجدہ پر سجدہ کیا، اور دلیل میں آپ کا فعل اسی طرح پیش کیا اور فرمایا کہ میں موت تک اسی پر عمل کرتا رہوں گا۔

۱۰۱۹۸-فہد بن ابراہیم، محمد بن زکریا غلابی، حارث بن مالک عنبری، شعبہ، یونس بن عبید، بکر بن عبداللہ، ابورافع کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپؐ کے ساتھ سورۃ ''انشقاق'' اور سورۃ علق میں آیت سجدہ پر سجدہ کیا۔

۱۰۱۹۹-احمد بن جعفر بن ہمدان، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ومحمد بن مظفر، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالرحمن بن بشر بن حکم، امیہ بن خالد، شعبہ، علی بن سوید بن منجوف، ابورافع کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے سورۃ ''انشقاق'' میں آیت سجدہ پر سجدہ کیا۔

۱۰۲۰۰-محمد بن مظفر، محمد بن سلیمان، عباس بن ابی طالب، محمد بن مصعب، قتادہ، ابورافع کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے سورۃ انشقاق میں آیت سجدہ پر سجدہ کیا۔

۱۰۲۰۱-محمد بن حمید، ہیثم بن عبداللہ بن حجاج، منہال، بدل بن محبر، شعبہ، سلیمان تیمی، قتادہ بکر بن عبداللہ، ابورافع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابو ہریرہ نے سورۃ انشقاق میں آیت سجدہ پر سجدہ کیا اور فرمایا کہ میں نے حضورؐ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے لہٰذا میں موت تک اسی طرح کرتا رہوں گا۔

۱۰۲۰۲-ابراہیم بن محمد، حسین بن علی، محمد بن جعفر مطیری، عیسیٰ بن عبداللہ، محمد بن سابق، زائدہ، سفیان، شعبہ، ایوب بن موسیٰ، عطا بن مینا کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سورۃ انشاق اور سورۃ علق کی آیت سجدہ پر آپؐ کے ساتھ سجدہ کیا۔

۱۰۲۰۳-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، ثوری، ابوایوب بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۰۲۰۴-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وابواحمد بن محمد بن احمد، سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، ابوولید، محمد بن کثیر، شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے ابوالاحوص کا قول نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود کا قول ہے: اولاً ہم دو رکعتوں میں اللہ کی تسبیح، حمد اور تکبیر کہتے تھے پھر آپ نے ہمیں تشہد پڑھنے کا حکم دیا۔

۱۰۲۰۵-یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان، شعبہ، ابواسحاق، ابوعبیدہ، ابوالاحوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپؐ نے ہمیں ایک خطبہ دیا۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد آپ نے فرمایا امابعد، اے لوگو خوف الٰہی پیدا کرو اور موت تک دین اسلام پر ثابت قدم رہو، یاد رکھو تم سب حضرت آدم کی اولاد ہو، اے لوگو تقویٰ پیدا کرو اور صحیح صحیح بات کرو۔

۱۰۲۰۶-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدالرحمن شافعی حمصی، مرداد بن حمید، محمد بن منازل، شعبہ، ابواسحاق، ابوالاحوص کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ابتداء میں نماز میں ہم صرف اللہ کی تسبیح، حمد اور بڑائی بیان کرتے تھے، پھر آپ نے ہمیں نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم دیا۔

۲۔ سنن النسائی ۵/۵۷. ومسند الامام أحمد ۲/۵۱، ۷۳، ۵/۷۴. والمصنف عبد الرزاق ۹۴۹۹. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۵۵.

۱۰۲۰۷-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، منصور، حماد، مغیرہ، ابو ہاشم، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے تشہد کے یہ معروف کلمات ارشاد فرمائے "التحیات للہ و الصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

۱۰۲۰۸-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی وابواحمد محمد بن احمد، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی علی بن جعد، شعبہ، حماد بن ابی سلیمان، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ابتداء میں ہم "سلام علی اللہ" کہتے تھے پھر آپ نے ہم کو اس سے منع کر کے تشہد پڑھنے کا حکم دیا وہ تشہد یہ ہے التحیات للہ و الصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین، اشھد ان اللہ لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔[1]

۱۰۲۰۹-سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر تستری، حماد بن حسن، بدل بن محبر، شعبہ، حکم وحصین، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ابتداء میں ہم "سلام علی اللہ" کہتے تھے بعد میں آپ نے ہمیں معروف تشہد پڑھنے کا حکم دیا۔[2]

۱۰۲۱۱-محمد بن مظفر، عمر بن احمد مروزی، سعید ابن منصور، نضر بن شمیل، شعبہ، حسین، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ شروع میں ہم "سلام علی اللہ" کہتے تھے پھر آپ نے ہمیں معروف تشہد پڑھنے کا حکم دیا۔[3]

۱۰۲۱۲-حبیب بن حسن، یوسف بن یعقوب قاضی، نضر بن علی، ابی، شعبہ، ابوبشر، مجاہد کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے تشہد کے یہ کلمات ارشاد فرمائے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اشھد ان لاالہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۔[4]

۱۰۲۱۳-عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، شعبہ، حصن، ابووائل کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ تہجد کے وقت مسواک استعمال فرماتے تھے۔[5]

۱۰۲۱۴-عبداللہ بن احمد بن یعقوب مقری، عمر بن محمد بن معارک، محمد بن ابراہیم صوری، مؤمل، منصور، حصین، ابووائل کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ شب میں بیدار ہونے کے بعد مسواک استعمال فرماتے تھے۔[6]

۱۰۲۱۵-سلیمان بن احمد، یوسف بن قاضی، حفص بن عمر حوضی ومحمد بن علی، ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، علی بن جعد، شعبہ، سلمۃ بن کہیل وزبید، ذر بن عبدالرحمن ابن ابزی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر کی پہلی رکعت میں "سورۃ الاعلیٰ" دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص تلاوت فرماتے تھے۔

۱۰۲۱۶-فاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، شعبہ، زبید، ذر بن عبدالرحمن بن ابزی، کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر کی اول رکعت میں "سورۃ الاعلیٰ" ثانی میں "سورۃ الکافرون" اور ثالث میں "سورۃ اخلاص" پڑھتے تھے۔

۱۰۲۱۷-ابومحمد بن حیان، محمد بن مندہ، عمرو بن علی، ابوداؤد، شعبہ، ابن ابی لیلیٰ، سلمۃ بن کہیل کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر کی تین رکعتوں میں "سورۃ اعلیٰ" "سورۃ الکافرون اور" سورۃ اخلاص "بالترتیب پڑھتے تھے۔

۱۰۲۱۸-ابوعمرو حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مثنیٰ واحمد بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ، زرارہ کے

۱،۲،۳،۴ صحیح البخاری ۱/۲۱۲. وسنن أبی داؤد ۹۶۸. وسنن ابن ماجۃ ۸۹۹. وسنن النسائی، کتاب الاستفتاح باب ۱۸۶. والسھو ۵۶. ومسند الامام أحمد ۱/۴۳۱، ۴۴۰، ۴۶۴. وصحیح ابن خزیمۃ ۷۰۳. وفتح الباری ۲/۳۲۰.

۵،۶ صحیح البخاری ۲/۶۴. وصحیح مسلم، کتاب الطھارۃ باب ۱۵. ومسند الامام أحمد ۵/۴۰۲.

سلسلہ سند سے ابن عبدالرحمٰن بن ابزی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر کی تینوں رکعتوں میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے۔[1]

۱۰۲۱۹-ابوعلی محمد بن احمد، بن حسن، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی محمد بن جعفر غندر وابوعمرو بن حمران، حسن بن عبدالرحمٰن بن ابزی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ وتر کی رکعاتِ ثلاثہ میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص بالترتیب پڑھتے تھے۔[2]

۱۰۲۲۰-محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن یعقوب، بن صلت، لیث بن فرج عیسیٰ، ابوعاصم ضحاک بن مخلد، شعبہ، عاصم کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن سرجس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر کی پہلی رکعت میں اعلیٰ دوسری رکعت میں کافرون اور تیسری رکعت میں کبھی اخلاص کبھی فلق اور کبھی ناس پڑھتے تھے۔[3]

۱۰۲۲۱-محمد بن مظفر، ابوعروبہ حسین بن محمد حرانی، ابن عیشون، ابوقتادہ، شعبہ، ابواسحاق، حارث کے سلسلہ سند سے علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ وتر میں سورۂ زلزال، عادیات، تکاثر، لہب اور اخلاص سورتیں پڑھتے تھے۔[4]

۱۰۲۲۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وحبیب بن حسن، یوسف بن یعقوب قاضی، عمرو بن مرزوق وحبیب بن حسن، یوسف قاضی، ابن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، شعبہ، مخول، مسلم، سعید بن جبیر، کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ جمعہ کے روز سورۃ جمعہ اور منافقون کی تلاوت فرماتے تھے۔ نیز آپ جمعہ کے روز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر پڑھتے تھے۔[5]

۱۰۲۲۳-محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، یحییٰ بن فضل خرقی، سعید بن عامر، شعبہ، ابی عون، مسلم بطین، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نماز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر پڑھتے تھے اور نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ اور منافقون کی تلاوت کرتے تھے۔[6]

۱۰۲۲۴-محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن عنبسہ ہمدانی، عمرو بن حکام، شعبہ، سلیمان، اعمش، مسلم بطین سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نماز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر اور نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ و منافقون پڑھتے تھے۔[7]

۱۰۲۲۵-احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان حنفی، فضل بن یعقوب رخامی، یحیی بن سکن، شعبہ، عتبہ ابوالعمیس، مسلم بن بطین، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نماز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر پڑھتے تھے۔[8]

۱۰۲۲۶-محمد بن محمد بن معمر، ابوبکر بن صدقہ، محمد بن حیان، محمد بن یزید، شعبہ بن حکم، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نماز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر پڑھتے تھے۔ اور نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھا کرتے تھے۔[9]

۱، ۲، ۳۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۴۰۶، ۴۰۷. وسنن أبي داؤد، كتاب الوتر باب ۴. وسنن النسائي، كتاب قيام الليل باب ۴۷، ۴۸، ۵۰، ۵۲، ۵۴. وسنن ابن ماجة ۱۱۷۱، ۱۱۷۵. والمستدرك ۲/ ۲۵۷.

۴۔ كنز العمال ۲۱۸۸۹.

۵۔ السنن الكبرى للبيهقي ۳/ ۲۰۱. وكنز العمال ۲۲۰۰۳.

۶۔ سنن النسائي، كتاب الاستفتاح باب ۴۱. ومسند الامام أحمد ۴/ ۴۱۹. والمصنف لابن أبي شيبة ۲/ ۱۴۰.

۷۔ المصنف لابن أبي شيبة ۲/ ۱۴۰، ۱۴۱.

۸۔ صحيح البخاري ۲/ ۵. وصحيح مسلم، كتاب الجمعة باب ۱۷.

۹۔ سنن أبي داؤد، كتاب الجمعة باب ۲۱۰. وسنن النسائي، كتاب الافتتاح باب ۴۶. وسنن ابن ماجة ۸۲۱، ۸۲۴، ومسند الامام أحمد ۱/ ۲۲۶، ۳۳۴.

۱۰۲۲۷-محمد بن مظفر، یحییٰ بن محمد، حماد بن حسن، حجاج بن نصیر، ابواسحاق، ابوفروہ، شعبہ، ابواحوص کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نماز فجر میں سورۃ سجدہ اور دہر پڑھتے تھے۔

۱۰۲۲۸-محمد بن مظفر، عبدالجبار بن احمد سمرقندی، محمد بن سنجر، ابراہیم بن زکریا، شعبہ، ابواسحاق، حارث کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ جمعہ کے روز نماز فجر میں سورہ سجدہ اور دہر کی تلاوت کرتے تھے۔

۱۰۲۲۹-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، روح بن عبادہ، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منتشر، محمد بن منتشر، حبیب بن سالم کے سلسلہ سند سے نعمان بن بشیر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نماز جمعہ میں سورۃ اعلیٰ اور غاشیہ پڑھتے تھے بعض مرتبہ عید و جمعہ کے جمع ہونے کی وجہ سے دونوں میں سورۃ اعلیٰ اور غاشیہ پڑھتے تھے۔

۱۰۲۳۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عاصم بن علی، علی بن جعد، ابوبکر بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، شعبہ، حکم کے سلسلہ سند سے ابوجعفر کا قول نقل کیا ہے کہ ابوہریرہ سے پوچھا گیا کہ حضرت علیؓ نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ اور منافقون پڑھتے تھے، انہوں نے فرمایا آپ کا معمول بھی یہ ہی تھا۔

۱۰۲۳۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، وفاروق خطابی، ابومسلم کشی، حجاج بن منہال، شعبہ، زبیر، شعبہ کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپؐ نے بقرعید کے روز خطبہ ارشاد فرمایا جس کا حاصل یہ تھا کہ آج سب سے پہلے ہم نماز پڑھیں گے، پھر قربانی کریں گے، ہمارے طرز عمل پر چلنے والا مطابق سنت عمل کرنے والا ہے، نماز عید سے قبل قربانی کرنے والا تارک سنت ہے۔[۱]

۱۰۲۳۲-ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن سلم، محمد بن یحییٰ مروزی، عاصم بن علی، شعبہ، سیار، شعبی کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے: آج ہم بقرعید کے روز سب سے پہلے عید کی نماز ادا کریں گے۔[۲]

۱۰۲۳۳-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان ابن احمد، محمد بن مصفیٰ، سوید بن عبدالعزیز، [illegible]، عبداللہ بن ابی السفر، شعبی کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے بقرعید کے موقع پر فرمایا، آج ہم سب سے اول نماز عید ادا کریں گے بعد میں قربانی کریں گے۔[۳]

۱۰۲۳۴-ابوبحر محمد بن حسن، ابواسری موسیٰ بن حسن نسائی، عفان، شعبہ، زبید، داؤد منصور، مجاہد، ابن عون کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بقرعید کے موقع پر آپ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں آپ نے ارشاد فرمایا آج کے روز ہم سب سے پہلے نماز عید ادا کریں گے۔ اس کے بعد ہم قربانی کریں گے ہمارے نقش قدم پر چلنے والا عامل بالسنۃ ہے ورنہ تارک السنۃ ہے۔

۱۰۲۳۵-سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر ضبی، ابو ولید طیالسی، شعبہ، قتادہ، صفوان بن محرز کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے ابن عمر سے سفر کی نماز کی بابت سوال کیا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں، سنت کے خلاف عمل کرنے والا کفر کے قریب پہنچنے والا ہے۔

۱۰۲۳۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن اسحاق، احمد بن علی خزاعی، ابو ولید، حفص بن عمر حوضی، شعبہ وسلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، عمرو بن حکام، شعبہ، ابوالتیاح کے سلسلہ سند سے مورق عجلی کا قول نقل کیا ہے کہ صفوان بن محرز نے عبداللہ بن عمر سے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ دو رکعت ہیں اور مخالف سنت عمل کرنے والا کفر کے قریب پہنچنے والا ہے۔

۱۰۲۳۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج بن محمد، شعبہ، ابی رجا کے سلسلہ سند سے مورق عجلی کا قول نقل کیا ہے کہ صفوان

۱، ۲، ۳ صحیح البخاری ۲/ ۲۱، ۲۳، ۷/ ۱۲۸، ۱۳۲. وصحیح مسلم ۲/ ۷. وفتح الباری ۲/ ۴۴۵، ۴۵۳، ۴۵۶. ۱۰/ ۳، ۱۲، ۲۲.

بن محرز نے ابن عمر سے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔

۱۰۲۳۸-سلیمان بن احمد، یعقوب بن احمد بن اسحاق مخرمی، عفان، شعبہ، ابوالتیاح کے سلسلہ سند سے مطرف کا قول نقل کیا ہے کہ صفوان بن محرز نے ابن عمر سے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے جواب دیا دو رکعتیں۔

۱۰۲۳۹-سلیمان بن احمد، احمد بن ابی یحییٰ مصری، احمد بن سعید ہمدانی، عبدالرحمٰن بن زیاد رصاصی، شعبہ، قتادہ، ابوالتیاح، عاصم احول کے سلسلہ سند سے مورق عجلی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عمر کا قول ہے کہ سفری نماز دو رکعتیں ہیں، مخالف سنت عمل کرنے والا کفر کے قریب پہنچنے والا ہے۔

۱۰۲۴۰-محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی فروہ کے سلسلہ سند سے عون ازدی کا قول نقل کیا ہے کہ فارس کے امیر عمر بن عبیداللہ بن عمر نے ابن عمر سے تحریر کے طور پر سفری نماز کے بابت سوال کیا۔ ابن عمر نے جواب میں لکھا کہ آپ سفر میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۲۴۱-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلہ سند سے حکیم حذاء کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عمر سے سفر کی نماز کی بابت سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔

۱۰۲۴۲-سلیمان بن احمد، ابوبکر بن صدقہ، علی بن مسلم طوسی، ابوداؤد طیالسی، شعبہ، اسحاق بن سوید، سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عمرو بن حکام، شعبہ، اسحاق بن سوید کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن عیاش کا قول نقل کیا ہے کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر نے عبداللہ بن عمر سے سفر کی نماز کے بارے میں تحریراً سوال کیا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا دو رکعتیں ہیں اور سنت کی مخالفت کرنے والا کفر کے قریب پہنچنے والا ہے۔

۱۰۲۴۳-محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، ومحمد بن مظفر، علی بن حسن بن جنید نیشاپوری، شعبہ، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ تشریف لائے، آپ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اس کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نفل پڑھے، بعد میں آپ صفا کی طرف تشریف لے گئے۔

۱۰۲۴۴-ابومحمد بن حیان، عبدالغفار بن احمد، ابن ابی داؤد، یحییٰ بن عثمان، بقیہ، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔

۱۰۲۴۵-سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر شعبہ کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ سالم بن عبداللہ بن عمر نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ آپ سفر میں صرف دو رکعت ادا کرتے تھے۔

۱۰۲۴۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وسلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، ابوولید، شعبہ کے سلسلہ سند سے سلمہ بن کہیل کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفر میں سعید بن جبیر کے ساتھ نماز عشاء دو رکعت ادا کی۔ نماز کے بعد انہوں نے فرمایا، عبداللہ بن عمر نے یہاں پر اسی طرح کیا تھا، اور انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ ﷺ نے یہاں اسی طرح کیا ہے۔

۱۰۲۴۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وسلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، ابوولید، شعبہ کے سلسلہ سند سے حکم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے عرفات میں سعید بن جبیر کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی، نماز کے بعد انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر نے یہاں پر اسی طرح کیا تھا اور انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ علیہ السلام نے یہاں پر اسی طرح کیا تھا۔

۱۰۲۴۸-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مالک کا قول نقل

کیا ہے کہ میں نے ابن عمر کے ساتھ مزدلفہ میں عشا دو رکعت پڑھی، میرے سامنے خالد بن مالک نے ان سے سوال کیا کہ آپ علیہ السلام نے یہاں پر اسی طرح کیا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۰۲۴۹-محمد بن مظفر، جعفر بن احمد بن محمد الصباح، حمید بن مسعدہ، سفیان بن حبیب، شعبہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ جمعہ، سفر، فجر اور عیدین کی نماز دو رکعت ہے۔

۱۰۲۵۰- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، شعبہ، یزید بن خمیر، حبیب بن عبید، جبیر بن نفیر حضرمی، ابو اسحاق سمط کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ذوالحلیفہ میں آپ ﷺ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۰۲۵۱-حبیب بن حسن، علی بن ہارون، یوسف بن یعقوب، قاضی، ہشیم، شعبہ، قتادہ، ابوحسان کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ہمیں ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھائی۔

۱۰۲۵۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد و حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، ابواسحاق، ابوالسفر، سعید بن شفی کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ سفر میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۲۵۳-حبیب بن حسن، یوسف بن قاضی، عمرو بن مرزوق، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، حوضی، شعبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے موسیٰ بن سلمہ ہذلی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابن عباس سے سوال کیا کہ اگر میری حرم کی نماز فوت ہو جائے تو میں کتنی رکعت نماز پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا دو رکعت اور یہی سنت نبوی ﷺ ہے۔

۱۰۲۵۴-حبیب بن حسن، یوسف بن قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، یحییٰ بن اسحاق کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے حج کے موقع پر آپ کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ مکہ میں آپ کا قیام کتنے روز تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ دس روز۔

۱۰۲۵۵-ابواسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، حفص بن عمر حوضی، شعبہ و سلیمان بن احمد، ابواحمد جرجانی، ابوخلیفہ محمد بن کثیر، شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے حارث بن وہب خزاعی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کے ہمراہ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۰۲۵۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، وعبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، وسلیمان بن احمد، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، سلیمان بن حرب وسلیمان بن احمد، حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابواحمد محمد بن احمد، ابوخلیفہ محمد بن کثیر، شعبہ، حکم کے سلسلہ سند سے ابوجحیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ہجرت کے موقع پر سفر میں ظہر و عصر دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۰۲۵۷-فاروق خطابی، سلیمان بن احمد، ابومسلم، سلیمان بن حرب، وسلیمان بن احمد، ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد، علی بن جعد، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے بطحا کے مقام پر سترہ نصب کر کے ظہر و عصر دو رکعت پڑھی۔

۱۰۲۵۸-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، وفاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب وابواحمد محمد بن احمد، سلیمان، ابو خلیفہ، ابوولید، شعبہ، عبداللہ بن ابی سدر، شعبی، عروۃ بن مضرس بن اوس بن لام کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے احرام کی حالت میں آپ سے سوال کیا کہ کیا مجھ پر ارکان حج سے کچھ باقی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہاں پر ہمارے ساتھ نماز و وقوف میں شریک ہونے

والے کا حج تام ہو جائے گا۔[۱]

۱۰۲۵۹- عمر بن احمد بن عمر قاضی، علی بن عباس بجلی، میمون بن اصبغ وسلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، محمد بن حسن تسلیمی، وہب بن جریر، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی کے سلسلہ سند سے عروۃ بن مضرس کا قول نقل کیا ہے کہ میں عرفات میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جبل طئی سے آیا ہوں کیا مجھ پر حج کے ارکان میں سے کچھ باقی ہے؟ آپ نے گزشتہ روایت کی مانند الفاظ ارشاد فرمائے۔

۱۰۲۶۰-عبداللہ بن محمد، ابو بکر بن ابی عاصم، سلیمان بن احمد، عبدان وزکریا ساجی، وابو محمد بن حیان، قاسم بن زکریا مقری، عمر بن احمد بن عمر علی بن عباس، بجلی، علی بن حسین درہمی، امیہ بن خالد، شعبہ، سیار، شعبی کے سلسلہ سند سے عروۃ بن مضرس کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے حج کے موقع پر آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ میں جبل طئی سے آپ کے پاس آیا ہوں اور میں نے ہر جبل پر وقوف کیا ہے کیا مجھ پر ارکان حج سے کچھ باقی ہے؟ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ نماز اور وقوف عرفہ میں شریک ہونے والے کا حج تام ہو جائے گا۔[۲]

۱۰۲۶۱-محمد بن محمد بن اسحاق ثلاثائی، عمر بن نوح بجلی، سلیمان بن احمد، بکر بن عبدالوہاب، محمد بن معاویہ الزیادی، احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان حنفی، میمون بن اصبغ، سعید بن عامر، شعبہ، زبیر، شعبی کے سلسلہ سند سے عروۃ بن مضرس کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے عرفات میں آپ سے پوچھا کہ کیا مجھ پر ارکان حج سے کچھ باقی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عرفات میں ہمارے ساتھ وقوف ونماز میں شریک ہونے والے کا حج تام ہو جائے گا۔[۳]

۱۰۲۶۲-سلیمان بن احمد، محمد بن حسن، ابو بحر بشر بن موسیٰ، عمرو بن حکام، شعبہ، عبداللہ بن دینار، محارب کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے تکبر کی وجہ سے کپڑا زمین پر ڈال کر چلنے والے کو اللہ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

۱۰۲۶۳-محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، محمد بن عبداللہ بن عبید عقل، جدی، شعبہ، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، تکبر کی وجہ سے کپڑا کھینچنے والے کو اللہ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔[۴]

۱۰۲۶۴-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ کے سلسلہ سند سے مسلم بن یناق مکی کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عمر کے پاس ٹخنوں سے نیچے ازار کئے ایک آدمی گزرا، ابن عمر نے اس سے سوال کیا تم کون ہو؟ انہیں بتایا گیا کہ اس کا تعلق بنی لیث سے ہے۔ یہ سن کر ابن عمر نے اسے پہچان لیا اور اسے ٹخنوں سے اوپر شلوار کرنے کا حکم دیا، اس لئے کہ میں نے آپ ﷺ کو کہتے سنا تکبر کی وجہ سے ایسا کرنے والے انسان کی طرف قیامت کے دن اللہ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔[۵]

۱۰۲۶۵-ابواحمد محمد بن احمد، ابوخلیفہ، ولید، حفص بن عمر حوضی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، سعید محارب بن دثار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے شلوار کرنے والے کی طرف اللہ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔[۶]

۱۔ سنن الدارقطنی ۲/۲۴۰. وکنز العمال ۱۲۰۶۷. وتفسیر القرطبی ۲/۴۲۵.

۲،۳۔ مسند الامام أحمد ۴/۲۶۱. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۹۹. واتحاف السادة المتقین ۴/۳۶۵. وتلخیص الحبیر ۲/۲۵۵.

۴۔ سنن الترمذی ۱۷۳۱. ومسند الامام أحمد ۲/۶۷، ۱۰۳، ۱۲۸، ۱۳۱، ۱۳۶. السنن الکبری للبیهقی ۲/۲۴۳. واتحاف السادة المتقین ۸/۳۴۶، ۹/۳۵۹. وفتح الباری ۷/۱۹، ۱۰/۲۴۵.

۶،۵۔ صحیح البخاری ۷/۵. وصحیح مسلم، کتاب اللباس ۴۵. واتحاف السادة المتقین ۸/۳۴۶. والترغیب والترهیب ۳/۹۰.

۱۰۲۶۶- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، عبداللہ بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، شبابہ بن سوار کے سلسلۂ سند سے حضرت شعبہ فرماتے ہیں، میں محارب بن دثار سے ملا، وہ مسجد کی طرف آرہے تھے، میں نے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرمان رسول ہے تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا میں نے محارب سے پوچھا کیا آپ نے ازار کی تخصیص فرمائی تھی؟ فرمایا: نہیں۔[۱]

۱۰۲۶۷- ابواحمد محمد بن احمد، سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، ابوولید، حفص بن عمر حوضی، وابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، شبابہ بن سوار، شعبہ، جبلہ بن سحیم کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ تکبر کی وجہ سے زمین پر کپڑا اڑانے والے کو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔[۲]

۱۰۲۶۸- سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن احمد، زید بن حریش، یحییٰ بن سکن، شعبہ، اشعث، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔[۳]

۱۰۲۶۹- ابواحمد، سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، شعیث بن محرز و محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن ابی سعید مقبری کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنے والے کا اتنا حصہ دوزخ میں جائے گا۔[۴]

۱۰۲۷۰- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر و محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم احمد بن منیع، یزید بن ہارون، شعبہ کے سلسلہ سند سے محمد بن زیاد کا قول نقل کیا ہے کہ مروان نے ابوہریرہ کو مدینہ کا عامل بنایا۔ انہوں نے ایک شخص کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکائے اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا امیر آرہے ہیں، امیر آرہے ہیں، آپؓ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ آپؐ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ ایسے انسان کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔[۵]

۱۰۲۷۱- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد شعبہ، سلیمان شیبانی کے سلسلہ سند سے شعبی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ نماز کے بعد آپ ایک شکستہ قبر پر تشریف لے گئے۔ ہم نے صفیں بنائیں آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی، میں نے شعبی سے اس شخص کا نام دریافت کیا تو انہوں نے بیان کرنے والے کا نام ابن عباسؓ بتایا۔

۱۰۲۷۲- عمر بن احمد بن عمر، علی بن عباس بجلی، زید بن اخرم، وہب بن جریر، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ایک شکستہ قبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی، اس جنازہ میں میں بھی شریک تھا۔

۱۰۲۷۳- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، حبیب بن شہید، ثابت، انس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک عورت کے دفن کے بعد اس کی قبر پر اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

۱۰۲۷۴- سلیمان بن احمد، محمد بن حسن ابو بحر، بشر بن موسیٰ، عمرو بن حکام، شعبہ، ابوبکر بن حفص، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ علیہ السلام مسجد کی صفائی کرنے والی ایک خاتون کی قبر کے نزدیک سے گزرے، آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

۱، ۲- مسند الامام أحمد ۲/ ۴۲، ۴۴، ۸۱، ۱۰۳.

۳- المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۴۱. وتاریخ ابن عساکر ۴/ ۲۹۴. وتاریخ بغداد ۵/ ۱۷۱.

۴- صحیح البخاری ۷/ ۱۸۳. وسنن النسائی ۸/ ۲۰۷. وسنن ابن ماجة ۳۵۷۳. ومسند الامام أحمد ۲/ ۴۶۱، ۵/ ۹. وفتح الباری ۱۰/ ۲۵۶.

۵- مسند الامام أحمد ۲/ ۱۰. والسنن الکبری للبیهقی ۲/ ۲۴۴. واتحاف السادة المتقین ۸/ ۳۴۵، ۳۴۶.

۱۰۲۷۵-محمد بن عبداللہ الکاتب، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبداللہ بن حکم، عمران بن ابان، شعبہ، ابی بکر بن حفص، عبداللہ بن عامر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

۱۰۲۷۶-سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، احمد بن عمر انصاری ومحمد بن مظفر، حسن بن محمد بن شعبہ فضل بن سہل، شبابہ بن سوار، شعبہ، حسین معلم عبداللہ بن بریدہ کے سلسلہ سند سے سمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک خاتون کا پیٹ کے مرض میں انتقال ہوگیا۔ آپؐ نے اس کے وسط میں کھڑے ہوکر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۱۰۲۷۷-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، واحمد بن اسحاق، احمد بن یحییٰ بن نصر، حمید بن مسعدہ، بشر بن مفضل، شعبہ، ابو مالک، ربعی کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر نیکی پر صدقہ کا ثواب ہے۔

۱۰۲۷۸-محمد بن مظفر، عبداللہ بن ابی داؤد، یعقوب بن یوسف بن ابی عیسیٰ، روح بن عبادہ، شعبہ، نعیم بن ابی ہند، ربعی، حذیفہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ہر بھلائی پر صدقہ کا ثواب ہے۔

۱۰۲۷۹-محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن اسماعیل بن اسحاق راشدی، محمد بن داؤد بن عبدالجبار، ابی، شعبہ، حبیب بن ابی عمرہ، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر نیکی پر صدقہ کا ثواب ہے۔

۱۰۲۸۰-محمد بن مظفر، محمد بن عبداللہ بن یوسف بن ایوب مہدی، احمد بن یوسف، مسلم بن ابراہیم، شعبہ، فرقد سنجی، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر نیکی صدقہ ہے۔

۱۰۲۸۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد وابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یعلیٰ بن عباد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص کے سلسلہ سند سے سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے حضرت علی سے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے، فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔[۱]

۱۰۲۸۲-محمد بن حمید، اسحاق بن بیان، عبدالملک بن صباح مسمعی، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عامر بن سعد کے سلسلہ سند سے ان کے والد سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے تھے فرق یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔[۲]

۱۰۲۸۳-محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، حاتم بن لیث، محمد بن عمر رومی، شعبہ، سعد بن ابراہیم، مصعب بن سعد کے سلسلہ سند سے ان کے والد حضرت سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے حضرت علی سے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے، فرق یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔[۳]

۱۰۲۸۴-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن موسیٰ بن حماد، عبدالرحمٰن بن صالح ازدی، مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت سعد کا قول نقل کیا ہے کہ اے علی تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے؛ علاوہ ازیں میں خاتم النبیین ہوں۔[۴]

۱۰۲۸۵-مؤلفؒ فرماتے ہیں میرے والد اور محمد بن اسحاق قاضی، محمد بن محمد بن عقبہ الشیبانی وحسن بن علی حلوانی، نصر بن حماد، شعبہ، علی بن زید، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت سعد کا قول منقول ہے کہ آپؐ نے حضرت علی سے فرمایا تم ہارون کے موسیٰ کے لئے معاون بننے کی طرح میرے معاون پر راضی نہیں ہو۔[۵]

۱، ۲، ۳، ۴، ۵۔ صحیح البخاری ۶/۳. وسنن ابن ماجة ۱۱۵. والمستدرک ۳/۱۰۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۲۳۱. والسنة لابن أبی عاصم ۲/۶۰۲. ومجمع الزوائد ۹/۱۱۰، ۱۲۰. وفتح الباری ۸/۱۱۲.

۱۰۲۸۶-ابو محمد بن حیان، ابو یعلی، محمد بن حسن بصری، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبید اللہ بن معاذ، شعبہ، علی بن زید بن جدعان، سعد، سعید کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۰۲۸۷-حسن بن ابراہیم بن عبد الصمد خراز، محمد بن عبد اللہ بن یاسین، محمد بن عبد اللہ حضرمی، محمد بن اسحاق قاضی، محمد بن محمد بن عقبہ، حسن بن علی حلوانی، نصر بن حماد شعبہ، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے حضرت علی سے فرمایا تم ہارون کے موسیٰ کیلئے معاون بننے کی طرح میرے معاون بننے پر راضی نہیں ہو؟

۱۰۲۸۸-سلیمان بن احمد، عباس بن محمد مجاشعی، محمد بن ابی یعقوب کرمانی، یزید بن زریع، شعبہ، قتادہ سعید بن مسیبؒ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی سے فرمایا اے علی میں نے تم کو اپنے پیچھے اپنا جانشین بنایا ہے۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا میں جہاد سے پیچھے نہیں رہ سکتا! اس پر آپؐ نے فرمایا: اے علی تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔[1]

۱۰۲۸۹-ابو محمد بن حیان، عباس مجاشعی، محمد، یزید، شعبہ، قتادہ، محمد بن یحییٰ ازدی، عبد اللہ بن داؤد خریبی، سعید، قتادہ، سعید، سعد کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند روایت کیا۔

۱۰۲۹۰-عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد و محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر و سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، مسدد، یحییٰ بن سعد و ابو اسحاق بن حمزہ، ابو زکریا حنائی، عبید اللہ بن معاذ، ابی، شعبہ، حکم، مصعب بن سعد کے سلسلہ سند سے سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی سے فرمایا تم میرے اہل وعیال پر میری جانشینی پر راضی نہیں ہو؟ حضرت علیؓ نے عرض کیا کیا آپ مجھے اپنے پیچھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑیں گے؟ اس پر آپؐ نے فرمایا: اے علی تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔[2]

۱۰۲۹۱-عبد بن اسحاق ہاشمی، علی بن سراج، نصار بن حرب، ابو داؤد، شعبہ، عاصم بن بہدلہ، مصعب بن سعد کے سلسلہ سند سے سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے حضرت علی سے فرمایا تم میرے لئے اسی طرح ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے لئے۔[3]

۱۰۲۹۲-عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ایوب، خالد حناء، حسن کے سلسلہ سند سے حضرت ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے عمار تم ایک باغی گروہ کے ہاتھوں قتل ہو گے۔[4]

۱۰۲۹۳-محمد بن اسحاق، محمد بن نعیم، عفان، شعبہ، ایوب، حسن سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا۔

۱۰۲۹۴-عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، عبدان بن احمد، زکریا ساجی جعفر بن احمد بن سنان، محمد بن بشار بندار، ابو داؤد، شعبہ، یونس بن عبید، حسن، امہ کی سلسلہ سند سے حضرت ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے حضرت عمار کا قاتل ایک باغی گروہ کو قرار دیا۔[5]

۱۰۲۹۵-محمد بن حمید، یحییٰ بن زہیر، عبدۃ بن عبد اللہ، عبد الصمد و ابو بکر کجی، محمد بن عبد اللہ حضرمی، محمد بن عبد اللہ بن جبلہ، غندر، شعبہ، خالد حذاء، سعید بن ابی حسن، امہ کے سلسلہ سند سے ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے حضرت عمار سے فرمایا تیرا قاتل ایک باغی گروہ ہوگا۔[6]

۱۰۲۹۶-محمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، خالد حذاء عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول نقل کیا ہے

۱، ۲، ۳مجمع الزوائد ۱۱۰/۹. وسنن الدار قطنی ۲۴۵/۴. وکنز العمال ۳۶۴۸۸.

۴، ۵، ۶صحیح مسلم، کتاب الفتن، ۷۲، ۷۳. وفتح الباری ۵۴۲/۱۳، ۸۵/۱۳. ومسند الامام أحمد ۱۶۴/۲، ۲۰۶، ۲۲/۳، ۱۹۷/۴، ۲۱۴، ۲۱۵، ۳۰۶/۵، ۳۰۷، ۴۴۸۰، ۴۴۸۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۸۹/۸. والمستدرک ۱۵۵/۲، ۳۸۷. والمطالب العالیة ۴۴۸۰، ۴۴۹۱.

کہ آپ نے حضرت عمار کا قاتل ایک باغی گروہ کو قرار دیا۔[۱]

۱۰۲۹۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، عمرو بن دینار، ابی ہشام، ابوسعید خدری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت عمار سے فرمایا اے عمار تم ایک باغی گروہ کے ہاتھوں قتل ہو گے۔[۲]

۱۰۲۹۸-محمد بن اسحاق قاضی، موسیٰ بن اسحاق قاضی، سعد بن یعقوب طالقانی کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت عمار سے فرمایا: افسوس اے ابن سمیہ! تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

۱۰۲۹۹-حسن بن علی الوراق، عبداللہ بن عباس الطیالسی، محمد بن عبداللہ مخرمی، غسان بن مضر، خالد، شعبہ، ابونضرہ، ابوسعید خدری کے سلسلہ سند سے قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت عمار سے فرمایا تمہارا قاتل ایک باغی گروہ ہوگا۔

۱۰۳۰۰-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے ایک مصری شخص کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت عمر نے لوگوں میں ہدایا تقسیم کئے، حضرت عمار کو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ دیا۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی، انہوں نے فرمایا میں نے ان کے متعلق آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا اے عمار تیرا قاتل ایک باغی گروہ ہوگا۔

۱۰۳۰۱-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، عوام بن حوشب، رجل من بنی شیبان کے سلسلہ سند سے حنظلہ بن سوید کا قول نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو نے فرمایا ان کے قتل کے بارے میں تم نزاع مت کرو کیونکہ ان کے بارے میں آپ کو فرماتے سنا ہے کہ اے عمار! تیرا قاتل ایک باغی گروہ ہوگا۔

۱۰۳۰۲-یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، عفان واحمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن ولید نفیلی، علی بن جعد، احمد بن جعفر و حسن بن علان، جعفر فریابی، عبیداللہ بن معاذ، ابی وحبیب بن حسن، احمد بن حسن صوفی، عمر بن شیبہ، زید بن یحییٰ انماطی، شعبہ، حکم، ابوجحیفہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے بعد امت کے سب سے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر عمر ہیں۔

۱۰۳۰۳-محمد بن مظفر، یحییٰ بن محمد بن صاعد، عیسیٰ بن عبداللہ طیالسی، داؤد بن مہران، داؤد بن زبرقان، شعبہ، حکم بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے بعد امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر عمر ہیں۔

۱۰۳۰۴-احمد بن جعفر نسائی، حسین بن عمر بن ابراہیم ثقفی، ابی، محمد بن قاسم اسدی، شعبہ، حکم، عبد خیر کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت علی نے منبر پر فرمایا، اے لوگو کیا میں تم کو آپ کے بعد امت کے بہترین فرد سے باخبر کروں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ بالکل، آپ نے فرمایا آپ کے بعد امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں۔

۱۰۳۰۵-حسن بن علی وراق، جعفر فریابی، عبیداللہ بن معاذ، ابی، ومحمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت کے سلسلہ سند سے عبد خیر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا آپ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین فرد حضرت ابوبکر ان کے بعد حضرت عمر ہیں۔

۱۰۳۰۶-حسن بن علی، محمد بن علی بن رزق اللہ، احمد بن جعفر نسائی، جعفر بن محمد فریابی، عبیداللہ بن معاذ، ابی، شعبہ، حکم، ابن ابی جحیفہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد امت کے بہترین فرد ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن، ۷۲، ۷۳. وفتح الباری ۷/۷۴، ۱۳/۸۵. ومسند الامام أحمد ۲/۱۶۴، ۲۰۶، ۳/۲۲، ۳/۹۷، ۵/۲۱۴، ۲۱۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۴۴۸۰، ۴۴۸۶. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۸/۱۸۹. والمستدرک ۲/۱۵۵، ۳۸۷. والمطالب العالية ۴۴۸۰، ۴۴۹۱.

۱۰۳۰۷-حارث بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوالنضر، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے بعد امت کے بہترین فرد ابوبکر اور حضرت عمر ہوں گے۔

۱۰۳۰۸-محمد بن مظفر، محمد بن خلف قاضی، وکیع، محمد بن عبداللہ بن زید، سبابہ بن سوار، شعبہ حجاج بن ارطاہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے بعد اس امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر، پھر حضرت عمر ہیں۔

۱۰۳۰۹-محمد بن علی بن حبیش، حسن بن علی، قاسم بن علی، قاسم بن زکریا، عیسیٰ بن عبداللہ زغاث وابوسعید محمد بن بشر بن عباس، ابوقریش محمد بن جمعۃ قہستانی، حمدوان بن عمارۃ، داؤد بن مہران، داؤد بن الزبرقان، شعبہ، عاصم، زر بن حبیش کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد اس امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر حضرت فاروق اعظم ہیں۔

۱۰۳۱۰-محمد بن مظفر، محمد بن سلیمان بن عبدالکریم، علی بن عبداللہ بن عبدربہ، ابی، غذافر، شعبہ بن صفوان، شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی نے منبر پر فرمایا آپ کے بعد امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں۔

۱۰۳۱۱-عبداللہ بن حامد اصفہانی، محمد بن محمد، مکی بن عبدان، محمد بن عمر دار بجردی، نضر بن شمیل، شعبہ، ابواسحاق، عبدخیر کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے بعد امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں۔

۱۰۳۱۲-محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ حرانی، اسماعیل بن احمد بن داؤد سلمی، ابوقتادہ، شعبہ، عطا بن سائب کے سلسلہ سند سے بختری کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا آپ کے بعد امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں۔ ایک شخص نے کھڑے ہوکر حضرت علی سے سوال کیا اے علی آپ کا درجہ کیا ہے؟ حضرت علی نے فرمایا ہم اہل بیت کے برابر کوئی نہیں ہوسکتا۔

۱۰۳۱۳-سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، شعبہ، سلمۃ بن کہیل، ابوزعراء کے سلسلہ سند سے زید بن وہب کا قول نقل کیا ہے کہ سوید بن غفلہ نے امیرالمؤمنین حضرت علی سے کہا کہ میں نے کچھ لوگوں کو شیخین کے فضائل کے بیان میں غلو سے کام لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت علی نے اسی وقت منبر پر تشریف فرما ہوکر فرمایا خدا کی قسم شیخین کا محب کامل مؤمن اور ان سے بغض رکھنے والا بدبخت ہے، ایسے لوگوں سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۰۳۱۴-احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عبادہ، شعبہ، عبدالملک بن عمیر، ابوسلمۃ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے عرب کا سب سے بہترین بیت یہ ہے: "الا کل شیء ما خلا اللہ باطل" آگاہ رہو خدا کے ماسوا ہر شئے باطل ہے۔[1]

۱۰۳۱۵-احمد بن جعفر، یحییٰ بن مطرف، سلم بن ابراہیم، شعبہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ایک باندی کے کام کے لئے بھی مدینہ سے باہر چلے جاتے تھے۔

۱۰۳۱۶-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، علقمہ بن زید بن عمرو، ابوبکر بن عیاش نصیر، شعبہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک باندی کے کہنے پر اس کے کام کے لئے مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے اور اس کے کام کے مکمل ہونے کے بعد ہی واپس آتے۔

۱۰۳۱۷-احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن زکریا، عمرو بن مرزوق، شعبہ، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے کہ سنت کے مطابق باوضو ہوکر نماز کے لئے جانے والے انسان کے ہر ہر قدم پر گناہ معاف اور درجات بلند ہوتے ہیں۔

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۲۷۔ وصحیح مسلم المقدمۃ ۵۲۴۔ ومسند الامام احمد ۲/۲۴۸۔ والسنن الکبریٰ للبیھقی ۱۰/۲۳۷۔

۱۰۳۱۸-ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ممشاد، قاری، عبید بن حسن، عمرو بن مرزوق، شعبہ، یعلی بن عطاء، عبداللہ بن سفیان ثقفی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے دائمی کام آنے والی نصحت کیجئے! آپ نے مجھے زبان کی حفاظت کا حکم دیا۔

۱۰۳۱۹-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، داؤد بن ابراہیم واسطی، شعبہ، فراس، شعبی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔ چار کام کبائر میں سے ہیں شرک باللہ، ناحق قتل، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم۔[1]

۱۰۳۲۰-محمد بن احمد، محمد بن ایوب، علی بن عثمان رقاشی، حماد بن سلمہ، شعبہ بن حجاج، ابواسحاق، عبداللہ بن یزید کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے رکوع سے اٹھنے کے بعد ہی ہم لوگ رکوع سے اٹھتے تھے۔

۱۰۳۲۱-محمد بن عمر، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابوحمزہ، ہلال بن حصین کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں مدینہ آیا اور وہاں میرا قیام ابوسعید خدری کے ہاں تھا۔ ایک روز ہماری باہمی نشست میں انہوں نے میرے سامنے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے زمانے میں ایک بار مجھے سخت بھوک لگی حتی کہ اس کی شدت کی وجہ سے میں نے پیٹ پر پتھر باندھ لیا، میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ تم اس کے بارے میں آپ سے سوال کرو اس لئے کہ فلاں شخص نے آپ سے اس قسم کا سوال کیا تو آپ نے اس کی ضرورت پوری فر مادی، میں نے کہا کہ میں اپنی ساری ملکیت ختم ہونے تک ایسا نہیں کروں گا۔ اس کے بعد میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ اس وقت آپ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے استغناء اور معافی طلب کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ استغنا اور معافی عطا فرمادیتے ہیں اور جو ہم سے سوال کرتا ہے ہم بعض مرتبہ اسے نوازدیتے ہیں اور کبھی معروف کلمات سے اسے جواب دیتے ہیں لیکن ہم سے سوال نہ کرنے والا ہمیں زیادہ پسند ہے۔ چنانچہ میں آپ سے سوال کئے بغیر واپس لوٹ آیا اس کے بعد دنیا کے آنے کی وجہ سے میں سب سے بڑا مالدار بن گیا۔

۱۰۳۲۲-احمد بن اسحاق، محمد بن زکریا، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابراہیم بن مہاجر، ابراہیم نخعی، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے مجھے قرآن کی تلاوت کا حکم فرمایا، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قرآن آپ پر نازل ہوا میں کیسے آپ کے سامنے تلاوت کروں؟

۱۰۳۲۳-محمد بن عبدالرحمن، ابوخلیفہ، محمد بن کثیر، شعبہ، ابواسحاق بن مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ عالم ارواح میں جن روحوں میں آپس میں تعلق پیدا ہوگیا دنیا میں ان میں محبت قائم ہوگئی اور جن میں اجنبیت رہی دنیا میں انکے باہم اختلاف رہا۔

۱۰۳۲۴-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، حفص بن عمر، شعبہ، سہیل بن ابی صالح ہمی، ابی صالح کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ فرمان نبوی نقل فرماتے ہیں: نیک حج کا ثواب صرف جنت ہے اور عمرہ کے درمیان صادر ہونے والے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔[2]

۱۰۳۲۵-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل، ابونعیم، شعبہ، ابوحمزہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کی قبر میں سرخ چادر رکھی گئی تھی۔

۱۰۳۲۶-عبداللہ، اسماعیل بن عبداللہ، آدم بن ابی ایاس، شعبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول

[1] صحیح البخاری ۸/۱۷۱. ۹/۴. وفتح الباری ۱۱/۵۵۵. ۱۲،۵۵۶/۱۹۱.

[2] سنن النسائی ۵/۱۱۲، ۱۱۳.

ہے۔دوزخ مسلسل زیادتی کا مطالبہ کرے گی حتیٰ کہ قدم الٰہی سے اس کا خلاء پر ہوگا۔اسی طرح جنت بھی اللہ سے یہی سوال کرے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو پیدا کر کے اسے پر کریں گے۔[۱]

۱۰۳۲۷-ابوبکر بن خلاد،حارث بن ابی اسامہ،سلیمان بن احمد،ادریس بن جعفر،یزید بن ہارون،شعبہ،عبداللہ بن مرہ،مسروق کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔منافق کی چار علامات ہیں جس میں چاروں پائی جائیں تو وہ مکمل منافق ورنہ اس میں نفاق کی علامت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔(۱)بات کرتے وقت کذب بیانی کرے گا(۲)وعدہ خلافی کرے گا(۳)معاہدہ شکن ہوگا(۴)نزاع کے وقت فجور سے کام لے گا۔[۲]

۱۰۳۲۸-عبداللہ بن جعفر،یونس بن حبیب،ابوداؤد،شعبہ،یحییٰ بن سلیم،ابوبلج،عمرو بن میمون کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ایمان کی مٹھاس تلاش کرنے والے غلام کو رضائے الٰہی کی خاطر محبت رکھنا ضروری ہے۔

۱۰۳۲۹-عبداللہ،یونس،ابوداؤد،شعبہ،ابی بلج،عمرو بن میمون کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ عرش کے خزانوں میں سے ہے۔[۳]

۱۰۳۳۰-سلیمان بن احمد،محمد بن صالح بن ولید نرسی،یحییٰ بن محمد بن سکن،یحییٰ بن کثیر عنبری،شعبہ،ابوبلج،عمرو بن میمون کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے،اے لوگو!اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا جو گناہ کر کے اللہ سے معافی طلب کرے گی۔[۴]

۱۰۳۳۱-عبداللہ بن جعفر،یونس،ابوداؤد،حبیب بن حسن،یوسف قاضی،حفص بن عمر،شعبہ،ابواسحاق کے سلسلہ سند سے ابومسلم کا قول نقل کیا ہے کہ ابوسعید خدری اور ابوہریرہ کے سامنے آپ نے فرمایا ذاکر قوم کو رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے،فرشتے ان پر رشک کرتے ہیں ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ کے ہاں ان کا تذکرہ ہوتا ہے۔[۵]

۱۰۳۳۲-محمد بن جعفر بن ہیثم،جعفر بن محمد صائغ،عفان،علی بن مدرک،ابوزرعہ بن عمر بن جریر،فرشتہ بن حر کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے تین افراد کی طرف سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ دیکھے گا نہ ان سے کلام کرے گا اور ان کو عذاب الیم ہوگا۔میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے؟آپ نے شروع کے کلمات چند بار فرما کر ان کی تفصیل بیان کی(۱)ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنے والا(۲)خرچ کر کے احسان جتانے والا(۳)جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا۔[۶]

۱۰۳۳۳-فاروق بن عبدالکریم،ابوخالد عبدالعزیز بن معاویہ قرشی،ابوزید سعید بن ربیع،شعبہ،اعمش،ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار نماز میں طویل قیام کی وجہ سے آپ کے قدم مبارک پر ورم آگیا۔آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی آپ

۱۔ سنن الترمذی ۳۲۷۲. وفتح الباری ۵۴۵/۱۱. ومسند الامام احمد ۱۳۴/۳، ۱۴۱، ۲۳۰.

۲۔ صحیح البخاری ۱۵/۱. ۳. ۱۷۲. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۰۶، وفتح الباری ۸۹/۱.

۳۔ صحیح البخاری ۱۷۰/۵. ۴۵/۸، ۱۰۲، ۱۰۸. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۴۴، ۴۷. وفتح الباری ۱۸۷/۱۱.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ باب ۲. ومسند الامام احمد ۲۸۹/۱.

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب ۱۱. وفتح الباری ۲۰۹/۱۱.

۶۔ صحیح البخاری ۱۴۸/۳. ۲۳۴. ۹۹/۹. ۱۶۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳. ۱۷۳ امکرر وفتح الباری ۴۳/۵، ۱۳، ۲۰۱، ۲۰۲.

نے جواب میں فرمایا کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۱۰۳۳۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوحفص عمر بن یزید بصری، شعبہ، عمرو بن مرہ، شقیق بن سلمۃ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، کچھ افراد کو کیا ہو گیا کہ وہ مترفین کو اچھا اور عابدین کو کو خراب گردانتے ہیں۔ نیز وہ قرآن پر اپنی خواہش کے مطابق عمل کرتے ہیں، اس صورت میں وہ قرآن پر مکمل ایمان لانے والے نہیں ہوئے اور وہ تقدیر اور رزق مقسوم کے حصول کے لئے سعی اور ثواب کے حصول میں غیر سعی سے کام لینے والے ہیں حالانکہ اول چیز بلا سعی اور ثانی سعی کے ذریعہ حاصل ہونے والی ہے۔[1]

۱۰۳۳۵-سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، مخالد بن مالک، مسکین بن بکیر، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن حارث ابوکثیر زبیدی کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ قیامت کے روز اعلان ہوگا کہ اس امت کے فقراء کہاں ہیں؟ ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا؟ وہ عرض کریں گے کہ اے باری تعالیٰ ہم نے مصائب پر صبر سے کام لیا اور ہم نے دنیا میں محکومی کی زندگی گزاری۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے صدق سے کام لیا، چنانچہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور مالدار و بادشاہ حساب کی شدت میں مبتلا ہوں گے۔ صحابہ نے آپ سے سوال کیا کہ اس روز مؤمنین کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ان کے لئے نور کی کرسیاں سجائی جائیں گی، بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے وہ دن مؤمنین کے لئے دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا۔[2]

۱۰۳۳۶-علی بن احمد بن علی مصیصی، ایوب بن سلیمان قطان، علی بن زیاد متوثی، یحییٰ بن ابی بکیر، شعبہ، اعمش، ذکوان ابی صالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ اے لوگو قیامت کے روز وضو کی وجہ سے تمہاری پیشانی روشن ہوگی۔ چنانچہ آخرت میں اس فضیلت کے حصول کے لئے تم دنیا میں خوب اچھی طرح وضو کرو اسی وجہ سے حضرت ابوہریرہ خوب اچھی طرح وضو کیا کرتے تھے۔[3]

۱۰۳۳۷-عمرو بن احمد بن عمر، علی بن عباس بجلی، محمد بن مخلد، سالم بن قتیبہ، شعبہ، عاصم بن بہدلہ، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ قیامت کے روز قرآن صاحب قرآن کے لئے سفارش کرے گا کہ اے باری تعالیٰ اس کا اکرام کر چنانچہ اسے شرافت کا تاج پہنایا جائے گا، دوبارہ قرآن کہے گا، اے اللہ اس سے راضی ہو جا کیونکہ تیری رضا کے حصول کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔[4]

۱۰۳۳۸-عمر بن احمد بن عمر، علی بن عباس، محمد بن خالد بن خداش، سلم بن قتیبہ، شعبہ، ابواسحاق، اغر کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے لا الہ الا اللہ پڑھنے پر بندہ کی خدا کی طرف سے تصدیق کی جاتی ہے اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے والا نار دوزخ سے محفوظ رہے گا۔

۱۰۳۳۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، زیاد بن یحییٰ، ابن ابی عدی، شعبہ، حماد بن سلمہ، سہل بن ابی صالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے بلا ذکر منعقد ہو کر ختم ہونے والی مجلس مردار گدھے کے پاس سے اٹھنے والی مجلس کے مترادف ہے اور یہ چیز قیامت کے روز ان کے لئے باعث ندامت ہوگی۔[5]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۳۸. وأمالی الشجری ۲/۲۰۶. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲۹. ۲۳۴. وکشف الخفا ۱/۲۲۲.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۳۷. والترغیب والترهیب ۴/۳۹۱.

۳۔ صحیح البخاری ۴/۱۶۹. ۶/۶۹، ۱۲۲، ۸/۱۳۶. وفتح الباری ۸/۴۳۸، ۱۱/۳۷۷.

۴۔ کنز العمال ۲۴۲۲.

۵۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۲۴. ومجمع الزوائد ۱۰/۸۰. والمستدرک ۱/۴۹۱.

۱۰۳۴۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سلیمان الہروی، نصر بن علی، حرمی، شعبہ، عبدالرحمن بن عباس، کمیل کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے لاحول و لاقوۃ الا باللہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۰۳۴۱- عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، عمرو بن علی، خالد بن حارث، شعبہ، یعلیٰ بن عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عمر نے حمران بن ابان سے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا میں نے جمعہ کی فجر کی نماز باجماعت پڑھی ہے، اسی کے بارے میں آپ نے فرمایا یہ جمعہ کے روز باجماعت تمام نمازوں میں افضل ہے۔[1]

۱۰۳۴۲- محمد بن مظفر، عبداللہ بن سلیمان، قطن بن ابراہیم جارود بن یزید، شعبہ، سعید بن ابی سعید مقبری کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قبر کو روندنے سے آگ کو روندنا بہتر ہے۔[2]

۱۰۳۴۳- محمد بن مظفر، ابو طالب احمد بن نصر، محمد بن نصر بن حماد، ابی، شعبہ، اعمش، ابو صالح، ابو ہریرہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے حق ضیافت تین دن تک ہے، اس سے آگے صدقہ ہے۔

۱۰۳۴۴- محمد بن مظفر بن ہارون بن عیسیٰ، عباس بن محمد، حجاج بن نصر، شعبہ، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد رسول ہے، ایک سو افراد پر مشتمل صاحب جنازہ کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

۱۰۳۴۵- محمد بن مظفر، احمد بن عمیر بن یوسف، علی بن معبد، صالح بن بیان، شعبہ، حکم، مجاہد کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ ایک انسان کسی دنیاوی حاجت پر متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان کے اوپر فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرا فلاں بندہ دنیاوی حاجت کی طرف متوجہ ہوا ہے اگر میں اسے پورا کردوں تو اس کے لئے دوزخ کا دروازہ کھل جائے گا اسی وجہ سے میں نے دنیا والی حاجت پوری نہیں کی، ادھر وہ شخص کہتا ہے کہ ہائے افسوس میری وہ مطلوبہ چیز فلاں شخص کو مل گئی، حالانکہ اس کا نہ ملنا ہی اس کے لئے رحمت ہے۔[3]

۱۰۳۴۶- محمد بن مظفر، موسیٰ بن محمد بن موسیٰ، عباد بن ولید، علی بن حمید، شعبہ، ابو اسحاق، ابو احوص، عبداللہ کے سلسلہ سند سے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ کوئی شخص کسی سے زیادہ مالدار نہیں اور نہ کوئی سال دوسرے سال سے زیادہ اچھا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے مال عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ایمان عطا کرتا ہے۔[4]

۱۰۳۴۷- محمد بن مظفر، قاسم بن ہارون، محمد بن صالح، اشج، داؤد بن ابراہیم، شعبہ، ابو اسحاق، ابو الاحوص کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے: میں بھی ایک بشر ہوں مجھے بھی تمہاری طرح غصہ اور نرمی کی مختلف حالت پیش آتی ہے، اے اللہ مجھ سے جس پر بلاوجہ زیادتی ہوگئی ہو تو اس کو اس کے لئے کفارہ اور رحمت بنادے۔

۱۰۳۴۸- محمد بن مظفر، عمر بن حسن بن جبیر، واسطی، ابراہیم بن جبار، حر بن مالک، شعبہ، ابو اسحاق، ابو احوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والے کو دیکھ کر قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔[5]

۱۔ الکامل لابن عدی ۳/۲۲۸ا۔

۲۔ تخریج الاحیاء ۴/۲۶۳. وسبق فی الجزء الثالث.

۳۔ الدر المنثور ۴/۲۹.

۴۔ مسند الامام احمد ۲/۴۴۳. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۳۳۵ والتاریخ الکبیر ۴/۱۰۹.

۵۔ اتحاف السادۃ المتقین ۴/۴۹۵. وکنز العمال ۲۷۶۰. والکامل ۲/۸۵۵.

(۳۸۹) حضرت مسعر بن کدام

۱۰۳۴۹-ابی ،ابومحمد بن حیان ،ابراہیم بن محمد بن حسن ،سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی ،سفیان بن عیینہ ،مسعر کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر صدق (وسچائی) کی کان تھے۔

۱۰۳۵۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،عبداللہ بن محمد بن ناجیہ ،ابومعمر قطیعی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ سفیان بن عیینہ سے افضل الناس کی بابت سوال کیا گیا۔انہوں نے فرمایا کہ مسعر ،مسعر سے یہی سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا عمرو بن مرۃ۔

۱۰۳۵۱-عبداللہ بن محمد ،مسیح بن حاتم نصر بن علی ،سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے ہشام کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے کوفہ میں مسعر سے افضل کوئی نہیں دیکھا۔

۱۰۳۵۲-ابواحمد محمد بن احمد حافظ نیشاپوری ،محمد بن محمد حواری ،ابومحمد ورقاء بن سہل بن شجرہ کندی ،خالد بن نزار کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مسعر سے افضل کوئی نہیں دیکھا۔

۱۰۳۵۳-محمد بن جعفر بن جعفر مکتب منکدر ،احمد بن حسین انصاری ،محمد بن عامر ،ابی کے سلسلہ سند سے ابن عبدالسلام کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے سفیان بن عیینہ نے سوال کیا کہ کیا مسعر سے تمہاری ملاقات ہوئی؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا اس کے بعد ان سے افضل شخص سے تمہاری ملاقات نہیں ہوگی۔

۱۰۳۵۴-محمد بن حسن بن محمد بن ابی حنین کوفی ،محمد بن حسین ابن حمید الربیع ،عباس بن یزید کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر نے خود بھی اپنی مثل کوئی نہیں دیکھا۔

۱۰۳۵۵-حسن بن محمد بن علی ،محمد یعقوب ،ہذیل بن معاویہ ،ابراہیم بن ایوب ،نعمان بن عبدالسلام کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ میرے زمانے میں مسعر کی مانند کوئی نہیں تھا۔

۱۰۳۵۶-ابومحمد بن حیان ،ابوطیب احمد بن روح ،حسین بن مسلم ،احمد بن داؤد حرانی کے سلسلہ سند سے مصعب بن مقدام کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں ثوری کو آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے دیکھا۔ثوری نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مسعر بن کدام کا انتقال ہوگیا ہے۔آپؐ نے فرمایا ہاں ،نیز فرمایا کہ ان کی وفات پر اہل آسمان نے خوشی منائی ہے۔

۱۰۳۵۷-ابوعلی محمد بن احمد بن احمد بن حسن ،محمد بن عثمان بن ابی شیبہ ،سلمۃ بن جنادہ ،حفص بن غیاث کے سلسلہ سند سے ہشام بن عروہ کا قول نقل کیا ہے کہ اہل عراق میں سے ہمارے پاس مسعر سے افضل کوئی نہیں آیا۔

۱۰۳۵۸-احمد بن جعفر بن سلم ،احمد بن علی ابار ،صلت ،ابن عیینہ ،ہشام کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند روایت کیا ہے۔

۱۰۳۵۹-محمد بن علی بن حبیش ،اسحاق بن عبداللہ بن سلمۃ ،اسحاق بن صیف کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے یعلی بن عبید سے افضل الناس کے بابت سوال کیا ،انہوں نے فرمایا مسعر۔

۱۰۳۶۰-محمد بن علی ،احمد بن قاسم بن مساور ،عبید بن جناد ،ابوسعید خدری کے سلسلہ سند سے حسن بن عمارہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر جنت میں صرف مسعر جیسے باکمال لوگ داخل ہوئے تو اہل جنت کی تعداد بہت کم ہوگی۔

۱۰۳۶۱-ابراہیم بن عبداللہ ،ابواحمد محمد بن محمد بن اسحاق سراج ،محمد بن صباح ،سفیان کے سلسلہ سند سے معن بن عبدالرحمٰن کا قول نقل

کیا ہے کہ مسعر ابتداہی سے افضل الناس تھے۔

۱۰۳۶۲-عبداللہ بن محمد بن محمد بن جعفر، محمد بن صالح بن دریج، محمد بن عبدالجید تیمی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کی وفات پر مجھے چراغوں اور قنادیل کا گل ہونا محسوس ہوا۔ نیز سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کی وفات علماء کی وفات ہے۔

۱۰۳۶۳-عبداللہ بن محمد بن حجاج، ولید بن ابان، محمد بن اسحاق صاغانی، حسین جعفی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کی وفات پر مجھے کوفہ کی جامع مسجد کی قنادیل کا گل ہونا محسوس ہوا۔

۱۰۳۶۴-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں کی رائے تھی کہ مسعر عبداللہ کے اصحاب کا زمانہ پالیتے تو انہی میں ان کا شمار ہوتا۔

۱۰۳۶۵-ابواحمد محمد بن احمد، ابوقاسم بغوی، ابن عباد مکی، سفیان، ابووکیع جراح کے سلسلہ سند نے نقل کیا ہے کہ ابن ابومسلم نے مجھ سے کہا کہ چاروں جوان افضل ہیں (۱) عمرو بن قیس ملائی (۲) مغیرہ بن ایوب (۳) خلف بن حوشب (۴) مسعر بن کدام۔

۱۰۳۶۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد، یحییٰ، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے جراح کا قول نقل کیا ہے کہ نوجوانوں میں سب سے افضل چار ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے گزشتہ روایت والی تفصیل بیان فرمائی۔

۱۰۳۶۷-علی بن احمد بن ابی غسان، جعفر بن محمد نیشاپوری وابومحمد بن حیان، ابوحامد نیشاپوری، قطن بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے حفص بن عبدالرحمٰن کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مسعر بن کدام کو دوزخ کے کنارہ پر کھڑا ہوا دیکھا۔

۱۰۳۶۸-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن اسحاق سراج، ابوسیار کے سلسلہ سند سے احمد بن یونس کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر بن کدام اپنے ساتھ ایک بڑی جائے نماز رکھتے تھے۔

۱۰۳۶۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن مکرم، مشرف بن سعید واسطی، حسن بن یحییٰ بن آدم کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کی وفات کے وقت ثوری ان کے پاس تشریف لائے۔ مسعر کو افسردہ دیکھ کر ثوری نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی، مسعر نے فرمایا مجھے بٹھادو، چنانچہ انہیں بٹھادیا گیا، ثوری نے وہی بات دوبارہ ان کے سامنے دہرائی، مسعر نے فرمایا ثوری آپ نے تو اپنے عمل پر اعتماد کرلیا، خدا کی قسم مجھے تو یہ محسوس ہورہا ہے کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہوں نامعلوم مجھے کہاں گرایا جائے گا۔ مسعر کی بات پر ثوری آبدیدہ ہوگئے اور فرمانے لگے اے مسعر تم مجھ سے زیادہ خوف خدا رکھتے ہو۔

۱۰۳۷۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن لیث جوہری، محمد بن شجاع کے سلسلہ سند سے ابوعبیدہ حذا کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے شعبہ سے مسعر کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کوفیوں میں ان کا وہی مقام تھا جو بصریوں میں ابن عون کا تھا۔

۱۰۳۷۱-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں نے اعمش سے پوچھا کہ مسعر حدیث میں شک کرتے ہیں۔ اعمش نے جواب دیا ان کا شک دوسروں کے یقین کے مساوی ہوتا ہے۔

۱۰۳۷۲-حسن بن محمد بن علی، محمد بن ہارون، ابوحاتم رازی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کا شک دوسروں کے یقین کے مقابلہ میں مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۰۳۷۳-احمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سوال کیا کہ ہشام دستوائی اور مسعر بن کدام میں سے کون افضل ہے؟ انہوں نے جواب میں مسعر کا نام لیا۔

۱۰۳۷۴-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ نصر بن علی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے مسعر کا نام مصحف (قرآن) رکھا ہوا تھا۔

۱۰۳۷۵-حسین بن محمد، علی بن اسحاق نازانی، محمد بن غالب تمار، محمد بن عبدالجبار کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ شعبہ نے فرمایا ہم مسعر کو مصحف کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

۱۰۳۷۶-حسین بن محمد، حسن بن علی بن زکریا بصری، محمد بن یحییٰ ازدی کے سلسلہ سند سے یزید بن ہارون کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے کوفہ میں شریک ومسعر کے علاوہ سب کو حدیث میں تدلیس کرتے دیکھا۔

۱۰۳۷۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، مروان رازی، محمد بن سلیمان، ابومسلم مستملی، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ حدیث میں تدلیس کرنا بہت قبیح فعل ہے۔

۱۰۳۷۸-حسین بن محمد، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم البزار، علی بن مسلم طوسی، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ ہم اختلاف کے وقت مسعر کی طرف رجوع کرتے تھے۔

۱۰۳۷۹-عبداللہ بن محمد بن حجاج، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابی، سلیمان بن عبدالجبار، عبداللہ بن داؤد خریبی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول نقل کیا ہے کہ اختلاف کے وقت مسعر ہی ہمارے حکم ہوتے تھے۔

۱۰۳۸۰-حسن بن محمد، علی بن اسحاق، محمد بن حسین، ابو عاصم بصیری، ابن داؤد کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ بوقت خلاف مسعر ہی کی طرف ہمارا رجوع ہوتا تھا۔

۱۰۳۸۱-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید جوہری کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر سے سوال کیا گیا کہ آپ فلاں حدیث بیان کرتے ہیں لیکن ہمارے سامنے نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بعض افراد کے محروم ہونے کے خوف سے میں تمہارے سامنے حدیث بیان نہیں کرتا ہوں۔

۱۰۳۸۲-ابواحمد محمد بن محمد نیشاپوری، محمد بن صالح ابن ہانی، حسین بن محمد بن زیاد قبانی، عبیداللہ بن سعید کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر با اعتماد انسان تھے۔

۱۰۳۸۳-ابواحمد محمد بن احمد، ابوبکر بن محمد حواری، ورقاء بن سہل بن شجرہ، خالد بن نزار، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر بن کدام کا قول نقل کیا ہے کہ دو فرد میرے سامنے آکر حدیث بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک کی حدیث کمزور ہے اور دوسرے کی قوی ہے، اب مجھے ان کے درمیان فیصلہ کرنے سے خوف آتا ہے۔ ثوری فرماتے ہیں کہ مسعر ان کے درمیان ظلم سے ڈرتے ہوئے عدل سے فیصلہ دیتے تھے۔

۱۰۳۸۴-حسین بن محمد، جعفر بن معن کعطی، محمد بن موسیٰ نہرتیری کے سلسلہ سند سے یوسف بن سلم کا قول نقل کیا ہے کہ خالد بن عمرو نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھے مسعر کا چہرہ کثرت سجود کی وجہ سے بکری کے بچہ کا گھٹنا معلوم ہوتا تھا اور بھینگے پن کی وجہ سے بات کرتے وقت لگتا تھا کہ وہ دیوار کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

۱۰۳۸۵-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، مسلم بن عبدالرحمٰن بلخی کے سلسلہ سند سے مکی بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر سیاہ فام اور بھینگے تھے کسی کو کتابت حدیث کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

۱۰۳۸۶-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید کے سلسلہ سند سے ابن کناسہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے مسعر کے روبرو تعریف کی، مسعر نے ان کو منع کرتے ہوئے کہا میرا تعلق کماروں سے ہے اور میں بادشاہ کے عطایا وصول کرنے والوں میں سے ہوں۔

۱۰۳۸۷-کتاب نے قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سکن، حسین بن علی بن اسود، جعفر بن عون کے سلسلہ سند سے مسعر

بن کدام کا قول نقل کیا ہے کہ علم انساب کے لئے باعث شرف ہے اور پست شخص کے لئے باعث بلندی ہے اور جس شخص کو اس کا حسب گرادے ادب اس کو اٹھا دیتا ہے۔

۱۰۳۸۸-عبداللہ بن محمد بن حجاج، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابویحییٰ بن مقری، سفیان کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابوجعفر کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا کہ اے مسعر اگر تمام لوگ آپ کی طرح بن جائیں تو میں ان کے درمیان میں چلوں۔

۱۰۳۸۹-ابواحمد محمد بن ابونعیم بن عدی جرجانی، احمد بن منصور، عبدالرحمٰن بن یونس، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میں امیرالمؤمنین ابوجعفر کے پاس گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے والد موجود ہیں لیکن آپ ہمارے لئے بیٹوں کی طرح ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر تمام لوگ آپ کی طرح پاکیزہ بن جائیں تو میں لوگوں کے درمیان میں چلوں۔

۱۰۳۹۰-ابواحمد محمد بن محمد، ابونعیم جرجانی، علی بن عثمان نفیلی ابومسہر، حکم بن ہشام کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابوجعفر نے مجھے کوئی عہدہ دینے کے لئے بلایا، میں نے ان سے کہا کہ اے امیرالمؤمنین میرے اہل خانہ تو سادگی کی وجہ سے مجھے کسی شے کے خریدنے کی بھی اجازت نہیں دیتے اور آپ مجھے عہدہ سونپ رہے ہیں۔ چنانچہ ابوجعفر نے ان کی معذرت قبول کرتے ہوئے انہیں چھوڑ دیا۔

۱۰۳۹۱-ابومحمد بن حیان، ابن مقری، ابراہیم بن حسین کے سلسلہ سند سے سعید بن عضیر کا قول نقل کیا ہے کہ ابوجعفر نے ان کا عذر قبول کرتے ہوئے انہیں چار ہزار درہم انعام دیا اور انہیں لباس عطاء کیا اس کے بعد ابوجعفر ہمیشہ مسعر کا خیال رکھتا تھا۔

۱۰۳۹۲-ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، سعد بن عباد کے سلسلہ سند سے محمد بن مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میرے والد شب میں نصف قرآن کی تلاوت کے بعد آرام کے لئے لیٹ جاتے تھے۔ کچھ دیر کے بعد یکدم بیدار ہوتے گویا وہ کسی گمشدہ شے کی تلاش میں سرگرداں ہیں، کیوں کہ وہ اس وقت پانی اور مسواک کی تلاش میں ہوتے تھے، اس کے بعد فجر تک محراب کی طرف رخ کر کے بیٹھے رہتے تھے اور ان کا یہ حال سب پر مخفی تھا۔

۱۰۳۹۳-ابومحمد بن حیان، علی بن محمد بن عمر، ابوبکر بن ابی الدنیا محمد بن حسین، شہاب بن عباد، محمد بن مسعر کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل فرمایا ہے۔

۱۰۳۹۴-احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان حنفی، سلیمان بن عبدالجبار، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے شعبہ بن حجاج کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے مسعر کے علاوہ آخرت میں تمام لوگوں کے بارے میں خطرہ ہے۔

۱۰۳۹۵-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، علی بن حکیم اودی کے سلسلہ سند سے مسعر بن کدام کا قول نقل کیا ہے کہ اپنے نفس کی خاطر علم حاصل کرنے والے کے لئے قلیل علم کا حصول ہی کافی ہے لیکن لوگوں کی خاطر علم حاصل کرنے والے کے لئے یہ ناکافی ہے کیونکہ ان کی ذمہ داری بڑی ہے۔

۱۰۳۹۶-احمد بن محمد بن عبدالرحیم، محمد بن نوح، علی بن حرب، حماد بن قیراط، ابن سماک کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ اپنے نفس کے لئے ہی علم کی طلب کافی ہے کیونکہ دوسروں کے لئے انسان ان کی خواہش کے مطابق حصول علم سے عاجز ہے۔

۱۰۳۹۷-ابواحمد محمد بن محمد کرابیسی، ابونعیم جرجانی، احمد بن زہیر، یحییٰ بن ایوب، ابن سماک کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ طالب حدیث پر کثرت محنت لازم ہے کیونکہ اس کی حقیقت نہایت مشکل امر ہے۔ نیز علم حدیث اپنی ذات کی خاطر ہی کافی ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ اگر مسعر کی یہ بات حدیث ہوتی تو یہ لکھنے ہی کے قابل تھی۔

۱۰۳۹۸-عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ضبی، محمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محمد بن خلاد، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا

ہے کہ کاش علم حدیث بوتلوں کی شکل میں ہوتا میں اسے سر پر رکھتا اور اس کے بوجھ سے میں گر کر مر جاتا۔

۱۰۳۹۹-محمد بن محمد، ابو قاسم بغوی، محمد بن خلاد، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے بغض رکھنے والے کو اللہ محدث بنائے۔

۱۰۴۰۰-سہل بن عبداللہ وراق، زکریا بن یحییٰ بن درست، عبیداللہ ضبی، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے بغض رکھنے والے کو اللہ محدث بنائے۔

۱۰۴۰۱-ابو احمد محمد بن محمد، محمد بن ابراہیم غازی، ابو ہشام رفاعی، ابو اسامہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میرے دشمن کو اللہ محدث بنائے۔

۱۰۴۰۲-احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد فارس، محمد بن عبداللہ، حسن بن علی حلوانی کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اس علم حدیث کا حصول کہیں تمہیں ذکر الٰہی سے نہ روک دے۔

۱۰۴۰۳-حسین بن محمد بن علی، علی بن اسحاق، ابن ابی الدنیا، محمد بن حسین، محمد بن کناسہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ علم حدیث کا حصول باہمت لوگوں کا کام ہے۔

۱۰۴۰۴-حسین بن محمد، محمد بن خطاب، احمد بن قاسم بن مساور، سعید بن منصور، احمد بن بشر کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میں مکہ تک ابن حطان کے ساتھ رہا لیکن وہ پورے راستے ساکت رہے۔

۱۰۴۰۵-حسین بن محمد، محمد بن خطاب، سلیمان بن اشعث، حسن بن علی، ابو اسامہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میرے نزدیک نقط دریائے فرات سے پانی نوش کرنا اور صالح بھائی کا ہدیہ قبول کرنا بلاشک وشبہ مال حلال ہے۔

۱۰۴۰۶-حسین بن محمد، عبداللہ بن محمد بن اسحاق مروزی، ہشرف بن سعید، محمد بن صباح کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مسعر سے سوال کیا کہ کسی کا آپ کے سامنے آپ کے عیوب بیان کرنا آپ کو پسند ہے؟ انہوں نے فرمایا فقط ناصح انسان کا ایسا کرنا مجھے پسند ہے۔

۱۰۴۰۷-عبداللہ وعبدالرحمن، احمد بن حسن بن عبدالملک، یعقوب دورقی، ہاشم بن قاسم کے سلسلہ سند سے اشجعی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شب مسعر کی والدہ نے پانی طلب کیا۔ مسعر ان کے لئے باہر سے پانی لائے لیکن اس وقت ان کی والدہ کی آنکھ لگ گئی تھی مسعر صبح تک پانی ہاتھ میں لئے کھڑے رہے۔

۱۰۴۰۸-ابو احمد بن حیان، ابو یعلی، حسن بن حماد، حسین جعفی کے سلسلہ سند سے ابن سماک کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مسعر کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ کونسا عمل آپ نے زیادہ نفع بخش پایا؟ انہوں نے فرمایا کہ ذکر الٰہی۔

۱۰۴۰۹-ابو محمد بن حیان، ابن طہرانی، عبدالجبار، سفیان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں مسعر کی ذکر کی مجلس میں شریک ہوتا تھا مغرب کے وقت میں ان سے بات کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ منع کر دیتے۔

۱۰۴۱۰-ابو محمد بن حیان، علی بن سعید، اسحاق بن سیار، قبیصہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ مسعر کو حدیث کے متعلق سوال سے دانت کا نکالا جانا زیادہ پسند تھا۔

۱۰۴۱۱-ابو احمد بن حیان، علی بن حسن، علی بن احمد بن نضیر، یحییٰ بن اکثم، ابی کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مکہ میں قیام کے دوران مجھے زہری سے ملاقات اور طواف کے درمیان اختیار دیا گیا تو میں نے طواف کو اختیار کیا۔

۱۰۴۱۲-ابو احمد محمد بن محمد، اسحاق بن خزیمہ، محمد بن میمون خیاط، سفیان کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے طلب حدیث

کے لئے کبھی بھی مسجد سے تجاوز نہیں کیا۔

۱۰۴۱۳-ابو احمد محمد بن محمد، سلمۃ بن معاذ تیمی، محمد بن مہاجر طالقانی، ابواسامہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ میں غمزدہ خاتون کی آواز سننے کا متمنی ہوں۔

۱۰۴۱۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویحییٰ رازی، ابان بن مخلد، محمد بن مہران جمال، عبدالرحمٰن بن حکم، جعفر بن عون کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان قول وعمل کے مجموعے کا نام ہے۔

۱۰۴۱۵-ابی، حسین بن محمد، حسن بن محمد، محمد بن حمید، زید بن حباب کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے۔

۱۰۴۱۶-حسین بن محمد، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم البزاز، محمد بن مثنیٰ ابوموسیٰ، معتمر بن سلیمان، ابومخزوم کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ تقدیر کا انکار زندیقیت کا نام ہے۔

۱۰۴۱۷-حسین بن محمد، احمد بن محمد بن بکر ہزانی، احمد بن روح اہوزی، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ:
جب انسان اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت بھی اللہ سے اس کا مطالبہ کرتی ہے اور جب بندہ دوزخ سے پناہ طلب کرتا ہے تو دوزخ بھی اللہ سے کہتی ہے کہ اے اللہ مجھ سے اس کو پناہ دیدے، لیکن بندوں کی طرف سے جنت و دوزخ کے عدم تذکرہ کے وقت فرشتے کہتے ہیں کہ لوگ دو بڑی چیزوں سے غافل ہوگئے ہیں۔

۱۰۴۱۸-حسین بن محمد، ابومحمد بن ابی حاتم، ابن شاکر کے سلسلہ سند سے ابواسامہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مجھ سے مسعر نے کہا اے ابو اسامہ سرکہ اور سبزی پر راضی ہونے والے سے لوگ خوش رہتے ہیں۔

۱۰۴۱۹-ابی، احمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ابوبکر صیرفی کے سلسلہ سند سے ابواسامہ کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ سے مسعر نے فرمایا اگر تم سرکہ اور سبزی پر اکتفاء کرو گے تو اکثر لوگ تم سے خوش رہیں گے۔

۱۰۴۲۰-ابی، احمد بن محمد، ابراہیم بن عبدالسلام ابومستبین، محمد بن بشر کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ سبزی اور سرکہ پر خوش ہونے والے سے رحمت دور نہیں۔

۱۰۴۲۱-ابی، احمد بن حسین انصاری، رجاء بن صہیب، علی بن داؤد قنطری، عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ (۱) بھوک ایک روٹی سے اور پیاس دریائے فرات سے ختم ہوجاتی ہے (۲) قلت طعام نماز کے لئے اور کثرت طعام نیند کے لئے معاون بنتا ہے۔

۱۰۴۲۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن محمد، محمد بن اسحاق سراج، عبداللہ بن محمد بن عبید کے سلسلہ سند سے مسعر بن کدام کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کئے ہیں۔ (۱) اچھے دوست کا خواہاں مسعر بن کدام کے حلقہ میں شرکت کرے (۲) ان ہی کے حلقہ میں سکینت اور وقار ہے ان کے اہل مجلس اہل عفاف اور سرداران قوم ہیں۔

۱۰۴۲۳-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن یعقوب اہوازی، وابومحمد بن حیان، ہشلمۃ بن عصام، معمر بن سہل، جعفر بن عون کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ:

لئن یلب القرناء ان یتفرقوا. لیلاً یکر علیھم ونھار

اگر حادثات زمانہ ہم نشینوں کو رات کے وقت جدا کردے تو دن انھیں وصل اور ملاقات بخشدے گا۔ واللہ اعلم بمعناہ۔

۱۰۴۲۴-حسن بن علی وراق، علی بن حسن قافلائی وابومحمد بن حیان، محمد بن ابان، اسماعیل بن حیان واسطی سمعان، حماد بن داؤد تغلبی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک روز مسعر بن کدام جنگل کی طرف گئے، وہاں پر ایک بدو سورج کی طرف رخ کئے یہ اشعار کہہ رہا تھا۔
(۱) موسم سرماں کی آمد ہوچکی ہے (۲) اور میرے پاس کچھ نہیں ہے میں اس شخص کی مانند ہوں جس کے کپڑے وغیرہ سب کچھ لوگوں نے

اتار لئے ہوں اور گویا کہ میں فناء مکہ کا محرم ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ مسعر نے اپنا جبہ نکال کر اس اعرابی کے حوالے کر دیا۔

۱۰۴۲۵- ابی، احمد بن حسین انصار، رجاء بن صہیب، علی بن داؤد قنطری، عبدالعزیز کے حوالے سے مسعر کے چند اشعار نقل کئے ہیں۔

زمانہ سے جو کچھ ملے اسے لے لو اور زمانہ کے مصائب پر صبر کرو (۲) مقدور کے علاوہ انسان کے لئے کچھ نہیں، سب سے بہترین انسان صابر ہے۔

۱۰۴۲۶- حسین بن محمد، عبداللہ بن یحییٰ بن عبداللہ الذارع، محمد بن ابراہیم بن منذر، ابراہیم بن عبداللہ نیشاپوری، محمد بن شاذان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ رشد بن قاسم بن مسعر بن کدام نے مسعر کے گذشتہ اشعار مجھے سنائے۔

۱۰۴۲۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد، واحمد بن عبدالرحیم، ابراہیم بن محمد عمری، علی بن حرب وابومحمد بن حیان، سلم بن عصام، معمر بن سہل، جعفر بن عون کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ اے معزز انسان تیرے دن سہو وغفلت میں اور تیری شب نیند میں گزر رہی ہے جس کی وجہ سے ہلاکت تیری مصاحب بن گئی ہے (۲) اور تو دنیا کے حصول میں چکنا چور ہو جائے گا لیکن کچھ حاصل نہیں ہوگا دنیا میں جانور اسی طرح زندگی گزرتے ہیں۔

۱۰۴۲۸- حسین بن محمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، احمد بن سنان، عبداللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے مسعر بن کدام کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کئے ہیں (۱) حرام خوری کی لذت آخر کار فنا ہونے والی ہے، مزید برآں اس کی وجہ سے گناہ اور عار باقی رہنے والی ہے۔

(۲) لذت کے ختم ہونے کے بعد برا انجام باقی رہنے والا ہے۔

۱۰۴۲۹- عبداللہ بن محمد بن حجاج، ولید بن ابان، ابومسلم محمد بن حمید، عبیداللہ بن عمر، اصبہانی، علی ابوعمر کے سلسلہ سند سے ابوزید قشیری کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر جنازہ کے موقع پر اکثر تمثیل کے طور پر مندرجہ ذیل اشعار کہا کرتے تھے (۱) ہر جنازہ کے موقع پر ہم میں خوف پیدا ہو جاتا ہے جس کا ذہول جلد ہی ہو جاتا ہے (۲) ہم مسلسل اللہ کی ناشکری میں مبتلا ہیں۔

۱۰۴۳۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن محمد، ابوعباس نیشاپوری سراج، عباس بن محمد کے سلسلہ سند سے جعفر بن عون کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مسعر کو کہتے سنا انسان دار فانی کی مضبوطی میں کوشاں ہے، حالانکہ اس کا دائمی گھر تو آخرت ہے۔

۱۰۴۳۱- ابی، احمد بن اسحاق بن بہلول، ابی وابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے جعفر بن عون کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر نے اپنے لڑکے کرام کو مندرجہ ذیل اشعار نصیحت کے طور پر کہے (۱) اے کدام میری نصیحت کو مشفق باپ کی نصیحت سمجھ کر غور سے سن (۲) مذاق اور ریاکاری کو بالکل چھوڑ دے کیونکہ میں ان کو کسی دوست اور ہمسایہ کے لئے پسند نہیں کرتا ہوں (۳) جہالت سے بڑا انسان کے لئے کوئی عیب نہیں ہے۔

۱۰۴۳۲- محمد بن محمد بن احمد، ابواحمد حافظ، ابوقاسم بغوی، محمد بن خلاد، باہلی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ (۱) اے کدام میری بات کو مشفق باپ کی نصیحت خیال کر (۲) مذاق اور ریاکاری سے کلی طور پر دور رہ، مذکورہ دونوں چیزیں میں کسی دوست کے لئے پسند نہیں کرتا۔

۱۰۴۳۳- حسین بن محمد، محمد بن قاسم انباری، محمد بن مرزبان، ابوبکر قرشی، عمر بن بکر کے سلسلہ سند سے ابوولید ضحی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک اعرابی شیخ کو مسعر کے انتظار میں عصا کے سہارے کھڑے دیکھا کیونکہ مسعر اس وقت نماز میں مشغول تھے، مسعر کی نماز طویل ہونے کی وجہ سے وہ تھک کر بیٹھ گئے بالآخر مسعر جب نماز سے فارغ ہوگئے تو شیخ نے ان سے کہا کہ اپنی نماز کا کسی کو کفیل بنالو مسعر نے کہا کہ اے شیخ دیرپا نفع بخش شے کا قصد کرو۔

۱۰۴۳۴- ابومحمد بن حیان، علی بن محمد بن عمر، ابوعوانہ، ابراہیم بن عبدالسلام، عبداللہ بن ابی زیاد، محمد بن بشر کے سلسلہ سند سے مسعر کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کئے ہیں (۱) دنیا اہل دنیا کے لئے سب سے بڑی دھوکہ دہ شے ہے اور یقین سب سے عمدہ شے ہے (۱) لوگ

موت سے بالکل بے خوف ہو چکے ہیں۔

۱۰۴۳۵-ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، جعفر بن ابی جعفر، ابو ولید ضبی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم مسعر کے پاس گئے۔ وہ اس وقت نماز میں مشغول تھے۔ جب انہیں ہماری آمد محسوس ہوئی تو نماز کو مختصر کر کے ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ آج غرہ محبوبہ میرے سامنے آگئی اور وہ آگ بگولہ ہو کر کہنے لگی تم نے میری عیادت کیوں نہیں کی حالانکہ مریض کی مریض کیسے عیادت کر سکتا ہے۔

۱۰۴۳۶-حسین بن محمد، محمد بن عمر و عبداللہ بن محمد بن حجاج بن حمزہ، اسحاق بن ابراہیم بن شاذان کے سلسلہ سند سے سعد بن صلت کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر نے جلواز کو کسی پر ظلم کرتے دیکھا، راوی کہتے ہیں کہ مسعر نے گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر ندا دی اے اللہ کے بندے! تم ظالم ہو جلواز نے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو نیچے اتر جائیں۔

۱۰۴۳۷-حسین بن محمد، علی بن اسحاق ماذرانی، ابراہیم بن عبدالرحیم، ابو معمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مسعر میرے پاس آئے اور مجھ سے کسی شخص کی حاجت کے بارے میں بات کی، میں نے عرض کیا کہ آپ بجائے خود آنے کے مجھے بلوا لیتے انہوں نے فرمایا کہ ضرورت مجھے تھی۔ سفیان کہتے ہیں کہ میرے سامنے مسعر نے ایک شخص کو عمدہ لباس میں ملبوس دیکھ کر اس سے سوال کیا کہ تم اہل حدیث میں سے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، مسعر نے کہا کہ یہ چیز اصحاب حدیث کے لائق نہیں ہے۔

۱۰۴۳۸-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، ابو عبدالرحمن عبداللہ بن عمر جعفی کے سلسلہ سند سے جنید حجام کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مسعر ایک چھوٹے سے مٹکے میں روٹی اور پانی لے کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اس روٹی کے عوض میری حجامت بنادو؟ میں نے کہا کہ مجھے روٹی کی ضرورت نہیں چنانچہ میں نے ان کی حجامت بنادی، اس کے بعد وہ روٹی انہوں نے مجھے بالاصرار دیدی اور اس مٹکے کے پانی سے غسل کر لیا۔

۱۰۴۳۹-حسین بن محمد، محمد بن حسن بن حمدویہ، محمد بن یونس کے سلسلہ سند سے ابونعیم کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر کے جنازہ کے اٹھانے کے دوران میرے دل میں خیال آیا کہ شاید لوگ مسعر کی حدیث کی بابت مجھ سے سوال کریں، قبر پر پہنچنے کے بعد محمد بن بشر عبدی نے مجھ سے مسعر کی حدیث کے بارے میں مذاکرہ کیا اور انہوں نے مجھے مسعر کے حوالہ سے سترہ احادیث سنائیں جن میں سے صرف ایک حدیث کا سماع کیا تھا۔

۱۰۴۴۰-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، فیض بن فضل زاہد، مسعر، ابو عون محمد بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے محمد بن حاطب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت علی نے حضرت عثمان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، حضرت عثمان قرآن کی اس آیت ''آمنوا وعملوا الصالحات'' الخ (المائدہ ۹۳) کے مصداق تھے۔

۱۰۴۴۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، ابو عون، عبداللہ شداد کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ شراب کا قلیل و کثیر سب کچھ حرام ہے۔

۱۰۴۴۲-ابو بکر بن خلاد، محمد بن یونس شامی، ابو احمد زبیری، مسعر، ابو عون، ابو صالح حنفی کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے غزوہ بدر کے روز ابو بکر اور مجھ سے فرمایا آج میرے ایک طرف جبرائیل دوسری طرف میکائیل ہوں گے اور حضرت اسرافیل جنگ کی صف میں ہوں گے۔

۱۰۴۴۳-ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، مسعر، محمد بن جحادہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک صحابی نے آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہارے والدین زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں، آپ نے فرمایا تم جا کر ان کی خدمت کرو۔[1]

---

[1] السنن الکبریٰ للبیهقی ۲۶/۹۔

۱۰۴۴۴- احمد بن حسن بن سہل، واعظ حمصی، ابونعیم محمد بن جعفر، جعفر الطیالسی، اسماعیل بن ابراہیم ترجمانی، صلت بن حجاج، مسعر، محمد بن جحادہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے مکمل رمضان کی جماعت کی پابندی شب قدر کے اجر کے برابر ہے۔

۱۰۴۴۵- محمد بن عمر بن غالب، محمد بن احمد بن مؤمل، محمد بن عون، کثیر بن عبید، وکیع، مسعر، محمد بن جحادہ، حسن کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو بدنہ ہانکتے ہوئے دیکھ کر اسے اس پر سواری کا حکم دیا۔ اس نے عرض کیا کہ یہ بدنہ (ایام حج میں قربانی) کا جانور ہے آپ نے اس سے فرمایا کہ تو ہلاک ہو، اس پر سوار ہو جا۔

۱۰۴۴۶- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ و مسعر کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے پشت کا گوشت سب سے عمدہ گوشت ہوتا ہے۔

۱۰۴۴۷- سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، محمد بن محمد بن جدوعی قاضی، مسدد، یحییٰ بن سعید قطان، مسعر محمد بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے عبد اللہ جعفر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے پشت کا گوشت سب سے عمدہ ہوتا ہے۔

۱۰۴۴۸- سلیمان بن احمد، ابوزنباع روح بن فرج، یوسف بن عدی، معمر بن سلیمان، زید بن حیان، مسعر، محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ امام سے قبل رکوع سے اٹھنے والے کو اپنے سر کے بارے میں کتے کے سر سے تبدیل کئے جانے کا خوف نہیں ہے۔

۱۰۴۴۹- محمد بن حسن یقطینی، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن ایوب، وکیع، مسعر، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کے لئے ایک چھوٹے برتن میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

۱۰۴۵۰- محمد بن عمر بن سلم، حسن بن سہل بن سعید، حسن بن کثیر بن یحییٰ بن ابی کثیر طائی، عبداللہ بن محمد بن مغیرہ کوفی، مسعر، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے سفر میں مرنے والا انسان شہید ہے۔

۱۰۴۵۱- عبداللہ بن حسین بن بالویہ صوفی وراق نیشاپوری، محمد بن محمد بن علی انصاری، احمد بن یوسف بن عیسیٰ زہری مروزی، اسحاق بن یونس بن نافع نعیم بن میسرہ، مسعر، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے صحابہ کرام کو کنکری جمع کرنے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا اے لوگو! مناسک حج احسن طریقے سے ادا کرو شاید یہ میرا آخری حج ہو۔

۱۰۴۵۲- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم، عمی، ابی، محمد بن اسحاق، مسعر، آدم بن علی بکری کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ اے لوگو سجدہ میں درندہ کی طرح کلائی مت پھیلاؤ اور انہیں پہلو سے جدا رکھو، اس حالت

۱۔ صحیح البخاری ۴/۸. ۸/۴۶. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۳۷۱.

۲، ۳۔ سنن ابن ماجة ۳۳۰۸. ومسند الامام أحمد ۱/۲۰۴، ۲۰۵. والمستدرک ۴/۱۱۱. ومجمع الزوائد ۹/۱۷۰. ومسند الحمیدی ۵۳۹. وتاریخ أصبهان للمصنف ۱/۲۳۷.

۴۔ صحیح البخاری ۱/۱۷۷. وصحیح مسلم، کتاب الصلاة ۱۱۴.

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الاشربة باب ۲.

۶۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۲۱. والکامل لابن عدی ۴/۱۵۳۴. واللآلی المصنوعة ۲/۷۳. وتاریخ جرجان ۲۰۰.

۷۔ السنن الکبری للبیهقی ۵/۱۲۵. وفتح الباری ۱/۲۱۷. ۴۹۹. ونصب الرایة ۳/۵۵. واتحاف السادة المتقین ۴/۳۷۴.

میں تمہارے ہر عضو کا سجدہ ہو جائے گا۔[۱]

۱۰۴۵۳-سلیمان بن محمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، ابراہیم سکسکی کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قرآن کی جگہ مجھے کوئی دعا بتادیجئے، آپ نے ان کو یہ دعا بتائی: سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ تو اللہ کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم اپنے لئے یہ پڑھو"اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی۔[۲]

۱۰۴۵۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، مسعر، ابراہیم سکسکی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن ابی اوفی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے شمس وقمر کو دیکھ کر اللہ کو یاد کرنے والے افراد بہترین افراد ہیں۔[۳]

۱۰۴۵۵-ابواحمد محمد بن محمد بن احمد حافظ، عبداللہ بن ابراہیم بن عباس بزاز، عثمان بن خرزاد، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، مسعر، ابراہیم سکسکی کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے آندھیوں کے چلنے کے وقت اپنی حوائج کو دربار الٰہی میں پیش کرو کیونکہ وہی معافی کی گھڑی ہوتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) وہ رکوع لانے والوں کو بخش دینے والا ہے۔ (از اسراء۲۵)۔[۴]

۱۰۴۵۶-سلیمان بن احمد، احمد بن رشدین، یحییٰ بن سلیمان، بشر، مسعر، ابراہیم بن محمد بن منتشر، ابیہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ تمام ازواج مطہرات کے ہاں تشریف لے گئے۔ پھر صبح کو آپ نے احرام باندھا۔

۱۰۴۵۷-ابوالقاسم عبداللہ بن ابراہیم جرجانی، محمد بن ابراہیم داری، احمد بن آدم، حفص بن عمر عدنی، مسعر، ابراہیم ہجری، ابوعیاض کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے علم غیر نافع کی مثال راہ خدا میں خرچ نہ کئے جانے والے خزانے کی طرح ہے۔[۵]

۱۰۴۵۸-محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن جعفر بصری، محمد بن عبیداللہ قردوانی، عثمان بن ساج، ابن اسحاق، مسعر بن کدام، ابراہیم بن عامر، سعد کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے ایک سو افراد پر مشتمل صاحب جنازہ کی مغفرت کردی جاتی ہے۔[۶]

۱۰۴۵۹-ابوبکر آجری، عثمان بن ایوب، حسن بن حماد کوفی، عبدہ، مسعر، ابراہیم بن مہاجر، عبداللہ بن باباہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، فقط طعام کی تجارت کرنے والا خاطی یا باغی بنتا ہے۔[۷]

۱۰۴۶۰-محمد بن اسماعیل وراق، احمد بن محمد بن سعید، ابراہیم بن احمد، حکم بن سلیمان، محمد بن کثیر، مسعر، اسماعیل بن مہاجر، عبداللہ بن باباہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو نبی کریم ﷺ کا اس کے مثل قول نقل کرتے ہیں۔

۱۰۴۶۱-محمد بن محمد بن حافظ، سلم بن معاذ بن عبدالملک بن محمد بن عدی، عبداللہ بن محمد، شکر، محمد بن بشر عبدی، مسعر، اسماعیل بن ابی خالد،

۱۔ المستدرک ۱/۲۲۷. وصحیح ابن حبان ۴۹۸. وصحیح ابن خزیمة ۵۴۴.

۲۔ سنن أبي داؤد ۸۳۲، وسنن النسائي ۲/۱۴۳. ومسند الامام أحمد ۴/۳۵۳. والمستدرک ۱/۲۴۱.

۳۔ مجمع الزوائد ۸/۹۳. وشرح السنه ۲/۲۴۷. وکشف الخفا ۱/۴۲۱. واتحاف السادة المتقین ۵/۱۲۴.

۴۔ المصنف لعبد الرزاق ۴۸۱۸. وکنز العمال ۳۳۴۹.

۵۔ تاریخ ابن عساکر ۷/۲۹۳. کنز العمال ۲۹۸۹۲.

۶۔ سنن ابن ماجة ۱۴۸۸. وتاریخ أصبهان للمصنف، وکنز العمال ۱/۱۰۵. ومشکاة الآثار ۱/۱۹۵. ومجمع الزوائد ۳/۴۲.

۷۔ کنز العمال ۹۳۹۰.

قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے اخی بنی فہر مستور کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے۔ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں سانپ کے منہ میں انگلی داخل کرنے والے انسان کی سی ہے کہ اس کی انگلی سانپ کے منہ سے کیسے واپس ہوگی۔[1]

۱۰۴۶۲- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی کے سلسلہ سند نے عدی بن حاتم کا قول نقل کیا ہے کہ میں حضرت عمر کے پاس آیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے مجھے پہچان لیا؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم وہی ہو نا جو لوگوں کے کفر اختیار کرنے، پشت پھیرنے اور دھوکہ دینے کے وقت اسلام لائے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں مجھے مسعرؒ نے اس حدیث میں یہ اضافہ سنایا: حضرت عمرؓ نے عدی بن حاتم کو یہ فرمایا: اللہ تجھے زندگی دے تم اس وقت اسلام لائے جب لوگوں نے کفر کیا۔

۱۰۴۶۳- ابراہیم بن محمد بن حمزہ و محمد بن مظفر، احمد بن جعفر بن محمد بن مثنی بلخی، قاسم بن یزید وزان، وکیع، مسعر، ابو ہاشم اسماعیل بن کثیر، عاصم بن لقیط بن صبرہ، عن ابیہ کے سلسلہ سند سے آپ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جب تم ناک صاف کرو تو اچھی طرح ناک میں پانی ڈالو، الا یہ کہ تم روزہ دار ہو۔[2]

۱۰۴۶۴- ابواحمد محمد بن محمد حافظ، محمد بن سلیمان بن فاس، عباس بن یزید حرانی، سفیان بن عیینہ، مسعر، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص سے سوال کیا کہ تمہاری صبح کیسے ہوئی؟ اس نے کہا کہ الحمد للہ اچھی ہوئی، حضرت عمر نے فرمایا اسی وجہ سے میں نے تم سے سوال کیا تھا۔

۱۰۴۶۵- احمد بن محمد بن یوسف، موسیٰ بن ہارون، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، اسحاق بن راشد کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن حسن کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب اپنے ایک بیمار لڑکے صالح کے پاس گئے اور ان سے فرمایا تم یہ کہہ دو "لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ رب العرش العظیم، اللھم ارحمنی، اللھم تجاوز عنی، اللھم اعف عنی فانک عفو غفور" اس کے بعد انہوں نے فرمایا یہ کلمات آپ ﷺ نے میرے چچا کو سکھائے تھے پھر انہوں نے من وعن اسی طرح مجھے سکھائے۔

۱۰۴۶۶- محمد بن حسن یقطینی، احمد بن محمد بن مقسم، عباد بن یوسف شکلی، ایوب بن ولید فریر، اسحاق بن یوسف ازرق، مسعر، ایوب، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر نشہ آور شے حرام ہے۔[3]

۱۰۴۶۷- ابوسری حسین بن محمود بن حزاء تستری، حسن بن عثمان بن زیاد، وہب بن ابراہیم، علی بن قادم، مسعر، ابان بن تغلب، حسن کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن سمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد نبوی ہے، اے عبدالرحمن امارت (حکومت) کا سوال مت کرنا۔[4]

۱۰۴۶۸- محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن سعید، منذر بن محمد، ابی، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، ایاس بن معاویہ، ابیہ، جدہ کے سلسلہ سند سے فرمان رسول نقل کیا ہے کہ اہل شام کے گمراہ ہونے کے وقت سارا معاملہ بگڑ جائے گا۔[5]

---

[1] سنن الترمذی ۲۳۲۳. والمستدرک ۳۱۰/۴. ومسند الامام أحمد ۲۲۹/۴. وطبقات ابن سعد ۴۰/۶. ومسند الحمیدی ۸۵۵. والترغیب والترهیب ۱۷۴/۴. وأمالی الشجری ۱۶۰/۲. والدر المنثور ۲۲۷/۳. واتحاف السادة المتقین ۱۱۳/۸.

[2] مسند الامام أحمد ۳۳/۴. والسنن الکبری للبیهقی ۵۲/۱، ۲۶۱/۴. والمستدرک ۱۴۸/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۱۶/۱۹.

[3] صحیح البخاری ۱۳/۸. وصحیح مسلم، کتاب الزکاة باب ۱۶. وفتح الباری ۴۴۷/۱۰.

[4] صحیح البخاری ۱۵۹/۸، ۷۹/۹. صحیح مسلم، کتاب الامارة ۱۳، ۱۹. فتح الباری ۵۱۷/۱۱، ۱۲۳/۱۳، ۱۲۴.

[5] سنن الترمذی ۲۱۹۲. ومسند الامام أحمد ۴۳۶/۳. وصحیح ابن حبان ۲۳۱۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۷/۱۹. ومشکاة المصابیح ۶۲۸۳. وتاریخ بغداد ۴۱۸/۸، ۱۸۲/۱۰.

۱۰۴۶۹-ابواحمد محمد بن احمد، شافع بن محمد بن ابوعوانہ، احمد بن محمد بن سعید، حسن بن علی بن بزیع، جعفر بن جریر، مسعر، ایاد بن لقیط کے سلسلہ سند سے ابورمثہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ آپ ﷺ کے پاس گیا۔ اس وقت آپ دو سبز کپڑوں میں ملبوس ایک سایہ دار جگہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے میرے والد سے پوچھا کہ یہ تمہارے فرزند ہیں؟ میرے والد نے اثبات میں جواب دیا، پھر آپ نے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری کا حکم دیا۔ نیز ہماری شکلوں کے مشابہ ہونے کی وجہ سے تعجب کرتے ہوئے آپ نے تبسم فرمایا۔[1]

۱۰۴۷۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونعیم، مسعر، بکیر بن اخنس کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ایک بدنہ ہدی کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس کے مالک کو اس پر سوار ہونے کا حکم دیا۔

۱۰۴۷۱-احمد بن یعقوب بن مہرجان العدل، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، ہیاج بن بسطام، مسعر، بکیر بن اخنس کے سلسلہ سند سے سعد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ سے اولیاء اللہ کی علامت دریافت کی گئی؟ آپ نے فرمایا جنہیں دیکھ کر اللہ کی یاد آ جائے۔

۱۰۴۷۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، بکیر، عطاء کے سلسلہ سند سے بنی عذرۃ کے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے کہ اس نے حضرت علی کو حج وعمرہ کا اکٹھے تلبیہ کہتے سنا۔

۱۰۴۷۳-عبداللہ بن حسین صوفی وراق، محمد بن محمد بن علی طوسی، احمد بن محمد بن عمرو المصعی، ابی ومی، ابوعمرو بن مصعب، نصیر بن باب، مسعر، بیان کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ہمیشہ نماز مختصر پڑھاتے تھے۔

۱۰۴۷۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان وعلی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلید، ابونعیم، مسعر، ثابت، عبید انصاری، براء بن عازب کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ہم آپ کے دائیں جانب کھڑا ہونا پسند کرتے تھے، آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوتے تھے رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک۔

۱۰۴۷۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، مسعر، ثابت بن عبید کے سلسلہ سند سے ابن مفضل مدنی کا نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے دو قمیصوں کے مالک کو چاہیے ایک اپنے کسی بھائی کو استعمال کیلئے دیدے یا صدقہ کرے۔[2]

۱۰۴۷۶-ابواحمد عبدالرحمن بن حارث، ابواحمد بن علی بن عیسیٰ رازی، حاتم، ابونعیم، مسعر کے سلسلہ سند سے ابوحمزہ ثمالی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے محمد بن علی سے سوال کیا کہ جابر نے تم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ایک ایک بار وضو کرتے تھے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۰۴۷۷-ابواحمد محمد بن محمد بن حمد، ابوحامد احمد بن محمد بن حمدان، صالح بن یونس، ابراہیم بن سلیمان زیات، سفیان، مسعر، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی شب میں تشریف لے جاتے اور صبح کو ایک ہی غسل فرماتے۔

۱۰۴۷۸-محمد بن نصر، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، محمد بن بکیر حضرمی، عمرو بن عبید، مسعر بن کدام، جبلہ بن سحیم کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص دو دو کھجوریں اکٹھی نہ کھائے الا یہ کہ اپنے ساتھیوں سے اجازت لے لے۔[3]

۱۔ سنن ابی داؤد ۴۴۹۵. ومسند الامام أحمد ۲/۲۲۶، ۲۲۸، ۴/۱۶۳. والسنن الکبری للبیهقی ۸/۲۷. وشرح السنة ۱۰/۱۸۲. ومشکاة المصابیح ۳۴۷۱.

۲۔ المطالب العالیة ۲۲۲۶.

۳۔ تاریخ بغداد ۷/۴۰.

۱۰۴۷۹- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، مسعر، ابن تحیم کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ میں غسل کے بعد گرمائش حاصل کرتا ہوں۔

۱۰۴۸۰- ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن حمدان بن عمارۃ، اسحاق بن ابراہیم طلقی، عفان بن سیار باہلی، مسعر بن کدام، جامع ابن ابی راشد، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو یہ تشہد سکھائی: التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین، اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

۱۰۴۸۱- ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع محمد بن ابی یعقوب، حسان بن ابراہیم، مسعر، ابوصخرہ کے سلسلہ سند سے حمدان کا قول نقل کیا ہے کہ میں حضرت عثمان کو وضو کا پانی پیش کرتا تھا۔ ایک بار انہوں نے ارشاد نبوی نقل کرتے ہوئے فرمایا وضو کر کے نماز خمسہ ادا کرنے والے کے گناہوں کے لئے نماز خمسہ کفارہ بن جاتی ہیں۔

۱۰۴۸۲- عبداللہ بن حسین بن بالویہ وراق، محمد بن محمد بن علی، احمد بن یوسف بن عیسیٰ، اسحاق بن یوسف، نعیم بن میسرہ، مسعر، جعفر بن جعفر، ابیہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آپ طلوع شمس سے قبل جمع بین الصلوٰتین کو منع فرماتے تھے۔

۱۰۴۸۳- عباس بن احمد الکنانی، اسماعیل بن محمد مزنی، عبدالحمید بن عبداللہ اموی محمد بن یعلی، مسعر، حبیب بن ابی ثابت، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں چاندنی میں آپ کی تلاش میں نکلا۔ ایک مقام پر آپ نے مجھے دیکھ لیا، آپ نے مجھ سے پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ابوذر آپ نے فرمایا قیامت کے روز من جانب اللہ خیر کثیر عطاء کئے جانے والا انسان ہی کامیاب ہوگا۔[۱]

۱۰۴۸۴- محمد بن حسن یقطینی، محمد بن معاذ بن عیسیٰ محمد بن ضرار ہروی، حبیب بن ابی ثابت، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قیامت کے روز توبہ احسن شکل اور بہترین خوشبو کے ساتھ لائے جائے گی اور یہ چیز صرف مؤمن کو محسوس ہوگی، اس روز کافر کو ندامت ہوگی، توبہ کافر سے کہے گی، کاش دنیا میں تو مجھے قبول کر لیتا تو آج تجھے ندامت نہ ہوتی، راوی کہتے ہیں کہ کافر کہے گا کہ اب توبہ قبول کرتا ہوں، راوی کہتے ہیں کہ آسمان سے ایک فرشتہ ان سے کہے گا کہ آج اگر تم اپنا تمام دنیاوی مال و متاع بھی خرچ کر دو تب بھی تمہاری توبہ ناقابل قبول ہے۔ چنانچہ توبہ اور فرشتے ان سے لاتعلقی کا اعلان کریں گے، اس کے بعد توبہ کی خوشبو محسوس کرنے والے انسان کو اور محسوس نہ کرنے والے انسان کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔[۲]

۱۰۴۸۵- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، حسن بن قتیبہ، مسعر، حبیب بن ابی ثابت، ابوعباد، کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے جہاد کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اس سے سوال کیا کہ تمہارے والدین زندہ ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے ان کو والدین کی خدمت کا حکم دیا۔

۱۰۴۸۶- محمد بن جعفر، جعفر بن محمد صائغ، محمد بن سابق، مسعر، حبیب بن ابی ثابت، طاؤس کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا شب کی نماز دو دو رکعت ہے۔ جب تمہیں صبح صادق ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت (ملا کر عشاء کے وتر) پڑھ لو۔[۳]

۱۔ (۲صحیح البخاری ۳/۱۵۲، ۸/۱۱۷۔ وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۳۲۔ وفتح الباری ۵/۵۵۔

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۱۹۔

۳۔ صحیح البخاری ۲/۳۰۔ وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب ۲۰۔ وفتح الباری ۲/۴۷۷، ۴۷۸، ۸/۲۳۸۔

۱۰۴۸۷-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن مظفر، عبداللہ بن ثابت کوفی حریری، عمرو بن عبداللہ اودی، وکیع ومسعر، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ دعا میں یہ الفاظ فرماتے تھے **اللهم آتنا من فضلك ولا تحرمنا رزقك و بارك لنا فيما رزقتنا و اجعل غنانا في انفسنا واجعل رغبتنا فيما عندك.**

۱۰۴۸۸-ابوالطیب عبدالواحد بن حسن، مقری کوفی، حسن بن محمد بن شریح، ابو یزید بن طریف، زکریا بن یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، اسماعیل بن یحییٰ مسعر، حماد، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، رضائے الٰہی کے خاطر حج پر جانے والے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جن لوگوں نے اس کے لئے دعائیں کی ان کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

۱۰۴۸۹-محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن مہلب حرانی غندر، ولید بن عبدالملک بن سرح، مخلد بن یزید، مسعر بن کدام، حکم بن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابوجحیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہجرت کے موقع پر راستہ میں آپ کو وضو کے لئے پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے وضو فرمایا لوگوں نے آپ کے وضو کے باقی ماندہ پانی کو برکت کے طور پر اپنے بدنوں پر پھیر لیا اس موقع پر آپ نے ظہر وعصر دو دو رکعت پڑھی۔

۱۰۴۹۰-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن عمرو بن بشر، ابوکریب، حفص بن غیاث، اشعث، اعمش، حجاج، ابن ابی لیلیٰ، مسعر، حکم بن عتیبہ، مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار عرفات سے واپسی پر اسامہ بن زید اور فضل بن عباس آپ کے ساتھ تھے، منیٰ پہنچنے تک آپ نے ہاتھ بلند نہیں فرمائے۔

۱۰۴۹۱-محمد بن حسن یقطینی، عبداللہ بن محمد بن یاسین، قاسم بن زید، وکیع، مسعر، حصین، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ کے سلسلہ سند سے فرمان رسول نقل کیا ہے کہ نماز میں شک پیش آنے پر انسان درست بات سوچ کر عمل کرے پھر دو سجدے کر لے۔[۱]

۱۰۴۹۲-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، احمد بن حنبل، مبارک، مسعر، حجاج، قطبہ بن مالک، مغیرہ بن شعبہ، علی بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت زید بن ارقمؓ نے فرمایا: کیا تم کو علم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے چلے جانے والوں کو سب وشتم کرنے سے منع فرمایا لہٰذا تم علی کو گالی نہ دو جو وفات پا چکے ہیں۔

۱۰۴۹۳-محمد بن حسن بن یزید، یعقوب بن روح، حسن بن یزید جصاص، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، حمید بن سعد، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے والد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا اہل جنت کے جنت اور اہل دوزخ کے دوزخ میں داخل ہونے کے بعد مجھے سفارش کا حق دیا جائے گا۔ چنانچہ حسب منشاء میں جس کی چاہوں گا سفارش کروں گا، اس کے بعد آپ نے فرمایا اس روز صحابہ کے شاتم کی میں سفارش نہیں کروں گا۔

۱۰۴۹۴-ابوبکر محمد بن حمید، بیان بن احمد قطان، عبید بن خالد، عطاء بن مسلم، خالد حذاء، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے عالم، متعلم، علم کے سننے اور اس سے محبت رکھنے کی حالت میں صبح کرو۔ اس کے علاوہ پانچویں چیز مت اختیار کرو عطاء نے مسعر کے حوالہ سے پانچویں چیز کے بابت نقل کیا ہے کہ علم اور اہل علم سے بغض مت رکھو۔[۲]

۱۰۴۹۵-حسین بن محمد، اسماعیل بن عباس وراق، عباد بن ولید عنبری، سلم بن معاویہ ضریر، مسعر، خالد بن معدان کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ نماز فجر کے بعد نماز چاشت تک مسجد میں بیٹھنے پھر چاشت کی نماز ادا کرنے والے کو ایک مقبول حج و

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۱۱. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۸۹، ۹۰.

۲۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۹/۲. ومجمع الزوائد ۱/۱۲۲. وکشف الخفا ۱/۱۶۷. واتحاف السادة المتقین ۸/۴۳. وتاریخ بغداد ۱۲/۲۹۵.

عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔[1]

۱۰۴۹۶-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، مسعر، زیاد بن علاقہ کے سلسلہ سند سے جریر بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں بیعت کے لئے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی چاہنے کی شرط پر مجھے بیعت فرمایا۔

۱۰۴۹۷-عبداللہ بن جعفر، ابومسعود احمد فرات، ، ابوسامہ، مسعر، زیاد بن علاقہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ ان الفاظ کے ساتھ دعا فرماتے تھے اللھم جنبني منكرات الاخلاق والاهواء والا دواء۔[2]

۱۰۴۹۸-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، زیاد بن علاقہ کے سلسلہ سند سے ان کے چچا کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو نماز فجر میں اس قرآنی آیت کی تلاوت کرتے سنا: والنخل باسقات لها طلع نضيد (سورۂ ق)

۱۰۴۹۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن قریش، حسن بن یزید اصم، مسعر، زیاد بن علاقہ کے سلسلہ سند سے مغیرہ بن شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: اللهم لا تكلني الى نفسي طرفة عين ولا تنزع مني صالح ما اعطيتني اذا اعطيتنيه فانه لا نازع لما اعطيت ولا ينفع ذا الجد منك الجد۔[3]

۱۰۵۰۰-ابوبکر بن یحییٰ الطلحی، احمد بن حماد بن سفیان، قاضی کوفی، احمد بن بدیل، ابومعاویہ، مسعر، زیاد بن علاقہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن یزید انصاری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے جب تم سے کوئی تمہارے مؤمن ہونے کا سوال کرے تو تم بلا شک وشبہ اس کا جواب اثبات میں دیدو۔[4]

۱۰۵۰۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ خلاد بن یحییٰ، مسعر، زبیر، مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت "واتی المال علی حبہ" کا مطلب یہ ہے کہ تم تندرست وتوانا خوش عیش اور فقر وفاقہ سے خوف کی حالت میں مال خرچ کرو۔

۱۰۵۰۲-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ابراہیم بن شبیب، اسماعیل بن عمرو، مسعر بن کدام، زبیر، مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ شب کی نماز کی دن کی نماز پر فضیلت خفیہ صدقہ کی علانیہ صدقہ پر فضیلت کی طرح ہے۔

۱۰۵۰۳-ابواحمد محمد بن محمد نیشاپوری، محمد بن سلیمان، ابوامیہ عمرو بن ہشام، مخلد بن یزید، سفیان ثوری، زبیر کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۰۵۰۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، زبیر، مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت "اتقوا اللہ حق تقاتہ" اللہ کی اطاعت اس کا ذکر اور شکر ادا کرتے رہو۔

۱۰۵۰۵-محمد بن محمد، محمد بن سفیان صفار، علی بن سعید بن صالح جوہری، ابوالنضر، محمد بن طلحہ، زبیر، مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ اللہ کے خوف کا حق یہ ہے کہ مسلسل اسی کی اطاعت، شکر اور اسی کا ذکر کیا جائے۔[5]

۱۰۵۰۶-سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، محمد بن زیاد برجمی، عبداللہ بن موسیٰ، مسعر، زبیر، مرہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک مہمان کے کھانے کے سلسلہ میں ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا، لیکن کہیں سے کچھ نہیں آیا۔ اس وقت آپ نے

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۰۶. والكامل لابن عدی ۱۱۸۷/۳. ۱۷۱۹/۵. وتنزيه الشريعة ۱۲۳/۲.

۲۔ صحيح البخاری ۲۵/۲. وصحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء باب ۱۴.

۳۔ كشف الخفا ۲۱۷/۱. ومجمع الزوائد ۱۸۱/۱۰.

۴۔ مجمع الزوائد ۵۵/۱. وكنز العمال ۲۲.

۵۔ تفسير القرطبی ۱۵۷/۴.

فرمایا: اللھم انی اسألک من فضلک و رحمتک فانه لایملکھا الاانت اسی وقت ایک بھنی ہوئی بکری آپ کو ہدیہ پیش کی گئی آپ نے فرمایا یہ فضل الٰہی ہے اور رحمت الٰہی کے ہم منتظر ہیں۔[۱]

۱۰۵۰۷-ابو بکر محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان محمد بن حارث، عبید بن موسیٰ، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں آپ کو شب کے آخری حصہ میں اپنے پاس سویا ہوا پاتی تھی۔

۱۰۵۰۸-محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابوسلمۃ کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن عوف کا قول نقل کیا ہے کہ آپ پیلو کے پھلوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا اے لوگو اس کے سیاہ پھل استعمال کرو کیونکہ میں بکری چرانے کے زمانہ میں سیاہ پھل ہی چنتا تھا، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ بھی بکریاں چراتے تھے؟ فرمایا: ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔[۲]

۱۰۵۰۹-عبداللہ بن حیان، ابومحمد، ابوحفص حلبی عمر بن حسن، ابوخثمہ مصیصی، عیسیٰ بن یونس، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ہم کو پیلو توڑتے ہوئے دیکھ کر فرمایا سیاہ پیلو توڑو۔[۳]

۱۰۵۱۰-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، ابونعیم، مسعر، سعید بن ابی بردہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے ابن عمر کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا کی، نماز سے فارغ ہو کر ابن عمر نے فرمایا میں ہر نماز کو گزشتہ نماز کے دوران صادر ہونے والے گناہوں کے لئے کفارہ تصور کرتا ہوں۔

۱۰۵۱۱-محمد بن حسن یقطینی، صالح بن ابی مقاتل، قاسم بن احمد بن بشر بن معروف، سفیان بن عیینہ، مسعر، سعید بن ابی بردہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نماز میں ابن عمر کے پاس کھڑا تھا، سجدہ میں انہوں نے یہ قرآنی آیت رب بما انعمت علی فلن اکون ظهیرا للمجرمین تلاوت فرمائی۔ نیز فرمایا میں ہر نماز کو گزشتہ نماز کے دوران صادر شدہ گناہوں کے لئے کفارہ خیال کرتا ہوں اس کے بعد ابن عمر نے ابو بردہ سے فرمایا ایک بار میرے والد نے تمہارے والد کو لاجواب کر دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا اے ابوموسیٰ آپ علیہ السلام کے ساتھ ہونے والے تمہارے اعمال کے عوض آخرت میں تم سے کوئی سوال نہ ہو کیا تم اس پر راضی ہو؟ انہوں نے فرمایا نہیں کیونکہ میں نے قرآن پڑھا اور پھر لوگوں کو اس کی تعلیم دی، ابن عمر نے فرمایا میں تو اس پر راضی ہوں، ابو بردہ نے کہا کہ آپ کے والد میرے والد سے بڑے فقیہ تھے۔

۱۰۵۱۲-سلیمان بن احمد، حسین بن احمد عجلی محمد بن منصور طوسی، علی بن حسن بن شقیق، ابن مبارک، مسعر، سعید بن ابی بردہ، ابیہ، اسود کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو خوب سمجھ لو تو اضع افضل ترین عبادت ہے۔[۴]

۱۰۵۱۳-عبداللہ بن حسین بن بالویہ صوفی محمد بن حسین بن بهشل بلخی، ابی جعفر بن محمد، عبدالرحیم بن سلیمان، مسعر بن کدام، سعید بن ابی بردہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، بچپن میں والد کو ایک مرتبہ پانی پلانے والے کو آخرت میں حوض کوثر سے ستر مرتبہ پانی پلایا جائے گا۔[۵]

۱۰۵۱۴-مؤلف کتاب نے محمد بن مظفر محمد بن علی، زکریا بن یحییٰ مقدسی، ابراہیم بن محمد بن یوسف، محمد بن عبدالرحمٰن قشیری، مسعر، سعید،

۱۔ صحیح مسلم ۴۹۴۔ وسنن ابن ماجة ۷۷۲۔ ومسند الإمام أحمد ۲۹۷/۳۔ وأمالي الشجري ۲۳۵/۱۔ والمعجم الكبير للطبراني ۲۲۰/۱۰۔

۲، ۳۔ دلائل النبوة للبيهقي ۵۵/۱۔ وطبقات ابن سعد ۸۰/۱/۱۔

۴۔ العلل المتناهية ۳۲۷/۲۔

۵ كنز العمال ۴۵۳۳۹۔

ابوسعید، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، ہر کئے جانے والے شکار اور کاٹے جانے والے درخت کو تسبیح سے محروم کردیا جاتا ہے۔[۱]

۱۰۵۱۵-سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن سلم وحسین بن محمد، محمد بن اسماعیل بن سلمۃ، ہیثم بن خالد، حفص بن عمرو بن میمون ابو اسماعیل ایلی، شعبہ ومسعر، ابوالسفر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے صحابہ سے فرمایا اپنے ایمان کی تجدید کرو، حرام میں مبتلا انسان حرام کو ترک کردے، نیکی کرنے والے کا اجر اللہ کے ذمہ ہے مجھ پر درود بھیجنے والے پر اللہ اور فرشتے دس بار رحمت بھیجتے ہیں، معاصی اور قطع رحمی کا سبب نہ بننے والی دعوت قبول کرلو۔ خاتون، غلام، بچہ اور مسافر کے علاوہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے پر جمعہ لازم ہے۔لہو اور تجارت کے ذریعہ استغناء اختیار کرنے والے سے اللہ مستغنی ہے اللہ غنی اور لائق ہے۔[۲]

۱۰۵۱۶-سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، وابوبکر عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، ابونعیم، مسعر، سماک بن حرب کے سلسلہ سند سے نعمان بن بشیر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نیزے یا تیروں کے سیدھا کرنے کی طرح صفوں کو سیدھا کرتے تھے۔

۱۰۵۱۷-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، مسعر، سماک بن حرب، عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔خدا کی قسم قریش سے تین بار میری جنگ ہوگی، کچھ دیر کے بعد آپ نے انشاء اللہ فرمایا۔

۱۰۵۱۸-علی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلید حلبی، ابونعیم، مسعر کے سلسلہ سند سے سماک حنفی کا قول نقل کیا ہے کہ گھر میں مطلق نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا۔انہوں نے فرمایا اس میں نماز پڑھوں گا اس لئے کہ آپ علیہ السلام نے گھر میں نماز پڑھی، پھر فرمایا عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو تمہیں گھر میں نماز پڑھنے سے روکیں گے، پھر میں نے ابن عباس سے یہی سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا ابن عمر کے قول پر عمل کرو۔

۱۰۵۱۹-محمد بن احمد بن حسن، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، یحیٰی بن سعید، مسعر، سماک حنفی کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک موقع پر صلوٰۃ خوف ایک فریق کو ایک رکعت اور دوسرے فریق کو دوسری رکعت پڑھائی۔

۱۰۵۲۰-ابویعقوب یوسف بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن مسلم، ابوعمرو عبدالحمید بن محمد بن مستہام، مخلد بن یزید، مسعر، سیار ابی حکم طارق بن شہاب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ ارشاد رسول ہے۔قیامت قریب ہے اور قیامت کے قریب لوگوں میں طمع و حرص زیادہ ہوگا۔[۳]

۱۰۵۲۱-سلیمان بن احمد۔حفص بن عمر رقی، فیض بن فضل، مسعر، سلمۃ بن کہیل، ابوصادق، ربیعہ بن ناجد کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے امیر قریش سے ہونگے، ان میں نیکوں کے امیر نیک اور بروں کے امیر برے ہوں گے ہر ایک کو اس کا حق ادا کرو، امیر اگر چہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو اس کی اطاعت کرو البتہ اگر وہ قتل ہونے اور کفر اختیار کرنے کے درمیان اختیار دے تو قتل ہونے کو اختیار کرو کیونکہ کفر اختیار کرنے کے بعد دنیاوی زندگی بیکار ہے۔[۴]

۱۰۵۲۲-محمد بن عمر بن سلم، حسن بن سعید ثعلبی، یحیٰی بن غیلان، عبداللہ بن بذیع، مسعر، سلمۃ بن کہیل، ابوسلمۃ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ

۱۔ الدر المنثور ۴/۱۸۳. ۲۔ تاریخ أصبهان للمصنف ۲/۲۶۲.

۳۔ المستدرک ۴/۳۲۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۵. والترغیب والترهیب ۴/۲۳۶. والدر المنثور ۳/۲۳۸. وکنز العمال ۳۸۴۳۴. ۳۸۴۳۵.

۴۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۸۳، ۱۲۹، ۴/۴۲۱، ۳۴۵. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۱۲۱. ۸/۱۴۳. ۱۴۴. والمستدرک ۴/۷۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۲۲۴. والصغیر ۱/۱۵۲. ومجمع الزوائد ۵/۱۹۲، ۱۹۴. والسنة لابن أبی عاصم ۲/۵۳۱. ۵۳۳. والترغیب والترهیب ۳/۱۷۰. والدر المنثور ۵۲. وکشف الخفا ۱/۳۱۸.

کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے بہتر فیصلہ کرنے والا شخص تم میں سے بہترین ہے۔[1]

۱۰۵۲۳- حسین بن محمد، احمد بن عیسیٰ بن سکن، عبدالحمید بن محمد مستہام مخلد بن یزید، مسعر، شیبانی کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوا بعض موقع پر ہم نے ٹڈی بھی کھائی۔

۱۰۵۲۴- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی عبداللہ بن محمد بن فرج رطبی، ابی خالد بن عبدالرحمٰن بن سلمۃ مخزومی، مسعر، اعمش ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ ایک مسلمان کی امان سب کے لئے کافی ہے، عہد کو توڑنے والے پر اللہ، اس کے فرشتے اور تمام عالم کی لعنت ہو۔ اللہ پاک اس سے فرض قبول فرمائیں گے اور نہ ہی نفل۔[2]

۱۰۵۲۵- محمد بن علی یقطینی، محمد بن جعفر مہلب دیباجی، موسیٰ بن حسن بن عبادہ، محمد بن سعید اصبہانی، وکیع، مسعر، سلیمان تیمی، اسلم عجمی، بشر بن شعاف کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ سے صور کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا وہ ایک سینگ ہوگا جس میں پھونکا جائے گا۔[3]

۱۰۵۲۶- محمد بن علی یقطینی، ابوالطیب بن مہلب، ابراہیم بن عبداللہ صالحی، احمد بن مطرف، محمد بن بشر، مسعر، شعبہ، حجاج، معاویہ بن قرۃ کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان لانے کے بعد انسان با اخلاق محبت کرنے اور بچے جننے والی خاتون کی مانند ہو جاتا ہے اور کفر کو اختیار کرنے کے بعد بدکار اور چرب زبان خاتون کی طرح معاشرہ کا بدترین انسان بن جاتا ہے۔

۱۰۵۲۷- ابواحمد، محمد بن حافظ، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن اسحاق بکاری، جعفر بن عون، مسعر، شبیب بن غرقدہ، مستظل بن حصین کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ خدا کی قسم عرب کی ہلاکت کا وقت مجھے معلوم ہے۔ چند بار آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا، یہ اصحاب رسول کی صحبت اختیار نہ کرنے والے انسان کے لوگوں کے امیر بننے کے وقت ہوگا۔

۱۰۵۲۸- سلیمان بن احمد، مسیح بن حاتم، بندار ابوقتیبہ شعیری، مسعر بن کدام، صلت بن عریف، یوسف بن عبداللہ بن سلام کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے ادھر ادھر توجہ کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔[4]

۱۰۵۲۹- ابراہیم بن احمد بن حصین، عبید بن غنام بن حفص بن غیاث، عمر بن حفص بن غیاث، حفص بن غیاث، مسعر، طلحہ بن مصرف، ابو مسلم اغر کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنگوں کا سلسلہ جاری رہے گا حتی کہ بیت اللہ پر لشکر کشی کی جائے گی اور ان میں سے ایک لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔

اس حدیث کو روایت کرنے میں حفص مسعر سے متفرد ہیں۔

۱۰۵۳۰- محمد بن احمد بن وراق، مفید، احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ہارون، مسعر بن کدام، عبدالملک بن عمیر کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ سے بڑا بہادر شریف اور فیاض نہیں دیکھا۔

۱۔ سنن الترمذی ۱۳۱۶. وسنن النسائی ۳۱۸/۷. ومسند الامام أحمد ۴۷۶/۲. ومجمع الزوائد ۱۳۹/۴. واتحاف السادة المتقين ۵۰۲/۵. والدر المنثور ۸۰. وتلخيص الحبير ۳۴/۳.

۲۔ صحیح البخاری ۲۶/۳، ۲۲۲/۴، ۱۲۵، ۱۹۲/۸، ۱۲۰/۹. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۸۵. والعتق باب ۴.

۳۔ سنن الترمذی ۳۲۴۴. وسنن الدارمی ۳۲۵/۲. ومسند الامام أحمد ۱۶۲/۲. ۱۹۲. والمستدرک ۵۰۶/۲. ۵۶۰/۴. وصحیح ابن حبان ۲۵۷۰. وفتح الباری ۳۶۸/۱۱.

۴۔ التاریخ الکبیر ۳۰۳/۴. وتاریخ أصبهان للمصنف ۱۲۷/۱. والعلل المتناهية ۴۵۰/۱. وكنز العمال ۱۹۹۷۸. ۱۹۹۸۷.

۱۰۵۳۱-ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون وسلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابونعیم، مسعر عبد الملک بن عمیر نے مغیرہ کے کاتب وراد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت مغیرہ نے حضرت معاویہ کو لکھا کہ آپؐ ہر فرض نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئی قدیر اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لمامنعت ولا ینفع ذالجد منک الجد۔[۱]

۱۰۵۳۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد وسلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، اسماعیل بن عمرو بجلی وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، مسعر، عبدالملک بن میسرہ کے سلسلہ سند سے نزال بن سبرہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عثمان کے خلیفہ بننے کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود نے خطبہ استقبالیہ میں فرمایا امت کے بہترین انسان ہمارے امیر بن گئے۔

۱۰۵۳۳-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حماد بن اسامہ، مسعر، عبدالملک بن میسرہ، ہلال بن یساف، عبداللہ بن ظالم کے سلسلہ سند سے سعید بن زید کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مستقبل میں تاریک شب کی مانند فتنے رونما ہوں گے۔

۱۰۵۳۴-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمید، سفیان بن عیینہ، مسعر، عبدالملک بن عمیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عمر نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دائیں بائیں ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے فرمایا، اہل عراق کے لئے ہلاکت ہے، اہل عراق کے لئے ہلاکت ہے، جو مسلمانوں کے مال فئی میں شراب وخنزیر کے دشمن شامل کریں گے نیز آپ نے فرمایا حرام شدہ چربی کو آراستہ کر کے فروخت کرنے والے یہود پر اللہ کی لعنت ہو۔[۱]

۱۰۵۳۵-سعد بن محمد بن ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن عبداللہ بن عیسیٰ، احمد بن بشر، مسعر، عبدالملک بن عمیر، کرم بن یزید و فزاری کے سلسلہ سند سے سمرہ بن جندب کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت سمرہ نے فزاری سے فرمایا اے میرے بھائی میری نظر میں آپ عمل صالح کے حریص ہیں اس لئے عفو کو لازم پکڑو اس سے تمہیں عمل صالح کی خوب توفیق ہوگی، اکل قلیل سے عمل طویل کی توفیق ہوگی، رشوت کے اجتناب سے نزاع کے وقت غلبہ حاصل ہوگا۔

۱۰۵۳۶-عبداللہ بن محمد بن عثمان، عبداللہ بن ابی داؤد، محمد بن معمر، حمید بن حماد، مسعر، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے بنات کی موت مکرمات سے ہے۔[۲] (جس کا ثواب اس کو قیامت میں ملے گا۔)

۱۰۵۳۷-ابواحمد غطریفی، ابومحمد بن حیان، ابومحمد بن عثمان، ابوخلیفہ، مسدد، محمد بن جابر، مسعر، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ناشتہ سے قبل کھجور تناول فرماتے تھے۔

۱۰۵۳۸-ابو بکر محمد بن حسن، محمد بن سلیمان بن حارث، عبید بن موسیٰ وسلیمان بن احمد، فضیل بن محمد ملطی، ابونعیم، مسعر، عبید بن حسن کے سلسلہ سند سے ابن ابی اوفیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے اللھم لک الحمد ملء السماء و ملء الارض وملء ماشئت من شئی بعد۔[۳]

۱۰۵۳۹-محمد بن مظفر، احمد بن عمرو بن جابر، ابوزید احمد بن محمد بن طریف، عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، مسعر، عبدالرحمٰن بن قاسم، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں آپؐ کے احرام باندھنے اور کھولنے کے وقت آپ کو خوشبو لگاتی تھی۔

۱۔ صحیح البخاری ۴/ ۲۰۷. وصحیح مسلم، کتاب المساقات باب ۱۳.

۲۔ کشف الخفا ۲/ ۳۰۱. والاسرار المرفوعة ۱۴۹.

۳۔ صحیح مسلم ۳۴۶، ۳۴۷. ومسند الامام أحمد ۴/ ۳۵۴، ۳۵۶. وأمالی الشجری ۱/ ۲۳۳. والسنن الکبری للبیهقی ۱/ ۵. والأدب المفرد ۶۸۴.

۱۰۵۴۰-عبداللہ بن جعفر بن احمد، محمد بن عاصم ابو یحییٰ حمانی، مسعر، ابو اسحاق، عاصم بن ضمرہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو قبل العصر چار رکعت نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۵۴۱-احمد بن عبیداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، اسحاق بن جراح اذنی، محمد بن قاسم، مسعر و سفیان ابو اسحاق، عاصم بن ضمرہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ آپ فجر و عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

۱۰۵۴۲-محمد بن عمر بن سلم، احمد بن زیاد بن عجلان، یحییٰ بن زکریا بن شیبان، علی بن قادم، مسعر، ابو اسحاق، احوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ خواب میں میری زیارت حقیقت میں میری زیارت ہے کیونکہ خواب میں بھی شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا ہے۔[۱]

۱۰۵۴۳-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، عمرو بن مرہ، ابی بختری، ابو عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تم حدیث رسول کی خوب حفاظت کرو۔

۱۰۵۴۴-محمد بن اسحاق بن ابراہیم اہوازی، قاضی علی بن روحان عسکری، علی بن عیاش، محمد بن عبید، مسعر، عمرو بن مرہ، مسعر بن عبید کے سلسلہ سند سے براء کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو سوتے وقت اس دعا کے پڑھنے کا حکم دیا **اللھم اسلمت وجھی الیک، لامنجا منک الا الیک، آمنت بکتابک الذی انزلت و نبیک الذی ارسلت۔**[۲]

۱۰۵۴۵-محمد بن عمر بن سلم، ابو حمزہ محمد بن جعفر بن زکریا رملی، محمد بن مہاجر کندی، مہدی بن جعفر، وکیع، مسعر و سفیان، عمرو کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے جنگ دھوکہ کا نام ہے۔[۳]

۱۰۵۴۶-محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حرجی، ابو نعیم، مسعر، عمرو بن عامر کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ حجامت بنواتے تھے اور کسی کی مزدوری نہیں دباتے تھے۔

۱۰۵۴۷-محمد بن مظفر، احمد بن عمرو بن جابر، محمد بن عوف، نصر بن مہاجر، محمد بن عبید، مسعر، عمرو بن عامر کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ کو یا خیر البریہ (مخلوق میں سب سے اچھے!) کہہ کر پکارا۔ آپ نے فرمایا وہ میرے والد ابراہیم ہیں۔[۴]

۱۰۵۴۸-عبداللہ بن حسین بن بالویہ، محمد بن علی، احمد بن یوسف بن عیسیٰ، اسحاق بن یونس، نعیم بن میسرہ، مسعر، عمر بن ابی سلمہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ چور غلام کو فروخت کر دو خواہ کم قیمت میں۔[۵]

۱۰۵۴۹-محمد بن مظفر، ابو بشر احمد بن محمد بن مصعب، محمود بن آدم، فضل بن موسیٰ، سفیان بن عیینہ، مسعر، عمار، ابو سلمہ کے سلسلہ سند سے ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے میری قبر و منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ہے۔[۶]

۱۰۵۵۰-قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ابراہیم بن شبیب، اسماعیل بن عمرو بجلی، مسعر، عاصم بن ابی نجود، زر بن حبیش کے

۱۔ صحیح البخاری ۱/۳۸. ۸/۵۴. ۹/۴۲. ۴۳. وصحیح مسلم، کتاب الرؤیا ۱۳۰۷. وفتح الباری ۱۲/۳۸۳، ۳۸۹.

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۳۸۸۶. وصحیح البخاری ۸/۸۵. وسنن الترمذی ۳۵۷۴.

۳۔ صحیح مسلم ۱۳۶۱. ۱۳۶۲. وفتح الباری ۲/۲۸۷. والدر المنتثرۃ ۷۵.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب ۴۱. وفتح الباری ۸/۵۳۳. ۱۱/۱۶۱.

۵۔ سنن النسائی ۸/۹۱. وسنن ابن ماجۃ ۲۵۸۹. ومسند الامام احمد ۱/۲۳۷. وکشف الخفا ۱/۱۱۱. والکامل لابن عدی ۵/۱۶۹۷. ۱۶۹۸.

۶۔ مسند الامام احمد ۶/۲۸۹. ۲۹۲. ۳۱۸. والسنن الکبری للبیھقی ۵/۲۴۷. ۲۴۸. والمستدرک ۳/۲۳۲. واتحاف السادۃ المتقین ۴/۴۲۲. وصحیح ابن حبان ۱/۳۴. وطبقات ابن سعد ۱/۲/۱۲.

سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ ہر شب میں سورۃ ملک کی تلاوت کرنے والا خوشحال ہوگا۔ نیز قبر میں اگر عذاب سر یا پیٹ یا پاؤں کی طرف سے آئے گا تو یہ اعضاء سورۃ ملک کی تلاوت کی وجہ سے اس کی سفارش کریں گے اور عذاب کو اس کے قریب آنے نہیں دینگے۔[1]

۱۰۵۵۱-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، عاصم، زر بن حبیش کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ سورۃ نساء کی ابتدائی آیات کبائر کے بیان پر مشتمل ہیں۔

۱۰۵۵۲-ابواحمد محمد بن احمد الحافظ، ابراہیم بن محمد الفرائضی جعفر بن احمد الجراح، حرب بن محمد علی بن حیان مازنی، معافی بن عمران، مسعر، عاصم، معرور بن سویدہ کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے: ارشاد ربانی ہے میں انسان کی ایک نیکی میں دس فیصد بلکہ اس سے بھی زیادہ اضافہ کرتا ہوں، لیکن معاصی میں بالکل اضافہ نہیں کرتا بلکہ میں اسے معاف کردوں گا اور آخرت میں شرک نہ کرنے والوں کے میں تمام گناہ معاف کردوں گا۔[2]

۱۰۵۵۳-سلیمان بن احمد، حفص بن عمر بن صباح، فیض بن فضل، مسعر، ابوحصین، شعبی، عاصم عدوی کے سلسلہ سند سے کعب بن عجرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہمارے ساتھ کچھ عجم جمع تھے دو یا چار ہم عرب اور باقی عجم تھے، اتنے میں آپ تشریف لائے آپ نے فرمایا میرے بعد کچھ امراء آئیں گے ان کے کذب کی تصدیق اور ظلم پر ان کی معاونت کرنے والے کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا البتہ ان کے کذب کی تصدیق کرنے والے اور ظلم پر ان کے معاونت نہ کرنے والے کا میرے ساتھ تعلق ہوگا اور اسے حوض کوثر بھی پلایا جائے گا۔

۱۰۵۵۴-محمد بن علی یقطینی، محمد بن جریر، عبید بن محمود وراق، یزید بن ہارون، مسعر، ابوحصین، ابوصالح ذکوان کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ نیک صالح صلہ رحمی کرنے والے اور جلدی نہ کرنے والے مسلمان کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۱۰۵۵۵-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، وکیع، مسعر، ابوحصین قاسم کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ بیمار شخص کو مرض کے زمانہ میں بھی نیک اعمال کا اجر ملتا ہے بشرطیکہ وہ بیماری کے زمانہ میں معاصی میں مبتلا نہ ہو۔[2]

۱۰۵۵۶-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ و قاضی ابواحمد محمد بن حیان، محمد بن شبیب، اسماعیل بن عمرو، عدی بن ثابت کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول ہے کہ آپ نماز عشاء میں سورۃ تین تلاوت فرماتے تھے۔

۱۰۵۵۷-احمد بن عبداللہ بن محمود، محمد بن احمد بن ابراہیم کرابیسی، محمد بن جوان، ابواحمد زبیری، مسعر، عدی بن ثابت، علی بن حسین و عاصم کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے میراث میں دینار، درہم، غلام اور لونڈی کچھ نہیں چھوڑا۔

۱۰۵۵۸-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبداللہ بن محمد بن مغیرہ، مسعر، کدام، عطاء بن سائب، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ ایک نو مسلم شخص اپنے والدین کو روتا چھوڑ کر آپ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا، آپ نے اس سے فرمایا اپنے والدین کو رلانے کی طرح جا کر ہنسا۔[3]

۱۰۵۵۹-محمد بن علی یقطینی، صالح بن احمد، محمد بن یوسف بن ابی معمر، عبداللہ بن مغیرہ، مسعر، عطاء بن سائب، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ جنت مجھ پر اس طرح پیش کی گئی کہ اگر میں ہاتھ بڑھا کر اس کے پھل توڑنا چاہتا تو توڑ

۱۔ تاریخ ابن عساکر ۴/۱۱۱۔

۲۔ المستدرک ۱/۳۴۸۔ ومسند الامام أحمد ۶/۴۴۸۔ والاحادیث الصحیحة ۳/۲۳۳۔

۳۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد باب ۳۳۔ وسنن النسائی، کتاب البیعة ۱۔ وسنن ابن ماجة ۲۷۷۲۔ والمستدرک ۴/۱۵۲۔ ۱۵۳۔ والادب المفرد ۱۳، ۱۶۔ ومسند الحمیدی ۵۸۴۔ وامالی الشجری ۲/۱۲۰۔

سکتا تھا۔ پھر اسی طرح دوزخ میرے سامنے لائی گئی اس میں میں نے ایک شخص کو ڈنڈے جس کے ذریعہ وہ حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا، کا سہارا لئے دیکھا، نیز دنیا میں ایک خاتون تھی، اس نے بلی باندھی ہوئی تھی لیکن وہ اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور نہ ہی اسے آزاد کرتی تھی، اس کی وجہ سے اس خاتون کو بھی میں نے دوزخ میں دیکھا۔ا

۱۰۵۶۰- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن حسن، احمد بن یحیٰی عبدالمجید بن صالح، ابوشہاب حناط، مسعر کے سلسلہ سند سے ابومصعب کا قول نقل کیا ہے کہ تین افراد (جن میں حضرت حسن بن علی بھی شامل ہیں) نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے

''اللهم أقلني عثرتي وآمن روعتي واستر عورتي وانصرني على من بغى علي، وأرني فيه ثاري.''۲

۱۰۵۶۱- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، فیض بن فضل زاہد، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے جنت کے بالاخانوں سے لوگ نیچے افراد کو یوں دیکھیں گے جیسے آسمان کے چمکتے ستارے نظر آتے ہیں۔ شیخین بھی ان ہی میں سے ہوں گے اور سب سے زیادہ نعمتیں پانے والے ہونگے۔۳

۱۰۵۶۲- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، جعفر بن احمد بن سنان، ابی، ابومعاویہ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ اپنے بھائی سے لڑنے والا اسکے منہ پر مارنے سے احتراز کرے۔۴

۱۰۵۶۳- ابومحمد عبدالرحمٰن جرجانی، عبداللہ بن محمد بن سلم، فضل بن حکم، محمد بن سعید، اسماعیل بن یحیٰی، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے طلب دین میں صبح یا شام کرنے والا جنتی ہے۔۵

۱۰۵۶۴- ابوبکر محمد بن حمید، احمد بن اسحاق بن بہلول، محمد بن یحیٰی و محمد بن علی، محمد بن محمد بن بدر، علی بن جمیل، اسماعیل بن یحیٰی، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، میں نے اپنے اور اپنی بیٹیوں کے تمام نکاح اللہ کی اجازت سے کئے ہیں۔۶

۱۰۵۶۵- سلیمان بن احمد، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن علاء بن زریق حمصی، ومحمد بن حسن یقطینی، محمد بن اسماعیل بن یحیٰی تیمی، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے حضرت عیسیٰ کی والدہ نے جب حضرت عیسیٰ کو تعلیم کے لئے معلم کے حوالے کیا تو معلم نے حضرت عیسیٰ کو بسم اللہ لکھنے کا حکم دیا۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا بسم اللہ کیا ہے؟ معلم نے کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، پھر حضرت عیسیٰ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ''ب سے بہاء اللہ یعنی اللہ کی روشنی، ''سین'' سے اس کی سناء، ''میم'' سے اس کے ملک کی طرف اشارہ ہے۔ اور ''اللہ'' تمام الہوں کا الہ، ''رحمٰن'' سے دنیا و آخرت کے مہربان کی طرف اشارہ ہے۔ رحیم آخرت کے رحیم کی طرف اشارہ ہے۔ ''ابوجاد'' کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ''الف'' سے اللہ کی نعمتوں، ''ب'' سے (بہاء اللہ) جمال الٰہی اور ''دال'' سے دوام کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ نے ''ھوز'' کی تشریح میں فرمایا ''ھاء'' سے ہادیہ، ''واو'' سے ویل

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۳۵۳، ۵/۱۳۷. والدر المنثور ۲/۳۳۸.

۲۔ المصنف لابن أبي شيبة ۱۰/۲۸۳.

۳۔ سنن الترمذي ۳۶۵۸. وسنن ابن ماجة ۹۶. ومسند الامام احمد ۳/۲۷، ۷۲، ۹۳. والمعجم الكبير للطبراني ۶/۱۶۰، وشرح السنة ۱۴/۹۹. والسنة لابن أبي عاصم ۲/۶۱۶. والدر المنثور ۴/۳۰۴.

۴۔ صحيح البخاري ۳/۱۸۸. وصحيح مسلم، كتاب البر والصلة ۱۱۳. والاحاديث الصحيحة ۵۵۴. وفتح الباري ۵/۱۸۲، ۱۸۳.

۵۔ كنز العمال ۲۸۷۰۶.

۶۔ الكامل لابن عدى ۱/۳۰۰. وكنز العمال ۳۴۱۷۴.

ہلاکت اور ''زاء'' سے وادی دوزخ کی طرف اشارہ ہے۔ نیز ''حطی'' میں ''حاء'' حلیم ''طاء'' مطالبہ حق اور ''ی'' اہل دوزخ کے مقام کی طرف اشارہ ہے۔ نیز ''کلمن'' میں ''کاف'' سے اللہ کافی ''لام'' سے علیم اور ''میم'' سے ملک کی طرف اشارہ اور ''نون'' سے نون البحر (سمندر کی مچھلی) کی طرف اشارہ ہے۔ نیز ''سعفص'' میں ''صاد'' سے اللہ صادق، ''عین'' سے اللہ العالم، ''فاء'' سے اللہ الفرد'' اور ''صاد'' سے اللہ الصمد کی طرف اشارہ ہے'' نیز قرشت'' میں ''قاف'' سے وہ جبل (رسی) مراد ہے جس کے ساتھ دنیا بندھی ہوئی ہے۔ ''راء'' سے لوگوں کی رائے ''شین'' سے شئی اللہ اور تا سے تمت ابدأ کی طرف اشارہ ہے۔[1]

۱۰۵۶۶- محمد بن حسن یقطینی، احمد بن حمدون، موصلی وابومحمد بن حیان، حسن بن علی طوسی، نعمان بن جابر، حسن بن حسین بن عطیہ صوفی، ابی، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ایک بنی اسرائیل ظالم بادشاہ کھانا کھا کر ہڈیاں کوڑے خانہ پر ڈلوا دیتا تھا، ایک عابد آ کر ان ہڈیوں کو کھالیتا تھا۔ اتفاق سے اس ظالم بادشاہ کا انتقال ہو گیا اللہ نے اسے دوزخ میں ڈال دیا کچھ روز کے بعد اس عابد کا بھی انتقال ہو گیا۔ اللہ نے علم ہونے کے باوجود اس سے سوال کیا کہ تو کھانا کہاں سے کھاتا تھا؟ اس نے کہا کہ اس ظالم بادشاہ کے کوڑے خانہ پر پڑا ہوا بچا کچا کھانا کھالیتا تھا۔ اللہ نے اس سے سوال کیا کہ اگر اس ظالم کو تیرے سامنے لایا جائے تو تو پہچان لے گا اس نے اثبات میں جواب دیا۔ اللہ نے دوزخ سے آگ کا ایک انگارہ نکال کر اس کے سامنے کیا تو اس نے کہا کہ یہ وہی ظالم بادشاہ ہے، پھر اللہ نے اسے فرمایا اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دے، یہ تو اس نیکی کا بدلہ ہے جو اسے معلوم نہ تھی اگر اسے معلوم ہوتی تو میں اسے عذاب نہ دیتا۔

۱۰۵۶۷- عمر بن عمر قاضی قصبانی، علی بن عباس بجلی، احمد بن عثمان بن حکیم، حسن بن حسین، ابوعبداللہ، مسعر کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۰۵۶۸- ابوعباس احمد بن ابراہیم کندی بغدادی، محمد بن جریر، ابومعمر صالح بن حرب، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپؐ نے اس سے فرمایا اللہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اچھا گمان ہے، آپ نے فرمایا اللہ بھی بندہ کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرتا ہے۔[2]

۱۰۵۶۹- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، قاسم بن یحییٰ بن نصر، وعبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن معدان، سعدان بن نصر، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ مؤمن کی روح قبض کرنے کے بعد فرشتے آسمان پر جا کر اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ جو کام آپ نے ہمارے ذمہ لگایا تھا وہ ہم نے پورا کر دیا اب ہمیں اجازت دیجئے ہم آسمان یا زمین میں جا کر رہیں۔ اللہ نے کہا کہ آسمان وزمین فرشتوں اور مخلوقات کی جانب سے میری تسبیح سے پر ہیں۔ اس لئے میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہو کر میری تسبیح وتحلیل کرو اور اس کے ثواب اس کے اعمال نامہ میں لکھو۔[3]

۱۰۵۷۰- ابواحمد حافظ محمد بن محمد بن احمد، ابراہیم بن احمد فرائضی، سعید بن محمد بن زریق، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تا کہ قیامت کے دن لوگوں کو اپنی ایسی لازوال رحمت کا مظاہرہ کرائے جس کا کسی مقرب فرشتے کو خیال گذرا اور نہ کسی نبی مرسل کو اور نہ ہی کسی ولی اللہ کو۔[4]

۱۔ تنزیہ الشریعۃ ۱/۲۳۱. والفوائد المجموعۃ ۴۹۷. ۲۔ تاریخ ابن عساکر ۵/۲۲.

۳۔ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۲۸. واللآلی المصنوعۃ ۲/۲۳۰.

۴۔ الدر المنثور ۵/۲۷۰.

۱۰۵۷۱-عبداللہ بن حسین بن بالویہ صوفی، محمد بن محمد بن علی، محمد بن عبدک، مصعب بن خارجہ بن مصعب، ابی، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ کے نبی نے قرآنی آیت "عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا" کی تشریح میں فرمایا، قیامت کے روز اہل ایمان کی ایک جماعت کو میری شفاعت پر دوزخ سے نکال کر نہر حیوان میں ڈالا جائے گا، پھر ان کو اس سے نکال کر جنت میں داخل کردیا جائے گا لیکن ان کا نام دوزخی ہوگا وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا نام ختم کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کا مطالبہ پورا کردے گا۔[۱]

۱۰۵۷۲-ابراہیم بن محمد بن محمد بن یحییٰ مزنی نیشاپوری، محمد بن اسحاق ثقفی، ابومعمر صالح بن حرب، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ عمداً نماز چھوڑنے والے کا دوزخیوں میں نام لکھا جاتا ہے۔[۲]

۱۰۵۷۳-ابونصر محمد بن احمد بن ابراہیم جرجانی، ابوقاسم بن عبید قاضی، عبداللہ بن قریش، بشر بن مرثد، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، باجماعت نماز ادا کرنے والے کو اس کی حاجت سے محروم کرنے سے اللہ کو حیاء آتی ہے۔[۳]

۱۰۵۷۴-محمد بن حسن یقطینی، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن حمید، جریر، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے گھر سے بسم اللہ پڑھ کر نکلنے والے کی کفایت کی جاتی ہے۔[۴]

۱۰۵۷۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونعیم، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے شب کی نماز دو دو رکعت ہے البتہ اگر صبح صادق کا خوف ہو تو ایک رکعت ملا کر وتر پڑھ لو۔

۱۰۵۷۶-ابواحمد محمد بن محمد حافظ، ابوبکر واسطی، حسن بن یزیدی، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ، ابن عمر کے سلسلہ سند سے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ قیامت کے روز سونے کے منابر نصب کئے جائیں گے ان پر چاندی کے گنبد ہوں گے ان کی روشنی سندس اور استبرق کی ہوگی پھر علماء کو بلا کر ان پر بٹھایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ آج تم جنت میں داخل ہونے تک بے خوف رہو۔[۵]

۱۰۵۷۷-ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب المعدل، ابوبرزہ فضل بن محمد حاسب، روح بن فرج، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابوسعید خدری اپنے لڑکے کے ساتھ آپ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے ان کے لڑکے کو بوسہ دے کر فرمایا کہ یہ ایک نیکی ہے اور نیکی میں دس گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔[۶]

۱۰۵۷۸-ابوبکر محمد بن حمید، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن عیسیٰ بن عبدالملک سری بن مزید اعرج بن فضل، اسماعیل بن یحیٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کپڑے نکالتے وقت بسم اللہ پڑھو، یہ تمہارے اور شیطان کے درمیان ستر ہے، نیز آپ نے فرمایا نماز کے لئے اپنی پشت وبطن کو ہلکا رکھو۔[۷]

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۵۹۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۲۷. وکنز العمال ۳۹۳۴۹. وجامع مسانید أبی حنیفة ۱/۱۳۲، ۱۴۸، ۱۵۲، ۱۵۴.

۲۔ کنز العمال ۱۹۰۹۰.

۳۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۵۲۶۱. وکنز العمال ۲۰۲۴۳.

۴۔ سنن أبی داؤد ۵۰۹۵. وصحیح ابن حبان ۲۳۷۵. وعمل الیوم واللیلة ۱۷۴، والحاف السادة المتقین ۴/۳۲۶.

۵۔ اللآلی المصنوعة ۱/۱۰۷. والموضوعات ۱/۲۰۳. والعلل المتناهیة ۱/۱۰۱. والفوائد المجموعة ۲۷۴.

۶۔ الکامل لابن عدی ۱/۳۰۰. وکنز العمال ۴۵۳۵۱.

۷۔ کنز العمال ۴۰۷۸۰.

۱۰۵۷۷-ابوبکر محمد بن حمید، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن عیسیٰ، سری بن مرثد، اسماعیل بن یحییٰ، مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن عمر کے ساتھ بیٹھا تھا، ایک تابعی نے ابن عمر سے کہا کاش میں آپؐ کی زیارت سے مشرف ہوتا، ابن عمر نے اس سے سوال کیا کہ اگر ایسا ہوتا تو پھر تم کیا کرتے؟ اس نے کہا کہ اگر ایسا ہوتا تو میں آپؐ پر ایمان لا کر آپ کی جبین اقدس کو بوسہ دیتا اور آپ کی مکمل اطاعت کرتا، ابن عمر نے فرمایا پھر سن آپ نے فرمایا کہ مجھ سے محبت کرنے والے انسان پر دوزخ حرام ہے نیز آپ نے فرمایا کاش میں اپنے بھائیوں کی زیارت کر لیتا حوض کوثر پر ان کو میرے سامنے لایا جائے گا وہاں پر میں جام شراب سے ان کا استقبال کروں گا اور ان کے جنت میں جانے سے قبل ان کو حوض کوثر سے سیراب کروں گا اس کے بعد صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم میرے صحابی ہو، بلا دیکھے مجھ پر ایمان لانے والے میرے بھائی ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے اور ان کے ذریعے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں۔[1]

۱۰۵۸۰-محمد بن احمد بن حسن، سلیمان بن احمد، محمد بن علی بن سہل، حسن بن علی بن خطاب، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، زکریا بن یحییٰ بن سلم، اشعث بن عم الحسن بن صالح مسعر، عطیہ کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، آسمان وزمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ہی باب جنت پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ" لکھ دیا گیا تھا۔[2]

۱۰۵۸۱-محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، مسعر، علی بن اقمر کے سلسلہ سند سے ابوجحیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا ہوں۔[3]

۱۰۵۸۲-ابومحمد بن حیان، محمد بن سمط جرجانی، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، علی بن اقمر کے سلسلہ سند سے ابوجحیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ کھجور تناول فرما رہے تھے، اتفاق سے آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک ردی کھجور آ گئی، آپ نے اسے تناول نہیں فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے عنایت کیجئے، آپ نے فرمایا جو میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہیں کرتا ہوں۔

۱۰۵۸۳-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن داؤد سکری، محمد بن خلید حنفی، عبدالواحد بن زیاد، مسعر، علی بن اقمر، ابن ابی جحیفہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ میں کھانا کھا کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے سامنے ڈکار لی آپ نے فرمایا اے ابوجحیفہ! کم کھایا کرو کیونکہ دنیا میں شکم سیر ہو کر کھانے والا قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا ہوگا۔

۱۰۵۸۴-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن نعمان، وسلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر، علی بن بذیمہ، ابوعبیدہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ تین روز سے کم میں ختم قرآن کرنے والا حقیقت میں قرآن پڑھنے والا نہیں ہے۔

۱۰۵۸۵-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، مکی بن عبدان، عمار بن رجاء، یحییٰ بن آدم، مسعر، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے مجاہدین کی خواتین جہاد میں شرکت نہ کرنے والوں کے لئے حرمت میں ان کی والدہ کی مانند ہیں، شرکت نہ کرنے والوں میں سے جو ان سے خیانت کرے گا قیامت کے روز اس کو مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا کہ اس نے اس وقت تمہارے اہل خانہ سے خیانت کی تھی، اب تم اس کے عوض اس کے اعمال نامہ میں سے جتنے چاہے اعمال لے لو اس

[1] کنز العمال ۹۳۹، ۳۲۰۰۹.

[2] فی تاریخ بغداد ۳۸۷/۷. والعلل المتناھیۃ ۲۱۶/۱، ۲۳۵. والدر المنثور ۲۹۳/۴. ومجمع الزوائد ۱۱۱/۹. والضعفاء للعقیلی ۳۳/۱، ۸۶/۲.

[3] الکامل لابن عدی ۲۵۳۷/۷. وکنز العمال ۲۲۲۱.

کے بعد آپ نے فرمایا تمہارا اس خائن کے بارے میں کیا خیال ہے؟[۱]

۱۰۵۸۶- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان، یحییٰ بن سلیمان جعفی، احمد بن بشر ہمدانی، مسعر، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت داؤد اور تمام لوگوں کا گریہ بھی حضرت آدم کے گریہ کے مساوی نہیں ہو سکتا۔

۱۰۵۸۷- ابو علی محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، عون، ابو جحیفہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے مقام ابطح میں نیزہ نصب کر کے نماز ادا کی۔

۱۰۵۸۸- محمد بن حسن یقطینی، حامد بن شعیب محمد بن یحییٰ ازدی، داؤد بن محبر، عدی بن فضل، مسعر، عون بن ابی جحیفہ کے سلسلہ سند سے ابو جحیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک خوشخبری دینے والا آیا آپ اسی وقت سجدہ ریز ہو گئے۔

۱۰۵۸۹- ابو احمد محمد بن احمد حافظ، احمد بن عمر بن یوسف، موسیٰ بن سہل، زہیر بن عباد، عبداللہ بن حکیم، مسعر بن کدام کے سلسلہ سند سے عون بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ام درداء نے ایک شخص کو کسی کی آبرو کی حفاظت کرتے دیکھ کر اس سے فرمایا میں آپ پر رشک کرتی ہوں اس لئے کہ آپؐ کے فرمان کے مطابق ایسا شخص عذاب دوزخ سے محفوظ رہے گا۔[۲]

۱۰۵۹۰- محمد بن مظفر و محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، عبداللہ بن زیدان، محمد بن طریف، احمد بن بشر، مسعر، غالب قطان، رجل من بنی تمیم، ابیہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ مجھے میرے والد نے فرمایا آپ کو میرا اسلام پہنچاؤ، آپ نے جواب میں علیک وعلیٰ ابیک السلام فرمایا۔[۳]

۱۰۵۹۱- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، عبید بن غنام، عمر بن حفص بن غیاث، ابیہ، مسعر، شعبی کے سلسلہ سند سے کعب بن عجرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا میرے بعد کچھ امراء آئینگے ان کے تصدیق کنندہ ان کے مظالم کی اعانت کرنے والے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ آخرت میں اسے حوض کوثر نصیب ہوگا۔

۱۰۵۹۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی۔ سفیان، مسعر، قیس بن سلم کے سلسلہ سند سے طارق بن شہاب کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت خباب باقی ماندہ اصحاب رسول کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے ان سے فرمایا اے ابو عبداللہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ اپنے بھائیوں کے ساتھ حوض کوثر پر حاضر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت خباب نے روتے ہوئے فرمایا تم نے ایسے لوگوں کو میرا بھائی بنا دیا حالانکہ ان میں اور مجھ میں بہت فرق ہے کیونکہ انہوں نے اپنے اعمال صالحہ کے ثواب کے عوض دنیا میں کچھ حاصل نہیں کیا لیکن میرے پاس موجود دنیا کے بارے میں مجھے میرے اعمال صالحہ کے ثواب کے عوض ہونے کا خوف ہے۔

۱۰۵۹۳- محمد بن حسن یقطینی، محمد بن باغندی، احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، سفیان بن عیینہ، مسعر بن کدام، قیس بن سلم، طارق بن شہاب، عبداللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ منکر کو دیکھنے والا اسے اپنے ہاتھ یا زبان سے دفع کرے ورنہ کم از کم دل سے تو اسے برا ضرور خیال کرے اور یہ ایمان کا سب سے آخری درجہ ہے۔[۴]

۱۰۵۹۴- ابو بکر محمد بن حسن، محمد بن یونس، عبیداللہ بن موسیٰ، مسعر، قتادہ، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ آپ نے صوم

۱- تاریخ بغداد ۱۱/۱۷۳۔

۲- سنن الترمذی ۱۹۳۱۔ ومسند الامام احمد ۶/۴۵۰۔ والسنن الکبری للبیہقی ۸/۱۶۸۔ واتحاف السادة المتقین ۶/۲۸۳۔ والترغیب والترهیب ۳/۵۱۷۔

۳- سنن أبی داؤد ۵۲۳۱۔ ومسند الامام أحمد ۵/۳۶۶۔ والسنن الکبری للبیہقی ۶/۳۶۱۔ والمصنف لابن أبی شیبة ۹/۲۲۱ ا وعمل الیوم واللیلة ۲۳۴۔ وفتح الباری ۱۱/۳۸۔

۴- صحیح مسلم ۶۹ ر سنن الترمذی ۲۱۷۳۔ وسنن الترمذی ۲۱۷۳۔ وسنن النسائی ۸/۱۱۱، ۱۱۲۔ ومسند الامام احمد ۳/۲۰، ۴۹، ۵۲، ۵۳، ۵۴۔ وسنن أبی داؤد ۱۱۴۰، ۴۳۴۰۔

وصال سے منع فرمایا، آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کا تو خود اس پر عمل ہے، آپ نے فرمایا تمہارا اور میرا معاملہ مختلف ہے میں رات گزارتا ہوں تو مجھے اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔[۱]

۱۰۵۹۵-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، عمرو بن عبداللہ اودی، مسعر قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، ہر نبی کی امت کے حق میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور مجھے اس کے عوض آخرت میں شفاعت کا حق دیا جائے گا۔[۲]

۱۰۵۹۶-سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، یحییٰ بن معین، اسماعیل بن ابان وراق، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے جنت میں ایک سونے کے محل کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ حضرت فاروق اعظم کا محل ہے۔[۳]

۱۰۵۹۷-محمد بن عمر بن غالب، عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن محمد بن سعید واسطی، عبدالرحمٰن بن ابراہیم دحیم، اشیب بن اسحاق، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام کے نزدیک سے ایک شخص بدنہ کو ہانکتے ہوئے گزرا۔ آپ نے اس کو اس پر سواری کا حکم دیا۔

۱۰۵۹۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن لیث جوہری، محمد بن ابی عمر عدنی، بشر بن سری، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے صفوں کو درست کرو کیونکہ یہ نماز کی تکمیل کا سبب ہے۔[۴]

۱۰۵۹۹-احمد بن عبدالرحمٰن بن احمد بن علاء الرقی، احمد بن ہلال وابوبکر وحسین بن محمد، جبیر بن محمد، احمد بن علاء، بن ہلال، محمد بن ابی اسامہ، سفیان، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ گدھے سے بڑی اور خچر سے چھوٹی ایک تیز رفتار سواری آپ کے سامنے لائی گئی۔ جب آپ اس کے قریب ہوئے تو وہ حرکت کرنے لگی، حضرت جبرائیل نے اسے ساکن رہنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا تجھ پر آج تک ان سے افضل کوئی سوار نہیں ہوا۔

۱۰۶۰۰-حسین بن محمد، احمد بن ابراہیم بن خلاد، محمد بن موسیٰ دولابی، ابونعیم، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ختم قرآن پر اپنے اہل کو جمع کر کے دعا فرماتے تھے۔

۱۰۶۰۱-بیان بن احمد بن بیان برکی، جعفر بن مجاشع، حمدون بن عباد، یحییٰ بن ہاشم، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے قرآن پاک کی تکمیل پر دعا قبول ہوتی ہے۔[۵]

۱۰۶۰۲-حسین بن محمد، احمد بن جعفر بن سعید، محمد بن فرات زبیدی، وکیع، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ دعا کے بارے میں عدم قبولیت کا قول مت کرو۔[۶]

۱۰۶۰۳-محمد بن علی بن مسلم عقیلی، محمد بن عمر بن غالب، محمد بن سہل بغدادی، عثمان بن معبد، ابوزید حماد بن موسیٰ تیمی، مسعر، قتادہ کے سلسلہ

۱۔ سنن الترمذی ۷۷۸. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۳، ۲۳۷، ۳/ ۳۰، ۲۰۲، ۲۱۸، ۲۷۶، ۵/ ۳۶۴. وسنن الدارمی ۲/ ۸، وسنن أبی داؤد کتاب الصیام باب ۲۴. والسنن الکبری للبیهقی ۴/ ۲۸۲، ۷/ ۶۱. وفتح الباری ۴/ ۲۰۲.

۲۔ صحیح البخاری ۸/ ۸۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۸۶.

۳۔ صحیح البخاری ۹/ ۵۰. وسنن الترمذی ۳۶۸۸. ومسند الامام أحمد ۳/ ۱۰۷. وفتح الباری ۲/ ۴۱۵.

۴۔ سنن أبی داؤد ۶۶۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱/ ۶۷، ۲/ ۲۱، ۱۳۱، ۳/ ۱۰۱.

۵۔ أمالی الشجری ۲/ ۵۳. وکشف الخفا ۲/ ۹۵. وکنز العمال ۲۳۴۰. وصحیح ابن خزیمة ۱۶۰۱. وصحیح ابن حبان ۳۹۶. وسنن الدارقطنی ۱/ ۲۸۳. وفتح الباری ۲/ ۲۱۱.

۶۔ تاریخ جرجان للسهمی ۴۱۱.

سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ شب ہجرت کے موقع پر جب آپؐ نے غار میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت صدیق اکبر نے کسی جانور کے تکلیف پہنچانے کے خوف سے عرض کیا کہ یارسول اللہ پہلے میں داخل ہوں گا بعد میں آپؐ۔ اگر کوئی تکلیف پہنچی ہوگی تو مجھے پہنچے گی۔ چنانچہ انہوں نے غار میں داخل ہوکر تمام سوراخ اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر بند کردیئے صرف ایک سوراخ کو بند کرنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ حضرت صدیق نے اسے اپنی ایڑی لگا کر بند کردیا، اس کے بعد حضرت صدیق نے آپ سے غار میں داخل ہونے کی درخواست کی چنانچہ آپ اندر داخل ہوگئے۔ صبح ہوئی تو آپؐ نے حضرت صدیق سے کپڑوں کا پوچھا، بتانے پر آپؐ نے ہاتھ اٹھا کر حضرت ابوبکر کو دعا دی۔۱

۱۰۶۰۷-محمد بن حسن یقطینی، احمد بن محمد بن سعید، عمر بن محمد، زاذان بن سلیمان، ابیہ، حصین، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، انسان کے بڑھاپے میں اضافہ کے ساتھ دو چیزوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے (۱) حرص (۲) امید۔

۱۰۶۰۸-محمد بن حمید، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن عبداللہ بن عباد حضرمی، ابن ابی سبرہ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، میں اپنی امت کے اہل کبائر کے لئے بھی سفارش کروں گا۔۲

۱۰۶۰۹-محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، خلاد بن یحییٰ، مسعر، قتادہ، زرارہ بن ابی اوفیٰ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، میری امت کے بلاعمل وساوس پر عنداللہ گرفت نہیں ہوگی۔

۱۰۶۱۰-ابی، احمد بن محمد بن حسن بن سکن میتب واضح، سفیان بن عیینہ، مسعر، قتادہ بن ابی اوفیٰ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب تک عمل نہ کرے اور نہ کسی سے بیان کرے گناہ معاف ہے۔

۱۰۶۱۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسین ابن مصعب، اشنانی بغدادی، عوف بن عبدالرحیم، مخلد بن یزید، مسعر، قتادہ، حسن کے سلسلہ سند سے سمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ہمیں سجود میں اعتدال اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۰۶۱۲-احمد بن جعفر بن سلم، محمد بن یوسف ترکی، ادریس بن علی، یحییٰ بن خریس، مسعر، قتادہ، حسن کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ مرور ایام کے ساتھ لوگوں کے بخل میں اضافہ ہوگا اور قیامت کے وقوع کے وقت صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے۔

۱۰۶۱۳-محمد بن حسین یقطینی، ابوالطیب سفنی، سعید بن زریق، اسماعیل بن یحییٰ تیمی، مسعر، قاسم بن عبدالرحمٰن، سعید بن میتب کے سلسلہ سند سے زید بن ثابت کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ کے جسم اطہر پر سونے کی وجہ سے نشانات پڑ گئے۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قیصر وکسریٰ کفر کے باوجود عیش وعشرت میں رہیں اور آپ کا یہ حال ہے آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں، حضرت جبرائیل دنیا کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائے تھے اور مجھے چٹائی اٹھانے کا کہا میں نے چٹائی اٹھائی تو اس کے نیچے سونا تھا، آپ نے فرمایا اے عائشہؓ اللہ کے نزدیک اس دنیا کی حقیقت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں، اس کے بعد وہ سونا غائب ہوگیا۔

۱۰۶۱۴-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، فیض بن فضل، مسعر، قاسم بن عبدالرحمٰن، ابیہ، جدہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا

۱۔ الدر المنثور ۳/۲۴۲. واتحاف السادة المتقين ۶/۲۵۲، ۷/۶۸.

۲۔ سنن أبي داؤد ۴۷۳۹. وسنن الترمذي ۲۴۳۶. ومسند الامام أحمد ۳/۲۱۳. والمعجم الكبير للطبراني ۱/۲۳۲. ۱۱/۱۸۹. والسنن الكبرى للبيهقي ۸/۱۷، ۱۰/۱۹۰. وكشف الخفا ۲/۱۴. والدر المنتثرة ۱۰۰.

ہے کہ اے لوگو علم کی حفاظت کرو، کیونکہ اس کی حفاظت بلا روایت اور روایت بلا حفاظت کی جائے گی۔[1]

۱۰۶۱۵-ابومحمد بن حیان، یحییٰ بن صاعد، فردۃ رہاوی، ابوقتادہ حرانی، شعبہ و مسعر، قاسم بن ابی برہ، عطاء کنجارانی، ام درداء کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے آخرت میں حسن خلق سب سے زیادہ وزنی ہوگا۔[2]

۱۰۶۱۶-محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، ادریس بن عیسیٰ قطان، یزید بن حباب، مسعر، قابوس بن ابی ظبیان، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، راہِ ہدایت پر گامزن رہنا اور اچھے اخلاق اپنانا نبوت کا پچیسواں جز ہے۔[3]

۱۰۶۱۷-حسین بن محمد، عمر بن حسن بن مالک، احمد بن حسن، سعید عن ابیہ، حصین بن مخارق، مسعر و سفیان، لیث، عثمان بن عمیر کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کو حضرت جبرائیل نے فرمایا جمعہ کو ہم یوم المزید (مزید انعام کا دن) کہتے ہیں کیونکہ جمعہ کے روز اللہ اہل جنت کے لئے تجلی فرمائے گا اور ان کو اپنے فضل سے مزید عطاء فرمائے گا۔

۱۰۶۱۸-ابوبکر محمد بن اسحاق، ایوب بن ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، مسعر، محارب بن دثار کے سلسلہ سند سے حضرت جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت معاذ سے فرمایا اے معاذ! نماز مغرب میں والشمس و ضحاها پڑھنے سے تمہاری کفایت ہوگی۔

۱۰۶۱۹-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبداللہ بن محمد بن مغیرۃ، مسعر، محارب، حضرت جابرؓ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے اچھا شخص درست فیصلہ کرنے والا ہے۔

۱۰۶۲۰-ابونصر شافع بن محمد بن ابی عوانہ، ابوحامد احمد بن محمد بن شرقی، خشام بن محمد بن صدیق، خالد بن عبدالرحمٰن، مسعر، محارب کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے موحد بن کر دنیا سے رخصت ہونے والا انسان جنت میں جائے گا۔[4]

۱۰۶۲۱-محمد بن مظفر، عباس بن ابراہیم قراطیسی، محمد بن خالد ختلی، اسحاق بن یوسف ازرق، مسعر، محارب کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ہم انصار و مہاجرین کی ایک جماعت آپ کے دروازہ پر بیٹھ کر آپس میں فضائل کا مذاکرہ کررہی تھی۔ رفتہ رفتہ ہماری آواز بلند ہوگئی، اسی اثناء میں آپ تشریف لے آئے، عرض کیا کہ یارسول اللہ مذاکرہ فضائل میں مشغول ہونے کی وجہ سے لاعلمی میں ایسا ہوگیا۔ اس موقع پر آپؐ نے فرمایا اے لوگو! ابوبکر پر کسی کو فضیلت مت دو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں تم سب سے افضل ہیں۔

۱۰۶۲۲-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن زکریا تستری، محمد بن خلید، خلف بن خلیفہ، مسعر، محارب کے سلسلہ سند سے فرمان رسول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے جھوٹی گواہی دینے والا قیامت کے روز مسلسل بے چین و پریشان ہوگا حتیٰ کہ وہ دوزخ میں داخل ہوجائے گا۔[5]

۱۰۶۲۳-ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، سفیان بن عیینہ، مسعر، مقدام بن شریح، ابیہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ آپؐ کے گھر میں تشریف لانے کے بعد کیا معمولات ہوتے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا تمہارے گھر کے کام کاج میں مشغول ہونے کی طرح آپ بھی اپنے موزہ پر پیوند لگا لیتے اور اپنی جوتی درست کر لیتے تھے۔

۱۔ کنز العمال ۲۹۳۳۵۔

۲۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۹۹۔

۳۔ مجمع الزوائد ۸/۹۰۔ وتاریخ بغداد ۷/۱۳۔ والکامل لابن عدی ۶/۲۰۷۱۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۰۶۔ والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۹۴۔

۴۔ صحیح البخاری ۱/۴۴۔ وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵۲۔ وفتح الباری ۱/۲۲۷۔ ۱۱/۵۵۷۔

۵۔ السنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۲۲۔ والمستدرک ۴/۹۸۔ وکنز العمال ۱۷۷۶۶۔ ۱۷۷۳۸۔ ۱۷۷۶۴۔ ۱۷۷۶۵۔

۱۰۶۲۴-محمد بن حسن یقطینی ،محمد بن جریر ،سفیان بن وکیع ،ابواسامہ ،مسعر مقدام بن شریح ،ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ تمثیلاً یہ شعر کہا کرتے تھے:

ویاتیک بالاخبار من لم تزود . . اور تیرے پاس ایسا شخص خبریں لے کر آتا ہے جو [illegible] شہ ہے۔

۱۰۶۲۵-سلیمان بن احمد ،علی بن عبدالعزیز ،ابونعیم ،مسعر ،منصور ،ابوحازم کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے بلا جنگ ؤرفث کے حج کرنے والا شخص پیدائش کے دن کی طرح معاصی سے پاک ہوجاتا ہے۔

۱۰۶۲۶-ابومحمد بن حیان ،احمد بن ہارون بن روح ،ابوسعید اشج ،احمد بن بشر ،مسعر ،منصور ،شعبی کے سلسلہ سند سے ام سلمہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ گھر سے نکلتے وقت پڑھتے تھے اللهم انی اعوذبک ان ازل اوازل اواذل اواذل او اجهل او یجهل علی"۔[1]

۱۰۶۲۷-ابراہیم بن عبداللہ وابومحمد بن حیان ،عبدالعزیز بن حسن بردعی بن عفیر عطار ،یوسف بن عدی ،محمد بن قاسم ،مسعر ،منصور ،ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے "اهد ناالصراط المستقیم "میں صراط مستقیم سے اسلام مراد ہے۔

۱۰۶۲۸-محمد بن اسحاق بن ایوب ابراہیم بن سعدان ،بکر بن بکار ،مسعر ،معبد بن خالد ابن شداد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے نظر سے حفاظت کے لئے مجھے دم کرانے کا حکم دیا۔

۱۰۶۲۹-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری ،محمد بن اسحاق ثقفی ،محمد بن صباح ومحمد بن ابی عمر ،سفیان ،مسعر ،مختار بن فضل کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو بدنہ ہانکتے ہوئے دیکھ کر آپ نے اسے سواری پر سوار ہونے کا حکم دیا۔

۱۰۶۳۰-عبداللہ بن جعفر ،اسماعیل بن عبداللہ ،عثمان بن ابی شیبہ ،جریر ،مسعر ،مجمع بن یحییٰ ،ابوسامہ بن سہل کے سلسلہ سند سے حضرت معاویہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ مؤذن کی اذان کا جواب دیتے تھے۔

۱۰۶۳۱-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی ،عمر بن محمد بن سعید جوہری ،علاء بن سلمۃ رواس ،جعفر بن عون ،مسعر ،نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر مسکر شے حرام ہے۔

۱۰۶۳۲-ابوفتح احمد بن حسن واعظ مصری ،سلیمان ن بن احمد بن یحییٰ ،محمد بن شداد بن عیسیٰ ،حاضر بن مطہر ،مسلم بن محمد بن سلمۃ ،مسعر ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے نماز جمعہ پڑھنے والے کو غسل کرنا چاہیے۔[2]

۱۰۶۳۳-سلیمان بن احمد ،عباس بن فضل ،ربیع بن یحییٰ اشنانی ،شعبہ ،مسعر ،ولید بن سریع کے سلسلہ سند سے عمرو بن حریث کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو نماز فجر میں قرآنی آیت "فلااقسم بالخنس الجوار الكنس "کی تلاوت کرتے سنا۔

۱۰۶۳۴-محمد بن احمد بن حسن ،بشر بن موسیٰ ،حمیدی ،سفیان بن عیینہ ،مسعر ،ولید بن سریع کے سلسلہ سند سے عمرو بن حریث کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ کو نماز فجر میں" والليل اذا عسعس "کی تلاوت کرتے سنا۔

۱۰۶۳۵-محمد بن حسن یقطینی ،احمد بن حسن بن عبدالجبار ،ابوبکر بن ابی شیبہ ،محمد بن بشر ،مسعر ،ولید بن ابی مالک [illegible] سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ عیدین میں آپ کے لئے نیزہ نصب کیا جاتا تھا ،آپ اسی کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۶۳۶-محمد بن احمد بن حسن ،محمد بن اسحاق بن ایوب ،عبداللہ بن ناجیہ ،محمد بن حصین اصمعی ،عمر بن علی مقدمی ،مسعر ،ولید بن عثمان ،نعمان بن بشر کے سلسلہ سند سے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ غیر حد میں حد داخل کرنے والا معتدین میں سے ہے۔[3]

---

[1] سنن ابی داؤد ۵۰۹۴. وسنن ابن ماجة ۳۸۸۴، ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۲۲. والمطالب العالية ۳۳۶۳.

[2] صحيح البخاری ۲/ ۶، ۱۲. وصحيح مسلم ، كتاب الجمعة ۲/ وفتح البارى ۲/ ۳۵۸. ۳۸۲. ۳۸۶.

[3] السنن الكبرى للبيهقى ۸/ ۳۲۷.

۱۰۶۳۷-یوسف بن ابراہیم بن حسین انجعی، محمد بن حمید، احمد بن سعید، محمد بن اسماعیل بن اسحاق، محمد بن داؤد بن عبدالجبار، ابی، عوام بن حوشب وشعبہ ومسعر ولید بن عیزار، ابوعمرو شیبانی کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپ سے افضل الناس کی بابت سوال کیا، آپ نے فرمایا نماز وقت پر پڑھنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور راہ خدا میں جہاد کرنا۔

۱۰۶۳۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، وسلیمان بن احمد بن عبدالعزیز، ابونعیم، مسعر وبرہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ اہل یمن کا میقات یلملم، اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ، اہل شام کا جحفہ اور اہل نجد کا قرن ہے، میں نے عراق کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اس وقت کوفہ اور بصرہ نہیں تھے۔

۱۰۶۳۹-محمد بن حسن یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ احمد بن بختری، یحییٰ بن عیسیٰ، مسعر، وبرہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ اہل نجد کا میقات قرن، اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ، اہل شام کا جحفہ اور اہل یمن کا یلملم ہے۔

۱۰۶۴۰-سلیمان بن احمد، قاسم بن محمد الدلال، ابو بلال اشعری، عبداللہ بن مسعر بن کدام، ابیہ، وبرہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک شخص سے فرمایا صاف رہو اور احتیاط لازم پکڑو۔[1]

۱۰۶۴۱-محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن عثمان، معروف بن محمد بن زیاد، فضل عباس جرجانی، عفان بن سیار، مسعر، وبرہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، اے لوگو اللہ کی قسم اٹھاؤ، نیکی کرو اور سچائی اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نام کی قسم کو پسند کرتا ہے۔[2]

۱۰۶۴۲-محمد بن اسحاق بن ابراہیم قاضی اہوازی، احمد بن محمد بن حسین، ابوبکر محمد بن فضل بن یزید بن موفق، ابوداؤد، یحییٰ بن ہاشم، مسعر، وبرہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حج وعمرہ کا اکٹھے تلبیہ کہا۔

۱۰۶۴۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن زکریا، محمد بن معاویہ، عمر بن علی مقدمی، مسعر، وبرہ، ہمام کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا فرمان نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے غیر اللہ کی قسم اٹھا کر سچ بولنے سے اللہ کی قسم اٹھا کر جھوٹ بولنا مجھے زیادہ پسند ہے۔[3]

۱۰۶۴۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن صوفی، ابوکریب، معاویہ، مسعر، واصل ابن علاء، یحییٰ بن جعدہ کے سلسلہ سند سے ام ہانی کا قول نقل کیا ہے کہ میں اپنے تخت پر آپ کی قرأت سنتی تھی۔

۱۰۶۴۵-محمد بن حسن یقطینی، احمد بن محمد بن سعید، حسن بن حکیم بن حماد، خلد بن یاسین، ابی، مسعر، شعبہ، واصل، معرور بن سوید، ابوذر کے سلسلہ سند سے آپ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان الٰہی ہے جو شخص ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ذراع اس کی طرف بڑھتا ہوں جو میری طرف ایک ذراع بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک باع بڑھتا ہوں اور جو میری طرف ایک باع بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں اور میں غیر مشرک انسان کے آسمان وزمین کے درمیانی خلاء کو پر کرنے والے گناہوں کو بھی میں معاف کر دوں گا۔[4]

۱۰۶۴۶-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن حسن یقطینی، صالح بن احمد ہروی، احمد بن محمد بن سلیمان بن ہلال، ابوخیثمہ مصعب بن سعید مصیصی، عیسیٰ بن یونس، مسعر، وائل بن داؤد، البہی کے سلسلہ سند سے زبیر بن عوام کا قول نقل کیا ہے کہ ایک قریشی شخص کے ظلماً قتل پر آپ نے

---

[1] مجمع الزوائد ۹۸/۸. ۱۸۴. والاحادیث الضعیفة ۲۲۸. وکنز العمال ۲۴۷۸۰.

[2] کنز العمال ۴۶۳۳۰.

[3] تاریخ أصفهان ۱۸۱/۲. والاحادیث الضعیفة ۹۱.

[4] اتحاف السادة المتقین ۳۳۳/۸. ومسند الامام أحمد ۱۳/۲، ۴. ۴۰/۳. والترغیب والترهیب ۱۰۴/۴. ومجمع الزوائد ۱۹۶/۱۰. ۱۹۷.

فرمایا: آج کے بعد حضرت عثمان کے علاوہ کوئی قریشی ظلماً قتل نہیں کیا جائے گا۔[1]

۱۰۶۴۷-حسین بن محمد، محمد بن زہیر ابو یعلی، محمد بن سعید بن زید بن ابراہیم تستری، ابونعیم، مسعر، ودیعہ انصاری کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ اے انسان اپنے دوست کو لازم پکڑ، قوم کے امین کے علاوہ اپنے دشمن سے احتیاط کر، فجور کو سیکھنے کے لئے فاجر کی صحبت مت اختیار کر، اس پر اپنا راز مت فاش کر، ورنہ تو رسوا ہو جائے گا اور خوف خدا رکھنے والے لوگوں سے معاملات میں مشورہ کر۔

۱۰۶۴۸-احمد بن اسحاق، محمد بن عباسی، بن ایوب، محمد بن عبداللہ بن حمیدی بن میمون، سفیان بن عیینہ، مسعر بن کدام، ہشام بن عروہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آل محمد ﷺ نے کبھی بھی مسلسل دو وقت کا کھانا نہیں کھایا، بلکہ دو وقتوں میں سے ایک وقت ضرور کھجوریں ہوتی تھیں۔

۱۰۶۴۹-محمد بن عمر بن غالب، ادریس بن خالد بلخی، جعفر بن نصر، اسحاق ازرق، مسعر، ہشام بن عروہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے جس کا جمعہ فوت ہو جائے وہ نصف دینار صدقہ کرے۔[2]

۱۰۶۵۰-ابو فتح احمد بن حسن واعظ حمصی، سلیمان بن احمد بن یحیٰی، محمد بن شداد، حاضر بن مطہر، مسلمۃ، مسعر، ہشام بن عروہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔[3]

۱۰۶۵۱-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم بن شعیب، اسماعیل بن عمرو بجلی، مسعر، یزید بن فقیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ہم ظہر وعصر کی اول دو رکعتوں میں فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف فاتحہ پڑھتے تھے اور ہم کہتے تھے کہ بلاقرأت نماز جائز نہیں ہے۔

۱۰۶۵۲-محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل خطیب، اسحاق بن احمد خذائی، احمد بن صالح سوسی، یحیٰی بن ہاشم، مسعر، یزید کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو مساجد کے دروازے پر جوتی اتارا کرو۔

۱۰۶۵۳-محمد بن فتح حنبلی، عبیداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن قتیبہ، مسعر، ابو یحیٰی، عمرو بن شعیب ابیہ، جدہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ اگر دو شخص مشرق ومغرب سے چلیں، ان میں ایک سونا جمع کرنے والا اور دوسرا ذکر الٰہی میں مشغول ہونے والا ہو پھر کسی مقام پر دونوں کی ملاقات ہو جائے تو ان میں سے ذاکر افضل ہوگا۔

۱۰۶۵۴-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر، وکیع، مسعر، یونس بن عبید، انس بن سیرین کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ہمیں منع کیا گیا ہے کہ شہری دیہاتی سے غلہ خریدے (اور پھر مہنگے داموں آگے فروخت کرے) خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

۱۰۶۵۵-ابوبکر محمد بن حیان، محمد بن احمد بن راشد، محمد بن سلیمان مکی، ابواسامہ، مسعر وسفیان، یعلی بن عطاء، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، دنیا کی ہلاکت اللہ کو ایک مؤمن کے قتل سے زیادہ محبوب ہے۔[4]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجهاد باب ۳۳. ومسند الامام أحمد ۳/۴۱۲، ۴/۲۱۳.

[2] المستدرک ۱/۲۸۰. ومسند الامام احمد ۵/۱۴. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۲۴۸. والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۲۶۵.

[3] سنن أبي داؤد ۵۰۱۰. وسنن الدارمي ۲/۲۹۷. ومسند الامام أحمد ۱/۲۶۹، ۲۷۳، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۱۳، ۳۲۷، ۵/۱۲۵. والسنن الکبری للبیهقی ۵/۶۸، ۱۰/۲۳۷، ۲۴۱. وصحیح ابن حبان ۲۰۰۹، ۲۰۱۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۰۷، ۱۱/۸۷، ۲۸۷، ۲۸۸، ۱۲/۲۰۰، ۱۷/۱۹. وفتح الباری ۱۰/۵۳۷، ۵۴۰.

[4] سنن الترمذی ۱۳۹۵. وسنن النسائي ۷/۸۲. وسنن ابن ماجة ۲۶۱۹. والسنن الکبری للبیهقی ۸/۲۳. والترغیب والترهیب ۳/۲۹۳. وکشف الخفا ۲/۱۳۷.

۱۰۶۵۶-قاضی ابواحمد محمد بن احمد و محمد بن مظفر علی بن فتح عسکری، احمد بن علی بن محمد قمی، خالد بن عبدالرحمن، مسعر، ابو ہاشم رمانی، زاذان کے سلسلہ سند سے سلمان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں درخت کی قلمیں لگا رہا تھا، آپ تشریف لے آئے، آپ نے بھی اس میں میری معاونت فرمائی، آپ کی برکت سے بعد میں کوئی قلم بھی بے کار نہیں گئی آپ نے مجھ سے فرمایا اے سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیونکر ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا عرب سے بغض رکھنا مجھ سے بغض رکھنا ہے۔

(۳۹۰) حضرت سفیان بن عیینہ[۱]

۱۰۶۵۷-محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن علی بن حرب بن قاضی، محمد بن عمرو بن عباس، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ شب گزرنے کے بعد مجھے اس بات سے پریشانی نہیں ہوتی کہ صبح میری چاہت کے موافق یا عدم موافق ہوئی ہے کیونکہ ان میں سے کسی میں خیر کے ہونے سے میں لاعلم ہوں۔

۱۰۶۵۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد ابوایوب کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کہا کرتا تھا کہ جب میں نفس کی مصالح پر واقف ہوتا ہوں تو درحقیقت فساد نفس پر واقف ہوتا ہوں اور انسان کا نفس کو غیر قابل اصلاح فساد کا عادی بنانا اس کے شر کے لئے کافی ہے۔

۱۰۶۵۹-عبداللہ بن محمد، حسن بن ابراہیم، سلیمان بن داؤد، سفیان کے سلسلہ سند سے ایک عالم کا قول نقل کیا ہے کہ میں عرصہ تیس سال سے دو چیزوں کا علاج کر رہا ہوں (۱) عوام سے ترک طمع (۲) اخلاص۔

۱۰۶۶۰-محمد بن علی، زکریا بن احمد بن موسیٰ، احمد بن سلیمان بن بناء صنعانی، صامت بن معاذ کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں کو دھوکہ دینے والے سے اللہ واقف ہوتا ہے۔

۱۰۶۶۱-ابوبکر محمد بن حسین آجری مفضل بن محمد جندی، محمد بن میمون خیاط کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میرے شب و روز جہلاء کے شب و روز ہونے کے وقت میرا مکتوب علم بے کار ثابت ہوگا۔

۱۰۶۶۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلی موصلی، ابراہیم جوہری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ علم کے مطابق عمل کرنے والے ہی درحقیقت ارباب علم ہیں۔

۱۰۶۶۳-محمد بن ابراہیم بن خلاد عسکری، احمد بن ابراہیم بن عبداللہ نیشاپوری، علی بن جعد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ عقل میں اضافہ کے ساتھ انسان کے رزق میں کمی کر دی جاتی ہے۔

۱۰۶۶۴-ابومحمد بن حیان، اسحاق بن احمد، محمد بن عبداللہ بن ابی ثلج علی بن حسن کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دوسروں سے اپنے کو بہتر گرداننے والا متکبر انسان ہے جیسا کہ ابلیس نے اپنے کو حضرت آدم سے بہتر گرداننے کی وجہ سے انہیں سجدہ نہیں کیا۔

۱۰۶۶۵-عبداللہ بن محمد، اسحاق بن احمد، محمد بن عبداللہ بن ابی ثلج، سعید بن داؤد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ شہوت کی وجہ سے معاصی میں مبتلا ہونے والے کو توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے، لیکن تکبر کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہونے والے کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔

۱۰۶۶۶-عبداللہ بن محمد، سعید بن سلمۃ، ثوری، سوار قاضی، ابی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ لاالٰہ الا اللہ کا تعلق بحکم

۱۔ طبقات ابن سعد ۵/۴۹۷. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۰۸۲. والجرح والتعدیل ۴/ت ۹۷۳. وتاریخ بغداد ۹/۱۷۴.
والمیزان ۲/ت ۳۳۲۷. وتہذیب الکمال ۱۱/۱۷۷.

قرآنی، پانی سے ہے لہٰذا آخرت میں فقط لا الٰہ الا اللہ کہنے والا انسان زندہ ہوگا۔

۱۰۶۶۷-ابومحمد بن حیان، علی بن رستم، ابراہیم بن معمر و اسحاق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا میں کلمہ شہادت کی معرفت انسان کے لئے اللہ کا سب سے بڑا انعام ہے۔

۱۰۶۶۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن محمد بن حنبل، ابومعمر، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت عثمان کا قول نقل کیا ہے کہ کلام الٰہی سے ہمارے قلوب مطہر اور سیر ہوتے ہیں نیز فرمایا مجھے شب و روز قرآن کی زیارت بہت پسند ہے۔

۱۰۶۶۹-عبداللہ بن محمد، ابوسعید احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبدۃ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا میں زہد صبر اختیار کرنے اور موت کے انتظار کرنے کا نام ہے۔

۱۰۶۷۰-ابوعمر بن حمدان، حسن سفیان، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک گوشہ میں لے گئے اور اپنے آستین سے جو کی روٹی نکال کر مجھے دکھائی اور فرمانے لگے، اے حرملہ لوگوں کی باتوں پر کان مت دھرو، ساٹھ سال سے میرا یہی کھانا ہے۔

۱۰۶۷۱-ابومحمد بن حیان، احمد بن علی جارود، ابوعمران طوسی کے سلسلہ سند سے ابویوسف فسوی کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار ابن عیینہ کے پاس گیا تو ان کے سامنے جو کی دو چپاتی پڑی تھیں، فرمانے لگے اے ابویوسف چالیس برس سے میرا یہی کھانا ہے۔

۱۰۶۷۲-عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، عبداللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے احمد بن ابوحواری کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک بار ابن عیینہ سے دنیا میں زہد کی تعریف کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا دنیا میں نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر کا نام زہد ہے۔

۱۰۶۷۳-محمد بن علی، علی بن محمد، عبداللہ بن بندار، محمد بن مغیرہ، نعمان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ گزر بسر کے مطابق طلب دنیا حب دنیا سے نہیں ہے۔

۱۰۶۷۴-ابومحمد بن حیان، اسحاق بن احمد، ابوزرعۃ حامد بن یحییٰ بلخی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو دنیا کو عارضی اور آخرت کو دائمی خیال کرو۔ نیز فرمایا دنیا کو بھی انسان کی موت کی طرح ایک دن موت آجائے گی۔

۱۰۶۷۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کبھی بھی صبح کا کھانا شام کے لئے اور شام کا کھانا صبح کے لئے نہیں رکھتے تھے اور فرماتے تھے مجھے ہر دن جدید رزق ملتا ہے ان سے شادی نہ کرنے کا سوال کیا گیا تو فرمایا مرنے والی عورت سے میں شادی کیوں کروں اسی طرح ان سے گھر کی عدم تعمیر کا سوال کیا گیا تو فرمایا میں مسافرت کو پسند کرتا ہوں۔

۱۰۶۷۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت عیسیٰ کا فرمان نقل کیا ہے کہ حکمت کے لئے بھی اہلیت ضروری ہے۔ اگر تم اسے غیر اہل میں رکھو گے تو وہ ضائع ہو جائے گی، اے لوگو مرض کے مطابق علاج کرنے والے معالج کی طرح بن جاؤ۔

۱۰۶۷۷-ابوبکر بن مالک، عبدالرحمٰن احمد بن حنبل ابی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دیہات میں جاتے تھے۔ حضرت عیسیٰ دیہات کے شریر اور حضرت یحییٰ دیہات کے شریف لوگوں کے بارے میں لوگوں سے سوال کرتے تھے حضرت یحییٰ نے حضرت عیسیٰ سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں گویا ایک طبیب ہوں اس لئے روحانی مریضوں کے علاج کی خاطر میں ایسا کرتا ہوں۔

۱۰۶۷۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ، ابومعمر ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت عیسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تعلیم کی خاطر میں تمہیں

پڑھاتا ہوں نہ کہ عجب کے لئے کیونکہ نمک کے ذریعے شے کی اصلاح ہوسکتی ہے اور نمک کے خراب ہونے کے وقت کسی شے کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔ اے لوگو تعلیم دینے پر اجرت کا مطالبہ مت کرو۔

۱۰۶۷۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی وابو معمر، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے قول عیسیٰ علیہ السلام نقل کیا ہے کہ اے لوگو! کتاب کے محافظ اور علم کا چشمہ بن جاؤ اور اللہ سے ہر دن رزق کا مطالبہ کرو، رزق کی قلت تمہارے لئے مضر نہیں ہے۔

۱۰۶۸۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ خیر کی شناخت کی بعد اس کی اتباع کرنے اور شرک کی شناخت کے بعد اس سے اجتناب کرنے والا انسان ہی درحقیقت عالم ہے۔

۱۰۶۸۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن بشیر حارثی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ علم کی ابتداء سماعت سے ہوتی ہے اس کے بعد خاموشی پھر حفظ پھر اشاعت کا درجہ ہے۔

۱۰۶۸۲-ابراہیم، محمد بن عمرو باہلی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اولاً میں مسجد جا کر لوگوں میں چکر لگاتا تھا۔ اگر مجھے کوئی معمر اور سن رسیدہ شخص نظر آ جاتا تو میں اس کے ساتھ بیٹھ جاتا تھا لیکن آج ان بچوں نے مجھے گھیر لیا ہے۔

۱۰۶۸۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ مسائل کے عدم علم کے وقت ''لاادری'' نہ کہنے والا شخص ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۰۶۸۴-ابراہیم، محمد، ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم کے سلسلہ سند سے علی بن مدینی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سائل کے سوال کا جواب لا احسن سے دیتے اور سائل سے کہتے اس کے بارے میں علماء سے سوال کرو۔

۱۰۶۸۵-ابراہیم، محمد، عبداللہ بن سعید زہری، عبدالرحمٰن بن سعد حجمی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عیینہ کو زمزم پیش کیا گیا۔ انہوں نے نوش فرما کر باقیماندہ اپنے دائیں جانب والے کو دیدیا اور اس سے فرمایا ماء زمزم کی مثال خوشبو کی مانند ہے جس کا انکار نہیں کیا جاتا ہے۔

۱۰۶۸۶-ابراہیم، محمد، محمد بن سہل بن عسکر، حمیدی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دولت کے گھر میں داخل ہونے سے اس گھر کے اہل خانہ بدبخت ہو جاتے ہیں۔

۱۰۶۸۷-محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، ابن زہیر، عبدالرحمٰن بن عیسیٰ، سعید بن سلیمان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ غیبت قرض سے بھی شدید ہے کیونکہ اول کی ادائیگی ممکن اور ثانی کی ادائیگی غیر ممکن ہے۔

۱۰۶۸۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم بن شبیب، سلیمان بن داؤد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ جنت میں اہل جنت کی نظر کسی چیز پر نہیں ٹھہرے گی حتیٰ کہ ان کے لئے مزید، نامی شے کھولی جائے گی اس کے کھلنے کے بعد اس کے اندر والی شے باہر آ جائے گی وہ اس سے پوچھیں گے تم کون ہو وہ کہیں گے کہ ہم ولدینا مزید میں سے ہیں

۱۰۶۸۹-ابوسعید محمد بن بشر بن عباس وابو احمد محمد بن احمد، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن عمرو بن ابی مزعور کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دوزخ کی آگ لوگوں کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا سبب بننے کی حیثیت سے رحمت ہے۔

۱۰۶۹۰-سلیمان بن احمد، ابو عبیدہ عبدالوارث بن ابراہیم عسکری، زکریا بن یحییٰ مقری، اصمعی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک اعرابی کو طواف کے لئے آتے دیکھا۔ میں بھی اس کی اصلاح کی نیت سے اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس نے آتے ہی غلاف کعبہ سے چمٹ کر یہ دعا کی اے باری تعالیٰ تو نے ہی مجھے اپنے گھر کی طرف بلایا ہے اور تو ہی مجھے یہاں لایا ہے، اے باری تعالیٰ مخلوق اپنی اپنی زبانوں میں رفع حاجات کے لئے تیرے سامنے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہے اور میری آپ سے صرف یہ درخواست ہے کہ

جب لوگ مجھے بھول جائیں تو آپ مجھے یاد رکھیں۔

۱۰۶۹۱-سلیمان بن احمد، حسین بن حسن، ابوسعید سکری، حسن بن علی بن راشد واسطی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ نے اجازت طلب کرنے کے باوجود ہمیں اجازت نہیں دی، اتنے میں محمد بن مناذر شاعر آ گئے، انہوں نے ہم سے عدم دخول کی وجہ دریافت کی ہم نے کہا کہ اجازت طلب کرنے کے باوجود ہمیں اجازت نہیں ملی۔ شاعر نے دروازہ کھٹکھٹا کر یہ شعر کہا۔ عمرو زہری اور سلف اولیٰ کی وجہ سے تم زندہ ہو اس کے بعد سفیان نے باہر آ کر ہمیں اندر داخل ہونے کی اجازت دی۔

۱۰۶۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالغفار بن احمد حمصی بن عثمان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک دیہاتی نے ابن عیینہ کی طرف دو درہم پھینک کر ان سے حدیث بیان کرنے کا مطالبہ کیا لوگوں نے اسے مارنا چاہا، ابن عیینہ نے کہا کہ اسے چھوڑ دو پھر کچھ دیر تامل کے بعد ابن عیینہ نے کہا میری علمی کمزوری کے باوجود میری بات پر عمل کر کیونکہ میری کمزوری تیرے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۰۶۹۳-حسن بن عبداللہ بن سعید، ابی محمد بن محبوب، زعفران، موسیٰ بن بشیر کے سلسلہ سند سے حکیم بن ابجر کی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ نے تمثیل کے طور پر یہ اشعار کہے۔ انسان کے خواہش پرست ہونے کے وقت اس کے لئے ہلاکت ہے اس کے دشمن اس کی جہالت پر خوش ہوتے ہیں اور اس پر ناز یبا جملے کستے ہیں۔

۱۰۶۹۴-سلیمان بن احمد، احمد بن احمد بن عمرو خلال کے سلسلہ سند سے ابن ابی عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے ابن عیینہ کے پاس فضل بن ربیع اور اس کی مکاری کا تذکرہ کیا گیا، اس پر ابن عیینہ نے یہ شعر کہے۔

(۱) بہت سے باصلاحیت اور تہذیب یافتہ لوگ رزق سے محروم ہیں (۲) اور بہت سے ناقص عقل لوگ صاحب ثروت ہیں۔

۱۰۶۹۵-ابراہیم بن عبید اللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی کے سلسلہ سند سے سعید بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے ایک ساتھی ابن عیینہ کے پاس آئے ابن عیینہ نے اس سے مکمل بے التفاتی اختیار کی اور اس سے کوئی بات نہیں کی۔

۱۰۶۹۶-سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن معاویہ عتبی، حبان بن نافع بن صخر بن جوریہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ تمثیل کے طور پر یہ شعر کہتے تھے۔ سن رسیدہ انسان قوم سے دھوکہ کھاتا ہے اور چھوٹے مرنے والوں کو بھول جاتا ہے۔

۱۰۶۹۷-سلیمان بن احمد، محمد بن حسین انماطی عبیداللہ بن عائشہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر تین چیزیں انسان کو پست نہ کرتیں تو کوئی چیز بھی اسے عاجز نہیں کر سکتی تھی وہ تین چیزیں یہ ہیں (۱) فقر (۲) مرض (۳) موت۔

۱۰۶۹۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ علم اگر تجھے نفع نہ دے تو نقصان ضرور دے گا۔

۱۰۶۹۹-عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن جعفر مصری، محمد بن جعفر بن اعین، اسحاق بن اسرائیل کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ اسحٰق کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے کہا اے ابومحمد! لوگوں کے ساتھ دین اور دنیا ہر معاملے میں خشک رویہ اختیار کرو۔ سفیان بن عیینہ نے کہا خشک رویہ اختیار کرو لہٰذا پھر خوشی ہے نہ گھبراہٹ۔

۱۰۷۰۰-عبداللہ بن محمد، احمد بن روح، احمد بن منصور، بشر بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت "انزل من السماء ماء" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ﷻ نے آسمان سے قرآن نازل کیا، لوگوں نے اپنی عقلوں کے ذریعہ اٹھالیا نیز قرآنی آیت "کذالک یضرب اللہ الحق و الباطل" یہ اہل بدعت داہل ہواء کا قول ہے نیز قرآنی آیت واما ماینفع الناس سے حلال وحرام مراد ہے۔

۱۰۷۰۱-عبداللہ بن محمد، حسن بن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد ابوایوب کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ عاقل اگر مختصر نصیحت سے فائدہ حاصل نہ کرتا تو بڑی نصیحت بھی اس کے لئے بے کار ہے۔

۱۰۷۰۲-عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ دین کی انتہا اللہ سے سب سے زیادہ محبت کرنا ہے قرآن کا محبوب اللہ کا محبوب ہے۔

۱۰۷۰۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کہا کرتا تھا اللھم انی اسئالک حسن الظن و شکر العافیتہ۔

۱۰۷۰۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ جس گھر سے انسان بلا تو بہ چلا جائے وہ گھر سب سے برا گھر ہے۔

۱۰۷۰۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، و ابو محمد بن حیان، اسماعیل بن عبداللہ، ابوموسیٰ انصاری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ علماء کا قول ہے تقدیر الٰہی پر راضی نہ ہونے والا انسان بہت برا ہے۔

۱۰۷۰۶-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوعبداللہ رازی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ نے مجھ سے فرمایا اے ابوعبداللہ لوگوں کے ساتھ خیر خواہی سے افضل عمل کوئی نہیں ہے۔ اگر تمام لوگوں کے جنت میں جانے اور میرے دوزخ میں جانے کا فیصلہ ہو جائے تو میں اس پر راضی ہوں گا۔

۱۰۷۰۷-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، ابوعبداللہ رازی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ نے مجھ سے فرمایا نعمت کا شکر یہ ہے کہ اس پر اللہ کی حمد اور اس کی اطاعت کی جائے نعمت کے بعد گناہ کرنا نعمت پر شکر ادا کرنا نہیں ہے۔

۱۰۷۰۸-اسحاق بن ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو ایک بات سنو جو تمہارے لئے حدیث سننے سے بھی زیادہ نفع مند ہے۔ مال کے چور نے اگر مالک کی وفات کے بعد توبہ کر لی اور اس کے ورثاء سے معذرت کر لی تو یہ اس کے لئے کفارہ بن سکتا ہے لیکن آبرو ریزی میں ایسا ناممکن ہے۔

۱۰۷۰۹-اسحاق، ابراہیم، احمد، محمد بن یزید ابوبکر اسلمی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار فضیل بن عیاض سفیان کے سرہانے جبکہ ایک جماعت ان کے اردگرد تھی تشریف لائے اور ان کے سامنے قرآن کی آیت پڑھی (ترجمہ) کہدو کہ یہ کتاب خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے نازل ہوئی ہے تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں (از یونس آیت ۵۸) سفیان نے اس کے جواب میں فرمایا انسان کا بذریعہ قرآن امراض قلبی کا علاج کرنا ہی رضائے الٰہی کا سبب ہے۔

۱۰۷۱۰-اسحاق بن ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ مجلس کے اختتام سے قبل ہی اللہ سے گناہوں کی معافی طلب کر کے انہیں بخشوانا انسان پر لازم ہے۔

۱۰۷۱۱-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، سوار بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے یحیٰی بن عمر بن راشد کا قول نقل کیا ہے کہ مجھ پر ایک وقت ایسا آیا کہ میں بالکل خالی ہاتھ ہو گیا۔ ابن عیینہ میرے حال کی خبر سن کر میرے پاس تشریف لائے، انہوں نے تسلی کے طور پر فرمایا صبر اور ہمت رزق مقرر تو تمہیں ملکر ہی رہے گا۔ اس کے بعد مجھے خوشخبری دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا اے بندہ خدا قرآنی آیات کے مطابق حاملین عرش حضرت نوح، حضرت ابراہیم اور آپ تمہارے حق میں دعا کرنے والے ہیں اور میرے استفسار پر انہوں نے مجھے وہ قرآنی آیات پڑھ کر سنا دی جن میں مذکورہ حضرات کی دعاؤں کا ذکر ہے۔

۱۰۷۱۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن علی، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ بعض فقہا کے قول کے مطابق علماء کی تین اقسام ہیں (۱) عالم بامر اللہ (۲) عالم باللہ (۳) عالم باللہ و بامر اللہ۔ عالم بامر اللہ، سنت کے علم کے باوجود خوف خدا سے عاری ہو، عالم باللہ خوف خدا رکھنے والا لیکن علم سنت سے عاری ہو، عالم باللہ و بامر اللہ جو مذکورہ دونوں چیزوں (سنت کا علم اور خوف خدا) کا حامل

ہو، اس کو ملکوت السموات میں عالم عظیم سے پکارا جاتا ہے۔

۱۰۷۱۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، سوار بن عبداللہ سوار، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ صاحب بدعت کو بحکم قرآنی دنیا میں ضرور ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

۱۰۷۱۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، سوار، محمد بن عمرو بن ابی مذعور کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے کبھی کسی فقیہ کو نزاع کرتے نہیں دیکھا، اس کا کام قبولیت سے صرف نظر کرتے ہوئے فقط حکمت کی اشاعت ہے اور وہ ہروقت حمد الٰہی سے رطب اللسان رہتا ہے۔

۱۰۷۱۵- احمد بن عبداللہ بن محمود، مہران بن ہارون، احمد بن قاسم رازی، عبید اللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حدیث کا طالب گویا اللہ سے بیعت ہو جاتا ہے۔

۱۰۷۱۶- محمد بن مظفر، ابوبکر بن ابی داؤد، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ قبلہ رخ ہو کر مذاکرہ حدیث کرنے والے کے گناہوں کی قبل از قیام مجلس مغفرت کی مجھے امید ہے۔

۱۰۷۱۷- حبیب بن حسن، ابوشعیب حرانی، ابوموسیٰ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابو خالد کا قول نقل کیا ہے کہ تین چیزوں (سکوت، سماعت اور قبولیت) کے اختیار کرنے کے بعد ہی حکمت انسان کی طرف رخ کرتی ہے اور تین چیزوں (فکر آخرت، دنیا سے بے التفاتی اور قبل از موت موت کی تیاری) کے اختیار کرنے کے بعد ہی انسان کا قلب حکمت سے روشن ہوتا ہے۔

۱۰۷۱۸- حبیب الحسن، احمد بن ابی عوف، ابومعمر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ علم علم کی قدر سے انسانی قلب میں ثبت ہوتا ہے۔

۱۰۷۱۹- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن محمد بن ایوب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر ابن عیینہ نے لوگوں سے سوال کیا کہ علم کا سب سے زیادہ محتاج کون ہے؟ حاضرین نے کچھ دیر سکوت کے بعد ابن عیینہ ہی سے مذکورہ سوال کے جواب کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا سب سے زیادہ علم کے محتاج علماء ہیں کیونکہ جہل ان کے لئے سب سے بڑا عیب ہے اس لئے کہ تمام مسائل کے حل کے لئے عوام الناس کی نظریں ان ہی پر مذکور ہوتی ہیں۔

۱۰۷۲۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب احمد بن قاسم بن عطیہ، دامغانی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو! علم وجہل کی مثال دار الکفر اور دار الاسلام کی طرح ہے، اہل اسلام کے جہاد ترک کرنے پر کافروں کا ان پر غلبہ ہو جائے گا اور لوگ بلاحصول علم دین جاہل رہیں گے۔

۱۰۷۲۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، واحمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، ولید بن بسری، محمد بن جہضم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک صاحب حکمت نے صبر کی تعریف کے استفسار پر فرمایا خوشی وغمی میں انسان کی یکساں حالت (نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر) کا نام صبر ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے علم باللہ و باامر اللہ سے بڑی انسان کے لئے کوئی نعمت نہیں ہے نیز فرمایا ضرورت کے مطابق بات کرو۔ انہی کا قول ہے صالح دشمن انسان کے لئے فاسد دوست سے بہتر ہے کیونکہ صالح دشمن ایمان کی وجہ سے ایذا رسانی سے باز رہے گا۔ نیز فرمایا تبلیغ رسالت کے علاوہ قرآن پڑھنے والے سے آخرت میں انبیاء علیہم السلام کے مساوی سوالات کئے جائیں گے۔

۱۰۷۲۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن ولید سری، محمد بن جہضم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک حکیم سے لوگوں نے سوال کیا کہ آپ علم دین کے سب سے زیادہ حریص کیوں ہیں؟ جواب دیا علم پر سب سے زیادہ عمل کرنے کی وجہ سے، ابن عیینہ ہی کا قول ہے سلام و جواب کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے عدم ایذا رسانی کا وعدہ کر رہے ہیں، لہٰذا اس کے بعد دونوں پر اس عہد کی

پاسداری لازم ہے۔ نیز فرمایا میں نے مسعر سے کہا کہ کسی شخص کا آپ کو آپ کے عیوب سے مطلع کرنا آپ کے نزدیک درست ہے۔ جواب دیا اگر خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ ہو تو درست ہے، نیز فرمایا جس طرح دنیا سے خالی ہاتھ جانے والے انسان پر لوگ رشک کرتے ہیں اسی طرح ان کو دنیا میں خالی ہاتھ انسان پر رشک کرنا چاہیے۔

۱۰۷۲۳-ابو محمد بن حیان، حسن بن ابراہیم، ایوب، سفیان کے سلسلہ سند سے بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ دس چیزوں کے پیدا ہونے کے بعد ہی انسان کامل العقل اور صحیح طور پر عبادت الٰہی کے لائق ہوتا ہے۔ ان میں سے نو درج ذیل ہیں (۱) تکبر کا نہ ہونا (۲) صراط مستقیم پر ہونا (۳) متواضع ہونا (۴) غنیٰ کے مقابلہ میں فقر کو ترجیح دینا (۵) دوسروں کی کم نیکی کو زیادہ خیال کرنا (۶) اپنی کثیر نیکی کو قلیل سمجھنا (۷) گزارہ کے مطابق دنیا حاصل کرنا (۸) پوری زندگی طلب علم میں کوشاں رہنا (۹) دوسروں کو اپنے سے اچھا سمجھنا، نیز ابن عیینہ نے بحوالہ حضرت علی نقل کیا ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی سے تحسین کی امید نہ رکھنا عمل صالح ہے۔

۱۰۷۲۴-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف ہسنجانی، احمد بن ابی الحواری، ابو عبداللہ رازی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ظاہر و باطن یکساں ہونے کے وقت عند اللہ عادلین میں شمار ہوتا ہے۔ اگر خفیہ طریقہ پر اس سے گناہ کا صدور ہو گیا تو عند اللہ جائرین میں اس کا نام لکھا جاتا ہے اور باطن کے ظاہر سے اچھا ہونے کے وقت انسان کا شمار عند اللہ اہل فضل میں ہوتا ہے اگر خفیہ طریقہ پر اس سے گناہ کا صدور ہو گیا تو وہ عند اللہ فاضلین کی فہرست سے نکل کر عادلین کی فہرست میں آجاتا ہے کیونکہ اس کا ظاہر گناہ کا محتمل ہے بہ اتمام لوگوں کی اصل صورت حال سے صرف اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے۔

۱۰۷۲۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو بکر بن مکرم، شرف الواسطی کے سلسلہ سند سے عمر بن سکن کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک بغدادی شخص نے ابن عیینہ کے سامنے مطرف کا قول نقل کیا ہے کہ عافیت میں رہ کر شکر ادا کرنا مصیبت میں مبتلا ہو کر صبر کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے اور ان کے بھائی کا قول نقل کیا ہے کہ یا الٰہی میں آپ کی رضاء پر راضی ہوں نقل کر کے ان سے سوال کیا کہ ان میں سے کونسا قول آپ کے نزدیک بہتر ہے؟ ابن عیینہ نے کچھ دیر سکوت کے بعد جواب دیا کہ مطرف کا قول میرے نزدیک بہتر ہے، سائل نے اس کی بہتری کی ان سے وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا قرآن میں اللہ نے حضرت سلیمان و ایوب کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا (ترجمہ) بہت خوب بندے تھے اور وہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے (از ص آیت ۳۰، ۴۴) حالانکہ ان میں سے حضرت سلیمان عافیت اور حضرت ایوب تکلیف میں مبتلا تھے، جب دونوں صفتیں شکر و صبر برابر ہوئیں تو میرے نزدیک عافیت میں رہ کر شکر ادا کرنا بہتر ہے۔

۱۰۷۲۶-احمد بن اسحاق، حسن بن ہارون، سلیمان بن داؤد شاذکونی و عبداللہ بن محمد، ابو سعید معینی، احمد بن عبدہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے انسان کبر و فخر کو چھوڑ کر قبر کے طویل قیام کی فکر کر۔

۱۰۷۲۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبدہ، سفیان کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اس وقت تک تم بھلائی پر رہو گے جب تک تمہارا رابطہ معاشرہ کے صالحین سے رہے گا اور معاشرہ میں علماء شر کے موجود ہونے کے وقت تمہارے لئے ہلاکت ہے، نیز فرمایا کہ اللہ نیک لوگوں سے ہمیں فائدہ پہنچا اور بدترین لوگوں کے شر سے ہماری حفاظت فرما، ہم سب کو نیک و صالح بنا ہمارے معاملات صلحاء کے سپرد فرما اور ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ہمیں بھی اپنے پاس بلا لے۔

۱۰۷۲۸-ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبدۃ، سفیان کے سلسلہ سند سے بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ یقیناً ہر شخص اول و آخر مشقت کو پہنچے گا اور نیک کا دینا اور بدکار کا لینا خلط ملط ہو جائے گا۔ جو تم آگے بھیج رہے ہو اس کو خالص رکھو کیوں کہ خالص حق خالق کا ہے اور شکر احسان کرنے والے کے لئے ہے۔ بیشک زندگی تو موت کے بعد ہی شروع ہوگی اور بقا قیامت کے بعد ہی رہے گی۔

۱۰۷۲۹-ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد، احمد بن عبدۃ کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک عالم نے عابد سے کہا لوگ

مسائل کے حل کے لئے میرے پاس آتے ہیں لیکن آپ کبھی نہیں آئے کیا وجہ ہے؟ عابد نے جواب دیا میرے پاس قلیل علم ہے میں اسی پر عمل کر رہا ہوں اس کے ختم ہونے پر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

۱۰۷۳۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوسعید معینی، احمد بن عبدۃ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقول کیا ہے کہ خیانت دراصل حسد ہی کا دوسرا نام ہے، پھر اگر وہ زبان سے باہر آ جائے تو شر در حسد ہی ہے اور حسد سے حفاظت ایک مشکل ترین امر ہے بعض کے قول کے مطابق جہاد کی دس اقسام ہیں، دشمن سے جہاد ان دس میں سے ایک قسم ہے باقی نو قسمیں اپنے نفس سے جہاد کرنا ہے۔

۱۰۷۳۱-سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی الطاہر بن سرح، حیان بن نافع بن صخرہ بن جویریہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ بعض کا قول ہے حکماء کی مجالس میں شرکت کرو کیونکہ ان کی مجالس باعث غنیمت ان کی صحبت باعث سلامت اور ان کی مواخاۃ باعث کرامت ہے۔

۱۰۷۳۲-ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، سلمۃ، شبیب، سہل بن عاصم کے سلسلہ سند سے حسین بن زیاد کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے ارشاد ربانی: و تعانو اعلی البر والتقوی کی تشریح پوچھی گئی، فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ نیک عمل کرو اس کی طرف دوسروں کو دعوت دو، اس پر دوسروں کی اعانت کرو اور اسی کی طرف دوسروں کی رہنمائی کرو۔

۱۰۷۳۳-ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید و محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، ہارون بن سفیان، اسحاق بن منیب کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں کی زبانوں سے تعریف نہ سننے والے کی لوگ تعریف کرتے ہیں۔

۱۰۷۳۴-عثمان بن محمد عثمانی، ابن مکرم، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمۃ بن عفان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ تمہاری وہ نیکی ظاہر ہو جو درحقیقت تم میں ہے اس سے کہیں بہتر ہے کہ تمہاری ایسی برائی بیان کی جائے جو تم میں نہیں ہے۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) جن لوگوں نے بہتان باندھا ہے تم ہی میں سے ایک جماعت نے اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھنا بلکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہے (از سورۃ نور آیت ۱۱)۔

۱۰۷۳۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اچھا گمان رکھ کر میرے پاس آؤ ورنہ تمہاری آمد مجھے ناپسند ہے۔

۱۰۷۳۶-ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، حسین بن محمد جعینی، محمد بن حسان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ صالحین کے تذکرہ کے وقت رحمت الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے۔

۱۰۷۳۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اپنی پریشانی کا عدم اظہار سب سے بڑی نیکی ہے، نیز فرمایا خود فکر کر کے وقت پر نماز ادا کرو، نیز فرمایا اقامت سے قبل مسجد میں پہنچنے والا ہی درحقیقت نماز کا احترام کرنے والا ہے۔

۱۰۷۳۸-محمد بن ابراہیم، فضل بن محمد جندی، اسحاق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہر شخص گناہ یا عدم شکر کی وجہ سے اللہ کے ہاں مجرم ہے۔

۱۰۷۳۹-ابومحمد بن حیان، ابی، ابوطاہر سہل بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابوتوبہ ربیع بن نافع حلبی طرسوسی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے سوال کیا گیا کیا علم انسان کے لئے ذریعہ فضیلت ہے؟ فرمایا بالکل کیونکہ قرآن کی متعدد آیات میں پہلے علم پھر عمل کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۰۷۴۰-محمد بن احمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعۃ حامد بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے فضیل بن عیاض کا قول نقل کیا ہے کہ جاہل کے ستر گناہوں کی معافی کے بعد عالم کا ایک گناہ معاف کیا جائے گا۔

۱۰۷۴۱-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع سلیمان بن داؤد مصری، یونس بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا

ہے کہ حضرت ایوبؑ نے بارگاہ الٰہی میں التجا کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ہمیشہ آپ کی عدم رضاء پر رضاء کو ترجیح دی ہے، غیب سے ندا آئی: اے ایوب! کس کی وجہ سے تم نے یہ کیا؟ حضرت ایوبؑ نے انتہائی عاجزانہ لہجہ میں فرمایا :اے باری تعالیٰ آپ کی توفیق سے میں نے ایسا کیا ہے۔

۱۰۷۴۲-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار سلیمان بن عبدالملک نے ابو حازم سے حاجت ظاہر کرنے کی درخواست کی، انہوں نے فرمایا واللہ میں اپنی تمام حاجات رب العالمین کے سامنے پیش کرتا ہوں، پھر جو کچھ عطاء الٰہی ہوتا ہے اس پر اکتفاء کرتا ہوں نیز فرمایا ایک بار امیر مدینہ نے ابو حازم کی آمد پر ان سے کلام کی درخواست کی؟ فرمایا اگر تم اہل خیر کو اپنے قریب کرو گے تو اہل شر تم سے دور ہو جائیں گے ورنہ اہل خیر تم سے دور ہو جائیں گے۔

۱۰۷۴۳-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، فیض بن اسحاق کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ کو بتایا گیا کہ فضیل کی آنکھیں مسلسل اشکبار رہتی ہیں، فرمایا کہ قلب کی فرحت کے وقت آنکھیں پرنم رہتی ہیں اس کے بعد ابن عیینہ نے آہ بھرا ایک سانس لیا۔

۱۰۷۴۴-عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبدالعزیز، ابو یعلی، اصمعی کے سلسلہ سند سے بواسطہ ابن عیینہ حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ جب دنیا میں اللہ کا نام لیوا ایک بھی نہیں رہے گا تو اس وقت قیامت قائم ہو جائے گی۔

۱۰۷۴۵-احمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن ولید، اسحاق بن اسرائیل ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ایک ولی اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہائے نفس ہائے نفس تیری وجہ سے میں ہلاک ہو گیا ہوں۔

۱۰۷۴۶-احمد بن اسحاق، حسن بن ہارون، سلیمان بن داؤد شاذکونی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تمہاری خلقت ابدی ہے لیکن ماں کے بطن سے دنیا کے بطن میں اور پھر اس سے قبر کے بطن میں ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف انتقال کے مانند ہے۔

۱۰۷۴۷-احمد بن اسحاق، حسن بن ہارون، سلیمان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ انسانی زندگی صرف تین دن ہے، گزشتہ دن رخصت ہونے والے حکیم کی مانند ہے اور کل آئندہ کا آنا غیر یقینی ہے، نیز فرمایا حضرت فاروق اعظم کا ارشاد ہے اے لوگو صدق اختیار کرو کیونکہ اسی میں تمہاری نجات ہے۔

۱۰۷۴۸-عثمان بن محمد عثمانی، حسن بن سفیان، عبید بن شریک، ابراہیم سعید کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ چالیس روز تک اخلاص سے عبادت کرنے والے کے قلب کو حکمت سے روشن کر دیا جاتا ہے اور اسے حکمت کی آنکھیں اور زبان عطاء کی جاتی ہے جس کے ذریعے اس کے عیوب اس پر منکشف ہوتے ہیں، نیز فرمایا اے لوگو علم غیر نافع اور ظالم بادشاہ تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہیں۔

۱۰۷۴۹-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن ولید، محمد بن جہضم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ نعمت پر نعمت الٰہی ہونے کی وجہ سے شکر ادا کرنے والا انسان شاکر ہے۔

۱۰۷۵۰-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، محمد بن ولید، محمد بن جہضم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ زہری سے زہد فی الدنیا کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا حلال پر شکر اور حرام سے صبر کا نام زہد فی الدنیا ہے۔

۱۰۷۵۱-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، رجاء بن صہیب کے سلسلہ سند سے علی بن ابی علی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ نے ہم سے فرمایا گزشتہ زمانہ کے شریر آج کے اہل خیر سے اچھے تھے۔

۱۰۷۵۲-محمد بن علی بن حبیش، اسحاق بن عبداللہ بن سلمۃ، محمد بن عمرو بن عباس کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار امیر المومنین ہارون نے ابو اسحاق فزاری سے کہا کہ آپ کا تو عرب میں ایک مقام ہے، انہوں نے فرمایا قیامت کے دن یہ عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکے گا۔

۱۰۷۵۳-ابونصر بن قہبار، عیاش بن محمد بن معاذ، علی بن حسن بن ابی عیسیٰ، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ قیامت کے روز تین شخص بڑے نادم ہوں گے (۱) آقا جو اعمال میں اپنے غلام سے مؤخر ہوگا (۲) مال سے صدقہ کئے بغیر دنیا سے جانے والا (۳) عالم جس سے دوسروں نے نفع حاصل کیا اور اس نے خود اپنے علم سے نفع حاصل نہیں کیا۔

۱۰۷۵۴-محمد بن علی، یعقوب بن حجر عسقلانی، احمد بن شیبان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اصحاب حدیث تین قسم پر ہیں (۱) بادشاہ کے تابعدار (۲) ناکام ہونے والے (۳) دنیا سے چلے جانے والے۔

۱۰۷۵۵-حسن بن عبداللہ بن سعید، احمد بن حسین کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن فہد کا قول نقل کیا ہے کہ سفیان نے ایک شخص کو اپنے ساتھیوں سے بداخلاقی سے پیش آتے ہوئے دیکھ کر فرمایا اے لوگو یہ کتے والی حرکت چھوڑ دو۔

۱۰۷۵۶-سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، ابراہیم بن بشار، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے سعد بن ابی وقاص کا قول نقل کیا ہے کہ نیک دوست دشمن سے حفاظت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔

۱۰۷۵۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حرام، گناہ اور مشتبہ کاموں سے اجتناب کا نام تقویٰ ہے۔

۱۰۷۵۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابوحازم کا قول نقل کیا ہے کہ قبولیت دعا کے مقابلہ میں محرومیت دعا سے مجھے زیادہ خوف ہے۔

۱۰۷۵۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ حمیدی، سفیان، ابوموسیٰ اسرائیل کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ انسان معاصی کی وجہ سے ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

۱۰۷۶۰-محمد بن بشر، حمیدی، سفیان، ابوموسیٰ اسرائیل کے سلسلہ سند سے ابوحازم کا قول نقل کیا ہے کہ کبھی معاصی انسان کے لئے بہتر اور نیکی اس کے لئے مضر ہوتی ہے۔

۱۰۷۶۱-محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، ابوزرعہ، عبداللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ مالک بن مغول نے ایک بار مجھ سے فرمایا، زمانہ کے سامنے احتیاط سے چلو۔

۱۰۷۶۲-ابواحمد غطریفی، ابونعیم بن عدی، یزید بن عبدالصمد، دمشقی، سلیمان بن ایوب کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں اسی بار موقف پر حاضر ہوا ہوں۔

۱۰۷۶۳-ابواحمد غطریفی، محمد بن موسیٰ طلوانی، محمد بن ایوب کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ بشر بن منصور نے مجھے لوگوں سے تعلقات کم رکھنے کا مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے قیامت کے روز ناکامی کی صورت میں شرم ساری کم ہوگی۔

۱۰۷۶۴-ابواحمد غطریفی، ابوبکر ذہبی، محمد بن یزید بن معاویہ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مساور وراق کا قول نقل کیا ہے کہ کم افراد پر مشتمل مجالس زیادہ نفع مند ہوتی ہیں۔

۱۰۷۶۵-ابواحمد غطریفی، ابن داہر وراق غلابی، ابراہیم بن بشار، سفیان کے سلسلہ سند سے مسعر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص دریا میں کشتی کے ٹوٹنے کی وجہ سے وہ شخص ایک جزیرہ میں پہنچ گیا۔ اس نے اس جزیرہ میں تن تنہا اکل وشرب کے بغیر تین روز گزارے، اس پر اس نے تمثیل کے طور پر شعر کہا (۱) کوے کے جوان ہونے کے وقت اپنے گھر پہنچ گیا اور کڑوا درخت حلیب دودھ کی مانند ہوگیا، غیب سے اس کے جواب میں شعر کہا گیا، امید ہے کہ اس کرب وپریشانی کے بعد تمہیں طویل فرحت حاصل ہوگی۔ اس کے بعد اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو ایک کشتی کھڑی تھی اہل کشتی نے اسے سوار کرلیا اور پھر اسے خیر کثیر حاصل ہوئی۔

۱۰۷۶۶-ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قاسانی، حسین بن ابراہیم بیہقی، ابراہیم بن علی ذہلی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن یحییٰ کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک شخص نے ابن عیینہ سے اپنی بیوی کی نافرمانی کی شکایت کی، ابن عیینہ نے کچھ دیر تامل کرنے کے بعد فرمایا تم نے حصول عزت کی نیت سے اس سے شادی کی ہوگی؟ اس نے کہا کہ ہاں، ابن عیینہ نے فرمایا عزت کا طالب ذلت اور مال کا طالب فقر میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن دین کے طالب کے پاس مال وعزت دونوں چیزیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد ابن عیینہ نے فرمایا ایک بار محمد، ابراہیم، عمران اور میں جمع ہوئے، محمد ہم میں سب سے بڑے اور عمران سب سے چھوٹے اور میں درمیانہ تھا۔ ہم میں سے محمد نے حسب کی رغبت کرتے ہوئے کسی ذی نسب عورت سے شادی کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ان کی شادی ایسی خاتون سے ہوئی جو نسب میں ان سے اعلیٰ تھی اللہ نے ان کو ذلت میں مبتلا کر دیا اور عمران نے مالدار خاتون سے شادی کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ان کی شادی ایک بڑے مالدار گھرانہ میں ہوگئی تو اللہ نے ان کو فقر میں مبتلا کر دیا، اسی اثناء میں معمر بن راشد میرے پاس آئے، میں نے ان کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا کہ انسان کو صاحب دین اور قلیل مال والی عورت سے شادی کرنی چاہیے، چنانچہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ نے مجھے عزت و مال دونوں چیزیں عطاء فرمادی۔

۱۰۷۶۷-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعید کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان قول وعمل کے مجموعے کا نام ہے۔ ان سے ایمان میں کمی زیادتی کا سوال کیا گیا تو انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا یہ بات قرآن سے ثابت ہے۔

۱۰۷۶۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو باہلی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں مسجد جا کر لوگوں میں چکر لگاتا تھا، جب مجھے کوئی ضعیف العمر شخص نظر آتا تو میں اس کے پاس بیٹھ جاتا لیکن اب ان بچوں نے مجھے گھیر لیا، پھر انہوں نے حسب ذیل شعر پڑھا گھر ایسے ویران ہو گئے کہ دوبارہ ان کے آباد ہونے کی امید نہیں ہے۔

۱۰۷۶۹-ابوبکر محمد بن جعفر غندر، محمد بن جعفر بن سہل عسکری کے سلسلہ سند سے عباس ترقفی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ نے اصحاب سے سوال کیا کہ تم میں کوئی مصری ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا ابن عیینہ نے فرمایا لیث بن سعد کا کیا ہوا؟ لوگوں نے جواب دیا وہ دنیا سے رخصت ہو گئے پھر ابن عیینہ نے سوال کیا تم میں کوئی رملی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں ابن عیینہ نے فرمایا ضمرۃ بن ربیعہ رملی کا کیا ہوا لوگوں نے جواب دیا کہ وہ بھی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، پھر فرمایا کہ تم میں کوئی حمصی ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا، ابن عیینہ نے فرمایا بقیہ بن ولید کا کیا ہوا؟ لوگوں نے جواب دیا کہ وہ بھی دنیا سے کوچ کر گئے ہیں۔ اس کے بعد ابن عیینہ نے رو کر مذکورہ شعر پڑھا۔

۱۰۷۷۰-احمد بن محمد بن موسیٰ، ابوبکر بن درید، حسن بن فرج، یحییٰ بن یونس کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی سے ارشاد خداوندی ''ان اللہ یامر بالعدل والاحسان'' کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا عدل سے انصاف اور احسان سے تفضل مراد ہے نیز ان سے سوال کیا گیا کہ اللہ نے اپنا نام مومن کیوں رکھا جواب میں فرمایا کہ مطیع شخص کو عذاب سے امن دینے کی وجہ سے نام رکھا گیا۔

۱۰۷۷۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابی، سہل بن عبداللہ، ابوتوبہ الربیع بن نافع کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عمر نے عبداللہ بن ارقم سے فرمایا، بیت المال کی اشیاء ہر ماہ بلکہ ہر جمعہ تقسیم کرتا ہوں، حضرت طلحہ نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین اگر آپ کچھ مال آنے والی ضروریات کے لئے رکھیں تو میرے خیال میں بہتر ہوگا، حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ ایک شیطانی بات ہے جس کے فتنہ سے اللہ نے میری حفاظت فرمائی کیا میں مستقبل میں پیش آنے والے خوف کی وجہ سے حال میں اللہ کی نافرمانی کرلوں؟ میں لوگوں کے لئے وہ چیز تیار کروں گا جو اللہ کے رسول نے تیار کی اور وہ بحکم قرآنی تقویٰ اختیار کرنا ہے جس کے بعد اللہ راہیں کھول دیتا ہے۔

۱۰۷۷۲-عبداللہ بن محمد، ابی، سہل بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابوتوبۃ الربیع کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے قول باری تعالیٰ ''لقد انزلنا الیکم کتاباً فیہ ذکر کم افلا تعقلون'' کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا اس میں لوگوں کو یہ دعوت دی گئی ہے کہ نزول قرآن سے

قبل تم جن اخلاقِ ذمیمہ میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر قرآن نازل فرما کران کی جگہ تمہیں مکارم اخلاق (ہمسایہ سے حسن سلوک ،عہد کی حفاظت ،صدق اور امانت کی ادائیگی وغیرہ) عطاء کیے ،کیا تم اس میں غور نہیں کرتے ہو؟ نیز امام مجاہد نے فرمایا قرآنی آیت'' ورفعنا لک ذکرک'' کی تشریح میں فرمایا اللہ فرمارہے ہیں اے میرے محبوب میرے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر ضرور ہوگا جیسا کہ اذان میں ہے۔

۱۰۷۷۳- محمد بن محمد بن عبداللہ جرجانی ،عبیداللہ جعفر خاقانی ،خلف بن عمرو عکبری ،سعید بن منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ مکہ تشریف لائے ،وہاں پر آل منکدر کا ایک مفتی موجود تھا ،ابن عیینہ وہاں فتویٰ دینے لگے ۔مفتی نے لوگوں سے کہا یہ کون ہمارے شہر میں آکر فتویٰ دینے لگا ہے؟ ابن عیینہ نے اس کو لکھا عمرو بن دینار عن ابن عباس کی سند سے مجھے روایت ملی ہے کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ میرا دشمن میرا ہی عمل کرے گا ۔چنانچہ منکدر مفتی اپنی حرکات سے باز آ گیا۔

۱۰۷۷۴- محمد بن اسحاق ،ابراہیم ،مسیح بن حاتم عکلی ،کے سلسلہ سند سے ولید بن عمرو جدعانی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ نے مکہ میں لوگوں کے ایک گروہ میں ایک شخص سے سانپ کی حدیث بیان کرنے کو کہا۔ چنانچہ اس نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص شکار کے لیے گیا ،جنگل میں ایک جگہ سے سانپ نکل کر اپنی دم پر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا ،سانپ نے اس شخص سے کہا تم مجھے امان دیدو اللہ تمہیں امان دے گا ،اس شخص نے سانپ سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے والوں میں سے ہوں ،پھر اس نے سانپ سے پوچھا کس کے خوف سے تم مجھ سے امان کا مطالبہ کررہے ہو؟ اس نے کہا کہ تمہارے پیچھے والے شخص کے خوف سے اگر وہ مجھ پر قادر ہو گیا تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کردے گا پھر اس نے سانپ سے سوال کیا کہ تم کہاں پناہ لوگے؟ اس نے کہا تمہارے پیٹ میں اس نے سانپ کے سامنے منہ کھول دیا ،سانپ اسی وقت اس کے بطن میں چلا گیا۔ اس کے بعد گردن میں تلوار لٹکائے ایک شخص آیا اور اس نے شکاری سے سانپ کے بارے میں پوچھا شکاری نے کہا واللہ مجھے اس کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہے۔ وہ شخص واپس چلا گیا اس کے بعد سانپ نے شکاری سے کہا دو چیزوں میں سے ایک اختیار کرلو (۱) تمہارے قلب میں سوراخ کرکے میں تمہیں قتل کردوں (۲) تیرے جگر کو پھاڑ دوں؟ شکاری نے کہا تم کیسی بات کرتے ہو سانپ نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ میں تمہارے باپ آدم کا دشمن ہوں ،ہمیشہ جاننے والے سے نیکی کرو اس کے بعد شکاری پہاڑ کے دامن میں آ گیا۔ وہاں پر اسے ایک انتہائی حسین وجمیل انسان نظر آیا اس شکاری نے اس کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا ،اس حسین شخص نے اس شکاری کو ایک چیز دے کر کہا اسے کھالو اس نے کھالیا جس کے بعد اس کے لب پھڑکنے لگے پھر اس نے اسے دوسری چیز دے کر کہا ،اسے بھی کھالو ،اس شکاری نے اسے بھی کھالیا اس کے بعد سانپ ٹکڑوں کی صورت میں اس کے پیٹ سے باہر آ گیا ،اس نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں نیکی ہوں اس کے بعد وہ اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

۱۰۷۷۵- محمد بن ابراہیم بن احمد ابو طاہر ،ابو نصر محمد بن حجاج سلمی ،مقری ،احمد بن علاء کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک بار سفیان نے ایک بڑی مجلس میں ایک شخص سے حدیث الحیۃ (سانپ کی حدیث) بیان کرنے کو کہا۔ چنانچہ ایک ضعیف العمر شخص نے لوگوں کے ہمارے کھڑے ہو کر حدیث بیان کرنا شروع کی ،محمد بن حمیر نامی ایک شخص جو دن کو روزے رکھنے اور شب میں تہجد پڑھنے والا تھا شکار کے لیے گیا۔ اچانک اس کے سامنے ایک سانپ آ گیا اور ان دونوں کے درمیان گزشتہ روایت کی مثل مکالمہ ہوا ،بالآخر سانپ نے اسے قتل کرنے کی کوشش کی ،پھر نیکی نے حسین وجمیل شخص کی صورت میں اس کی جان بچائی جس سے معلوم ہوا کہ انسان کی نیکی کبھی ضائع نہیں جاتی۔

۱۰۷۷۶- جعفر بن محمد بن نصیر ،محمد بن ابراہیم ،احمد بن محمد بن مسروق ،محمد بن حسین ،ابو عبداللہ رازی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل

کیا ہے کہ اے لوگو عوام الناس کے ساتھ خیر خواہی سب سے افضل عمل ہے۔ اگر آسمان سے فرشتہ اتر کر تمام لوگوں کے جنتی اور میرے دوزخی ہونے کی خبر دے تو میں اس پر راضی ہو جاؤں گا۔

۱۰۷۷۷-محمد بن علی، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے مروان بن محمد کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عیینہ نے ایک مسئلہ کے جواب میں لاادری فرمایا۔

۱۰۷۷۸-محمد بن علی، احمد بن حسین، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے مروان کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عیینہ نے ایک مفتی کو احمق کہا۔

۱۰۷۷۹-محمد، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے ایک جنازہ پر ابن عیینہ سے سوال کیا گیا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا لااحسن نیز ایک سوال کے جواب میں فرمایا اہل شام سے پوچھو کیونکہ وہ ہم سے بڑے عالم ہیں۔

۱۰۷۸۰-محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، اسماعیل بن اسرائیل، ابومحمد لولوی کے سلسلہ سند سے عمرو بن عثمان رقی کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ابن عیینہ سے ایک شخص نے ایمان میں کمی زیادتی کا سوال کیا۔ ابن عیینہ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا کہ بعض مرتبہ ایمان کم ہوتے ہوتے بالکل سلب ہو جاتا ہے۔

۱۰۷۸۱-سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے حمیدی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے کہا گیا کہ بشر مریسی کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ اپنا دیدار کرائے گا۔ ابن عیینہ نے کہا بحکم قرآن قیامت کے روز ایک گروہ دیدار الٰہی سے محروم کیا جائے گا، اگر قیامت کے روز سب کو دیدار الٰہی کرایا جائے گا تو پھر اولیاء کو اعداء اللہ پر کس وجہ سے فضیلت حاصل ہوگی۔

۱۰۷۸۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق عباس بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے ابوبکر عبدالرحمٰن بن عفان کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ نے میرے سامنے بشر مریسی پر سخت نکیر کرتے ہوئے فرمایا تقدیر و اعتزال کے سلسلہ میں ہم ان سے کھلم کھلا اختلاف کرتے ہیں۔

۱۰۷۸۳-محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ کے سلسلہ سند سے مسیب بن واضح کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے زہد کے بارے میں سوال کیا۔ ابن عیینہ نے فرمایا حرام سے اجتناب کا نام زہد ہے۔

۱۰۷۸۴-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، سفیان بن وکیع کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ محمد بن منکدر سے سوال کیا گیا کہ آپ کی کیا خواہش ہے؟ انہوں نے فرمایا دو مسلمانوں کی آپس میں صلح کرانا۔

۱۰۷۸۵-ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، اسحاق بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند روایت کیا ہے۔

۱۰۷۸۶-ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن عباد مکی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مساور وراق کا قول نقل کیا ہے کہ میں کسی سے محبت کا اظہار کر کے اس کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔

۱۰۷۸۷-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، ابراہیم بن سعید کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ منکدر نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی، لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھ لی؟ انہوں نے فرمایا میں کسی کو رحمت الٰہی سے محروم خیال نہیں کرتا۔

۱۰۷۸۸-ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، علی بن جعد، سفیان، حکم بصری کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ میری نماز کی اصلاح کرنے والے کا میں شکر ادا کرتا ہوں۔

۱۰۷۸۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابی، سہل بن عبیداللہ کے سلسلہ سند سے ابوتوبہ الربیع کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے اس قول کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کے نزدیک تلاوت قرآن سب سے افضل عمل ہوگا کے بارے میں سوال کیا گیا؟ ابن عیینہ نے فرمایا یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے نیز ابن عیینہ سے قول علی کہ لوگوں کو رحمت الٰہی سے مایوس نہ کرنے اور معاصی کی اجازت نہ دینے والا انسان ہی حقیقت

میں فقیہ ہے کے بابت دریافت کیا گیا۔ابن عیینہ نے اس کی بھی تصویب فرمائی۔ابن عیینہ نے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ دو چیزیں نجات اور دو ہی چیزیں ہلاکت کا ذریعہ ہیں، دو چیزیں نجات کا ذریعہ بننے والی یہ ہیں (۱) مستقبل میں اطاعت الٰہی کی نیت کرنا (۲) حرام سے اجتناب کرنا اور دو چیزیں ہلاکت کا ذریعہ بننے والی ہیں (۱) تکبر (۲) رحمت الٰہیہ سے مایوسی۔نیز سفیان ہی کا قول ہے رحمت الٰہی سے مایوسی اور عذاب الٰہی سے بے خوفی کبیرہ گناہ ہیں۔اس کے بعد انہوں نے یہ چند آیات تلاوت فرمائی (ترجمہ) سن لو خدا کے داؤ سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں (از اعراف ۹۹) (ترجمہ) (اور جان رکھو کہ) جو شخص خدا کے ساتھ شرک کرے گا خدا اس پر بہشت کو حرام کر دے گا (از مائدہ آیت ۷۲) (ترجمہ) خدا کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوتے ہیں (از یوسف ۸۷) (ترجمہ) (ابراہیم نے) کہا خدا کی رحمت سے میں مایوس کیوں ہونے لگا اس سے مایوس ہونا گمراہوں کا کام ہے (از حجر آیت ۵۶)۔

ابن عیینہ سے سوال کیا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تقویٰ سب سے مشکل چیز ہے ابن عیینہ نے فرمایا یہ درست ہے کیونکہ جاہل کے لئے تقویٰ اختیار کر کے اس کے مقتضیٰ کے مطابق عمل کرنا بہت مشکل ہے ابن عیینہ کا قول ہے کہ متقی لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) غیر معلوم سوال کا جواب لا اعلم سے دینے والے صرف معلومات کے وقت بولتے ہیں (۲) جو نیکی پر تعریف اور برائی پر مذمت کرتے ہیں اسی تقویٰ کے بارے میں اللہ نے اہل کتاب سے لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے کا عہد لیا تھا دونوں قسموں میں سے تقویٰ کی یہ قسم اشد و افضل ہے اور اس کے حامل کم افراد ہیں۔

۱۰۷۹۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے عبید بن عمیر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کا نام پکار کر ان سے سوال کیا گیا کہ اے فلاں کیا تم نے اللہ کے وعدہ کو سچا دیکھ لیا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا یہ لوگ سنتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں تمہاری طرح یہ بھی سنتے ہیں۔

۱۰۷۹۱-عبداللہ بن محمد بن ضحی، احمد بن عبدالعزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ منقری، اصمعی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں نے ابن عروہ سے مدینہ نہ آنے کی وجہ پوچھی، فرمایا مدینہ میں صرف نعمت پر حد کرنے پر خوش ہونے والے باقی رہ گئے۔

۱۰۷۹۲-ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن مصعب، ابوعباس احمد بن محمد زاہد، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو نطفہ سے پیدا نہ ہونے کی وجہ سے خاتون کی ضرورت نہیں تھی۔

۱۰۷۹۳-ابومحمد بن حیان، سلم بن عصام، عبدالرحمٰن بن عمر بن رستہ کے سلسلہ سند سے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ سے تقویٰ کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا تقویٰ تک پہنچانے والے علم کا حصول (۱) نیز فرمایا ایک گروہ میرے نزدیک تقویٰ خاموشی اور قلت تکلم کا نام ہے لیکن متکلم عالم خاموش جاہل سے افضل اور بڑا متقی ہے۔

۱۰۷۹۴-ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، سفیان کے سلسلہ سند سے داؤد بن سابور کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے خواب میں آپ ﷺ کو دیکھا تو بادام کے ستو کی شراب کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا یہ عیاش لوگوں، فروۃ اور اس کے ساتھیوں کی شراب ہے۔[1]

۱۰۷۹۵-ابوبکر، عبداللہ، ابی کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ کے سامنے ایک شخص کی تعریف کی گئی تو آپ نے فرمایا موت کو یاد کرتا ہے یا نہیں۔عرض کیا نہیں، فرمایا: بس وہ بھی تیح نہیں جو تم کہہ رہے ہو۔[2]

۱۰۷۹۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن عباد و ابومعمر، سفیان، عمر بن دینار کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن باباہ کا قول نقل کیا ہے کہ

۱- الزهد لابن المبارک ۲/ ۵۵. والعلل المتناهية ۲/ ۱۸۹. وتاريخ بغداد ۹/ ۳۸۱.

۲- السنن الكبرى للبيهقي ۱۰/ ۲۲۸. والمصنف لابن أبي شيبة ۱۳/ ۲۲۶. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۳۰۹. والدر المنثور ۴/ ۲۳۹. واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۲۲۹.

فرمان رسول ہے اے لوگو! گویا میں تمہیں دوزخ کے سامنے بلند ٹیلہ پر دونوں زانوؤں کے بل بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں[1]۔

۱۰۷۹۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی عبدالرحمن بن مہدی، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابن ابی نجیح کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے فرمایا لوگوں کی تعلیم سے قبل ہمیں تعلیم دی گئی، ہمارے نزدیک سب سے افضل تین چیزیں ہیں (۱) غصہ اور عدم غصہ دونوں حالتوں میں حکمت کی بات کہنا (۲) فقر میں غنیٰ کا قصد کرنا (۳) ظاہر و باطن میں اللہ سے ڈرنا۔

۱۰۷۹۸-ابوبکر، عبداللہ، ابی، سفیان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت لقمان سے سوال کیا گیا کہ سب سے برا انسان کون ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے سامنے گناہ کرنے والا۔

۱۰۷۹۹-ابوبکر، عبداللہ، ابومعمر، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت عثمان کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اگر تمہارے قلوب پاک ہو جائیں تو تم کبھی کلام اللہ سے سیر نہ ہو اور میں یومیہ خواہش کر کے دیکھ کر قرآن کی تلاوت کرتا ہوں۔ ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابوبکر، عبداللہ، ابومعمر، جریر بن عبدالحمید، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو علم حاصل کر کے اسے مضبوطی سے پکڑ لو، ہنسی مذاق کر کے قلوب میں قساوت مت پیدا کرو۔

۱۰۸۰۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، نصر بن علی، سفیان بن عیینہ، عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی بیت المال کی اشیاء ہفتہ میں ایک بار تقسیم فرماتے تھے۔ ایک بار تقسیم کے بعد بیت المال سے ایک چپاتی نکلی، حضرت علی نے اس کے سات حصے کر کے لشکروں کے امیروں میں تقسیم فرما دیئے۔

۱۰۸۰۱-مؤلف کتاب نے ابوبکر بن مالک، عبداللہ، ابی، ابن عیینہ مالک کے سلسلہ سند سے عون کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم نے ام درداء سے سوال کیا کہ ابوالدرداء کے نزدیک سب سے افضل عبادت کون سی تھی، فرمایا تفکر۔

۱۰۸۰۲-ابوبکر، عبداللہ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کو مؤمن کی آہ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔

۱۰۸۰۳-ابوبکر، عبداللہ، سفیان بن وکیع، سفیان بن عیینہ، حصین کے سلسلہ سند سے سالم بن ابی جعد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت عمر نے نعمان بن مقرن کو کسکر کا عامل بنا دیا نعمان نے بذریعہ خط حضرت عمر کو لکھا کہ اے امیر المؤمنین مجھے امارت کے بجائے مجاہدین کے قافلوں کے ساتھ بھیج دیجئے کیونکہ کسکر کو بنی اسرائیل کے گرجوں کی طرح دن میں دوبار مزین اور آراستہ کیا جاتا ہے حضرت عمر نعمان کی وفات کے بعد اس واقعہ کو یاد کر کے روتے تھے۔

۱۰۸۰۴-ابوبکر، عبداللہ، ابی، سفیان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابوزرعہ عیسیٰ کے بہت مشابہ تھے۔

۱۰۸۰۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابی، سہل بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابوتوبہ الربیع کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے قول باری تعالیٰ "تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفاً و طمعاً" الخ کے بابت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اس سے نماز مکتوبہ میں قرآن کی تلاوت مراد ہے، جیسا کہ قرآن کی دیگر آیات سے واضح ہے نیز فرمان نبوی ہے قول سے افضل کوئی صدقہ نہیں ہے، اور تلاوت قرآن سب سے افضل قول ہے نیز ابن مسعود کا قول ہے زبان پر لا الہ الا اللہ کے جاری ہونے سے کوئی شے افضل نہیں ہے۔

۱۰۸۰۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابی، سہل بن عبداللہ چند اصحاب کے سلسلہ سند سے ابوتوبہ الربیع کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید کی بابت سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا واقعی اللہ نے دیگر انبیاء کی طرح امت محمدیہ کو اس فضیلت سے نواز دیا جیسا کہ قرآنی آیت سے مترشح

۱ـ الدر المنثور ۲۷۹/۴، ۳۶/۶. واتحاف السادة المتقين ۴۵۳/۱۰. وتفسير ابن كثير ۲۵۵/۷. وتفسير القرطبي ۱۷۴/۱۶.

ہوتا ہے (ترجمہ) وہی تو ہے جوتم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (از احزاب ۴۳) (ترجمہ) خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں (از احزاب ۵۶)۔

۱۰۸۰۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر بن جمال، احمد بن منصور زاج، ابن جمیل کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک حکیم نے ایک قوم سے کہا اللہ کے دیکھنے اور فرشتوں کے لکھنے کے یقین کے ساتھ بات کرو۔

۱۰۸۰۸- ابومحمد، ابوعیسیٰ ختلی، حسن بن اسود، فضیہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ عبادت زہد کے ذریعے، زہد فقہ کے ذریعے فقہ صبر کے ذریعے کامل ہوتا ہے۔

۱۰۸۰۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، ابراہیم جوہری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ نفس سے واقف عالم تعریف سے دھوکہ نہیں کھاتا۔

۱۰۸۱۰- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، ابوسری کے سلسلہ سند سے منصور بن عمار کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن عیینہ، فضیل اور ابن مبارک کی باہم نشست میں ابن عیینہ پر کچھ دیر، ابن مبارک پر مسلسل اور فضل پر بے تحاشہ گریہ طاری رہا۔ میں نے ابن عیینہ سے اس کی وجہ دیافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ گریہ غم کے لئے زائل ثابت ہوتا ہے کیونکہ کچھ آنسوؤں کے نکلنے کے بعد قلب کو استراحت مل جاتی ہے۔

۱۰۸۱۱- ابومحمد بن حیان، ابوعباس ہروی، عباس بن محمد، محمد بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ شرف نے مجھے ہلاک کر دیا، دوسرے نے کہا کہ اگر تقویٰ ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

۱۰۸۱۲- ابومحمد بن حیان، ابوعباس ہروی، عباس بن محمد، محمد بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا مجھے شرف نے ہلاک کر دیا دوسری نے کہا کہ تقویٰ ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

۱۰۸۱۳- ابومحمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الجواری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ کامل طور پر محبت الٰہی کے بعد ہی دین کی حقیقت نصیب ہوتی ہے۔ قرآن سے محبت کرنے والا درحقیقت اللہ سے محبت کرنے والا ہے۔

۱۰۸۱۴- ابومحمد، احمد بن محمد بن سعید معینی احمد بن عبدۃ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ آخرت میں متکبر انسان کا بہت برا حال ہوگا۔

۱۰۸۱۵- ابومحمد، احمد بن حسین حزاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عیسیٰ بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک کوئی شخص کے گناہ کرنے پر اس کے ہمسایہ نے اس گناہ سے حفاظت کے شکر میں ایک غلام آزاد کر دیا، اسی طرح مکہ میں بارش کے موقع پر گھر محفوظ رہنے کے شکر میں عبدالعزیز بن ابی رواد نے باندی آزاد کر دی۔

۱۰۸۱۶- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز بن ابوعبید کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ قرآن انسان کے لئے بڑی دولت ہے، اس کے حصول کے بعد انسان کو کسی دنیاوی شے پر نظر نہیں رکھنی چاہیے۔

۱۰۸۱۷- عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، احمد بن منصور مروزی، احمد بن جمیل کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار طواف کے دوران ایک عالم کبیر ہمیں نظر آئے، ہم ان کے پیچھے ہولئے، طواف سے فارغ ہو کر انہوں نے نماز ادا کی اور پھر قبلہ رخ ہو کر دعا کی اس کے بعد ہم سے فرمایا اللہ فرما رہا ہے کہ میں بادشاہ ہوں اور تمہیں بھی اس کی دعوت دیتا ہوں۔ پھر انہوں نے کچھ دیر دعا کر کے فرمایا اللہ کہتا ہے کہ میں حی لایموت ہوں اور میں تمہیں بھی اس کی دعوت دیتا ہوں۔ پھر اسی طرح کچھ دیر کے بعد فرمایا اللہ کہہ رہا ہے کہ میرے ارادہ سے کوئی چیز باہر نہیں ہے اور میں تمہیں بھی اس کی دعوت دیتا ہوں۔ اس کے بعد وہ بزرگ غائب ہو گئے، میرے استفسار پر سفیان

لئے فرمایا وہ حضرت خضر یا کوئی ابدال ہو نگے۔

۱۰۸۱۸-عبداللہ بن محمد، جعفر بن احمد بن فارس، محمد بن نعمان کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اغنیاء کی طرح زندگی گزار کر فقراء کی طرح مرنا انسان کے لئے سب سے بہتر ہے لیکن ایسے افراد بہت کم ہیں۔

۱۰۸۱۹-ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، یحیٰی بن عثمان، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے سفیان کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی بتایا کہ سب سے پہلے مرنے والا شیطان ہے کیونکہ اس نے سب سے پہلے میری نافرمانی کی تھی اور میرے نزدیک گناہ گار انسان مردہ ہے۔

۱۰۸۲۰-ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن، محمد بن قاسم عنبری کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میرے سامنے ایک اعرابی طواف ونماز سے فارغ ہو کر یوں دعا کر رہا تھا کہ اے باری تعالیٰ آپ کے سامنے میں سب سے بڑا ذلیل ہوں اور میں آپ کے عفو کا سب سے زیادہ مستحق ہوں، میری نیکی اور معاصی سے آپ بخوبی واقف ہیں، اے باری تعالیٰ میں دلیل میں آپ کے سامنے عاجز ہوں، میں ہر لحہ آپ کے سامنے محتاج ہوں، اس لئے مؤدبانہ معافی کی درخواست کرتا ہوں، ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی دعا بہت پسند آئی۔

۱۰۸۲۱-ابی، ابوحسن، ابوبکر، جعفر آدمی، سفیان بن عیینہ، محمد بن ابان کے سلسلہ سند سے زید سلمی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے آپؐ اعلان کروایا کرتے تھے اے لوگو! ضرور بالضرور موت تمہاری شقاوت یا سعادت کا پیغام لے کر آنے والی ہے۔

۱۰۸۲۲-محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد بن سفیان، اسحاق بن اسماعیل، ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص کی پکی عمارت پر فرمایا مجھے اس امت کے افراد سے فرعون وہامان والے کاموں کی امید نہیں تھی۔

۱۰۸۲۳-ابی وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان، احوص بن حکیم کے سلسلہ سند سے راشد بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ حمص میں ابودرداء کا پکا چھجہ بنوانے پر حضرت عمر نے ان کو خط کے ذریعے لکھا کہ یہ کام تو رومیوں کا تھا اللہ نے تو اس کے ختم کرنے کا حکم دیا لہٰذا میرے اس خط کے بعد تم دمشق چلے جانا۔

۱۰۸۲۴-محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابراہیم بن راشد، ابوربیعہ بن عوف، سفیان کے سلسلہ سند سے بعض حکماء کا قول نقل کیا ہے کہ کل زمانہ تین دنوں پر محیط ہے (۱) گزشتہ دن جس نے انسان کے لئے عبرت اور موعظہ دونوں چیزیں چھوڑیں (۲) آج کا دن جس کا تجھے طویل انتظار تھا اور جو تجھ سے جلد کوچ کرنے والا ہے (۳) کل آئندہ جس کی آمد غیر یقینی ہے۔

۱۰۸۲۵-محمد، ابی، عبداللہ، اسحاق، سفیان نے ہمارے شیوخ میں سے ایک شخص سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ایک شخص کو تین چیزوں کی وصیت کی (۱) کثرت سے موت کی یاد (۲) دعاء کرنا (۳) شکر، کیونکہ شکر نعمت میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔[1]

۱۰۸۲۶-محمد، ابی، عبداللہ، قاسم بن ہاشم، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ صبر کی عطاء انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے کیونکہ یہ ہی دخول جنت کا سبب بنے گی۔

۱۰۸۲۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابی، سہل بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابوتوبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ سے فضیلت علم کے بارے میں سوال کیا گیا، انہوں نے فرمایا قرآن کی متعدد آیات سے علم کی فضیلت اور اس پر عمل کرنا متشرح ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) پس جان رکھو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے بعد عمل کا حکم دیتے ہوئے فرمایا (ترجمہ) اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی (از محمد آیت ۱۹) نیز ابن عیینہ سے نعمت کے ملنے اور نہ ملنے میں سے کونسی نعمت بڑی ہے کے

۱۔ كتاب الشكر لابن ابي الدنيا ۷۹.

بابت سوال کیا گیا۔ فرمایا نعمت کا نہ ملنا بڑی نعمت ہے کیونکہ اس میں ابتلا سے انسان کی حفاظت ہوتی ہے، یہ بھی دونوں میں تقابل کے وقت ہے ورنہ دونوں چیزیں ایک ہی ہوتی ہیں، اسی طرح ابن عیینہ سے زہد فی الدنیا کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا دنیا سے محبت عدم زہد اور موت سے محبت عین زہد ہے جیسا کہ قرآنی آیات سے واضح ہے۔

۱۰۸۲۸- ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، اسحاق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ تفکر قلب میں سمانے والا ایک نور ہے۔ نیز ابن عیینہ تمثیل کے طور پر درج ذیل اشعار پڑھتے تھے، تفکر کے وقت انسان ہی کسی شے سے عبرت حاصل کرتا ہے، نیز فرمایا تفکر رحمت کی کنجی ہے اس کے بعد انسان کو توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔

۱۰۸۲۹- ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، فضل بن غسان، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول نقل کیا ہے کہ انسان مدد الٰہی کے بغیر بچوں کی پرورش نہیں کر سکتا۔

۱۰۸۳۰- ابی، احمد، عبداللہ، ابو ہمام سہل بن محمود کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ بعض بزرگوں کا قول ہے کہ اہل حق کی قلت کی وجہ سے راہ حق مت چھوڑو۔

۱۰۸۳۱- محمد، ابو یعلی، اسحاق کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو دنیا کو حقیر خیال کرو کیونکہ تم کل دنیا کو پانی کے ایک قطرہ کے عوض فروخت کر دو گے، نیز فرمایا اہل جنت صبر کی وجہ سے جنت میں جائیں گے، نیز انہی کا قول ہے کہ ابو حازم کہتے تھے دنیا نے لوگوں کے سامنے پر پھیلائے تو وہ اسی پر فریفتہ ہو گئے۔

۱۰۸۳۲- محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، محمد بن قدامہ کے سلسلہ سند سے ابن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ذکر الٰہی انسان کے لئے سب سے نفع بخش شے ہے۔ حضرت لقمانؑ کا ارشاد گرامی ہے استغناء اختیار کرنے والا شخص انسانوں میں سب سے بہترین شخص ہے ان سے اشرف الناس کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا لوگوں کے سامنے معاصی سے اجتناب کرنے والا شخص اشرف الناس ہے۔

۱۰۸۳۳- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عیینہ نے چھیاسی تابعین کی زیارت کی ہے۔

۱۰۸۳۴- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابی ومحمد بن حمید، محمد بن محمد بن سلیمان، عثمان بن ابی شیبہ، جریر بن عبدالحمید، سفیان، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمٰن بن حمید، سائب بن یزید کے سلسلہ سند سے علاء بن حضرمی کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، مہاجر قربانی کے بعد مکہ میں تین دن سے زائد نہیں رہے[1]۔

۱۰۸۳۵- محمد بن مظفر، عمر بن محمد بن عثمان بن معارک جوہری، حسن بن عمر میمونی، یحییٰ بن سکن، شعبہ، ابن عیینہ، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ آپ اور شیخین جنازہ کے آگے آگے چلتے تھے۔

۱۰۸۳۶- محمد بن علی بن حبیش، علی بن یوسف بن ایوب، فضیل بن محمد بن جبیر بن مطعم کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا[2]۔

۱۰۸۳۷- عبداللہ بن جعفر، محمد بن عاصم ابن عیینہ عاصم کے سلسلہ سند سے قول نقل کیا ہے کہ میں حصول علم کے لئے صفوان بن عسال کے پاس گیا اور ان کے سامنے اپنی آمد کی غرض بیان کی، انہوں نے فرمایا طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھاتے ہیں پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ حدث پیش آنے کے بعد مسح علی الخفین کی بابت تم نے رسول اللہ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں آپ نے سفر میں ہمیں خفین پر تین شب و روز تک مسح کی اجازت دی ہے۔

۱۔ فی تاریخ بغداد ۲/ ۲۶۹۔

۲۔ صحیح البخاری ۸/ ۶۔ وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ باب ۶۔ وفتح الباری ۱۰/ ۴۱۵۔

۱۰۸۳۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن زبیر حمیدی، سفیان بن عیینہ، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ ایک بار میں نے جنت میں ایک روشن محل دیکھا، مجھے بتایا گیا کہ یہ محل ایک قریشی شخص کا ہے، مجھے اپنے بابت امید ہوگئی لیکن کہا گیا کہ یہ حضرت عمر کا محل ہے، اے عمر اگر آپ سے حیاء نہ ہوتی تو میں اس میں داخل ہو جاتا۔ حضرت عمر یہ سن کر رو کر فرمانے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

۱۰۸۳۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، عمر بن دینار کے سلسلہ سند سے جابر بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے یوم احد میں شہید ہونے کی صورت میں اپنے مقام کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے فرمایا اس صورت میں تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔ اس کے بعد وہ ہاتھ سے کھجور پھینک کر جہاد میں شریک ہوگیا اور لڑتے لڑتے شہید ہوگیا۔[1]

۱۰۸۴۰-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، زہری کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے وقوع قیامت کے بارے میں سوال کیا، آپ نے اس سے پوچھا تم نے اس کی کتنی تیاری کی ہے؟ اس نے صرف ایک بات کہی کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ نے اس سے فرمایا پھر تم قیامت میں ان لوگوں کے ساتھ اٹھو گے جن کے ساتھ تم محبت کرتے ہو۔[2]

۱۰۸۴۱-محمد بن احمد، بشر، حمیدی، سفیان، علی بن زید بن جدعان کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر ابوطلحہ آپ کی حفاظت کے خاطر ترکش سے تیر نکال کر آپ کے سامنے زانوں پر بیٹھ گئے اس موقع پر آپ نے فرمایا ابوطلحہ اکیلے کی آواز ایک جماعت کی آواز سے بہتر ہے۔[3]

۱۰۸۴۲-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سفیان، ابن جدعان کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کو ایک خوبصورت سوٹ ہدیہ کیا گیا لوگ تعجب سے اسے دیکھنے لگے آپ نے فرمایا جنت میں سعد کا رومال اس سے عمدہ ہے۔

۱۰۸۴۳-احمد بن عبداللہ، ابی، سفیان، عبداللہ بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے میت کے ساتھ تین چیزیں ساتھ جاتی ہیں ان میں سے دو چیزیں اہل و مال واپس اور ایک چیز عمل اس کے ساتھ رہتا ہے۔[4]

۱۰۸۴۴-محمد بن مظفر، عبداللہ بن یزید، حسن بن زریق طہوی، سفیان بن عیینہ، زہری کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ہمارے پاس آتے تھے، ہمارا ابو عمیر نامی ایک بچہ تھا اس کی نغیر نامی ایک بلبل تھی وہ مرگئی، آپ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے ابو عمیر تمہاری نغیر کا کیا ہوا۔

۱۰۸۴۵-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن میمون مکی، ومحمد بن علی، اسحاق بن احمد بن نافع، محمد بن ابجر، مطرف، شعبی، مغیرہ، شعبہ، آپ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ نے اللہ سے ادنیٰ جنتی کے مقام کے بارے میں سوال کیا اللہ نے فرمایا ادنیٰ جنتی کو دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کی حکومت کی مثل جنت عطا کی جائیگی اور پھر اس میں من جانب اللہ متعدد بار اتنا ہی اضافہ کیا

۱۔ صحیح البخاری ۵/۱۲۱. وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۱۴۳.

۲۔ صحیح البخاری ۵/۱۴. ۸/۴۹. ۹/۸۱. وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱۶۱. ۱۶۲. ۱۶۴. وفتح الباری ۷/۴۲. ۱۰/۵۵۷، ۵۶۹، ۱۳/۱۳۱.

۳۔ مسند الامام احمد ۳/۱۱۲. وطبقات ابن سعد ۳/۴/۱۲. ومجمع الزوائد ۹/۳۱۲. وتاریخ بغداد ۱۳/۲۲۴. والاحادیث الصحیحۃ ۶/۱۹.

۴۔ صحیح البخاری ۸/۱۳۴. وصحیح مسلم، کتاب الزہد وفتح الباری ۱۱/۳۶۲.

جائے گا اور مقام رفیع کے حامل اہل جنت کے لئے تو اللہ نے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی کے قلب پر کھٹکی جیسا کہ قرآن سے بھی یہ ہی متشرح ہوتا ہے۔

۱۰۸۴۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سفیان، ابن عجلان، عیاض بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ دنیا کی زیب و آرائش سے ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا خیر سے شر پیدا ہو سکتا ہے؟ آپ نے کچھ دیر تامل کے بعد تین بار مکرر فرمایا خیر سے خیر ہی نکلتی ہے لیکن یہ دنیا سبز حلوہ ہے اس کے حقوق ادا کرنے والے کے لئے اس میں برکت پیدا کر دی جاتی ہے لیکن اس کے حقوق ادا نہ کرنے والا کبھی اس سے سیراب نہیں ہوتا۔[۱]

۱۰۸۴۷- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، یحییٰ بن سعید، عمر بن کثیر بن افلح، عبید سنوط کے سلسلہ سند سے خولہ بنت قیس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، دنیا سبز حلوہ ہے اس کے حقوق ادا کرنے والے کے لئے اس میں برکت کر دی جاتی ہے بے شمار افراد اللہ اور اس کے رسول کے مال میں تجاوز کرنے والے ہیں قیامت کے روز ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔[۲]

۱۰۸۴۸- محمد بن احمد، بشر، حمیدی، سفیان مطرف عطیۃ بن سعید کے سلسلہ سند سے ارشاد رسول نقل کیا ہے کہ اے لوگو حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا پڑھا کرو۔[۳]

۱۰۸۴۹- محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن ہاشم، احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، ابن ابی زناد، اعرج کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے کہ متواضع انسان روز قیامت ملک الاملاک سے پکارا جائے گا۔[۴]

۱۰۸۵۰- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عیینہ، مسلم اعور کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ آپ غلاموں کی دعوت قبول فرماتے تھے، انہیں اپنا ردیف بناتے تھے، زمین پر بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے اور کھانے سے فارغ ہو کر انگلیوں کو اپنے دہن مبارک سے خوب اچھی طرح صاف فرماتے تھے۔[۵]

۱۰۸۵۱- محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، ابو نعیم، سفیان، عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کی وفات کے وقت حاضرین میں ایک شخص کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے وفات کے وقت فرمایا، اے لوگو میں تمہیں ایک حدیث نبوی سناتا ہوں کہ اخلاص سے لا الہ الا اللہ کہنے والا جنت میں جائے گا۔[۶]

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/۷.

۲۔ صحیح مسلم ص۲۰۹۸. وسنن الترمذی ۲۱۹۱. وسنن ابن ماجة ۴۰۰۰. ومسند الامام أحمد ۳۶۴/۶. ۴۱۰. ۱۹/۳. ۲۲. ۲۱، ۸۴. والسنن الکبری للبیهقی ۳۶۹/۷. والزهد للامام أحمد ۳۸. ومجمع الزوائد ۹۹/۳. ۲۴۶/۱۰. ۲۴۷. وصحیح ابن خزیمة ۱۲۹۹. ودلائل النبوة للبیهقی ۳۱۷/۲.

۳۔ سنن الترمذی ۲۴۳۱. ومسند الامام أحمد ۳۲۶/۱. ۳۷۴/۴. وصحیح ابن حبان ۲۵۶۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۲/۵. ۱۲۸/۱۲. والمعجم الصغیر ۲۴/۱. وفتح الباری ۳۶۸/۱۱. والاحادیث الصحیحة ۷۹/۱. وشرح السنة ۱۰۳/۱۵. والمصنف لابن ابی شیبة ۳۵۲/۱۰.

۴۔ مسند الامام أحمد ۲۴۴/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۳۰۷/۹. وسنن الترمذی ۳۸۳۷.

۵۔ سنن ابن ماجة ۲۲۹۶. والمستدرک ۴۶۶/۲. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۶۴/۳. ومجمع الزوائد ۲۰/۹.

۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۳/۵. وامالی الشجری ۲۰/۱. مجمع الزوائد ۱۷/۱. ۱۸. والدر المنثور ۲۴۷/۲. وکشف الخفا ۳۷۲/۲. والکنی للدولابی ۳۸/۱.

۱۰۸۵۲-احمد بن جعفر بن حمدان، موسیٰ بن اسحاق قاضی، کثیر بن ولید حنفی، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید بن میتب کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شرابی کو آپ کے سامنے لایا گیا، آپ نے فرمایا اسے کوڑے لگاؤ، اگر پھر اس جرم کا ارتکاب کرے تو پھر کوڑے لگاؤ، اگر پھر اس میں مبتلا ہو تو پھر لگاؤ، اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کرے تو اسے قتل کر دو۔[۱]

۱۰۸۵۳-احمد بن جعفر بن سلم، ادریس بن عبدالکریم، محمد بن صباح، سفیان بن عیینہ، ثوری، ابوفزارہ، یزید بن اصم کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے یہود و نصاریٰ کے گرجوں کو آراستہ کرنے کی طرح ہمیں مساجد کی تزین کی اجازت نہیں ہے۔[۲]

۱۰۸۵۴-ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن احمد بن سعید، ابن ابی عمر، سفیان، جامع بن ابی راشد و عبدالملک بن اعین، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے۔ اے اہل قرآن تین روز سے کم قرآن مکمل مت کرو۔[۳]

۱۰۸۵۵-ابواسحاق بن حمزہ، ابوحسن محمد بن شعیب ایلی، ابواشعث، سفیان بن عیینہ، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے آپ کا قول خوب یاد ہے کہ اللہ ایک قوم کو دوزخ سے آزاد کر کے جنت میں داخل کرے گا۔[۳]

۱۰۸۵۶-ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن ہارون بن عبداللہ، ابومسلم عبدالرحمٰن بن واقد، سفیان بن عیینہ، منصور، ربعی کے سلسلہ سند سے حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اللہ کا فرمان ہے ذکر کرنے والے کی حاجت اس کے پیش کرنے سے قبل ہی میں پوری کر دیتا ہوں۔ قرآنی آیت ''وما کنت بجانب الطور اذنادینا'' کی تشریح میں فرمایا قیامت کے روز من جانب اللہ اعلان ہوگا۔ اے امت محمدؐ کے افراد تم نے مجھ سے دعا کیوں نہیں کی کہ میں اسے قبول کرتا تم نے مجھ سے سوال کیوں نہیں کیا کہ میں اسے پورا کرتا۔[۴]

۱۰۸۵۷-قاضی ابواحمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن سعید عسکری، عبدالسلام بن ابی فروۃ نصیصی، سفیان بن عیینہ، زہری کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپؐ سے دخول جنت کے سبب بننے والے عمل کی بابت سوال کیا، آپ نے فرمایا کثرت رکوع اور سجود سے میری مدد کرو۔[۵]

۱۰۸۵۸-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف یعقوب دورقی، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ قرآنی آیت فیم انت من ذکراھا کے نزول تک آپؐ سے مسلسل وقوع قیامت کے بارے میں سوال کیا جاتا رہا۔[۶]

۱۰۸۵۹-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، عبدالرحمٰن بن عبداللہ حلبی، سفیان بن عیینہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز آپ نے صحابہ سے پوچھا تم میں سے کون روزہ کی حالت وصدقہ کرنے اور مریض کی عیادت کرنے میں صبح کرتا رہا؟ ابوبکر نے جواب دیا میں، آپ بہت خوش ہوئے۔[۷]

۱۰۸۶۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، حسن بن سہل حناط، سفیان بن عیینہ، جعفر بن محمد، ابیہ کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا

۱۔ سنن أبی داؤد ۴۴۸. والمصنف لعبد الرزاق ۵۱۲۷. والسنن الکبری للبیهقی ۴۳۹/۲. وشرح السنة ۳۴۸/۲. ومشکاة المصابیح ۷۱۸.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱۴۸/۱. والسنن الکبری للبیهقی ۴۶۸/۲. والمصنف لعبد الرزاق ۲۵۷۱. وفتح الباری ۲۲۷/۱۱. والمصنف لابن أبی شیبة ۲۹۷/۲.

۳۔ کنز العمال ۳۹۴۴۹.

۴۔ اتحاف السادة المتقین ۷/۵. وکنز العمال ۱۸۷۳. وتخریج الاحیاء ۲۷۴/۱.

۵۔ سنن ابن ماجة ۱۴۴۲. والمستدرک ۵۱/۲. ومشکاة المصابیح ۲۸۸۷. ۲۸۸۸. وتاریخ بغداد ۴/۳. ۳، ۲۴۲/۱۲. والکامل لابن عدی ۲۲۳۷/۶. ۲۴۹۹/۷.

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب ۱، وصحیح البخاری ۱۲۶/۱. ۳۷/۵. وفتح الباری ۱۷/۷. ۱۴۲/۸.

۷۔ المستدرک ۲۵۶/۳. والسنن الکبری للبیهقی ۱۴۵/۲. ۹۳/۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۷۴/۱۰.

ہے کہ حضرت عمر نے آپؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت کے روز میرے حسب ونسب کے علاوہ تمام حسب ونسب ختم ہو جائیں گے۔

۱۰۸۶۱-سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، حامد بن یحییٰ بلخی، سفیان، زیاد بن سعد، عامر بن عبداللہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر کا نام اولاً عبداللہ بن عثمان تھا پھر آپ نے عتیق من النار رکھ دیا۔

۱۰۸۶۲-سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، حامد بن یحییٰ بلخی، سفیان، صعب بن حکیم بن شریک بن نملہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے ان کے دادا کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت عمر نے اونٹ کی سری اور زیتون سے میری میزبانی فرمائی۔

۱۰۸۶۳-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، بن خزیمہ عبداللہ بن عمران عابد، سفیان بن عیینہ، زیاد بن سعد، زہری سعید بن میتب کے سلسلہ سند سے ابوہریرہؓ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبویﷺ ہے، لایغلق الرهن من صاحبه له غنمه وعليه غرمه" گروی رکھی ہوئی چیز روکی نہیں جاسکتی صاحب غنم کو غنم ملے گی اور اس پر اس کا تاوان واجب ہوگا۔

۱۰۸۶۴-سلیمان بن احمد، احمد بن رشدین، ابوصالح حرانی، سفیان بن عیینہ، جامع بن ابی راشد، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے آپؐ نے سب کو پاش پاش کر دیا۔

۱۰۸۶۵-سلیمان بن احمد، محمد بن علی صائغ، ابراہیم بن محمد شافعی، سفیان، اعمش، شقیق کے سلسلہ سند سے عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔

۱۰۸۶۶-سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، محمد بن سلام جمحی، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، یحییٰ بن جعدہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ مدینہ آمد کے موقع پر آپ نے بشمول ابن مسعود کچھ صحابہؓ کے نام جگہیں عطا کیں۔ کچھ لوگوں نے عرض کیا آپ نے ان (ابن مسعود) کو ہم سے زیادہ دیا! آپ نے فرمایا پھر تو میری بعثت بے فائدہ ثابت ہوگی اگر میں ظلم کروں نیز کمزور کا حق دبانے والی قوم کی عند اللہ کوئی حیثیت نہیں ہے۔

۱۰۸۶۷-ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن غالب، ابراہیم بن بشار، سفیان، عمرو بن دینار، ابن شہاب، یزید بن اصم کے سلسلہ سند سے حضرت میمونہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے حج کا احرام کھول کر مجھ سے صحبت فرمائی۔

۱۰۸۶۸-ابوبکر، محمد بن غالب، ابراہیم بن بشار، سفیان، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آپؐ، شیخین اور حضرت عثمان کو نماز میں الحمد للہ رب العالمین سے قراۃ شروع کرتے دیکھا۔

۱۰۸۶۹-قاضی ابواحمد محمد بن احمد، ابراہیم، حسین بن اسماعیل اسحاق بن بہلول، یحییٰ بن حسین، ابن عیینہ، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ سے سلامتی اور مغفرت طلب کرنے والے کو اللہ سلامتی اور مغفرت عطاء کرتا ہے۔[1]

۱۰۸۷۰-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، قتیبہ، سفیان، سہی، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ سوء قضاء شماتت اعداء، درک شقاء اور جہد بلاء سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۰۸۷۱-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن حماد، ابن عیینہ، ابوزناد، اعرج کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، اے صحابہ دین کے دسویں حصہ پر عمل نہ کرنا بھی تمہارے لئے ہلاکت کن ہے اور ایک زمانہ میں اتنا عمل بھی باعث نجات ہوگا۔[2]

۱۰۸۷۲-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن زبیر، حمیدی، سفیان، عمرو بن دینار، یحییٰ بن جعدہ، عبداللہ بن عمرو قاری کے سلسلہ سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ خدا کی قسم آپؐ نے فرمایا جنابت کی حالت میں صبح کرنے والا روزہ افطار کرے۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة ٢، ١٣٢، ١٨٤، ١٨٥، ١٨٦، ١٨٧. كتاب المساجد ٣٠٧، ٣٠٨. وصحيح البخاري ٣٣/٢، ٢٢٠/٤. والفتح الباري ٩٢/٢.

[2] اتحاف السادة المتقين ٢٧٠/٨. والعلل المتناهية ٣٢٩/٢. والكامل لابن عدى ٢٨٣/٧. وكنز العمال ٢٨٦٣٠.

۱۰۸۷۳-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ ومحمد بن احمد بن حسن بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، حمزہ بن مغیرہ کوفی، سہیل بن ابی صالح کے سلسلہ سے فرمان نبوی ہے میری قبر کو بت خانہ مت بنانا اللہ نے ایسی قوم پر لعنت کی ہے جو اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیں۔[۱]

۱۰۸۷۴-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن زبیری، حمیدی، سفیان، ابراہیم بن یحییٰ بن ابویعقوب، حکم بن ابان، عکرمہ کے سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے حضرت جبرائیل سے قرآنی آیت فلما قضیٰ موسیٰ کے بابت دریافت کیا تو جواب دیا کہ دونوں مدتوں میں سے زیادہ تام والی مکمل کی تھی۔[۲]

۱۰۸۷۵-سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر جدی، حرملہ بن یحییٰ ابن وہب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن حارث، ابومجیرہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ زاہد کودیتا ہے اور کم گو ہے تو اس کا قرب اختیار کرو کیونکہ اس سے تمہیں حکیمانہ باتیں حاصل ہوں گی۔

۱۰۸۷۶-ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، محمد بن عبداللہ بن عامر، قتیبہ بن سعید، سفیان، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپؐ نے بنی سلمۃ سے ان کے سردار کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا ہمارے سردار جد بن قیس ہیں جو بخیل ہیں آپ نے فرمایا بخل سب سے بڑا مرض ہے اس لئے اب تمہارے سردار عمرو بن جموح ہوں گے۔[۳]

۱۰۸۷۷-فاروق خطابی، سلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حسان بن بلال مزنی کے سلسلہ سند سے عمار یاسر کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے وضو میں ڈاڑھی کا خلال فرمایا۔

۱۰۸۷۸-سلیمان بن احمد، محمد بن تمار، ابراہیم بن بشار، سفیان، یزید بن عبداللہ ابی بردہ کے سلسلہ سند سے ابوموسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے تم سب محافظ ہو اور تم میں سے ہر ایک سے قیامت کے روز باز پرس ہوگی۔[۴]

۱۰۸۷۹-ابوبکر بن خلاد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو اشجعی، سفیان بن عیینہ، یعقوب بن عطاء بن ابی رباح، عمرو بن شعیب عن ابیہ، جدہ کے سلسلہ سند سے فرمان رسول ہے کہ مسلمان و کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔[۵]

۱۰۸۸۰-ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی، ابوحسن دارقطنی، سہل بن مرزبان بن محمد ابوفضل تمیمی فارسی عبداللہ بن زبیر حمیدی، سفیان بن عیینہ، منصور زہری، عدوہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کر کے اس سے فرمایا تجھ سے حسین میں نے کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ تیری وجہ سے میں لوگوں کا مؤاخذہ کروں گا اور تیری ہی وجہ سے انہیں عطا کروں گا۔ اس کے بعد فرمایا نفس پر قابو پانے والے کی من جانب اللہ حفاظت کی جاتی ہے اور اللہ کا مطیع اس کے نافرمان سے اعز ہوتا ہے اور فرمایا کہ مختلف لباسوں میں ملبوس صبح وشام رب کی نعمتوں میں مست افراد میری امت کے بدترین افراد ہیں اور برائی پر استغفار کرنے، نیکی پر خوش ہونے اور سفر میں قصر وافطار کرنے والے میری امت کے بہترین افراد ہیں۔[۶]

۱۔ سنن أبی داؤد، کتاب المناسک باب ۹۹. و کنز العمال ۲۱۹۹.
۲۔ مسند الحمیدی ۵۳۵. ولسان المیزان ۱/۳۱۶.
۳۔ الدر المنثور ۲/۱۹۷.
۴۔ صحیح البخاری ۲/۶. ۳/۱۹۶. ۴/۶. ۷/۳۴. ۴۱. ۹/۷۷؟ وفتح الباری ۲/۳۸۰. ۵/۱۸۱. ۹/۲۵۴. ۲۹۹.
۵۔ صحیح البخاری ۸/۱۹۴. صحیح مسلم، کتاب الفرائض ۱. وفتح الباری ۱۲/۵۰، ۵۳.
۶۔ المستدرک ۲/۴۵۴. والتاریخ الکبیر ۲/۹۲. وتاریخ بغداد ۱۳/۳۰. وتاریخ ابن عساکر ۵/۳۰۰. ومیزان الاعتدال ۸۲. ولسان المیزان ۵/۱۳۷۹. واللآلی المصنوعۃ ۱/۶۸. وکشف الخفا ۱/۲۷۵. والفوائد المجموعۃ ۴۷۸. وتذکرۃ الموضوعات ۲۸. والکامل لابن عدی ۲/۲۲۷۳.

(۳۹۱) لیث بن سعد[۱]

۱۰۸۸۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابوحفص عمر بن سلمہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار لیث بن سعد نے ایک مسئلہ بیان کیا۔ ایک شخص نے ان سے کہا کہ آپ کی کتاب میں تو اس کے خلاف لکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کتاب میں غلطی ہو سکتی ہے۔

۱۰۸۸۲-محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، احمد بن اسماعیل صیدفی، یحییٰ بن عثمان، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے امام شافعی کا قول نقل کیا ہے کہ لیث بن سعد مالک بن انس سے بڑے متبع سنت تھے۔

۱۰۸۸۳-محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن موسیٰ حضرمی، علان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے ابوصالح کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت مالک نے ہمیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ ہم نے آپس میں کہا ہمارے سردار لیث بن سعد تو ایسے نہیں ہیں۔ مالک بن انس ہماری بات سن کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نے مجھے ایسے شخص کی مشابہت دی ہے کہ ہمارے درمیان بہت فرق ہے۔ ایک بار میں نے ان سے کپڑے رنگنے کے لئے زرد رنگ منگوایا۔ انہوں نے وہ اتنی مقدار میں دیا کہ اس سے ہم نے اپنے اور اپنے ہمسایوں کے کپڑے رنگ لئے اور باقیماندہ ایک ہزار دینار میں ہم نے فروخت کیا۔

۱۰۸۸۴-ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن اسحاق، ابورجاء قتیبہ بن سعد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم نے اسکندریہ سے واپسی پر لیث بن سعد کے ساتھ تھے، ان کے ساتھ تین کشتیاں تھی۔ ایک میں کھانا دوسری میں اہل وعیال اور تیسری میں ان کے مہمان تھے۔

۱۰۸۸۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ولید بن ابان ابوحاتم، سلیمان بن منصور بن عمار کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے سامنے ایک خاتون نے اپنے شوہر کی شکایت کرتے ہوئے لیث سے شہد طلب کیا، لیث نے ابوقسیمہ سے اس خاتون کو ایک سو بیس رطل شہد دلوایا۔

۱۰۸۸۶-محمد بن علی، عبداللہ بن کوتہ اصفہانی، حسن بن یزید کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن حماد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک خاتون نے چھوٹے پیالہ میں اپنے بھائی کے لئے لیث سے شہد طلب کیا، لیث نے غلام سے کہا اسے شہد کا ایک مشکیزہ دیدو کیونکہ اس نے اپنی شان کے مطابق مانگا اور ہم نے اپنی شان کے مطابق دیا کیونکہ میں ایک اصبہانی انسان ہوں۔

۱۰۸۸۷-عمرو بن شاہین، ابن ابی داؤد کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ قتیبہ بن سعید نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک خاتون شہد کے لئے لیث کے پاس آئی اس کے بعد انہوں نے گزشتہ روایت کی مثل روایت کیا۔

۱۰۸۸۸-محمد بن حیان، ابومسلم بزاز، قاسم بن موسیٰ وراق، محمد بن موسیٰ صائغ کے سلسلہ سند سے منصور بن عمار کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار جامع مسجد میں میں نے بات کی، دو نوجوان مسجد میں آئے اور انہوں نے سوال کیا کہ یہ بات کرنے والا کون تھا لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، انہوں نے مجھ سے کہا اے ابوالحارث جواب دو، میں خاموش رہا اس کے بعد میں لیث کے پاس گیا میں نے سلام کیا تو انہوں نے مجھے مسجد میں کی جانے والی بات کے اعادہ کا حکم دیا۔ میں نے اسی بات کا اعادہ کیا جس میں جنت کا ذکر بھی کیا تھا میری بات

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۵۱۷. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۰۵۳. والجرح ۷/ت ۱۰۱۵. والمیزان ۳/ت ۶۹۹۸. وتهذیب الکمال ۲۴/۲۵۵.

کے ختم ہونے کے بعد ان پر گریہ طاری ہوگیا۔ پھر انہوں نے مجھے ایک ہزار دینار دیئے، اس کے بعد دوسری بار میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان کے سامنے وہی بات دہرائی تو پھر ان پر گریہ طاری ہوگیا جب سکون ہوا تو انہوں نے مجھے پانچ سو دینار دیئے، پھر ایک موقع پر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پھر اسی بات کا مجھے حکم دیا میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور ان پر پہلے کی مانند گریہ طاری ہو گیا، اس بار انہوں نے تین سو دینار، کچھ چادریں دی اور ایک باندی دی۔

۱۰۸۸۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ولید بن ابان، ابو حاتم سلیم بن منصور کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں لیث کے پاس گیا۔ ایک خادم ان کی مالش کر رہا تھا اس کے جانے کے بعد انہوں نے مصلٰی کے نیچے سے ایک بٹوہ نکال کر مجھے دیدیا، اس میں ایک ہزار دینار تھے اور فرمایا اے ابو سری اسے میرے لڑکے سے پوشیدہ رکھنا۔

۱۰۸۹۰-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے بیس سال تک لیث کو اکیلے کھانا کھاتے نہیں دیکھا اور گوشت کے کھانے سے تو ان کی طبیعت خراب ہو جاتی تھی۔

۱۰۸۹۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن صبیح اسماعیل بن یزید کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول نقل کیا کہ لیث بن سعد اہل اصبہان سے تھے۔

مؤلف کتاب نے عبداللہ، ابوحسن بن طحان، ابن زغبہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ لیث بن سعد فرمایا کرتے تھے اے لوگو اہل اصبہان سے بھلائی کرو کیونکہ میرا تعلق انہی میں سے ہے۔

۱۰۸۹۲-سلیمان بن احمد، احمد، بن یحیٰی حضرمی، عبدالملک بن شعیب بن لیث بن سعد کے سلسلہ سند سے اسد بن موسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں پراگندہ حالت میں لیث کے پاس گیا، واپسی میں غلام کے ذریعے انہوں نے مجھے ایک بٹوہ ایک سو دینار کا دیا اور کہا کہ لیث نے کہا ہے کہ اس رقم سے آپ کی حالت تبدیل ہو جائے گی، میں نے کہا کہ سید ہونے کی وجہ سے اس رقم کا قبول کرنا میرے لئے صحیح نہیں ہے، لیث نے فرمایا کہ یہ صدقہ نہیں بلکہ ہدیہ ہے میں نے پھر بھی اس کی قبولیت سے معذرت کی، انہوں نے فرمایا آپ جسے مناسب سمجھیں اسے دیدیں چنانچہ میں نے ایک جماعت پر اس رقم کو صدقہ کر دیا۔

۱۰۸۹۳-سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبدالرحمن بن صالح کے سلسلہ سند سے لیث بن سعد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میری آمد پر ہارون الرشید نے مجھ سے سوال کیا کہ اے لیث تمہارے شہر کی درستگی کس میں ہے؟ میں نے کہا کہ دریائے نیل کے جاری ہونے میں اسماعیل رملی کے سلسلہ سند سے ابن ربیع کا قول نقل کیا ہے کہ لیث بن سعد کی سالانہ آمدنی اسی ہزار دینار تھی۔

۱۰۸۹۴-عمر بن عبداللہ بن سہل، محمد بن احمد بن یزید زہری، ابان بن یزید، سلیم بن منصور کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ لیث بن سعد کی سالانہ آمدنی پچاس ہزار دینار تھی۔

۱۰۸۹۵-سلیمان بن احمد، عبدالملک بن یحیٰی بن بکیر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن لہیعہ کے گھر جلنے کی وجہ سے میں نے انہیں ہزار دینار دیئے امام مالک نے کھجور کا ایک طبق لیث کو ہدیہ کیا لیث نے اسی طبق میں ایک ہزار دینار رکھ کر انہیں واپس کر دیا۔ اسی طرح ایک بار لیث نے منصور بن عمار قاضی کو ایک ہزار دینار دیئے۔

۱۰۸۹۶-عمر بن شاہین، ابن ابی داؤد، قتیبہ بن سعید کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مثل نقل کیا۔

۱۰۸۹۷-محمد بن احمد بن محمد جرجانی، ابوعلی حسن بن ملیح طریفی کے سلسلہ سند سے ہارون الرشید کے خادم لولو کا قول نقل کیا ہے کہ ہارون رشید اور زبیدہ کے درمیان وقتاً فوقتاً مکالمہ ہوتا رہتا تھا۔ ایک روز ہارون نے زبیدہ سے کہا اگر میں اہل جنت سے نہ ہوں تو تجھے طلاق ہے۔ اس کے بعد ہارون بہت نادم و پریشان ہوا، اس کے دفع کے لئے اس نے شہر کے فقہا کو جمع کیا اور ان کے سامنے اپنا مسئلہ رکھا سب

نے جواب دیا کہ طلاق کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے، اس کے بعد ہارون نے پورے ملک کے فقہا کو جمع کیا اور ان سے مسئلہ دریافت کیا۔ ایک کے علاوہ سب نے جواب دیا کہ آپ کی اہلیہ کو طلاق ہوگئی، جب سب چلے گئے تو ہارون کے خادم نے اس بزرگ سے سکوت کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا کہ میں ہارون سے تنہائی میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ ہارون نے خادم کے علاوہ سب کو باہر کر دیا اور اس بزرگ سے گفتگو کرنے کو کہا تو اس بزرگ نے ہارون سے امان طلب کی، ہارون نے امان دیدی اس کے بعد انہوں نے قرآن منگوا کر ہارون سے کہا سورہ رحمٰن کھولو ہارون نے سورۂ رحمٰن کھول دی، پھر انہوں نے ہارون کو اس کی قرأت کا حکم دیا ہارون قرأت کرتے کرتے جب اس آیت "ولمن خاف مقام ربه جنتان" پر پہنچا تو انہوں نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا انہوں نے ہارون سے کہا اس آیت میں قیامت کے روز خوف خدا رکھنے والے شخص کے لئے دو جنتوں کا وعدہ کیا گیا ہے کیا آپ میں یہ بات نہیں ہے؟ ہارون نے کہا کہ مجھ میں یہ بات ہے، انہوں نے کہا جب آپ میں یہ بات ہے تو پھر آپ کی اہلیہ مطلقہ نہیں ہوئی اس بات کو سنتے ہی سب میں خوشی کی لہر دوڑ گئی زبیدہ نے باپردہ ہوکر یہ ساری گفتگو سنی اس موقع پر ہارون نے اس بزرگ کو تحفہ تحائف، خادم اور دیگر انعامات دیکر بڑی عزت و احترام سے رخصت کیا، یہ بزرگ لیث بن سعد ہی تھے۔

۱۰۸۹۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن سعید، لیث بن سعد، عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے جابر بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کشمش، کھجور اور کچی پکی کھجور کی نبیذ سے منع فرمایا۔

۱۰۸۹۹-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوالنصر، ہاشم بن قاسم، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیٰی حلوانی، احمد بن یونس، لیث بن سعد، عبداللہ بن ابی ملیکہ کے سلسلہ سند سے مسور بن مخرمہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز آپؐ نے منبر پر فرمایا بنی ہاشم نے اپنی لڑکی علی بن ابی طالب کے نکاح میں دینا چاہی لیکن میں نے منع کرتے ہوئے کہا میری بیٹی میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے، اسے ایذا دینے والا مجھے ایذا دینے والا ہے اس کا خیال رکھنے والا میرا خیال رکھنے والا ہے۔[1]

۱۰۹۰۰-ابوبکر بن خلاد، حارث، یونس بن محمد مؤدب، لیث بن سعد، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ حاطب کے غلام نے آپؐ سے اپنے آقا حاطب کے بارے میں شکایت کی اس نے آپ سے سوال کیا کہ حاطب مجھے تکلیف دینے کی وجہ سے دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ حاطب شرکاء بدر و حدیبیہ میں سے ہیں۔[2]

۱۰۹۰۱-محمد بن جعفر بن ہیثم، احمد بن خلیل برجلانی، یونس بن محمد مؤدب، لیث بن سعد، عمرو بن حارث، ابویونس کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے اللہ کی طرف سے صبح وشام باری باری فرشتے تمہاری حفاظت کے لئے آتے ہیں۔ نماز فجر وعصر میں ان کا اجتماع ہوتا ہے جب وہ دربار الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ ان سے اپنے بندوں کے بارے میں سوال کرتا ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ ہم نے انہیں ہر وقت نماز میں مشغول پایا۔[3]

۱۰۹۰۲-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوسلمۃ منصور بن سلمۃ، لیث بن سعد، یزید بن ہاد، ابن شہاب، ابوسلمۃ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے میں ایک دن میں ستر سے زائد دفعہ استغفار کرتا ہوں۔[4]

۱۰۹۰۳-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبدالرحمٰن مقری، لیث بن سعد، ابن شہاب کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول نقل

۱۔ صحیح البخاری ۴۷/۷. وصحیح مسلم، کتاب الفضائل ۹۳. وفتح الباری ۳۲۷/۹.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۳۶.

۳۔ فتح الباری ۳۵/۲.

۴۔ صحیح البخاری ۸۳/۸. ومسند الامام أحمد ۳۴۱/۲.

کیا ہے کہ ایک بار آپؓ گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے جس کی وجہ سے آپؓ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔

۱۰۹۰۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن اسحاق حسینی، لیث بن سعد، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا جنبی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کے وضوء کی طرح وضو کر کے سو جاؤ۔[۱]

۱۰۹۰۵-قاسم حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، لیث بن سعد، یزید بن ابی حبیب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن حارث زبیدی کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے قبلہ کی طرف پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔[۲]

۱۰۹۰۶-حبیب بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن عبداللہ بن یونس، لیث بن سعد، عبدالرحمٰن بن قاسم، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں آپؐ کے محرم ہونے اور احرام کھولنے کے وقت خوشبو لگاتی تھی۔

۱۰۹۰۷-محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہیثم بلدی، آدم بن ابی ایاس، لیث بن سعد، محمد بن عجلان، سہیل بن ابی صالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ کا فرمان ہے: ہر فرض کے بعد ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۴ بار اللہ اکبر اور ایک بار لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر پڑھنے سے انسان کے تمام گناہ اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں معاف ہو جاتے ہیں۔[۳]

۱۰۹۰۸-ابوبکر بن خلاد، احمد بن ابراہیم بن ملحان، یحییٰ بن بکیر، لیث بن سعد، یزید بن حبیب، خالد بن کثیر، ہمدانی سری بن اسماعیل کوفی، شعبی کے سلسلہ سند سے نعمان بن بشیر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے گندم، جو، کشمش، کھجور اور شہد سے شراب تیار کی جاتی ہے اور میں ہر نشہ آور شیء سے منع کرتا ہوں۔[۴]

۱۰۹۰۹-سلیمان بن احمد مبکر بن سہل، شیب بن یحییٰ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، ہشام بن سعد، محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ، ابو امامہ انصاری کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن انیس کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے شرک، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم اکبر الکبائر سے ہے اور قسم توڑنے والے کے قلب میں قیامت کے روز ایک سیاہ نکتہ ہوگا۔[۵]

۱۰۹۱۰-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابوصالح عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے دائیں ہاتھ سے پانی لے کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر فرمایا آپؐ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۳۹۲) علی بن صالح اور حسن بن صالح

۱۰۹۱۱-سلیمان بن احمد، قاسم بن زکریا مطرز، عبداللہ بن ہاشم طوسی، کے سلسلہ سند سے وکیع بن جراح کا قول نقل کیا ہے کہ علی اور حسن صالح بن حی کے صاحبزادے تھے، دونوں بھائی اور والدہ باری باری اور علی کے انتقال کے بعد صرف حسن شب بیدار رہتے تھے۔

۱۰۹۱۲-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن یحییٰ واسطی، محمد بن بشیر، عبدالقدوس بن بکر بن خنیس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ علی حسن سے افضل تھے۔ وہ قاری قرآن تھے دونوں بھائی شب بیدار اور صائم النہار تھے علی کے انتقال کے بعد ان کے گدی نشین

۱۔ مسند الامام أحمد ۱/۴۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۱۰۵. ومجمع الزوائد ۱/۲۷۴. وکنز العمال ۴۱۳۳۱.

۲۔ سنن ابن ماجة ۳۱۷. ومسند الامام أحمد ۴/۱۹۱. والمصنف لابن أبی شیبة ۱/۱۵۱. ونصب الرایة ۲/۱۰۳.

۳۔ فتح الباری ۱۱/۱۳۵.

۴۔ سنن الترمذی ۱۸۷۲. وسنن ابن ماجة ۳۳۷۹. ومسند الامام أحمد ۴/۲۶۷. والمستدرک ۴/۱۴۸. ومشکاة المصابیح ۳۶۴۷. وسنن الدارقطنی ۴/۲۵۳.

۵۔ سنن الترمذی ۳۰۲۰. ومسند الامام أحمد ۳/۴۹۵. ومشکاة المصابیح ۳۷۷۷. والدر المنثور ۲/۱۴۷.

بے حسن شب بیداری کی وجہ سے حیۃ الوادی (جنگل کے سانپ) سے مشہور تھے، کسی کی کوئی چیز قبول نہیں کرتے تھے، ایک بار مسجد میں ان کے بچہ نے بھوک کی شکایت کی، خادم کو اپنی باندی کے پاس بھیجا کہ اس سے کاتا ہوا سوت لے کر بازار میں فروخت کر کے بچوں کے لئے کچھ خرید لاؤ، چنانچہ خادم ان کے حکم کی تعمیل کر کے ان کے بچوں کے لئے بازار سے کچھ خرید لایا ان کی اہلیہ نے کھانا تیار کر کے خادم اور بچوں کو کھلا دیا اور ان کے لئے رکھدیا۔

۱۰۹۱۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن بحر، احمد بن ابی الحواری، سلیمان دارنی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حسن بن صالح سب سے زیادہ خوف خدا رکھنے والے تھے۔ایک شب عم یتساء لون پڑھتے پڑھتے بے ہوش ہو گئے اور اسی حالت میں صبح ہو گئی۔

۱۰۹۱۴-ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ابی، سلیمان بن ادریس مقری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حسن نے خواہش کے باوجود مچھلی سے ہاتھ کھینچ لیا۔دریافت کرنے پر فرمایا اس کے بطن پر ہاتھ رکھنے کی وجہ سے مجھے یاد آیا کہ مرنے کے بعد سب سے پہلے بطن ہی بدبودار ہوتا ہے اس لئے میں نے اسے نہیں کھایا۔

۱۰۹۱۵-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، محمد بن عیسیٰ، ابونعیم کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حسن نے کسی دیوار کی مٹی سے ہاتھ صاف کر لئے، بعد میں انہوں نے صاحب دیوار سے اس کی اجازت لی۔

۱۰۹۱۶-ابومحمد، اسحاق بن احمد، حجاج بن حمزہ، ابویزید کے سلسلہ سند سے عباد ابوعتبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حسن نے ہمیں باندی فروخت کرنے کے لئے بھیجا، ہم سے کہا کہ اس کے خریدار کو بتا دینا کہ ایک بار اس کے ناک سے خون آیا تھا۔

۱۰۹۱۷-ابومحمد، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن حلف کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار حسن نے بازار سے گزرتے ہوئے فرمایا، لوگ اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہیں حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کی موت آ جائیگی۔

۱۰۹۱۸-عبداللہ بن محمد، اسحاق بن احمد، حجاج، ابونعیم کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ انسان زبان کو محفوظ رکھنے کے بعد سب سے بڑا متقی ہے۔

۱۰۹۱۹-محمد بن علی، ابویعلی موصلی، عثمان بن ابی شیبہ حمید بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ ایک وقت تھا کہ میں بالکل خالی ہاتھ تھا اور اب گویا کل دنیا کا مالک ہوں۔

۱۰۹۲۰-ابوعثمان محمد بن احمد بن نضر، ولید بن احمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن یحییٰ واسطی، محمد بن داؤد بن عبداللہ، یحییٰ بن یونس کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ نماز اور قبرستان جانے کے وقت میں بے ہوش ہو جاتا ہوں۔

۱۰۹۲۱-احمد بن اسحاق، احمد بن علی جارود، علی بن منذر کے سلسلہ سند سے حسن بن صالح کا قول نقل کیا ہے کہ میرے بھائی علی نے موت کے وقت نظر اٹھا کر دیکھا پھر قرآنی آیت مع الذین انعم اللہ الخ، پڑھی اس کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔

۱۰۹۲۲-عبداللہ بن محمد، عبدان بن احمد، ابوبکر بن خلاد، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے علی بن صالح کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک روز خواب دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہو گئی ہے لوگوں کو نیکیوں کا دس گنا ثواب مل رہا ہے اور دنیا میں نصف درہم صدقہ کے عوض میری نجات ہو گئی ہے۔

۱۰۹۲۳-ابومحمد بن حیان، ابومحمد بن ابوحاتم، احمد بن سنان، موسیٰ بن داؤد کے سلسلہ سند سے حمید رواسی کا قول نقل کیا ہے کہ میرے سامنے ایک شخص نے حسن وعلی کے سامنے قرآنی آیت "لایحزنھم الفزع الاکبر" پڑھی اس کے سنتے ہی علی کا چہرہ زرد ہو گیا اور انہوں نے کہا اے حسن! قیامت میں ہولنا کی در ہولنا کی ہوگی، حسن کا بھی چہرہ زرد ہو گیا ان کی چیخ نکلتے نکلتے بچ گئی۔

۱۰۹۲۴-عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، یحییٰ بن معین، یحییٰ بن آدم کے سلسلہ سند سے حسن بن صالح کا قول نقل کیا ہے

کہ قرآنی آیت "قلت للناس اتخذوني وامي الٰهين من دون الله" کے نزول کی وجہ سے حضرت عیسیٰ کے جوڑ کمزور ہو گئے تھے۔

۱۰۹۲۵-عبداللہ بن حسن، محمد بن اسماعیل، یحییٰ بن معین، یحییٰ بن آدم کے سلسلہ سند سے حضرت حسن کا قول نقل کیا ہے کہ جب حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو قرآنی آیت "انها ان تک مثقال حبة من خردل" سنائی تو اسی میں غور وفکر کی وجہ سے ان کی وفات واقع ہوگئی۔

۱۰۹۲۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن رستم، احمد بن یحییٰ صوفی، ابوغسان کے سلسلہ سند سے حسن بن صالح کا قول نقل کیا ہے کہ نیکی بدن میں قوت، قلب میں نور، بصارت میں تیزی اور برائی بدن میں کمزوری، قلب میں ظلمت اور بصارت میں کمی کا سبب ہوتی ہے۔

۱۰۹۲۷-عبداللہ بن محمد، علی بن رستم، احمد بن یحییٰ، ابونعمان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ شب وروز ہر جدید شے کو پرانی اور ہر بعید کو قریب کرنے والے ہیں، ہر وعدہ وعید کو لانے والے ہیں نیز شب وروز انسان سے کہتے ہیں کہ ہمیں غنیمت سمجھ! نامعلوم تیری زندگی میں مزید شب وروز آئینگے یا نہیں۔

۱۰۹۲۸-احمد بن موسیٰ، یوسف بن محمد مؤذن صاغانی، یحییٰ بن ابی بکیر کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو اللہ کی ذات پر یقین کامل سے قبل تمہارا فقیہ بننا ناممکن ہے۔

۱۰۹۲۹-ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن یعقوب، محمد بن یوسف جوہری، ابوغسان نہدی کے سلسلہ سند سے حسن کا قول نقل کیا ہے کہ ابلیس نیکی کے ذریعہ انسانوں کو گمراہ کرتا ہے۔

۱۰۹۳۰-احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، احمد بن یونس کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حسن نے قرآنی آیت "بما اسلفتم في الايام الخالية" کی تشریح میں فرمایا کہ "الايام الخالية" سے روزہ کے ایام مراد ہیں۔

۱۰۹۳۱-ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس سامی، عبداللہ بن داؤد خرینی، علی بن صالح، سماک بن حرب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے: اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری حدیث سن کر آگے ایسے شخص کو پہنچائی جو اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے اور اس نے آگے ایسے شخص کو پہنچائی جو اس سے زیادہ اس کو سمجھنے والا ہے، کیونکہ بہت سے فقہ (حدیث) کے حامل فقیہ نہیں ہوتے۔[1]

۱۰۹۳۲-سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، اسماعیل بن عمر بجلی، حسن وعلی، ابیہما، شعبی، ابوبردہ ابن ابوموسیٰ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے تین شخصوں کو دہرا ثواب ملتا ہے، اپنی مملوکہ کی احسن طریقہ سے تعلیم وتربیت کرکے اس کی شادی کرنے والا شخص (۲) اہل کتاب میں سے آپ پر ایمان لانے والا شخص (۳) اللہ اور اپنے مولیٰ کا حق ادا کرنے والا شخص۔[2]

۱۰۹۳۳-ابی وعبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمر بجلی، وابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، احمد بن یونس، حسن بن صالح، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا ہے۔[3]

۱۰۹۳۴-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم، مساور ومحمد بن عمر بن بحر بن سلم، احمد بن حسن بن راشد، علی بن جعد، حسن بن صالح، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ سوار و پیادہ پا قباء کی زیارت کرتے تھے۔

۱ـ سنن أبي داؤد ۳۶۶۰. وسنن الترمذی ۲۶۵۶. ۲۶۵۷. وسنن الدارمی ۱/۷۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۱۵۸. والسنة لابن أبي عاصم ۱/۴۵. واتحاف السادة المتقین ۸/۲۶۳.　۲ـ صحیح البخاری ۴/۱۷۴.

۳ـ سنن النسائی ۷/۳۰۶. وسنن ابن ماجة ۲۷۴۷، ۲۷۴۸. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۲۹۲. ومسند الامام أحمد ۲/۹، ۷۹، ۱۰۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۴۸. وتاریخ بغداد ۴/۹۳، ۲۹۲. وتاریخ أصبهان ۱/۹۵، ۱۷۱، ۲۴۷، ۲/۹۵، ۱۲۴.

۱۰۹۳۵-حبیب بن حسن، عبداللہ بن ابراہیم اکفانی، اسحاق بن بہلول، سوید بن عمرو کلبی، حسن بن صالح، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے کوڑا گھر میں نظر آنے والی جگہ پر لٹکاؤ۔[۱]

۱۰۹۳۶-محمد بن احمد بن حمدان، محمد بن ہارون بن حمید، اسحاق بن بہلول، سوید بن عمرو، حسن بن صالح، عبداللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے اپنے اہل سے عصا مت ہٹاؤ اور ان کو اللہ سے ڈراتے رہو۔[۲]

۱۰۹۳۷-فضل بن محمد بن عبداللہ اصبہانی، محمد بن اسحاق تستری، حسن بن علی بن عفان، یحیی بن فضیل، حسن بن صالح، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ کی سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ میں رات کو جنبی ہو جاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: وضوء کرو اور اپنی شرم گاہ دھو کر سو جاؤ۔[۳]

۱۰۹۳۸-ابوبکر بن خلاد، سعد بن محمد ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن حکیم، حمید بن عبدالرحمٰن، حسن بن صالح، سماک بن حرب، جابرؓ بن سمرۃ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی جو کبوتر کے انڈے کی مانند بڑی تھی۔

۱۰۹۳۹-ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبۃ، عبیداللہ بن موسیٰ، حسن بن صالح، سماک بن حرب کی سند سے حضرت جابرؓ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کہ آپ نے بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی۔

۱۰۹۴۰-سلیمان بن احمد وقاضی ابواحمد وابومحمد وابومؤلف، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو بجلی، حسن بن صالح، ابی یعقوب کی سند سے ابن ابی اوفیؓ کا فرمان منقول ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوے کیے اور ہم ٹڈیاں کھاتے تھے۔

۱۰۹۴۱-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، سری بن یحی، قبیصہ بن عقبہ، حسن بن صالح، ابی یعفور کے سلسلہ سند سے حضرت ابن ابی اوفی کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جنازہ کی نماز پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔

۱۰۹۴۲-قاضی ابواحمد وعبداللہ بن محمد، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، حسن بن صالح، عبداللہ بن محمد بن عقیل، حضرت جابرؓ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام اپنے مالکوں یا اپنے اہل خانہ کی اجازت کے بغیر شادی رچالے وہ زانی ہے یا بدکار ہے۔[۴]

۱۰۹۴۳-مؤلف کتاب نے ابی، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، حسن بن صالح، حارثہ بن محمد بن عمرہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ اگر آپ کو معلوم ہو جاتا کہ میرے بعد فتنوں کا کیا حال ہوگا تو آپ بنی اسرائیل کی خواتین کی طرح انہیں مساجد جانے سے منع فرما دیتے۔

۱۰۹۴۴-احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، ابونعیم حسن بن صالح، عاصم بن عبیداللہ، سالم کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سفر میں آپ ﷺ کو خفین پر مسح کرتے دیکھا۔

۱۰۹۴۵-محمد بن احمد بن علی بن مخلد، احمد بن ہیثم، ابونعیم، حسن بن صالح، جابر، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔[۵]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۳۴۴، ۳۴۵. ومجمع الزوائد ۸/ ۱۰۶. والمصنف لعبد الرزاق ۱۷۹۶۳. وتاریخ بغداد ۱۲/ ۲۰۳. وکشف الخفا ۲/ ۸۲. والفوائد المجموعۃ ۱۳۷. وتذکرۃ الموضوعات ۱۳۰.

۲۔ مجمع الزوائد ۸/ ۱۰۶. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۴۴.

۳۔ صحیح البخاری ۱/ ۷۲، ۸۰. وصحیح مسلم، کتاب الحیض ۲۵. وفتح الباری ۱/ ۳۷۹.

۴۔ سنن الترمذی ۱۱۱۱، ۱۱۱۲. وسنن أبی داؤد ۲۰۷۸. وسنن الدارمی ۲/ ۱۵۲. وسنن ابن ماجۃ ۱۹۶۰. ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۷۷. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۴/ ۲۶۱. والسنن الکبری للبیہقی ۷/ ۱۲۶.

۵۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۳۳۹. والسنن الکبری للبیہقی ۲/ ۱۶۰، ۱۶۱. ومجمع الزوائد ۲/ ۱۱۱. وسنن الدار قطنی ۱/ ۳۲۳، ۳۲۶. وسنن ابن ماجۃ ۸۵۰. والمصنف لعبد الرزاق ۲۷۹۷.

۱۰۹۴۶-ابی محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، حسن بن صالح، جابر ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے اور کئی سال کیلئے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔[1]

۱۰۹۴۷-قاضی ابواحمد، وابواحمد، محمود بن احمد بن فرج، اسماعیل بن عمرو، حسن بن صالح، سہل بن ابی صالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے، نماز جمعہ سے پیچھے رہنے والا شخص چار رکعت (یعنی ظہر کی نماز) پڑھے۔[2]

۱۰۹۴۸-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن مسیب ارغیانی، ابوحمید بن محمد بن مغیرحمصی، سلمۃ عویصی، حسن بن صالح، سھیل کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

۱۰۹۴۹-قاضی، ابواحمد، محمد بن احمد، اسماعیل بن عمرو، حسن بن صالح، ابراہیم ہجری، ابواحوص کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے مسلمان کے خون کی طرح اس کے مال کی حفاظت بھی ضروری ہے۔[3]

۱۰۹۵۰-عبداللہ بن حسن بن بندار، اسماعیل صائغ، ابوغسان مالک بن اسماعیل، حسن بن صالح، سدی، عدی بن ثابت کے سلسلہ سند سے براء بن عازب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے اپنے ماموں کو جھنڈا ہاتھ میں لئے جاتے دیکھا، میں نے ان سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا کہ بحکم رسول والد کی بیوی سے نکاح کرنے والے شخص کو قتل کرنے جارہا ہوں۔

۱۰۹۵۱-ابوبکر بن طلحی، علی بن ابراہیم بن قلاص، احمد بن یونس، حسن بن صالح، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، عدی بن عمیر کندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے، اعمال صالحہ کرنے والے شخص نے اگر ایک سوئی بھی چھپالی تو خیانت ہے اور قیامت کے روز اس سے اس کے بابت باز پرس ہوگی۔[4]

۱۰۹۵۲-ابوبکر طلحی، اسماعیل بن عزنی، ابوغسانی، نہدی، حسن بن صالح، ابواسحاق، ابواسود کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

۱۰۹۵۳-ابوبکر بن خلاد، محمد بن عبداللہ بن مہران، دینوری، احمد بن یونس، حسن بن صالح، بکیر بن عامر، ابن ابی نعیم کے سلسلہ سند سے مغیرہ بن شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ نے وضو میں خفین پر مسح فرمایا، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں امر الٰہی پر عمل کر رہا ہوں۔[5]

۱۔ سنن الترمذی ۱۲۲۴، ۱۲۹۰، ۱۳۰۰، ۱۳۱۳. وسنن النسائی ۷/ ۳۹. ۲۶۷. وسنن ابن ماجة ۲۲۶. ۲۲۶۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۲۹۹. والسنن الکبری للبیهقی ۶/ ۱۳۲، ۵/ ۳۰۸. ۳۰۹، ۳۱۱. والمصنف لابن أبی شیبة ۷/ ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۴/ ۲۱۶.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة ۶۹.

۳۔ مجمع الزوائد ۴/ ۱۷۲. وسنن الدارقطنی ۳/ ۲۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۹۷. وکنز العمال ۴۰۴.

۴۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/ ۲۶. ومسند الامام أحمد ۴/ ۱۹۲. وصحیح ابن خزیمة ۲۳۳۸. والدر المنثور ۲/ ۹۲. واتحاف السادة المتقین ۶/ ۱۶۵.

۵۔ سنن أبی داؤد ۱۵۶. ومسند الامام أحمد ۴/ ۲۴۶، ۲۵۳. والسنن الکبری ۱/ ۲۷۲. ونصب الرایة ۱/ ۱۶۳. ۱۶۶. ومشکاة المصابیح ۵۲۴.

(۳۹۳) داؤد طائی بن نصیر طائی

۱۰۹۵۴-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبداللہ بن محمود بن سلمۃ بن سعید کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص کے حدیث کی بابت سوال کرنے پر داؤد طائی نے کہا کہ اسے ایک طرف کرو مجھے موت کی فکر لاحق ہے، سفیان داؤد کے اس جواب کو یاد کر کے فرماتے واقعی وہ صاحب بصیرت تھے۔

۱۰۹۵۵-ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی باتیں حکیمانہ ہوتی تھیں۔

۱۰۹۵۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم، ابویعلیٰ موصلی، محمد بن حسین برجلانی، ظفر بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے یحییٰ حمانی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی سے کہا میرا تیر اندازی سیکھنے کا شوق ہے، انہوں نے فرمایا آپ کا شوق تو بہت اچھا ہے لیکن اس میں وقت کا ضیاع ہے۔

۱۰۹۵۷-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن ابی عثمان طیالسی، عبداللہ بن احمد خراسانی کے سلسلہ سند سے داؤد طائی نے پہلے علم سمجھا، پھر سیکھا پھر اس پر عمل کیا، امام ابوحنیفہ کے ساتھ ان کی نشست ہوتی رہتی تھی ایک روز امام ابوحنیفہ کے سامنے داؤد طائی نے کسی شخص کو برا کہا امام ابوحنیفہ کو ناگوار ہوا، اس کے بعد ان میں اختلاف ہوگیا حتیٰ کہ قطع کلامی ہوگئی، اس کے بعد داؤد طائی گوشہ نشینی اختیار کر کے ہمہ تن عبادت الٰہی میں لگ گئے۔ ایک روز داؤد طائی کے دوست نے ان سے قرآنی آیت "الم غلبت الروم" کے بارے میں سوال کیا داؤد طائی سکوت اختیار کر کے گھر چلے گئے۔

۱۰۹۵۸-ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم محمد بن ادریس، ابوسفیان عبدالرحمٰن بن مطرف رواسی، وکیع بن جراح کے سلسلہ سند سے ابن سماک کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے داؤد طائی کی وفات پر فرمایا اے لوگو اہل دنیا خواہش پرستی میں لگ گئے آخرت میں شدت حساب کے ساتھ ساتھ دنیا میں ان کے بدن فکر کی وجہ سے چور چور ہوگئے، دنیا کی رغبت اہل دنیا کو دنیا و آخرت میں تھکانے والی ہے لیکن داؤد نے مستقبل کو ظاہر کی آنکھ کے بجائے قلب کی آنکھ سے دیکھا، اسی وجہ سے جہاں تک ان کی رسائی تھی وہاں تک تمہاری رسائی نہیں ہے تم ان پر اور وہ تم پر تعجب کرنے والے ہیں، جب انہوں نے تمہاری یہ صورت حال دیکھی تو وہ تم سے وحشت زدہ ہوگئے اور واقعی وہ میری نظر میں اہل دنیا سے وحشت زدہ تھے۔ اسی وجہ سے موت کے بعد اللہ نے ان سے فرمایا اے داؤد میں نے تمہاری موت کی خبر مشہور کردی اور میں تمہارے اعمال کا بدلہ دے چکا ہوں، دنیا میں لوگ آپ کی حقیقت سے بے خبر ہیں لیکن آج ہم نے اسے ظاہر کر دیا اگر آج لوگ آپ کے مقام سے واقف ہو جائیں تو وہ آپ کے طرز پر زندگی گزارنے لگیں۔

۱۰۹۵۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن عیسیٰ بن سکن، محمد بن صباح کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابن سماک نے داؤد طائی کی وفات پر فرمایا:

اے لوگو تم داؤد کے زمانہ میں ہونے کی وجہ سے بڑے خوش قسمت ہو، داؤد مرنے سے پہلے ہی مر گئے تھے وہ دو روٹی مٹکے میں ڈال کر رکھ دیتے تھے اور شب کو اسی کو نکال کر کھا لیتے تھے، لوگوں کی ناپسندیدہ اشیاء ان کی مرغوبات بن گئی تھیں، لہٰذا ان کی اتباع کرنے والے معزز و مکرم ہوں گے، آخرت میں داؤد کی طرح انعام و اکرام سے نوازے جائیں گے۔

۱۰۹۶۰-محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ، ابراہیم بن محمد تیمی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن داؤد خریبی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی سے داڑھی کے خلال نہ کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اس وقت میں فارغ نہیں ہوں۔

۱۰۹۶۱-محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ، احمد بن عمران، الاخنسی، ولید بن عتبہ کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۰۹۶۲-ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم محمد بن ادریس، محمد یحییٰ بن عمر واسطی محمد بن بشر، حفص بن عمر بن ادریس، محمد بن یحییٰ بن عمر واسطی، محمد بن بشر، حفص بن عمر جعفی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد طائی سے ڈاڑھی کے عدم خلال کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا دنیا ماتم کا گھر ہے۔

۱۰۹۶۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن خلف، اسحاق بن منصور کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی وفات کے بعد لوگ ان کے جنازہ کے ساتھ چلے، تدفین کے بعد ابن سماک نے فرمایا اے داؤد آپ شب بیدار تھے حاضرین نے متفق اللسان ہو کر ان کی تصدیق کی، فرمایا اے داؤد لوگ خسارہ میں رہے لیکن آپ نفع میں رہے اس موقع پر ابن سماک نے داؤد کے بے شمار فضائل بیان کئے اس کے بعد ابوبکر نہشل نے کھڑے ہو کر کہا اے باری تعالیٰ لوگوں نے اپنے اپنے علم کے مطابق داؤد کے فضائل بیان کئے اے اللہ ان کی مغفرت فرما اور انہیں ان کے عمل کے سپرد مت کرنا۔

۱۰۹۶۴-ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم محمد بن ادریس، محمد بن یحییٰ واسطی، محمد بن بشیر کے سلسلہ سند سے حفص بن عمر جعفی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے ایک شب دوزخ کے تذکرہ پر مبنی ایک آیت تلاوت کی، اور متعدد بار اسے پڑھا حتیٰ کہ بیمار ہو گئے پھر لوگوں نے اینٹ پر سر رکھے ہوئے انہیں مردہ پایا، ان کے بھائی اور ہمسایہ جن میں ابن سماک بھی تھے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے ابن سماک نے ان کے سر کو دیکھ کر فرمایا اے داؤد تو نے قراء کو رسواء کر دیا ان کے جنازہ کے ساتھ بے شمار لوگ چلے اس موقع پر ابن سماک نے ان کے کچھ فضائل پر روشنی ڈالی لیکن ابوبکر بن عیاش نے کہا اے اللہ داؤد کو اس کے عمال سپرد مت کرنا لوگوں کو ابوبکر کے قول پر بڑا تعجب ہوا۔

۱۰۹۶۵-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن راشد، محمد بن حسان ازرق ابن مہدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی تدفین کے بعد لوگوں نے ان کے فضائل بیان کئے لیکن ابوبکر نے گزشتہ بات ہی کہی۔

۱۰۹۶۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمر بن حفص احمد بن خلیل قومسی، یحییٰ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے ابوعباس بن سماک کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی کو اینٹ پر سر رکھے مردہ پایا۔ اس وقت میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اس کی موت کے بعد اولیاء اللہ کو ملنے والے انعامات مجھے یاد آ گئے میں نے کہا کہ اے داؤد دنیا میں نفس کے علاج کی وجہ سے آج آپ راحت میں ہے۔

۱۰۹۶۷-ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبدہ کے سلسلہ سند سے ابوجعفر کندی کا قول نقل کیا ہے کہ ابن سماک نے داؤد طائی کی وفات پر فرمایا اے داؤد دنیا میں خواہش پرستی چھوڑنے کی وجہ سے آج آپ راحت وسکون میں ہیں۔

۱۰۹۶۸-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے محمد بن عیسیٰ رائشی کا قول نقل کیا ہے کہ عوام تین شب وروز تک داؤد طائی کا جنازہ پڑھتے رہے ان کی وفات پر تمام لوگ سوگوار نظر آئے۔

۱۰۹۶۹-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابوداؤد طیالسی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی وفات کے وقت میں ان کے پاس تھا پوری شب حالت نزع میں گزری۔

۱۰۹۷۰-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین احمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے حسن بن بحر کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں کے ازدہام کی وجہ سے داؤد کے جنازہ کی چارپائی ٹوٹ گئی تھی اور متعدد بار ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔

۱۰۹۷۱-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، محمد بن ولید اموی، کے سلسلہ سند سے ابوداؤد طیالسی کا قول نقل کیا ہے کہ میں داؤد طائی کی وفات کے وقت ان کے پاس ہی تھا کافی دیر تک وہ حالت نزع میں رہے۔

۱۰۹۷۲-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، سیف بن ہناس کے سلسلہ سند سے یونس بن عروتی کا قول نقل کیا ہے کہ

داؤد طائی کے جنازہ میں ازدہام کی وجہ سے میری جوتی ٹوٹ گئی تھی اور کندھے سے میری چادر اتر گئی تھی۔

۱۰۹۷۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوحریش احمد بن عیسیٰ کلابی، عبداللہ بن احمد بن شبویہ، ابی کے سلسلہ سند سے حفص بن حمید کا س قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی سے ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے فرمایا جنگ کے لئے پہلے آلات جنگ جمع کئے جاتے ہیں پھر جنگ ہوتی ہے آلات جنگ جمع کرتے کرتے دنیا سے کوچ کرنے والا کیا جنگ کرے گا، اسی طرح علم آلہ عمل ہے علم حاصل کرتے کرتے دنیا سے جانے والا کیا عمل کرے گا۔

۱۰۹۷۴-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن عباس، ابوبکر اشانی، عباس بن حمزہ، احمد بن الحواری کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کے اعتزال کی وجہ سے امام ابوحنیفہ کے ساتھ نشست رہتی تھی۔ ایک روز امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا احکامات تو ہم بیان کر چکے ہیں، داؤد نے سوال کیا پھر کیا باقی رہ گیا انہوں نے فرمایا عمل، داؤد کے بقول اس کے بعد مجھ میں گوشہ نشینی کا جذبہ پیدا ہو گیا اور میں نے امام ابوحنیفہ کی مجالس میں سکوت اختیار کر لیا راوی کہتے ہیں کہ داؤد نے اعتزال سے ایک سال قبل ہی شدید خواہش کے باوجود امام ابوحنیفہ کی مجالس میں مسائل کے جواب سے سکوت اختیار کر لیا تھا۔

۱۰۹۷۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عثمان بن زفر کے سلسلہ سند سے سعید کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے کثرت کلامی ترک کر کے سکوت کے ذریعے اپنے نفس کا علاج کیا پھر ان میں تفکر پیدا ہوا اس کے بعد وہ مکمل طور پر نفس پر غالب آ گئے وہ غیر معروف راستہ سے مسجد میں گئے میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا اے سعید لوگوں سے درندوں کی مانند بھاگو کیونکہ ان سے اختلاط نقصان دہ ہے۔

۱۰۹۷۶-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن یزید، کے سلسلہ سند سے لوین کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی نفس کے علاج کے لئے ایک سال تک امام ابوحنیفہ کی مجالس میں شرکت کرتے رہے اس کے بعد گوشہ نشین ہو گئے۔

۱۰۹۷۷-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، ابراہیم بن سعید جوہری کے سلسلہ سند سے ابواسامہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن عیینہ کے ساتھ داؤد طائی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا دوبارہ میرے پاس مت آنا۔

۱۰۹۷۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے ربیع اعرج کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی مکبر کے "قد قامت الصلاۃ" کہنے کے وقت گھر سے نکلتے اور امام کے سلام پھیرتے ہی گھر چلے جاتے ایک روز میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی۔ انہوں نے چند نصیحتیں فرمائیں (۱) تقوی اختیار کرو (۲) والدین کی خدمت کرو (۳) سکوت اختیار کرو (۴) لوگوں کے ساتھ اختلاط سے اجتناب کرو۔

۱۰۹۷۹-محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، فضیل بن عبدالوہاب کے سلسلہ سند سے محمد بن حسن کا قول نقل کیا ہے کہ میں داؤد طائی سے ملاقات کے لئے گیا۔ انہوں نے مجھے ملاقات کی اجازت دیدی، میں حجرہ کے دروازہ پر بیٹھ گیا میں نے ان سے اعتزال کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اسی میں سلامتی ہے۔

۱۰۹۸۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالمجید تیمی کے سلسلہ سند سے عبدالمجید تیمی کا قول نقل کیا ہے کہ میری طرف سے وصیت کی درخواست پر داؤد طائی نے فرمایا لوگوں سے تعلق کم استوار کرو، سلامتی دین کے ساتھ قلیل دنیا پر راضی ہو جاؤ اور سکوت اختیار کرو۔

۱۰۹۸۱-ابوبکر محمد بن احمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، محمد بن لیث، سفیان بن وکیع کے سلسلہ سند سے یحییٰ احمد بن خرار عجلی کا قول نقل کیا ہے کہ میں داؤد طائی کے پاس گیا۔ اس وقت ان کا وسیع گھر ویران ہو چکا تھا صرف ایک کمرہ بلا دروازہ باقی تھا بعض لوگوں نے ان کی

وحشت کو دور کرنے کے لئے اس کمرہ پر دروازہ لگانے کی ان سے اجازت طلب کی انہوں نے فرمایا قبر کی وحشت اس سے بڑی ہے۔

۱۰۹۸۲-ابی، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسین بن علی بن اسود، حسن بن مالک کے سلسلہ سند سے بکر بن عابد کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کا قول ہے کہ اے لوگو درندوں سے دوری اور دنیا سے دوری اختیار کرو نیز فرمایا یقین کے ذریعہ زہد، علم کے ذریعہ عبادت اور عبادت کے ذریعہ دنیا سے مکمل طور پر اجتناب کا حصول کافی ہے۔

۱۰۹۸۳-محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ، ابونعمان کے سلسلہ سند سے عمیر بن صدقہ کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد میرے دوست تھے اور ہم اکھٹے ابوحنیفہ کی مجالس میں شریک ہوتے تھے، حتیٰ کہ انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کرلی۔

۱۰۹۸۴-محمد بن احمد، ابی، ابوبکر بن سفیان، حسن بن صباح، شعیب بن حرب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد کہتے تھے لوگوں کے ساتھ اختلاط سے چھوٹوں کی طرف سے غیر کرامی اور بڑوں کی طرف سے عیوب سننے پڑتے ہیں۔

۱۰۹۸۵-ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید بن حسین کے سلسلہ سند سے ابن سماک کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی سے لوگوں سے عدم اختلاط کی وجہ دریافت کی انہوں نے گزشتہ جواب کی مانند جواب دیا۔

۱۰۹۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، سہل بن ابی عاصم، محمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے داؤد طائی کا قول نقل کیا ہے کہ ترک دنیا زہد کی علامت ہے۔

۱۰۹۸۷-عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، محمد بن یحییٰ بن عمر، محمد بن بشیر کے سلسلہ سند سے حفص بن عمر جعفی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں داؤد سے ملاقات کی کوشش کی، داؤد کپڑا اوڑھے ہوئے جلدی جلدی مسجد آئے اور سلام پھیرتے ہی گھر چلے گئے۔

۱۰۹۸۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالمجید کے سلسلہ سند سے اسحاق بن منصور سلولی کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک دعوت کے ساتھ داؤد طائی کے پاس گیا وہ اس وقت مٹی پر بیٹھے تھے میں نے اپنے دوست سے کہا یہ زاہد ہیں۔

۱۰۹۸۹-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، عمرو بن حمادۃ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حسن بن عطیہ نے کوفہ آمد پر داؤد سے ایک مسئلہ دریافت کیا لیکن داؤد خاموش رہے بالآخر وہ تنگ ہو کر واپس چلا گیا۔

۱۰۹۹۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن عبدالصمد کے سلسلہ سند سے اسماعیل بن احمد کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کے عم زاد نے ان سے حدیث کے بابت سوال کیا اور متعدد بار کیا لیکن داؤد نے کوئی جواب نہیں دیا۔

۱۰۹۹۱-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، محمد بن بشیر کے سلسلہ سند سے بکر بن محمد عابد کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے مجھے شیر سے بھاگنے کی طرح لوگوں سے بھاگنے کی تاکید کی۔

۱۰۹۹۲-ابومحمد بن حیان، عباس بن حمدان، حضرمی، سہیل بن سلیمان عبلی کے سلسلہ سند سے عبداللہ اعرج کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں نے داؤد طائی کے ساتھ نماز مغرب پڑھی، وہ سلام پھیرتے ہی گھر جانے لگے میں نے ان سے کہا میں آج آپ کا مہمان ہوں، چنانچہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے عشاء کے بعد دو خشک چپاتی انہوں نے کھائی، انہوں نے مجھے بھی کھانے کی دعوت دی، لیکن میں حیاء کی وجہ سے شریک نہیں ہوا اس کے بعد ایک بوسیدہ مٹکے سے انہوں نے گرم پانی نوش کیا میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ کے لئے ٹھنڈے پانی کا انتظام ہو جائے تو مناسب ہے انہوں نے کہا اس بات کا خواہاں اللہ سے دور ہو جاتا ہے اس کے بعد میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے دنیا سے بے التفاتی والدین سے حسن سلوک اور لوگوں سے عدم اختلاط کی مجھے وصیت کی۔

۱۰۹۹۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن اشکاب، صفار کے سلسلہ سند سے داؤد طائی کے اہل خانہ میں سے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ایک روز رشتہ داری کا واسطہ دیکر داؤد طائی سے وصیت کی درخواست کی۔ انہوں

نے فرمایا اے برادرم دنیاوی زندگی ایک محدود زندگی ہے جو بالآخر ختم ہو جائے گی اور آخرت کی زندگی ابدی ہے، دنیا ہی میں آخرت کی تیاری کرو اور میں سب سے زیادہ وقت ضائع کرنے والا ہوں۔

۱۰۹۹۴-ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے صالح بن موسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے داؤد طائی سے وصیت کی درخواست کی داؤد طائی نے اسے اہل تقویٰ کی صحبت کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ اہل دنیا کے مقابلہ میں وہ تمہاری زیادہ معاون ثابت ہوگی۔

۱۰۹۹۵-جعفر بن محمد بن نصیر، ابراہیم بن نصر منصور، ابراہیم بن بشار صوفی کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کا قول ہے کہ خوف خدا رکھنے والے انسانوں کی کچھ علامات ہیں جن سے وہی واقف ہوتے ہیں اور ان ہی میں ان کی کامیابی ہے۔ نیز داؤد نے سلیمان سے کہا اگر تم ٹھنڈا پانی نوش کرو گے اور لذیذ کھانے استعمال کرو گے تو اللہ اور موت سے تم محبت کیسے کرو گے۔ داؤد کی ان باتوں کی وجہ سے سفیان کی آنکھیں پرنم ہوگئیں۔

۱۰۹۹۶-ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، محمد بن یحییٰ بن عمر، محمد بن بشیر کے سلسلہ سند سے حفص بن عمر جعفی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کو والد کی میراث سے چار سو درہم ملے تھے انہوں نے تیس سال تک اس رقم کو اپنی ضروریات میں صرف کیا، اس رقم کے ختم ہونے کے بعد نصف چھت کا سامان فروخت کر دیا۔

۱۰۹۹۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، ابونعیم کے سلسلہ سند سے حفص بن غیاث کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی سے سوال کیا کہ فروخت شدہ غلام کی قیمت میں سے کتنی رقم باقی رہ گئی ہے انہوں نے کہا بارہ یا تیرہ درہم میں نے کہا وہ رقم مجھے دیدو تاکہ میں اسے کاروبار میں لگا دوں، اس سے آپ کو کچھ نہ کچھ نفع ہو جائے گا، انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱۰۹۹۸-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبید بن جناد، عطاء بن مسلم حلبی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد طائی نے بیس سال میں تین سو درہم صرف کئے اسی دوران ان کے بھتیجے نے تجارت کے لئے ان سے رقم طلب کی داؤد نے ساٹھ درہم اسے دیدیے ایک ماہ بعد اس رقم سے تجارت کر کے اس نے داؤد طائی کو ایک سو بیس درہم دیئے داؤد نے کہا میری اصل رقم مجھے واپس کر دو۔

۱۰۹۹۹-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم کے سلسلہ سند سے عثمان بن زفر کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد کے عم زاد نے مجھے بتایا کہ داؤد کو والد کے ورثہ سے بیس دینار ملے تھے جو انہوں نے بیس سال میں ختم کئے، اسی طرح ایک گھر بھی انہیں میراث میں ملا تھا لیکن رفتہ رفتہ وہ بوسیدہ ہوگیا حتیٰ کہ صرف وہی گوشہ صحیح بچا جس میں ان کی سکونت تھی۔

۱۱۰۰۰-ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان دارانی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کو ماں کی میراث سے کچھ دینار اور ایک گھر ملا تھا۔ گھر بوسیدہ ہوتے ہوتے بالکل ختم ہوگیا حتیٰ کہ آخر میں دوسروں کے گھر میں رہے۔

۱۱۰۰۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے مولاۃ سے ملنے والے بیس دینار بیس سال تک خرچ کئے۔

۱۱۰۰۲-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عبدالرحمٰن بن عمرو کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ محمد بن عامر نے مجھے ترک تجارت کا مشورہ کیا میں نے اور محمد بن نعمان نے انہیں تجارت جاری رکھنے کا مشورہ دیا اس کے بعد محمد بن عامر نے بغداد میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے اس بارے میں مشورہ کیا انہوں نے انہیں ترک تجارت کا مشورہ دیتے ہوئے کہا داؤد طائی نے تجارت کرنے کے بجائے رقم اپنے پاس رکھی پوری زندگی اس سے خرچ کیا وفات کے بعد ایک دینار بچا جس سے انہیں کفن دیا گیا۔

۱۱۰۰۳-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن صالح بن مسلم عجلی کا قول نقل کیا ہے کہ میں داؤد کی وفات کے وقت ان کے گھر گیا اس وقت ان کے گھر میں ایک پرانا مٹکا تھا اس میں خشک روٹی اور پانی تھا اس کے علاوہ ایک اینٹ تھی جس پر انہوں نے سر رکھا ہوا تھا۔

۱۱۰۰۴-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین حزاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن بن مصعب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی پشت کی ہڈیاں ایک تھیلے کی طرح تھیں۔

۱۱۰۰۵-ابی، احمد بن محمد بن بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابن ابی مریم کے سلسلہ سند سے قبیصہ کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کے اہل خانہ میں سے ایک خاتون نے گھی میں ثرید تیار کر کے پیالہ میں رکھ کر ایک باندی کے ہاتھ ان کی افطاری کے لئے بھیجا۔ باندی نے انہیں وہ ثرید پیش کر دیا داؤد نے اسے کھانے کے لئے رکھا تھا کہ اچانک ایک سائل آ گیا داؤد نے وہ ثرید اسے دیدیا رات کو کھانے کے لئے کچھ کھجور رکھی تھی وہ پیالہ میں رکھ کر مجھے دیدی، میرے خیال میں وہ شب ان کی بھوک میں گزری، قبیصہ کہتے ہیں کہ داؤد طائی بڑے فیاض انسان تھے۔

۱۱۰۰۶-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد خشک روٹی کھاتے تھے ان کے پاس دو مٹکے ایک پانی اور ایک روٹیوں کے لئے تھے پانی کا مٹکا زمین میں دبایا ہوا تھا تاکہ پانی ٹھنڈا نہ ہو۔

۱۱۰۰۷-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی ۶۴ سال تک بلا شادی رہے، وجہ دریافت کرنے پر فرمایا نفس کے علاج کی وجہ سے۔

۱۱۰۰۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث وابی احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، احمد بن عمران اخنسی کے سلسلہ سند سے ولید بن عقبہ کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی ساٹھ روٹی پکوا کر ایک تھیلے میں انہیں رکھ دیتے تھے ہر شب نمک اور پانی سے ان میں سے دو روٹی کھا لیتے تھے۔

۱۱۰۰۹-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب نہل بن عاصم، شہاب بن عباد کے سلسلہ سند سے محمد بن بشر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے داؤد طائی کے ساتھ نماز مغرب پڑھی، نماز کے بعد وہ مجھے گھر لے گئے ایک بڑے مٹکے سے خشک روٹی نکال کر پانی میں ڈبو کر انہوں نے کھالی مجھے بھی دعوت دی لیکن میں نے کہا کہ بارک اللہ میں نے ان سے کہا کہ آپ یہ روٹی نمک کے ساتھ کھالیں انہوں نے کہا کہ میں نے موت تک نمک استعمال نہ کرنے کی قسم اٹھائی ہوئی ہے۔

۱۱۰۱۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، وابومحمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، عبداللہ بن عبدالکریم کے سلسلہ سند سے حماد بن ابی حنیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک روز داؤد کے پاس گیا وہ نفس سے کہہ رہے تھے، میں نے تجھے تیری خواہش کی وجہ سے گوشت اور کھجوریں کھلائی لیکن تو نے میری بات نہیں مانی۔

۱۱۰۱۱-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن حسان کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن حسان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں داؤد طائی کے پاس گیا، گھر سے باتوں کی آواز سنائی دی میں سمجھا کہ گھر میں ان کے ساتھ کوئی دوسرا بھی ہے جس سے وہ باتیں کر رہے ہیں کافی دیر کے بعد میں اجازت لے کر اندر داخل ہو گیا، انہوں نے تاخیر سے اجازت لینے کی وجہ دریافت کی، میں نے کہا مجھے یوں محسوس ہوا کہ آپ کے ساتھ کوئی دوسرا شخص ہے، انہوں نے فرمایا میں اپنے نفس سے مخاطب تھا کیونکہ گزشتہ شب میں میرے نفس نے کھجور کی خواہش کی، اس کے بعد میں نے گوشت اور کھجور کے استعمال پر قسم اٹھائی۔

۱۱۰۱۲-ابوقاسم، ابراہیم بن احمد بن ابی حفص محمد بن عبداللہ حجری، محمد بن احمد بن عیسیٰ واہشی حزاز کے سلسلہ سند سے مصعب بن مقدام کا

قول نقل کیا ہے کہ ایک روز داؤد نے مجھے کھجور خریدنے کے لئے بھیجا جب میں لایا تو انہوں نے فرمایا میں نے کھجور کے استعمال پر قسم اٹھائی ہوئی ہے۔

۱۱۰۱۳- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن مصعب، علی بن حرب، اسماعیل بن زیان کے سلسلہ سند سے دایہ کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے داؤد طائی سے ستو پھانکنے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا روٹی چبانے اور ستو پھانکنے میں قرأت میں پچاس آیات کا فرق پڑ جاتا ہے۔

۱۱۰۱۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن حمدان حنفی، حضرمی، نصیر بن عبدالرحمن، عامر بن اسماعیل احمسی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد طائی سے سوال کیا کہ آپ خشک روٹی شوق سے کھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ سبحان اللہ یہ کیسی عجیب بات ہے مجھے کوئی روٹی پکانے والا نہیں ملتا جس کی وجہ سے میں ایسا کرتا ہوں۔

۱۱۰۱۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابو سعید اشج، عبداللہ بن عبدالکریم کے سلسلہ سند سے حماد بن ابی داؤد طائی کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کی باندی نے ایک بار ان سے کچھ پکانے کی اجازت طلب کی انہوں نے اجازت دیدی اس باندی نے چربی اور ملا جلا گوشت تیار کر کے داؤد طائی کو پیش کیا، انہوں نے کچھ یتامیٰ کے بارے میں پوچھا انہوں نے کھانا کھایا ہے؟ باندی نے کہا کہ نہیں داؤد نے فرمایا یہ کھانا انہیں دیدو کیونکہ اس حالت میں میرے لئے یہ اور گھاس برابر ہیں البتہ ان کے کھانے کی وجہ سے میرے لئے یہ کھانا ذخیرہ آخرت بن جائے گا۔

۱۱۰۱۶- مؤلف کتاب نے ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم محمد بن یحییٰ بن عمر واسطی، محمد بن بشیر کے سلسلہ سند سے حفص بن عمر جعفی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے داؤد طائی سے کہا آپ نے گھر کا سارا سامان فروخت کر دیا حتیٰ کہ اب صرف نصف چھت باقی رہ گئی ہے اگر اس چھت کو مکمل کر دیا جائے تو سردی اور گرمی سے آپ کی حفاظت ہو جائے گی۔ داؤد طائی نے جواب میں کہا میرے قریب سے اٹھ جاؤ یہ سب فضول باتیں ہیں مجھے اس وقت فکر آخرت دامن گیر ہے، پھر اس شخص نے پانی طلب کیا، داؤد نے کہا جہاں پانی رکھا ہے وہاں سے جا کر پی لو اسے تلاش کے باوجود پانی نہیں ملا اس نے داؤد کو بتایا داؤد گھر ہی میں اسے لے گیا اور اس سے کہا یہاں سے پانی پی لو وہاں زمین پر ایک پرانا مٹکا رکھا ہوا تھا جب اس شخص نے اس سے پانی پیا تو وہ گرم پانی تھا اس نے داؤد سے کہا کہ اگر آپ کے لئے ٹھنڈے پانی کا انتظام کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ داؤد نے فرمایا کہ میں یہ تمام باتیں چھوڑ چکا ہوں کیونکہ اصل معاملہ تو آخرت کا ہے پھر اس شخص نے داؤد سے وصیت کی درخواست کی۔ داؤد نے فرمایا زندگی سے روزہ رکھ کر موت سے افطار کرو پھر تم سیدھے جنت جاؤ گے۔

۱۱۰۱۷- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ انصاری، عبادہ بن کلیب کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے داؤد طائی سے چھت پر لگے مکڑی کے جالے کو صاف کرنے کی اجازت طلب کی؟ داؤد نے کہا کہ چھت کی طرف نظر کرنا فضول ہے، مجاہد نے چند سال چھت تک کی طرف نہیں دیکھا۔

۱۱۰۱۸- ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، محمد بن عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے ابن سماک کا نقل کیا ہے کہ داؤد کو ورثہ سے تیرہ درہم ملے تھے۔ انہوں نے بیس سال تک فضولیات سے اجتناب کرتے ہوئے ان سے گزارہ کیا۔

۱۱۰۱۹- احمد بن اسحاق، احمد بن یحییٰ بن مندہ، حسن بن منصور بن مقاتل، علی بن محمد طنافسی کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن مصعب کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی نے ایک بار پھٹا پرانا لباس پہنا ہوا تھا، ایک شخص نے ان سے اسے سینے کی اجازت طلب کی فرمایا کہ اسے دیکھنا فضولیات سے ہے۔

۱۱۰۲۰- عبداللہ بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، یحییٰ بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے بکر بن محمد عابد کا قول نقل کیا ہے کہ

میں نے داؤد طائی سے ان کی خوراک کی مقدار کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا دو چپاتی، میں نے کہا کہ اس سے آپ شکم سیر ہو جاتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔

۱۱۰۲۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن عبیداللہ، محمد بن بشیر عبدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حماد نے داؤد طائی سے کہا آپ کے پاس دنیا بہت قلیل ہے۔ انہوں نے فرمایا دنیا قلیل مقدار میں بھی نقصان دہ ہے پھر حماد نے رشتہ داری کا واسطہ دے کر ان سے دریافت کیا کہ آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے لئے برنی کھجور لے آؤ چنانچہ حماد نے برنی کھجور خرید کر گھر کے ایک گوشہ میں رکھ دی لیکن داؤد کے نہ کھانے کی وجہ سے وہ خراب ہو گئی، ایک روز داؤد نے باندی سے دودھ خریدنے کو کہا۔ چنانچہ اس نے دودھ فروش کو بتایا کہ میں داؤد کے لئے خریدتی ہوں، اس نے نام سن کر عمدہ دودھ دیدیا، داؤد کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس کا استعمال نہیں کیا۔ ایک روز فضیل نے داؤد سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو داؤد نے اجازت نہیں دی فضیل دروازہ پر بیٹھ کر واپس چلے گئے، ایک بار والدہ کے اصرار پر داؤد نے ان سے کہا میں اپنے بھائیوں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں لہٰذا آپ عمدہ کھانا تیار کرلیں کھانا تیار ہونے کے بعد داؤد دروازہ پر بیٹھ گئے جو سائل بھی آتا اسے کھانا کھلاتے حتیٰ کہ سارا کھانا ختم ہو گیا۔

۱۱۰۲۲-محمد بن عبداللہ بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، شہاب بن عباد عبدی، سوید بن عمرو کلبی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک ساتھی نے داؤد کی خدمت میں دو ہزار درہم ہدیتاً پیش کئے اور عرض کیا کہ بلا طلب اللہ نے آپ کو یہ نعمت دی ہے لہٰذا آپ اسے قبول کیجئے؟ لیکن داؤد نے فرمایا مجھے اس کے عدم قبول میں نجات معلوم ہوتی ہے۔

۱۱۰۲۳-عبداللہ بن محمد، احمد بن ابراہیم بن حسین، عمرو بن حماد کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول نقل کیا ہے کہ مسعر ایک شخص کے ساتھ داؤد کی خدمت میں گئے۔ انہوں نے داؤد سے کہا آپ حجامت بنوا لیجئے۔ داؤد نے کہا کہ حجام کو لے آؤ چنانچہ انہوں نے حجام کو بلوا کر داؤد کی حجامت بنوادی داؤد نے اسے ایک دینار دیا مسعر کہتے ہیں کہ شاید داؤد کے پاس اس وقت صرف وہی دینار تھا۔

۱۱۰۲۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید، رباطی، اسحاق بن منصور وعبداللہ بن محمد، احمد بن حسین احمد دورقی، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی بن منصور بن حیان کے سلسلہ سند سے جنید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں داؤد کے پاس گیا تو ان کی زبان پر زخم کی وجہ سے سوراخ تھا۔ میں نے اس پر لگانے کے لئے دوائی دی دو تین روز کے بعد پھر میں ان کے پاس گیا تو وہ دوائی اسی طرح رکھی ہوئی تھی۔ میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی فرمایا اس کا عوض نہیں لو گے تو میں بھی اسے استعمال نہیں کروں گا۔

۱۱۰۲۵-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابو یعقوب یوسف قواریری کے سلسلہ سند سے حجام، جنید کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے حجامت بنوا کر بالاصرار ایک دینار دیا۔

۱۱۰۲۶-احمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن مصعب علی بن حرب کے سلسلہ سند سے اسماعیل بن ریان کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے حجامت بنوا کر ایک دینار دیا اس وقت انکے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

۱۱۰۲۷-علی بن عبداللہ بن عمر، احمد بن بکر بزانی کے سلسلہ سند سے ابو سعید سکری کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے حجامت بنوا کر حجام کو ایک دینار دیا تو حجام نے کہا یہ اسراف ہے، داؤد نے فرمایا بے مروت انسان کی عبادت غیر قبول ہے۔

۱۱۰۲۸ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن سفیان کے سلسلہ سند سے ابونعیم کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے جنید حجام کو ڈاڑھ نکالنے پر ایک درہم دیا تو اس نے کہا کہ اس کا ثمن دو دانق ہیں داؤد نے کہا کہ فی الحال یہی لے لو۔

۱۱۰۲۹-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب سہل بن عاصم، عثمان بن زفر کے سلسلہ سند سے ولید بن عقبہ کا قول نقل کیا ہے کہ سردی میں داؤد طائی سے دھوپ میں بیٹھنے کو کہا گیا لیکن وہ نہیں بیٹھے۔

۱۱۰۳۰-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد، سلمۃ، سہل، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے جبیر بن مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ مرض کی حالت میں داؤد طائی کو سیر وتفریح کا کہا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے اللہ سے شرم آتی ہے۔

۱۱۰۳۱-ابی، وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن بن منصور علی طنافسی کے سلسلہ سند سے عبدالرحمٰن بن مصعب کا قول نقل کیا ہے کہ بیماری میں داؤد طائی کو صحن میں بیٹھنے کو کہا گیا فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے۔

۱۱۰۳۲-عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن جعفر مصری، یوسف بن موسیٰ مروزی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن خبیق کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی نے فضیل کو عیادت کے لئے آنے کے موقع پر کہا اے فضیل میرے پاس کم آیا کرو۔

۱۱۰۳۳-ابومحمد بن حیان، عیسیٰ بن محمد وسقندی، عبداللہ بن محمد بن عبید، ہارون بن حسن کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن فرج کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی کو خواب میں جنگل میں حیران وسرگرداں دیکھا گیا۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا میں ابھی جیل سے رہا ہوا ہوں معلوم کیا گیا تو اس وقت داؤد کی موت واقع ہوگئی تھی۔

۱۱۰۳۴-ولید بن احمد، ومحمد بن حمدان، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ واسطی، محمد بن حسین، صالح بن یحییٰ تیمی کے سلسلہ سند سے حفص بن غیاث کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کی تدفین کے موقع پر داؤد چیخ مار کر بے ہوش ہوگئے۔

۱۱۰۳۵-عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، محمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے داؤد طائی کا قول نقل کیا ہے کہ معاصی کی ذلت سے پاک ہو کر تقویٰ کی عزت کی طرف آنے والے کو اللہ بلا مال غنی، بلا خاندان عزت اور بلا انیس موانست عطاء فرماتے ہیں۔

۱۱۰۳۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن ارومہ، عباس بن عبدالعظیم کے سلسلہ سند سے بکر بن محمد کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد سے وصیت کی درخواست کی، انہوں نے فرمایا مردوں کا لشکر تمہارا منتظر ہے۔

۱۱۰۳۷-احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عبید، محمد بن عبدالوہاب کے سلسلہ سند سے داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ہر شخص کو اس کے عزم کے سپرد کیا جاتا ہے پھر بعض خیر اور بعض شر کا عزم کرنے والے ہوتے ہیں۔

۱۱۰۳۸-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن عبید کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد سے عدم شادی کی بابت سوال کیا گیا تو فرمایا فکر آخرت کی وجہ سے میں شادی کے حقوق ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

۱۱۰۳۹-ابراہیم بن محمد بن حسن، وابومحمد بن حیان، عبداللہ بن سند سے قاسم بن ضحاک کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز داؤد نے اپنے دوست سے فرمایا مسلسل مصائب میں مبتلا انسان مصائب سے کیسے نجات پا سکتا ہے۔

۱۱۰۴۰-ابی، ابراہیم بن محمد بن یزید، اسحاق بن منصور، عبدالاعلیٰ بن زیاد اسلمی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ میں نے داؤد کو ایک روز دریائے فرات کے کنارہ حیران دیکھ کر ان سے اس کی وجہ دریافت کی، فرمایا کہ حکم الٰہی پر مسخر ہونے والی کشتی کو دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں۔

۱۱۰۴۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ومحمد بن علی، ابویعلیٰ موصلی، محمد بن حسین برجلانی، اسحاق سلولی کے سلسلہ سے ام سعید کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے اور داود کے گھر کے درمیان صرف ایک دیوار کا فاصلہ تھا شب کو داؤد کے رونے کی آواز میں سنتی تھی۔ وہ دعا میں فرماتے اے الٰہی میرے غموں کو دور فرما، میرے اور بیداری کے درمیان حائل ہو جا اور اپنی ملاقات کا ایسا مشتاق بنا کہ دنیا کی تمام لذتیں مجھ سے ختم ہو جائیں، بعض مرتبہ داؤد بڑی شیریں آواز سے قرآن کی تلاوت فرماتے مجھے ان کی قرأۃ سننے کے بعد دنیا کی تمام نعمتیں بھول جاتیں۔

۱۱۰۴۲-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابراہیم بن سعید، محمد بن جعفر بن عون کے سلسلہ سند سے داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ حسن ظن سب سے عمدہ شے ہے۔

۱۱۰۴۳-محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب حرانی، احمد بن عمران اخنسی، عثمان بن عمر کے سلسلہ سند سے محمد بن عبدالعزیز تیمی کا قول نقل کیا ہے

کہ داؤد طائی سے قرآنی آیت ''فلما ترا ءی الجمعان'' میں مد کی بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اس پر مد ہے۔

۱۱۰۴۲-ابو محمد بن حیان، عباس بن حمدان، حضرمی، بثین الطائی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک روز داؤد نے عمدہ کھجوریں دیکھ کر اس کے مالک سے خرید نا چاہیں۔

۱۱۰۴۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق و ابو حامد احمد بن محمد بن حسن، حسین بن اسماعیل، محمد بن یحییٰ ازدی، بشر بن مصلح کے سلسلہ سند سے ابو محمد صدقہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص کی تدفین کے موقع پر داؤد ایک گوشہ میں بیٹھ کر فرمانے لگے، وعید سے خوف زدہ شخص کے لئے بعید شے قریب ہو جاتی ہے اور طویل امید والے کا عمل کمزور ہو جاتا ہے۔

۱۱۰۴۴-احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن خلف کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ داؤد چاندنی شب میں چھت پر چڑھ کر سوچتے رہتے تھے ایک روز اسی وجہ سے وہ اپنے ہمسایہ کے گھر میں گئے ہمسایہ کو اولاً تو ان کی بابت چور کا شبہ ہوا لیکن پھر اس نے ان کو پہچان لیا اور اٹھا کر ان کو گھر چھوڑ آیا۔

۱۱۰۴۵-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، سلیمان بن یعقوب کے سلسلہ سند سے ابن سماک کا قول نقل کیا ہے کہ میرے بھائی داؤد نے ترک معاصی اور اعمال صالحہ کی مجھے وصیت فرمائی۔

۱۱۰۴۶-ابو بکر محمد بن احمد، ابن موسیٰ انصاری، محمد بن داؤد کے سلسلہ سند سے سندویہ قتال کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی سے امراء کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا مجھے اس کے بارے میں سلطان کی طرف سے ایذا رسانی یا تلوار یا خود اس میں کبر پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

۱۱۰۴۷-ابراہیم بن احمد بن حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن ابی موسیٰ ابو عمر وراق کے سلسلہ سند سے ابو خالد طائی کا قول نقل کیا ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ داؤد سے ملنے گیا، اس وقت وہ نماز میں مشغول تھے، ہمارے سامنے سجدے میں ان پر کوئی چیز گری لیکن ان کی نماز میں کوئی فرق نہیں آیا۔

۱۱۰۴۸-ابراہیم بن احمد، بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، سیف بن ہناس طائی کے سلسلہ سند سے احمد بن شراللہ کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد کی قبر کے نزدیک پانی کا چھڑکاؤ کرتا تھا، ایک روز میں نے اس کی قبر کے پاس چراغ دیکھا، قریب گیا تو وہ غائب ہو گیا تین بار ایسا ہوا پھر مجھے خواب میں پانی کے چھڑکاؤ سے منع کر دیا گیا۔

۱۱۰۴۹-ابراہیم بن احمد حضرمی، عبداللہ بن ابراہیم خثعمی کے سلسلہ سند سے ابو عبلہ بنانی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے داؤد کے صحن میں رکھے ہوئے لوٹے سے پانی نوش کر لیا بعد میں داؤد نے کہا کہ آئندہ بلا اجازت ایسا نہ کرنا۔

۱۱۰۵۰-ابی و ابو محمد بن ابان، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے قبیصہ بن عقبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار بعض امراء کی طرف سے تعریف کرنے پر فرمایا من آنم کہ من دانم۔

۱۱۰۵۱-ابی و ابو محمد بن ابان، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، یحییٰ بن عبدالحمید کے سلسلہ سند سے داؤد طائی کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے گناہ اور لوگوں کے ساتھ اختلاط ترک کر دیا۔

۱۱۰۵۲-ابی و ابو محمد بن احمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، محمد بن اشکاب کے سلسلہ سند سے داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ہماری زبان سے ناامیدی ہمارے قلب سے امید ظاہر ہوتی ہے۔

۱۱۰۵۳-ابو بکر محمد بن احمد مؤذن، ابو حسن بن ابان ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین، ابراہیم بن عبید، ابو خالد احمد کے سلسلہ سند سے داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ فکر آخرت پیدا کرنے کے لئے کچھ اعمال کرنے پڑتے ہیں۔

۱۱۰۵۶-عمر بن احمد بن شاہین، عبید اللہ بن ثابت، ابوسعید اشج کے سلسلہ سند سے ابن ادریس کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد نے ایک بار ایک حرف میں غلطی کی جو میں نے قاسم بن معن سے ذکر کردی داؤد کو یہ بات ناگوار گزری۔

۱۱۰۵۷-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن حسن، علی بن حرب کے سلسلہ سند سے محمد بن بشر کا قول نقل کیا ہے کہ اولاً دیہاتی ہونے کی وجہ سے داؤد پر لوگ ہنستے تھے لیکن بعد میں وہ لوگوں کے سردار بن گئے۔

۱۱۰۵۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرزاق، عتیق بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن محمد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے داؤد طائی کو خواب میں شعر پڑھتے سنا۔ القاء الٰہی کا شوق انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

۱۱۰۵۹-ابی وابواحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور کے سلسلہ سند سے ابونعیم کا قول نقل کیا ہے کہ فکر آخرت کی وجہ سے داؤد کے چہرہ میں چیونٹی کی مانند میں نے نشان دیکھا۔

۱۱۰۶۰-ابومحمد بن حیان، محمد بن فضل بن خطاب، علی بن سعید، طنافسی کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن مصعب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار داؤد طائی نے ایک شخص سے ایک درہم کی کچھ چیزیں منگوائیں تھوڑی دیر کے بعد داؤد نے اس سے اپنا درہم واپس طلب کر لیا۔ کیونکہ اس وقت ان کے پاس صرف یہی درہم تھا۔

۱۱۰۶۱-ابوبکر عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن احمد بن سوادہ، عیاش ترقفی کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن مصعب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ہمارے سامنے داؤد طائی کے روشن دان سے دھوپ اندر داخل ہوگئی ہم نے ان سے روشن دان بند کرنے کی اجازت طلب کی انہوں نے فرمایا سلف فضول نظر کو ناپسند کرتے تھے، اس طرح ایک بار ہم نے ان کے کپڑے پر پیوند لگانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے پھر وہی جواب دیا۔

۱۱۰۶۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، انجیمی، عثمان بن زفر کے سلسلہ سند سے سعید طحان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے داؤد کو دائیں طرف کے بجائے بائیں یا سامنے جوتیاں رکھنے کا مشورہ دیا داؤد نے جواب میں بارک اللہ فرمایا۔

۱۱۰۶۳-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن حسن، علی بن حرب، اسماعیل بن ابان کے سلسلہ سند سے ابن ادریس کا قول نقل کیا ہے کہ داؤد طائی نے عبداللہ بن عبداللہ کے لئے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) میری طرف سے عراک بن مالک سے کہدو کہ ابوبکر کی مدح ثنائی کرتے رہو (۲) سائل کو محروم مت کرو، کبر سے بڑا انسان کے لئے کوئی شرک نہیں ہے۔

۱۱۰۶۴-محمد بن فتح حنبلی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، ابواشعث احمد بن مقدام، اسماعیل بن علیہ، داؤد طائی عبدالملک کے سلسلہ سند سے جابر بن سمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ کچھ کوفیوں نے حضرت عمر سے حضرت سعد کے اچھی طرح نماز نہ پڑھنے کے بارے میں شکایت کی۔ حضرت عمر نے انہیں بلا کر ان سے اس بارے میں پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے طریقے کے مطابق ان کو نماز پڑھاتا ہوں، حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے تم سے یہی امید تھی۔

۱۱۰۶۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر بن احمد بن سعید واسطی، حماد بن اسماعیل بن علیہ، ابی ومحمد بن فتح، یحییٰ بن محمد، احمد بن مقدام، اسماعیل بن علیہ، داؤد طائی، عبدالملک بن عمیر کے سلسلہ سند سے زید بن عقبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار حجاج نے مجھ سے حاجت پیش کرنے کو کہا، میں نے ان سے سمرہ بن جندب کے حوالہ سے حدیث نبوی بیان کی کہ بادشاہ یا ذی اثر کے علاوہ سے سوال کرنا بے فائدہ ہے۔ انہوں نے

کہا کہ میں تو بادشاہ ہوں لہٰذا مجھ سے سوال کرو پھر میں نے ان سے اپنے لڑکے کے بارے میں سوال کیا۔ حجاج نے کہا: اس کو سو... عطا کر دیا۔

۱۱۰۴-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن لیث جوہری، حماد بن اسماعیل بن علیۃ، ابی، داؤد طائی، عبدالملک بن عمیری، حصین بن ابی حر کے سلسلہ سند سے سمرۃ بن جندب کے کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار آپ حجامت بنوا رہے تھے، بنی فزارہ کے ایک دیہاتی نے آپ سے کہا یہ حجام آپ کی جلد کاٹ دے گا آپ نے فرمایا یہ لوگ اپنے فن کے ماہر ہوتے ہیں۔۲

۱۱۰۵-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب نسائی وابوحامد احمد بن جبلہ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن رافع نیشاپوری، مصعب بن قدام، داؤد طائی، اسماعیل بن ابی خالد قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے جریر کا قول نقل کیا ہے کہ لوگوں پر رحم نہ کرنے والے پر اللہ رحم نہیں فرماتا۔۳

۱۱۰۶-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب، محمد بن رافع، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اسماعیل بن ابی خالد قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے موقوفاً عبداللہ بن مسعود کا مرفوعاً قول نقل کیا ہے کہ دو شخص قابل رشک ہیں (۱) راہ حق میں مال خرچ کرنے والا (۲) حکمت پر عمل کر کے دوسروں کو اس کی تعلیم دینے والا۔۴

۱۱۰۷-ابوحامد احمد بن جبلہ، محمد بن اسحاق بن خذیمہ، محمد بن رافع ومحمد بن علی بن حبیش ثقفی، عبدالرحمن بن طائی وابراہیم بن عبداللہ، ابونعیم عدی، علی بن حرب، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو تمہارے پاس رقیق القلب اور رحم دل اہل یمن آئینگے، ایمان اور حکمت تمہیں ان ہی سے ملیں گے، مشرق میں بسنے والے مضر و ربیعہ کے اصحاب سخت قلوب والے ہوں گے۔۵

۱۱۰۷-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب وابوحامد بن جبلہ، ابوبکر بن خزیمہ، محمد بن رافع ومحمد بن محمد، اسحاق ثلاثانی، علی بن قاسم بن فضل علی بن حرب، مصعب بن مقدام، داؤد، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور میں اس کے عوض آخرت میں اپنی امت کی سفارش کروں گا۔۶

۱۱۰۸-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب، وابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، مصعب وداؤد طائی، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ اے لوگو نماز مختصر پڑھاؤ کیونکہ نماز میں کمزور، بوڑھے اور ذی حاجت لوگ بھی ہوتے ہیں۔۷

---

۱. المعجم الكبير للطبراني ٧/ ٢١٩.

٢. المستدرك ٤/ ٢٠٨. ومسند الامام أحمد ٥/ ٩، ١٥، ١٩. والسنن الكبرى للبيهقي ٩/ ٣٣٩. والمعجم الكبير للطبراني ٧/ ٢٣٣. والمصنف لابن أبي شيبة ٧/ ٢٤٢.

٣. صحيح البخاري ٨/ ٩، ١٢ وصحيح مسلم، كتاب الفضائل ٦٥. وفتح الباري ١٠/ ٤٢٦، ٤٣٨.

٤. صحيح البخاري ١/ ٢٨، ٢/ ١٣٤، ٩/ ٧٨، ١٢٦. وصحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب ٧. وفتح الباري ١/ ١٢٠، ٢٩٨.

٥. صحيح البخاري ٥/ ٢١٩، ٢٢٠. وصحيح مسلم، كتاب الايمان ٨٤، ٩٠.

٦. مسند الامام أحمد ٢/ ٤٢٦، ٣/ ١٣٤. والسنن الكبرى للبيهقي ٨/ ١٧، ١٠/ ١٩٠. والمصنف لعبد الرزاق ٢٠٨٦٤. ومسند الشهاب للقطاعي ١٠٣٧، ١٠٣٨. وفتح الباري ١٢/ ٣٧٨. واتحاف السادة المتقين ٢/ ٢٢٦.

٧. مسند الامام أحمد ٢/ ٤٧٢. ومجمع الزوائد ٢/ ٧٣. والمطالب العالية ٤٢١.

۱۱۰۷۲-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب وابوحامد، ابوبکر بن خزیمہ، محمد بن رافع مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، ابووائل، عبداللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے تین کی موجودگی میں دو کے لئے سرگوشی ناجائز ہے کیونکہ تیسرے کے لئے یہ ایذا کا سبب ہے۔[1]

۱۱۰۷۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن موسیٰ، اعمش کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مثل روایت کیا ہے۔

۱۱۰۷۴-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب، ابوحامد بن جبلہ، ابوبکر بن خزیمہ، محمد بن رافع، وابومحمد بن حیان، قاسم بن زکریا۔ قاسم بن دینار، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، معرور بن سوید کے سلسلہ سند سے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے آپؐ کو کعبہ کے سایہ میں یہ کہتے ہوئے سنا رب کعبہ کی قسم وہی لوگ خسارہ والے ہیں، میں نے آپ سے پوچھا وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا مالدار زکواۃ ادا نہ کرنے والے، خدا کی قسم جانور قیامت کے روز انہیں اپنے کھروں سے روندیں گے۔[2]

۱۱۰۷۵-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب، وابوحامد بن جبلہ، ابوبکر بن خزیمہ، محمد بن رافع، وابومحمد بن حیان، قاسم بن زکریا، قاسم بن دینار، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے۔ انسان چالیس دن تک مادر رحم میں خون کا لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر چالیس روز کے بعد گوشت کا ٹکڑا بنتا ہے، پھر چالیس روز کے بعد اس میں روح ڈالی جاتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ چار چیزیں لکھنے کے لئے فرشتہ کو بھیجتا ہے کہ دنیا میں وہ کتنا زندہ رہے گا کتنا عمل کرے گا اس کو رزق کتنا ملے گا وہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت، ایک شخص پوری زندگی اعمال صالحہ کر کے دوزخ میں چلا جاتا ہے، اسی طرح ایک شخص ساری زندگی گناہ کر کے دوزخ کے کنارہ پر پہنچ جاتا ہے لیکن تقدیر کی وجہ سے آخر میں نیکی کر کے جنت میں چلا جاتا ہے۔[3]

۱۱۰۷۶-محمد بن جعفر بن حفص معدل، محمد بن عباس بن ایوب، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، یحییٰ بن وثاب کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان رسول ہے لوگوں سے اختلاط کر کے ان کی ایذاء رسانی پر صبر کرنے والا انسان مؤمن ہے۔ لیکن لوگوں سے اختلاط نہ کرنے والا شخص افضل مؤمن ہے۔[4]

۱۱۰۷۷-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب نسائی، ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن رافع، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، اعمش، ابو سفیان کے سلسلہ سند سے جابر کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے سجدہ میں اعتدال کا حکم فرمایا اور کتے کی مانند کلائیاں پھیلانے سے منع فرمایا۔[5]

۱۱۰۷۸-سلیمان بن احمد، احمد بن شعیب نسائی، محمد بن رافع وابوبکر محمد بن جعفر بن حفص معدل، محمد بن عباس بن ایوب، شعیب بن ایوب کے سلسلہ سند سے زید بن ارقم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اہل جنت، جنت میں خورد ونوش کریں گے؟ آپؐ نے اس کا جواب اثبات میں دیتے ہوئے فرمایا ایک جنتی کی طاقت ایک سو اہل دنیا کے برابر ہوگی۔ اس نے پھر سوال کیا کہ خورد ونوش کے بعد قضاء حاجت کی ضرورت پیش آتی ہے لیکن جنت تو بدبو سے پاک ہے، آپ نے فرمایا کہ جنت میں قضائے حاجت کی جگہ کھانے کے بعد انسان کو مشک جیسا خوشبودار پسینہ آ کر اس کا بطن ہلکا ہو جائے گا۔[6]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب السلام ۳۷، ۳۸. وسنن الترمذی ۲۸۲۵. وسنن ابن ماجۃ ۳۷۷۵. وسنن الدارمی ۲/۲۸۲. ومسند الامام أحمد ۱/۴۳۱، ۲/۱۸. ومشکاۃ المصابیح ۴۹۶۵.

۲۔ صحیح البخاری ۸/۱۶۲. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۳۰. وفتح الباری ۱۱/۵۲۴.

۳۔ صحیح البخاری ۴/۱۶۱. ۹/۱۶۵. وصحیح مسلم کتاب القدر ۱.

۴۔ فتح الباری ۱۰/۵۱۲. وسنن ابن ماجۃ ۴۰۳۲. والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/۸۹. والاحادیث الصحیحۃ ۹۳۹.

۵۔ سنن الترمذی ۲۷۵، وسنن ابن ماجۃ ۸۹۱. ومسند الامام احمد ۳/۳۱۵. والمصنف لعبد الرزاق ۲۹۳۳، ۲۹۲۳. وصحیح ابن خزیمۃ ۶۴۴، وشرح السنۃ ۱/۲۵۸.

۶۔ مسند الامام أحمد ۴/۳۶۷. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۵۴۰.

۱۱۰۷۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، احمد بن یحییٰ صوفی، اسحاق بن منصور داؤد طائی، حمید کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے حج وعمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہا۔

۱۱۰۸۰-ابوبکر محمد بن احمد بن ہارون، عمر بن احمد بن علی مروزی، سعید بن مسعود، اسحاق بن منصور داؤد طائی وجعفر احمر، حمید کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے کپڑے میں تھوکا۔

۱۱۰۸۱-عبداللہ بن محمد، ابوطالب بن سوادہ، عباس بن محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، داؤد طائی، حمید کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ شب میں ہم نے آپ ﷺ کو اچانک نماز پڑھتے اور آرام کرتے بھی دیکھا۔

۱۱۰۸۲-سلیمان بن احمد، محمد بن موسیٰ اصطخری، یحییٰ بن متوکل وعبداللہ بن محمد، عیسیٰ بن محمد بزار، عبید بن محمد کشوری، عبداللہ بن ابی غسان، زافرین، داؤد طائی، ہشام بن عروہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ نے کبھی کسی عورت اور خادم کو نہیں مارا۔ البتہ محرم الٰہی کی بے حرمتی کرنے پر آپ نے ضرور انتقام لیا ہے۔ اور جب بھی آپ کو دو امروں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپؐ نے سہل کو اختیار فرمایا تا آنکہ من جانب اللہ اس کی ممانعت آنے پر سب سے پہلے آپ نے اسے ترک فرما دیا۔

۱۱۰۸۳-محمد بن حمید، محمد بن سلیمان، محمد بن خلف، اسحاق بن منصور، داؤد طائی، ہشام بن عروۃ، ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے خربوزہ کھجور کے ساتھ تناول فرمایا۔[1]

۱۱۰۸۴-محمد بن حمید، قاسم بن زکریا، شعیب بن ایوب، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، ابوحنیفہ، علقمہ بن مرثد، ابوبردہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب مجھے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی ہے۔[2]

۱۱۰۸۵-عبداللہ بن محمد بن عبداللہ کاتب، محمد بن عبداللہ حضرمی، شعیب بن ایوب، مصعب بن مقدام، داؤد طائی، ابوحنیفہ، عطاء کے سلسلہ سند سے ابوہریرہ کا قول نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے ستاروں کے گل ہونے کے بعد ہر شہر نزول آفت سے مامون ہو جاتا ہے۔[3]

۱۱۰۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، احمد بن یحییٰ صوفی، اسحاق بن منصور، داؤد طائی، یحییٰ بن اسحاق کے سلسلہ سند سے انس کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہا۔

۱۱۰۸۷-عبداللہ بن محمد، ابوطالب بن سودہ، ابراہیم بن اسحاق بن ابی عنبس، اسحاق بن منصور، داؤد طائی، یحییٰ بن ابی اسحاق کے سلسلہ سند سے ایک بصری شیخ کا قول نقل کیا ہے کہ آپؐ نے حج وعمرہ کا تلبیہ اکٹھا کہا۔

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الأطعمة، ۴۵. وسنن الترمذي ۱۸۴۳. وسنن ابن ماجة ۳۳۲۶. والسنن الكبرى للبيهقي ۲۸۱/۷. والمصنف لابن أبي شيبة ۱۳۲/۸، واتحاف السادة المتقين ۱۰۱/۷، ۱۱۹.

[2] صحيح مسلم ۶۷۲، ۱۵۶۴. وسنن النسائي ۸۹/۴. وسنن أبي داود ۳۲۳۵. والمستدرك ۳۷۴/۱، ۳۷۵.

[3] الدر المنثور ۴۱۸/۹. وتاريخ أصبهان ۱۲۱/۱.

(۳۹۴) ابراہیم بن ادہم

۱۱۰۸۸- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، سراج کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم ابراہیم بن بشار کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں نے ابراہیم بن ادہم سے سوال کیا کہ آپ کی زندگی میں عظیم انقلاب (گمراہی سے ہدایت پر آنا) کیسے آیا؟ انہوں نے اس کے بیان سے گریز کیا، بالآخر میرے شدید اصرار پر انہوں نے فرمایا میرے والد بلخ کے باشندہ اور خراسان کے بادشاہ تھے، شکار ہمارا محبوب مشغلہ تھا چنانچہ ایک روز میں اپنا کتا ساتھ لے کر گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کے لئے نکلا، جنگل میں خرگوش کی آواز سن کر میرے گھوڑے نے حرکت کی، اس وقت مجھے پیچھے سے آواز سنائی دی کہ اے ابراہیم تمہارا مقصد تخلیق یہ نہیں ہے۔ میں نے دل میں کہا کہ یہ لعنتی ابلیس کا کام ہے لیکن مسلسل تین بار وہ آواز سن کر میں سمجھ گیا کہ یہ رب العالمین کی طرف سے مجھے تنبیہ کی گئی ہے لہٰذا اسی وقت میں نے گزشتہ معاصی پر اللہ سے معافی طلب کر کے آئندہ عدم معاصی کا عزم کر لیا، پھر گھر پہنچ کر جبہ اور چادر لے کر میں عراق چلا گیا وہاں پر چند روز میں نے مزدوری کی لیکن وہاں کی اشیاء کے حلال ہونے میں مجھے شبہ تھا، اسی وجہ سے بعض مشائخ کے مشورہ سے میں شام کے شہر مصیصہ منتقل ہو گیا لیکن وہاں پر بھی وہی مسئلہ پیش آیا جس کی وجہ سے بعض مشائخ کے کہنے پر میں طرسوس منتقل ہو گیا وہاں پر میں نے لوگوں کو کھیتی کاٹنے اور ان کے باغات کی نگہداشت کرتا تھا ایک روز میں باب البحر پر بیٹھا تھا کہ ایک صاحب نے بالاصرار مجھے اپنے باغات کی نگہداشت پر مامور کر دیا چنانچہ میں اس کے باغات کی نگہداشت کرتا رہا ایک روز مالک باغ چند دوستوں کے ساتھ باغ کی طرف آیا۔ اس نے مجھ سے کہا ایک عمدہ شیریں انار توڑ کر لاؤ چنانچہ میں ایک انار کو توڑ کر لایا جب انہوں نے اسے چکھا تو وہ کھٹا تھا اس نے مجھ سے کہا تم اتنے دنوں سے میرے باغ کی نگہداشت کر رہے ہو لیکن اب تک تمہیں شیریں اور ترش کا پتا نہ چلا اور تم نے مجھے ترش انار توڑ کر دیدیا میں نے کہا کہ میں نے آج تک کوئی انار چکھا ہی نہیں ہے، وہ میرے جواب پر بڑا متحیر ہوا اور اس نے لوگوں میں اس کی تشہیر کرنا شروع کر دی پس اس وقت میں وہاں سے بلا دِ رمال منتقل ہو گیا۔

۱۱۰۸۹- عبداللہ بن حارث، اسماعیل بن بشر بلخ، عبداللہ بن محمد بن عائذ کے سلسلہ سند سے یونس بن سلیمان کا قول نقل کیا ہے کہ گزشتہ روایت کے مطابق نقل کیا ہے۔

۱۱۰۹۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن صباح، عبداللہ بن احمد بن ابراہیم، مسیب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کیا ہے کہ ہم بشمول ابراہیم بن ادہم ساٹھ جوان طلب علم کے لئے گھروں سے نکلے ان میں سے صرف میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔

۱۱۰۹۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابویعلی عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے شقیق بلخی کا قول نقل کیا ہے کہ ملک شام میں ابراہیم سے ملاقات پر میں نے ان سے خراسان چھوڑنے کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا شام پہنچ کر ہی مجھے زندگی کا سکون ملا اس سے قبل میں قریہ قریہ شہر در شہر پھرتا رہا کوئی مجھے مسوس اور کوئی قلی کا لقب دیتا تھا اے شقیق اکل حلال سب سے بڑی عبادت ہے اور فقراء کس قدر مزہ میں ہیں کہ قیامت میں ان سے زکوۃ، حج وغیرہ کسی چیز کا سوال نہیں ہوگا البتہ ان مساکین (اغنیاء) سے مذکورہ تمام چیزوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

۱۱۰۹۱- ابی، وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن متویہ، ابوموسیٰ صوری، عبدالصمد بن یزید، جعفر بن محمد بن یزید، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن نصر منصوری کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن بشار خادم ابراہیم بن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک روز روزہ کی حالت میں افطاری کے لئے کچھ نہ ہونے کی وجہ سے پریشان بیٹھا تھا۔ ابراہیم بن ادہم نے میری حالت دیکھ کر فرمایا اے ابراہیم یہ فقرا کس قدر خوش قسمت ہیں کہ آخرت میں ان سے کوئی سوال نہیں ہوگا۔ ہم اغنیاء کو تو آخرت کی راحت دنیا ہی میں مل گئی انشاء اللہ تمہاری ضرورت کا انتظام ہو گا۔

گا۔اس کے بعد ابن ادہم نے نماز شروع کر دی تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آٹھ روٹیاں اور بہت سی کھجوریں لے کر آیا اور ہمیں دے کر چلا گیا۔ابراہیم نے سلام پھیر کر مجھے کہا اے مغموم کھا اتنے میں ایک سائل آ گیا،ابن ادہم نے تین روٹیاں اُسے اور تین مجھے دیدیں اور خود تناول فرمائیں،اس کے بعد فرمایا ہمدردی اخلاق مؤمنین میں سے ہے۔

۱۱۰۹۲-جعفر بن محمد،ابراہیم بن نصر،محمد بن احمد،عبدالرحمٰن بن داؤد،محمد بن غالب کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن بشار رطابی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن ادہم،ابو یوسف غسولی اور ابوعبیداللہ سخاوی اسکندریہ گئے۔راستہ میں ہمارا اکرام کیا گیا ہم نے کھا کر اللہ کی حمد کی، ایک ساتھی نے ابن ادہم کو نہر سے پانی دینے کا ارادہ کیا لیکن ابن ادہم نے نہر سے خود ہی پانی نوش کر لیا اس کے بعد فرمایا اگر بادشاہوں اور ان کی اولاد کو ہماری خوش عیشی اور لذت کا علم ہو جائے تو وہ ہم سے نزاع کریں۔

۱۱۰۹۳-عبداللہ بن احمد بن سوادہ،حسن بن محمد،بکر،عباس بن فضل مرعشی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ عبدالعزیز نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دور میں ابن ادہم کے سوار ہونے کے وقت بیس خادم ان کے آگے ہوتے تھے لیکن حصول جنت کے لئے انہوں نے سب کچھ قربان کر دیا۔

۱۱۰۹۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر،ابوعباس،ہروی ابوسعید خطابی،قاسم بن حسن،ابراہیم بن شماس کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ میرے والد ادہم ایک صالح انسان تھے،مکہ میں میرے پیدائش کے بعد کپڑے میں لپیٹ کر وہ مجھے اولیاء اللہ کے پاس لے گئے اور یہ آج انہی کی دعا کا ثمرہ ہے۔

۱۱۰۹۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر،محمد بن احمد ولید،عبداللہ بن ضبیق،احمد بن مفضل کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں ساحل پر مزدوری کرتا تھا اور بچے میرا مذاق اڑاتے تھے،ایک روز میرے جاننے والے کچھ لوگ آئے،انہوں نے میرا اکرام کیا تب جا کر لوگوں نے مجھے پہچانا۔

۱۱۰۹۶-ابی وابومحمد بن حیان،ابراہیم بن محمد بن حسن،محمد بن زید مستملی،داؤد بن جراح کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم انگور اور انار کی نگہداشت پر مامور تھے۔ایک روز مالک نے ان سے انار اور انگور طلب کئے،چنانچہ انہوں نے توڑ کر پیش کئے تو وہ ترش تھے مالک نے کہا آپ انگور اور انار کھاتے ہو لیکن اب تک آپ کو ترش اور شیریں کا علم نہیں ہوا۔ابراہیم بن ادہم نے کہا میں نے آج تک تمہارے انگور اور انار نہیں کھائے،پھر وہاں سے میں دوسرے مقام پر منتقل ہو گیا۔

۱۱۰۹۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر،ابراہیم بن محمد بن حسن،احمد بن فضل عکی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم ایک نصرانی کے باغ میں محافظ تھے۔اس کی اہلیہ نے اس سے کہا اس سے خیر کی وصیت کی درخواست کرو کیونکہ یہ شخص مجھے شریف لگتا ہے۔اس کے شوہر نے پوچھا اس کا کیسے علم ہوا؟اس نے کہا کہ میں جب بھی اس کے لئے کھانا لے جاتی ہوں پہلے وقت کا کھانا اس کے پاس سارے کا سارا رکھا ہوتا ہے۔

۱۱۰۹۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر،ابراہیم بن محمد،عصام بن داؤد کے سلسلہ سند سے سہل بن بشر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میں لکڑیاں کاٹ رہا تھا کہ ابن ادہم میرے نزدیک سے گزرے۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کام کی وجہ سے تھک گئے ہیں اس لئے آپ یہ کام مجھے اجرت پر دیدیں،چنانچہ میں نے یہ کام ان کے سپرد کر دیا،وہ کلہاڑی لے کر چلے گئے،میں بھی انکے ساتھ ہو گیا،ہم ایک جگہ پہنچے جہاں تک دروازہ کھلا اندر پہنچے تو ٹوٹی ہوئی لکڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔

۱۱۰۹۹-عبداللہ بن محمد،ابراہیم بن محمد،محمد بن یزید مستملی کے سلسلہ سند سے علی بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم لقطہ کے بجائے کھیتی باڑی کاٹنے کو پسند کرتے تھے لیکن سلیمان خواص لقطہ کے استعمال کو پسند کرتے تھے۔دونوں ہم عمر ہونے کے باوجود ابن ادہم

افقہ تھے ابراہیم کا تعلق عرب کے قبیلہ کریم الحسب بنو عجل سے تھا ابراہیم کام کے وقت یہ شعر پڑھتے تھے۔ میں نے لوگوں کے بجائے اللہ کو مصاحب بنالیا۔ ابراہیم سادہ لباس استعمال کرتے تھے سفر و حضر میں روزہ رکھتے تھے، رات کو سوتے نہیں تھے متفکر رہتے تھے کھیتی کی مزدوری ساتھیوں میں تقسیم کردیتے تھے عدم حصاد کے زمانہ میں باغات کی حفاظت کا کام لیتے تھے۔

۱۱۱۰۰- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم بن یزید، ابوحامد احمد بن محمد بن حمدان نیشاپوری وابی محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم نے میرے استغفار پر فرمایا کہ میں ۲۴ سال سے اکل حلال کے لئے شام میں مقیم ہوں۔

۱۱۱۰۲- ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید علی بن بکار کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کے ایک ساتھی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن ادہم کے ساتھ بیت المقدس سے نکلا۔ راستہ میں ہمارا توشہ ختم ہوگیا بھوک کی وجہ سے ہم نے درختوں کے پتے کھائے جس کی وجہ سے ہمارے حلق خراب ہوگئے اور ہم بہت تھک گئے۔ راستہ میں ایک بستی آگئی میں نے اس میں تلاش کر کے ایک دیوار بنانے کا کام چار درہم کے عوض قبول کرلیا۔ اس کے بعد ہم نے دیوار بنانا شروع کردی ابن ادہم طاقتوروں کی طرح اور میں کمزوروں کی طرح کام کرتا تھا۔ اہل قریہ ناشتہ لے کر آئے میں نے اس کے لئے ہاتھ دھوئے۔ ابن ادہم نے فرمایا اس کے بجائے ہاتھ کی کمائی سے کھاؤ۔ چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا پھر ہم نے کام مکمل کر کے اس کی مزدوری سے کھانا کھایا اس کے بعد ہم نے سفر شروع کردیا۔ حمص کی ایک بستی میں پانی دیکھ کر ہم نے اس سے پاؤں صاف کر کے وضو کیا، وہاں پر ایک صاحب خانہ نے ہمارے لئے کھانا بھیجا، ابن ادہم نے نماز سے فارغ ہو کر کھانے کی بابت پوچھا تو میں نے کہا کہ فلاں ابن فلاں نے یہ کھانا بھیجا ہے، ہم نے اسے تناول کیا اس کے بعد انطاکیہ کے اطراف میں ہم سفر کرتے رہے وہاں پر حصد کا کام بھی کیا، اس سے ہم نے اسی درہم کے قریب کمالئے اس کے بعد میں نے ابن ادہم سے کہا کہ بیت المقدس میں جانے کا میرا ارادہ ہے۔ ابن ادہم نے کہا کہ میرا دوسری طرف کا ارادہ ہے۔ میرے رخصت ہوتے وقت ابن ادہم نے اسی درہم میں دو چادریں خرید کر مجھے دی کہ یہ چادریں ہمیں کھانا کھلانے والے فلاں بن فلاں کو دیدینا۔ باقیماندہ دراہم ابن ادہم نے مجھے دیدیئے میں دو چادریں اس کے حوالے کرتا ہوا بیت المقدس چلا گیا ایک عرصہ کے بعد میری واپسی ہوئی تو معلوم ہوا کہ اس شخص کا انتقال ہوگیا اور انہی دو چادروں میں اسے کفن دیا گیا ہے۔

۱۱۱۰۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضل عکی، کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم بڑی سرعت کے ساتھ کام کرتے تھے اور اکثر حصہ کے کام میں ساتھیوں سے سبقت لے جاتے تھے۔

۱۱۱۰۴- ابواحمد محمد بن اسحاق انماطی عسکری، عبدان بن احمد، اسحاق بن ضعیف علی بن محمد معلم کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ابن ادہم دیماس کے بازار میں گئے، وہاں پر خراسانی شیخ ابوسلیمان سے ان کی ملاقات ہوئی، ابن ادہم نے ان سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے، انہوں نے کہا کہ بیت المقدس کا ارادہ ہے، ابراہیم نے کہا کہ میرا بھی بیت المقدس کا ارادہ ہے۔ ابوسلیمان نے کہا کہ اکٹھے ہی چلیں۔ ابن ادہم نے کہا کہ ٹھیک ہے چنانچہ دونوں نے سفر شروع کردیا کچھ دیر کے بعد ابن ادہم نے کہا کہ میں حجامت بنوا کر آتا ہوں، ابوسلیمان نے کہا کہ بہتر ہے، چنانچہ ابن ادہم حجامت بنوانے چلے گئے، واپسی پر انہوں نے ابوسلیمان سے سوال کیا کہ تمہارے پاس کچھ ہے؟ ابوسلیمان نے ایک تھیلی نکالی جس میں اٹھارہ درہم تھے ابراہیم بن ادہم نے بالاصرار وہ سب کے سب میرے ذریعہ حجام کو دلوادیئے پھر ہم نے سفر شروع کیا کچھ سفر طے کرنے کے بعد میں نے ادہم سے دراہم کا مطالبہ کیا اور دو تین بار مطالبہ کرنے پر بھی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا، اسی اثناء میں ایک بستی آگئی ابراہیم نے کہا شب ہم یہیں گزاریں گے۔ چنانچہ مغرب کے وقت ہم مسجد میں پہنچے، مؤذن اذان دینے کے لئے بیٹھا تھا، ابن ادہم نے اس سے پوچھا کہ تم فلاں بن فلاں ہو، اس نے کہا کہ ہاں ابن ادہم

نے اس سے کہا ہم حصد کا کام خوب اچھی طرح جانتے ہیں لہٰذا تم ہم کو یہیں کوئی کام دلوادو۔ مؤذن نے کہا کہ ایک نصرانی کے دو باغوں کے علاوہ یہاں سب کی کھیتیاں کٹ چکی ہیں، میں نماز کے بعد اس سے بات کروں گا، چنانچہ نماز سے فارغ ہو کر ہم اس کے ساتھ اس نصرانی کے پاس گئے اور اس نے اسے مطمئن کر کے ہمیں حصد کا کام دلوایا۔ ابن ادہم نے ایک درہم مزدوری طے کر کے اس سے کہا ہماری مزدوری اس مؤذن کے پاس رکھوادو۔ اگر آپ کو کام پسند آ جائے تو یہ مؤذن ہمیں دیدے گا ورنہ آپ کی مرضی ہے اس کے بعد ابن ادہم وغیرہ نماز کے لئے چلے گئے، اس سے فارغ ہو کر نصرانی کے باغ میں کام کے لئے آ گئے، ابن ادہم نے ابوسلیمان سے کہا آج تک اس باغ میں کسی نے اللہ کے سامنے سجدہ نہیں کیا۔ اس لئے ہم میں سے ایک نماز میں مشغول ہو جائے اور ایک کام شروع کر دے۔ ابوسلیمان نے کہا کہ میں نماز پڑھوں گا ابن ادہم نے کہا کہ ٹھیک ہے میں کام کروں گا۔ ابوسلیمان تو کچھ دیر نماز پڑھ کر سو گئے ابن ادہم نماز فجر سے کچھ قبل آ گئے۔ مجھے بیدار کیا اس کے بعد کہنے لگے کہ الحمد اللہ کام مکمل ہو گیا ہے پھر اذان ہونے کے بعد وضو کر کے ہم نماز فجر کے لئے چلے گئے۔ ابراہیم نے خادم کو کام کی تکمیل سے مطلع کیا۔ خادم نے کہا یہ کام تو پانچ دنوں کا تھا آپ نے ایک شب میں کیسے کر دیا، بہر حال مؤذن کے ساتھ نصرانی کے پاس گئے۔ مؤذن نے اس کو کام کی تکمیل سے مطلع کیا وہ بھی بہت حیران ہوا بالآخر ابن ادہم اس کو باغ میں لے گئے۔ وہ بہت خوش ہوا اس نے ابن ادہم کو دو دینار دیئے تو ابن ادہم نے ایک دینار واپس کر دیا اس کے بعد ابن ادہم نے وہ ایک دینار ابوسلیمان کو دیدیا اور کہا کہ اب میں آپ سے جدا ہوتا ہوں، ابوسلیمان نے کہا کہ آپ نے تو مصاحبت کا وعدہ کیا تھا، ابن ادہم نے کہا کہ تم نے دینار کا مطالبہ کیوں کیا۔

۱۱۱۰۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن احمد، حجاج بن حمزہ، ابوزید کے سلسلہ سند سے ابواسحاق فزاری کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم تمام رمضان دن میں کام کرتے اور شب میں نماز میں مشغول رہتے تھے، لہٰذا وہ کل رمضان شب میں سوتے نہیں تھے۔

۱۱۱۰۶- عبداللہ بن محمد عبداللہ بن زکریا، موسیٰ بن عبداللہ طرسوی کے سلسلہ سند سے ابویوسف غسولی یعقوب بن مغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم ماہ رمضان میں ابن ادہم کے ساتھ کھیتی کاٹتے تھے ایک روز شب قدر کے حصول کے لئے ہم نے ان سے آخری عشرہ مدینہ میں گزارنے کی درخواست کی انہوں نے فرمایا کہ دلجمعی کے ساتھ اپنے کام میں مشغول رہو تمہارے لئے یہی شب قدر ہے۔

۱۱۱۰۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے خلد بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابن ادہم سے سوال کیا کہ آپ کے قیام کو شام میں کتنا عرصہ گزر گیا انہوں نے فرمایا ۲۴ سال نیز فرمایا ابتداء میں میں نے یہاں پر ایک جماعت کو حصد کے کام میں مشغول پایا۔ انہوں نے مجھے بھی اپنے ساتھ شریک کر لیا، میں ابتداء میں احساس کمتری کا شکار رہا کہ نامعلوم مجھے یہ کام آتا بھی ہے کہ نہیں لیکن بعد میں یہی ایک شخص کئی شخصوں کا کام کرتا ہے۔

۱۱۱۰۸- ابومحمد، احمد دورقی، ابواحمد مروزی کے سلسلہ سند سے علی بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم فلسطین میں مزدوری کرتے تھے لیکن جب کوئی لشکر آتا تو وہ روپوش ہو جاتے کہیں وہ ان کی تشہیر نہ کریں۔

۱۱۱۰۹- ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن ادریس، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے احمد بن داؤد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار یزید نے ابن ادہم سے باغ کے انگور مانگے، ابن ادہم نے کہا میرے ذمہ صرف اس کی حفاظت ہے مالک کی طرف سے اس کے انگور کھانے کی مجھے اجازت نہیں ہے، یزید نے ابن ادہم کو مارنے کا ارادہ کیا، ابن ادہم نے مار کھانے کے لئے سر ان کے سامنے کر دیا لیکن یزید نے مارنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

۱۱۱۰- اعبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ہشام بن مفضل، اشعث کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کے بعض رفقاء کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن ادہم کا دشمن سے مقابلہ ہوا، ابن ادہم نے ایک ساتھی کو لے کر دریا میں اندر کی طرف تیراکی شروع کر دی، دشمن

ابن ادہم کو دیکھ کر پشت پھیر گیا۔

۱۱۱۱۱-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یحییٰ بن عثمان کے سلسلہ سند سے بقیۃ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابن ادہم کے ایک ساتھی سے کہا کہ ابن ادہم کی مصاحبت کے زمانہ کا کوئی واقعہ سناؤ، انہوں نے بیان کیا کہ ایک روز ہم روزہ سے تھے افطاری کے لئے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں تھی میں نے ابن ادہم سے کہا کہ باب رستن چل کر آپ مجھے حصد کا کام دلوادیں۔ چنانچہ ہم گئے وہاں ایک درہم کی مزدوری پر مجھے کام مل گیا کام مکمل کر کے ایک درہم میں نے وصول کرلیا، میں نے اس سے اپنی حاجت پوری کر کے باقی ماندہ صدقہ کر دیا۔

۱۱۱۱۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین احمد بن ابراہیم، ہارون بن معروف کے سلسلہ سند سے ضمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم صور میں ابن ادہم کے ساتھ ایک گھر میں تھے۔ ابن ادہم نے اس وقت حصد کا کام لیا ہوا تھا سلیمان ابو یاس جبہ پہن کر ان کے دروازہ پر بیٹھا تھا ابن ادہم نے اس سے کہا کہ اے سلیمان یہاں سے اٹھ جاؤ ورنہ گزرنے والے لوگ تجھے فقیر خیال کریں گے۔

۱۱۱۱۳-ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، عبدان بن احمد، احمد بن عمرو، محمد بن مصفیٰ، بقیۃ کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے، کہ وطن سے جدائی میرے لئے سب سے سخت چیز ہے۔

۱۱۱۱۴-ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم احمد بن ابی الحواری، مضاء بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ وطن سے مفارقت میرے لئے سب سے تکلیف دہ چیز تھی۔

۱۱۱۱۵-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے خواہش پرستی اور نفس کی مکاریوں سے حفاظت کے لئے اللہ سے مدد طلب کی، اللہ نے دونوں چیزوں کے بارے میں میری مدد کی۔

۱۱۱۱۶-جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار کے علاوہ میں کبھی بھی ساتھیوں کے لئے بوجھ نہیں بنا کیونکہ شروع میں مجھے حصد کا کام اچھی طرح نہیں آتا تھا۔ اس کے باوجود ساتھیوں نے مجھے اپنے ساتھ کام میں شریک کیا۔

۱۱۱۱۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، حسن بن عبدالرحمٰن بن ابی عباد کے سلسلہ سند سے سعید بن حرب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن ادہم نے مکہ آمد کے موقع پر عبدالعزیز بن ابی رواد کے ہاں قیام کیا۔ ابن ادہم پہنچتے ہی بیگ کھونٹی پر لٹکا کر طواف کے لئے چلے گئے۔ اس کے بعد ثوری عبدالعزیز کے ہاں آئے، انہوں نے اس بیگ کے بابت پوچھا کہ کس کا ہے لوگوں نے کہا کہ آپ کے بھائی ابن ادہم کا ہے ثوری نے اس خیال سے کہ اس میں شام کے پھل ہوں گے، اسے کھولا دیکھا تو اس میں مٹی بھری ہوئی تھی، ثوری نے اسے بند کر کے اسی طرح واپس اسے لٹکا دیا ابن ادہم آئے تو ان کو اس بات سے باخبر کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ ایک ماہ سے میرا کھانا یہی چل رہا ہے۔

۱۱۱۱۸-محمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن سانجور رملی، ابوبکر بن طباع، ابوتوبہ کے سلسلہ سند سے عطاء بن مسلم کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم نے زادراہ ختم ہونے کی وجہ سے پندرہ روز تک مٹی کھائی۔

۱۱۱۱۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، سلمۃ بن شبیب، حسن بن عیاش کے سلسلہ سند سے ابوتوبہ کا قول نقل کیا ہے کہ گزشتہ قول کے مانند نقل کیا۔

۱۱۱۲۰-عبداللہ، سلمۃ، حسن بن عیاش کے سلسلہ سند سے ابومعاویہ اسود کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابن ادہم کو بیس روز تک مٹی کھاتے دیکھا اور فرمایا اگر مجھے ہلاکت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں مرتے دم تک مٹی کھاتا رہتا۔

۱۱۱۲۱-ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، بشر جانی کے سلسلہ سند سے ابو معاویہ اسود کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم بیس روز تک مٹی کھاتے رہے۔

۱۱۱۲۲-ابی، وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن متویہ، محمد بن یزید، ابو صالح محبوب بن موسیٰ، ابو اسحاق فزاری کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ میں چندروز تک بھوک کی وجہ سے ریت پانی میں ڈال کر پیتا رہا۔

۱۱۱۲۳-ابو احمد، محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، عبدان بن احمد بن عمر، قاسم جوعی، عبداللہ حذاء کے سلسلہ سند سے سہل بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک سفر میں ابن ادہم کے ساتھ تھا، انہوں نے کل زادراہ مجھے کھلا کر ختم کر دیا۔ ایک روز مرض کی وجہ سے میں نے ایک چیز کی خواہش کی۔ انہوں نے اپنا گدھا فروخت کر کے میری خواہش پوری کر دی، میں نے ان سے کہا کہ اب ہم کس چیز پر سوار ہوں گے؟ انہوں نے کہا کہ میرے کندھے پر، چنانچہ تین فرسخ تک انہوں نے مجھے کندھے پر اٹھایا، اوزاعی کہتے ہیں کہ ابن ادہم قوم میں سب سے بڑے فیاض انسان تھے۔

۱۱۱۲۴-عبداللہ بن جعفر بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضل عکی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ابن ادہم کو انگور کی حفاظت کی ایک درہم مزدوری ملی، اتنے میں ایک خاتون کی چیخ کی آواز آئی، ابن ادہم نے اس کے بارے میں پوچھا انہیں بتایا گیا کہ وہ اس وقت درد زہ کی حالت میں ہیں۔ ابن ادہم نے اس دینار کا بیگ خرید کر آٹے زیتون شہد اور گوشت سے اسے بھر کر اس خاتون کے گھر پہنچا دیا۔

۱۱۱۲۵-ابومحمد بن حیان، محمد بن ابراہیم، ابو یعلی موصلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے شفیق بن ابراہیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ہمارے سامنے ابن ادہم کے پاس سے ایک شخص معروف ہونے کے باوجود سلام کئے بغیر گزر گیا۔ ابن ادہم نے اس کی وجہ دریافت کرائی اس نے کہا کہ اس وقت میرے گھر میں ولادت کا مسئلہ بالکل قریب ہے اسی کی فکر کی وجہ سے میں سلام نہ کر سکا، ابن ادہم نے کسی سے دو دینار لے کر ایک شخص سے کہا ایک دینار کا سامان خرید کر سامان اور ایک درہم اس کے گھر دے آؤ، چنانچہ وہ شخص جب اس کے گھر پہنچا تو صاحب خانہ گھر نہیں تھا۔ اس نے وہ چیزیں دروازہ کے اندر کر کے کہا یہ ابن ادہم نے بھیجی ہیں، اس خاتون نے ابن ادہم کو خوب دعائیں دیں۔

۱۱۱۲۶-ابوحسین محمد بن محمد بن عبیداللہ جرجانی، حسن بن علی نصر طوسی، احمد بن سعید دارمی، محبوب بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے علی بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ مصیصہ میں ہمارے سامنے ایک خراسانی شخص نے ابن ادہم سے کہا۔ میں غلام ہوں آپ کے بھائی نے کوفہ سے مجھے گھوڑے خچر اور دس ہزار درہم سمیت آپ کو ہدیہ کیا ہے۔ ابن ادہم نے کہا کہ اگر تو سچا ہے تو ان سب چیزوں سمیت تو آزاد ہے۔

۱۱۱۲۷-ابی، ابومحمد بن حیان، محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن داؤد کے سلسلہ سند سے عیسیٰ بن حازم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ابن ادہم حصد کے کام میں مشغول تھے۔ دو شخص سامان وسواری کے ساتھ آئے۔ انہوں نے ابن ادہم سے کہا کہ ہم آپ کے والد کے غلام ہیں۔ ابن ادہم نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو اس سواری وسامان سمیت تم کو آزاد کرتا ہوں۔

۱۱۱۲۸-ابی، وابومحمد بن حیان، محمد بن ابراہیم بن محمد، عصام کے سلسلہ سند سے عیسیٰ بن حازم کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہمؒ کے بھائی ازہر نے ایک چادر انہیں ہدیہ کی، ابن ادہم نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان کے بھائی نے اصرار کر کے دیدی، ان کے بھائی ازہر چندروز بعد واپس آئے تو ابن ادہم نے اس چادر میں ایک جدید عمامہ اور جدید جوتی رکھ کر انہیں واپس کر دی۔

۱۱۱۲۹-محمد بن جعفر بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن یعقوب وابومحمد بن حیان، عیسیٰ بن محمد رازی، ابو حاتم احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک روز داؤد نے رملہ کو بلا زین گھوڑے پر سوار دیکھا لوگوں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا ابن

ادہم کی سخاوت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

۱۱۱۳۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن خلف عسقلانی کے سلسلہ سند سے رواد بن جراح کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک غزوہ میں ابن ادہم کے ساتھ شریک تھا۔ ایک روز میرے گھوڑے کی زین موجود نہیں تھی۔ میں نے ساتھیوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو ساتھیوں نے بتایا کہ ابن ادہم کو کوئی چیز نہیں ملی، انہوں نے وہ زین اٹھا کر ہدیہ کر دی، رواد کہتے ہیں کہ بعد میں ابن ادہم نے اس کے عوض میرے پاس ایک ازار ہدیہ میں بھیجی۔

۱۱۱۳۱-عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد، محمد بن اسحاق، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے مطالبہ پر مروان نے مجھ سے بیان کیا کہ ابن ادہم کو صدق اور جود سے سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔

۱۱۱۳۲-ابوبکر محمد بن جعفر، بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحامد، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کے ساتھی ابو ولید کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم چکی میں قلیل آٹا لوگوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔ نیز ابو ولید نے بیان کیا ہے کہ ایک شب ابن ادہم جب واپس آئے تو تاخیر کی وجہ سے ان کے ساتھی کھانے سے فارغ ہو چکے تھے، دوسرے روز ان کے ساتھی قبل از عشاء سو چکے تھے ابن ادہم نے خود کھانا تیار کیا اور تیار کر کے سب کو بیدار کر کے کھانے پر مدعو کیا، ان کے ساتھی آپس میں بات کرنے لگے کہ ابن ادہم نے ہماری بدسلوکی کے باوجود ہم سے کس قدر اخلاق کا مظاہرہ کیا۔

۱۱۱۳۳-محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد، ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ولید کا قول نقل کیا ہے کہ بعض مرتبہ ابن ادہم سارے دن لکڑیاں توڑ کر ہمیں کھانا کھلاتے تھے۔

۱۱۱۳۴-عبداللہ بن احمد بن سوادہ، ابوسعید بکاء احمد بن محمد کے سلسلہ سند سے جامع بن اعین فراء کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میرے بھائی نے آٹے اور ستو کا ایک بیگ اور کچھ بھنا ہوا گوشت میرے ذریعہ ابن ادہم کے پاس بھیجا، مجھ سے کہا ابن ادہم کو میرا اسلام پہنچا کر ان کی خدمت میں یہ ہدیہ پیش کر دینا۔ چنانچہ میں عصر کے وقت پہنچا معلوم ہوا کہ ابن ادہم جنگل میں ہیں وہ مغرب کے وقت جبہ پہنے ہوئے تشریف لائے لوگوں نے مجھے ان کی آمد سے مطلع کیا میں نے وہ ہدیہ ان کی خدمت میں پیش کر دیا، انہوں نے اسی وقت سب کو جمع کر کے تمام چیزیں کھلا دیں، میں نے لوگوں سے کہا کہ میرے بھائی نے خاص ابن ادہم کے لئے یہ ہدیہ بھیجا تھا، تم نے ان کے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا، انہوں نے بتایا کہ ان کی خوراک تین چھوٹی چپاتیوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

اس کے بعد نماز عشاء پڑھ کر ابن ادہم صبح تک نماز میں مشغول رہے اور عشاء کے وضو ہی سے نماز فجر پڑھائی۔

۱۱۱۳۵-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم کے ایک ساتھی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک غزوہ میں مال غنیمت سے ابراہیم کو تین دینار ملے، انہوں نے مجھ سے کہا یہ دینار ابو محمد خیاط کو دے آؤ ان سے کہہ دینا کہ اس کے ذریعہ اپنا قرض ادا کر دیں لیکن ابو محمد نے وہ قبول نہیں کئے، میں نے واپس ابن ادہم کو دیئے تو ابن ادہم نے ایک حاجت مند ساتھی کو دیدیئے۔

۱۱۱۳۶-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، اشعث بن شعبہ کے سلسلہ سند سے فزاری کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار ابن ادہم کے ہمراہ مراکش گیا میں نے اپنا توشہ ان کی خدمت میں پیش کرنا چاہا تو انہوں نے منع کر دیا بعد میں اپنی قمیض اتار کر مجھے دیدی کہ یہ قمیض فلاں شخص کو دیدو کیونکہ وہ ہم سے زیادہ ضرورت مند ہے۔

۱۱۱۳۷عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبید بن جناد، عطاء بن مسلم کے سلسلہ سند سے ابراہیم کے ایک ساتھی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہم نے مزدوری کر کے تیس دینار کمائے لیکن وہ مجھ سے گم ہو گئے جب میں نے ابن ادہم کو اس

کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اس پر صرف الحمدللہ فرمایا اسی اثناء میں عبداللہ بن صالح کی اہلیہ اسماء کے غلام نے ان کے عوض اسماء کی طرف سے دو سو درہم ابن ادہم کی خدمت میں پیش کئے لیکن ابن ادہم نے ان کی قبولیت سے انکار کردیا۔

۱۱۱۳۸۔ محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوولید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن ادہم کے ساتھ غزوہ میں گیا، ابن ادہم پیدل اور میں سواری پر تھا میں نے ان کو سوار ہونے کے لئے کہا تو انہوں نے انکار کردیا پھر میں نے ان کو قسم دی تو وہ گھوڑے کی زین پر سوار ہو کر اتر گئے اور انہوں نے ۳۶ میل کا سفر پیدل طے کیا۔

۱۱۱۳۹۔ محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد ابوحاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ان کے بعض اصحاب کا قول نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر ارض روم میں سخت سردی میں ابن ادہم نے تمام شب باہر سردی میں اور ان کے ساتھیوں نے خیموں میں گزاردی۔

۱۱۱۴۰۔ ابوطالب بن سوادہ، یزید بن محمد بن یزید، احمد بن میسرہ، ابوقتادہ حرانی کے سلسلہ سند سے ابوقتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن ادہم ابوعثمان مرئی، یوسف بن اسباط اور حذیفہ مرعشی نے چند دن میرے ہاں قیام فرمایا۔ انہوں نے مجھے حصد کا کام تلاش کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ میں نے پچاس جریب کی حصد پچاس درہم میں طے کی، بعد میں ان کے ساتھ شب گزارنے کا ارادہ کیا لیکن انہوں نے منع کردیا۔ پھر انہوں نے کام شروع کردیا اور صبح سے قبل ہی کام مکمل کردیا، میں بڑا حیران ہوا، جریب کا مالک کام دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ انہوں نے پچاس میں سے دس درہم مجھے دیئے باقی خود رکھ لئے۔

۱۱۱۴۱۔ ابوطالب، عبداللہ بن محمد بن بکر، حسن بن محمد کے سلسلہ سند سے ابوطالب، عبداللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک دن انطاکیہ میں بارش کے دوران میں نے ابن ادہم کو سویا ہوا پایا۔ انہوں نے فرمایا اے ابومحمد دنیا کے بادشاہ ہماری اس نعمت سے محروم ہیں۔

۱۱۱۴۲۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین احمد بن ابراہیم دورقی، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ لوگ مجھے مختلف ہدایا پیش کرتے ہیں لیکن میں قبول نہیں کرتا، ہدایا کے عدم قبول کی وجہ سے لوگ مجھے بڑا بزرگ سمجھتے ہیں حالانکہ اس میں بزرگی کیا بات ہے۔

۱۱۱۴۳۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابواحمد مروزی کے سلسلہ سند سے احمد بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ میں ابن ادہم کے ساتھ دو غزووں میں شریک ہوا۔ انہوں نے وہاں کچھ قبول نہیں کیا اور رومہ سامان سے کچھ نہیں کھایا اور اس کے بارے میں فرمایا کہ جواز کے باوجود زہد کی وجہ سے میں نے سامان استعمال نہیں کیا۔

۱۱۱۴۴۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابی ابراہیم، حسن بن ربیع کے سلسلہ سند سے اشعث بن شعبہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن ادہم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوا، ایک وقت ہمیں شدید بھوک لگ گئی اور کھانے کے لئے ہمارے پاس کچھ نہیں تھا۔ اہل مصیصہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے ہمارے لئے خورونوش کا سامان بھیجا لیکن ابن ادہم نے کوئی چیز قبول نہیں کی۔

۱۱۱۴۵۔ جعفر بن محمد بن نصیر محمد بن ابراہیم، احمد بن نصیر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ آج سخاوت، کرم اور مواخاۃ کا خاتمہ ہوگیا، اے لوگو! اگر تم مال کے ذریعے یہ چیزیں حاصل نہیں کرسکتے تو کم از کم حسن اخلاق کا مظاہرہ تو کرو نیز حضرت لقمان نے اپنے لڑکے سے فرمایا تین چیزوں کی معرفت تین چیزوں سے ہوتی ہے حلم کا غضب، شجاعت کا جنگ اور ہمدردی کا ضرورت کے وقت پتہ چلتا ہے۔

۱۱۱۴۶۔ عبداللہ بن محمد عیسیٰ بن محمد رازی، واقد بن موسیٰ مصیصی، ابوعثمان صیاد کے سلسلہ سند سے حسین کی دعوت کی، چنانچہ یہ حضرات تشریف لائے کھانا لگایا گیا ابن ادہم کے علاوہ سب نے کھایا۔

۱۱۱۴۷۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی ابواحمد مروزی کے سلسلہ سند سے علی بن بکار کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز نماز

مغرب کے وقت ابن ادہم نے مجھے اور مخلد کو کھانے پر مدعو کیا۔ جب ہم پہنچے تو گوشت کے دو پیالے ہمارے سامنے رکھے گئے ابن ادہم کھلانے والوں میں سے تھے اس کے بعد ہمیں خربوزے پیش کئے گئے۔

۱۱۱۴۸- ابو محمد، احمد، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے شبیب بن واقد کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم نے ابو اسحاق گزاری کو پیغام بھیجا کہ ملاقات کے لئے آؤ اور کھانا بھی ہمارے ساتھ کھانا۔

۱۱۱۴۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میں ابن ادہم کے پاس گیا، میں سلام کر کے بیٹھ گیا، انہوں نے کوئی بات وغیرہ نہیں کی، مجھے بڑا افسوس ہوا، میں نے ابو اسحاق فزاری سے ان کا اظہار کیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ ان کو سمجھائیں، ابو اسحاق نے کہا کہ تم میرے حوالہ سے ان سے بات کرنا انشاء اللہ وہ تمہاری بات پر توجہ دیں گے۔ پھر ایک روز میں نے ابن ادہم سے کہا کہ میں آپ اور ابو اسحاق کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت ابن ادہم نے میری بات پر توجہ دی اور خوب اچھی طرح مجھ سے بات کی پھر وہ میری دعوت پر گھر تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا۔

۱۱۱۵۰- عبداللہ، احمد، دورقی، عبید بن ولید دمشقی، ابن ہاشم، ابن ادہم کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ساتھیوں کی فراغت سے قبل کھانے سے فارغ ہونا قبیح حرکت ہے۔

۱۱۱۵۱- عبداللہ، احمد دورقی، ہارون بن معروف کے سلسلہ سند سے ضمرہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن ادہم نے کھانے پر چند ساتھیوں کو مدعو کیا۔ ایک شخص خلاد صقیل ساتھیوں کے فارغ ہونے سے قبل ہی کھانا کھا کر چلے گئے۔ ابن ادہم نے کہا اس نے دو غلطیاں کیں ہیں (۱) بلا اجازت چلا گیا (۲) ساتھیوں کی بے حرمتی کی ہے۔

۱۱۱۵۲- ابی، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ابراہیم بن ادہم کو سب سے زیادہ سخاوت اور صدق سے فائدہ پہنچا۔

۱۱۱۵۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ولید بن ابان کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن قدید کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز میرے سامنے ابن ادہم کے پاس ایک شخص آیا۔ ابن ادہم نے اس سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا کہ سواحل کا، ابن ادہم نے میرے ساتھی کا تھیلا اٹھا کر اسے دیدیا میں نے منع بھی کیا لیکن انہوں نے کہا یہ ضرورت مند ہے۔

۱۱۱۵۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یحییٰ بن عثمان کے سلسلہ سند سے ابن ادہم کے ایک ساتھی کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابن ادہم سے ایک گھر کی چھت کی بابت سوال کیا کہ کس چیز کی ہے ابن ادہم نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔

۱۱۱۵۵- عبداللہ بن سوادہ، نصر بن منصور مصیصی، ابو محمد کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک بار ابن ادہم ابو اسحاق کے گھر گئے، اس وقت ابو اسحاق نہیں تھے، ابن ادہم نے کہا کہ جب وہ آئیں تو انہیں میرا بتا دینا اس کے بعد ابن ادہم چراگاہ چلے گئے، وہاں لوگ اپنے جانوروں کو چرا رہے تھے شام کو انہوں نے مجھے کہا اپنا گھوڑا ہمارے جانوروں میں ملا دو، ورنہ درندے لے جائیں گے لیکن وہ نہیں مانے شب کو ابن ادہم نے نماز شروع کر دی تین شیر آئے لیکن تینوں نے ابن ادہم کو کچھ نہیں کہا۔

۱۱۱۵۶- عبداللہ، محمد بن ہارون بن یحییٰ، بسروج، ابو خالد بن یزید بن سفیان کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا میں ایک روز ابن ادہم کو خچر پر سوار ایک شخص نے کہا میں اپنا نیا جوڑا آپ کے پرانے جوڑے سے تبدیل کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تو مالدار ہے تو فبہا ورنہ نہیں اس نے کہا میں مالدار ہوں ابن ادہم نے کہا اگر تو مالدار ہے تو خچر پر سوار کیوں ہے تو فقیر ہے میرے پاس سے اٹھ جا۔

۱۱۱۵۷- عبداللہ، اسماعیل بن حبیب، زیات کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن فلاں کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ابن ادہم نے ایک شخص سے ایک دانق کے انجیر مانگے لیکن اس نے انہیں نہیں دیئے، پھر ایک دوسرے شخص نے ابراہیم سے کہا آپ جتنے چاہو انجیر لے لو میں اس کی

رقم زیدوں گا لیکن ابن ادہم نے اسے قبول نہیں کیا۔

۱۱۱۵۸-عبداللہ، ابوعمر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز ابن ادہم، حذیفہ مرعشی، یوسف بن اسباط اور اسحاق بن نجیح کا ایک شہر میں قیام ہوا، انہوں نے ابواسحاق کو کھانا وغیرہ خریدنے کے لئے بھیجا، ابواسحاق خورونوش کی اشیاء اور زردنمک خرید کر لائے

۱۱۱۵۹-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول نقل کیا ہے کہ ابن ادہم اور ان کے ساتھی چار لذتوں سے دور تھے (۱) ٹھنڈے پانی کی لذت (۲) حمامات استعمال نہیں کرتے تھے (۳) جوتا استعمال نہیں کرتے تھے (۴) نمک میں مصالحہ استعمال نہیں کرتے تھے۔

۱۱۱۶۰-ابواحمد، محمد بن احمد بن اسحاق، عسکری عبدان بن احمد، اسحاق بن وصیف، ابوحفص عمیر بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ ہم چار نفر ابن ادہم کے ساتھ مکہ گئے، وہاں پر ہم نے ایک مکان اجرت پر لیا، ہم میں سے ایک شخص خدمت کرتا اور تین ہم چلے جاتے، ایک دن ایک طویل القد شخص آیا، اس نے ابن ادہم کا پوچھا لیکن وہ نہیں تھے، پھر شام کو وہ ابن ادہم کے ساتھ آیا، وہ ہم سے الگ تھلگ رہتا تھا، اس کا کھانا پینا بھی ہم سے الگ تھا، بعد میں ابن ادہم نے بتایا کہ وہ جن تھا۔

۱۱۱۶۱-ابوطالب سوادہ، علی بن حرب، عبداللہ بن ایوب بن حباب کے سلسلہ سند سے جسر کا قول نقل کیا ہے کہ:

جسر کہتے ہیں: میں نے ۱۵۰ھ میں ابن ادہم کے ساتھ حج کیا۔ راستے میں ایک روز ہمارے ساتھ ایک شیخ قمیص اور چادر میں ملبوس کندھے پر عصا رکھے ہوئے آئے، عصا کے ساتھ ایک تھیلا لٹک رہا تھا، وہ ابراہیم سے سلام کر کے ہماری بائیں طرف چلنے لگے۔ ابراہیمؒ بن ادہم نے ہم سب کو منع کر دیا تھا کہ کوئی اس کے ساتھ بات نہ کرے اور نہ ہی اس کے قریب نظر آئے۔ وہ مدینہ میں ہمارے ساتھ رہے، پھر مکہ میں بھی اس کا قیام ہمارے ساتھ تھا، وہ ہماری غیر موجودگی میں آ کر کھانا کھا کر چلا جاتا۔

جسر کہتے ہیں ایک مرتبہ مجھے پیٹ میں درد ہوا تو میں پیچھے خیمہ میں رہ گیا چنانچہ وہ شیخ آیا اور میں اس کو نظر نہ آیا پھر میں نے دیکھا کہ وہ تھیلا کھول کر اس سے مینگنیاں نکال نکال کر کھا رہا ہے۔ یہ دیکھ کر میں کھنکھارا تو اس نے جو میری طرف دیکھا فوراً اپنا تھیلا اور لاٹھی وغیرہ اٹھا کر چلا گیا اور پھر نظر نہ آیا۔

رات کو ابن ادہمؒ نے قرآن پڑھتے وقت اس کو نہ پا کر سمجھا کہ ہم میں سے کسی نے اس کے ساتھ بات چیت کی ہوگی اور وہ چلا گیا ہوگا، لیکن میں نے آپ کو ساری خبر سنائی تو ابن ادہمؒ فرمانے لگے: یہ آپ علیہ السلام کے زمانہ کے جنوں میں سے تھا یہ اور اس کے ساتھ چھ جنوں کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وفد بن کر آیا تھا، یہ سب قاری تھے۔ تین نصیبین اور چار نینوئی کے تھے۔ اس وقت ان میں سے صرف یہی زندہ ہے، یہ مجھ سے ہر سال ملاقات کرتا ہے۔

ختم شد حصہ ہفتم

حلیۃ الاولیاء

☆☆☆

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

حصہ ہشتم

تکملہ ابراہیم بن ادھم، شفیق بلخی، حاتم اصم، ابن المبارک، ابن وہب،
بشر حافی، معروف کرخی اور وکیع بن الجراح رحمہم اللہ وغیرہ کا تذکرہ

امام حافظ علامہ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
استاد مدرسہ عربیہ حنفیہ دارالسلام آزاد کشمیر

دارُالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دیباچہ

الحمدللہ و کفی سلام و علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد! حلیۃ الاولیاء کی جلد ۸ کا ترجمہ قارئین کے زیر نظر ہے۔ یوں دوران ترجمہ مترجم کو اپنے خیال کا اظہار کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ اس لئے چندگزارشات عرض کیے دیتا ہوں۔

اولیاء کرام کے حالات اور ان کے اقوال امت کے لئے وہ عظیم سرمایہ ہیں جس سے شاید باید ہی کوئی کنارہ کش ہو۔ وہ الگ بات ہے کہ ان کا طرز زندگی آج مفقود نظر آتا ہے لیکن زمرہ مومنین و مسلمین میں بہرحال ضرورت پیش آتی ہے۔ ان اولیاء کرام کا مزاج ان کا طرز زندگی، ان کا زہد، ان کے رہن سہن کا طور طریقہ ان کا معیار زندگی علیحدہ ایک جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔

خصوصاً جو چیز میں نے دوران ترجمہ پائی وہ یہ کہ ان حضرات کے نزدیک زہد فی الدنیا، تقویٰ، مخلوق سے علیحدگی اور خاموشی جیسی صفات فرض وواجب کے درجے میں ہوتی تھیں۔ گویا ان کے نزدیک عدم زہد یا کلام گوئی زنا اور جھوٹ کے مترادف تھا۔ جھوٹ، زنا، غیبت اور دیگر کبائر تو ان کے ہاں کفر سے بالاتر سمجھے جاتے تھے۔

آج ہر آدمی دوسرے کی اصلاح میں لگا ہوا ہے اور اپنی اصلاح کا کوئی نہیں سوچ پاتا۔ برناڈشا نے کیا خوب کہا تھا ''اپنے آپ کو سیدھا کرلو سمجھ لو کہ دنیا میں ایک بدبخت کم ہو گیا''

ہرحال میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان اولیاء کرام کی محبت اور الفت اور ان جیسا تقوی، وطہارت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

محمد یوسف تنولی ۱۹ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۹ جنوری ۲۰۰۵ء

بقیہ حالات ابراہیم بن ادھمؒ

۱۱۱۶۲- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحٰق، بدران بن احمد، اسحٰق بن ضیف، ابوحفص عمر بن حفص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوحفص کہتے ہیں، ایک مرتبہ میں اور میرے والد صاحب ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ہمراہ مکہ کی طرف سفر پر روانہ ہوگئے (میں اس وقت کمسن لڑکا تھا) ہم منزل مقصود کی طرف رواں دواں تھے کہ اچانک میرے والد کہنے لگے...... اے ابواسحٰق میں چاہتا ہوں کہ آج رات کسی جنگلی گائے کے گوشت کا کباب بنا کر کھاؤں (یہ سخت سردی کی ایک ٹھنڈی رات تھی) ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے سن کر چپ سادھ لی اور ہم برابر چلتے رہے۔ اسی دوران ہم نے اپنے سفر کا رخ دیہاتیوں اور ان کے خیموں کی طرف کر دیا۔ ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے اگر ہم ان لوگوں کے پاس رات بسر کریں تو بہتر ہوگا چونکہ میں جانتا ہوں کہ سردی سے تمہارا برا حال ہو رہا ہے چنانچہ ہم نے ان کی رائے پر اتفاق کیا اور بستی والوں کے ایک خیمے کے پاس کھڑے ہو کر ہم نے آواز لگائی اے لوگو! کیا یہاں کوئی پناہ گاہ ہے جس میں ہم رات بسر کر سکیں، بستی والے کہنے لگے...... جی ہاں یہ سامنے خالی جگہ ہے اس میں رات بسر کر لو ہم نے اس جگہ کا معائنہ کیا معلوم ہوا کہ بستی والوں نے مہمانوں کے لئے ایک خیمہ اجتماعی طور پر گاڑ رکھا ہے اور بستی والوں کے سامنے شعلہ زن آگ بھڑک رہی تھی اتنے میں بستی والے ہمارے پاس لکڑیاں اور انگارے لے کر آگئے۔ میرے والد آگ پر یکے بعد دیگرے لکڑیاں ڈالنے لگے اور ہم آگ تاپنے لگے، اچانک ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا پہاڑی بکرا بستی کے سامنے میدان میں جا کھڑا ہوا جسے بستی والوں نے پکڑا تھا لیکن ان سے چھوٹ کر نکل بھاگا تھا، بستی والے دوبارہ اس کی طرف بڑھے اور زخمی بکرے کو پکڑ کر ذبح کیا اور اس کے گوشت کے تکے بنائے، ہم انھیں دیکھتے جا رہے تھے بستی والے ایک دوسرے سے کہنے لگے...... اپنے مہمانوں کا بھی خیال رکھو، چنانچہ بستی والوں نے ہمارے پاس گوشت سے بھری ہوئی ایک بڑی ہنڈیا بھیجی، ابراہیم رحمہ اللہ میرے والد سے فرمانے لگے...... کیا تمہارے پاس چھری ہے؟ گوشت کاٹو اور آگ پر ڈال کر کھاتے جاؤ جس طرح کہ تمہارے اندر گوشت کا شوق پیدا ہوا تھا۔

۱۱۱۶۳- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، محمد بن منصور طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابونصر کہتے ہیں، ابراہیم ادھم رحمہ اللہ بلوط کے درخت کا تازہ پھل چنا کرتے تھے۔

۱۱۱۶۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد وسقندی، وبرۃ غسانی، عدوی صیاد کہتے ہیں، میں نے یزید بن قیس کو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ افطار کے وقت دریا کے کنارے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے قسما قسم کے کھانوں سے سجا ہوا ایک دسترخوان رکھا ہوا ہے۔ انھیں معلوم نہیں تھا کہ اس دسترخوان کو کون رکھ گیا، پھر میں نے انھیں دیکھا کہ وہ وہاں سے اٹھ کر واپس پلٹ گئے اور پہاڑی میں داخل ہو گئے اور ان کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔

۱۱۱۶۵- ابومحمد بن حیان، ابوعباس ھروی، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ اگر کوئی مومن بندہ اس پہاڑ کو پھسلنے کا حکم دے تو لامحالہ یہ پہاڑ اپنی جگہ سے پھسل پڑے، اتنے میں پہاڑ ابوقبیس ہلنے لگا، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے اے پہاڑ سکون پکڑ میں نے تجھے تو پھسلنے کا نہیں کہا، چنانچہ پہاڑ سکون میں آگیا۔

۱۱۱۶۶- ابوفضل، نضر بن ابونصر طوسی، علی بن محمد مصری، یوسف بن موسیٰ، مروزی، عبداللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سندی اپنے شاگردوں کو حدیثیں سناتے ہوئے کہہ رہے تھے، اگر کوئی اللہ کا ولی کسی پہاڑ سے پھسلنے کا کہے تو وہ پہاڑ لازمی پھسل پڑے،

اچانک جس پہاڑ پر وہ کھڑے تھے ہلنے لگا، انھوں نے فوراً اپنا پاؤں اٹھا کر پہاڑ پر ماراا اور فرمایا۔ اے پہاڑ سکون میں آ جا! میں نے تو صرف اپنے شاگردوں کے لئے تیری مثال بیان کی ہے۔

۱۱۱۶۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، عبدالصمد بن فضل، مکی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ مومن کی کرامت اللہ کے ہاں کہاں تک پہنچتی ہے؟ جواب دیا۔ مومن اپنی کرامت سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ اگر وہ کسی پہاڑ کو ہلنے کا حکم دے تو وہ ہل پڑے۔ اتنے میں جس پہاڑ پر ابراہیم بن ادھم کھڑے تھے وہ ہلنے لگا فرمایا......اے پہاڑ میں نے تجھے تو ہلنے کا نہیں کہا۔

۱۱۱۶۸- محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سلمہ طحاوی، عبدالرحمٰن بن جارود بغدادی، خلف بن تمیم کہتے تھے، ہم ایک مرتبہ ایک سفر میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ہمسفر تھے، اسی دوران کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے، شیر ہمارے رستے میں کھڑا ہو گیا ہے اور ہمیں آگے نہیں جانے دیتا، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ نے شیر کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اگر تجھے کچھ کرنے کا حکم ملا ہے تو کر گزر اور اگر تجھے ہمارے بارے میں کچھ حکم نہیں دیا گیا تو ہمارے رستے سے ہٹ جا۔ خلف بن تمیم کہتے ہیں شیر رستے سے ہٹ گیا اور لوگ آگے چل پڑے، ابراہیم رحمہ اللہ ہم سے کہنے لگے۔ اگر تم میں سے کوئی آدمی صبح وشام یہ دعا پڑھ لے تو اسے کسی مصیبت سے سابقہ نہیں پڑے گا وہ دعا مندرجہ ذیل ہے

اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام

واحفظنا برکنک الذی لایرام وارحمنا

بقدرتک علینا ولاتھلکنا وانت الرجاء

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگہداشت فرما اور اپنی اس قوت کے ساتھ ہماری حفاظت فرما جسکے مقابلے کا قصد نہیں کیا جاسکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم کر اور ہمیں ہلاک نہ کر یو چونکہ ہماری تمام تر امیدیں تجھی سے وابستہ ہیں۔

پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمانے لگے یہ دعا اپنے نفقہ (اخراجات) اور کپڑوں پر پڑھ کر پھونک لیتا ہوں، میں ان میں سے کچھ گم نہیں پاتا۔

۱۱۱۶۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین احمد بن ابراہیم دورقی، خلف بن تمیم، عبدالجبار بن کثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے رستے میں ایک درندے کے آجانے کی شکایت کی گئی، فرمایا مجھے وہ درندہ دکھلاؤ، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ نے درندے کو جب دیکھا تو اسے مخاطب کر کے فرمایا......اے درندے! اگر تجھے کچھ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو کر گزر ورنہ واپس چلا جا۔ چنانچہ درندہ دم ہلاتا ہوا چل پڑا، عبدالجبار بن کثیر کہتے ہیں ہم نے درندے کی سمجھداری پر تعجب کیا، پھر ابراہیم رحمہ اللہ ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ یہ دعا پڑھ لو۔

اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام واللھم واکنفنا بکنفک الذی لایرام وارحمنا بقدرتک علینا ولا تھلکنا وانت الرجاء.

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگرانی فرما اور اپنے ایسے حفظ وامان سے ہماری حفاظت فرما جس کے مقابلے کا قصد نہیں کیا جاسکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم فرما اور ہمیں ہلاک نہ کر دینا چونکہ ہماری امیدیں تجھی سے وابستہ ہیں۔ خلف بن تمیم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں پچاس سے زیادہ سالوں سے سفر کرتا چلا آ رہا ہوں اور یہ دعا باقاعدگی سے پڑھتا ہوں مجھے کبھی کسی چور سے سابقہ نہیں پڑا اور میں نے اپنے سفر میں صرف بھلائی دیکھی ہے۔

۱۱۱۷۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، ابوسعید خطابی، عبداللہ بن بشر محمد بن کثیر، خلف بن تمیم، عبدالجبار کے سلسلہ

سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ کہا گیا کہ یہ درندہ ہمارے سامنے آ گیا ہے۔۔۔(پھر راوی نے مذکور بالا کے حدیث ذکر کی)

۱۱۱۷۱- ابونعیم اصفہانی اپنے والد عبداللہ و ابومحمد بن حیان ومحمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبید بن جناد، عطاء بن مسلم کہتے تھے میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ایک مرید کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ہم پہاڑ کی طرف نکل گئے۔ وہاں کے لوگوں نے ہمیں لکڑیاں کاٹنے کی مزدوری پر رکھ لیا، اچانک ایک درندہ ادھر آ نکلا جس سے لوگوں میں کھلبلی مچ گئی۔ میں ابراہیم کے قریب گیا اور انھیں لوگوں کی پریشانی سے آگاہ کیا، پوچھا کیا ہوا انھیں، میں نے جواب دیا...... آپ کی پیٹھ پیچھے درندہ کھڑا ہے جس نے لوگوں کو حراساں کر دیا ہے، ابراہیم رحمہ اللہ درندے کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے، اے خبیث واپس چلا جا، پھر فرمایا، جب تم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے ہو تو یہ دعا کیوں نہیں پڑھ لیتے؟۔

اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام واکنفنا بکنفک الذی لایرام وارحمنا بقدرک علینا ولا تھلکنا وانت ثقتنا ورجاؤ نا ۔

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگرانی فرما، اپنے ایسے حفظ واماں سے ہماری حفاظت فرما جس کا قصد نہیں کیا جا سکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم فرما اور ہمیں ہلاک نہ کر دینا چونکہ تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تجھی پہ ہم آس لگائے بیٹھے ہیں۔

۱۱۱۷۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، عباس بن محمد کے سلسلہ سند سے سے مروی ہے کہ خلف بن تمیم رحمہ اللہ کہتے تھے، ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے سمندری سفر کیا اچانک تیز آندھی چلنے لگی، ابراہیم رحمہ اللہ چادر لپیٹے چپ چاپ بیٹھے رہے، کشتی میں بیٹھے تمام لوگوں کی نظریں ابراہیم رحمہ اللہ پر جم گئیں، بالآخر ایک آدمی جرأت کر کے کہنے لگا، جناب! آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں اور آپ چادر لپیٹے آرام سے سو رہے ہیں؟ ابراہیم رحمہ اللہ نے چادر سے سر نکالا اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہنے لگے! اے اللہ! اب تک تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اور اب ہمیں اپنا عفو و درگزر بھی دکھلا دے۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے ہی سمندر میں سکون آ گیا اور تیل کی مانند ہو گیا۔

۱۱۱۷۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، ابوزرعہ، یحییٰ بن عثمان، بقیۃ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم معیوف کے ہمراہ سمندر میں محو سفر تھے کہ اچانک تیز آندھی چل پڑی جس سے سمندر میں طوفان آ گیا اور کشتیاں لڑکھڑانے لگیں، یہ کیفیت دیکھ کر لوگ رو پڑے، معیوف سے کسی نے کہا، یہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بیٹھے ہیں ان سے کہو کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ طوفان تھم جائے، (ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کشتی کے ایک کونے میں چادر لپیٹے بے غم سو رہے تھے) چنانچہ معیوف ان کے قریب ہوئے اور ان سے کہا...... اے ابواسحٰق! کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ لوگ کس طوفان میں جکڑے ہوئے ہیں؟ انھوں نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگے، اے اللہ! تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اب ہمیں اپنی رحمت بھی دکھا دے، چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے کشتیاں حالت سکون پر آ گئیں۔

۱۱۱۷۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم کہتے تھے، میں ایک مرتبہ ابورجاء ھروی کے پاس مسجد میں تھا، اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے سلام کیا اور پھر چلا گیا، ابورجاء رحمہ اللہ نے مجھے اس کے متعلق بتایا کہ یہ آدمی ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی ہمراہی میں جہاد میں شرکت کے لئے براستہ سمندر سفر کر رہا تھا کہ سمندر میں طوفان آ گیا لوگ غرق ہونا ہی چاہتے تھے کہ اچانک ایک غیبی آواز سنی "تم ڈر رہے ہو حالانکہ تمہارے درمیان ابراہیم بن ادھم موجود ہیں"؟

۱۱۱۷۵- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ جب جہاد میں نکلتے تو اپنے رفقاء پر خدمت اور اذان کی شرط لگا لیتے، ایک دن ان کے رفقاء ان کے پاس آئے اور کہنے لگے

......اے ابواسحٰق ہم نے جہاد کا پختہ ارادہ کرلیا ہے، اگر ہم آپ کو اپنے سامان میں سے کچھ کھاتے ہوئے دیکھتے تو بخدا ہم خوش ہوتے، فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے کرے گا، پھر کہنے لگے اس پر فلاں کو کوئی خوف نہ ہو، پھر ابراہیم رحمہ اللہ فوراً سجدے میں گر پڑے اپنی حاجت طلب کی اور اپنے آقا کو چھوڑ دیا، سو میں بندوں کے سامنے سوال کرنے کے بعد اپنے آقا کی طرف رجوع کرتا ہوں، میرا آقا نہیں کہتا کہ میں حق پر تھا کہ تو مجھ سے طلب کرتا نہ کہ میرے غیر سے، پھر ابراہیم رحمہ اللہ ساحل کی طرف نکل گئے وضو کیا، نماز پڑھی پھر قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے......اے اللہ! جو بات میرے دل میں آئی اسے تو بہ خوبی جانتا ہے، یہ میری خطا اور جہالت ہے، اگر اس پر تو میرا محاسبہ کرے میں اس کا اہل ہوں اور اگر تو مجھے معاف کردے تو اس کا اہل ہے، تو میری حاجت سے واقف ہے میری حاجت پوری فرما، انکے دل میں دائیں طرف دیکھنے کا خیال پیدا ہوا، اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس چار سو کے لگ بھگ دینار رکھے ہوئے ہیں، انھوں نے صرف ایک دینار لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس واپس لوٹ آئے، چنانچہ ان کے ساتھی انھیں تعجب سے دیکھنے لگے اور بار بار ان کی حالت کے بارے میں ان سے سوال کرنے لگے، ایک عرصہ تک انھوں نے ساتھیوں سے اپنی حالت چھپائے رکھی، پھر انھیں واقعہ سے آگاہ کیا، ساتھی کہنے لگے (اگر آپ اس رقم کو جہادی قوت میں صرف کردیتے تو کیا ہی اچھا ہوتا؟ فرمایا تم گمان کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میں صرف اتنی ہی رقم نکالتا جس پر میرا ضمیر راضی ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایسا کرسکتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے میری چاہت سے زیادہ دولت میرے امتحان کے لئے نکال ظاہر کی، بخدا! اگر اللہ تعالیٰ دس ہزار دینار میرے سامنے رکھتا اس سے میں اتنا ہی لیتا جتنے پر میرا ضمیر راضی ہوتا۔

۱۱۱۷۶- ابومحمد بن حیان ومحمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن محمد بن حسن، اسحٰق بن فدیک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میرے والد کہتے تھے، میں اور ابراہیم بن ادھم براستہ سمندر جہاد میں شرکت کے لئے نکل گئے، رستے میں ایک جگہ ہم نے شور وغل سنا، اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ ابراہیم بن صالح بازوں اور شاہینوں کے ذریعے شکار کی طلب میں نکلا ہوا ہے اور اس کے ساتھ اسکی لونڈیاں بالوں کو لٹکائے ہوئے نیم عریاں حالت میں بھی تھیں، جب میں نے ان کی طرف دیکھا ابراہیم بن ادھم فرمانے لگے! اے فدیک رک جا، ان عورتوں کی طرف مت دیکھو یہ گندگی کی مانند ہیں جو بوڑھی ہو جائیں گی، جو پاخانہ پیشاب کرتی ہیں اور انھیں حیض بھی آتا ہے، تم ان دوشیزاؤں کے لئے عمل کرو جو کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی اور انھیں پیشاب بھی نہیں آتا جو محبت والیاں اور ہم عمر ہوں گی ہم آگے چل پڑے اور انگور کے باغات میں جا پہنچے، وہاں ہم نے انگوروں کے لٹکے ہوئے خوشے دیکھے، ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا اے فدیک ان ممنوعہ پھلوں کی طرف دیکھو جو ختم ہو جانے والے ہیں تم ان پھلوں کے لئے عمل کرو جو نہ ختم ہونے والے غیر ممنوع ہیں۔ ہم پھر آگے چل پڑے حتی کہ ہم سرور پر پہنچ گئے اور یہاں ہم پانچ آدمی اکٹھے ہو گئے ابومرثد بھی ہمارے بیچ موجود تھے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سب سے کہنے لگے، برکت کے لئے کچھ رقم جمع کی جائے۔ چنانچہ ہم سب الگ الگ ہو گئے تاکہ ہم میں سے ہر آدمی دو دو دینار لے آئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بھی ایک طرف چل دیے حالانکہ ہمیں معلوم تھا کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے تاہم ہمارا ایک آدمی ان کے پیچھے ہولیا تاکہ دیکھے وہ کہاں سے دو دینار حاصل کرتے ہیں، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ جب کھلے میدان میں آگئے تو انہوں نے دو رکعت صلوۃ حاجت پڑھی، بخدا! نماز سے جونہی فارغ ہوئے وہ اپنے اردگرد دیناروں کے انبار لگے دیکھ رہے تھے، تاہم انھوں نے اتنی ساری دولت میں سے صرف دو دو دینار لئے اور واپس پلٹ آئے، پھر ہم نے تیاری کی اور آگے چل پڑے۔

۱۱۱۷۷- ابونعیم اصفہانی، ابوطالب عبداللہ بن احمد بن سوادہ، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسن، عیاش بن عاصم، سعید بن صدقہ ابومھلھل (جنھیں ابدال میں شمار کیا جاتا تھا) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم کچھ لوگوں کے پاس آئے جو کشتی میں سوار ہو چکے تھے، کشتی کے مالک نے ابراہیم سے دو دینار بطور کرایہ کے مانگے، انھوں نے کہا......فی الحال میرے پاس کچھ نہیں تاہم میں تمہیں

آگے چل کر دے دوں گا، کشتی بان نے تعجب کرتے ہوئے کہا، ہم سمندر میں سفر کر رہے ہیں آپ مجھے دو دینار کیسے دیں گے؟ چنانچہ کشتی بان نے انھیں کشتی میں بٹھالیا اور آگے چل پڑے، یہاں تک کہ سمندر میں واقع ایک جزیرہ تک جا پہنچے، کشتی بان کہنے لگا بخدا! میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ صاحب دینار کہاں سے لائیں گے کیا اس نے یہاں کوئی چیز چھپا رکھی ہے؟ کشتی بان ابراہیم سے کہنے لگا حسب وعدہ دو دینار لاؤ، ابراہیم رحمہ اللہ کو اس کا علم نہیں تھا، چنانچہ وہ جزیرے کے آخری کونے پر جا پہنچے، وہاں جا کر دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھی، جب واپس لوٹنا چاہا تو کہنے لگے، اے میرے رب! یہ کشتی بان اپنے حق کا مجھ سے مطالبہ کر رہا ہے میری طرف سے اسکا حق ادا کر دے، (ابراہیم رحمہ اللہ نے سجدہ میں سر رکھ کر یہ دعا کی) جب انھوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو اپنے اردگرد دیناروں کا انبار لگا ہوا دیکھا، سامنے ایک آدمی کو کھڑا پایا کہنے لگے! کیا تم آگئے ہو؟ اپنا حق لے لو اور اس سے زیادہ نہیں لینا اور اس واقعہ کا کسی سے ذکر بھی نہیں کرنا، اس کے بعد تمام لوگ کشتی میں بیٹھ کر آگے چل پڑے۔ یکا یک سمندر میں طوفان برپا ہو گیا، لوگ موت کی انتظار میں لگ گئے، ملاح کہنے لگا وہ دیناروں والے صاحب کہاں ہیں؟ چنانچہ لوگوں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا، کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہو چکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ یہ مصیبت ٹل جائے، ابراہیم نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں اور پھر کہنے لگے.....اے میرے رب! تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اب ہمیں اپنی رحمت اور معافی بھی دکھا دے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے سمندر میں طوفان تھم گیا اور کشتی بے خوف وخطر آگے بڑھنے لگی۔

۱۱۱۷۸- ابونعیم اصفہانی، ابوطالب بن سوادہ، احمد بن محمد ابوسعید بکاء، جامع بن اعین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی معیت میں موسم سرما میں جہاد پر روانہ ہو گئے، چنانچہ محاذ پر ہمیں شدید برف باری نے مغلوب کر دیا حتیٰ کہ ہماری سواریاں اور خیمے بھی برف تلے دب گئے، اسی اثناء میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اٹھے اور چادر لپیٹ کر بے دھڑک برف پر جا کھڑے ہوئے، ہم موقع غنیمت سمجھ کر بھاگ نکلے چونکہ ہمیں شدید خوف لاحق تھا کہ کہیں برف ہمیں موت کے منہ میں نہ دھکیل دے۔ چنانچہ ہم نے اپنی سواریوں کا مطلق خیال نہ کیا اور ہم بھاگ نکلے، جب ہم نے صبح کی ہمارے ساتھی ایک دوسرے سے کہنے لگے، تعجب ہے کہ سامنے سے گھوڑے آرہے ہیں، ہم جلدی سے ایک درخت کی طرف بھاگے تاکہ ہم اس کی آڑ میں چھپ جائیں نیز ہم آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے کہ دشمن ہماری طرف آرہا ہے، ہمارے ساتھ علی بن بکار بھی تھے، وہ فوراً پکار اٹھے کہ ثابت قدم رہو اور دیکھو یہ کیسے گھوڑے ہیں؟ ہمارے کچھ ساتھی ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ کر گھوڑوں کو بغور دیکھنے لگے اور بولے.....اے ابوالحسن! کچھ گھوڑے ادھر آرہے ہیں جن پر بدون رکابوں کے زینیں سجائی گئی ہیں اور ان کے پیچھے ایک شہسوار ہے جو نیزے سے ان گھوڑوں کو ہانکے آرہا ہے۔ علی بن بکار بولے.....اے لوگو! تمھاری ہلاکت، یہ تو ابراہیم بن ادھم ہیں، نیچے اتر و کہیں ہم ان کے سامنے دوسری مرتبہ رسوا نہ ہو جائیں، دیکھتے دیکھتے ابراہیم بن ادھم تین سو ساٹھ گھوڑوں کو لیے ہمارے سامنے آپہنچے، ہم نے گرمجوشی کے ساتھ ان کا استقبال کیا، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے تمھارے پاس شہادت آنا چاہتی تھی مگر تم بھاگ گئے، علی بن بکار نے ہم سے بعد میں کہا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے برف کو جما دیا پھر وہ گھوڑوں کو منجمد برف پر ہانکتے ہوئے لے آئے۔

۱۱۱۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابوطالب، حسن بن محمد بن بکر، موسیٰ بن ابو ولید، حسن بن عبد فزاری کہتے تھے کہ ابراہیم بن ادھم ایک مرتبہ مقام مرعش میں ہمارے ہاں تشریف لائے، جب بھی وہ ہمارے ہاں تشریف لاتے تو میرے والد کے ہاں مہمان بنتے، یہ میرے بچپن کا زمانہ تھا، چنانچہ ایک دفعہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا، مجھ سے میرے والد نے باہر دیکھنے کو کہا، میں نے باہر جا کر دیکھا کہ ایک گندمی رنگ کا آدمی جبہ پہنے کھڑا ہے، میں اسے دیکھ کر ڈر گیا میں اندر واپس لوٹ آیا اور میں نے کہا، ابا جان! باہر ایک اجنبی آدمی کھڑا ہے، وہ بذات خود اٹھ کر اسکی طرف چلے گئے، میرے والد اس آدمی کو دیکھتے ہی اس کے ساتھ لپٹ گئے، پھر دونوں اندر آگئے اور

وہ اجنبی آدمی میرے والد سے باتیں کرنے لگ گیا۔ میں ان کے سامنے کھڑا ان کی باتیں سنتا رہا، میرے والد نے اس آدمی سے کہا، اے ابواسحٰق! میرا یہ بیٹا پڑھنے میں کند ذہن ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سینہ علم کے لئے کھول دے، اور اسے حلال رزق عطا فرمائے، چنانچہ اس آدمی نے مجھے اپنی گود میں بٹھالیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا پھر دعا کی......اے اللہ! اس کو اپنی کتاب کا علم عطا فرما اور اسے رزق حلال سے نواز دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی کتاب کے علم سے نوازا اور شہد کی مکھیوں کا ایک غول میرے گھر میں آباد ہوگیا۔ ان میں اس قدر اضافہ ہوا حتی کہ میری کتابوں کا صندوق بھی مکھیوں سے بھر گیا۔

۱۱۱۸۰- ابوطالب بن سوادہ، ابراہیم بن ابراہیم عابد، ابومحمد بن عبدالسلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ایک کالے فرج نامی غلام نے بتایا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا گویا کہ ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور اس میں دو خوبصورت شہر ہیں، ان میں سے ایک کو سفید یاقوت سے تعمیر کیا گیا ہے اور دوسرے کو سرخ یاقوت سے، پھر ان سے کہا گیا ان دونوں شہروں میں سکونت پذیر ہو جاؤ، نیز یہ دونوں شہر دنیا میں پائے جاتے ہیں، چنانچہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ان دونوں شہروں کی تلاش میں نکل گئے یہاں تک کہ وہ خراسان کی سرحدوں کو دیکھتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئے فرمایا۔ اے فرج! میں ان شہروں کو نہیں دیکھ رہا ہوں، پھر قزوین آگئے اور وہاں سے مصیصہ اور ثغور کی طرف نکل گئے یہاں تک کہ مقام صور کے مضافات میں ساحل تک پہنچ گئے، پھر جب مقام نواقیر پر چڑھ کر مقام صور کو دیکھا تو فرمایا۔ اے فرج ایک شہر تو یہ ہے، چنانچہ اتر کر صور میں آگئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ احمد بن معیوف کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے جب کبھی واپس لوٹتے مسجد کے دائیں جانب نزول کرتے، چنانچہ ایک مرتبہ جہاد پر تشریف لے گئے اور کسی جزیرہ میں ان کی وفات ہوگئی۔ وہاں سے انھیں اٹھالایا گیا اور صور میں انھیں مدفلہ نامی جگہ میں دفن کیا گیا اہل صور ان کے ذکر جمیل سے اپنے مدحیہ قصائد کو مزین کرتے تھے اور جب بھی کسی میت کے وارث بنتے اس کی میراث کی ابتداء ان سے کرتے، قاسم بن عبدالسلام کہتے تھے میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی قبر صور میں دیکھی ہوئی ہے اور دوسرا شہر عسقلان ہے اور فرج نے ہمیں یہ واقعہ سن ۱۸۶ھ میں صور میں سنایا تھا۔

۱۱۱۸۱- ابونعیم اصفہانی ابواحمد غطریفی، اسحٰق بن دیکھی، ابوبکر بن معدان، ابراہیم بن سعید جوہری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابومنذر عمر بن منذر قاضی مصیصہ نے کہا ہے۔ میں جب ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو دیکھتا ہوں یوں محسوس کرتا ہوں گویا ان میں روح ہی نہیں ہے اگر ہوا انھیں اڑانا چاہتی اڑالیتی، ان کا رنگ سیاہی مائل پڑ گیا تھا اور ایک جبہ اوڑھے رکھتے تھے لیکن جب اپنے مریدوں کے ساتھ مل بیٹھتے تو تمام لوگوں سے تگڑے لگتے تھے۔

۱۱۱۸۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن حمران، محمد بن خلف عسقلانی، عیسیٰ بن حازم کہتے تھے۔ ہم ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم کے ساتھ ایک گھر میں موجود تھے اور ان کے پاس ان کے مریدین بھی تھے، چنانچہ ان کے مریدین ایک خربوزہ لے آئے جسے انھوں نے کھانا شروع کیا، آپس میں مزاح بھی کر رہے تھے اور خربوزے کے چھلکے ایک دوسرے کو مار رہے تھے، اچانک کسی نے دروازہ پر دستک دی، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے......کوئی بھی ہرگز حرکت نہ کرے مریدین کہنے لگے! اے ابواسحٰق! کیا آپ ہمیں ریاکاری کا درس دے رہے ہیں؟ جو کچھ ہم پوشیدگی میں کرتے ہیں وہ کچھ ہم ظاہراً نہیں کرتے، فرمایا خاموش رہو میں ناپسند سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وفا کی مخالفت کرے۔

۱۱۱۸۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ھیثم بن جمیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو جب کھانا کھانے کی دعوت دی جاتی اور حالانکہ وہ روزہ میں ہوتے کھانا تناول فرمالیتے تھے اور نہیں فرمایا کرتے تھے کہ میں روزہ میں ہوں۔

۱۱۱۸۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، فریابی کی سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی

اوزاعی رحمہ اللہ سے پوچھنے لگا، ابراہیم بن ادھم آپ کو زیادہ محبوب ہیں یا سلیمان خواص؟ جواب دیا مجھے ابراہیم بن ادھم زیادہ محبوب ہیں چونکہ وہ لوگوں کے ساتھ مل جل کر بیٹھتے ہیں اور ان کے ساتھ تو بے تکلف ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں۔

۱۱۱۸۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم بن حسن، محمد بن یزید، یعلیٰ بن عبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ امیر المؤمنین ابوجعفر کے پاس تشریف لے گئے۔ ابوجعفر نے پوچھا اے ابواسحٰق! آپ کا کیا خیال ہے؟ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے جواب میں ذیل کا شعر پڑھا: نرقع دنیانابتمزیق دیننا.... فلاد ینتا یبقیٰ ولا مانرقع

ہم اپنے دین کو خراب کر کے اپنی دنیا سنوارنا چاہتے ہیں ہمارا دین باقی رہا نہ دنیا۔

۱۱۱۸۶-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین، محمد بن ھارون حربی، ابوعمیر، ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کسی والی کے پاس تشریف لے گئے۔ اس نے آپ سے پوچھا! آپ کا ذریعہ معاش کیا ہے؟ جواب دیا۔

نرقع دنیانابتمزیق دیننا. فلادینایبقیٰ ولا مانرقع.

والی کہنے لگا اس آدمی کو باہر نکالو یہ قتل ہونا چاہتا ہے۔

۱۱۱۸۷-جعفر بن محمد بن نصیر، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم بن نصر منصوری، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

للقمۃ بجریش الملح آکلھا. الذمن تمرۃ تحشیٰ بزنبور

وہ لقمہ جو میں دلے ہوئے نمک کے ساتھ لیتا ہوں مجھے بھڑ کی نوچی ہوئی کھجور سے زیادہ لذیذ لگتا ہے۔

۱۱۱۸۸-عثمان بن محمد بن عثمانی، ابوعبداللہ زبیری، ابونصر سمرقندی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے۔

توق لمحظور صدور المجالس.. فان عضول الداء حب القلانس.

مجلسوں کے صادر ہونے کے خطرے سے بچتے رہو چونکہ لاعلاج بیماری ٹوپیوں کی محبت ہے۔

۱۱۱۸۹-ابوقاسم طلحہ بن احمد بن حسین صوفی بغدادی، محمد بن صفوہ مصیصی، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

اتخذاللہ صاحباً.....و ذر الناس جانباً.

اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک بنالو اور لوگوں کو الگ چھوڑ دو۔

۱۱۱۹۰-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جو عورتوں کی رانوں سے محبت کرتا ہے وہ فلاح نہیں پاتا۔ نیز فرمایا کرتے دنیا بے چینی کا گھر ہے۔

۱۱۱۹۱-ابوطالب بن سوادہ، ابراہیم بن عبداللہ، بشر بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو جب دیکھتا وہ مجھے ایک عام دیہاتی کی مانند لگتے۔ انھوں نے خشک روٹی اور پانی سے بھی کبھی پیٹ نہیں بھرا، ان کی ہڈی پر محض چمڑہ تھا جس میں گوشت نام کی کوئی چیز نہیں تھی، تم انھیں کسی کے پاس بیٹھے ہوئے نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی تم ان سے باتیں کر سکتے ہوتی کہ وہ اپنے ٹھکانے میں نہ آجائیں، جب وہ اپنے گھر تشریف لے آتے تو اپنے دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ بیٹھے بے تکلف ہنسی مذاق کرتے، مجھے ان کے ایک مرید نے بتایا کہ ابراہیم رحمہ اللہ کے دسترخوان پر شہد اور گھی صرف لوبیے کی مقدار کے بقدر ہوتا تھا۔

۱۱۱۹۲-ابوطالب، ابن ھبیرہ، محمد بن جمیع، عبدالرحمن بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں رہنا چاہتا تھا۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا..... تمھارے پاس کیا ہے؟ اس آدمی نے اپنے پاس سے دراھم نکالے

ابراہیم رحمہ اللہ نے ان میں سے کچھ دراھم لیے اور اس آدمی سے کہا ان دراھم سے کیلے خرید لاؤ، آدمی نے پوچھا کیا ان سب سے کیلے خرید لاؤں؟ ابراہیم نے فرمایا، اپنے دراھم سنبھالو اور چلتے بنو، تم ہماری صحبت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ہو۔

۱۱۹۳۔ جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ عموماً ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے اور جب آدھی رات کے وقت تنہائی میں ہوتے تو غمزدہ اور دلوں کو غمگین کر دینے والی آواز میں یہ شعر پڑھتے۔

ومتی انت صغیراً و کبیراً اخو علل.. فمتیٰ ینقضی الردی ومتیٰ ویحک العمل

تو کب چھوٹا اور بڑا ہونے کی حالت میں علتیں تلاش کرتا ہے تیری ردی چیز کب پوری ہوگی اور تیرا عمل کب ہوگا؟ پھر کہتے اے نفس اللہ تعالیٰ کے متعلق تو دھوکہ کھانے سے بچ جا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لاتغرنکم الحیاۃ الدنیا. ولایغرنکم باللہ الغرور

تمھیں ہرگز دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی شیطان تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکے میں ڈالے۔

(لقمان/۳۳) ابراہیم بن بشار کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک مرتبہ شام کے کسی علاقے سے گزر رہا تھا۔ میں نے ایک قبرستان دیکھا، اچانک اس میں ایک اونچی نمایاں قبر دیکھی جس پر جلی حروف میں عبرتناک خوبصورت کلام لکھا ہوا تھا، چنانچہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اکثر ذیل کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔

ماا جد اکرم من مفرد.. فی قبرہ اعمالہ تونسہ.

کوئی آدمی بھی اس تنہا آدمی سے بڑھ کر شرافت والا نہیں جو اپنی قبر میں اپنے اعمال سے انس رکھتا ہو۔

منعم فی القبر فی روضۃ. زینہا اللہ فھی مجلسہ

جس پر قبر کے باغ میں نعمتوں کی بارش ہو رہی ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے زینت بخشی ہو اور وہ باغ اسکے بیٹھنے کی جگہ ہو۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ شام کے ایک علاقے سے گزر رہا تھا اچانک ایک بڑے پتھر پر عربی زبان میں نمایاں طور پر ذیل کے اشعار لکھے ہوئے دیکھے۔

کل حی وان بقی. فمن العیش یستقی

۔ ہر زندہ شے اگر چہ باقی رہے تاہم پھر بھی وہ آہستہ آہستہ اپنی زندگی کو ختم کر رہی ہے۔

فاعمل الیوم واجتھد. واحذر الموت یا شقی

آج عمل کر اور خوب کوشش کر، اے بدبخت موت سے ڈرتا رہ۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اس دوران میں کھڑا ان اشعار کو پڑھ رہا تھا اور ساتھ رو بھی رہا تھا۔ اچانک میں نے غبار آلود پراگندہ حالت میں آدمی کو کھڑے دیکھا، اس نے سوال کیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ میں نے ان اشعار کو پڑھا انھوں نے مجھے رُلا دیا، کہنے لگا، تم نصیحت نہیں حاصل کرتے اور روئے جارہے ہو تاوقتیکہ نصیحت نہ حاصل کرلو، میرے ساتھ چلو تاکہ میں تمہیں اس کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھاؤں۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ قریب ہی گیا۔ اچانک ایک بڑی چٹان (جو محراب کے مانند تھی) دیکھی جس کے اوپر عربی میں ذیل کا شعر لکھا ہوا تھا، وہ آدمی کہنے لگا، پڑھو، روتے رہو اور نافرمانی مت کرو پھر وہ مجھے چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو گیا۔ (شعر مندرجہ ذیل ہے)

لاتبغین جاھاً وجاھک ساقط. عند الملیک وکن لجاھک مصلحاً

جاہ وحشمت کی تلاش میں ہرگز مت رہ تیری جاہ وحشمت ساقط ہو چکی ہے مالک کے پاس اور اپنی جاہ کے لئے اصلاح کرنے والا بن جا۔

چٹان کی دوسری جانب عربی میں یہ شعر لکھا تھا۔

من لم يثق بالقضاء و القدر. لاقى هموماً كثيرة الضرر.

جو آدمی تقدیر پر بھروسہ نہیں رکھتا اسے ایسے غموں سے واسطہ پڑتا ہے جن کا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ چٹان کی بائیں جانب عربی میں ذیل کا شعر لکھا تھا۔

ما ازين التقى وما اقبح الخنا. و كل ماخوذ بما جنا و عندالله الجزا

تقویٰ کتنا اچھا ہے اور بدزبانی کتنی بری چیز ہے۔ ہر چیز زیادتی کے بدلے میں ماخوذ ہے اور بدلہ اللہ کے پاس ہے۔

اور اس چٹان کے نچلی طرف یہ شعر لکھا تھا۔

انما العز و الغنى.. فى تقى الله و العمل

عزت اور مالداری اللہ کے تقویٰ اور عمل میں ہے۔

جب میں نے ان اشعار میں تدبر کیا اور انہیں سمجھا، میں اس آدمی کی طرف متوجہ ہوا لیکن میں اسے نہ پا سکا، مجھے نہیں پتا آیا وہ کہیں چلا گیا یا مجھ سے چھپ گیا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم کو اکثر ذیل کے اشعار پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

لما تعد الدنيا به من شرورها... يكون بكاء الطفل ساعة يوضع

دنیا کے شرور سے تم جو عدہ کر لیتے ہو بچے کا رونا اس گھڑی میں ہوتا ہے جس میں اسے رکھ دیا جاتا ہے۔

والا فما يبكيه منها و انها....... لأروح مما كان فيه و اوسع.

ورنہ وہ اس گھڑی میں رونے نہیں پاتا چونکہ وہ گھڑی اس کے لئے زیادہ راحت بخش اور وسعت والی ہوتی ہے۔

اذا ابصر الدنيا استهل كانما.. يرىٰ ماسيلقى من اذاها و يسمع

جب دنیا کو دیکھتا ہے چیخ اٹھتا ہے گویا وہ دنیا کی اذیت میں دھکیلا جا رہا ہے اور اس کی اذیت سن رہا ہے۔

۱۱۱۹۴- جعفر بن محمد، محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم بن نصر منصوری، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک صوفی آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس آیا اور پوچھا اے ابواسحٰق دلوں پر پردے کیوں چھا جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ کی طرف توجہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے جواب دیا چونکہ دل ان چیزوں سے محبت کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کو بغض ہے، دل دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور دنیا، لہو ولعب کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں، آخرت کے لئے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے جس میں ابدی زندگی ملے گی اور جسکی نعمتیں، نہ ختم ہونے والی ہیں، جس میں ہمیشہ ہمیشہ داخل رہے گا اور اسے نہ ختم ہونے والی ہمیشہ کی بادشاہت ملے گی۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، جب تم کسی چیز کے فضل و مرتبہ کو پہچاننا چاہو تو اسے اسکی ضد سے بدل لو، جب تم اسکے فضل و مرتبہ کو پہچان لو تو امانت کو خیانت سے بدل ڈالو سچائی کو جھوٹ سے بدل لو اور ایمان کو کفر سے بدل ڈالو، تب تم اس چیز کا مرتبہ پہچان لو گے جو تمہیں دی گئی ہے۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موت کا ایک جام ہے جسکے خُم چڑھانے پر صرف خائف آدمی ہی قوت رکھتا ہے، فرمانبردار آدمی اسکی توقع میں لگا رہتا ہے سو مطیع و فرمانبردار کے لئے زندگی، شرافت اور عذاب قبر سے نجات ہے اور جو نافرمان و عاصی ہو گا وہ قیامت کے دن حسرت و ندامت کے درمیان کھڑا رہے گا۔

ابراہیم بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا۔ آج کے دن میں مٹی گارے میں کام کروں گا۔ فرمایا۔

اے ابن بشار تو طالب بھی ہے اور مطلوب بھی چونکہ تیری طلب میں موت کا فرشتہ لگا ہوا ہے جس سے تو چھپ کر کہیں بھی نہیں جا سکتا اور تو اس چیز کی طلب میں ہے جو تیری کفایت کرے، گویا جو چیز تجھ سے غائب ہوئی وہ تیرے لئے ظاہر ہو چکی ہے، اے ابن بشار! تو حریص محروم کو نہیں دیکھے گا اور نہ ہی فاقہ والے کو دیکھے گا، پھر مجھ سے پوچھا تیرا کیا حیلہ ہے؟ میں نے کہا میں نے سبزی فروش کے پاس ایک دانق رکھا ہوا ہے، فرمایا تو مجھ پر غلبہ لے گیا۔ تو ایک دانق کا مالک ہے اور پھر توکل کا بھی طالب ہے؟

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ابوضمرہ صوفی سے فرماتے ہوئے سنا (ابوضمرہ اس وقت کسی بات پر ہنس رہے تھے) اے ابوضمرہ! جو چیز ہونے والی نہیں ہے اسکی طمع مت کرو میں نے ان سے پوچھا۔ اے ابو اسحٰق! اس بات کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کیا تم نہیں سمجھے، میں نے کہا نہیں فرمایا اپنی بقاء کی طمع مت کرو حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ تم نے موت کا تر نوالہ بننا ہے، سو وہ آدمی کیسے ہنسے جس نے مرجانا ہے اور اسے معلوم نہ ہو کہ مرنے کے بعد اس نے کہاں جانا ہے جنت میں یا جہنم میں؟ مایوس نہ ہو اس بات سے کہ تجھے موت کا وقت معلوم نہیں ہے، موت صبح کو آئے گی یا شام کو، دن کو آئے گی یا رات کو؟ پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

۱۱۱۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبید بن ولید دمشقی، احمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، روزہ دار، نمازی، حاجی، غازی اور عمرہ کرنے والا وہ آدمی ہے جو لوگوں سے اپنے نفس کو بے نیاز رکھے۔

۱۱۱۹۶- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، ابراہیم بن بکر، ابوصالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ سوال دو طرح کے ہوتے ہیں ایک سوال وہ ہے جو لوگوں کے دروازوں پر کیا جاتا ہے، دوسرا سوال اس آدمی کا ہے جو کہے کہ میں مسجد میں ہمہ وقت موجود رہوں گا، نماز پڑھوں گا، روزہ رکھوں گا اور جو آدمی بھی میرے پاس کوئی چیز لائے گا میں اسے قبول کرلوں گا، یہ دوسرا سوال بہت بُرا سوال ہے، چونکہ اس آدمی نے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے میں مبالغہ آمیز ڈھنگ اختیار کیا ہے۔

۱۱۱۹۷- عبداللہ، احمد، ابوجعفر محمد بن مصعب، ابوعلی جرجانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اپنے ماموں کے قاتل کو دیکھا جو سجدے میں سر رکھے ہوئے تھا میرے دل میں اس کے متعلق کچھ خیال پیدا ہوا۔ میں اپنے دل کو مسلسل گھماتا رہا کہ میں اس سے سلام کروں گا اور اس کے لئے خوشبو کا ایک طبق خرید کر ہدیہ کروں گا لیکن یہ سب کچھ میرے دل سے مٹادیا گیا۔

۱۱۱۹۸- عبداللہ، احمد، یحییٰ بن معین، یونس بن سلیمان ابومحمد بلخی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے غلام عبدالملک کو خط لکھا جس میں انہوں نے لکھا.....

> اما بعد میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ تمہارا خط میرے پاس آیا ہے، اللہ تمہیں صلہ رحمی کی توفیق عطا فرمائے تو نے سابقہ حالت کا ذکر کیا ہے پس جو آدمی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی رعایت کرتا ہے اور انہیں پورا پورا ادا کرتا ہے، لوگ اس کی شر سے محفوظ رہتے ہیں جس نے ادائیگی حقوق اللہ میں کوتاہی کی وہ لوگوں کی کوئی رعایت نہیں رکھتا، اس کا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے، نافرمانی سے بچانے والا اور اطاعت کی طاقت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پھر لوگ بھی تمہاری طرح کے ہیں کبھی غصے ہو جاتے ہیں کبھی راضی ہو جاتے ہیں جو ان کی نگرانی کرتا ہے لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس پر قناعت کرتے ہیں اسے ہی اپنا سہارا بناتے ہیں، ان کے ساتھ معاملہ اچھا رکھو اور ان

کے نقش قدم پر چل حتی کہ تم لوگوں کی ملت پر ہو جاؤ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ اچھائی کی کہ ہمیں پڑوسیوں کے بعد باقی رکھا۔ سو ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کسی قسم کے بھی شر سے چونکہ انسان کو شر سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہوتا ہے چونکہ جسے خاتمہ کا خوف ہوتا ہے وہ نفسانی خواہشات سے دور رہتا ہے۔ دیندار آدمی کیلئے مناسب ہے کہ جیسی وہ بات کرے ایسا اس کا فعل بھی ہو اور بات سے اسی طرح ڈرے جس طرح فعل سے ڈرتا ہو، اگر تیرے لئے ممکن ہو سکے تو اللہ پر کسی کو ترجیح مت دے اپنے معاملات غضب ورضا میں اللہ کے سپرد کر دے، چونکہ اللہ ظاہری اور پوشیدہ ہر چیز کو جانتا ہے وہی مغفرت کرتا ہے اور وہی عذاب دیتا ہے۔ وہی اللہ پناہ گاہ ہے، مہمان تک سے ہو سکے فضول باتوں سے احتراز برتو اور اپنے نفس کی کڑی نگرانی کرو، لوگ غضب ورضا میں دنیا کی تلاش میں رہتے ہیں اور وہ دنیا سے اپنی حاجت پوری نہیں کرتے حالانکہ جس آدمی کے مطمع نظر آخرت ہو لوگ اس سے راحت پاتے ہیں۔ اور ذلیل دھوکہ نہیں کھاتا اور برتری میں ان سے جھگڑا نہیں کرتا، وہ اپنے ذاتی معاملات میں مشغول رہتا ہے لوگ اس سے راحت پاتے ہیں اللہ سے ڈرو اور سیدھے راستے پر رہو کیونکہ جو دنیا سے کوچ کرتا ہے اسے اپنے اعمال کا سامنا کرنا پڑتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اور آپکی مدد فرمائے اور ہماری بقیہ زندگی میں برکت دے۔

جو تم نے بخل کے بارے میں تذکرہ کیا ہے تو بدبختی سے دور رہو اگر تمہیں عافیت ملے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اگر کوئی آزمائش پیش آئے تو سلامتی کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چونکہ جو آدمی اپنے معاملہ پر مطلق توجہ نہیں دیتا وہ جزع وفزع کرنے کا زیادہ حقدار ہے جبکہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے حقوق ضائع نہیں کرتے حالانکہ اللہ ہی ہر حقدار کو اس کا حق دینے والا ہے۔ لوگوں کی کوشش کا وبال انہی کے سر ہے جو کچھ بھی کرو گے اس کا بدلہ کل پالو گے۔ کوشش کرو کہ مظالم کے بارے سے آزاد ہو کر اللہ سے ملاقات کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز بھی عاجز نہیں کر سکتی چونکہ آنے والا دن زیادہ سخت اور زیادہ ضرر رساں ہے۔ اللہ ہمیں کافی ہے اور وہی ہمارا کارساز ہے۔ اگر کوئی پڑوسی زندہ ہو تو اسے سلام کہو چونکہ ہمیں جدا ہوئے لمبا عرصہ بیت گیا ہے۔

۱۱۱۹۹- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن احمد بن عمر وکیعی، احمد بن عمر، یحیٰ بن آدم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شریک کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے باہمی جھگڑے کے متعلق پوچھا، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ رو پڑے، جب میں نے ان کی یہ کیفیت دیکھی تو مجھے اپنے سوال پر بہت ندامت ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے سامنے اپنا سر اوپر اٹھا کر فرمایا جو آدمی اپنے نفس کی معرفت رکھتا ہو وہ اپنے نفس ہی میں مشغول رہتا ہے اور جو آدمی اپنے رب کی معرفت رکھتا ہے وہ ہر چیز سے کٹ کر اللہ کی

معرفت میں مشغول رہتا ہے۔

۱۱۲۰۰- ابونعیم اصفہانی اپنے والد عبداللہ سے محمد بن احمد بن ابو یحیٰ زھری، ابو سیار محمد بن عبداللہ، موسیٰ بن ایوب، علی بن بکار کی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس آسمانوں میں فقر جمع کر رکھا ہے اس کو عطا فرماتا ہے جو اس سے محبت کرتا ہے۔

۱۱۲۰۱- ابو حامد احمد بن محمد بن حسین معافری، ابو علی احمد بن محمد بن یعقوب تاجر، ابو یاسر عمار بن عبدالحمید، احمد بن عبداللہ جو باری، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم نے کہا، ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بصرہ کے بازار سے گزر رہے تھے انہیں دیکھ کر لوگ ان کے اردگرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے......اے ابو اسحٰق! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ادعونی استجب لکم '(غافر/۶۰) مجھے پکارو میں تمھاری پکار کا جواب دوں گا حالانکہ ہم عرصہ دراز سے اللہ کو پکار رہے ہیں وہ ہماری پکار کا جواب نہیں دیتا (یعنی ہم عرصہ دراز سے دعائیں مانگ رہے ہیں ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں) ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا اے اہل بصرہ! تمہارے دل دس چیزوں میں مر چکے ہیں اول تم نے اللہ کو پہچان لیا ہے لیکن اس کا حق ادا نہیں کرتے ہو، دوم تم اللہ کی کتاب پڑھتے ہو لیکن اس پر عمل نہیں کرتے، سوم تم رسول اللہ کی محبت کے دعوے کرتے ہو حالانکہ ان کی سنت کو تم نے چھوڑ رکھا ہے، چہارم تم شیطان کے ساتھ عداوت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو جبکہ تم اس کے خیالات سے موافقت کرتے ہو پنجم، تم کہتے ہو کہ ہم جنت سے محبت کرتے ہیں حالانکہ تم اس کے لئے عمل نہیں کرتے ہو ششم تم کہتے ہو کہ ہم جہنم کی آگ سے ڈرتے ہیں جبکہ تم نے اپنے نفسوں کو جہنم کی آگ کے بدلے میں گروی بنا رکھا ہے ہفتم، تم اپنے بھائیوں کے عیوب تلاش کرتے ہو جبکہ اپنے عیبوں کے متعلق خبر ہی نہیں نہم، تم اللہ کی نعمتیں کھاتے ہو لیکن انکا شکر نہیں ادا کرتے دہم، تم اپنے مردوں کو دفناتے ہو لیکن ان سے تم عبرت حاصل نہیں کرتے۔

۱۱۲۰۲- جعفر بن محمد، عمر بن احمد بن شاہین، احمد بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ جو اعمال میزان میں بھاری ہوں گے وہ بدنوں پر بھی بھاری ہوتے ہیں جو آدمی عمل پورا کرتا ہے اسے اجر و ثواب بھی پورا ملتا ہے اور جو بغیر عمل کے لئے دنیا سے آخرت کی طرف کوچ کر جاتا ہے اس کو نہ تھوڑا ثواب ملتا ہے نہ زیادہ۔

۱۱۲۰۳- جعفر بن محمد، محمد بن فضل بن اسحٰق بن خزیمہ، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے حق پر قائم رہنے والا تنہا آدمی کم نہیں ہوتا اور باطل پر قائم رہنے والے بہت سارے آدمی قوت نہیں حاصل

کرپاتے۔

۱۱۲۰۴۔ جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن محمد، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا تقویٰ کس چیز کے ساتھ تمام ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہر مخلوق کو دل میں برابر جگہ دینے سے اور لوگوں کے عیبوں سے کنارہ کشی کر کے اپنے گناہوں میں غور وفکر کرنے سے لہٰذا اچھی بات کرو اور اپنے دل کو رب جلیل کی طرف متوجہ رکھو اور اپنے گناہوں میں غور وفکر کرتے رہو، اپنے رب کی طرف توبہ کرو یوں تمہارے دل میں تقویٰ جاگزیں ہو جائے گا۔ نیز اپنی تمامتر امیدیں اپنے رب ہی سے وابستہ رکھو۔

۱۱۲۰۵۔ ابوزرعہ محمد بن ابراہیم، محمد بن قارن، ابوحاتم، احمد بن ابوحواری، مروان بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا گیا فلاں آدمی علم نحو سیکھ رہا ہے، انہوں نے فرمایا وہ آدمی علم نحو کی بہ نسبت خاموشی سیکھنے کا زیادہ محتاج ہے۔

۱۱۲۰۶۔ ابوطالب بن سوادہ، ابواسحق ختلی، ابن صباح، عبداللہ بن ابوجلیل، ابووھب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دنیاداری کی باتیں کرتے ہوئے دیکھا، اس کے پاس کھڑے ہو کر اس سے کہا کیا تم اپنی ان باتوں میں بھلائی کی امید رکھتے ہو؟ جواب دیا نہیں، فرمایا پھر تم یہ باتیں کیوں ہانکتے جارہے ہو؟ بھلا جس چیز کے متعلق تمہیں بھلائی کی امید نہیں اور اس سے تم بے خوف بھی نہیں ہو اس کے متعلق تم کیا کرو گے۔

۱۱۲۰۷۔ ابوطالب، یوسف بن سعید بن مسلم کہتے ہیں، میں نے عصمی بن بکار سے پوچھا کیا ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ زیادہ نمازیں پڑھتے تھے؟ جواب دیا نہیں لیکن وہ بہت زیادہ فکر مند رہتے تھے حتی کہ پوری رات فکر مندی میں گزار دیتے۔

۱۱۲۰۸۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حکم بن موسیٰ، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھے میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس چلے گئے ہم نے انھیں سلام کیا۔ انھوں نے ہماری طرف سر اٹھا کر فرمایا۔ اے اللہ ہمیں اپنے غصہ کا مورد نہ بنانا۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا، اللہ تعالیٰ جب ہم سے بغض وعداوت نہیں رکھے گا لامحالہ ہم سے محبت کرے گا پھر فرمایا ہم فصیح عربی میں کلام کرتے ہیں حتی کہ ہم کوئی کلامی غلطی نہیں ہونے دیتے لیکن ہم اپنے اعمال میں بہت غلطیاں کر بیٹھتے ہیں۔ بعید نہیں کہ ہم اپنے عمل کو خالص کریں۔

۱۱۲۰۹۔ جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، بن نصر، احمد بن ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے عبادت کے متعلق سوال کیا انھوں نے جواب دیا۔ فکر مندی چوٹی کی عبادت ہے اور خاموشی عین عبادت ہے بجز ذکر اللہ کے چونکہ ذکر اللہ کے بغیر

انسان مردہ ہے مجھے لقمان کے بارے میں خبر پہنچی ہے کہ ان سے کہا گیا، اے لقمان آپ کو حکمت کہاں سے ملی؟ انھوں نے جواب دیا جس چیز میں میری کفایت کردی گئی ہو میں اسے نہیں مانگتا اور فضول باتوں میں میں تکلف نہیں کرتا (یعنی فضول باتوں میں وقت نہیں ضائع کرتا) پھر فرمانے لگے اے ابن بشار! بندے کے لئے مناسب ہے کہ وہ خاموش رہے اگر بات کرنی بھی ہو صرف وہ بات کرے جو اس کے نفع میں ہو یا وہ بات کرے جسکا تعلق وعظ و نصیحت، تنبیہ، تخویف و تحذیر سے ہو اور اس کا فائدہ دوسروں کو پہنچے۔ خوب سمجھ لو جب کلام کی کوئی مثال ہوگی وہ گویائی کے لئے زیادہ واضح ہوگا کسوٹی پر پرکھنے کے زیادہ قابل ہوگا قابل سماعت ہوگا اور باتوں میں واضح ہوگا۔

۱۱۲۱۰- ابوعبداللہ بن یزید، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے خواہشات نفسانیہ کے خلاف جہاد کرنا بہت سخت ہے سو جس آدمی نے اپنے نفس کو بری خواہشات سے روک لیا وہ دنیا اور اس کی آزمائشوں سے راحت و آرام میں رہے گا نیز وہ دنیا میں محفوظ اور عافیت میں رہے گا۔

۱۱۲۱۱- ابونعیم اصفہانی، جعفر، عمر بن عثمان، واعظ، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا خواہشات نفس ہلاک کردیتی ہیں اور خوف خدا ہلاکت سے نجات دیتا ہے خوب جان لو! جو چیز تیرے دل سے تیری خواہشات کو نکال باہر کرے جب تجھے خوف خدا ہو سمجھ لے وہ تجھے ضرور دیکھ رہا ہے۔

۱۱۲۱۲- جعفر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اس ذات کو یاد رکھ جس کی طرف تو نے لوٹ کر جانا ہے اور عمر گزشتہ میں غور وفکر کر، کیا تجھے اس پر بھلائی کا بھروسہ ہے اور کیا تجھے اللہ کے عذاب سے نجات ملے گی۔ جب تو ایسا ہوگا تو اپنے دل کو اہتمام کے ساتھ رستہ نجات سے ہٹا کر لہو ولعب سے بے خوف اور مطمئن رہنے والوں کے رستہ پر لگا دیا ہے جو ہمہ وقت خواہشات نفس کی پیروی کرتے رہتے ہیں گویا تو نے اپنے نفس کو ان کی ہلاکتوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے کچھ نہیں وہ عنقریب جان لیں گے اور عنقریب افسوس وندامت کی دہلیز پر جھک جائیں گے۔

۱۱۲۱۳- جعفر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے خالد بن جعفر سے کچھ نصیحت کرنے کو کہا، خالد رحمہ اللہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے اور اچھی مدح سرائی نے انھیں فتنوں میں مبتلا کردیا ہے۔ ہرگز غیروں کی جہالت آپ کے علم پر غلبہ نہ پائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی پناہ میں رکھے کہ کہیں ہم اس کی پردہ پوشی سے دھوکہ نہ کھا بیٹھیں اور لوگوں کی مدح

سرائی سے خوش نہ ہوتے رہیں۔ اللہ نے جو احکام ہمارے اوپر فرض کرر کھے ہیں کہیں ہم ان میں کوتاہی کرنے والے نہ ہوجائیں اور خواہشات نفس کی طرف مائل نہ ہوجائیں، ابراہیم رحمہ اللہ اتنا فرما کر رونے لگے اور پھر فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو خواہشات کی پیروی سے اپنی پناہ میں رکھے۔

۱۱۲۱۴-عبداللہ بن احمد بن سوادہ، ابوجعفر محمد بن عبدالرحمٰن سروجی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اپنے کسی ساتھی کی طرف خط لکھا جس میں انھوں نے لکھا تم اللہ کے تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو چونکہ تقویٰ کے ہوتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جرأت نہیں کرتا اور اپنی امیدیں غیر اللہ سے وابستہ بھی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو چونکہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عزت اور قوت عطا فرماتا ہے، وہ شکم سیر اور سیراب رہتا ہے، اسکا تاوان دنیا سے اٹھالیتا ہے، اسکا بدن اہل دنیا کے سامنے ہوتا ہے جبکہ اسکا دل آخرت کی فکر میں محو ہوتا ہے۔ اسکی قلبی بصیرت آنکھوں کی بصارت کو جس سے وہ دنیا کی رونقوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے بجھا دیتی ہے، سو دنیا کی محرمات کو نجس سمجھو اور دنیاوی خواہشات سے الگ تھلگ رہو، حلال میں سے بھی صرف اتنی مقدار پر اکتفا کرو جتنی کمر کی سختی کو دور کردے، یا دنیا سے اتنا کپڑا لو جتنے سے جسم کی پردہ پوشی کی جاسکے، جو آدمی اپنی مقدارات سے دور رہا اسکا بھروسہ صرف اللہ پر رہا، مخلوق پر سے اس کا بھروسہ اور امیدیں اٹھالی جاتی ہیں اور اس کی امیدوں اور بھروسے کا دارومدار صرف اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوجاتا ہے، وہ اپنے جسم وجان کو اللہ کے لئے لاغر کردیتا ہے، اسکی آنکھیں جواب دے جاتی ہیں، اسکی پسلیاں ظاہراً نظر آتی ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو جسم کے بدلے میں وافر عقل عطا فرماتا ہے اور اس کے دل کو قوی بنا دیتا ہے، آخرت میں اسکی بھلائیاں ذخیرہ کردی جاتی ہیں، اے میرے بھائی! دنیا کو چھوڑ دو چونکہ دنیا کی محبت بہرہ اور اندھا کردیتی ہے گردنوں کو جھکا دیتی ہے، یہ نہ کہو کہ کل اور پرسوں کی مہلت ہے چونکہ جس نے ہلاک ہونا تھا وہ اپنی تمام تر امیدوں کے باوجود ہلاک ہوگیا اور اچانک حق ان کے سامنے روشنی کی طرح آگیا حالانکہ وہ غفلت کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، پس انھیں اصرار کے باوجود تاریک وتنگ قبروں کی طرف زبردستی منتقل کردیا گیا، ان کے اہل واولاد انھیں سلام کرکے واپس چلے آئے، سوائے میرے بھائی! اللہ کی طرف متوجہ رہنے والے دل کے ساتھ اللہ ہی کے ہوکر رہو اور ایسا پختہ ارادہ کرو جس میں سرمہ برابر بھی شک نہ ہو۔ والسلام علیکم۔

۱۱۲۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید ثقفی، عبداللہ بن خبیق، عبدالقوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے عباد بن کثیر کی طرف مکہ مکرمہ میں خط لکھا، اپنے طواف، حج اور سعی کو اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی نیند کی طرح کرو۔ عبادت کثیر نے جواب لکھا (اپنے رباط اور سرحدوں کی نگرانی) چوکیداری پہرہ اور جہاد کو اس آدمی کی طرح کرو جو اپنے اہل وعیال کے

لئے رزق کی تلاش میں لگا ہو۔

۱۱۲۱۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، فدیک بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، لوگوں سے ملاقات کرنے کی محبت فی الواقع دنیا کی محبت ہے جو دنیا کو چھوڑ دے وہ لوگوں کی ملاقات کی محبت کو بھی ترک کر دیتا ہے۔

۱۱۲۱۷- اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابو جواری، ابو مسھر، سھل بن ھاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا بھائیوں اور دوستوں کی تعداد میں کمی کرو۔

۱۱۲۱۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو معاویہ غلابی، خالد بن حارث کہتے ہیں، مجھے خبر پہنچی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جو شہرت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی چاہت کو سچا نہیں کرتے۔

۱۱۲۱۹- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ابو حاتم، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ایک پہاڑ سے باہر آتے ہوئے دیکھا گیا، کسی نے ان سے پوچھا، انہوں نے کہا میں خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر وعبادت کر رہا تھا اور اس سے انس ومحبت کر رہا تھا اب واپس آیا ہوں۔

۱۱۲۲۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم کچھ لوگ مسجد میں اتفاقاً جمع ہو گئے۔ ہم میں سے ہر آدمی نے کچھ نہ کچھ بات ضرور کی مگر ابراہیم بن ادھم برابر خاموش رہے، میں نے ان سے پوچھا، آپ باتیں کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کلام بیوقوف کی بے وقوفی اور عقلمند کی عقلمندی کو ظاہر کر دیتا ہے، میں نے کہا تب تو ہم اس طرح سے باتیں نہیں کریں گے، فرمایا جب تم خاموشی اختیار کرنے سے پریشان ہو جاؤ فوراً یاد کرو کہ کم از کم زبان پھسلنے سے تو محفوظ ہے۔

۱۱۲۲۱- ابو نعیم اصفہانی جعفر بن محمد، علی بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر دین اسلام کے ساتھ احسان کیا ہے اور تمہیں شقاوت سے سعادت کی طرف، شدت سے نرمی کی طرف اور تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالا ہے، لیکن تم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی، خطائیں کر کے تم نے ایمان کی حلاوت کو کڑواہٹ سے بدل دیا، تم گناہوں کے گردی بن گئے اور ایمان کو الگ چھوڑے رکھا اور تم نے اطاعت کی عمارت کو نافرمانی کے دھماکوں سے منہدم کر دیا جبکہ تم آفات وبلیات کی گھاتوں سے گزر رہے ہو تم ھلاکتوں کے پلوں پر سے گزر رہے ہو، تباہی وبربادی کے ٹھکانوں پر تم عمارتیں بنا رہے ہو، شہادت کے مقامات سے تم گزرتے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم دھوکہ کھا رہے ہو، اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تم جرأتمندی کا مظاہرہ کرتے ہو، حقیقت میں تم اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہو اور اللہ کی خاطر تم مراقبہ نہیں کرتے ہو جبکہ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر انعامات کئے ہیں لیکن تم کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے ہو، اللہ تعالیٰ کی بردباری تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے رکھے، قبروں کی طرف اپنے لوٹ کر جانے کو یاد رکھو، اے میرے بھائی! جان کنی سے پہلے قیامت کے لئے عمل کر کے تیاری کر لو۔

۱۱۲۲۲- ابو بکر طلحی، احمد بن عبدالرحمٰن بن دحیم، مفضل بن غسان غلابی، غسان، سھل بن ھاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک مرتبہ لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے سے کہنے لگے...... اے بیٹے! آدمی باتیں کرتا رہتا ہے حتی کہ اسے احمق (بے وقوف) کہا جانے لگتا ہے، حالانکہ وہ احمق نہیں ہوتا، اس طرح ایک آدمی ہمہ وقت خاموش رہتا ہے حتی کہ اسے عقلمند کہا جاتا ہے حالانکہ وہ عقلمند نہیں ہوتا۔

۱۱۲۲۳- ابوبکر محمد بن اسحق بن ایوب، عبداللہ بن صقر، ابوابراہیم ترجمانی، بقیہ بن ولید کہتے ہیں میری ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ ساحل سمندر پر ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے پوچھا کیا میں آپکو (آپ کی) کنیت سے پکاروں یا نام سے؟ جواب دیا۔ اگر تم مجھے کنیت سے پکارو گے یہ بھی مجھے منظور ہے لیکن اگر تم مجھے میرا نام لے کر پکارو گے یہ مجھے زیادہ پسند ہے پھر مجھ سے فرمایا...... اے بقیہ! دم کی حیثیت سے رہو نہ کہ سر کی حیثیت سے، کیوں کہ سر ہلاک ہو جاتا ہے، میں نے ان سے دوبارہ سوال کیا کیا وجہ ہے آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا، اس آدمی کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کو دھوکہ دیتا ہو؟ میں نے کہا یہ کسی طرح بھی زیبا نہیں دیتا، فرمایا، میں اس عورت سے شادی کروں گا جو صرف وہی مطالبہ کرے گی جو عورتیں مطالبہ کرتی ہیں، مجھے عام عورتوں کی مطلق ضرورت نہیں ہے، میں ان کی اس جرأت مندی کی تعریف کرنے لگا، جب انھوں نے میرا مدعا سمجھا کہنے لگے، کیا تمھارا اہل وعیال ہے؟ میں نے جواب دیا...... جی ہاں، فرمایا، ڈر کے بدلے میں ڈر تمھارا عیال میری کیفیت سے افضل ہے۔

۱۱۲۲۴- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یزید، احمد بن محمد بن حمراق نیشاپوری، اسماعیل بن عبداللہ شامی کہتے ہیں میں نے بقیہ کو حمص کی ایک مسجد میں بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے پوچھا آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا اس آدمی کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو اپنی بیوی کو دھوکہ دیتا ہو؟ میں نے کہا...... یہ برتاؤ کسی طرح بھی مناسب نہیں، بقیہ کہتے ہیں میں ان کی اس بے نیازی کی تعریف کرنے لگا انھوں نے فرمایا، کیا تمھارا اھل وعیال ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، فرمایا، یہ ایک ڈر ہے جو تمھیں ڈرا رہا ہے، تمھارا عیال میری کیفیت سے افضل ہے۔

۱۱۲۲۵- ابوبکر عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد، عباس بن دردی، ابوابراہیم ترجمانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بقیہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ میں شام کے ایک علاقے میں ابراہیم بن ادھم کا مصاحب ہوگیا، ابراہیم چل رہے تھے اوران کے ساتھ انکا ایک رفیق سفر بھی تھا، وہ چلتے چلتے ایک ایسی جگہ تک پہنچ گئے جس میں پانی اور گھاس بکثرت پایا جاتا تھا، ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنے رفیق سفر سے پوچھا، کیا تمھارے پاس تھیلے میں کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا میرے پاس تھیلے میں خشک روٹی کے چند ٹکڑے ہیں۔ چنانچہ اس نے تھیلا جھاڑ دیا اور اس سے برآمد ہونے والے ٹکڑوں کو ابراہیم رحمہ اللہ کھانے لگے اور مجھ کو بھی قریب ہونے کا کہا میں نے ابراہیم رحمہ اللہ کے کھانے میں رغبت ظاہر کی اور آگے بڑھ کر ان کے ساتھ کھانا شروع کیا، پھر ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنے جسم پر چادر لپیٹ لی اور فرمایا اہل دنیا ہم سے کس قدر غافل ہیں جبکہ ہماری زندگی سے بڑھ کر کسی کی زندگی بھی نعمتوں سے پر نہیں ہے۔ پھر انھوں نے میری طرف التفات کر کے پوچھا، اے بقیہ کیا تمھارا عیال ہے؟ میں نے جواب دیا اے ابواسحق! بخدا! جی ہاں میرا عیال ہے، انھوں نے میرے جواب پر لاپرواہی برتی، جب انھوں نے میرے چہرے پر مایوسی بھانپ لی کہنے لگے، شاید صاحب عیال کا خوف وڈر ہماری کیفیت سے بدرجہا بہتر ہے۔

۱۱۲۲۶- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، نعیم بن حماد، بقیہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے مختصراً مروی ہے۔

۱۱۲۲۷- اپنے والد عبداللہ سے، حسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، داؤد بن رشید، ابوعبداللہ بن صوفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا زاہد بن، دنیا میں زہد اس ڈر کی وجہ سے اختیار کرتے ہیں کہ کہیں وہ بے وقوفوں اور جاہلوں کی جہالت میں شریک نہ ہو جائیں۔

۱۱۲۲۸- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، جب بادشاہ اپنی پسند کے مطابق رات گزارتے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ کی پسند کے مطابق رات گزارتا ہوں اور اس سے راضی بھی رہتا ہوں

۱۱۲۲۹- ابویعلیٰ حسن بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ

اللہ نے فرمایا، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ مجھے ترک طیبات پر اجر وثواب دیا جاتا ہو چونکہ طیبات (حلال کھانے کی لذیذ چیزیں) کا اشتہاء ہی مجھ میں پیدا نہیں ہوتا، بعض علماء کا قول ہے کہ جو آدمی صرف وہی بھلائی کرے جسے اس کا نفس چاہتا ہو اور وہی برائی چھوڑے جسے وہ مکروہ سمجھتا ہو اسے بھلائی کے کرنے پر اجر وثواب نہیں ملتا اور جس برائی کو اس نے ترک کیا ہے اسکے گناہ سے وہ محفوظ نہیں رہتا۔

۱۱۲۳۰- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین بن معید، محمد بن ھارون، ابوعمیر، ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ مجھے طعام ومشروب کے ترک پر اجر وثواب ملتا ہو چونکہ مجھ میں ان چیزوں کا اشتہاء (شوق) ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۱۱۲۳۱- عبداللہ بن محمد بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد وشقندی، رزین بن محمد، یوسف، بن سحت، سحت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے باطل کی طرف کثرت سے دیکھنا دل سے حق کی معرفت کو ختم کر دیتا ہے۔

۱۱۲۳۲- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، یعقوب بن عبداللہ، مخلد بن حسین کہتے ہیں جب بھی رات کو بیدار ہوا ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ذکر اللہ میں مشغول پایا اور انھیں غمگین دیکھا پھر میں اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان پڑھ کر تسلی کر لیتا۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء (حدید ۲۱) یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

۱۱۲۳۳- اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابوحواری، ابوعلی جرجانی، ابوسلیمان دارانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے پندرہ نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ پڑھیں۔

۱۱۲۳۴- محمد بن علی بن حبیش، عمر بن محمد بطار، علی بن ھیثم، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے مجھے ایک مرتبہ محمد بن عجلان نے دیکھا تو فوراً قبلہ رو ہو کر سجدے میں گر پڑے پھر کہنے لگے، کیا تم جانتے ہو کہ میں نے سجدہ کیوں کیا؟ میں نے تمہیں دیکھنے پر سجدہ شکر کیا ہے۔

۱۱۲۳۵- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابن زنجویہ، فریابی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن عجلان نے فرمایا، مومن جہاں بھی ہو وہ مومن سے محبت کرتا ہے۔

۱۱۲۳۶- محمد بن علی بن حبیش، عمر بن محمد بن بکار، ابوعتبہ، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے جب ان کا حال پوچھا جاتا تو جواب دیتے میں اس وقت تک خیریت سے ہوں جب تک میرا بوجھ کوئی دوسرا نہ اٹھالے۔

۱۱۲۳۷- عبداللہ بن ابراہیم بن ھرماس، جعفر بن محمد بن عاصم دمشقی، محمد بن معنی، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے آیت کریمہ" **ولا علی الذین اذاما اتوک لتحملھم** "ترجمہ ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں کہ جب وہ آپ کے پاس آئیں تا کہ انہیں کوئی سواری دیں (سورۃ توبہ ۹۲) اس واقعہ میں سائلین نے صرف جوتوں کا سوال کیا تھا۔ (غربت کی وجہ سے وہ بھی میسر نہ تھے)۔

۱۱۲۳۸- عبداللہ، ابوحسن ابان، حسین بن عبداللہ بن شاکر، مسیب بن واضح، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ مسافر پر رحم فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ مسافر کی طرف ہر روز کئی مرتبہ نظر رحمت سے دیکھتا ہے مسافر جس وقت اپنے اہل وعیال سے جدا ہو رہا ہے اس وقت اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

۱۱۲۳۹- اپنے والد عبداللہ سے، ابوحسن بن ابان، حسین بن عبداللہ بن شاکر سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے تھے اے ابوعمرو۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ بے شک جو آدمی اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو غیر اللہ کی معرفت میں مشغول نہیں رکھتا، ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس کی عمر باطل میں ختم ہو جائے۔

۱۱۲۴۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد حمصی، ابویمان، عبدالرحمٰن بن ضحاک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا بعض کتابوں میں لکھا ہے جو آدمی دنیا کے غم میں غمگین ہو کر صبح کرتا ہے سو اس نے اللہ پر ناراض ہوتے

ہوئے صبح کی اور جو آدمی کسی پیش آمدہ مصیبت کی شکایت کرتے ہوئے صبح کرتا ہے گویا وہ اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے صبح کرتا ہے اور جو فقیر آدمی کسی غنی کے پاس بیٹھ کر اپنی دنیا کی خاطر اس کے سامنے اظہار خیال کرتا ہے اس کے دین کا ایک تہائی حصہ ختم ہو جاتا ہے جو قرآن مجید پڑھ کر اللہ کی آیات کی مطلق پرواہ نہیں کرتا وہ جہنم میں ڈالا جائیگا۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اگر تین چیزیں نہ ہوتیں مجھے کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میں کسی شہر کی مکھی ہوتا، روزے کی حالت میں شدت پیاس، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور کتاب اللہ کے مطابق نماز تہجد۔

۱۱۲۴۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن عثمان، ابوعبدالرحمن اعرج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا پہلا کلام جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے کیا وہ یہ تھا اے آدم! میں تمہیں چار چیزوں کی وصیت کرتا ہوں اگر تم انہیں ساتھ لیکر مجھ سے ملاقات کرو گے تو میں تمہیں جنت میں داخل کروں گا اور جو تیری اولاد میں سے انہیں لیکر مجھ سے ملاقات کرے گا اسے بھی جنت میں داخل کروں گا۔ ان میں سے ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے، ایک میرے اور تیرے درمیان مشترک اور چوتھی میرے اور تیرے لوگوں کے درمیان مشترک ہے۔ سو جو چیز میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری اس طرح عبادت کر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے جو تیرے لئے ہے وہ یہ کہ تو جو بھی عمل کرے گا میں اس کا تجھے پورا پورا بدلہ عطا کروں گا جو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تو دعا کر میں اسے قبول کروں گا اور چوتھی یہ کہ جس چیز کو تو اپنے لئے ناپسند سمجھے اس کو غیر کے لئے پسند نہ کر۔

۱۱۲۴۲- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

"ومن يطع الله ورسوله ويخشى الله ويتقه فاولئك هم الفائزون" جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اللہ سے ڈرتے ہیں اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسکا تقویٰ اختیار کر کے انسان اچھے ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے، قیامت کے دن کی سختیوں سے متقین ہی نجات پائیں گے اور جنت کی طرف انھوں نے لوٹ کر جانا ہے پھر ابراہیم کہنے لگے! اللہ تعالیٰ نے کیا سچ فرمایا

ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون" (نحل ۱۲۸)

اللہ متقین اور نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

۱۱۲۴۳- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، محبت کی علامتوں میں سے یہ نہیں کہ جس چیز سے تیرا دوست بغض وعداوت رکھتا ہو اس سے تو محبت کرے، ہمارے رب نے دنیا کی مذمت کی ہم اس کی مدح سرائی کر رہے ہیں۔ اللہ دنیا سے بغض رکھتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں ہم نے دنیا میں کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے بھی دنیا کو ترجیح دی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے دنیا کھنڈر میں تبدیل ہو جانیکا وعدہ کیا ہے۔ دنیا کی طلب سے تمہیں روکا گیا ہے لیکن تم پھر بھی اس کی طلب میں سر دھڑ کی بازی لگا رہے ہو، خزانوں کے جمع کرنے سے تمہیں ڈرایا گیا لیکن تم پھر بھی انہیں جمع کر رہے ہو، دنیا نے تمہیں اچھی طرح سے دھوکہ دے دیا ہے اور تم اس کی رونقوں پر مرے جا رہے ہو، اسکی لذات سے کھیے جا رہے ہو تمہارا اٹھنا بیٹھنا دنیاوی خواہشات میں ہے، تم غفلت کے عالم میں دنیا میں عمارتیں بنا رہے ہو، تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ سے اس کے گھر کے بارے میں جھگڑا کرو، الغرض تم دنیا کے سمندر میں حیران و پریشان غرق ہوتے جا رہے ہو، دنیا کے دھوکوں میں تم ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہو گویا تمہیں ساری کی ساری دنیا مل جائے اس سے بھی سیر نہیں ہو گے تم نے اپنے دلوں کو یقین کی دولت سے بہرہ مند

نہیں کیا۔ اپنی نیتوں میں سچائی پیدا نہیں کی گناہوں کے انبار لیکر تم اللہ کے سامنے حاضر ہو گئے اور اپنی بقیہ عمروں میں اللہ کی نافرمانی کرنے کا عہد کر رکھا ہے، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا۔

"ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار"

کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کر دیں گے یا متقین کو فاجروں کی طرح بنا دیں گے۔

جنت صرف اللہ کی اطاعت سے ملتی ہے، اور اس کی محبت کے بغیر نہیں ملتی۔ اللہ کی رضا جوئی صرف معصیت کو ترک کرنے سے ملتی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت توبہ کرنے والوں کے لئے مقرر کر لی ہے اور رحمت رجوع کرنے والوں کے لئے، جنت ڈر والوں کے لئے، حوریں اطاعت کرنے والوں کے لئے اور اپنا دیدار شوق رکھنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحاً ثم اھتدیٰ (طه ۸۲) بے شک میں اس آدمی کی مغفرت کرنے والا ہوں جو ایمان لائے، نیک عمل کرے اور پھر ھدایت پر رہے۔

ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا یعنی جو تاریکیوں سے ھدایت کے رستے پر آئے۔

۱۱۲۴۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن افر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ میں ایک شہر سے گزر رہا تھا کہ اچانک میں نے زاہدوں اور زمین میں سیر وسیاحت کرنے والوں میں سے دو آدمیوں کو دیکھا۔ ایکدوسرے سے کہنے لگے اے میرے بھائی! اہل محبت نے اپنے محبوب سے وراثت میں کیا چیز پائی؟ دوسرے نے جواب دیا اہل محبت اللہ کے نور سے دیکھنے کے وارث ہوئے اور گناہ گاروں پر مہربانی کرنے کے وارث ہوئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا..... ان لوگوں پر کیسے مہربانی کی جائے جو اپنے محبوب کی مخالفت کرتے ہیں؟ اس نے میری طرف دیکھ کر کہا ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور ان پر مہربانی کی جارہی ہے تا کہ وہ وعظ ونصیحت سے اپنے اعمال کی طرف لوٹ آئیں، کہا مومن اس وقت تک سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے، ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر وہ لوگ غائب ہو گئے، میں نے اس کے بعد ان لوگوں کو دوبارہ نہیں دیکھا۔

۱۱۲۴۵- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد مفید، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا میں ایک مرتبہ بیت المقدس چلا گیا۔ وہاں میری سات آدمیوں سے ملاقات ہوئی، میں نے انہیں سلام کیا اور کہا مجھے کچھ نصیحت کرو شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس نصیحت سے کوئی فائدہ پہنچائے انہوں نے مجھ سے کہا، دنیا کا ہر وہ کام جو تجھے اللہ سے دور کرے وہ چھوڑ دو۔ میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے، اپنی امیدیں غیر اللہ سے وابستہ نہ رکھو اور اللہ کے علاوہ کسی سے مت ڈرو میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے جو اللہ سے محبت کرتا ہو اس سے تم بھی محبت کرو اور جو اللہ سے بغض کرتا ہو اس سے تم بھی بغض کرو میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو، کہنے لگے! دعا کیا کرو اور خلوت میں عاجزی وانکساری کیساتھ خوب رویا کرو۔ مسلمانوں پر رحمت کرو اور ان کے لئے خیر خواہی چاہو میں نے پھر کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے اے اللہ یہ آدمی ہمارے اور تیرے درمیان حائل ہو گیا اور اس نے ہمیں تیری یاد سے غافل کر دیا۔ کیا اس سے ہم نے جو کچھ کہا کافی نہیں؟ ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ انھیں آسمان نے اٹھالیا یا زمین نگل گئی اسکے بعد میں نے انہیں نہیں دیکھا تاہم اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی نصیحت سے بہت نفع پہنچایا۔

۱۱۲۴۶- ابونعیم اصفہانی، ابوزید محمد بن جعفر بن علی تمیمی، محمد بن ذلیل بن سابق، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ سندی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک آدمی علم کی طلب میں نکل پڑا وہ ایک پتھر کے پاس گیا جس پر لکھا ہوا تھا مجھے الٹ دے

عبرت پائے گا، آدمی حیران ہوکر کھڑا رہا اسکی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ کیا کرے، چنانچہ وہ آگے چل پڑا تھوڑا آگے جانے کے بعد واپس لوٹ آیا اور آ کر پتھر کو پلٹ دیا، اچانک دیکھا کہ اس پر لکھا ہے تو نے اپنے علم پر عمل نہیں کیا اب کیسے علم کی طلب میں نکلا ہے۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا وہ آدمی وہیں سے اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ گیا۔

۱۱۲۴۷- ابی نعیم، ابی احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن ابورجاء قرشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جب تو توبہ کے آئینہ میں اپنی نظر جمائے گا تب تک تجھے معصیت قبیح معلوم ہوتی رہے گی۔

۱۱۲۴۸- اپنے والد عبداللہ سے، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ زہد کی تین قسمیں ہیں زہد فرض، زہد فضل، زہد سلامتی، حرام سے بچنا زہد فرض ہے، حلال وطیبات سے بھی گریز کرنا زہد فضل ہے اور شبہات سے بچنا زہد سلامتی ہے۔

۱۱۲۴۹- ابونعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سکن، عبدالرحمن بن یونس، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا پہلے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ عقلمند عالم سے بڑھ کر شیطان کے خلاف کوئی چیز نہیں چونکہ عالم جب بات کرتا ہے تو اپنے علم سے کرتا ہے اور جب خاموش رہتا ہے تو عقلمندی سے خاموش رہتا ہے۔

۱۱۲۵۰- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمرو بن حنان، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عجلان رحمہ اللہ نے فرمایا، عقلمند عالم سے بڑھ کر کوئی چیز بھی شیطان پر بھاری نہیں چونکہ عالم عقلمندی سے بات کرتا ہے اور عقلمندی سے خاموش رہتا ہے نیز شیطان کہتا ہے کہ عالم کی خاموشی اس کے سکوت سے زیادہ سخت ہے۔

۱۱۲۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن احمد، عبدالرحمن بن داؤد، سلمہ بن شبیب، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ابن عجلان رحمہ اللہ کا ملفوظ مثل مذکورہ بالا کے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن عثمان حمصی، محمد بن حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے علماء کی شان پر حملہ کیا گویا اس نے بہت بڑے شر کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیا۔

۱۱۲۵۳- عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد، عباس دوری، ابوبکر بن اسود، ابراہیم بن عیسیٰ، محمد بن حمید کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا مروی ہے۔

۱۱۲۵۴- ابواحمد غطریفی، اسحق بن دیمی، ابراہیم بن سعد، ابومنذر قاضی مصیصہ کہتے ہیں۔ ہم نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ جہاد کیا، ابراہیم رحمہ اللہ ایک جبہ اوڑھے رکھتے تھے میل کی وجہ سے جسکا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا اور خود ان کی حالت یہ تھی کہ اگر ہوا انہیں اڑانا چاہتی تو اڑا لیتی، ان سے پوچھا گیا آپ نے حفظ کیوں نہیں کیا جس طرح کہ آپ کے مریدین نے حفظ کیا ہے؟ کہنے لگے میرا مقصد علماء کی سیرت اپنانا ہے اور ان کے آداب سیکھنے ہیں۔

۱۱۲۵۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بنان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا ہم نے حدیث کا سماع اسی طرح کیا ہے جس طرح سفیان نے کیا ہے اگر وہ چاہتے خاموشی اختیار کرتے جس طرح کہ ہم نے خاموشی اختیار کی ہے۔

۱۱۲۵۶- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحق انماطی، عبدان بن احمد، احمد بن عمرو، محمد بن عمرو عسقلانی بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے طلب علم سے اس بات نے نہیں روکا کہ میں علم کی فضیلت سے ناواقف ہوں لیکن میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ علم اس آدمی کے ساتھ طلب کروں جو علم کا حق نہیں جانتا۔

۱۱۲۵۷- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن عمرو بن مکرم، سالم بن مھران طرسوسی، ابویوسف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم

بن ادھم رحمہ اللہ سے جب علم کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ علم کے آداب بیان کرنا شروع کر دیتے۔

۱۱۲۵۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو عباس بن طہرانی، ابو خیثمہ محمد بن ہارون، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے باتیں کرنے سے احتراز کرتے۔ بشر بن عوف کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی ہوئی تھی۔

۱۱۲۵۹-احمد محمد بن مقیم، محمد بن اسحٰق کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے بشر بن حارث سے کہا کہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے طریق سلوک پر چلنا چاہتا ہوں، بشر کہنے لگے تم اسکی طاقت نہیں رکھتے ہو میں نے وجہ پوچھی کہنے لگے، چونکہ ابراہیم باتیں کم کرتے تھے اور عمل زیادہ کرتے تھے جبکہ تم باتیں زیادہ کرتے ہو اور عمل کم کرتے ہو۔

۱۱۲۶۰-احمد بن محمد بن مقسم، عبداللہ بن ابوداؤد، ابوطاہر، اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: من ظفر فی الجهاد بنقطة فکانما اعان علی هدم جمیع التوحید مجھے خبر ملی ہے کہ جس نے جہاد میں ایک نقطہ کے بقدر بھی کامیابی پائی اس نے توحید کی پوری عمارت کو گرانے میں مدد کی۔ واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

۱۱۲۶۱-عبداللہ بن محمد بن عقیل واسطی، عبداللہ بن جعفر قاضی، عصام بن داؤد بن جراح، داؤد بن جراح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابراہیم سے کہا، اے ابواسحٰق! میں خراسان سے آپ کی صحبت اختیار کرنے کے ارادے سے آیا ہوں، ابراہیم رحمہ اللہ اس سے کہنے لگے، اس شرط پہ کہ تیرے مال پر مجھے تجھ سے زیادہ حق ہوگا، اس آدمی نے کہا نہیں، ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا تو نے سچ کہا، پس تو ہمارا اچھا ساتھی ہے۔

۱۱۲۶۲-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا، میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ سفر کروں، فرمایا...... اس شرط پر کہ میں تمہارے مال واسباب کا تم سے زیادہ مالک ہوں گا، آدمی نے جواب دیا نہیں، فرمایا تمہارا صدق مجھے بہت اچھا لگا (دونوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم رحمہ اللہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ یہ اپنا مال میرے لئے مباح نہ کر دے اور توکل علی اللہ کہیں ہاتھ سے نہ نکل جائے)

۱۱۲۶۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن ابوعاصم، عسکرین حصین سائح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ گرمیوں میں ایک دن ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو دیکھا گیا کہ انھوں نے ایک موٹا جبہ الٹا کر کے اوڑھ رکھا ہے اور وہ ایک پہاڑ کے نیچے پاؤں اوپر کر کے گدی کے بل لیٹے ہوئے ہیں اور فرماتے جا رہے تھے، بادشاہوں نے راحت وآرام طلب کیا لیکن رستہ بھول گئے۔

۱۱۲۶۴-ابویعلیٰ زبیری، محمد بن حسیب، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن خریس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جب ہم کسی نوجوان کو مجلس میں باتیں کرتے ہوئے سنتے تھے ہم اسکی بھلائی سے مایوس ہو جاتے تھے۔

۱۱۲۶۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد رازی، ابواحوص، ابراہیم بن علاء، عقبہ بن علقمہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم کسی نوخیز کو بڑوں کی مجلس میں باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہم اس کی عادت سے مایوس ہو جاتے اور ہم سمجھ لیتے اس کے پاس بھلائی نام کی کوئی چیز نہیں۔

۱۱۲۶۶-محمد بن احمد بن ابراہیم بن یزید، ابوحامد احمد بن محمد بن حمدان نیشاپوری، اسحٰق پر ابراہیم حنظلی، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ میں نے معرفت باری تعالیٰ ابوسمعان نامی راہب سے سیکھی ہے، وہ اس طرح کہ میں ایک مرتبہ اس کے عبادت خانہ میں داخل ہو گیا۔ میں نے اس سے پوچھا اے ابواسحٰق! تم کتنے عرصہ سے اس عبادت گاہ میں ہو؟ اس نے جواب دیا ستر سال سے میں یہاں ہوں، میں نے پوچھا: تمہارا کھانا کیا ہے؟ اس نے کہا: اے حنفی (ملتِ حنیفہ پر چلنے والے) تمھیں

اس کے پوچھنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ میں نے کہا مجھے یہ معلوم کرنے کا شوق ہے کہنے لگا، میں ہر رات صرف چنے کا ایک دانہ کھالیتا ہوں، میں نے اس سے پھر سوال کیا کہ تمھیں تمھارے دل کو کس چیز نے ایک چنے پر کفایت کرنے کی طاقت دی ہے؟ کہنے لگا: کیا تم اپنے بالمقابل یہ مکانات دیکھتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں دیکھتا ہوں، کہا یہ لوگ سال میں صرف ایک دن میرے پاس آتے ہیں، میری عبادت گاہ کو اچھی طرح مزین کرتے ہیں پھر اس کا طواف کرتے ہیں اور یوں اس طرح سے میری تعظیم کرتے ہیں، سو جب بھی میرا نفس عبادت کرنے سے بوجھل ہو جاتا ہے میں فوراً اس گھڑی کو یاد کر لیتا ہوں، میں ایک گھڑی بھر کی عزت کے لئے سال بھر کی مشقت برداشت کرتا ہوں، اے حنیفی! تو ہمیشہ کی عزت کے لئے گھڑی بھر کی مشقت برداشت کر لے، ابراہیم فرماتے ہیں میرے دل میں معرفت باری تعالیٰ جاگزیں ہوگئی، کہنے لگا کیا اتنی بات تمھیں کافی ہے یا مزید کچھ کہوں؟ میں نے کہا، مزید کچھ ہو، کہنے لگا، عبادت گاہ سے نیچے اترو، میں نیچے اترا، راہب نے ایک ٹوکری نیچے لٹکائی جس میں چنے کے بیس دانے پڑے ہوئے تھے، مجھے کہا راہبوں کے ٹھکانے میں داخل ہو جاؤ چونکہ انھوں نے مجھے ٹوکری لٹکاتے ہوئے دیکھ لیا ہے، جب میں مکانات میں داخل ہوا فوراً نصرانی میرے پاس جمع ہوگئے اور کہنے لگے اے حنیفی! شیخ نے تمھاری طرف کیا چیز لٹکائی تھی؟ میں نے کہا اس نے میری طرف اپنا قوت (کھانے کی چیز) لٹکائی تھی، کہنے لگے تم اسے کیا کرو گے؟ ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں، کہنے لگے! اسکی قیمت لگاؤ میں نے کہا، بیس دینار، انھوں نے مجھے بیس دینار دئے اور میں نے انھیں چنے کے ٹوکری میں پڑے ہوئے بیس دانے دے دیئے، میں راہب کی طرف واپس لوٹ آیا، پوچھا: اے حنیفی! تو نے کیا کیا! میں نے کہا: میں نے چنے بیچ دئے ہیں، پوچھا کتنے میں بیچے؟ میں نے جواب دیا بیس دیناروں کے بدلے میں، کہا تو نے غلطی کی اگر تو بیس ہزار دینار قیمت لگاتا وہ لوگ دینے کو تیار ہو جاتے، سنو! اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرنے والے کی اسقدر عزت ہے جو اس کی عبادت کرتا ہوگا اس کی عزت کا کیا عالم ہوگا، اے حنیفی! اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جا اور آنے جانے کو چھوڑ۔

۱۱۲۶۷- ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم، ابو حامد احمد، محمد بن حمدان نیشاپوری، اسماعیل، بن عبداللہ بن عبدالکریم شامی، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک راہب کے پاس سے گزرا جو اپنے گرجا میں بیٹھا تھا، گرجا ستون پر بنایا گیا تھا اور ستون ایک پہاڑ کی چوٹی پر نصب کیا گیا تھا، جب بھی ہوا چلتی گرجا ایک طرف جھک جاتا، میں نے راہب کو آواز دی اس نے جواب نہ دیا، دوسری مرتبہ آواز دی پھر بھی کچھ نہ جواب دیا، میں نے تیسری مرتبہ کہا: اس ذات کی قسم جس نے تجھے گرجا میں حبس (بند) کر رکھا ہے میری پکار کا ضرور جواب دے، چنانچہ راہب نے گرجا سے سر باہر نکالا اور کہنے لگا! تم کیوں چیخ رہے ہو؟ تو نے میرے سامنے اس ذات کا نام لیا جس کا میں کسی طرح اہل نہیں ہوں، میں نے کہا: اے راہب! کیا تو راہب نہیں ہے؟ راہب وہی ہوتا ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہو، پھر تو کیا ہے؟ جواب دیا میں جیل کا داروغہ ہوں چونکہ میں نے ایک درندے کو جیل میں ڈال رکھا ہے، میں نے پوچھا وہ درندہ کیا ہے؟ کہا میری زبان ضرر رساں درندہ ہے، اگر میں اسے آزاد چھوڑ دوں تو وہ لوگوں کو چکنا چور کر ڈالے، اے حنیفی! اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں جو ظاہراً دیکھنے میں بہرے لگتے ہیں جبکہ وہ سنتے ہیں، جو گونگے لگتے ہیں حالانکہ وہ نطق کرتے ہیں جو نابینا لگتے ہیں فی الواقع وہ صاحب بصارت ہوتے ہیں، وہ طاعون کی جگہوں میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور جاہلوں کے ساتھ نشست و برخاست سے انھیں وحشت ہوتی ہے، وہ علم کے پھل کو اخلاص کے نور کی نذر کرتے ہیں، بخدا! وہ ایسے عبادت گزار بندے ہیں جو راتوں کو بیدار رہتے ہیں، تم انھیں راتوں کو دیکھو گے جب مخلوق میٹھی نیند سو رہی ہو کہ وہ اپنے رب کے حضور دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں، وہ اس ذات سے سرگوشی کر رہے ہوتے ہیں جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اے حنیفی! تو انہی عبادتگزار بندوں کے رستے پر چل، میں نے اس سے پوچھا: کیا تو ملت اسلام پر ہے؟ کہنے لگا میں صرف اسلام کو دین سمجھتا ہوں، لیکن مسیح علیہ السلام نے ہم سے ایک وعدہ کر رکھا ہے اور ہمیں تمھارے آخری زمانے کے اوصاف بتلائے ہیں، تب میں نے دنیا سے علیحدگی اختیار کی، تیرا دین

جدید ہے، اگر چہ پرانا ہو جاوے، بقیہ کہتے ہیں ایک مہینہ بھی اس واقعہ کے بعد گزرنے نہیں پایا تھا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے۔

۱۱۲۶۸- احمد بن محمد بن مقسم، عیسیٰ بن یونس شکلی، احمد بن علی عابد، ابو یوسف فولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ ایک عبادتگزار سے میری ملاقات ہوئی جسکے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ رات کو سوتا نہیں، میں نے اس سے پوچھا تم رات کو کیوں نہیں سوتے؟ کہنے لگا مجھے قرآن مجید کے عجائب نے رات کو سونے سے روک دیا ہے۔

۱۱۲۶۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن عبدالملک، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میری ایک دن ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے ایک بات پوچھی جسکا انھوں نے مجھے جواب دے دیا۔ چنانچہ میں نے ان کے پاس جانا شروع کر دیا، فرمانے لگے تمھیں اتنی چیز کافی ہے جسے ہم کافی سمجھیں۔

۱۱۲۷۰- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث کہتے ہیں ایک آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے کسی آدمی کی ان کے پاس غیبت کر دی، ابراہیم رحمہ اللہ نے اسے غیبت کرنے سے روکا جب نہ رکا اسے چلے جانے کو کہا اور اسے آواز دی کہ میں تعجب کرتا ہوں کہ ہمیں کیسے بارش دی جائے پھر بشر کہنے لگے، میں تعجب کرتا ہوں کہ انھوں نے بارش کو اس وجہ سے روکے رکھا تھا جسے تم جانتے ہو۔

۱۱۲۷۱- عبداللہ، احمد، محمد، ابن مھدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ملاقات کی۔ دونوں رات بھر باتیں کرتے رہے حتی کہ اس حالت میں صبح کی۔

۱۱۲۷۲- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن، حسن بن منصور، عبیداللہ بن عبدالکریم، سعید بن راشد، ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ایک مرتبہ اپنے ایک بھائی کے پاس سے گزرے جو زہد میں شہرت رکھتا تھا، اس نے زمین خرید کر اس میں باغات لگا رکھے تھے، فرمایا: یہ کیسے باغات ہیں؟ اس نے جواب دیا، یہ زمین ہمیں سستے داموں مل گئی تھی فرمایا، اس سے پہلے تمھیں دنیا سے صرف مہنگائی نے روکے رکھا تھا۔

۱۱۲۷۳- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عصام بن داؤد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ تھا اچانک کچھ لوگ ان سے ملے، کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عطا فرمائے آپ کے والد وفات پاچکے ہیں، فرمایا، کیا میرے والد وفات پاچکے ہیں؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا: فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، اللہ ان پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے کہا: آپ کے والد نے آپ کے متعلق کچھ وصیت کی ہے اور عامل (سرکاری ملازم) زچ ہو چکا ہے، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ لوگوں سے پہلے ہی اپنے شہر کو چلے گئے اور عامل کے پاس جا پہنچے فرمایا: میں میت کا بیٹا ہوں، عامل نے کہا آپ کو کون جانتا ہے؟ ابراہیم رحمہ اللہ نے عامل کو سلام کیا اور مکہ واپس لوٹ آئے۔ لوگوں نے عامل سے کہا یہ ابراہیم بن ادھم تھے، ان کے پیچھے جاؤ انھیں پکڑو کہیں وہ تمہیں بددعا نہ دے دیں، چنانچہ عامل ان کے پیچھے نکل پڑا جب انھیں آلیا تو کہا واپس چلیے اور مجھے بوجھ سے آزاد کیجئے نیز میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، فرمایا میں نے تجھے تیرے کہنے سے پہلے ہی بوجھ سے آزاد کر دیا، پھر ابراہیم اس کے ساتھ واپس گئے اور اپنے والد کی وصیتوں کو نافذ کیا اور وراثت سے ملنے والے اپنے حصے کو باقی ورثاء پر تقسیم کر دیا اور پھر مکہ واپس لوٹ آئے۔

۱۱۲۷۴- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مھدی، طالوت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو بندہ شہرت کا دلدادہ ہو اللہ تعالیٰ سے سچائی نہیں کر پاتا۔

۱۱۲۷۵- ابونعیم، ابی ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم

رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے کھانے کی اشیاء کو پاکیزہ رکھو خواہ راتوں کو اٹھکر نماز پڑھو اور دنوں کو روزے رکھو یا نہ یہ تمھارے اوپر لازم نہیں۔

۱۱۲۷۶- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن ادریس، عمران بن موسیٰ طرسوسی، ابوعبداللہ ملطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ عام طور پر دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے معصیت و نافرمانی کی ذلت سے اطاعت وفرمانبرداری کی عزت کی طرف منتقل کردے۔

۱۱۲۷۷- عمر بن احمد بن عثمان واعظ، ابوذر احمد بن محمد بن سلیمان، عمر بن مدرک، ابراہیم بن شماس، محمد بن ایوب بن ضمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: مانگنے والے لوگ بہت اچھے ہیں چونکہ وہ ہمارا زادراہ آخرت کی طرف اٹھا کرلے جاتے ہیں۔

۱۱۲۷۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور، ابراہیم بن شماس، احمد بن ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: مانگنے والے لوگ بہت اچھے ہیں چونکہ وہ ہمارا زادراہ آخرت کی طرف اٹھا کرلے جاتے ہیں۔ چنانچہ کوئی مانگنے والا تمہارے دروازے پر آتا ہے اور یوں کہتا ہے کیا تم کسی چیز کے ساتھ ہماری طرف توجہ کروگے؟

۱۱۲۷۹- محمد بن جعفر مؤدب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا گیا: آجکل گوشت مہنگا ہوگیا ہے فرمایا: پھر نہ خریدو۔

۱۱۲۸۰- عمر بن احمد بن شاہین واعظ، محمد بن سعید حربی، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: بخدا! زندگی ایسی قابل اعتماد چیز نہیں کہ اسکے کسی دن کی امید کی جائے اور موت بھی ایسی دھوکہ دینے والی نہیں کہ اس کے دھوکے سے آدمی بے خوف رہے۔ تو پھر کی کوتاہی، اندھا بھروسہ، تاخیر اور سستی کیوں کی جائے؟ حالانکہ اللہ کے امر میں کوئی ڈھیل نہیں ہے۔

۱۱۲۸۱- اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، سلیمان بن ابوسلیمان کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس کھانے کی اشیاء کا تذکرہ کررہے تھے۔ ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے! میرا گمان نہیں ہے کہ خشک روٹی اور زیتون کے تیل سے بڑھ کر کھانے کی کوئی چیز عمدہ ہو، سلیمان کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو اس کی بھوک بھی ہوتی تھی۔

۱۱۲۸۲- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے ہماری کیا حالت ہے کہ ہم اپنے فقروفاقہ کی شکایت اپنے ہی جیسے لوگوں سے کرتے ہیں اور اس فقروفاقہ کی دوری کا سوال اللہ سے نہیں کرتے نیز ایک بندہ دنیا کی خاطر کسی دوسرے بندے سے محبت رکھتا ہے حالانکہ وہ اپنے رب کے خزانوں کو بھول جاتا ہے۔

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کی دوکان کو آگ لگنے کیوجہ سے اسکا مال واسباب تباہ ہورہا تھا اور وہ آدمی بہت آہ وبکا کررہا تھا جس سے اسکی عقل میں فتور آگیا تھا۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اے اللہ کے بندے! یہ مال تو اللہ تعالیٰ کا مال ہے اللہ نے عارضی طور پر تجھے نفع اٹھانے کے لئے عطا کیا تھا جب اس نے چاہا تجھ سے واپس لے لیا اب اللہ کے فیصلے پر صبر کر اور آہ وبکا نہ کر چونکہ بھلائی اس میں ہے کہ عافیت پر اللہ کا شکر کیا جائے اور آزمائش پر صبر جو اپنے اعمال آگے بھیج دیتا ہے وہ ان کا پھل پالیتا ہے۔

جس نے تاخیر کی پس وہ سوگیا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو اکثر فرماتے سنا: ہمارا اصلی ٹھکانہ آگے آنے والا ہے اور موت کے بعد ہماری زندگی جنت میں کٹے گی یا جہنم میں۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں ایک دن میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ ایک صحراء سے گزر رہا تھا، ہم ایک مسلمان کی قبر کے پاس آئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے صاحب قبر کے لئے رحمت کی دعا کی اور پھر رونے لگے میں نے پوچھا: یہ کس کی قبر ہے؟ فرمایا: یہ خراسان تمام شہروں کے سابق والی حمید بن جابر کی ہے، وہ دنیا کے بحر عمیق میں ڈوبا ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ضلالت سے نجات دی، مجھے اسکے متعلق خبر ملی ہے کہ وہ ایک رات اپنی بادشاہت و دنیا کی رنگ رلیوں میں ڈوبا ہوا تھا، کچھ دیر کے بعد وہ اپنی بیویوں میں سے محبوب ترین بیوی کو اپنے ساتھ لیکر سو گیا، اچانک اس نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو ہاتھ میں کتاب اٹھائے ہوئے اسکے سر کے پاس کھڑا تھا اس آدمی نے کتاب حمید بن جابر کو تھمادی، حمید نے جب کتاب کھولی اس میں سنہری حروف میں لکھا تھا، اس فانی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح مت دو اور تو ہر گز اپنی بادشاہت، قدرت، رعب و دبدبہ، نوکر چاکر، لذات و شہوات سے دھوکہ مت کھا چونکہ یہ رعب و دبدبہ مضبوط ہے بشرطیکہ ختم ہونے والا نہ ہو، یہ بادشاہت بہت عمدہ ہے بشرطیکہ اسکے بعد ہلاکت نہ ہوتی، یہ جاہ و حشمت فرحت و سرور ہے اگر اس میں دھوکہ نہ ہوتا، سو اللہ کے امر کی طرف جلدی سے بڑھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وسارعوا الیٰ مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموت والارض اعدت للمتقین .(آل عمران ۱۳۳)

اپنے رب کی مغفرت کی طرف جلدی کرو اور جنت کی طرف جلدی کرو جسکا عرض آسمانوں اور زمین کی مسافت کے بقدر ہے یہ عظیم الشان جنت متقین کے لئے تیار کی گئی ہے۔

چنانچہ حمید بن جابر یہ خواب دیکھ کر فوراً گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور کہنے لگا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ اور نصیحت ہے، چنانچہ وہ اپنی بادشاہت سے نکل گیا اور اس کا کسی کو بھی پتا نہ چل سکا، وہ اس پہاڑ میں خلوت نشین ہو گیا اور اسی میں رب تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو گیا، جب مجھے اس کے قصہ کی خبر پہنچی میں اس سے ملنے آیا اور خود اس کی زبانی سارا واقعہ سنا، میں نے بھی اسے اپنے حالات سے آگاہ کیا، میں ہمیشہ اس کے پاس آتا رہا حتی کہ اس کی وفات ہو گئی اور اسے یہیں دفن کیا گیا، یہ قبر اسی کی ہے اور اسے اپنے جوار صحبت میں جگہ دی۔

۱۱۲۸۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن داؤد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں۔ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا، کیا وجہ ہے آپ حدیث کی طلب میں نہیں نکلے؟ فرمایا: میں نے علم حدیث سے اعراض نہیں کیا، لیکن میں نے احادیث کا قابل قدر حصہ سن رکھا ہے۔ اب میں اس پر عمل کرنا چاہتا ہوں، یوں میں محدثین کے پاس بیٹھنا ناپسند سمجھتا ہوں کہیں حدیث مجھ سے عمل نہ کرنے کی وجہ سے روگردانی اختیار کر لے۔

۱۱۲۸۴- عبدالملک بن حسن، احمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن بشیار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ہمیں وصیت کرتے ہوئے فرمایا، لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح خطرناک درندے سے بھاگتے ہو ہاں نماز جمعہ اور نماز باجماعت میں پیچھے نہ رہو۔

۱۱۲۸۵- ابو طالب بن صوادہ، حسن بن یزید، معافی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اور سفیان ثوری دونوں اکٹھے ہو گئے۔ سفیان نے ابراہیم رحمہ اللہ سے کہا: جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے اسکا ہم آپ سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ تم حدثنا حدثنا کہہ کر اپنے نفس کی شہرت کرنا چاہتے ہو۔

۱۱۲۸۶- ابو طالب بن سواد، ابو محمد بن سعدان بن یزید، عبداللہ بن عبداللہ انطا کی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے اور اللہ کے درمیان کسی کو منعم (انعام کرنے والا) نہ بنا اور اپنے اوپر غیروں کی نعمت کو تاوان سمجھ۔

۱۱۲۸۷- ابو طالب، امام ابو اسحٰق محمد بن حسین، یوسف بن حکیم، سوار ابو زید جذامی کہتے ہیں۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابوزید! تم اعبادت گزاروں کی غایت کو اللہ کے ہاں آنے والے کل میں عبادت گزاروں کی ذات کے اعتبار سے کیا سمجھتے ہو؟ ابوزید کہتے ہیں، میں نے جواب دیا میرا گمان ہے کہ وہ جنت کے سکونت پذیر ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا، یہ تیرا محض گمان ہے وگرنہ بخدا مجھے تو اتنا یقین بھی نہیں کہ ہوسکتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ ان سے پھیرے۔

۱۱۲۸۸- ابویعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن خریس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ تم اگر حلال چیز کو مانگنا چاہتے ہو تو پھر جو چاہو مانگو۔

۱۱۲۸۹- ابوعمر، ابوعباس بن احمد رملی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا...... دل پر تین پردے پڑے ہوتے ہیں فرحت کا، غم وحزن کا اور سرور کا، جب تو کسی موجودہ چیز سے فرحت حاصل کرے تو حریص ہے اور حریص محروم ہی رہتا ہے، اور جب تو کسی خوف شدہ چیز پر حزن وملال کرے تو تو بغض رکھنے والا ہے اور جو بغض رکھتا ہے اسے عذاب میں ڈال دیا جاتا ہے اور جب تو مدح سرائی پر خوشی کا اظہار کرے تو اس وقت عجب میں مبتلا ہوگا اور عجب وتکبر عمل کو ضائع کر دیتا ہے ان سب کی دلیل اللہ کے فرمان میں موجود ہے۔

لکیلا تاسوا علی مافاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم (حدید ۲۳)

تاکہ تم فوت شدہ چیز پر افسوس نہ کرو اور جو تمہیں ملا ہے اس پر اتراؤ نہیں۔

۱۱۲۹۰- ابوعمرو عثمانی، محمد بن جعفر، خلف بن محمود، فارس بخاری کہتے ہیں مجھے خبر حاصل ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے خواب میں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ زمین پر نازل ہوئے ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا، آپ زمین پر کیوں نازل ہوتے ہیں؟ جواب دیا تاکہ میں اللہ سے محبت کرنے والوں کے نام تحریر کروں ابراہیم رحمہ اللہ نے پوچھا مثلاً وہ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا مثال کے طور پر جیسے مالک بن دینار، ابراہیم رحمہ اللہ نے پوچھا کہ میں بھی ان میں سے ہوں جواب دیا نہیں ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کہا جب تم ان کے نام تحریر کر چکو تو ان کے نیچے لکھ دینا کہ میں اللہ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں فرمایا: اچانک جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ان کا نام فہرست کے شروع میں لکھو۔

۱۱۲۹۱- جعفر بن محمد بن نصیر، عمر بن احمد بن شاہین، ابراہیم بن نصار، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ نے خواب میں نبی ﷺ کو دیکھا کہا: یارسول اللہ! مجھے نصیحت کیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے دونوں دن برابر ہوں وہ دھوکہ دیا ہوا ہے اور جسکا آنے والا دن گزشتہ دن سے برا ہو وہ ملعون ہے اور جو اپنے نفس کے متعلق نقصان کا خیال نہیں رکھتا وہ خسارے میں ہے، اور جو آدمی خسارے میں ہو موت اس کے لئے بہتر ہے۔

۱۱۲۹۲- جعفر بن محمد بن ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے...... خیرو بھلائی قلیل بھی کثیر ہے اور قلیل شر بھی کثیر ہے۔ اے ابن بشار! جان لو کہ اللہ کی حمد بڑی غنیمت ہے اور مذمت بہت بڑا تاوان ہے۔

۱۱۲۹۳- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے جن امور سے تمہیں ڈرایا ہے تم اللہ کی مخالفت کرتے ہو اور جن چیزوں سے تمہیں باز رہنے کی تاکید کی ہے ان کا ارتکاب کر کے تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہو، اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا تم سے وعدہ کیا ہے تم اسے جھٹلاتے ہو، اسکی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو ہم اس چیز کو کاٹو گے جسے تم نے بویا ہے، وہی پھل تم توڑو گے جو تم نے کاشت کیے ہیں، جو کچھ تم نے کیا اس کا بدلہ پاؤ گے، جو اعمال کئے اس کا بدلہ اور جزاء پاؤ گے۔ خوب جان لو اگر تم سمجھ رکھتے ہو، غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو سنا ہے وہ فرماتے تھے، اے اللہ! ان کمزور ارواح اور

بدنوں سے بچا، اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اللہ نے تمہیں مہلت دے رکھی ہے، اللہ نے بہت اچھا کیا اس نے محض اپنے فضل وکرم سے تمہاری مغفرت کی ہے، ایک مرتبہ فرمایا: قلتِ حرص وطمع صدق وتقویٰ عطا کرتا ہے جبکہ کثرتِ حرص وطمع سے غم وحزن اور جزع وفزع میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۱۲۹۴- احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن سعید (مرید جنید رحمہ اللہ) منصوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو سنا وہ فرمارہے تھے، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے نزدیک جنت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں سو جب تک تو مجھے اپنے ذکر سے مانوس رکھے اور اپنی محبت مجھے عطا فرماتا رہے اور اپنی اطاعت میرے لئے آسان فرمائے تو اپنی جنت جسے چاہے عطا فرما۔

۱۱۲۹۵- ابواحمد حسین بن علی تمیمی نیشاپوری، محمد بن میسب اور غیانی، عبداللہ بن خبیق، محمد بن بحر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ تیری جنت میرے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں، جب تک تو مجھے اپنی محبت عطا فرمائے۔

اپنی یاد سے مجھے مانوس رکھے اور مجھے تو اپنی عظمت وبڑائی میں غور وفکر کے لیے فراغت عطا فرماتا رہے۔

۱۱۲۹۶- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم بن شبیب، ابومحمد عبید بن ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا، کیا کسی آزاد آدمی کو زیب دیتا ہے کہ وہ بندوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کرے؟ حالانکہ وہ اپنا مطلوب اپنے رب کے ہاں بھی پاسکتا ہے۔

۱۱۲۹۷- ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استراباذی، علی بن حفص سلمی، محمد بن یحییٰ قطان، حجاج، ابن مسہر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: محال ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دوستی کرو اور وہ تمہارے ساتھ دوستی نہ کرے۔

۱۱۲۹۸- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ہارون بن حسن، ابویوسف فولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، بے شک اللہ تعالیٰ جنتِ خلد میں اسکو ڈالیں گے جو اس میں ھمیشہ کی ملک رکھتا ہو، ہمارے بدن خارش زدہ ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے مشک وغیرہ کو داخل فرمائے اور چاہے اس سے موتی اور جوہر کو نکال باہر کرے، مشیت وقدرت اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۱۱۲۹۹- محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، ابراہیم بن حسین مقسمی، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جب تم اپنے محبوب رب تعالیٰ کے ساتھ خلوت میں ہو جوشِ محبت میں اپنی قمیص بھی چاک کر ڈالو۔

۱۱۳۰۰- عبداللہ بن محمد، علی بن سعید، شعیب بن یحییٰ نسائی، یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندے اللہ عزوجل کی محبت پہچان لیں اپنا کھانا پینا، لباس وحرص کم کر ڈالیں چونکہ فرشتے اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں اس لئے وہ غیر سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کی تخلیق کی اس وقت سے بعض فرشتے قیام، رکوع وسجدہ کی حالت میں ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ذرہ برابر دائیں بائیں التفات نہیں کرتا۔ چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم بجالانے میں مشغول رہتے ہیں۔

۱۱۳۰۱- ابومحمد بن حیان، عثمان بن عبدالملک، ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اللہ کے ارشاد کے بارے میں فرمایا۔

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات (فاطر ۳۲) ان میں سے بعض اپنے نفسوں پر ظلم

کرنے والے ہیں، بعض میانہ روی اختیار کرنے والے ہیں اور بعض بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔

بھلائیوں کی طرف سبقت حاصل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا کوڑا برسا ہوتا ہے اور وہ عزت و کرامت کے دروازے پر پڑا ہوتا ہے، میانہ روی اختیار کرنے والے کو ندامت و پشیمانی کا کوڑا لگا ہوتا ہے چونکہ وہ حسرت کی تلوار سے قتل ہو چکا ہوتا ہے اور وہ عفو و درگزر کے دروازے پر لیٹا ہوتا ہے۔

اور جو اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اسے غفلت کا کوڑا لگا ہوتا ہے وہ امیدوں کی تلوار سے مقتول ہو چکا ہوتا ہے، اس لئے وہ عنقریب عقوبت کے دروازے پر بے حال پڑا ہوتا ہے۔

۱۱۳۰۲- جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ہلاکت ہے جہنم والوں کے لئے کاش کہ اہل جہنم رب رحمٰن کا دیدار کرنے والوں کو دیکھ لیں جب وہ عالیشان مراتب پر فائز ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جمع ہو کر گروہوں کی شکل میں آئیں گے، چنانچہ ان کے لئے عالیشان منبر نصب کئے جائیں گے، ان کے لئے عالیشان کرسیاں لگائی جائیں گی، پھر اللہ جل جلالہ ان کی طرف متوجہ ہوں گے تاکہ دیدار کرنے والوں کو خوش کرے، ارشاد فرمائے گا، میری تمام تر توجہ میرے بندوں، میرے اولیاء میرے محسنین واصفیاء جو دنیا میں غمگین رہتے تھے کے لئے ہے، ہاں میں وہی ذات ہوں جسکی وہ معرفت رکھتے تھے، سو جو تم میں سے میرے دیدار کا مشتاق ہو میرا محب ہو، مجھ سے زیادہ قریب ہونا چاہتا ہو وہ میری طرف نظر کر دے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھالے۔ مجھے میری عزت کی قسم مجھے میرے جلال کی قسم میں تمہیں اپنی قربت سے ضرور خوش کروں گا تمہیں فرحت بخشوں گا، میں اپنی کرامت تمہارے لئے آج مباح کرتا ہوں، تم بالا خانوں سے میرا دیدار کر سکو گے، تم مسہریوں پر ٹیک لگائے آرام سے بیٹھو گے، تمہیں نہ ختم ہونے والی بادشاہت ملے گی، تم اس قیام گاہ میں ہمیشہ ہمیشہ مقیم رہو گے ادھر سے کبھی بھی کوچ نہیں کرو گے، تم بے خوف و بے حزن رہو گے، تم صحتمند رہو گے بیماری تمہارے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔ تم عیش وعشرت کی زندگی میں رہو گے، تمہیں یہاں موت بھی نہیں آئے گی، تم حسین وجمیل صورتوں کے گلے ملو گے، تم کبھی نہیں اکتاؤ گے خوب مزے لے لے کر کھاؤ پیو، تم اب عیش وعشرت کرو بسبب اس کے جو تم نے دنیا میں اپنے بدنوں کو کمزور کیا، اپنے جسموں کو لاغر بنایا اور تم نے اپنے اوپر روزوں کو لازم کر رکھا تھا تم راتوں کو بیدار رہتے تھے، حالانکہ لوگ گہری نیند سو رہے ہوتے تھے۔

۱۱۳۰۳- ابو قاسم بن عبدالسلام بن محمد مخرمی بغدادی صوفی، احمد بن خزاعی، حذیفہ مرعشی کہتے ہیں، ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ مکہ مکرمہ داخل ہوئے، اچانک دیکھتے ہیں کہ شفیق بلخی رحمہ اللہ بھی اسی سال حج کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں، ہم طواف کرتے ہوئے اکٹھے ہو گئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے شفیق رحمہ اللہ سے پوچھا تمہارا کیا طریقہ کار ہے؟ انھوں نے جواب دیا، ہمیں جب رزق ملتا ہے کھا لیتے ہیں اور جب نہیں ملتا صبر کر لیتے ہیں، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے...... بلخ کے کتے بھی اسی طرح کرتے ہیں شفیق رحمہ اللہ نے پوچھا: آپ کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: ہمیں جب رزق ملتا ہے ہم دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اور ایثار سے کام لیتے ہیں اور جب رزق سے روک دیا جاتا ہے اللہ کا شکر ادا اور اس کی حمد کرتے ہیں، چنانچہ شفیق بلخی رحمہ اللہ اٹھے اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سامنے آ بیٹھے اور کہنے لگے! آپ میرے استاذ ہیں۔

۱۱۳۰۴- ابوفضل احمد بن عمران ہروی صوفی، ابونصر ہروی، سعدان تاھرتی، حذیفہ مرعشی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں بیابان میں کوفہ کے رستہ پر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کا مصاحب ہو گیا، وہ چلتے چلتے درس دیتے رہتے اور ہر میل کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے، ہم بیابان (جنگل) میں کافی مدت تک رہے حتی کہ ہمارے کپڑے بوسیدہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد ہم کوفہ میں داخل ہوئے اور ایک ویران مسجد میں پناہ لی، اتنے میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے حذیفہ میں تمہیں بھوکا دیکھ رہا ہوں میں نے کہا: شیخ نے کیسے دیکھا،

فرمایا میرے پاس کاغذ دوات لاؤ، چنانچہ میں باہر گیا اور ان کے پاس کاغذ دوات لے آیا، انھوں نے کاغذ پر لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اے اللہ! ہر حال میں تو ہی مقصودِ اصلی ہے اور ہر علت و سبب کا مشار الیہ تو ہی ہے۔
اس کے بعد انھوں نے ذیل کے اشعار لکھے۔

(۱) انا حاضر انا ذاکر انا شاکر... انا جائع انا حاسر انا عاری

میں تیرے دربار میں حاضر ہوں ہر وقت تیرا ذکر و شکر کرتا ہوں فی الحال اس وقت میں بھوکا، ننگے سر اور ننگے بدن ہوں۔

(۲) مدحی لغیرک لفح نار خضتها...... فأجر فدیتک من دخول النار

میرا تیرے غیر کی مدح کرنا بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہے اور تیرے فدیہ کا بدلہ دخول جہنم ہے۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے یہ لکھ کر رقعہ مجھے تھما دیا اور فرمایا: نکل جاؤ اور اپنے راز کو اللہ کے علاوہ کسی سے مت کھولو اور یہ رقعہ اسے دے دو جو تمھیں سب سے پہلے ملے۔ میں مسجد سے نکل گیا کچھ ہی آگے جا کر مجھے ایک آدمی ملا جو خچر پر سوار تھا۔ چنانچہ میں نے رقعہ اسے دیا وہ رقعہ پڑھ کر رو پڑا پھر کہنے لگا، اس رقعہ کو لکھنے والے کہاں ہیں؟ جواب دیا: وہ فلاں ویران مسجد میں ٹھہرے ہوئے ہیں، پھر اس نے اپنی آستین سے دیناروں سے بھری ہوئی ایک تھیلی نکالی اور مجھے دے دی، پھر میں نے اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا، کہا گیا وہ آدمی نصرانی ہے میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی طرف واپس لوٹ آیا وہ مجھ سے کہنے لگے، اس تھیلی کو ہاتھ بھی مت لگاؤ اسکا مالک ابھی ابھی آنا چاہتا ہے، چنانچہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کا فرمان بہت جلد نصرانی کے متعلق پورا ہوا، چنانچہ نصرانی آیا اور ابراہیم رحمہ اللہ کے سر پر جھک گیا اور کہنے لگا: اے شیخ اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپ کا ارشاد بہت خوب ہے۔ چنانچہ نصرانی نے اسلام قبول کیا اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں رہنے لگا، اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کرے۔

۱۱۳۰۵- جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ہر جمعہ کی صبح کو ذیل کا کلام دس مرتبہ ضرور پڑھتے تھے، جب شام کرتے تب بھی اتنی مرتبہ ضرور پڑھتے کہتے۔

یوم مزید، صبح جدید اور حاضر ہو کر لکھنے والے فرشتے کو خوش آمدید، ہمارا یہ دن عید کا دن ہے، اے فرشتے! لکھو جو کچھ ہم کہتے ہیں شروع اللہ کے نام سے جو تعریفوں والا اور پاکی والا ہے، عالیشان اور محبت والا ہے، جو مخلوق کے بارے میں جو چاہے کر گزرتا ہے، بخدا میں نے صبح مومن ہونے کی حالت میں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی تصدیق کرتے ہوئے کی ہے میں اللہ تعالیٰ کی صحبت کا اعتراف کرتا ہوں اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے آگے سرنگوں ہوں، اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں، میں اللہ کے فرشتوں، اس کے انبیاء، اس کے رسولوں، اس کا عرش اٹھانے والے فرشتوں اور اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق یا جس مخلوق کو وہ آئندہ پیدا کرے گا گواہ بناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسکا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، جنت حق ہے، جہنم کی آگ حق ہے، حوض حق ہے، شفاعت حق ہے، منکر نکیر حق ہیں، تیری ملاقات حق ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے، بلاشک قیامت آنے والی ہے، اللہ تعالیٰ قبروں میں مدفونین کو دوبارہ زندہ کرے گا، میں اسی عقیدہ پر زندہ ہوں اور اسی پر مروں گا بھی اور اسی پر دوبارہ زندہ اٹھایا جاؤں گا، اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی طاقت کے بقدر تیرے وعدے اور عہد پر قائم ہوں، اے اللہ! میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے میرے گناہ معاف فرما، چونکہ گناہوں کو صرف تو ہی معاف کرتا ہے۔ مجھے اخلاقِ حسنہ کی طرف ہدایت دے چونکہ اخلاق حسنہ کی طرف بجز تیرے کوئی ہدایت نہیں دیتا۔ مجھ سے برے اخلاق کو دور رکھو چونکہ بجز تیرے برے اخلاق سے دور کوئی نہیں کرتا، اے اللہ! میں تیرے حضور بار بار حاضری دیتا ہوں، ساری بھلائی تیرے قبضہ قدرت میں ہے، میں تجھ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف

رجوع کرتا ہوں، اے اللہ تو نے جو رسول بھی بھیجا اس پر میں ایمان لاتا ہوں، تیری نازل کی ہوئی ہر کتاب پر میں ایمان لاتا ہوں، اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود وسلام بھیج اور اپنے انبیاء اور رسولوں پر بھی درود وسلام نازل فرما آمین یارب العالمین! اے اللہ! ہمیں محمد ﷺ کے حوض کوثر پر وارد ہونے کی توفیق عطا فرما، ان کے جام سے ہمیں خوشگوار مشروب پلا جسکو پی کر ہمیں کبھی پیاس نہ لگے، ہمیں آپ ﷺ کی جماعت سے اٹھانا ہم رسوا، سرنگوں، بگڑی ہوئی شکلوں، مغضوب وضالین نہ ہوں۔ اے اللہ! مجھے دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرما مجھے اس عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو خوش اور راضی ہو، میرے تمام احوال دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرما، مجھے اس عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو خوش اور راضی ہو، میرے تمام احوال درست فرما دے، مجھے دنیا وآخرت کی زندگی میں قول ثابت (کلمہ طیبہ) پر ثابت قدم رکھ، مجھے گمراہی سے بچا لے، اے اللہ! تو پاک ہے، یا عظیم یا جبار، یا عزیز یا باری پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی آسمانوں سے ٹپکتی ہے، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی پہاڑ بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی سمندر اپنے موجوں سے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جسکی پاکی مچھلیاں اپنی لغات میں بیان کرتی ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی آسمان میں ستارے اپنی چمک کے ذریعے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جسکی پاکی درخت اپنی جڑوں اور شادابی سے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی ساتوں آسمان وزمین اور جو بھی ان میں یا ان کے اوپر رہ رہا ہے بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو پاک ہے، اے حلیم اے ہمیشہ زندہ رہنے والے پاک ہے تو تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۱۳۰۶۔ جعفر بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں جتنے علماء، عبادت گزاروں، صلحاء اور زاہدین سے ملا ہوں ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی طرح دنیا سے بغض رکھتا ہو، بسا اوقات ہم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتے جنھوں نے کوئی دیوار یا گھر یا دکان از سر نو تعمیر کرنے کے لئے گرائی ہوتی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ان کے پاس سے گزرتے وقت اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیتے اور ان کی طرف مطلق نہ دیکھتے، میں انھیں ایسا کرنے پر ٹوک دیتا، فرماتے: اے ابن بشار! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

لیبلوکم ایکم احسن عملاً (ملک/۲) تا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا کہ ”تم میں سے کون ہے دنیا کی خاطر اچھی عمارتیں بنانے والا اور تم میں سے کون ہے زیادہ مال ودولت ذخیرہ اور جمع کرنے والا، پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ ارشاد فرمایا:

"وماخلقت الجن والانس الالیعبدون "(ذاریات ۵۶) میں نے صرف عبادت کے لئے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں ارشاد فرمایا کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف دنیا کی تعمیرات، اموال جمع کرنے، مکانات بنانے، محلات تعمیر کرنے، لذات حاصل کرنے اور عیش عشرت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”فبھداھم اقتدہ“ اور ان (صحابہ کرامؓ) کے ہدایت والے رستے کی پیروی کرو، (انعام/۹۰) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وماامروا الالیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکاۃ وذالک دین القیمۃ" (سورۃ البینۃ ۵) اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم اپنے اعمال حسنہ پر راضی ہیں، تقصیر وکوتاہی پر توبہ کرنے پر راضی ہیں اور فانی زندگی کے بدلے میں باقی رہنے والی زندگی پر راضی ہیں۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، تکبر اور اعمال پر اترانے سے بچو، دنیا کے معاملہ میں اپنے سے کمتر کو دیکھو نہ کہ بالاتر

کو، جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اس کا رب اسے بلند کرتا ہے، جس نے اللہ کے لئے عاجزی کی اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا فرماتا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے ڈرا اللہ تعالیٰ اسے محرومیوں سے بچالیتا ہے، جو اس کی اطاعت کرتا ہے اسکی کفایت فرماتا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے وہ اسے عطا کرتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کو قرض دیتا ہے وہ اسے ادا کر دیتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ دیتا ہے، بندے کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے نفس کا وزن کرے قبل اس کے کہ اس کا وزن کیا جاوے، مناسب ہے کہ بندہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے قبل اس کے کہ اس کا محاسبہ کیا جائے اور بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی کے لئے بن سنور کر تیار رہے۔

ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ سے حیاء محسوس کرنے اور اپنی زبانوں کو ذکر اللہ میں مشغول رکھو، اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے نظروں کو جھکائے رکھو، چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد عربی ﷺ کی طرف وحی نازل کی ہے کہ ہر وہ گھڑی جس میں آپ میرا ذکر کرتے ہیں وہ گھڑی آپ کے لیے ذخیرہ کرلی جاتی ہے، اور جس گھڑی میں آپ میرا ذکر نہیں کرتے وہ گھڑی آپ کے لئے ذخیرہ نہیں کی جاتی، گویا وہ گھڑی آپ کے نفع میں نہیں ہوتی بلکہ آپ کے نقصان میں ہوتی ہے۔''

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ وھب بن منبہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا پڑھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے میرے رب! کونسا عمل تجھے زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: بچوں کے الطاف (مہربانیاں) مجھے زیادہ پسند ہیں چونکہ وہ میرے چھوٹے تیر ہیں اور جب وہ مر جاتے ہیں میں انھیں جنت میں داخل کر دیتا ہوں۔

مسانید ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث مرسلاً و مسنداً روایت کی ہیں۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے کوفہ و بصرہ کے کافی سارے تابعین سے ملاقات کی ہے۔ چونکہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ لوگوں سے کنارہ کش رہتے تھے تصوف وولایت ان کا مسلک ومشرب اور مذاق تھا اس لئے مجالس حدیث قائم نہیں کرتے تھے تب ہی کتب حدیث میں ان کی سند سے مروی احادیث بہت کم ملتی ہیں تاہم ان کی مرویات اکثر ابو اسحٰق عمرو بن عبداللہ سبعی سے ہیں، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ کو دیکھ رکھا تھا، نیز براء بن عازب ؓ سے انکا سماع بھی ثابت ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی سند سے چند مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۱۳۰۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن یعقوب بن مفید جرجانی، محمد بن خالد، عطیہ بن بقیہ بن ولید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ابو اسحٰق بن ادھم ھمدانی، عمارہ انصاری، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک فتنہ برپا ہوگا جو عبادتگزار بندوں کو بھی اکھاڑ پھینکے گا صرف عالم اپنے علم کی بدولت اس سے نجات پائے گا۔[1]

ابو اسحٰق وھمدانی اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف عطیہ بقیہ کے طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۰۸- ابوقاسم زید بن علی بن ابو بلال مقری، ابواحمد ابراہیم بن محمد بن احمد ھمدانی، ابوحفص عمر بن ابراہیم مستعملی، ابوعبیدہ بن ابوسفر حسن بن ربیع، مفضل بن یونس، ابراہیم بن ادھم، منصور، مجاہد، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھ سے محبت کرنے لگ جائیں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] تاریخ ابن عساکر ۲/۱۷۱. والبدایة والنهایة ۱۰/۱۳۵. وکنز العمال ۳۱۰۷۱. والجامع الکبیر ۵۷۶۵.

دنیا میں زہد اختیار کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا، سو رہی بات لوگوں کی ان کی طرف یہ (گُگڑی) پھینک دیا کرو وہ تم سے محبت کریں گے۔

اس حدیث میں انسؓ کا ذکر ابوحفص عمر کا وہم ہے یا ابواحمد کو وہم ہوا ہے چونکہ ثقہ اور ثبت راویوں نے یہ حدیث حسن بن ربیع سے روایت کی ہے اور مجاھد سے آگے انھوں نے اسمیں تجاوز نہیں کیا۔[1]

۱۱۳۰۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حسن بن ربیع ابوعلی بجلی، مفضل بن یونس، ابراہیم بن ادھم، منصور، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتایئے تا کہ اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھ سے محبت کرنے لگیں، ارشاد فرمایا: دنیا میں زہد اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے اور رہی بات یہ کہ لوگ تجھ سے محبت کریں سو ان کی طرف یہ گُگڑی پھینک دیا کرو۔

حسن نے مفضل کا قول نقل کیا ہے کہ بجز اس حدیث کے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ہمارے لئے کسی اور حدیث کی سند بیان نہیں کی، یہی حدیث طالوت نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے روایت کی ہے لیکن اس میں انھوں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے آگے تجاوز نہیں کیا اس میں یہ بھی فرمایا: دیکھو جو تمھارے ہاتھوں میں لگام ہوا سے لوگوں کی طرف پھینک دو وہ تجھ سے محبت کریں گے، یہ حدیث منصور و مجاہد کی سند سے حدیث عزیز ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی مشہور حدیث وہ ہے جو سفیان ثوری نے ابوحازم اور سھل بن سعد کی سند سے روایت کی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

۱۱۳۱۰- ابواسحٰق ابراہیم بن احمد بزوری عقری، علی بن فضل بن طاہر، احمد بن محمد بن ربیع، احمد بن محمد بن یاسین، حسن بن سھل بن ابان، قطن بن صالح دمشقی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ابن جریج، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص، عمر بن خطابؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے جم غفیر نے روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی اس حدیث میں حسن بن سھل قطن سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۱۳۱۱- ابوبکر طلحی، عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ کوفی، محمد بن فضل عباس، احمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن حزری، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، محمد بن زیاد، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوھریرہؓ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس گیا۔ اس وقت نبی ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے پوچھا یارسول اللہ! آپ بیٹھ کر کیوں نماز پڑھ رہے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے، ابوھریرہؓ کہتے ہیں، میں رو پڑا آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا رو ؤ نہیں جو آدمی دنیا میں بھوک کی آزمائش سے گزرا ہو قیامت کے دن بھوک کی شدت اسے تکلیف نہیں پہنچائے گی۔[2]

۱۱۳۱۲- ابویعلیٰ حسن بن محمد زبیری، یحییٰ بن محمد بن عبداللہ اسد، عباس بن حمزہ، احمد بن عبداللہ، شقیق بن ابراہیم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرہؓ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ ﷺ بیٹھ کر نماز

---

[1] سنن ابن ماجة ۴۱۰۲. والمستدرک ۳۱۳/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۷/۶. ومشکاة المصابیح ۵۱۸۷. ومیزان الاعتدال ۲۴۴۷. واللسان ۸۲۹/۱. والاحادیث الصحیحة ۹۴۴، ۶۶۳. وکشف الخفا ۱۲۷/۱. والترغیب والترھیب ۱۵۶/۴.

[2] تاریخ ابن عساکر ۳۴۹/۶، ۲، ۱۷۱.

پڑھ رہے تھے پھر مثل مذکورہ بالا کے حدیث ذکر کی۔
اس حدیث کو روایت کرنے میں محمد بن زیاد سے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ متفرد ہیں، نیز جزری ثوری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں، نیز شقیق بن ابراہیم کے واسطہ سے ہم نے صرف احمد بن عبداللہ کے واسطے سے حدیث نقل کی ہے احمد بن عبداللہ جوباری کے لقب سے پہچانا جاتا ہے یہ آدمی موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا۔

۱۱۳۱۳- ابوعلی حسن بن علی وراق بغدادی، عبداللہ بن احمد بن حاور نیشاپوری، عبداللہ بن محمد بن نعمان بن ولید قرشی، محمد بن یزید بن عبداللہ، شقیق بن ابراہیم بلخی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا یارسول اللہ! حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ پھر کہا یارسول اللہ! حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ مگر رسول اللہ ﷺ پھر بھی خاموش رہے، اس آدمی نے تیسری بار پوچھا یارسول اللہ حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن خلق کی تفسیر یہ ہے کہ آدمی دنیا سے جو کچھ تھوڑا بہت ملے اس پر راضی رہے اور اگر کچھ نہ ملے ناراض نہ ہو۔[1]

محمد بن زیاد اور ابراہیم بن ادھم کی حدیث مذکور غریب ہے ہم نے صرف اسی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۱۴- ابواحمد بن مکی، ابوحسان بصری، ابوبکر محمد بن حسن، عبیداللہ بن عبدالرحمٰن، مصعب بن ماھان، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم، محمد بن زیاد، ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (حالت سجدہ میں) امام سے پہلے سر اٹھا لینے والا کیا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ اس کے سر کو گدھے کے سر سے تبدیل کردے۔[2]

اس حدیث میں بھی ثوری، ابراہیم بن ادھم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں جبکہ یہی حدیث احمد بن عیسیٰ بن خشاب نے جزری سے اسی طرح روایت کی ہے۔ جزری نے سفیان کی سند سے بدون ذکر مصعب کے روایت کی ہے۔

۱۱۳۱۵- ابونصر حنبلی نیشاپوری، عبداللہ بن ابراہیم ابوحسن، محمد بن سھل عطار، احمد بن سفیان نسائی، ابن مصفیٰ، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، مالک بن دینار، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات میں نے کچھ مردوں کو دیکھا جو آگ کی بنی ہوئی قینچیوں کے ساتھ اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو اوروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں حالانکہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو پھر کیوں نہیں وہ سمجھتے ہیں۔[3]

مالک بن دینار کی حضرت انسؓ سے مروی یہ مشہور حدیث ہے لیکن ابراہیم کا مالک سے روایت کرنا غریب ہے۔

۱۱۳۱۶- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، ابوبکر بن عمیر رازی، جامع بن قاسم بلخی، نصر بن مرزوق، علی بن معبد، عبداللہ بن محمد خراسانی، ابراہیم بن ادھم، ایوب، حمید بن ھلال، ابوبردہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں پیوند لگی ہوئی چادر اور ایک تہبند نکال کر دکھائی، پھر کہنے لگیں ان کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی تھی۔
ایوب اور حمید کی حدیث بالا صحیح ثابت ہے لیکن ابراہیم بن ادھم، ایوب کے طریق سے غریب ہے۔

۱۱۳۱۷- ابوعلی حسن بن علان، محمد بن محمد بن سلیمان باغندی، عیسیٰ بن ھلال بن عیسیٰ حمصی، شریح بن یزید، ابراہیم بن ادھم، عبیداللہ بن

۱۔ کنز العمال ۵۲۲۹.

۲۔ صحیح البخاری ۱۷۷/۱. وصحیح مسلم، کتاب الصلاة ۱۱۴.

۳۔ مسند الامام أحمد ۱۲۰/۳، ۲۳۹، ۱۸۰. وصحیح ابن حبان، ومشکاة المصابیح ۵۱۴۹. والدر المنثور ۶۴/۱. والترغیب والترهیب ۲۳۴/۳. واتحاف السادة المتقین ۳۶۹/۱.

عمرو موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمرو، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہر چیز کھانا حلال ہے بجز ان اشیاء کے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آیت کریمہ "قل لااجدفیمااوحی الیّ محرما" الی آخر الایۃ" (الانعام/۱۴۵) کے ذیل میں ذکر کی ہیں۔

یہ حدیث ابراہیم کے طریق سے غریب ہے اور عیسیٰ شریح سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۱۳۱۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد وسقندی، عبداللہ بن محمد بن عبید، (پھر دونوں) حسن بن یحیٰ، دعاء، حازم بن جبلہ، ابراہیم بن ادھم، ابراہیم صائغ، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا کی زینت کو ترک کیا اور عاجزی وانکساری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے عمدہ کپڑے زیب تن کرنا چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ کا حق بن جاتا ہے کہ اسے جنت کے عجیب الشان جوڑے (جو کہ یاقوت کے ساتھ مزین ہوں گے) پہنائے[1]

ابراہیم صائغ اور ابراہیم بن ادھم کی حدیث بالا غریب ہے اور دعاء متفرد ہیں نیز سند میں حازم وہ حازم بن جبلہ بن ابونضرہ ہیں۔

۱۱۳۱۹-سھل بن عبداللہ تستری، حسین بن اسحٰق، تستری، (دوسری سند) ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابوعاصم، (دونوں) محمد بن مصفیٰ، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شھر بن حوشب، جریر بن عبداللہ بجلیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا، کسی نے جریرؓ سے پوچھا کیا آپ ﷺ نے سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد موزوں پر مسح کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا میں نے سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا ہے ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: لوگوں کو یہ حدیث تعجب میں ڈالتی تھی۔

۱۱۳۲۰-علی بن ھارون بن محمد، عبداللہ بن ابوداؤد، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شھر بن حوشب، جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم سے روایت کرنے میں بقیہ متفرد ہیں۔

۱۱۳۲۱-سلیمان بن احمد ھیثم بن خلف دوری۔

(دوسری سند) حسن بن علی محمد بن محمد بن سلیمان۔

(تیسری سند) حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن بن اسماعیل۔

(وہ سب) محمد بن منصور طوسی، حاجب بن ولید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شھر بن حوشب، ام سلمہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

سلیمان کی روایت میں اضافہ ہے کہ بے شک قلوب اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جسے چاہے ادھر ادھر پھیر دے اور جسے چاہے اقامت بخشے[2]

یہ حدیث حاجب کے متفردات میں سے ہے، میں نے یہ حدیث صرف محمد بن منصور کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۲۲-محمد بن مظفر، ابوبشر احمد بن محمد بن عمرو مصیصی مروزی، احمد بن اسماعیل بن عبداللہ بکری شیخ صالح، عبداللہ بکری، شیبان بن ابو

۱ـ اتحاف السادۃ المتقین ۸/۳۸۲، ۹/۳۵۷. وتخریج الاحیاء ۳/۳۴۷. وکنز العمال ۵۷۴۴۹.

۲ـ سنن الترمذی ۲۱۴۰. ومسند الامام أحمد ۳/۱۱۲. ومشکاۃ المصابیح ۱۰۲. والجامع الکبیر ۵۷۸۲. والدر المنثور ۲/۸. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۶۴۲. والسنۃ لابن ابی عاصم ۱/۱۰۱. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۱/۳۶، ۳۷. ومیزان الاعتدال ۳۰۱۲.

شیبان مطوعی مروزی، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے نبی ﷺ کو گالیاں دیں، نبی ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے میرے دشمن سے کون نمٹے گا: زبیر بن عوامؓ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں تیار ہوں، چنانچہ زبیرؓ نے مشرک کو مقابلہ کے لئے بلایا اور پھر اسے قتل کردیا، نبی ﷺ نے زبیر بن عوامؓ کو انعام میں مشرک کا جنگی ساز و سامان عطا کیا۔[1]

ابراہیم کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۲۳- عبداللہ بن اسحٰق بن یحیٰی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، عباس بن حمزہ، عبدالرحیم بن حبیب، داؤد بن عجلان، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے، میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے اور سرحدوں پر واقع مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔[2]

ہم نے یہ حدیث صرف عبدالرحیم، داؤد کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۳۲۴- ابراہیم بن احمد مقری بزوری، محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، یحیٰی بن محمد بن خشیش مقری، محمد بن رزین، عبداللہ بن یزید مقری، ابراہیم بن احمد، رشیدین بن سعد بجز دو آدمیوں کے کسی پر رشک کرنا جائز نہیں، ایک وہ آدمی جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے رستے میں خرچ کیے جارہا ہو، دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم سے نوازا ہو اور وہ اس پر عمل کرتا ہو۔[3]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف محمد بن زرین کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۲۵- محمد بن عمر بن غالب، علی بن عیسیٰ، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان، علی بن حسن بن ربیع زاہد، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، عجلان، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی و تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند فرماتے ہیں۔[4]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے بجز اس کے اسکا کوئی طریق میں نہیں جانتا ہوں اور ابوسلیمان وہ دارانی ہیں۔

۱۱۳۲۶- مخلد بن جعفر دقاق، محمد بن سھل عطار، مضارب بن نزیل کلبی، نزیل کلبی، محمد بن یوسف فریابی، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، زھری، ابوسلمہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن کے اخراجات کی مشقت کم ہوتی ہے۔[5]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ وابن اجلان اور زہری کی حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف حازب کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۳۲۷- ابوعبداللہ بن بن عبداللہ حافظ، محمد بن ابومعاذ، ابراہیم بن ادھم، احمد بن عجلان، علی بن حسین، حسینؓ، علی بن ابوطالبؓ کے سلسلہ

۱۔ المصنف لعبد الرزاق ۹۴۷۷، ۹۷۰۴، ۹۷۰۵، وکنز العمال ۳۶۶۱۹.

۲۔ مجمع الزوائد ۷. واتحاف السادة المتقين ۲۸۵/۴. والترغيب والترهيب ۲۱۶/۲. وتاريخ ابن عساكر ۲۲۵/۷. وكنز العمال ۳۴۶۳۲، ۳۴۶۳۳.

۳۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب ۴۷. وفتح البارى ۱۲۰/۱۳. ۲۹۸.

۴۔ تاريخ بغداد ۱۱۰/۲. وتاريخ ابن عساكر ۲۰/۴. وتاريخ أصبهان ۳۵۳/۲. والترغيب والترهيب ۵۶۰/۳. ۱۹۷/۴. ومجمع الزوائد ۸۲/۸. واتحاف السادة المتقين ۲۹۵/۱. ۲۵۷. ۱۲. ۳۵۱/۸. ۳۵۱/۹. ۲۰۹. وفتح البارى ۳۴۷/۱۱. ومشكاة المصابيح ۵۱۱۹. والعلل المتناهية ۳۲۶/۲. وكشف الخفا ۳۳۵/۲. واللآلى المصنوعة ۱۲۸/۲.

۵۔ الاسرار المرفوعة ۳۶۴. وكشف الخفا ۴۰۷/۲. واللآلى المصنوعة ۹۹/۲. وتذكرة الموضوعات ۱۴. وتنزيه الشريعة ۲۱۲/۲. والفوائد المجموعة ۵۰۱. والموضوعات لابن الجوزى ۲۸۱/۲.

سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن مجھ پر ۱۰۰ مرتبہ درود بھیجا وہ قیامت کے دن آئیگا اسکے ساتھ ایسا عظیم الشان نور ہوگا کہ اگر وہ نور مخلوق کے درمیان تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔[1]

ابراہیم اور ابن عجلان کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف محمد بن احمد بخاری کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۲۸- ابراہیم بن علی، محمد بن حسن، بن قتیبہ، محمد بن فضل، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، ایک محدث، علی بن ابو طالبؓ کے سلسلہ سندؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سمندر میں جہاد کرتے ہوئے ایک دن بیمار ہوا اسکا بیمار ہونا ایک ہزار غلاموں کو بمعہ ان کے ساز وسامان کے آزاد کرنے سے افضل ہے اور جس نے اللہ کے رستے میں قرآن پاک کی ایک آیت یا میری سنت سے ایک حدیث کسی کو سکھلا دی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا حتی کہ اسکے اجر سے بڑھ کر کسی اور کو اجر نہیں ملے گا۔[2]

۱۱۳۲۹- سلیمان بن احمد، واثلہ بن حسن عزقی، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، سھل بن معاذ بن انس جھنی، معاذ بن انس جھنیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نکالنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن موٹی آنکھوں والی حوروں کے انتخاب کا اختیار دیں گے، جس نے خوبصورت لباس زیب تن کرنا ترک کیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایمان کی چادر پہنائیں گے اور جس نے کسی غلام کا نکاح کرایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے سر پر بادشاھت کا تاج سجائیں گے۔[3]

یہ حدیث ابراہیم بن عجلان کے خط میں اسی طرح مذکور ہے۔

۱۱۳۳۰- سلیمان بن احمد، واثلہ بن مذکور سند سے، ابراہیم بن ادھم، فروہ، سھل کے سلسلہ سند سے مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۱۳۳۱- یہ حدیث محمد بن حیان بن عمر نے عبید کے بہت مخالف روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمرو بن حنان، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، ایک آدمی، محمد بن عجلان، فروہ بن مجاہد، سھل بن معاذ، معاذ جہنیؓ کے سلسلہ سند سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

یہ حدیث سھل سے ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون اور خیر بن نعیم اور ریان بن فائد نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، ابو عبدالرحمٰن مقری، سعید بن ایوب، ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمونؒ سھل بن معاذ بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تواضع کرتے ہوئے زینت والا لباس ترک کیا حالانکہ وہ اسے پہننے پر قدرت رکھتا تھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سرعام لوگوں کے سامنے لائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے ایمان کے جوڑوں کے منتخب کرنے میں اختیار دیں گے کہ جونسا جوڑا چاہے زیب تن کرے۔[4]

۱۱۳۳۴- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مصفیٰ، معافی بن عمران، ابن لہیعہ، خیر بن نعیم، سھل بن معاذ، معاذ جہنیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود غصہ پر قابو پالیا۔

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۳/ ۲۴۱. ۲۸۲، وكنز العمال ۴۲۳۹. ۴۲۴۰.

۲۔ تنزية الشريعة ۲/ ۱۸۳. وكنز العمال ۱۰۷۷.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۴۴۰. وسنن ابن ماجة ۴۱۸۲. والسنن الكبرى للبيهقي ۸/ ۱۶۱. وسنن أبي داؤد ۴۷۷۷. وسنن الترمذي ۲۰۲۱، وكشف الخفا ۲/ ۳۸۰. واتحاف السادة المتقين ۷/ ۵۴۹.

۴۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۴۳۹. والمستدرك ۱/ ۶۱. ۴/ ۱۸۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۳/ ۱۷۳. وسنن الترمذي ۲۴۸۱، واتحاف السادة المتقين ۸/ ۳۸۲. وأمالي الشجري ۲/ ۲۱۷. والاحاديث الصحيحة ۷۱۸.

راوی نے ریان کی حدیث کے بمثل روایت کی۔

۱۱۳۳۵-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابن لہیعہ، زبان بن فاید، سہل بن معاذ، معاذؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود غصہ پر قابو پایا الخ، مثل مذکورہ بالا کے حدیث روایت کی یہ حدیث یحیٰ بن ایوب اور راشد بن سعد نے ریان سے اسی طرح ذکر کی ہے۔

۱۱۳۳۶-ابو بکر محمد بن اسحٰق بن ایوب، قراطیسی، محمد بن ھارون ابوشیط، موسیٰ بن ایوب، ابراہیم بن شعیب خولانی، ابراہیم بن ادھم، ھشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمھیں حب عیش اور حب جہالت کی دوطرح کی سکرات نے ڈھانپ رکھا ہے اسی لئے تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے ہو، جبکہ کتاب وسنت پر عمل کرنے والے مھاجرین والصار میں سے سابقین واولین کی طرح ہیں۔[1]

ابراہیم بن ھشام کی یہ حدیث غریب ہے، قراطیسی نے اسی طرح یہ حدیث مرفوعا روایت کی ہے، میری سمجھ کے مطابق قراطیسی کا نام عباس بن ابراہیم ہے جبکہ ابراہیم بن شعیب نے سند میں تحویل کرکے حدیث روایت کی ہے۔ یہی حدیث ہمیں محمد بن حیان اور ایک بڑی جماعت نے بیان کی ہے اور انھوں نے سند یوں بیان کی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، یوسف بن شعیب، ابراہیم بن ادھم، ھشام بن عروہ، عروہ نے فرمایا: تمھیں دوطرح کے سکرات نے ڈھانپ رکھا ہے جہالت اور حب عیش کی سکرات نے اسی لئے تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے ہو۔[2]

ابراہیم بن سعید نے بھی یہ حدیث موسیٰ کے واسطہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن انھوں نے عروہ سے آگے تجاوز نہیں کیا نیز یہی حدیث سعید بن ابوحسن نے انس بن مالکؓ سے مرفوعا روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، اسحٰق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، اسلم، ابوحسن، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن تم اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل ومحبت پر ہو، چونکہ تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہو پھر تم میں دوطرح کی سکرات (سختیاں الجھنیں) پیدا ہوجائیں گی ایک جہالت کی سکرات دوسری حب عیش کی سکرات تم اپنے اس طریقہ کار سے پھر جاؤگے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ بیٹھوگے اس وقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر قائم رہنے والے کے لئے پچاس صدیقین کا اجروثواب ہوگا، صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس صدیقین کا یا انکے؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تمھارے پچاس صدیقین کا اجروثواب انھیں ملے گا۔[3]

یہ حدیث محمد بن قیس نے عبادہ بن نسبی اسود بن ثعلبہ، معاذ بن جبل، نبی ﷺ کی سند سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۳[illegible]-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار، ابراہیم بن ادھم، ربیع بن صبیح، حسن، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت جنت میں مقیم ہوجائیں گے، جنتی ایک دوسرے سے ملنے کا شوق ظاہر کریں گے۔ چنانچہ ایک جنتی کا تخت دوسرے جنتی کے تخت کی طرف خود بخود چل پڑے گا۔ وہ دونوں باہمی ملاقات وگفت وشنید کریں گے اور کہیں گے دنیا میں فلاں معاملہ ہمارے درمیان ہوا تھا ایک جنتی کہے گا، اے میرے بھائی! فلاں دن کو یاد کرو کہ ہم دنیا میں فلاں مجلس میں بیٹھے تھے، ہم دونوں نے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت فرمادی۔[4]

۱،۲۔ کنز العمال ۹/ ۵۵۱۹.

۳۔ کنز العمال ۱۰۶۹. ۱۰۷۰.

۴: تاریخ ابن عساکر ۲/ ۱۵۰. واللآلي المصنوعة ۱/ ۵۰۱. والفوائد المجموعة ۳۸۶. وكشف الخفا ۱/ ۸۳. وتنزيه الشريعة ۴۰۷/. واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۵۴۹.

ابراہیم اور ربیع کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۳۳۹- ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن ولید کرابیسی، اسحق بن سعید بن ارکون دمشقی، سھل بن ھاشم، ابراہیم بن ادھم، شعبہ بن حجاج، ابواسحق ہمدانی، سعید بن وھب، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک انھیں علم علماء، کبراء (بڑے بزرگ) اور عمر رسیدہ سے پہنچتا رہے گا۔ چنانچہ جب انھیں علم ان کے کم سن لوگوں اور بے وقوفوں سے پہنچے گا اس وقت ھلاک ہوجائیں گے۔

۱۱۳۴۰- محمد بن حمید، محمد بن علی ایلی، احمد بن معلی بن یزید، عمرو بن حفص، سھل بن ھاشم، ابراہیم بن ادھم، حماد بن زید، بشر بن حرب، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا: رکوع کے بعد تمھارا یہ قیام بخدا نری بدعت ہے۔

۱۱۳۴۱- احمد بن اسحق، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم وابراہیم بن طھمان اور سفیان ثوری طائف کی طرف نکل پڑے۔ ان کے پاس ایک دسترخوان تھا جس میں انھوں نے اپنے لیے توشہ لپیٹ رکھا تھا، چنانچہ انھوں نے دسترخوان لگایا تاکہ کھانا کھالیں اچانک انھوں نے اپنے قریب چند دیہاتیوں کو دیکھا، ابراہیم بن طھمان نے انھیں آواز دی اور کہا: اے بھائیو! آؤ ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ، لیکن سفیان ثوری رحمہ اللہ نے دیہاتیوں سے کہا: اے بھائیو! تم اپنی جگہ پر رہو، پھر سفیان رحمہ اللہ نے ابراہیم بن طھمان سے کہا۔ کھانے کی کچھ مقدار آپ لیں اور انھیں دے آئیں، اگر سیر ہوجائیں تو بہت اچھا ورنہ اللہ ہی انھیں سیر کرے، اگر وہ سیر نہ ہوسکیں تو پھر وہ اپنی حالت سے بہ خوبی واقف ہیں، مجھے خوف ہے اگر وہ کھانا کھانے ہمارے پاس ادھر آجائیں تو ہمارا سارا کھانا ہڑپ کرجائیں گے، انجام کار ہماری نیتیں بدل جائیں گی اور یوں ہمارا اجر و ثواب بھی ختم ہوجائے گا۔

۱۱۳۴۲- ابونعیم اصفھانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے، جب حاضرین مسجد میں نماز پڑھ چکے تو مسجد کے صحن میں چلے آئے، سفیان ثوری رحمہ اللہ چپکے سے گنبد خضرہ کی طرف کھسک گئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ واپس لوٹ آئیے آپ آزمائش میں ڈال دیئے گئے ہیں چونکہ آپ ہمارے امام بن جائیں گے، کہیں لوگ آپ کو نہ دیکھ لیں چونکہ پھر وہ صخرہ (چٹان) کو حتمی سمجھ بیٹھیں گے۔ چنانچہ سفیان ثوری واپس لوٹ آئے اور کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر دونوں وہاں سے نکل گئے اور لوگ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی طرف نہ گئے۔

۱۱۳۴۳- ابوطالب بن سوادہ، یوسف بن سعید، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کہتے تھے: ایک دن میں اعمش رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے میری طرف دیکھ کر کہا، یہ کون سا پرندہ ہے؟ یوسف کہتے ہیں اعمش نے اللہ کے نور سے نہیں دیکھا۔

۱۱۳۴۴- ابوطالب، کثیر بن عبید، بقیہ، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اعمش تم اس کوزے کو دیکھتے ہو، میں اس سے دو مرتبہ وضو کرتا ہوں۔

۱۱۳۴۵- ابوطالب، ابواسحق جیلانی، موسیٰ بن ایوب، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حماد بن ابو سلیمان نے فرمایا: جہاد میں نیزہ بازی شیطان کو کچوکے لگانے کے مترادف ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کسی چیز پر ندامت نہیں ہوئی، بجز اس کے کہ میں نے اپنی عمر جہاد میں کیوں نہ صرف کی۔

۱۱۳۴۶- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، نجدہ بن مبارک، حسن مرحی، طالوت، ابراہیم بن ادھم، ھشام بن حسان، یزید رقاشی، آپ ﷺ کی ایک پھوپھی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خشکی میں شھید ہونے والے کا بجز قرض وامانت کے ہر گناہ معاف کردیا جاتا ہے اور سمندر میں شھید ہونے والے کا ہر قسم کا گناہ، قرض اور امانت بھی معاف کردی جاتی ہے۔[1]

یہ حدیث ابوحاتم رازی نے دورقی سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۳۴۷- ابومحمد حسن بن عمرو حافظ بصری، محمد بن سعید، یحیٰ بن زکریا، محمد بن قاسم، فضل بن یونس، ابراہیم بن ادھم، اوزاعی، قتادہ، انسؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ سب (نماز میں) قرأت کی ابتداء الحمدللہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

۱۱۳۴۸- ابوفرج محمد بن طیب وراق، عبداللہ بن ابوداؤد، عمرو بن عثمان، ضمرہ، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

"اولم نعمر کم مایتذ کر فیه من تذ کر"

کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہیں دی کہ اس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کرسکے۔

(کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا) وہ عمر ساٹھ (۶۰) سال ہے۔

۱۱۳۴۹- ابواحمد محمد بن اسحٰق انماطی، عبدان بن احمد، اسحٰق بن خیف، عبداللہ بن محمد بن یوسف فریابی، محمد بن یوسف، ابراہیم بن ادھم کہتے تھے میں نے ابن شبرمہ سے ایک مسئلہ پوچھا جو میرے نزدیک شدت والا تھا۔ انھوں نے جواب میں جلد بازی سے کام لیا میں نے کہا ٹھہریے اس میں تھوڑی غور وفکر کرلیجئے۔ ابن شبرمہ کہنے لگے جب میں کسی مسئلہ کے بارے میں کوئی حدیث پاتا ہوں پھر آپ کے لئے کوئی غور نہیں کرسکتا وہ اسی طرح ہے جیسے میں نے تمھیں بتلادیا۔

۱۱۳۵۰- ابوطالب بن سوادہ، امام ابواسحٰق، اسحٰق بن ارکون، سھل بن ہاشم، ابراہیم بن ادھم، بحر سقا بصری، کے سلسلہ سند سے ایک فقیہ کا قول ہے کہ حیاء مومن کی خالص دوست ہے، بردباری اسکی مدیر ہے، علم اسکی دلیل اور عمل اسکی فقہ ہے۔ صبر اس کے لشکر کا امیر، نرمی اسکی باپ اور نیکی واحسانمندی اس کی بھائی ہے۔

۱۱۳۵۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابوعاصم، کثیر بن عبید، بقیہ، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ابان، یزید ضحی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غسل کے بعد دوبارہ وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[2]

ابان وہ ابن ابوعیاش ہیں یزید ضحی صحابی نہیں ہیں لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے نیز ابان متروک الحدیث ہے۔

۱۱۳۵۲- حسن بن علان، محمد بن سلیمان، عمرو بن عثمان، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، اعین کے سلسلہ سند سے سعید بن میتب رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس نے نماز، روزہ، عمرہ، حج یا کسی اور بھلائی کے کام کا ارادہ کیا پھر کسی وجہ سے اسے کر نہ سکا اس کی نیت کا ثواب ملے گا۔

یہ حدیث ابن مصفیٰ نے بھی ابراہیم، اعین کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۵۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابوعاصم، ابن مصفیٰ، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، نعیم، سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے نماز، روزہ، صدقہ، حج، عمرہ یا کسی اور بھلائی کے کام کا ارادہ کیا پھر کوئی سبب آڑے آنے کی وجہ سے وہ نہ کرسکا اللہ تعالیٰ

۱۔ الاحادیث الضعیفة ۸۱۶، و کنز العمال ۱۱۱۱۲.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۷/۱۱. و مجمع الزوائد ۲۶۱/۱، ۱۱۴۰/۲، ۲۶۱۸/۷.

اس کے نامۂ اعمال میں اسکا اجر وثواب لکھ دیتے ہیں۔

۱۱۳۵۴- احمد بن علی بن حارث مرھبی، عبداللہ بن احمد بن عیسیٰ مصری، محمد بن عمرو بن حیان، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمران بن مسلم قصیر رحمہ اللہ نے فرمایا: حکمت منافق کے دل میں مچل رہی ہوتی ہے لیکن وہ اس پر صبر نہیں کر پاتا، بالآخر وہ اس حکمت کو دل سے باہر نکال پھینکتا ہے اور مومن اسے اچک لیتا ہے، اللہ تعالیٰ مومن کو اس سے نفع پہنچاتا ہے۔

۱۱۳۵۵- ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابوعاصم، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، حسن مولیٰ عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے، صحابہؓ نے فرمایا: یارسول اللہ! ہم آپ سے کوئی حدیث سنتے ہیں جس میں ہم کوئی زیادتی کردیتے ہیں کیا وہ بھی آپ کے اوپر جھوٹ بولنا ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں لیکن جس نے میرے اوپر جھوٹ بولتے ہوئے یوں کہا کہ میں کذاب ہوں جادوگر ہوں مجنون ہوں۔

۱۱۳۵۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد رازی، داؤد بن موسیٰ مصیصی، ابن کثیر ابراہیم بن ادھم، ارطات بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ مجھے ایک ایسے عمل کی تعلیم دیجئے جسے میں کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی محبت کیلئے دنیا سے زہد اختیار کرو رہی یہ بات کہ لوگ تم سے محبت کریں سو جو کچھ تمھارے پاس ہو لوگوں کی طرف پھینک دو لوگ تم سے محبت کریں گے۔

ابن کثیر نے یہ حدیث ابراہیم، ارطات سے اسی طرح روایت کی ہے اور مشہور حدیث وہ ہے جو مفضل بن یونس نے ابراہیم، مجاہد کی سند سے روایت کی ہے یہی حدیث خلف بن تمیم نے فضل کے خلاف ابراہیم منصور کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۵۷- ابوعلی احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن زیاد، یوسف بن سعید، خلف بن تمیم، ابراہیم بن ادھم، منصور، ربیعہ بن خراش، ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا پھر مثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۱۳۵۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، ابراہیم بن اسحٰق طالقانی، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، عباد بن کثیر بن قیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عمدہ قیمتی چادر اوڑھے ہوئے ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا آدمی آیا اس نے پرانی بوسیدہ چادر اوڑھ رکھی تھی۔ وہ بھی آکر رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، مالدار آدمی کھڑا ہو گیا اور اپنے کپڑے سمیٹنے لگا، اسے دیکھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ سب کچھ اپنے مسلمان بھائی سے نفرت کرنے کی وجہ سے کر رہے ہو؟ کیا تم گمان کرتے ہو کہ تمھاری مالداری کا اثر اسے پہنچ جائے گا یا اس کے فقر کا اثر تمھیں پہنچ جائے گا؟ مالدار آدمی نے اللہ اور اس کے رسول سے نفس امارہ کی معذرت کرتے ہوئے کہا شیطان نے مجھے اپنی تدبیروں میں پھنسانا چاہا ہے، یارسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنا نصف مال اسے ھبہ کرتا ہوں، دوسرا فقیر آدمی کہنے لگا: مجھے اسکی ضرورت نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: اسکی کیا وجہ ہے؟ اس نے جواب دیا، میں ڈرتا ہوں کہ یہ مال کہیں میرا دل بگاڑ ڈالے جس طرح اس کے دل کو بگاڑ دیا ہے۔ یہ حدیث ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے عباد سے اسی طرح مرسلاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۵۹- احمد بن عبداللہ فاریابانی، شقیق بن ابراہیم، ابراہیم بن ادھم، عباد بن کثیر، حسن، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے قیامت کے دن اولین وآخرین کے روبرو ایک منادی آواز لگائے گا...... جو دنیا میں مسلمانوں کا خادم تھا وہ کھڑا ہو جائے اور وہ امن کے ساتھ بلاخوف وخطر پل صراط سے گزر جائے، تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ اور مومنین میں سے جسے تم چاہو اپنے ساتھ جنت میں داخل کر دو تمھارے اوپر کسی قسم کا حساب وعذاب نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا ہی عجب ہے کہ

جو دنیا میں لوگوں کا خادم ہو وہ آخرت میں لوگوں کا سردار ہوگا۔[1]

یہ حدیث فاریانانی کی موضوعات ومتفردات میں سے ہے فاریانانی حدیثیں وضع کرنے میں مشہور تھا۔

۱۱۳۶۰-ابومحمد بن حیان، محمد بن زیاد، ابراہیم بن جنید، عمرو بن حفص دمشقی، سہل بن ہاشم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: لوگوں میں سے افضل ترین وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ معاف کرنے والا اور ان کے لئے کشادہ سینہ رکھنے والا ہو۔

۱۱۳۶۱-محمد بن احمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ھارون، عمرو بن حصص دمشقی، سہیل بن قاسم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوحازم مدینی نے فرمایا: سب سے اچھی خصلت والا مومن وہ ہے جو نفس ولوگوں میں سب سے زیادہ خوف رکھتا ہو اور ہر مسلمان کے لئے عمدہ تر امید رکھتا ہو۔

۱۱۳۶۲-محمد بن ابراہیم بن علی، حسین بن عبداللہ قطان اسماعیل بن عمرو نے حمسی، یزید بن عبدربہ، بقیہ، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوثابت فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امیدوں کی کفایت میرے خالق کے قبضہ قدرت میں ہے اور میری دنیا کی کفایت میرے دین میں ہے۔[2]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے یہ حدیث ثابت ہے اسی طرح مثلاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۶۳-محمد بن جعفر بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم احمد بن ابوحواری، سہل بن ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے ایک جبہ پہن رکھا تھا اس پر خچر کے پیشاب کے چھینٹے پڑ گئے، اس کے متعلق میں نے سعید بن ابی عروبہ سے پوچھا کہنے لگے کہ مجھے قتادہ نے بتایا ہے کہ پیشاب کے چھینٹوں پر پانی کے چھینٹے مارلیا کرو اور یہی مسئلہ میں نے منصور بن معتمر سے پوچھا انھوں نے کہا کپڑا دھولو۔

۱۱۳۶۴-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے فضیل کو کہتے ہوئے سنا: تجھے ہرگز یہ بات بے خوف نہ کرے کہ تو کسی عمل کے ذریعے اللہ کے مقابل ہوجائے اور تیرے ذرے مغفرت کے دروازے بند کئے جائیں درآں حالیکہ تو ہنستا ہی رہے تو اپنا حال کیسا پائے گا۔

۱۱۳۶۵-محمد بن مظفر حسن بن علان، احمد بن محمد بن ربیع، احمد بن محمد بن یاسین، حسن بن سہل بن ابان، قطن بن صالح دمشقی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، عبداللہ بن شوذب، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ موحدین کو ان کے ایمان کی کمی کے بقدر عذاب دے گا، پھر انہیں جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل فرمائے گا۔[3]

۱۱۳۶۶-ابویعلیٰ حسین بن محمد زبیری، ابوحسن عبداللہ بن موسیٰ، حافظ صوفی بغدادی، لاحق بن ہیثم، حسن بن عیسیٰ دمشقی، محمد بن فیروز معری، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ادھم بن منصور عجلی، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔[4]

۶۷ -ابویعلیٰ، عبداللہ بن موسیٰ، لاحق بن ہیثم، حسن بن عیسیٰ، محمد بن فیروزی، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ادھم بن منصور عجلی، سعید بن جبیر،

---

[1] الموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۶۷. واللآلی المصنوعة ۲/۴۳.

[2] کنز العمال ۵۸۷۰.

[3] کنز العمال ۲۷۰. والجامع الکبیر ۵۲۷۰.

[4] تاریخ ابن عساکر ۴/۴۲۰. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۱۰۶. والمصنف لعبد الرزاق ۱۵۶۴. وکنز العمال ۲۲۲۳۸.

ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

۱۱۳۶۸- سلیمان بن احمد، واثلہ بن حسن، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، فروہ بن مجاہد، سھل بن معاذ بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نکالنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے حورعین کے منتخب کرنے کا اختیار دیں گے۔

۱۱۳۶۹- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمر بن حنان، بقیہ ابراہیم بن ادھم، ابن عجلان، فروہ بن مجاہد، سھل بن معاذ، معاذؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حورعین کے انتخاب کا اختیار دیں گے۔

۱۱۳۷۰- ابو قاسم بن عبداللہ بن حسین بن بابویہ، محمد بن عبداللہ بیع حافظ، ابوجعفر محمد بن سعید، حسین بن داؤد بلخی، شقیق بن ابراہیم بلخی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، موسیٰ بن عبداللہ، اویس قرنی، عمرؓ بن خطاب، علیؓ بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مندرجہ ذیل اسمائے حسنیٰ کے وسیلہ سے دعا فرمائی جو اللہ تعالیٰ نے قبول کی، پھر نبی ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر مبعوث کیا ہے جو آدمی ان اسماء کے وسیلے سے دعا کر کے سو جائے گا اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے ستر ہزار روحانی فرشتے اس کی نگرانی کے لئے مقرر فرمائے گا جن کے چہرے آفتاب ومہتاب سے بھی زیادہ خوبصورت ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مقرر فرمائے گا جو اس کے لئے استغفار کریں گے، اس کے لئے دعائیں کریں گے اسکی نیکیاں لکھیں گے اور اس کی برائیاں مٹائیں گے اور اس کے درجات بلند کریں گے وہ عظیم الشان دعا یہ ہے۔[2]

اللهم حي لا تموتُ، وخالقٌ لاتغلب وبصير لا ترتاب ومجيب لاتسام وجبارٌ لاتظلم وعظيم لاترام، وعالم لاتعلمُ وقويٌّ لا تضعفُ وعظيم لا توصفُ ووفيٌّ لا تخلفُ وعدلٌ لاتحيفُ، وحكيمٌ لاتجورُ، ومنيع لاتقهر ومعروفٌ لاتنكر، ووكيلٌ لاتخالف وغالب لاتغلب، وولي لاتسام، وفردٌ لاتستشير ووهابٌ لاتمل، وسريع لاتذهل وجوادٌ لاتبخل، وعزيز لاتذل، وحافظٌ لاتغفل، ودائمٌ لاتفنى، وباقٍ لاتبلى وواحدٌ لاتشبه، وغنيٌّ لاتنازع، ياكريم ياكريم الجوادالمكرم، ياقدير المجيب المتعال، يا جليل الجليل المتجلل، ياسلام المؤمن المهيمن العزيز الوهاب الجبار المتجبر، يا طاهر الطاهر المتطهر، يا قادر القادر المقتدر، يا عزيز المعز المعز، سبحانک انی کنت من الظالمین"

اے اللہ تو زندہ جاوید ہے، تجھے موت نہیں آئے گی، ایسا خالق ہے جو مغلوب نہیں ہوگا، بصیر ہے بلاشک کے، ایسا قبول کرنے والا ہے جو محروم نہیں کرتا، تو جبار ہے ظلم نہیں کرتا، عظیم ہے تیری تہہ کو جاننا مشکل ہے، قوی ہے ضعیف نہیں، عظمت والا ہے تیرا وصف بیان کرنا مشکل ہے، وعدہ پورا کرتا ہے، وعدہ خلافی نہیں کرتا، تو ایسا عادل ہے جو بے انصافی نہیں کرتا، حکیم ہے ظلم نہیں کرتا، تو طاقت والا ہے تجھے مقہور نہیں کیا جاسکتا، تو معروف ومشہور ہے تیرا انکار نہیں کیا جاسکتا، تو کارساز ہے مخالفت نہیں کرتا، غالب ہے مغلوب نہیں، مالک ہے

---

[1] الكامل لابن عدى ۱۳۵۷/۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۲۱۷/۹.

[2] [illegible] ۱۷۵/۳ [illegible] والاحاديث الصحيحة ۷۸۰

امید نہیں کرتا، تو یکتا ہے مشورہ نہیں لیتا، عطا کرتا ہے اکتاتا نہیں، تو سرعت والا ہے تجھے ذھول نہیں ہوتا، سخی ہے بخل نہیں کرتا تو عزت والا ہے ذلت تیرے قریب بھی نہیں آتی، حافظ ہے غافل نہیں، تو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے تجھ پر فنا نہیں آئے گی، تو باقی رہنے والا ہے ختم نہیں ہوگا، تو واحد ہے کسی کے مشابہ نہیں، تو ایسا غنی ہے کسی سے تنازع نہیں کرتا، اے کریم اے کریم! اے جلیل اے جلیل اے جلال و بزرگی والے، اے سلامتی والے، امن دینے والے نگہبان و عزت عطا کرنے والے زبردست و غالب، اے پاک طاہر و مطھر، اے قادر زبردست قدرت والے، اے عزیز بے مثال عزت والے، تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

پھر تم جو چاہو دعا کرو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

حسین نے شفیق، ابراہیم کی سند سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔

یہی حدیث سلیمان بن عیسیٰ نے سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم کے سلسلہ سند سے کچھ الفاظ کی زیادتی اور سند میں کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے (وہ ذیل میں ہے)

۱۱۳۷۱- ابوبکر محمد بن احمد مفید، عثمان بن یحییٰ بن عبداللہ بن سفیان ثقفی کوفی، ابوعلی حسین بن عبداللہ وزان، ابوسعید عمران بن سھل، سلیمان بن عیسیٰ، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم، موسیٰ بن یزید، اویس قرنی، عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ان اسماء حسنیٰ کے وسیلے سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان اسمائے حسنیٰ کے وسیلہ سے لوہے کے پتوں پر دعا کی جائے تو وہ بھی اللہ کے حکم سے پگھل جائیں، اگر ان اسماء کے وسیلے سے جاری پانی پر دعا کی جائے تو اس کی روانی میں سکون آجائے، بخدا اگر کوئی ان اسماءِ حسنیٰ کے ذریعے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بھوک و پیاس کو دور فرمائیں گے، اگر کوئی ان اسماء کے وسیلے سے دعا کرے اور وہ پہاڑ کے دوسری طرف جانا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ پہاڑ میں گلی بنادیں گے جس سے وہ اپنی منزل مقصود تک جاسکتا ہے۔ اگر ان اسماء کو پڑھ کر مجنون پر دم کیا جائے تو وہ صحت یاب ہوجائے۔ اگر دردزدہ عورت پر پڑھ کر دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو آسان فرمائیں گے، اگر کسی شہر میں آگ لگ جائے اور ان اسماء کے ورد کرنے والے کا گھر بھی آگ کی لپیٹ میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو نجات دیں گے اور اسکا گھر آگ سے محفوظ رہے گا، اگر کوئی چالیس دن شب جمعہ کو ان اسماء کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف فرمادیں گے، اگر کوئی ظالم بادشاہ سے چھٹکارا پانے کے لئے ان اسماء کے وسیلے سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ظالم بادشاہ سے خلاصی نصیب فرمائیں گے، اگر کوئی سوتے وقت ان اسماء کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ ہر اسم کے بدلے میں ستر ہزار فرشتوں کو مقرر فرمائے گا جو تاقیامت اسکی حسنات لکھتے رہیں گے اسکی سیئات مٹاتے رہیں گے اور اس کے درجات بلند کرتے رہیں گے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کہنے لگے یارسول اللہ! کیا یہ سارے کا سارا ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ جی ہاں اے سلمان! اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ تم عمل کو چھوڑ بیٹھو گے اور صرف اسی دعا پر اکتفا کرلو گے میں تمھیں اس دعا کے عجیب عجیب خصائل بتاتا، سلمانؓ کہنے لگے یارسول اللہ ہمیں یہ دعا سکھلا دیجئے ارشاد فرمایا جی ہاں (دعا یہ ہے)

اللھم انک حی لا تموتُ، وغالب لاتغلب، بصیر لا ترتاب، وسمیع لاتشک، وقهارٌ لا تقهر، وابدی لاتنفد، وقریبٌ لاتبعد، وشاهد لایغیب، والهٌ لاتضاد، وقاهر لاتظلم، وصمد لاتطعم، وقیوم لا تنام، ومحتجب لاتری، وجبار لا تضام، وعظیم لاترام، وعالم لاتُعلّم، وقوی لاتضعف، وجبار لا توصف، ووفی لاتخلف، وعدل لاتحیف، وغنی لا تفتقر، وکنز لاتنفذ، وحکم لاتجور، ومنیع لا تقهر، ومعروف لاتنکر، ووکیل لا تحقر

ووتر لاتستشار ، وفردٌ لایستشیر ، ووھاب لاترد، وسریع لاتذھل وجواد لاتبخل، وعزیز لاتذل، وعلیم لاتجھل ، وحافظ لاتغفل ، وقیومٌ لاتنام، مجیب لا تسأم، ودائم لاتفنی وباقِ لاتبلی وواحدلا تشبہ، ومقتدرٌ لاتنازع .

تو بصیرت والا ہے بدون شک کے، تو سننے والا ہے تجھے شک نہیں ہوتا، تو غالب ہے مغلوب نہیں ہوتا، تو ظاہر ہے گم نہیں، قریب ہے دور نہیں، حاضر وناظر ہے غائب نہیں، تو معبود ہے تیری کوئی ضد نہیں، تو غلبے والا ہے ظلم نہیں کرتا، بے نیاز ہے تو کھاتا نہیں، قائم رہنے والا ہے سوتا نہیں، تو حجابوں میں ہے تجھے دیکھا نہیں جاتا، تو زبردست غالب ہے تجھے مجبور نہیں کیا جاسکتا، تو بڑائی وعظمت والا ہے تیرا قصد نہیں کیا جاسکتا، تو عالم ہے تجھے کنہ کے ساتھ نہیں جانا جاسکتا، تو قوی ہے ضعیف نہیں، تو جبار ہے تیرے وصف کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، تو وعدہ وفا ہے تیرا وصف بیان سے باہر ہے، تو غنی ہے کسی کا محتاج نہیں، تو خزانہ ہے نہ گم ہونے والا، تو حاکم ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا، تو رعب ودبدبے والا ہے تو کسی کے دباؤ میں نہیں آتا، تو معروف ہے اجنبی نہیں، تو کارساز ہے کسی کو ناامید نہیں کرتا، تو تنہا ہے تجھے کسی سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں، تو یکتا ہے مشورہ نہیں لیتا، تو عطا کرنے والا ہے اور تو کسی کو رد نہیں کرتا، تو سرعت والا ہے سستی تجھ میں نہیں، تو سخی ہے بخیل نہیں، تو عزت والا ہے ذلت سے پاک ہے، تو علم والا ہے جاہل نہیں، حافظ ہے غافل نہیں، تو نگران ہے سوتا نہیں، تو دعائیں قبول کرنے والا ہے کسی کو بھی ناامید نہیں کرتا، تو ہمیشہ رہنے والا ہے فنا سے پاک ہے، تو واحد ہے، تو کسی کے مشابہ نہیں، تو اقتدار والا ہے، تجھ سے تنازعہ نہیں کیا جاسکتا۔

یہ حدیث صرف اسی طریق سے مروی ہے نیز موسیٰ بن یزید اور وہ رجال سند جو ابراہیم اور سفیان کے علاوہ ہیں وہ مجہولین ہیں اور جو آدمی اخلاصِ قلب اور ثبوتِ معرفت اور دلی یقین کے ساتھ ان اسماء کے علاوہ بھی دعا کرے گا وہ جلدی قبول ہوجاتی ہے۔

۱۱۳۷۲- عبداللہ بن محمد بن عثمان، محمود بن محمد واسطی، عبداللہ بن عبدالوھاب، حوارزی، عبداللہ بن عمرہ عسقلانی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ابوعیسیٰ خراسانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ظالموں کے مددگاروں سے اپنی آنکھوں کو مت بھرو، ہاں اگر ان سے ملنے کی کچھ ضرورت پیش آجائے تو اس طرح ملو کہ تمہارے دلوں میں انکا انکار موجود ہو تاکہ تمہارے اعمال ضائع نہ ہوجائیں۔

۱۱۳۷۳- ابومحمد بن حیان، ابوعمرو بن حکیم، حسن بن جریر، عمران بن خالد، عسقلانی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔ (دوسری سند) ابوحامد احمد بن حسین، محاملی، ابوحاتم، حماد بن حمید، عمرو، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

۱۱۳۷۴- ابوبکر بن سالم، احمد بن علی ابار، عبید بن ھشام،
(دوسری سند) محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن محمد بغوی، ابونصر عمار،
(تیسری سند) ابومحمد بن حیال، ابراہیم بن حسن، احمد بن سعید۔
(سب رواۃ حدیث) بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ابوعبداللہ خراسانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ کا غصہ اس کی طرف سبقت نہیں کرتا اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کچھ نہیں کرتا جو وہ چاہتا ہے، اگر قیامت کی بات نہ ہوتی تو تمہیں وہ کچھ دیکھنا پڑتا جو تم ابھی نہیں دیکھ رہے ہو۔

۱۱۳۷۵- محمد بن حصین یقطینی، حسین بن عبداللہ رقی، ھشام بن عمار، سہل بن ھشام، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، نہاس بن فہم کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: موسم سرما نر کی مانند ہے اور اس میں دودھ کی فراوانی ہے اور موسم گرما مادہ کی مانند ہے اور اس میں نتاج (مادہ سے پیدا ہونے والے بچے) کی آمد ہوتی ہے۔

۱۱۳۷۶-ابوطالب بن سوادہ امام ابواسحٰق، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ابوسھل کہتے ہیں جس نے سمندر میں جہاد کرتے ہوئے ایک نظر بھی ڈالی نظر واپس لوٹنے سے پہلے ہی اس کی مغفرت ہوجاتی ہے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے سند کے حوالہ سے حسین کا نام لیا ہے۔

۱۱۳۷۷-ابوطالب، علی بن عثمان نفیلی، ھشام بن اسماعیل عطار، سھل بن ھشام، ابراہیم بن ادھم، زبیدی، عطاء خراسانی کے سلسلہ سند سے حدیث مرفوع مروی ہے کہ عورتیں مردوں کو سلام نہ کریں اور نہ مرد عورتوں کو سلام کریں۔ زبیدی کہتے ہیں کہ عورتوں پر اسی طرح دار وگیر کی جائے جس طرح سانپوں پر کی جاتی ہے یعنی عورتیں اپنے گھروں میں ہی گھسی رہیں۔[1]

۱۱۳۷۸-احمد بن محمد بن مقسم، عبداللہ بن ابوداؤد، علی بن ابومضاء، محمد بن کثیر، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: عطاء سلمی رحمہ اللہ رات کو جب بیدار ہوجاتے اپنے جسم پر مس کرتے کہ کہیں ان کے جسم نے گناہوں کی وجہ سے کوئی نئی چیز نہ پیدا کردی ہو، ایک مرتبہ عطار رحمہ اللہ بہت سخت بیمار ہوگئے حتی کہ ان کی موت کا خوف ہونے لگا۔ اس دوران ان سے کسی نے کہا کیا آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں کہ ہم اسے آپ کی خدمت میں حاضر کردیں۔ انہوں نے جواب دیا اللہ عزوجل نے میرے پیٹ میں خواہشات کے لئے کوئی جگہ رکھی ہی نہیں۔

(۳۹۵) شقیق بلخی رحمہ اللہ

۱۱۳۷۹-ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ بغدادی، (۸۵ سال کی عمر میں) عثمان بن محمد عثمانی، عباس ابن احمد شامی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ طلحہ بن محمد بن شقیق کہتے تھے کہ میرے دادا شقیق بلخی رحمہ اللہ کی جائیداد تین سو بستیوں میں پھیلی ہوئی تھی جب انھیں قتل کیا گیا، انکی حالت یہ تھی کہ انھیں کفن دینے کے لئے کپڑا بھی نہیں تھا حالانکہ یہ ساری جائیداد ان کے سامنے تھی۔ ان کے کپڑے اور ان کی تلوار تا قیامت لٹکتی رہے گی اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے رہیں گے۔

چنانچہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نوعمری کے ایام میں ترکی کے علاقوں کی طرف تجارت کی غرض سے نکل گئے۔ وہاں انہیں ایک قوم سے سابقہ پڑا جو خصوصیہ کے نام سے مشہور تھی۔ چنانچہ وہ بتوں کی پوجا کررہے تھے شقیق رحمہ اللہ ان کے بت خانہ میں داخل ہوئے دیکھا کہ ان کا ایک عالم سردار داڑھی منڈا ہے سرخ رنگ کے ارجوانی کپڑے پہنے بیٹھا تھا۔ شقیق رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا یہ جس بت خانے میں تم ہو یہ سب کچھ باطل ہے ان لوگوں کا تمہارا اور اس مخلوق کا ایک خالق ومالک ہے کہ جس کی مثل کوئی چیز نہیں دنیا اور آخرت اسی کے لئے ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور ہر چیز کو وہی رزق دینے والا ہے۔ ایک خادم نے شقیق بلخی سے کہا آپکی بات آپکے فعل کے موافق نہیں، شقیق رحمہ اللہ نے پوچھا وہ کیسے؟ خادم نے جواب دیا وہ اس طرح کہ آپ کہتے ہیں کہ تمہارا ایک خالق، رازق اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا موجود ہے حالانکہ آپ طلب رزق کے لئے یہاں تک پہنچ آئے، اگر بات اس طرح ہے جس طرح آپ کہہ رہے ہیں تو بیشک وہ ذات جو تمہیں یہاں رزق عطا کرے گی وہی ذات تمہیں وہاں بھی رزق دے سکتی ہے پھر تمہیں تھکاوٹ بھی نہیں برداشت کرنی پڑے گی۔

شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے تقویٰ وزہد کا سبب اس ترکی خادم کا کلام ہے۔ چنانچہ شقیق رحمہ اللہ واپس لوٹ آئے اور اپنا سارا مال اللہ کے رستہ میں صدقہ کردیا اور علم کی تلاش میں لگ گئے۔

---

[1] کنز العمال ۲۵۰۶۴.

۱۱۳۸۰- مخلد بن جعفر بن مخلد، جعفر بن محمد فریابی، مُثنیٰ بن جامع کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ کو فرماتے سناوہ کہہ رہے تھے: میں ایک اچھا شاعر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے توبہ کی توفیق عطا فرمائی اور میں تین لاکھ دراہم کو ٹھوکر مار کر نکل پڑا۔ نیز میں سود پر لوگوں کو اپنا مال دیتا تھا اور بیس سال میں نے صوف کے کپڑے پہنے، مجھے پتا نہیں تھا کہ میں عبدالعزیز بن رواد سے ملا، انہوں نے کہا اے شقیق! جوکی روٹی کھانے اور صوف کے کپڑے پہننے اور شعر کہنے کے متعلق شریعت کا بیان نہیں ہے، اصل بیانِ شریعت تو معرفتِ باری تعالیٰ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہو، تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرتا ہو کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، دوسری بات یہ ہے کہ تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہے، تیسری بات یہ ہے کہ جو چیز تیرے پاس ہے اس پر تیرا اعتماد مخلوق کے پاس جو کچھ ہے اس سے زیادہ ہو، شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے عبدالعزیز سے کہا ان تینوں باتوں کی تفسیر کروتا کہ میں انہیں اچھی طرح سمجھ لوں، وہ کہنے لگے: جب تم اللہ تعالیٰ کی بایں طور پر عبادت کروگے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے تو اس وقت تمہارے تمام اعمال نماز، روزہ، حج جہاد، خواہ فرضی عبادت ہو یا نفلی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگی، پھر انہوں نے صورت کہف کی ذیل کی آیت کریمہ تلاوت کی۔

فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملاً صالحاً ولايشرك بعبادة ربه احداً (کھف / ۱۱۰-) جو آدمی اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہواسے چاہیے کہ وہ عمل صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۱۳۸۱- محمد بن احمد بن عبداللہ، عباس بن بعد شاشی، ابوعقیل، اضانی، احمد بن عبداللہ بن زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ سات دروازے ہیں جن سے زہد وتقویٰ کے طریق پر چلا جاسکتا ہے خوشی اور سرور کے ساتھ بھوک پر صبر کرنا نہ کہ فتور کے ساتھ نیز بھوک پر رضا کے ساتھ صبر کرنا نہ کہ جزع وفزع کرکے، فرحت کے ساتھ کپڑے میسر نہ ہونے پر صبر کرنا نہ کہ حزن ملال کے ساتھ، عنداللہ فضیلت حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ روزہ رکھنا نہ کہ تأسف وتنگی سے گویا وہ شکم سیر عیش وعشرت میں دکھائی دیتا ہو، دلی خوشی کے ساتھ ذلت پر صبر کرنا نہ کہ بامر مجبوری، رضامندی سے تنگی پر صبر کرنا نہ کہ ناراضی سے، ہمیشہ کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق حلال وحرام ہونے کے اعتبار سے فکر مند رہنا، اچھا برا جیسا کیسا ملے اپنے بدن کو ڈھانپ لے فرمایا جب یہ سات دروازے ہوں گے تو آدمی زاہدین کے رستے پر حسن وخوبی کے ساتھ چل پڑے گا۔

۱۱۳۸۲- محمد بن عبدالرحمٰن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، محمد بن عبید، محمد بن لیث، صادق لفاف، حاتم، اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے قرآن پر بیس سال مسلسل عمل کیا حتی کہ میں نے دنیا کو آخرت سے ممتاز کردیا اور میں دو چیزوں پر مطلع ہوا جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے۔

وما اوتيتم من شيء فمتاع الحياة الدنيا وزينتها وما عندالله خير وابقىٰ

جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے یعنی دنیاوی زندگی اور اسکی رونقیں یہ محض حیات دنیوی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ (القصص ۶۰)

۱۱۳۸۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب زاہد، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی دنیا میں دو سال بھی مقیم رہے اور اس نے چار چیزوں کی معرفت نہ حاصل کی وہ جہنم کی آگ سے نجات نہیں پائے گا الا ماشاء اللہ: اول اللہ کی معرفت دوم اپنے نفس کی معرفت سوم اللہ تعالیٰ کا امر ونہی چہارم اللہ تعالیٰ کے دشمن کی معرفت اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کے نفس کی معرفت اللہ تعالیٰ کی معرفت کی تفسیر یہ ہے کہ تو اپنے دل میں اس بات کی معرفت جاگزیں کرلے کہ اللہ کے سوا کوئی عطا کرنے والا نہیں، اللہ کے سوا کوئی مانع (روکنے والا) نہیں، اس کے سوا کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں اور اس کے سوا نفع دینے والا کوئی

نہیں، معرفت نفس کی تفسیر یہ ہے کہ تو اچھی طرح یقین کرے کہ تو کسی کو نفع نہیں پہنچا سکتا اور نہ ہی ضرر اور نہ ہی تو کچھ کرنے کی طاقت رکھتا ہے، نیز نفس کی مخالفت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی کرنے والا ہو، اللہ کے امر و نہی عن المنکر کی معرفت کی تفسیر یہ ہے کہ تو یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تیرے بارے میں نافذ ہو چکا ہے اور تیرا رزق اللہ کے ذمہ ہے تجھے رزق کا بھروسہ ہو درآں حالیکہ تو اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر دے۔ اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تجھ میں دو خصلتیں طمع اور بے صبری نہ ہوں، رہی اللہ کے دشمن کی معرفت کی تفسیر سو وہ یہ ہے کہ تجھے علم ہو کہ تیرا ایک دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ تیری کسی عبادت و ریاضت کو محاربہ کے بغیر قبول نہیں فرمائے گا، محاربہ یہ ہے کہ تو دشمن (شیطان نفس) کے ساتھ جنگ اور جہاد کرتا ہو۔

۱۱۳۸۴- ابو مسلم عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ ماھان، سعید بن عباس رازی صوفی، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، جس نے تین خصلتیں اپنا لیں اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائیں گے، اول دل، زبان، کان اور جمیع اعضاء بدن سے اللہ کی معرفت، دوم یہ کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس پر بندے کو زیادہ اعتماد ہو بنسبت اس کے جو اس کے پاس ہے، سوم جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے حصہ میں متعین کر دیا ہے اس پر بندہ راضی رہے اور وہ یقین رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھتا ہے، اپنے کسی عضو کو حرکت نہ دے بجز اللہ کے یہاں محبت قائم کرنے کے۔ یہی ہے معرفت حق، اللہ پر بھروسہ اور اعتماد ہونے کی تفسیر یہ ہے کہ تو طمع اور لالچ میں جستجو نہ کرے اور نہ ہی کسی قسم کی طمع کے متعلق کلام کرے۔ نیز تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے اپنی امیدیں وابستہ نہ رکھے، تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا دل میں خوف نہ رکھے اللہ کے سوا تو کسی سے ڈرے نہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی معصیت سے اجتناب کے علاوہ کسی اور فعل و عمل میں تو اپنے اعضاء کو متحرک نہ کرے۔

رضاء کی تفسیر یہ ہے کہ بندہ میں چار چیزیں موجود ہوں اول یہ کہ فقر و فاقہ سے بے خوف ہو دوم یہ کہ مال و اسباب کی قلت کا خواہاں ہو سوم یہ کہ ضحان کا خوف ہو، ضحان کی تفسیر یہ ہے کہ بندے کو خوف نہ ہو کہ جب کوئی دنیوی امراسے پیش آ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو اپنی حجت خواہ کسی طرح بھی ہو پیش کرے گا۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا توکل چار قسم پر ہے، توکل علی الحال، توکل علی النفس، توکل علی الناس، توکل علی اللہ، توکل علی الحال کی تفسیر یہ ہے کہ تم خیال رکھو کہ جب تک یہ مال میرے قبضے میں ہے اس وقت تک میں کسی کا محتاج نہیں ہوں گا۔

پس یہ ہے توکل علی الناس لہٰذا جو یہ یقین رکھتا ہو وہ جاہل ہے، اور توکل علی اللہ کی تفسیر یہ ہے کہ تو جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے پیدا کیا ہے اس نے تیرے رزق کا ضحان اپنے ذمہ لیا ہے اور اس نے تجھے رزق دینے کی کفالت اٹھا رکھی ہے۔ وہ تجھے کسی کا محتاج نہیں بنائے گا، تو اپنی زبان سے یوں کہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے پس یہی توکل علی اللہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، وعلى الله فتوكلوا ان كنتم مومنين (پس اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم سچے مومن ہو)

(مائدہ ۲۳)۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وعلى الله فليتو كل المؤمنون (آل عمران ۱۲۲) پس مومنین صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "ان الله يحب المتو كلين "(آل عمران ۱۵۹) بے شک اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اور جو آدمی اللہ پر توکل نہیں رکھتا اسکی تفسیر یہ ہے کہ وہ ایمان سے خارج ہے اور جو اس پر ایمان نہیں رکھتا وہ جاہل ہے۔

۱۱۳۸۵- محمد بن عبدالرحمن، سعید بن احمد بلخی، محمد بن جبید، محمد بن لیث، حامدی، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق رحمہ اللہ فرماتے تھے جو کچھ تمہیں دیا جاتا ہے اور جو کچھ تم دوسروں کو دیتے ہو ان دونوں میں تمیز کرو، اگر جو تمہیں دیتا ہے وہ تمہیں زیادہ محبوب ہے

تو پھر تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور اگر جسے تم دیتے ہو وہ تمھیں زیادہ محبوب ہے پھر تم آخرت سے محبت رکھتے ہو۔

۱۱۳۸۶- محمد بن احمد بن محمد عثمان بن محمد، عباس بن احمد، احمد شاشی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: تین خصلتیں زاہد کے سر کا تاج ہیں، اول یہ کہ زاہد خواہشات نفس کی طرف میلان تو رکھتا ہو لیکن خواہشات نفس کی بھینٹ نہ چڑھتا ہو۔ دوم یہ کہ زاہد سب چیزوں سے کٹ کر تہہ دل میں سوچے کہ وہ قبر میں کیسے داخل ہوگا اور پھر کیسے نکلے گا نیز وہ شدت پیاس، عریاں بدن، طول قیامت، حساب و کتاب، پل صراط، طول حساب، رسوائی اور بیابانی کو یاد کرتا ہو جب اسے ان چیزوں کی یاد دل و دماغ میں ہوگی وہ دنیا کی یاد سے غافل رہے گا جب اسکی یہ کیفیت ہوگی وہ زاہدین سے محبت کرنے والا ہوگا اور جو زاہدین سے محبت کرے گا وہ ان کے ساتھ ہوگا۔

۱۱۳۸۷- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، محمد بن شقیق بن ابراہیم بلخی و حاتم اصم دونوں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق رحمہ اللہ کی دو وصیتیں ہوتی تھیں چنانچہ عرب سے جب کوئی آدمی ان کے پاس آجاتا اسے عربی زبان میں وصیت کرتے اور فرماتے اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنی زبان اور اپنے ہونٹوں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرو، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پر تیرا اعتماد زیادہ ہو بہ نسبت اس کے جو کچھ تیرے پاس ہے، تیسری بات یہ کہ تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہ۔

اور جب ان کے پاس کوئی عجمی آجاتا تو فرماتے: مجھ سے تین خصلتیں اچھی طرح یاد کرلو اول یہ کہ تو ہمہ وقت حق کی حفاظت کر اور حق صرف اجماع سے حق ہوتا ہے، پس جب لوگوں کا اجماع ہوجائے اور وہ کہیں یہ حق ہے اس حق پر عمل کیا جائے اور لوگوں سے ناامید رہنے میں ثواب ہے، اور باطل صرف اجماع سے باطل ٹھہرتا ہے، چنانچہ جب لوگوں کا اجماع ہو اور وہ کہیں یہ باطل ہے اس وقت محض اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کو تو چھوڑ دے اور مخلوق سے ناامیدی ہو اور جب تو کسی چیز کے حق اور باطل ہونے میں مضطرب ہو اور تجھے علم نہ ہو کہ آیا یہ حق ہے یا باطل اس وقت تو توقف کر، حتی کہ تجھے اس چیز کے حق یا باطل ہونے کا یقین ہوجائے چونکہ شبہ کے ہوتے ہوئے تیرا کسی چیز میں دخول کرنا تجھ پر حرام ہے الا یہ کہ اس چیز کے متعلق تیرے پاس کوئی جواز یا علم ہو۔

۱۱۳۸۸- عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، سعید بن عباس صوفی رازی، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ بندے کے لئے ان کو قائم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جس نے ان تینوں پر عمل کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور دنیا میں کشادگی اور رحمت میں زندگی بسر کرے گا، اگر کسی نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کیا، پھر دوسری دو بھی اسکے لئے ترک کرنا ضروری ہیں، اگر ایک کو اپنائے اس کے لئے ضروری ہے کہ بقیہ دو کو بھی اپنائے، چونکہ وہ تینوں آپس میں ملتی جلتی ہیں، اگر چاہو یوں کہہ لو کہ تین ایک میں بند ہیں لیکن تین زیادہ واضح اور ظاہر ہیں، سو جس نے انھیں ترک کیا یا انھیں ضائع کیا وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اگر ان میں سے ایک کو بھی کسی نے ترک کیا گویا اس نے دوسری کو بھی ترک کیا لہٰذا اپنے اندر دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرو اور بصارت سے کام لو، جب تم بصارت سے کام لوگے تو تمھارے اندر بصیرت آجائے گی۔ اول یہ ہے کہ تو اپنے دل، زبان اور عمل سے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے سو جب تو اپنے دل سے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی نفع اور نقصان دینے والا اس کے سوا کوئی نہیں، تیرے لئے اس چیز کی گویائی کے سواء کوئی چارہ کار نہیں ہے اس سے تیرے درجات آسمانوں تک بلند ہوجائیں گے، تیرے لئے ضروری ہے کہ تو اپنا سارے کا سارا عمل اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کردے، تیرا عمل کسی آزاد آدمی سے ہٹ کر طمع حیاء اور خوف کی وجہ سے نہیں پہنچ سکتا، جب تو اللہ سے ڈرتا ہو اور اللہ کے علاوہ دوسروں سے امیدیں وابستہ کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کا مالک ہے اور وہ انکا عطاء کرنے والا ہے۔ پس سمجھ لو تم نے اللہ تعالیٰ کے غیر کو معبود بنالیا اور اس کی عظمت و بڑائی کا تم اقرار کرتے ہو، چونکہ تمھیں اس سے حیاء آتی ہے، تم اس سے ڈرتے ہو اور اس کے غیر سے امیدیں وابستہ

کیے ہوئے ہو، پس تمہارا یہ عقیدہ تمہارے دل سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی عظمت، جلالت اور رغبت کو ختم کر دے گا، سو جب تم نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اللہ تعالیٰ پر تمہیں درہم ودینار، چچا و ماموں، باپ و ماں اور صفحہ ہستی پر جو کچھ ہے سے زیادہ اعتماد و بھروسہ ہو۔ اگر اس کے علاوہ کسی اور چیز کا تجھے یقین ہے تو نے اپنے ضمیر کو توڑ ڈالا اور اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت تجھ سے دوری اختیار کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ یہ دو خصلتیں ہیں جنکے اختیار کے سوا تیرے لئے کوئی چارۂ کار نہیں ہے، سوم یہ کہ جب تم نے ان دو خصلتوں توحید، اخلاص اور توکل علی اللہ کو قائم کر دیا پس اب اللہ تعالیٰ سے راضی رہ اور کسی چیز کے بارے میں پریشان نہ ہوتا کہ تجھے غم وحزن کا سامنا نہ کرنا پڑے، وہ چیز خوف، بھوک، طمع، نرمی اور سختی ہو سکتی ہے ناراضی سے اپنے آپ کو بچاؤ چاہیے تمہارا دل ہمہ وقت راضی رہے آنکھ جھپکنے کی بقدر بھی غافل نہ ہونے پائے، چونکہ اگر تم نے اپنے دل میں ناراضی داخل کر دی تو سستی برتنے والا ہوگا اور تیری توحید ٹوٹ جائے گی۔ تمہارے اوپر توحید اور اخلاص انتہائی لازمی ہیں ان کو خوب پہچان لو اور ان تینوں کو پورا کر و تم عزت پاؤ گے ان تینوں خصلتوں کو ضائع کرنے سے بچو ورنہ تمہیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا اور تم دنیا میں آنکھوں کی ٹھنڈک سے محروم رہو گے۔

۱۱۳۸۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن، محمد بن ابو عمران، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم شقیق بلخی رحمہ اللہ کے ہمراہ ترکوں کے مقابل ایک ایسے دن میں صف آراء تھے جس میں کھوپڑیاں بکھری ہوئی نمایاں نظر آ رہی تھیں، تلواریں کاٹتی ہوئیں اور تیر ٹوٹتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا (اس وقت ہم دو صفوں میں بٹے ہوئے تھے) اے حاتم! تم اپنے آپ کو کیسی کیفیت میں پا رہے ہو؟ کیا تم اپنے نفس کو اس طرح پا رہے ہو کہ جس طرح سہاگ رات میں تمہیں اپنی بیوی سے واسطہ پڑا تھا؟ میں نے جواب دیا بخدا! اس طرح نہیں شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں اپنے نفس کو اپنی بیوی سے سہاگ رات جیسے لطف میں لطف اندوز ہوتے ہوئے پا رہا ہوں، پھر وہ صفوں کے درمیان سو گئے اور اپنی ڈھال کو تکیہ بنا کر سرہانے رکھ لیا حتی کہ میں ان کے خراٹوں کی آواز سننے لگا۔

حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اس دن اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کو روتے ہوئے دیکھا، میں نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی کہنے لگا میرے بھائی کو قتل کر دیا گیا، میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا، تیرا بھائی اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گیا ہے اور اسے اللہ کی رضامندی حاصل ہوگئی ہے، وہ مجھ سے کہنے لگا خاموش رہو اس پر افسوس کرنے کی وجہ سے رو رہا ہوں اور نہ ہی اس کے قتل ہونے کی وجہ سے لیکن میں رو رہا ہوں مجھے افسوس ہے کہ میں نے اسے دیکھا نہیں تلوار کے پڑتے ہوئے اس نے اللہ کے لئے کس طرح صبر کیا۔

حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں اس دن مجھے ایک ترکی نے پکڑ لیا اور مجھے ذبح کرنے کے لئے لٹایا، اس دوران میرا دل ذرہ برابر بھی اس کے رویے کے بارے میں مشغول نہیں ہوا بلکہ میرا دل اللہ کے بارے میں مشغول رہا۔ میں اس انتظار میں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں آسمانوں میں کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ ترکی اپنے نیام میں چھری تلاش کر رہا تھا کہ اچانک ایک تیز رفتار تیر اس کے جسم میں آ کر پیوست ہوگیا جس سے ترکی ذبح ہوگیا اور مجھ سے دور جا گرا۔

۱۱۳۹۰- محمد بن عبدالرحمن بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبداللہ، محمد بن لیث، حامد لفاف، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور لوگوں نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے؟ ان دونوں میں سے کس پر اس کے دل کو زیادہ اعتماد و بھروسہ ہے۔

۱۱۳۹۱- عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ، سعید بن عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا ابلیس ہر دن ہر آدمی کے بارے میں سات مرتبہ خبریں حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ جب وہ کسی آدمی کے متعلق سنتا ہے کہ وہ اللہ کے حضور گناہوں سے توبہ تائب ہوگیا ہے اس کی زوردار چیخ نکل جاتی ہے جسے سن کر اس کے تمام چیلے مشرق تا مغرب اس کے پاس جمع ہو جاتے

ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے سردار! آپ کو کیا ہوا؟ ابلیس کہتا ہے فلاں بن فلاں نے گناہوں سے توبہ کرلی ہے، سواس کے دل پر فساد کی تلوار چلانے کا کیا حیلہ ہوسکتا ہے؟ پھر ان سے کہتا ہے کیا اس کے قریبی رشتہ داروں، دوستوں اور پڑوسیوں میں سے تمھارے ساتھ کوئی موجود ہے؟ چیلے ایک دوسرے سے کہتے ہیں...... جی ہاں وہ ایک ہے جو شیاطین انس میں سے ہے، پھر ابلیس ایک چیلے سے کہتا ہے تم اس تائب کے قریبی رشتہ داروں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ تم نے کتنی سختی والا رستہ اختیار کیا ہے۔ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا۔ ابلیس کے پانچ دروازے ہیں، چنانچہ اس تائب سے اس کے قریبی رشتہ دار کہتے ہیں تو نے سختی والا رستہ اختیار کیا ہے جس میں شدت ہی شدت ہے، پس اگر تائب نے ان کی بات قبول کرلی ہلاک ہوگیا ورنہ دوسرا آدمی ہلاکت تک پہنچ گیا، پھر اس کے قریبی رشتہ داروں میں سے ایک دوسرا اس سے کہتا ہے، یہ طریقہ جو تو نے اختیار کیا ہے یہ تمام نہیں ہونے پائے گا، اگر تائب نے اس کی بات قبول کرلی، ہلاک ہوجائے گا ورنہ دوسرا تو یقیناً ہلاکت میں پہنچا، پھر اس سے تیسرا آدمی کہتا ہے اگر تم اسی طرح رہے تو تمھارے ہاتھ میں جو لگام ہے، وہ بھی فنا ہوجائے گی پس اگر اس نے اسکی بات مان لی تو ہلاک ہوجائے گا ورنہ وہ تیسرا آدمی ہلاکت کے گڑھے میں گر جائے گا۔ پھر اس کے پاس چوتھا آدمی آکر کہتا ہے عمل ترک کردے تیری رات اور دن راحت و آرام میں گزریں گے پھر پانچواں اس سے کہتا ہے، اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے تو نے توبہ کی اور آخرت کے عمل کو ترجیح دی۔ تیرا جیسا کون ہے حق تیرے ہاتھ میں ہے لیکن تو نے شدت والا راستہ اختیار کیا ہے تائب اس پر رد کرتے ہوئے کہتا ہے: میں تو اس سے پہلے سختی و درشتی میں تھا آج تو میں راحت و آرام میں ہوں، بایں طور میں چاہوں کہ میں اللہ کو بھی راضی کروں اور لوگوں کو بھی سو جب میں اپنے رب کو راضی کروں گا لوگوں کو ناراض کرنا پڑے گا اور جب لوگوں کو راضی کروں گا اپنے رب کو ناراض کرنا پڑے گا، سو میں نے آج اپنے رب کی رضا کو ترجیح دی ہے چونکہ میرا رب یکتا اور غالب ہے میں آج لوگوں کو علی الاعلان چھوڑتا ہوں اور میں آج اپنے آپ کو آزاد ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، میرا معاملہ میرے اوپر بہت ہلکا ہے بایں طور کہ میں اپنے رب وحدہ لاشریک کی عبادت کرتا ہوں سو جب ابلیس کا کوئی چیلہ کہے: تم توبہ کا اہتمام نہیں کرسکتے ہو کہو اتمام تو اللہ عزوجل کے ذمہ ہے، میری ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ میں عمل میں داخل ہوجاؤں۔ اسکو پایۂ تکمیل تک پہنچانا اللہ عزوجل کی ذمہ داری ہے، اور جب شیطان کا کوئی چیلہ تم سے کہے کہ اگر تم اس کیفیت توبہ پر برقرار رہے تو تمھارے ہاتھ میں جو لگام ہے وہ بھی فنا ہوجائے گی اس سے کہو: تو مجھے کیوں ڈرادھمکا رہا ہے حالانکہ میں یقین کرچکا ہوں کہ میرے قول میں کسی چیز کا اختیار نہیں چونکہ میں کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا ہوں، اگر میرے مقدر میں کوئی چیز لکھ دی گئی ہے پھر میں سات زمینوں میں داخل ہوجاؤں وہ بھی میرے ساتھ داخل ہوجائے گی، سو تب ہی میں نے اپنے نفس کو فارغ کیا ہے اور میں اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہوگیا ہوں، پھر تو مجھے کیونکر ڈرا رہا ہے؟ پھر جب تم سے کوئی شیطان کا چیلہ کہے کہ تو عمل نہیں کرتا بلا عمل کے ہوگیا ہے، فوراً کہو! میں عمل شدید میں ہوں اور یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ میرے دل میں میرا ایک دشمن ہے۔ میرا رب مجھ سے اس وقت تک راضی نہیں رہ سکتا جب تک میں اس دشمن کو توڑ نہ ڈالوں جو میرے دل میں موجود ہے، سواس عمل سے سخت عمل اور کون سا ہوسکتا ہے؟ جب تم اسے یہ جواب دے کر اسے لاجواب کرو گے اور تم عزم و ہمت سے اللہ کی اطاعت والے رستے پر گامزن ہوجاؤ گے۔ شیطانی چیلہ تمھارے اوپر ایک دوسرے رستے سے حملہ آور ہوگا اور وہ رستہ تمہارے نفس کو عجب میں گرفتار کرنے کا ہے، وہ تم سے کہے گا: اللہ تمھیں اچھا بدلہ دے تمھارے جیسا کوئی نہیں اللہ تمھیں عافیت بخشے؟ اس سے وہ تمھارے دل میں عجب ڈالنا چاہتا ہے تم اس سے کہو، جب تمھارے لئے یہ بات واضح ہوگئی کہ حق یہی ہے اور درستی و صواب اسی عمل میں ہے پھر تمھیں تا موت اس عمل کو ترجیح دینے سے کس نے روکا؟ شیطانی چیلوں کو یہ جواب ...... دو گے وہ لاجواب ہوکر تیرے قریب سے متفرق ہوجائیں گے۔ انھیں تیرے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آئے گی، چنانچہ تمام شیطانی چیلے بے بس ہوکر ابلیس کے پاس جمع ہوجاتے ہیں اور اسے حقیقت حال سے آگاہ کرتے ہیں پھر ابلیس ان سے کہتا ہے اس تائب آدمی نے ھدایت وطریقت کو پالیا ہے اس کو بہکانا

تمہارے بس کا روگ نہیں، لیکن پھر بھی اتنے پر ابلیس راضی نہیں ہوگا حتی کہ وہ لوگوں کو اللہ کی عبادت کی دعوت دے گا اور پھر ان سے کہے گا کہ لوگوں کو اس کے پاس آنے سے باز رکھو اور لوگوں سے کہو کہ وہ تائب کسی چیز کو حسن وخوبی سے نہیں جانتا لہٰذا اس کے پاس آؤ جاؤ نہیں۔

۱۱۳۹۲-عبدالرحمٰن بن محمد ابن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، سعید بن عباس رازی صوفی، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کے عمل کی درستی چھ چیزوں سے پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے۔ دائمی تضرع وعاجزی اور اللہ تعالیٰ کی وعید کا خوف، دوم مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان رکھنا سوم لوگوں کے عیوب سے قطع نظر ہو کر اپنے عیوب کی تلاش میں رہنا، چہارم اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو لوگوں سے چھپائے اور اس کے عیب کو لوگوں میں نہ پھیلاتا پھرے چونکہ امید ہے کہ وہ معصیت سے رک جائے اور مفاسد کی اصلاح کرے، پنجم اپنے مسلمان بھائی کے کسی حقیر عمل پر مطلع ہو جائے تو اسے عظیم سمجھے ممکن ہے کہ وہ خود اسے بڑھا لے، ششم اسکا ساتھی اس کے پاس درستی واصلاح کو پا رہا ہو۔

۱۱۳۹۳-محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عید، محمد بن لیث، حامد لفاف، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس نے اللہ کی قدرت کی معرفت حاصل نہ کی اس نے اللہ کو نہیں پہچانا، ان نے پوچھا اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کی قدرت کے اعتبار سے کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ فرمایا: بندے کو معرفت ہو کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے، لہٰذا بندے کے پاس کوئی چیز ہو جسے وہ ترجیح دیتا ہو وہ دوسروں کو دیدے، جب اس کے پاس کچھ نہ ہو تب بھی وہ دوسروں کو عطا کرنے والا ہو، فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے وہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور لوگوں نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور ان دونوں میں سے کس پر اس کا اعتماد وبھروسہ پختہ ہے۔

۱۱۳۹۴-محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابوطیب عباس بن احمد شاشی، ابوعقیل اصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعلی شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: زھد کے دس ابواب ہیں آدمی جب انھیں بجا لاتا ہے تب زاہد کہلاتا ہے اور اگر ان دس ابواب کی مخالفت کرتا ہو تو وہ متزھد ہے زاہد نہیں، متزھد وہ ہے جو زاہدین کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو اپنے دیکھنے، سننے، خشوع، قول وفعل، مدخل ومخرج، کھانے پینے، پہننے، سواری اور طمع کرنے میں اور حب دنیا اس کی ظاہری حالت کے خلاف اس کے قلب ودماغ میں رچی بسی ہو، تم اس کی رضامندی کو دنیا میں رغبت رکھنے والوں کی رضامندی کی طرح دیکھو، نیز متزھد کا حسد، اسکا مقصود، اسکی لمبی لمبی امیدیں، اسکا فخر وتکبر، سوء خلق، فضولیات میں اسکی گہری دلچسپی اس کے متزہد ہونے پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ وہ زاہد کے سے خشوع وخضوع سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ پس یہ صفات اختیار کرنے سے بچو، اور جب تم کسی کو آنے والی دس صفات کے ساتھ متصف دیکھو امید کرلو کہ وہ کسی زاہد کے طریق پر ہے، جب اسے نیکی خوش کرتی ہو اور برائی بے چین، تو نیکی کا کام اس نے کیا نہیں اس پر مدح سرائی اسے ناپسند ومکروہ لگتی ہو، رہی یہ بات کہ جب اس نے کہی ہی نہیں وہ اسے خنزیر کے گوشت کی طرح حرام سمجھتا ہو، جب وہ ان خصلتوں کو پہچان لے اپنے دن ورات اس کی مشغولیت میں صرف کرے، اس کی امیدیں کم ہوں قیامت کی پیشی کے بارے میں غمگین ہو، پس جب وہ اپنے آپ کو غیر مقصود میں مشغول کرے گا اس کا غم وحزن بڑھتا جائے گا، وہ سمجھ جائے گا کہ وہ فتنے میں پڑ گیا ہے، اس وقت جس نے اسکو اللہ کی اطاعت سے پھیر دیا ہے اسے ترک کر دے، اس سے اہل معرفت ایمان کی حلاوت پاتے ہیں، ان خصلتوں کو اپنا کر شیطان کی جماعت سے احتراز برتتا ہے۔ حتی کہ اہل معرفت کے نزدیک اللہ کا ذکر شھد سے زیادہ میٹھا ہوتا ہے، برف سے زیادہ ٹھنڈا، گرمیوں کے دنوں میں پیاسوں کو صاف خوشگوار ٹھنڈے پانی کی شفا دینے سے زیادہ شفایاب، نیز زاھدین کے پاس انھیں اٹھنا بیٹھنا زیادہ محبوب ہو بہ نسبت ان اقرباء کے جو انھیں دراھم ودنانیر سے نوازتے ہوں یہ سب ان کے دلوں میں ہو نہ کہ ان کی زبانوں کی حد تک ہو یہ کہ وہ اپنے

گناہوں پر روتا دھوتا ہو، جو عمل وہ کرتا ہو اس کے متعلق اسے شدید خوف ہو کہ شاید وہ قبول نہ ہو، لوگوں کے سامنے مسکراتا ہو ھشاش بشاش رہے یوں لگے گویا کہ وہ رغبت میں ہے ہراساں نہیں، یہ کہ مسلمانوں کے کسی ادنی فرد سے بھی اپنے آپ کو افضل و برتر نہ سمجھے جس میں بھی زہد کے یہ دس ابواب ہوں گے وہ زاہدین کی طریقت پر ہوگا پس میں امید کرتا ہوں کہ ان شاءاللہ وہ زاہدین کے رستہ پر چل پڑے گا۔

سات خصلتیں مذکورہ بالا خصلتوں کے بعد اور ہیں وہ یہ کہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع ہو جس میں سرمو برابر بھی تصنع اور بناوٹ نہ ہو، دلی رضامندی سے حق کے لئے خضوع ہو نہ کہ اضطرار و بے چینی سے، جسے معاشرت سے واسطہ پڑا ہو اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آنا بایں طور کہ یہ حسن معاشرت کسی لالچ و طمع کی خاطر نہ ہو، اہل دنیا سے اس طرح بھاگنا جس طرح جنگلی گدھا شیر سے بھاگتا ہے، ہر اس چیز سے عافیت طلب کرنا جس کے عقاب کا خوف ہو اور اس کے ثواب کی امید نہ ہو، گناہوں پر رونے والوں کے ساتھ مجالست کرنا، اپنے نفس اور لوگوں کے نفوس کے لئے رحمت طلب کرنا، اہل جہاں کو ظاہری مخاطب کرنا نہ کہ قلب مصمم سے اور موت، احوال قیامت اور شدائد کے بعد کچھ ہونے والا ہے اس سے بے خوف ہو، جب بندہ یہ سارے امور کرے گا وہ زاہدین کے طریق پر چل پڑے گا اور عبادت کی فضیلت پالے گا۔

۱۱۳۹۵-عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، سعید بن عباس، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: مومن بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے اور منافق بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے۔ مومن عبرت اور غور و فکر میں مشغول ہوتا ہے اور منافق حرص اور لمبی لمبی امیدیں باندھنے میں مشغول ہوتا ہے۔

ایک موقع پر شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کے دل پر چار پردے پڑے ہوتے ہیں جب مالدار ہو جائے خوش نہیں ہوتا اور جب اسے فقر و فاقہ پیش آتا ہے، غمزدہ نہیں ہوتا، ان دونوں معاملوں میں برابر سرابر رہتا ہے۔ پس وہ دونوں پردوں کو توڑ چکا، اب اس کے دل میں خیر و حکمت قرار نہیں پکڑتی حتی کہ اس میں یہ دو خصلتیں موجود ہوں، وہ یہ کہ بندہ فضول چیز اور فضول کلام چھوڑ نہ دے، جب وہ ایسا کرے گا اسکے دل میں حکمت داخل ہو جائے گی اور اس کی زبان سے حکمت کی گویائی ہوگی۔

حاتم اصم کہتے ہیں میں نے شقیق بلخی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ چار چیزوں نے بندوں پر امر آخرت کو چھپا دیا ہے۔ چنانچہ فقر و فاقہ کے خوف نے جہنم کے خوف کو ڈھانپ رکھا ہے، جو بات لوگ مجھ سے کہیں اس نے اللہ کے فرمان کو ڈھانپ رکھا ہے، دنیوی زندگی کی محبت نے آخرت کی محبت کو ڈھانپ رکھا ہے، دنیوی زندگی کی نعمتوں کی محبت، اسکے دھوکے، اس کی شھوات اور اس کی ظاہری حسن وخوبی نے آخرت کی نعمتوں کو ڈھانپ رکھا ہے۔

۱۱۳۹۶-ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو جائے گا اس وقت ذیل کی چار چیزوں سے زیادہ عجیب و غریب کوئی چیز نہیں ہوگی، حفاظت کے لئے شادی کرنا، گزارے کے لئے گھر، سنت کے مطابق ضیافت اور بدون طمع و ریا کے جہاد، غلبہ کے لئے شادی کرنے کی تفسیر یہ ہے کہ آدمی کو حرام میں پڑنے کا خوف ہو وہ شادی کرے، گزارے کے لئے گھر ہونے کی تفسیر یہ ہے کہ تم صرف اتنا گھر بناؤ جو تمھیں صرف گرمی و سردی سے بچائے، تم گھر میں میخ نہ ٹھونکو حتی کہ تمھیں میخ ٹھونکنے سے پہلے مہلت دیدی جائے حتی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہو جائے، اسی طرح ہر وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو اس پر پیش کرو ورنہ اس سے ڈرتا رہ، سنت کے مطابق ضیافت کرنے کی تفسیر یہ ہے کہ اپنے گھر میں اس آدمی کو داخل نہ کرو جو حلال سے شرماتا ہو بایں طور کہ تیرے گھر میں روٹی کے ٹکڑے ہوں تو اس آدمی کے آگے روٹی کے ٹکڑے بڑھانے سے شرماتا ہو، آثار میں منقول ہے کہ جو آدمی حلال سے نہ شرماتا ہو اس کے اخراجات کی مشقت ہلکی پھلکی ہوتی ہے اور اس کی تکبر کی کمی

ہوتی ہے اور جو حلال سے شرماتا ہو وہ متکبر ہے۔

۱۱۳۹۷- محمد بن حسین بن موسی، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبد، محمد بن لیث، حامد، حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو نعمت سے نکل کر قلت میں پہنچ گیا اور قلت اس کے نزدیک باعث عظمت نہیں اسے دو طرح کے غم لاحق ہوں گے۔ ایک غم دنیا میں اور دوسرا غم آخرت میں اور جو نعمت سے نکل کر قلت میں پڑ گیا درآں حالیکہ قلت اس کے نزدیک عظمت والی شے ہے اسے دو طرح کی فرحتیں حاصل ہوں گی ایک فرحت دنیا میں اور دوسری فرحت آخرت میں۔

۱۱۳۹۸- محمد بن احمد بن محمد، عباس بن احمد شاشی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے اپنے جلساء سے فرمایا مجھے بتلاؤ اگر تم آج مر جاؤ کیا اللہ تعالیٰ تم سے آنے والے کل کی نماز کا مطالبہ کرے گا؟ کہنے لگے: نہیں فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ تم سے آئندہ کل کی نماز کا مطالبہ نہیں کرے گا پس تم بھی آئندہ کل کا رزق اللہ تعالیٰ سے طلب نہ کرو کیا بعید ہے کہ تم آئندہ کل تک پہنچو ہی نہیں حاتم کہتے ہیں میں نے شقیق رحمہ اللہ کو فرماتے سنا علم کے ساتھ عمل میں داخل ہونا، صبر کے ساتھ عمل میں ثابت قدم رہنا اور اخلاص کے ساتھ تسلیم و رضا امور عظیمہ ہیں سو جو علم میں عمل کے ساتھ داخل نہ ہو وہ جاہل ہے۔

۱۱۳۹۹- عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، سعید بن عباس عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر چیز کا ایک حسن ہوتا ہے اور اطاعت کا حسن چار چیزوں میں ہے، جب بندہ اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت میں مصروف دیکھے اپنے آپ سے کہے، یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور اس نے مجھے اطاعت عطا کر کے میرے اوپر احسان عظیم کیا ہے جب بندے کو اس چیز کا علم ہو جائے گا وہ عجب میں نہیں پڑے گا اور اسکا عمل ثواب کے ساتھ معلق ہو جائے گا، جب اسکا دل ثواب کے ساتھ معلق ہو جائے گا اس سے ریاکاری کا توڑ ہو جائے گا چونکہ وہ عمل اس لئے کرتا ہے تاکہ اسے ثواب ملے، پھر جب اس کے دل میں شیطان وسوسے پیدا کرے گا بندہ فوراً کہے گا، میں عمل ثواب کے لئے کر رہا ہوں جسکا من جانب اللہ مجھے انتظار ہے ایسا کرنے سے وہ شیطان پر غلبہ پالیگا اور جب وہ ثواب کے ارادے سے عمل کرے گا لوگوں سے طمع، مدح سرائی اور ثنا ٹوٹ جائے گی، طمع کی تفسیر یہ ہے اپنے رب کو بھول جانا جب اللہ کو بندہ بھول جاتا ہے اپنی تمام تر امیدیں لوگوں سے وابستہ کر لیتا ہے وہ اس وقت سمجھدار ہے مگر وہ ایسا آدمی ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ اشیاء حاصل کرنا چاہتا ہے، شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: غور کر لو جب تم صبح کرو تمہارا مقصد مخلوق کی رضا اور ناراضی نہ ہو، تیرا خوف بجز ان گناہوں کے نہ ہو جو تو نے پہلے کر دیے ہیں، حتی کہ تجھے ان میں زیادتی کی جرأت نہ ہو، تیری تیاری صرف موت کے لئے ہو، جب تیری تیاری موت کے لئے ہوگی اس وقت اگر تیرے سامنے دنیا کی رونقیں لا کر ڈال دی جائیں تو ان میں رغبت نہیں کرے گا۔

۱۱۴۰۰- ابوبکر احمد بن محمد وراق، عباس بن احمد شاشی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس میں اللہ کا خوف زیادہ ہوگا وہ اللہ کے نزدیک قریب تر زاہدین میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔ اس کا عمل سب سے اچھا ہوگا اللہ کے پاس موجود چیز میں زیادہ رغبت کرنے والا افضل ترین زاہد ہے، زاہدین میں زیادہ اکرام والا وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہو، زاہدین میں افضل وہ ہے جو ان میں اپنے نفس کے اعتبار سے زیادہ سخی ہو اور دل کے اعتبار سے زیادہ سلامتی والا ہو، جس زاہد کا یقین سب سے زیادہ ہوگا وہ کامل ترین زاہد ہے۔

احمد بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے شقیق رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہد میں قال و قیل اور ماکان و مایکون کی بجائے اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر بھروسہ کرتا ہے۔

لای یوم اجلت لیوم الفصل وما ادراک مایوم الفصل، ویل یومئذ للمکذبین (مرسلات / ۱۲، ۱۵)

کس دن کے لئے ان سب کو موخر کیا گیا ہے، فیصلے کے دن کے لئے اور تجھے کیا معلوم فیصلے کا دن کیا ہے، اس دن جھٹلانے

والوں کے لئے خرابی ہے۔

جس دن کہا جاوے گا اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا (اسراء۔ ۱۴) اپنے نامہ اعمال کو پڑھ یہ کافی ہے تیرے لئے آج کے دن حساب وکتاب کرنے والی۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے ذیل کے ارشاد کے متعلق فرمایا:

"کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیباً" ہر آدمی کا ایک قلادہ (پہناوا) ہوتا ہے جس پر اس کا حساب وکتاب لکھا ہوتا ہے جب وہ مرجاتا ہے قلادہ لپیٹ کر اس کے گلے میں ڈال دیا جاتا ہے پھر جب اسے دوبارہ زندہ کیا جاتا ہے وہ قلادہ کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے، اور اس وقت کہا جاتا ہے "اقرأ کتابک کفیٰ بنفسک الیوم" اے ابن آدم تحقیق تیرے رب نے تیرے ساتھ فی الواقع عدل کیا ہے چونکہ اس نے تیرے اپنے نفس کا تجھے حساب لینے والا مقرر کیا ہے، اے ابن آدم! اس کے متعلق عقلمندی سے کام لے اگر گمراہ ہو۔ گیا تو نجات نہیں پائے گا۔

شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اس قلادے کی حقیقت پہچان لی، وہ ان شاء اللہ کامیاب ہوا، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا سے کنارہ کشی کرنے والا اور دنیا میں رغبت کرنے والا دونوں ان دو آدمیوں کی طرح ہیں کہ ایک مشرق جانا چاہتا ہو اور دوسرا مغرب، کیا وہ دونوں ایک نقطہ پر جمع ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ دونوں کی منزل مخالف سمت میں ہے اور ان دونوں کا مقصد وخواہش الگ الگ ہے، دنیا میں رغبت کرنے والے کی دعایوں ہوتی ہے، اے اللہ! مجھے مال کثیر عطا فرما مجھے اولاد اور خیر کثیر سے نواز، میرے دشمنوں کے خلاف میری مدد فرما، ان کی شرور، حدود بغض اور ان کے فتنہ وآفت کو مجھ سے دور کردے، جبکہ زاہد کی دعایوں ہوتی ہے "اے اللہ! مجھے خوف کرنے والوں کا علم، عاملین کا خوف، متوکلین کا یقین، یقین کرنے والوں کا توکل، صابرین کا شکر، شاکرین کا صبر، مغلوب الحال لوگوں کی فروتنی وعاجزی، عاجزی کرنے والوں کی انابت اور صادقین کا زہد عطا فرمایا اور مجھے زندہ شھداء کے ساتھ لاحق کردے آمین یارب العالمین۔

یہ ہے زاہد کی دعا کیا دنیا میں رغبت کرنے والے کی دعا کے کسی حصہ کو بھی شامل ہے؟ بخدا! نہیں، یہ رستہ الگ وہ رستہ الگ دونوں میں بعد المشرقین ہے۔

۱۱۴۰۱- عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ، سعید بن عباس، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مومن کی مثال اس مالی کی سی ہے جو اپنے باغ میں درخت کاشت کرتا ہے اور اسے ہمہ وقت کانٹوں کا خوف دامن گیر رہتا ہے، منافق کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو کانٹے کاشت کرے اور پھر پھلوں اور کھجوروں کی امیدیں لگائے بیٹھا ہو، افسوس صد افسوس، جو اچھائی کرتا ہے اسے بدلہ بھی اللہ تعالیٰ اچھائی کی صورت میں عطا فرماتا ہے۔ ابرار فجار کی جگہ پر نہیں اتارے جائیں گے۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی سارے کا سارا علم لکھ لے وہ اپنے علم سے نفع نہیں اٹھائے گا جب تک اس میں دو خصلتیں نہ ہوں، اس کا فعل فکرمندی اور عبرت حاصل کرنا ہو، اس کا قلب فکرمندی کے لئے فارغ ہو اور اس کی آنکھیں عبرت حاصل کرنے کے لئے فارغ ہوں، چنانچہ جب بھی کوئی دنیاوی چیز دیکھے وہ اس کے لئے عبرت ہو، مومن بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے اور منافق بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے، چنانچہ مومن فکرمندی اور عبرت حاصل کرنے میں مشغول رہتا ہے اور منافق حرص ودنیا داری کی امیدوں میں۔

ایک موقع پر شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: چار چیزوں کا تعلق استقامت سے ہے، کسی شدت کے پیش آنے کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے امر کو نہ چھوڑے، دنیاوی چیز کے پیش آنے پر بھی اللہ کے امر کو نہ چھوڑے، کسی کی ناجائز خواہش پر عمل نہ کرے اور نہ اپنی

خواہش نفس پر عمل کرے۔ اسے چاہیے کہ کتاب وسنت پر عمل کرتا رہے۔

ایک دوسرے موقع پر شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس بندے نے اپنے دل ودماغ کو اللہ سے اور اس کی کاریگری اور اس پر کئے ہوئے احسان میں فکرمندی سے غافل رکھا، پھر مر گیا تو وہ نافرمان ہو کر مرا، چونکہ بندے کے لئے ضروری ہے کہ اسکا دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا ہو اور یوں کہتا ہو، اے میرے رب مجھے ایمان کی دولت سے مالا مال کر دے۔ مجھے آزمائشوں سے عافیت عطا فرما، میرے عیوب کا پردہ فرما، مجھے عافیت عطا فرما اور اپنی نعمتوں کی مجھ پر موسلا دھار بارش برسادے، پس بندہ ہمیشہ اللہ کی اس پر کی ہوئی نعمتوں کے بارے میں متفکر رہے، پس اللہ تعالیٰ کے احسان کے متعلق فکرمندی شکر ہے اور اس سے غفلت سہو اور ناشکری ہے۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: ہرگز ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو مال حرص سے جمع کرتے ہیں، پھر اس کے متعلق شک کے ساتھ گمان رکھتے ہیں اور اسے ریاکاری میں خرچ کرتے ہیں۔ پس ایسوں کی قیامت کے دن حساب وکتاب میں دار وگیری کی جائے گی اور اگر اللہ تعالیٰ نے اسے معاف نہ کیا عقاب وعذاب بھی اسے دے گا۔

۱۱۴۰۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن سعید بلخی، سعید بلخی، محمد بن عبید، محمد بن لیث، حامد، حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی غلو کے گرد گھومتا ہے وہ جہنم کی آگ کے گرد گھومتا ہے اور جو شبہات کے گرد گھومتا ہے وہ جنت میں درجات کے گرد گھومتا ہے تاکہ انھیں کھائے اور دنیا میں کم کر دے۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کوئی چیز بجز مہمان کے محبوب نہیں چونکہ اسکا رزق اور اس کے اخراجات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہیں اور اس کا اجر بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ فرمایا اغنیاء سے دور رہو کیونکہ تم اپنے دل کو ان کے ساتھ معلق کر لو گے اور تم ان میں طمع کرو گے گویا فی الواقع تم نے انھیں اپنا رب بنا لیا اور تم اللہ تعالیٰ سے الگ تھلگ ہو گئے۔

مسانید شقیق بلخی رحمہ اللہ

شقیق بلخی رحمہ اللہ نے محدثین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۱۴۰۳- ابو قاسم زید بن علی بن ابو بلال، علی بن مھرویہ، یوسف بن حمدان، ابو سعید بلخی، شقیق بن ابراہیم زاھد، عباد بن کثیر، ابو زبیر جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرایرے غیرے کے پاس مت بیٹھو بجز اس عالم کے جو تمھیں پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلاتا ہو، شک سے یقین کی طرف، عداوت سے خیر خواہی کی طرف، تکبر سے تواضع کی طرف، ریاکاری سے اخلاص کی طرف اور رغبت سے رھبت کی طرف۔[1]

ابو سعید کا نام محمد بن عمرو بن حجر ہے یہ حدیث احمد بن عبداللہ سے بھی شقیق نے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۴۰۴- ابو سعید عبدالرحمن بن محمد بن محمد ادریس، احمد بن نصر اعمش بخاری، سعید بن محمود، عبداللہ بن محمد انصاری، احمد بن عبداللہ، شقیق بن ابراہیم زاہد، عباد بن کثیر کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا بمثلہ مروی ہے۔

یہی حدیث یحیٰ بن خالد مھلبی نے شقیق رحمہ اللہ سے روایت کی ہے اور انھوں نے احمد بن عبداللہ اور ابو سعید دونوں کی مخالفت کی ہے۔

۱۱۴۰۵- عبدالرحمن بن محمد بن محمد، محمد بن فضل قاضی سمرقند، محمد بن زکریا فارسی، محمد بن خالد، شقیق، عباد، ابان، انسؓ کے سلسلہ سند سے نبی

۱۔ تاریخ بغداد ۳۱۲/۴، والفوائد المجموعة ۲۷۸. وتنزيه الشريعة ۲۵۶/۱. واتحاف السادة المتقين ۳۶۷/۱. واللآلئ المصنوعة ۱۱۰/۱. والموضوعات ۲۵۷/۱.

ﷺ کی حدیث مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

یہ حدیث فی الواقع کلام ہے جس کی عموماً شقیق بلخی رحمہ اللہ اپنے مریدین اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، راویوں کو حدیث ہونے کا وہم ہو گیا اور اسے مرفوعاً و مسنداً روایت کرنے لگے۔

۱۱۴۰۶-ابو یعلیٰ حسین بن محمد زبیری، محمد بن محمد بن علی طوسی، ابو نصر احمد بن احید بلخی، ابو صالح مسلم بن عبدالرحمٰن مستملی، عمر بن ھارون، ابو علی شقیق بن ابراہیم زاہد، عباد بن کثیر، ابو زبیر کے سلسلہ سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہرگز تم میں سے کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے پھر وہ اس سے وضو کریگا۔[۱]

۱۱۴۰۷-سعید بن محمد بن احمد بن ابراہیم ابو محمد، خلف بن مفضل بلخی، محمد بن حمدان (بلخ میں یہ حدیث سنائی) ابو بکر محمد بن ابان مستملی وکیع، شقیق بن ابراہیم بن زاہد، (ان کی کنیت ابو علی ہے) اسرائیل بن یونس، ثویر بن ابو فاختہ نے اپنی والدہ سے حدیث روایت کی ہے کہ ولید بن عتبہ نے نماز میں تکبیروں میں کی کردی عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے۔ لوگوں نے تکبیروں میں کی کی اللہ ان میں کمی لائے جبکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ جب بھی رکوع کرتے تکبیر کہتے۔ جب بھی سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور جب بھی اوپر اٹھتے تکبیر کہتے تھے۔

۱۱۴۰۸-سعید بن محمد، خلف بن فضل، محمد بن حمدان، محمد بن ابان، شقیق، اسرائیل، ثویر، عبداللہ بن زبیرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۱۴۰۹-محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی، منصور بن احمد بن حمید معدل، حسین داؤد، شقیق بن ابراہیم، ابو ھاشم ایلی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو برابر کھڑا رہے گا تاوقتیکہ تجھ سے چار چیزوں کے متعلق سوال نہ کیا جائے۔ تیری عمر کے متعلق کہ کس مصروفیت میں تو نے اپنی عمر فنا کی۔ تیرے جسم کے متعلق کہ تو نے اپنا جسم کس کام میں بوسیدہ کیا۔ تیرے مال کے متعلق کہ تو نے مال کہاں سے کمایا اور اور پھر اسے کہاں خرچ کیا۔[۲] (چوتھی چیز کا ذکر غالباً راوی سے رہ گیا ہے)۔

(۲۹۶) حاتم اصم رحمہ اللہ

(اولیاء کرام میں سے ایک ہمیشہ رہنے والی آخرت کو ترجیح دینے والے، لازمی اور ضروری امر کو اپنی گرفت میں لینے والے ابو عبدالرحمٰن حاتم اصم رحمہ اللہ بھی ہیں ساری زندگی توکل کیا، سکون پایا یقین کیا ثابت قدمی دکھلائی۔

بعض صوفیاء کا قول ہے کہ شکوک سے دوری اور سلوک میں کمال درجے کی احتیاط تصوف ہے۔

۱۱۴۱۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسین، حلبی، محمد بن ابو عمران، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کے مریدین میں سے تھے، ایک مرتبہ ان سے کسی نے سوال کیا کہ توکل کے بارے میں آپ نے اس امر کی بنیاد کس چیز پر رکھی؟ انھوں نے جواب دیا: چار چیزوں پر وہ یہ کہ میں جانتا ہوں جو رزق میرے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے وہ کسی اور کو نہیں مل سکتا، اس سے میرے نفس کو اطمینان مل گیا۔ میں نے یقین کرلیا کہ حق اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے غائب نہیں ہوسکتا پس مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آجاتی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۶۹. وصحیح مسلم، کتاب الطهارة باب ۲۸. ۹۵، ۹۶، ۳۴۶. وصحیح ابن خزیمة ۶۶. وسنن ابی داؤد ۷۰. وفتح الباری ۱/۳۴۶. ومسند الامام أحمد ۲/۲۵۹.

۲۔ سنن الترمذی ۲۴۱۶، ۲۴۱۷. وسنن الدارمی ۱/۱۳۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۰۲. والصغیر ۱/۲۶۹. ومجمع الزوائد ۱۰/۳۴۶. والاحادیث الصحیحة ۹۴۶. وکشف الخفا ۲/۵۳۰.

۱۱۴۱۱-محمد بن احمد بن محمد بن یعقوب، عباس ابن احمد شاشی، ابوعقیب اصافی، احمد بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حاتم رحمہ اللہ (شقیق بلخی رحمہ اللہ کے غلام) سے پوچھا گیا آپ نے کس چیز پر اپنے علم کی بنیاد رکھی ہے؟ جواب دیا چار چیزوں پر، اس فریضے پر جسکو میرے سواء کوئی نہیں ادا کرسکتا، سومیں اس کی ادائیگی میں مشغول ہو جاتا ہوں میں نے یقین کرلیا کہ جو رزق میرے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے وہ مجھ سے تجاوز کر کے دوسرے کو نہیں مل سکتا۔ پس میں نے اس پر اعتماد کرلیا، میں نے یقین کرلیا کہ میں پلک جھپکنے کے بقدر بھی اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے غائب نہیں ہوسکتا، پس مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آنے لگی اور میں نے یقین کرلیا کہ میری موت کی اجل مقرر ہے وہ میری طرف بڑھ رہی ہے اور میں اس کی طرف بڑھتا جا رہا ہوں۔

۱۱۴۱۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن موسیٰ، ابوخلیفہ، ریاشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رشید سے کہا گیا کہ حاتم اصم لوگوں سے علیحدگی اختیار کر کے تیس سال سے ایک معمولی سے قبہ میں مقیم ہیں اور امور دنیا میں وہ لوگوں کے ذرہ برابر بھی محتاج نہیں نیز وہ لوگوں سے بات بھی نہیں کرتے بجز اس مسئلہ کے جس کا جواب لینے کے سواء ان کے لئے کوئی چارہ کار نہیں شاید ان کی عقل میں التباس آ گیا ہو، اور کہا گیا ہے کہ وہ کمال درجے کی عقل و دانش کے مالک ہیں، رشید نے کہا میں ان کا عنقریب امتحان لوں گا، چنانچہ رشید نے چار آدمی محمد بن الحسن، کسائی، عمرو بن بحر اور ایک اور آدمی (میرا خیال ہے وہ اصمعی تھے) ان کے امتحان کے لئے بلائے۔ چنانچہ یہ چاروں آ کر حاتم کے قبہ (خیمہ) کے نیچے کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک نے آواز دی یا حاتم یا حاتم لیکن حاتم رحمہ اللہ نے انھیں جواب نہ دیا حتی کہ کہا گیا، آپ کو آپکے معبود کی قسم ہے ہماری آواز کا جواب دیجئے۔ چنانچہ انھوں نے قبہ سے سر باہر نکالا اور فرمایا: اے اہل حیرہ یہ قسم یا تو مومن کافر کے لئے اٹھاتا ہے یا کافر مومن کے لئے بھلا تم نے مجھے کیوں معبود کے ساتھ خاص کیا اپنے علاوہ؟ لیکن حق تمھاری زبانوں پر جاری ہو گیا ہے چونکہ تم رشید کی عبادت میں مشغول رہتے ہو اور تم نے اللہ کی اطاعت سے روگردانی کی ہے، ایک نے کہا آپ کو کیسے پتا چلا کہ ہم رشید کے خدام ہیں؟ فرمایا: آدمی دنیا پر راضی نہ ہو مگر تمھاری جیسی حالت سے وہ اپنے مطلب ومقصد سے پھسل کر اس آدمی کے قصد کی طرف نہیں جاتا جسکی وہ خبر نہ رکھتا ہو، عمرو بن بحر نے ان سے کہا: آپ لوگوں سے کنارہ کش کیوں ہو گئے حالانکہ ان میں متعلم بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قدرت رکھتے ہیں؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا لیکن ان میں ایسے ظالم بادشاہ بھی ہیں جو ہمیں ہمارے دین کے متعلق آزمائشوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا ایسی ہمہ لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا اولیٰ وافضل ہے، اس نے پھر پوچھا: آپ نے عزلت وتنہائی کو کیوں ترجیح دی اور آپ نے اپنے معاملے کو کیسے ثابت قدم رکھا؟ فرمایا: میں نے یقین کرلیا کہ رزق قلیل میری کفایت کر رہا ہے لہٰذا میں نے طلب رزق میں حرکت وسعی کو کم کر دیا، میں نے یقین کرلیا کہ میرا فریضہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتا جب تک میں خود اسے ادا نہ کرلوں لہٰذا میں اس کی ادائیگی میں مشغول ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ میری موت کا ایک وقت مقرر ہے وہ لازماً میری طرف آنا چاہتا ہے لہٰذا میں اسکے انتظار میں لگ گیا اور میں اپنے خالق باری تعالیٰ کی آنکھ سے لحہ بھر کے لئے بھی غائب نہیں ہوسکتا، لہٰذا میں اس سے حیاء محسوس کرتا ہوں کہ میں اس کے واجب کردہ امور سے ہٹ کر کسی اور کام میں مشغول ہو جاؤں، پھر حاتم رحمہ اللہ نے قبے کا دروازہ بند کرلیا اور قسم اٹھائی کہ میں ان لوگوں سے بات نہیں کروں گا، چنانچہ وہ چاروں رشید کے پاس واپس لوٹ گئے اور بڑے جزم ویقین سے انھوں نے کہا کہ حاتم رحمہ اللہ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں۔

۱۱۴۱۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، علوان بن حسین ربعی، رباح بن ھرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عصام بن یوسف حاتم رحمہ اللہ کے پاس سے گزرے وہ اپنی مجلس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ عصام کہنے لگے: اے حاتم کیا آپ اچھی طرح سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا جی ہاں، پوچھا آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں اللہ کے امر سے کھڑا ہوتا ہوں، حیثیت سے

چلتا ہوں، نیت کر کے نماز میں داخل ہو جاتا ہوں، اللہ کی عظمت کی تکبیر کہتا ہوں، ترتیل اور فکر مندی سے قرأت کرتا ہوں، خشوع وخضوع سے رکوع کرتا ہوں، تواضع کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، اہتمام کے ساتھ تشہد کے لئے بیٹھتا ہوں اچھی طرح سنت کے مطابق نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجتا ہوں اور آخر میں اخلاص کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، نماز سے جب فارغ ہو کر واپس لوٹتا ہوں دل میں خوف رکھتا ہوں کہ شاید میری نماز قبول نہ ہو نیز تا موت جد وجہد کوشش کے ساتھ نماز کی پابندی کروں گا، عصام کہنے لگے باتیں کیجئے آپ اچھی طرح نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔

۱۱۴۱۴-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ سے فرماتے تھے: جس نے صبح کی درآں حالیکہ اس نے چار اشیاء میں استقامت دکھلائی، وہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں اپنے دن رات گزارتا ہے، اول اللہ تعالیٰ پر اعتماد پھر توکل پھر اخلاص اور پھر معرفت مذکورہ تمام اشیاء معرفت سے تمام ہوتی ہیں۔

۱۱۴۱۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبد، محمد بن لیث، حامد لفاف۔ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے تھے، تین جگہوں میں اپنے نفس کو ہوشیار رکھو، جب تم علم رکھتے ہو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نظر تمھارے اوپر ہے، جب بات کرو دیکھ لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کو تیرے بارے میں علم ہے۔

۱۱۴۱۶-محمد بن حسین، سعید بن احمد، احمد بلخی، محمد بن عبد، محمد بن لیث، حامد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جس نے تین چیزوں کا تین چیزوں کے بغیر دعویٰ کیا وہ جھوٹا کذاب ہے جس نے بغیر تقویٰ کے اللہ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے جس نے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کے رستے میں خرچ کرنے کے بغیر جنت کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے اور جس نے بدون محبت کے فقراء نبی ﷺ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ بھی کذاب ہے۔

۱۱۴۱۷-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد، ابوتراب زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حاتم اصم رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھنے لگا، اے ابو عبدالرحمٰن، زھد کا اعلیٰ ترین درجہ، متوسط درجہ اور آخری درجہ کون سا ہے حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ پر اعتماد زہد کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ صبر زہد کا متوسط درجہ ہے اور توکل زہد کا آخری درجہ ہے۔

حاتم رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا: میں لوگوں کو تین چیزوں کو دعوت دیتا ہوں: معرفت، اللہ پر اعتماد اور توکل علی اللہ کی، رہی بات معرفت قضاء کی سو وہ یہ ہے کہ تو جانتا ہو کہ قضاء اللہ تعالیٰ کا عدل ہے، جب تجھے یہ یقین حاصل ہوگا پھر تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو لوگوں سے شکایت کرے یا تو غمزدہ ہو یا تو ناراضی کا اظہار کرے، لیکن تیرے لئے مناسب ہے کہ تو ہر حال میں راضی رہے اور صبر کرے، رہی بات اعتماد کی سو وہ لوگوں سے مایوس ہونے کا نام ہے، ناامیدی کی علامت یہ ہے کہ تو قضاء کو لوگوں کی پہنچ سے بالاتر سمجھے جب تو ایسا کرے گا راحت پائے گا، اگر تو نے لوگوں کی پہنچ سے قضاء کو بالاتر نہ سمجھا پھر لوگوں کے سامنے اپنے اوپر مزین کریگا اور بناوٹ سے کام لے گا، جب تو ایسا کرے گا اس وقت بہت بڑی آزمائش میں تو گرفتار ہو جائیگا، تو نے ان پر موت کا بار رکھ دیا فی الواقع تو نے ان پر رحم کیا اور ان سے مایوسی دکھلائی۔

رہی بات توکل کی سو وہ اطمینان قلب ہے اللہ کے موجود ہونے پر، جب تم اللہ پر توکل کرلو گے تم بے نیاز ہو گئے اور کبھی بھی محتاج نہیں ہوگے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا زہد اسم ہے اور زاہد آدمی ہے اور زہد کے تین رستے ہیں، معرفت کے ساتھ صبر ہو، توکل پر استقامت ہو اور عطاء پر رضا مندی ہو، معرفت کے ساتھ صبر ہونے کی تفسیر یہ ہے کہ جب تمھارے اوپر کوئی شدت نازل ہو تم قلب حیم سے یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں دیکھ رہا ہے۔ صبر کرو اور اس آزمائش کو عنداللہ باعث اجر وثواب سمجھو، صبر کے ثواب کی معرفت یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو صبر کے رستے میں ہمہ وقت تیار رکھو، اور تم علم رکھتے ہو کہ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اور وقت دو قسم پر ہے یا تو ابھی

مہلت ملی ہوئی ہے یا موت کا وقت آن پہنچا، جب تمہیں ان دو چیزوں کی معرفت حاصل ہوگی اس وقت تم عارف وصابر ہو گے، توکل پر استقامت دکھانے کی تفسیر یہ ہے کہ توکل زبان سے اقرار دل سے تصدیق کرنا ہے جب تو اقرار کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے رازق ہونے کی تصدیق کرے گا پس یہ استقامت ہے۔ استقامت دو معنوں میں ہے تو جانتا ہو کہ ایک چیز تیرے لئے ہے اور ایک چیز تیرے غیر کے لئے ہے اور ہر وہ چیز جو تیرے لئے ہے تو تجھ سے چوک نہیں سکتی اور جو چیز تیرے غیر کے لئے ہے اسے تو کسی حیلے سے بھی نہیں پا سکتا، جو چیز تجھے ملنے والی ہے وہ کسی صورت تجھ سے خطا نہیں ہو سکتی پھر تو اللہ پر اعتماد کرے اور صبر سے کام لے، اور جب تجھے یقین ہے کہ غیر کے رزق کو تو کسی صورت نہیں پا سکتا پھر اس کے حصول کی طمع کیوں کرتا ہے، ان دو چیزوں کے صدق کی علامت یہ ہے کہ تو معروض (جو تجھے حکم ہے) میں مشغول رہے، رہی بات عطا پر راضی رہنے کی وہ دو بنیاد پر ہوتی ہے ایک عطاء جسکی تجھے خواہش ہے اس پر شکر کرنا تیرے اوپر واجب ہے، رہی بات اس عطاء کی جسکی تجھے خواہش نہیں تیرے لئے اس کے متعلق راضی رہنا اور صبر کرنا واجب ہے۔

۱۱۴۱۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمۃ اللہ نے فرمایا: ریا کی تین قسمیں ہیں ایک قسم باطن کی ہے اور دو ظاہر کی، ظاہر کی دو صورتیں ہیں کہ اسراف اور فساد میں یقیناً تیرے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ تو ان دونوں کو ریا سمجھتا ہو چونکہ دین میں اسراف اور فساد جائز نہیں، باطن کی صورت یہ ہے کہ جب تم کسی آدمی کو صوم وصلوٰۃ کا پابند دیکھو اس پر ریا کاری کا شبہ مت کرو چونکہ تمہارے لئے اس پر ریا کاری کا حکم لگانا بہر صورت ناجائز ہے چونکہ ہر چیز محض اس کے باطن سے تعلق رکھتی ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا حاتم رحمۃ اللہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ دو چیزوں میں سے کونسی چیز لوگوں پر زیادہ بھاری ہے عجب سے بچنا ریا کاری سے بچنا؟ چنانچہ عجب تجھ میں داخل ہے اور ریا کاری تجھ پر داخل ہونا چاہتی ہے، پس معلوم ہوا عجب ریا کاری سے زیادہ سخت ہے، ان دونوں کی مثال یہ ہے کہ تیرے ساتھ گھر میں ایک باؤلا کتا ہو اور ایک دوسرا کتا گھر کے باہر کھڑا ہو، بتلاؤ ان دونوں میں سے کون سا زیادہ سخت ہے؟ جو کتا آپ کے ساتھ گھر میں داخل ہے یا وہ جو باہر کھڑا ہے، لامحالہ داخل زیادہ سخت ہے پس سمجھ لو داخل کتا عجب (اپنے آپ پر اترانا) ہے اور باہر کھڑا ہونے والا کتا ریا کاری ہے۔

۱۱۴۱۹-احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابوعاصم، ابوتراب زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ شقیق رحمۃ اللہ نے مجھے فرمایا: لوگوں کی محبت اتنی اختیار کرو جتنی تم آگ کی صحبت اختیار کرتے ہو پس آگ کی منفعت حاصل کرلو اور ساتھ ساتھ ڈرتے بھی رہو کہ کہیں تمہیں جلا نہ دے۔

۱۱۴۲۰-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمۃ اللہ نے فرمایا: حزن کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں حزن کی ایک صورت تیرے حق میں ہے اور دوسری صورت تیرے خلاف، حزن کی جو صورت تیرے خلاف ہے وہ یہ کہ امور دنیا میں سے کسی امر کے فوت ہو جانے پر تو حزن کرے سو یہ محض دنیا کے لئے حزن کرنا ہے، اور اگر امور آخرت میں سے کوئی امر تجھ سے فوت ہو جائے اس پر تو حزن کرے، یہ حزن آخرت کے لئے ہے جو تیرے لئے مفید ہے، اس کی تفسیر یہ ہے کہ جب تمہارے پاس دو درہم ہوں وہ تجھ سے کہیں گم ہو جائیں ان کے گم ہونے پر تجھے حزن وملال ہو پس یہ محض دنیا کے لئے حزن ہے، اور اگر تجھ سے ذات غیبت یا حسد یا کوئی اور چیز جس پر تجھے حزن وملال ہو وہ تجھ سے نکل جائے اس پر تو حزن کرے یہ حزن تیرے حق میں ہے اور تیرے لئے مفید ہے۔

۱۱۴۲۱-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمۃ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی آدمی میں تین خصلتیں دیکھو اس کے لئے سچائی کی گواہی دو، جب وہ دراہم ودنانیر سے محبت نہ کرتا ہو اور ان دو خشک روٹیوں سے اپنے دل کو تسلی دیتا ہو، اور اپنے دل کو لوگوں سے الگ رکھتا ہو، حاتم رحمۃ اللہ نے فرمایا: جب تم دراہم اللہ تعالیٰ کے رستہ میں صدقہ کرو تب تیرے لئے پانچ چیزیں

مناسب ہیں، ایک یہ کہ تیرے لئے مناسب نہیں دے کم اور پھر طلب زیادہ کرے، تیرے لئے یہ بھی مناسب نہیں کہ تو لوگوں کو ملامت سے عطا کرے، تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو اپنے ساتھی پر احسان کرے، مناسب نہیں کہ تیرے پاس دو درہم ہوں ایک ان میں سے صدقہ کردے اور دوسرے کو اپنے پاس رکھ دے اور اس پر تو اعتماد کرے، تیرے لئے یہ بھی اچھا نہیں کہ تو اس لئے عطا کرتا ہو تا کہ تیری تعریفیں کی جائیں۔

حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس کا ایک گھر ہو جس میں اس کی ڈھیر ساری بکریاں ہوں اور اس گھر کے پانچ دروازے ہوں اور گھر کے باہر ایک بھیڑیا چکر کاٹ رہا ہو، اگر تو نے چار دروازے بند کردیے اور پانچواں چوپٹ کھلا رہنے دیا لامحالہ اس سے بھیڑیا داخل ہو کر تمام بکریوں کو ہلاک کردے گا، اسی طرح جب تو نے صدقہ کیا اور پھر تو مذکورہ بالا پانچ چیزوں میں سے ایک کو چھوڑ دے فی الواقع تو نے اپنا صدقہ باطل کردیا۔

۱۱۴۲۲-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: توبہ یہ ہے کہ تمھیں غفلت پر تنبیہ ہو جائے، تمھیں اپنے گناہ یاد آجائیں، تم اللہ کے لطف و کرم، حلم اور پردہ پوشی کو یاد کرنے لگو، جب تم گناہ کرتے ہو تو زمین و آسمان سے بے خوف نہیں رہ سکتا کہ وہ تجھے اچکیں نہیں، پس جب تم اللہ تعالیٰ کے حکم کو دیکھ لیتے ہو اس وقت گناہوں سے رجوع کرنا چاہتے ہو جبکہ اب رجوع کرنا ایسا ہی محال و ناممکن ہے جیسے دودھ کا تھنوں میں واپس لوٹنا، توبہ کرنے والے کا فعل چار چیزوں میں ہے کہ تو اپنی زبان غیبت، جھوٹ، حسد اور بیہودہ گوئی سے محفوظ رکھے، دوم یہ کہ تو بھرے دوستوں کے میل جول کو ترک کردے، سوم یہ کہ جب تجھے کوئی گناہ کیا ہو یاد آجائے فوراً اللہ سے حیاء محسوس کرے، چہارم یہ کہ تو موت کی تیاری کرتا ہو، موت کے لئے تیاری کی علامت یہ ہے کہ تو کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ سے ناراض نہ ہو، جب توبہ کرنے والے میں یہ چار باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے انعام، میں چار چیزیں عطا فرماتے ہیں اول یہ کہ اللہ تعالیٰ تائب سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "یحب التوابین ویحب المتطھرین" اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے (بقرہ۲۲۲) پھر وہ گناہ سے نکل کر ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں جیسے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے، گناہ سے توبہ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو، سوم یہ کہ شیطان سے اسے اللہ محفوظ فرماتے ہیں حتیٰ کہ شیطان کا تائب پر کوئی بس نہیں چلتا، چہارم یہ کہ اللہ تعالیٰ مرنے سے قبل اسکو جہنم سے خلاصی کا پروانہ دیدیتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون" فرشتے ان سے کہیں گے خوف حزن نہ کرو اور جنت کی تمھیں بشارت ہے جسکا تم سے دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا۔

فرمایا: مخلوق پر چار چیزیں واجب ہیں مخلوق کو چاہیے کہ اس تائب سے محبت کرے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں، مخلوق کو چاہیے کہ اس کے لئے حفاظت کی دعا کریں اور اس کے لئے استغفار کریں جسطرح کہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم الخ (غافر۷) (اے اللہ!) ان لوگوں کو بخش دے جو تائب ہوگئے ہیں اور تیری راہ پر چل پڑے ہیں اور انھیں جہنم کے عذاب سے بچالے، الخ نیز مخلوق اپنے لئے جو چیز ناپسند کرتی ہو وہ اس تائب کے لئے بھی ناپسند کرے، چہارم یہ کہ مخلوق (لوگ) تائب کے لئے خیر خواہ ہوں جس طرح وہ اپنے لئے خیر خواہ ہوتے ہیں۔

۱۱۴۲۳-محمد بن حسین بن موسیٰ، نصر بن ابونصر، احمد بن سلیمان کفرسلانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو ہمارے اس مذہب میں داخل ہو وہ اپنے اندر موت کی چار چیزیں پیدا کرے، سفید موت، سیاہ موت، سرخ موت اور سبز موت، سفید موت بھوک ہے، سیاہ موت لوگوں کی اذیتوں کو برداشت کرنا ہے، سرخ موت مخالفت نفس ہے اور سبز موت کپڑوں پر پیوند لگانا ہے۔

حاتم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے سوائے پانچ چیزوں کے، جب مہمان حاضر ہو جائے اسے جلدی کھانا کھلانا، میت کی تجہیز و تکفین، کنواری لڑکی کی شادی کرنا جب اس کے جوڑ کا مل جائے، قرضہ ادا کرنا جب اس کی ادائیگی واجب ہو جائے اور جب کوئی گناہ کرے فوراً توبہ کرے۔ ان (پانچ چیزوں مین جلد بازی شیطان کی طرف سے نہیں ہے)

۱۱۴۲۴- محمد بن حسین، ابو علی سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبداللہ، محمد بن لیث، حامد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر قول کا ایک صدق ہوتا ہے اور ہر صدق کا ایک فعل ہوتا ہے اور ہر فعل کا ایک صبر ہوتا ہے اور ہر نیکی کا ایک ارادہ ہوتا ہے اور ہر ارادے کا ایک اثر ہوتا ہے۔ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اصل طاعت تین چیزیں ہیں خوف، رجاء، حسب اور اصل معصیت بھی تین چیزیں ہیں کبر، حرص اور حسد، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا! منافق دنیا سے جو کچھ بھی حاصل کرتا ہے اس کی بنیاد حرص پر ہوتی ہے شک سے رک جاتا ہے اور ریا کاری کے لئے خرچ کرتا ہے۔ جبکہ مومن دنیا سے جو کچھ لیتا ہے خوف سے لیتا ہے شدت کے ساتھ اسکو روکتا ہے اور خالص اللہ کے لئے خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کی اطاعت ہے۔

۱۱۴۲۵- احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابو عاصم، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ سستی زھد کے خلاف مدد ہے۔

۱۱۴۲۶- احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن عاصم، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا مومن پانچ چیزوں سے مغلوب نہیں ہوتا، اللہ عزوجل سے، قضاء سے، رزق سے، موت سے اور شیطان سے۔

۱۱۴۲۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے حاتم اصم رحمہ اللہ سے پوچھا، جب سے تم نے میری صحبت میں بیٹھنا شروع کیا ہے اس وقت سے تم نے مجھ سے کیا سیکھا ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے جواب دیا میں نے آپ سے چھ کلمات سیکھے ہیں اول میں نے لوگوں کو رزق کے معاملہ میں شک میں پڑتے دیکھا اور میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیا ارشاد باری تعالیٰ ہے "ومامن دابۃفی الارض الاعلی اللہ رزقھا" (ھود ۶) زمین پر ہر رینگنے والے جانور کا رزق اللہ کا ذمہ پر ہے، میں نے یقین کر لیا کہ میں بھی ان رینگنے والے جانوروں میں سے ایک ہوں لہٰذا میں نے اپنے نفس کو اس چیز کے حصول میں مشغول نہیں رکھا جس کی کفالت اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے۔ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: شاباش دوسرا کلمہ (بات) کیا ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر آدمی کا کوئی نہ کوئی دوست دیکھا جسے وہ اپنا راز بتاتا ہے اور اس سے اپنے معاملہ کی شکایت کرتا ہے میں نے اپنے دوست پر نظر ڈالی پس معلوم ہوا ہر دوست ہر بھلائی موت سے قبل دوست ہے لہٰذا میں نے اسے اپنا دوست بنایا جو موت کے بعد بھی میرا دوست رہے، پس میں نے خیر و بھلائی کو پایا تا کہ تا حساب میرے ساتھ رہے اور میرے ساتھ پل صراط پار کرائے، مجھے اللہ کے سامنے روبرو کھڑا ہونے میں ثابت قدم رکھے، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا تو درستی کو پہنچا بتاؤ تیسرا کلمہ کونسا سیکھا؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے دیکھا ہر آدمی کا کوئی نہ کوئی دشمن ہے میں نے کہا میں دیکھوں میرا دشمن کون ہے؟ جو میری غیبت کرے وہ میرا دشمن نہیں ہے، جو مجھ سے کوئی چیز چھین کر جائے، وہ بھی میرا دشمن نہیں ہے لیکن میرا دشمن اگر کوئی ہے تو صرف وہ ہے جو مجھے اللہ کی اطاعت سے ہٹا کر اللہ کی معصیت میں مشغول کر دے، میں نے ایسا صرف ابلیس اور اس کے چچوں کو پایا لہٰذا میں نے ابلیس اور اس کے چچوں کو اپنا دشمن بنالیا میں نے اپنی جنگ کی سمت ان کی طرف موڑ دی، میں نے اپنے تیر کمان کا نشان ابلیس کو بنالیا اور اسے میں اپنے قریب تک نہیں بھٹکنے دیتا، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا بہت اچھا چوتھی بات کونسی ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا! میں نے دیکھا: لوگوں کا کوئی نہ کوئی طالب ضرور ہے جو انکا ایک نہ ایک دن ضرور پیچھا کرتا ہے، میں نے ایسا صرف ملک الموت کو پایا۔ چنانچہ میں نے اپنے نفس کو اس کے لئے فارغ کر دیا حتی کہ جب وہ آئے مناسب نہیں لگتا کہ میں اس سے ورے رک جاؤں بلکہ میں اس کے ساتھ چلتا ہوں، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا بہت اچھا

بتلاؤ پانچواں کلمہ کونسا ہے؟ فرمایا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کسی سے محبت کرتے ہیں اور کسی سے بغض سو جس سے میں محبت کروں وہ مجھے کچھ عطا نہیں کر سکتا اور جس سے میں بغض رکھوں وہ مجھ سے کچھ چھین نہیں سکتا، میں نے کہا یہ سب چکر میرے پاس کہاں سے آرہا ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا یہ سب چکر حسد سے وراثت میں ملے ہیں، پس میں نے اپنے دل سے حسد کو باہر پھینکا اور میں نے تمام لوگوں سے محبت کرنی شروع کردی اور جو چیز میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا ہوں وہ ان کے لئے بھی پسند نہیں کرتا ہوں، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا شاباش اور چھٹی اچھی بات کونسی سیکھی؟ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان سب کا کوئی نہ کوئی گھر اور ٹھکانا ہوتا ہے میں نے اپنا ٹھکانا صرف قبر کو سمجھا پس ہر وہ خیر وبھلائی جس پر میری قدرت ہے اسے میں اپنے لئے آگے روانہ کردیتا ہوں تا کہ اپنی قبر کو تعمیر کرسکوں، چونکہ قبر کا جب کوئی معمار نہیں ہوگا اس میں قیام کی استطاعت ناممکن ہے، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا! ان چھ خصلتوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو بے شک تم اسکے علاوہ کسی اور علم کے محتاج نہیں ہو۔

۱۱۴۲۸- محمد بن احمد بن محمد، عباس بن احمد شاشی، ابوعقیل رصافی، ابوعبداللہ خواص، (وہ حاتم رحمہ اللہ کے مریدین میں سے تھے) کہتے ہیں ایک مرتبہ میں ابوعبدالرحمٰن حاتم اصم رحمہ اللہ کے ہمراہ رے میں داخل ہوا، ہمارے ساتھ تین سو بیس (۳۲۰) آدمی بھی تھے ہم حج کے ارادے سے نکلے تھے، ہمارے ہمراہیوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے اوپر چادریں اوڑھ رکھی تھیں ان کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں تھا، چنانچہ ہم رے میں ایک عابد زاہد بدحالوں سے محبت کرنے والے ایک تاجر آدمی کے پاس داخل ہوئے اس رات اس نے ہماری مہمان نوازی کی جب صبح ہوئی وہ تاجر حاتم رحمہ اللہ سے کہنے لگا اے ابوعبدالرحمٰن کیا آپ کو کوئی حاجت درپیش ہے؟ میں اس وقت ایک فقیہ کی عیادت کرنے جارہا ہوں چونکہ وہ علیل ہے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا تمہارا فقیہ بیمار ہے اور فقیہ کی بیمار پرسی بڑی فضیلت کی بات ہے، اور فقیہ کی طرف ایک نظر دیکھنا عبادت ہے، میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں (بیمار فقیہ محمد بن مقاتل رے کے قاضی تھے) تاجر نے کہا۔ اے ابوعبدالرحمٰن، ہمارے ساتھ چلیے، چنانچہ وہ حضرات چلتے ہوئے فقیہ کے گھر تک پہنچ گئے، اچانک اس کی رہائشگاہ کا عظیم الشان خوبصورت گیٹ دیکھا، پس حاتم رحمہ اللہ فکرمند ہوکر رہ گئے، ایک عالم کے گھر کا گیٹ اور اس کی یہ حالت، پھر انہیں اندر جانے کی اجازت ملی اور وہ سب اندر داخل ہوگئے، کیا دیکھتے ہیں کہ اس فقیہ کا مکان روشنیوں سے جگمگا رہا ہے، طرح طرح کے ساز وسامان سے آراستہ ہے کھڑکیوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور نوکر چاکروں کی ایک بھیڑ سی لگی ہوئی ہے، یہ سب کچھ دیکھ کر حاتم رحمہ اللہ متفکر ہوگئے، پھر حاتم رحمہ اللہ اس مجلس میں داخل ہوئے جس میں وہ فقیہ تشریف فرما تھے، کیا دیکھتے ہیں کہ عالیشان بچھونے بچھے ہوئے ہیں اور ان پر وہ فقیہ لیٹے آرام کررہے ہیں اور ایک غلام ان کے سر پر کھڑا ہوا ہے، وہ رازی تاجر بیٹھ گیا اور فقیہ سے سوالات کرنے لگا، حاتم رحمہ اللہ پاس کھڑے رہے، محمد بن مقاتل نے ان کی طرف بیٹھ جانے کا اشارہ کیا، فرمایا: میں نہیں بیٹھتا ہوں، ابن مقاتل رحمہ اللہ نے ان سے کہا: شاید آپ کو کوئی حاجت پیش آگئی ہو، حاتم رحمہ اللہ نے اثبات میں جواب دیا، کہا وہ کیا حاجت ہے؟ فرمایا: میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں، کہا پوچھ لیجئے فرمایا جی ہاں آپ ذرا سیدھے ہوکر بیٹھئے تا کہ میں آپ سے سوال کرسکوں، چنانچہ ابن مقاتل نے اپنے غلاموں کو اشارہ کیا، انھوں نے سہارا دے کر انھیں سیدھا کردیا۔ حاتم رحمہ اللہ ان سے کہنے لگے: آپ نے یہ علم کہاں سے لیا ہے؟ جواب دیا ثقہ لوگوں نے مجھے یہ علم بتلایا ہے فرمایا: انھوں نے کس سے حاصل کیا؟ جواب دیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ سے، فرمایا رسول اللہ ﷺ یہ علم کہاں سے لائے؟ جواب دیا جبرئیل علیہ السلام سے حاتم رحمہ اللہ فرمانے لگے جبرئیل علیہ السلام امین نے کس چیز کے بارے میں یہ علم اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام تک پہنچایا اور انھوں نے ثقات تک پہنچایا؟ کیا آپ نے علم میں سنا ہے کہ جس آدمی کے گھر میں کوئی امیر ہو یا قوت وطاقت ہو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے بڑے درجات پر فائز ہوگا؟ جواب دیا نہیں، فرمایا: آپ نے کیسے سن رکھا ہے کہ جو آدمی دنیا سے کنارہ کش ہو، آخرت میں رغبت رکھتا ہو،

مساکین سے محبت کرتا ہو اور اس نے اپنا مقصودِ اصلی صرف آخرت کو بنایا ہو کیا وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑے بڑے درجات و مراتب پر فائز نہیں ہوگا؟ آپ نے کس پر قناعت کی ہے؟ نبی ﷺ صحابہ کرام اور صالحین پر؟ یا فرعون و نمرود پر جس نے سب سے پہلے گچ اور پختہ اینٹوں سے محلات تعمیر کیے؟ اے علماءِ سوء! تمھاری مثال کو جاہل دنیا کا طالب اور دنیا میں رغبت کرنے والا دیکھتا ہے اور پھر کہتا ہے: عالم کی جب یہ حالت ہے میں اس سے برا تو نہیں ہوں، چنانچہ حاتم اصم رحمہ اللہ ابن مقاتل کے پاس سے نکل کر چل پڑے، ابن مقاتل کے مرض میں اضافہ ہونے لگا؛ اہل رے کو جب ان کے باہمی مذاکرہ کی خبر پہنچی، انھوں نے حاتم رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن قزوین میں ایک طنافسی ہے جو دنیاداری میں اس سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

چنانچہ حاتم رحمہ اللہ طنافسی سے ملنے قزوین کی طرف چل دیئے، جب اس کے پاس پہنچے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، میں عجمی ہوں مجھے دین کی ابتدائی باتیں بتلایئے، نماز کی چابی کے متعلق بتایئے نیز مجھے بتایئے میں نماز کے لئے کیسے وضو کروں؟ طنافسی نے جواب دیا: بہت اچھا، پھر اس نے غلام کو آواز دے کر ایک برتن میں پانی منگوایا، چنانچہ ایک برتن میں اس کے پاس پانی لایا پھر طنافسی وضو کرنے بیٹھ گیا اور تین تین بار وضو کیا، پھر کہا اے آدمی! اس طرح وضو کیا کرو حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمہ اللہ فرمائے آپ اسی جگہ تھوڑی دیر ٹھہرے تاکہ میں آپ کے سامنے وضو کروں تاکہ میرا وضو پختہ ہو جائے، چنانچہ طنافس اٹھ کھڑا ہوا اور حاتم رحمہ اللہ اس کی جگہ بیٹھ گئے اور تین تین مرتبہ اعضاء دھو کر وضو کیا حتیٰ کہ جب بازو دھونے لگے انھوں نے بازوؤں کو چار مرتبہ دھویا، دیکھ کر طنافسی کہنے لگا: اے آدمی تو نے اسراف کر دیا۔ حاتم رحمہ اللہ نے پوچھا: وہ کیسے؟ کہا تم نے بازوؤں کو چار مرتبہ دھوڈالا ہے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: سبحان اللہ! میں نے پانی کے ایک چلو سے اسراف کر دیا اور آپ نے جو اتنی ساری دنیا جمع کر رکھی ہے کیا آپ نے اسراف نہیں کیا؟ طنافسی فوراً سمجھ گیا کہ یہ عجمی میری اصلاح کرنا چاہتا ہے، اور مجھ سے کچھ سیکھنا نہیں چاہتا، چنانچہ طنافسی اپنے گھر میں داخل ہو گیا اور پھر چالیس دن تک لوگوں کی طرف گھر سے باہر نہیں نکلا، حاتم رحمہ اللہ نے محمد بن مقاتل اور طنافسی دونوں کے ساتھ ہونے والے مذاکرے کو رے اور قزوین کے تاجروں کی طرف لکھ بھیجا۔

چنانچہ جب حاتم رحمہ اللہ بغداد میں داخل ہوئے، اہل بغداد جوق در جوق ان کے پاس آکر جمع ہو گئے، ان سے اہل بغداد کہنے لگے: اے ابو عبدالرحمٰن! آپ عجمی آدمی ہیں آپ سے جو بھی بات کرے گا آپ اس کی بات کو کاٹ دیں گے، فرمایا! میرے پاس تین خصلتیں ہیں، جن کے ذریعے میں اپنے مدمقابل پر غلبہ پالیتا ہوں، وہ یہ کہ میں اپنے نفس کی حفاظت کرتا ہوں تاکہ میں اس پر جہالت کا صدقہ نہ کر دوں، مجھے فرحت حاصل ہوتی ہے، جب میرا مدمقابل درست رائے کو پہنچے اور جب غلطی کرتا ہے مجھے حزن وملال ہوتا ہے امام احمد بن حنبل کو جب ان کی چیز پہنچی کہنے لگے: سبحان اللہ کتنا عقلمند آدمی ہے یہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم اس تک پہنچ جائیں۔

چنانچہ جب امام احمد بن حنبل اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان کے پاس آئے کہنے لگے: اے ابو عبدالرحمٰن دنیاداری سے سلامتی کیسے ممکن ہے؟ فرمایا اے ابو عبداللہ دنیاداری سے سلامتی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک آدمی میں چار خصلتیں موجود نہ ہوں، امام رحمہ اللہ نے فرمایا وہ چار خصلتیں کون کونسی ہیں؟ فرمایا: لوگوں کی جہالت درگزر کرو، اپنی جہالت کو لوگوں سے روکے رکھو، اپنی اشیاء کو ان کے لئے مباح کر دو اور ان کی اشیاء سے مایوس ہو جاؤ، جب تمھارے اندر یہ خصلتیں موجود ہوں گی دنیاداری سے سلامتی میں رہو گے۔

پھر حاتم رحمہ اللہ مدینہ منورہ کی طرف عازم سفر ہو گئے چنانچہ اہل مدینہ نے حاتم رحمہ اللہ کا پرجوش استقبال کیا: فرمایا: اے لوگو! یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ رسول اللہ ﷺ کا شہر ہے۔ فرمایا: یہاں کہاں ہے رسول اللہ ﷺ کا محل تاکہ میں اس میں جا کر دو رکعت نماز تو پڑھوں؟ لوگوں نے جواب دیا آپ ﷺ کا کوئی محل نہیں تھا ان کا صرف جھونپڑی نما معمولی سا گھر تھا، فرمایا: آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے محلات کہاں ہیں؟ جواب ملا: ان کے بھی محلات نہیں تھے بلکہ ان کے بھی چھوٹے چھوٹے جھونپڑی نما گھر تھے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا

اے لوگو! پھر تو یہ فرعون اور اس کے ہوا خواہوں کا شہر ہے، اہل مدینہ انھیں سلطان کے پاس لے گئے اور کہنے لگے: یہ عجمی کہتا ہے کہ یہ شہر فرعون اور اس کے ہوا خواہوں کا شہر ہے، والی نے پوچھا یہ کیوں؟ فرمایا: میرے خلاف کچھ کر گزرنے کے لئے جلد بازی سے کام مت لو میں عجمی پردیسی آدمی ہوں، میں جب مدینہ منورہ میں داخل ہوا لوگوں سے پوچھا یہ کس کا شہر ہے؟ انھوں نے جواب دیا یہ رسول اللہ ﷺ کا شہر ہے، میں نے پھر پوچھا: کہاں ہے رسول اللہ ﷺ کا محل تاکہ میں اس میں دو رکعت نماز تو پڑھ لوں کہنے لگے آپ ﷺ کا کوئی محل نہیں تھا انکا معمولی سا جھونپڑا نما گھر تھا، میں نے پوچھا کیا آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے محلات تھے، جواب دیا ان کے محلات بھی نہیں تھے بلکہ ان کے معمولی قسم کے گھر تھے: ارشاد باری تعالیٰ ہے" لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة "بتحقیق تمھارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ (احزاب/۲۱) پس تم نے کس کو اپنے لئے نمونہ زندگی بنایا ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ کو؟ یا فرعون کو جس نے سب سے پہلے گچ اور پختہ اینٹوں سے محلات تعمیر کیے؟ چنانچہ لوگ حاتم رحمہ اللہ کے پاس سے جدا ہو گئے اور ان کی مراد کو سمجھ گئے۔

پھر حاتم رحمہ اللہ جب بھی مدینہ منورہ میں داخل ہوتے نبی ﷺ کی قبر مبارک پر بیٹھ جاتے، حدیثیں بیان کرتے اور دعائیں کرتے رہتے، مدینہ کے علماء ان کے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے! آؤ ہم اس آدمی کو اس کی مجلس میں شرمندہ کرتے ہیں۔ چنانچہ علماء مدینہ ان کے پاس آئے اور ان کی مجلس انہی کے مریدین سے اٹی پڑی تھی، کہنے لگے اے ابو عبدالرحمٰن ہم آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں فرمایا: پوچھو کہنے لگے آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کہتا ہو اے اللہ! مجھے رزق عطا فرما؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ رزق کب طلب کرتا ہے ضرورت کے وقت یا ضرورت سے پہلے؟ کہنے لگے یا ابو عبدالرحمٰن ہم اسے نہیں سمجھے، فرمایا: اگر یہ بندہ اپنے رب سے ضرورت کے وقت رزق طلب کرتا ہے تو بہت اچھا، ورنہ تمھارے پاس کھیتیاں اور تمھاری تجوریوں میں دراھم پڑے ہوئے ہیں اور تمھارے کھانے پینے کی اشیاء تمھارے گھروں میں پڑی ہوئی ہیں اس حالت میں تم کہتے ہو: اے اللہ ہمیں رزق عطا فرما حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں رزق عطا کر دیا ہے، خود بھی کھاؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی کھلاؤ (حاتم رحمہ اللہ نے تین مرتبہ اپنی بات دھرائی) اللہ تعالیٰ سے مانگو حتی کہ وہ تمھیں عطا کر دے، کیا بعید تم کل مر جاؤ اور تم اس رزق کو اپنے دشمنوں کے لئے پیچھے چھوڑ جاؤ حالانکہ تم اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہو کہ وہ تمھیں اور زیادہ عطا فرمائے، علماء مدینہ کہنے لگے! اے ابو عبدالرحمٰن! ہم اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتے ہیں ہم نے صرف بطریق تلبیس آپ سے سوال کیا ہے جس کا حقیقت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

۱۱۴۲۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی رحمہ اللہ، احمد بلخی، محمد، محمد بن لیث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے نفس سے چار چیزوں کا مطالبہ کرو۔ بغیر ریا کے عمل صالح، دوسروں سے لو بغیر طمع کے، بے لاگ عطاء، امساک بلا بخل۔

ایک آدمی نے حاتم رحمہ اللہ کو کچھ نصیحت کرنے کا کہا: فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا چاہو تو ایسی جگہ تلاش کرو جہاں وہ تمھیں دیکھ نہ رہا ہو، اس آدمی نے حاتم رحمہ اللہ سے پوچھا آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ فرمایا میں اپنے دن کی تا رات عافیت کی خواہش رکھتا ہوں، کسی نے پوچھا سارے دنوں کی عافیت کیوں نہ ہو؟ فرمایا: میرے دن کی عافیت یہ ہے کہ میں اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں۔ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: شہوت تین چیزوں میں ہوتی ہے۔ کھانے، دیکھنے اور زبان میں، سچ بول کر زبان کی حفاظت کرو، اعتماد بھروسہ سے کھانے کی حفاظت کرو اور عبرت حاصل کر کے نظر کی حفاظت کرو۔

مسانید حاتم رحمہ اللہ

مصنف کے شیخ کہتے ہیں کہ حاتم کے والد کے نام میں علماء انساب کا اختلاف ہے بعض نے حاتم بن عنوان کہا ہے اور بعض نے

حاتم بن یوسف اور بعض نے حاتم بن عنوان بن یوسف کا قول کیا ہے۔ حاتم مثنیٰ بن یحییٰ محاربی کے آزاد کردہ غلام ہیں تصوف میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے، روایت حدیث سے الگ رہے تب ہی ان کی مرویات قلیل ہیں۔

۱۱۴۳۰- ابوحسین محمد بن محمد بن احمد موذن، محمد بن حسین بن علی، محمد بن حسین، بن علویہ، یحییٰ بن حارث، حاتم بن عنوان اصم، سعید بن عبداللہ الماھیانی، ابراہیم بن طھمان، مالک زھری، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلوٰۃ ضحیٰ (چاشت کی نماز) پڑھا کرو چونکہ وہ نیک لوگوں کی نماز ہے اور جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو سلام کرلیا کرو اس سے تمھارے گھر کی بھلائی بڑھے گی۔

(۳۹۷) فضیل بن عیاض[۱]

(اولیائے کرام میں سے ایک بیابانوں اور جنگلوں سے قلعوں اور حوضوں کی طرف کوچ کرنے والے اور ہلاکتوں سے راحتوں کی طرف نقل مکانی کرنے والے ابوعلی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ سفر میں جلدی کرنا اور حضر میں بردباری تصوف ہے۔

۱۱۴۳۱- عبداللہ و محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کہتے ہیں: میں نے فضیل رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی عظیم انسان کو نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سینے میں موجود ہو جب وہ اللہ کا ذکر کرتے یا ان کے پاس اللہ کا ذکر کیا جاتا یا قرآن مجید سنتے شدید خوف وحزن کے اثرات ان کے چہرے پر ظاہر ہو جاتے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اتنی کثرت سے روتے کہ حاضرین کو ان کی حالت پر رحم آجاتا۔ ہمیشہ غمگین اور فکرمندی میں رہتے تھے میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا بجز فضیل بن عیاض کے کہ وہ اپنا علم اپنے مقصود، اپنی عطاء، اپنی قوت، بغض ومحبت اور اس طرح کی دوسری بہت ساری خصلتوں میں اللہ کے علاوہ کسی امر کو چاہتا ہو۔

۱۱۴۳۲- عبداللہ محمد، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کہتے ہیں جب ہم فضیل بن عیاضؒ کے ساتھ کسی جنازہ میں شرکت کے لئے نکلتے تو مسلسل نصیحت کرتے اور روتے رہتے حتیٰ کہ یوں لگتا گویا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو الوادع کر رہے ہو اور خود آخرت کو سدھارنا چاہتے ہوں اسی اثناء میں قبرستان تک پہنچ جاتے وہاں بیٹھ جاتے انہیں دیکھ کر یوں لگتا گویا وہ بھی مردوں میں سے ایک ہیں، غمگین ہو کر بیٹھے رہتے اور اٹھنے تک روتے رہتے جب واپس لوٹتے یوں لگتے گویا کہ وہ آخرت سے دنیا میں ہمیں خبر دینے کے لئے واپس آگئے۔

۱۱۴۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابوحواری، محمد بن حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مجھے مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور پھر جنت میں داخل ہونے کے درمیان اور مجھے دوبارہ نہ اٹھائے جانے درمیان کا اختیار دیا جائے تو میں دوبارہ نہ اٹھائے جانے کو ترجیح دوں گا احمد کہتے ہیں میں نے محمد بن حاتم سے پوچھا کیا فضیل رحمہ اللہ ایسا حیاء کی وجہ سے کر رہے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں وہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ سے حیاء محسوس کرنے کی وجہ سے کر رہے تھے۔

۱۱۴۳۴- ابومحمد بن حیان، یحییٰ داری، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، ابواسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں کتے کی طرح زندگی گزاروں اور کتے ہی کی طرح مروں اور قیامت کا دن نہ دیکھوں تو میں پسند کروں گا کہ کتے کی طرح زندگی گزاروں اور کتے کی طرح میری موت واقع ہو جائے تاکہ میں قیامت کے دن کو نہ دیکھوں۔

۱- تهذيب الكمال ۲۳/۲۸۱. وطبقات ابن سعد ۵/۵۰۰. والتاريخ الكبير ۷/۵۰. والجرح ۷/ت۴۱۶. وتهذيب ۸/۲۹۴. وميزان الاعتدال ۳/۶۸۲۸.

۱۱۴۳۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، ابراہیم ثقفی، محمد بن شجاع ابوعبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: میں نے فضیل اوران کے والد سے بڑھ کرکسی کوزیادہ خوفزدہ نہیں دیکھا۔

۱۱۴۳۶- احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے! بخدا مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں یہ مٹی یا یہ دیوار ہوتا بجائے اس کے کہ میں آج اہل زمین کے افضل تر چمڑے (جلد) میں ہوتا، مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ مجھے کمال درجے کی معرفتِ حق حاصل ہو چونکہ اگر ایسا ہو جائے تب تو میری عقل زائل ہو جائے گی، اگر اہل آسمان واہل زمین سے مطالبہ کیا جائے تا کہ وہ مٹی ہو جائیں ان کی شفاعت قابلِ سماعت ہوگی گویا انھیں عظیم عطیہ مل گیا۔ اور اگر جمیع اہل ارض جن وانس، ہوا میں پرواز کرتے ہوئے پرندے، جنگلوں میں آباد درندے، سمندروں میں تیرتی مچھلیاں جس ذات کی طرف رواں دواں ہیں اسے پہچان میں پھر تیرے لئے غمگین ہو جائیں اور رونے لگیں تم اسی جگہ پر رہو گے تم موت سے ڈرتے ہو اور موت کی معرفت رکھتے ہو، اگر تم مجھے خبر دو کہ تم موت سے ڈرتے ہو، تم سے یہ بات قبول نہیں کی جائے گی، اور اگر تم موت سے ڈرتے ہو پھر تمھیں کھانا پینا اور کوئی چیز دنیا میں نفع نہیں پہنچائے گی، فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میرے دل میں خوف ڈال دیجئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں خوف ڈال دیا لیکن داؤد علیہ السلام کا دل اللہ کے خوف کو برداشت نہ کرسکا جس کی وجہ سے ان کی عقل زائل ہوگئی۔ حتی کہ نماز بھی نہیں پڑھ سکتے تھے اور نہ کسی چیز سے نفع اٹھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کیا تم اسی حالت پر رہنا پسند کرو گے یا تمہیں پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے؟ فرمایا مجھے پہلی حالت پر لوٹا دیجئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان میں عقل واپس لوٹا دی۔

۱۱۴۳۷- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا کیا تم موت سے ڈرتے ہو؟ اگر تم کہو کہ میں موت سے ڈرتا ہوں تمھارا یہ دعویٰ قابل قبول نہیں اسلئے کہ اگر تم موت سے ڈرتے تمھیں کھانا پینا دنیا کی کوئی اور چیز قطعاً نفع نہ پہنچاتی، اگر تم موت کی سچی معرفت رکھتے تو شادی کرتے اور نہ ہی اولاد کی خواہش رکھتے، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں موت کی کمال درجہ کی معرفت رکھوں ورنہ تب تو میری عقل زائل ہو جائیگی اور پھر میں کسی چیز سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔

۱۱۴۳۸- محمد بن ابراہیم، فضل بن محمد، اسحٰق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی فضیل رحمہ اللہ سے کہنے لگا اے ابوعلی! آپ صبح کس حال میں کرتے ہیں؟ فی الواقع اس آدمی کے لئے چیساں بن گیا تھا کہ صبح کس حالت میں کی جائے اور شام کس حالت میں فضیل رحمہ اللہ نے جواب دیا میں نے صبح عافیت میں کی ہے پوچھا: آپ کا حال کیا ہے؟ فرمایا: تم کس حال کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ دنیا کی حالت کے بارے میں یا آخرت کی حالت کے بارے میں؟ اگر تم دنیا کا حال پوچھ رہے ہو تو سنو دنیا ہمارے ساتھ مل گئی اور ہمیں ہر جگہ لے گئی، اگر تم آخرت کا حال پوچھنا چاہتے ہو تم اس آدمی کی حالت کے بارے میں کیا سمجھتے ہو جسکے گناہ بکثرت ہوں، اس کا عمل کمزور ہو اور اس کی عمر فنا ہوگئی ہو، اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے اس نے توشہ اپنے ساتھ تیار نہ رکھا ہو، موت کے لئے تیاری نہ کی ہو، موت کے لئے کبھی جھکا بھی نہ ہو، موت کے لئے پائچے ٹخنوں سے اوپر چڑھا کر تیار نہ ہوا ہو اور دنیا کے لئے مزین ہو، مجھے اس آدمی کے متعلق تم ہی بتلاؤ۔ وہ حدیثیں بیان کرنے بیٹھ گیا کہ تمھارے اردگرد لوگوں کی بھیڑ لگ گئی اور تم سے علوم لکھے جا رہے ہیں۔ پس تم فارغ ہو کر حدیث کے لئے بیٹھ گئے، پھر فضیل رحمہ اللہ نے ایک دردناک آہ بھری اور ایک لمبی سانس لی (اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا) تیری ہلاکت ہو تو اچھی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتا ہے۔ کیا تو اس لائق ہے کہ تجھ سے احادیث حاصل کی جائیں، اے احمق حیاء کر اور اگر تجھ میں حیاء کی کمی نہ ہوتی اور تو بے وقوف نہ ہوتا مجلس حدیث قائم نہ کرتا تو بڑا عجیب ہے، کیا تو اپنے نفس کو نہیں جانتا؟ کیا تجھے یاد نہیں کہ تو کیا تھا؟ اور تیری حفاظت کیسی تھی؟ خبردار اگر یہ لوگ تیری حقیقت جان کر کبھی تیرے پاس نہ بیٹھیں نہ تجھ سے سن کر حدیثیں تحریر کریں، نہ تجھ

کچھ سننے پائیں، پھر کہنے لگے ! تیری ہلاکت ہو کیا تجھے یاد نہیں ہے کیا تیرے دل میں موت کے لئے جگہ نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا کہ کب تجھے اچک لیا جائے اور آخرت کی طرف تجھے پھینک دیا جائے پھر تو قبر کی تنگی اور اس کی وحشت میں پہنچ جائے کیا تو نے کبھی کسی قبر کو نہیں دیکھا؟ کیا تم نے لوگوں کو دفناتے ہوئے بھی نہیں دیکھا؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لوگ مردے کو کس بے دردی سے قبر میں اتار رہے ہوتے ہیں اور اس پر منوں مٹی اور پتھر ڈال رہے ہوتے ہیں، تجھے زیبا نہیں دیتا کہ تو اپنے منہ سے بات بھی کرے۔ چنانچہ عمر بن خطابؓ لوگوں کو عمدہ کھانا کھلاتے تھے اور خود جیسا ملا کھا لیا، لوگوں کو نرم لباس پہناتے اور خود کھردرا پہن لیتے ،لوگوں کو ان کے حقوق عطا کرتے اور بڑھ چڑھ کر اضافے کے ساتھ عطا کرتے ،ایک آدمی کو انھوں نے چار ہزار درھم عطا کیے بعد میں ایک ھزار مزید دیا ان سے کسی نے کہا آپ نے فلاں آدمی کو اتنے زیادہ درھم دیئے ہیں بھائی کو کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا اسکے باپ نے بدر میں ثابت قدمی دکھائی تھی جبکہ میرے بھائی کے باپ نے بدر میں حصہ بھی نہیں لیا۔

۱۱۴۳۹-محمد بن علی، ابوسعید جندی، اسحٰق بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے فضیل رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو اپنے نفس پر خوفزدہ اور لوگوں کے لئے زیادہ امید والا کسی کو نہیں دیکھا۔ ان کی قرأت غمگین، دلچسپ آہستہ آہستہ اور آرام آرام سے ہوتی تھی یوں لگتا گویا وہ کسی انسان کو مخاطب کر رہے ہو جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا اس کو بار بار دھراتے اور اللہ سے جنت کا سوال کرتے رات کو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے ،اس لئے ان کے واسطے مسجد میں ایک چٹائی بچھادی جاتی نماز پڑھتے پڑھتے جب نیند کا غلبہ ہو جاتا چٹائی پر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے ،پھر نماز پڑھنے کے لئے اٹھ جاتے پھر جب نیند کا غلبہ ہو جاتا پھر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے پھر نماز کے لئے اٹھ بیٹھتے اسی طرح صبح کر لیتے ،ان کی عادت تھی کہ جب نیند آتی سو جاتے، کہا جاتا تھا کہ عبادت کی یہ کیفیت بہت شدت والی ہے۔ صحیح الحدیث، صدوق اللسان اور حدیث کے لئے شدید خوف وغم والے تھے، حدیث بیان کرنا ان پر بہت بھاری ہوتا تھا، بسا اوقات مجھ سے فرماتے تم مجھ سے دراھم طلب کرو مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ تم مجھ سے احادیث طلب کرو، میں نے انھیں فرماتے سنا ہے کہ تم مجھ سے دینار مانگو ان کا دینا میرے لئے بہت آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ تم مجھ سے حدیث طلب کرو، میں انھیں کہہ دیتا اگر آپ مجھے احادیث سنائیں گے اس میں میرے لئے ایسے فوائد ہیں جو اس سے پہلے میرے پاس نہیں آپ کے منہ سے حدیثیں سننا مجھے زیادہ محبوب ہے آپ کے دراھم عطا کرنے سے ،فرمایا: تو فتنہ باز آدمی ہے۔ بخدا! اگر میں اس بات پر عمل کر لیتا جو سلیمان بن مھران سے سنی تھی ،وہ فرماتے تھے۔ جب تمھارے سامنے کھانا رکھا ہو جسے تو کھانا چاہتا ہے تو ایک لقمہ اٹھاتا ہے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے اسی طرح تو جب بھی کوئی لقمہ اٹھاتا ہے اسے پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے تو کب شکم سیر ہو سکتا ہے۔

۱۱۴۴۰-ابو نعیم اصفہانی ء، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم ،ابو یعلی موصلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاضؒ فرماتے تھے مردوں کو اپنا وصی مت بناؤ چونکہ تم انھیں کیسے ملامت کرو گے جب وہ تمھاری وصیت ضائع کر دیں گے حالانکہ تو اپنی زندگی میں اس وصیت کو بار بار ضائع کر چکا ہے۔ اس کے بعد تو وحشت، تاریکی اور کیڑوں والے گھر کی طرف کوچ کر جائے گا، اس میں تیرے ملاقاتی منکر نکیر ہوں گے تیری قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے، پھر فضیل رحمہ اللہ رونے لگے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں جہنم کی آگ سے اپنی پناہ میں رکھے۔

۱۱۴۴۱-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم ،فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے کسی کو آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈا کرنے والا نہیں پایا بہ نسبت اس آدمی کے جو شدت سے نرمی کی طرف نکل کر کے آیا ہو اور اچھے اور عمدہ ٹھکانے میں اترا ہو، جب وہ اپنی عزت وکرامت اور شرافت دیکھتا ہے فوراً پکار اٹھتا ہے! اگر تجھے علم ہوتا کہ میں تجھ سے بجز موت کے کچھ بھی نہیں مانگتا، قیامت کے دن تو نہیں دیکھے گا آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈا کرنے والا بجز اس آدمی کے جو تنگی، سختی، بھوک اور پیاس سے نکلا

ہو اور پھر جنت میں ٹھہرا ہو سب سے کہا جائے، اپنے اچھے اعمال کی بدولت جنت میں داخل ہو جاؤ، تو قیامت کے دن پریشان حال کسی کو نہیں دیکھے گا بجز اس آدمی کے جو راحت، وسعت، عیش وعشرت سے نکلا ہو اور پھر جہنم کی آگ میں ٹھہرا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'' ادخلوا ابواب جهنم خالدين فيها فبئس مثوى المتكبرين ''(زمر ۷۲) داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں سے ہمیشہ اس میں رہو گے پس بہت برا ٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کا۔

۱۱۴۴۲-محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد، اسحٰق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: جب فضیل رحمہ اللہ وفات پائیں گے دنیا سے غم وحزن اٹھالیا جائے گا۔

۱۱۴۴۳-اپنے والد سے و محمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مقولہ ہے کہ غائب کے لئے حاضر بن جاؤ اور حاضر کے لئے غائب مت بنو، گویا ان کا مطلب یہ تھا کہ جب تم کسی جماعت میں موجود ہو اپنی شخصیت کو پوشیدہ رکھو اور اپنے دل اور کانوں کو حاضر رکھو یہ مطلب ہے غائب کے لئے حاضر ہونے کا، اور حاضر کے لئے غائب مت بنو کا مطلب یہ ہے کہ تم مجالس میں محض جسمانی طور پر حاضری نہ دو کہ تمہارا دل کہیں اور بھٹک رہا ہو،

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں میں عام طور پر زہد پایا جاتا ہے کہ جب لوگوں کی مدح سرائی کو محبوب نہ رکھتا ہو پھر ان کی مذمت کی بھی پرواہ نہ کرتا ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا! اگر تم قدرت رکھتے ہو کہ تمہاری شہرت نہ ہو ایسا کرلو تمہارے اوپر کوئی بوجھ نہیں آئے گا اگر تمہاری مدح وثناء نہ کی گئی جب تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل ستائش ہو اور لوگوں کے ہاں تم مذموم ہو تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہوگا فرماتے تھے...... جو چاہتا ہو کہ لوگوں میں اسکا تذکرہ ہو اسکا تذکرہ کبھی نہیں ہوگا اور جو اپنے تذکرے کو ناپسند سمجھے گا خود بخود اس کا ذکر لوگوں میں ہونے لگے گا۔

۱۱۴۴۴-عبداللہ بن محمد و محمد بن ابراہیم، ابویعلیٰ، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس بندے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے غم میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جب کسی بندے سے اللہ تعالیٰ بغض کرنا چاہتے ہیں اسے دنیا کی وسعتوں میں الجھا دیتے ہیں۔

۱۱۴۴۵-عبداللہ بن محمد، ابویعلیٰ، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی بھی ایسا بندہ نہیں جسے دنیا کی کوئی چیز عطا کی جاتی ہے مگر یہ کہ اس کے بدلہ میں جنت میں اس کے درجات میں کمی کی جاتی ہے، اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت وشرافت والا کیوں نہ ہو۔

۱۱۴۴۶-عبداللہ، ابویعلیٰ، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: رازداری میں اللہ تعالیٰ سے سچائی کے ساتھ معاملہ کرو چونکہ بلند مرتبہ وہی ہے جس کے درجات اللہ تعالیٰ بلند فرمائے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا محبوب بنانا چاہتا ہے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔

۱۱۴۴۷-محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو اللہ سے ڈرتا ہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور جو غیر اللہ سے ڈرتا ہو اسے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا، ایک مرتبہ ان سے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے پوچھا: اے ابوعلی! جس الجھاؤ میں ہم گرفتار ہیں اس سے خلاصی کیسے ممکن ہے؟ فرمایا: مجھے بتاؤ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے کیا اسے کسی کی معصیت ضرر پہنچائے گی؟ کہا نہیں پہنچائے گی، فرمایا: کیا جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اسے کسی کی اطاعت نفع پہنچائے گی؟ کہا: نہیں، فرمایا: اگر تم خلاصی کا ارادہ رکھتے ہو پس یہی خلاصی ہے۔

۱۱۴۴۸-محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی

عزت کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ مجھے جہنم میں داخل کردے میں جہنم کی طرف چل پڑوں گا اور مجھے کچھ مایوسی نہیں ہوگی، اسحٰق کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے دوران حج فضیل رحمہ اللہ کے ساتھ میدان عرفات میں وقوف کیا۔ میں انھیں دعا کرتے دیکھ رہا تھا کہ انھوں نے اپنا دایاں ہاتھ رخسار پر رکھا اور سر کو سہارا دے کر ہلکی آواز میں شدید رو رہے تھے وہ برابر اسی طرح روتے رہے حتیٰ کہ امام عرفات سے کوچ کرنے لگا، فضیل رحمہ اللہ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: ہائے افسوس: اللہ تیری قسم اگر تو مجھے معاف کردے تین بار یہی کلمات دہرائے۔

۱۱۴۴۹- محمد، مفضل، اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: خوف امید سے افضل ہے بشرطیکہ جب تک آدمی صحیح ہو لیکن جب اس پر موت واقع ہو جائے اس وقت امید خوف سے افضل ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب آدمی حالتِ صحت میں نیکو کار ہو اس کی امید موت کے وقت بڑھ جاتی ہے اور اس کا گمان بھی اچھا ہو جاتا ہے، لیکن جب وہ حالت صحت میں بدکار ہو موت کے وقت اس کا گمان بھی بد ہو جاتا ہے اور اس کی امید بھی نہیں بڑھتی۔

۱۱۴۵۰- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن احمد بن ابو یحییٰ، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، کہا گیا اے ابن آدم! دنیا کو ایسا گھر بناؤ جو تمھارے بوجھوں کو تمھارے تک پہنچائے اور اس میں اپنے پڑاؤ کو محض استراحت کے لئے رکھو وہ گھر تجھے دشمن سے بھاگنے والے کی طرح قید نہ کردے، جو آدمی اپنے اہل کی طرف جلدی کرتا ہے وہ ڈراؤنے رستے میں کسی سلامتی والے کو نہیں پاتا اور نہ اپنے سنو میں کسی تبدیلی کرنے والے کو، اگر تو ایسا عمل کرنے سے عاجز آجائے پس وہ محض امید ہے، اور تو اس رستے کے چوروں میں سے ایک چور ہونے سے بچ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" ینھون عنه وینأون عنه وان یھلکون الا انفسھم ومایشعرون "(انعام ۲۶) ترجمہ: یہ لوگ دوسروں کو بھی اس سے دور رکھتے ہیں اور خود بھی اس سے دور دور رہتے ہیں یہ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں اور انھیں کچھ خبر نہیں فرمایا: بے شک آنکھ کی بصارت جب تک دل سے نہ ہو گویا وہ بھولے سے دیکھ رہی ہے اور اندھے پن کی نشانی یہ ہے کہ جب تم ارادہ کرو کہ تم اس کے ذریعے اپنے نفس اور اپنے غیر کی معرفت حاصل کردے تک وہ ھلاکت سے نہیں رک پاتی، اور اسے رغبت میں نہیں لاتی پس یہ دل کا اندھا ہے اگرچہ آنکھوں سے اسے دکھائی دیتا ہو، اور جب عاقل اپنی عقل استعمال میں لاتا ہے اور اپنے معاملہ میں غور و فکر کرتا ہے اور جو کتاب اللہ میں تدبر کرتا ہے اس کی رغبت اطاعت میں بڑھ جاتی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا خوف لاحق ہو جاتا ہے۔ پس یہ صاحب بصیرت ہے اگرچہ آنکھوں سے اسے دکھائی نہ دیتا ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے یہ فرمان ابن عیینہ کے جلیس سلامہ پر پیش کیا وہ کہنے لگے یہ عون بن عبداللہ کا کلام ہے۔

۱۱۴۵۱- محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، اگر ساری کی ساری دنیا مجھے حلال طور پر پیش کی جائے اور اس پر آخرت میں مجھ سے حساب و کتاب بھی نہ لیا جائے میں پھر بھی اس سے نفرت کروں گا جس طرح تم مردارشئی سے نفرت کرتے ہو جب تم میں سے کوئی اس کے پاس سے گزرتا ہے اپنے کپڑے سمیٹتا ہے تاکہ گندگی نہ لگ جائے۔

۱۱۴۵۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، علی بن حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ کو خبر ملی کہ جریر ان کے پاس آنا چاہتا ہے۔ انھوں نے دروازے کو باہر سے مقفل کردیا اتنے میں جریر آیا اور دروازے کو مقفل دیکھ کر واپس لوٹ گیا، علی بن حسن کہتے ہیں مجھے جب اس واقعہ کی خبر ملی میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا: میں جریر ہوں، فرمایا: تم میرے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو، میرے لئے ان کے کلام کے محاسن ظاہر ہوئے اور ان پر میں نے بھی اپنے کلام کے محاسن ظاہر کئے، انھوں نے میرے لئے تزئین سے کام لیا نہ میں نے۔

علی کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ سے زیادہ خوفزدہ اور مسلمانوں کے لئے ان سے بڑھ کر خیر خواہ کسی کو نہیں دیکھا، میں نے انھیں

خواب میں دیکھا کہ وہ ایک صندوق پر کھڑے مصاحف تقسیم کر رہے ہیں اور لوگ ان کے ارد گرد جمع ہیں ان میں سفیان بن عیینہ بھی موجود ہیں۔ اور ھارون الرشید امیر المؤمنین بھی ادھر موجود ہے، میں نے انھیں نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو ودیعت کرتے ہوں پس وہ قدرت رکھتے ہیں کہ اس کو تمام وداع کریں وہ ظہر کے بعد جریر کے پاس آئے اور اسے وداع کیا ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے جریر سے فرمایا: میں تجھے اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں جب انھوں نے آیت کریمہ ان اللہ مع الذین اتقوا (بنحل ۱۲۸) بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے؟ پڑھنے لگے ان کے گلے کو اچھو لگ گیا، انھوں نے اپنا ہاتھ چھوڑ دیا اور آگے چل پڑے، میں نے انھیں فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں کوفہ میں سخت بھوک لگ گئی علی ہمارے اوپر اپنے کھانے کا صدقہ کرتے رہے یہاں تک کہ انھیں بھی تنگی کے دن دیکھنے پڑے، فضیل رحمہ اللہ ایک آیت پڑھتے تھے اور وہ کوفہ میں لوگوں کو امامت کراتے تھے اور ان کی وجہ سے آیت کو آہستہ پڑھتے تھے۔

۱۱۴۵۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن عفار، شعیب بن حرب کہتے ہیں دوران حج میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اچانک کسی آدمی نے پیچھے سے کپڑے پکڑ کر مجھے کھینچا، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ فضیل بن عیاض تھے، فرمانے لگے: اگر اہل آسمان میرے اور آپ کے بارے میں سفارش کریں ہم اس کے اہل ہیں کہ ہمارے متعلق سفارش قبول نہ کی جائے، شعیب کہتے ہیں میں نے ایک سال سے فضیل رحمہ اللہ کو نہیں دیکھا تھا: انھوں نے مجھے کسر نفسی میں مبتلا کر دیا میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں نے انھیں نہ دیکھا ہوتا۔

۱۱۴۵۴- ابو محمد، احمد، محمد بن عیسیٰ واثقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے کسی مقرب فرشتے پر رشک نہیں آتا اور نہ ہی کسی ایسے نبی مرسل پر جو آسمانی قیامت کی ہولناکیوں کا معاینہ کرے گا، مجھے صرف اس پر رشک آتا ہے جو کچھ بھی نہ ہو۔

۱۱۴۵۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو سنا، وہ فرما رہے تھے: دنیا دار اقامت نہیں، آدم علیہ السلام اس میں عقوبت کے لئے اتارے گئے کیا تم نہیں دیکھتے کہ انھیں کیسے کیسے حوادث سے دوچار ہونا پڑا چنانچہ انھیں کبھی بھوک میں رہنا پڑا۔ کبھی ننگے بدن رہنا پڑا اور کبھی کسی حاجت سے انھیں پالا پڑا جس طرح کہ شفیق ماں اپنے بچے کے ساتھ برتاؤ کرتی ہے کبھی اسے میٹھی چیز پلاتی ہے اور کبھی کڑوی چیز اسے پلا رہی ہوتی ہے، وہ سب کچھ بچے کی بہتری کے لئے کرتی ہے۔

فیض کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: تم نبیین وصدیقین کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتے ہو اور تم محشر میں نوح، ابراہیم اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کھڑے ہونا چاہتے ہو لیکن تم یہ سب کچھ اپنے کس عمل کے بدلے میں دیکھنا چاہتے ہو؟ تم نے کونسی خواہش اللہ عز وجل کے لئے ترک کی ہے، تم نے کونسی قریب شے کو اللہ کے واسطے اپنے سے دور کیا ہے اور کونسی بعید چیز کو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے قریب کیا ہے؟

فیض کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے شیطان انسان کو اپنے جھانسے میں پھنسائے بغیر نہیں رہتا حتی کہ ہر قسم کا حیلہ کر گزرتا ہے اور اس سے ایسی چیز نکال لیتا ہے جس سے وہ اس کے عمل کی خبر لیتا ہے شاید وہ کثیر الطواف ہو، پس کہتا ہے آج رات میری وجہ سے طواف نہیں، یا روزہ دار ہو کہتا ہے سحری کس قدر پر مشقت ہے، یا پیاس کتنی سخت ہے، اگر تم طاقت رکھو تو محدث، متکلم اور قاری نہ بنو، اگر تم بلیغ ہو لوگ کہتے ہیں یہ کتنا بلیغ ہے اسکی بات کتنی اچھی ہے۔ اس کی آواز کیا خوب ہے، تجھے مدح سرائی عجب میں مبتلا کر دیتی ہے حتیٰ کہ تو پھول جاتا ہے، اگر تو بلیغ نہیں لوگ کہیں گے اچھی طرح سے باتیں نہیں کر سکتا، اسکی آواز اچھی نہیں تو غم وحزن اور مشقت میں مبتلا ہو جائے گا، پھر تو ریا کار ہو جائے گا لہٰذا جب تم کسی مجلس میں بیٹھو اور بات کرو تمھیں کسی کی مذمت کی کچھ پرواہ نہ ہو اور نہ

کسی کی ستائش کی طرف تمھاری سوچ ہو تو اسوقت تم بات کرو۔

۱۱۴۵۶-عبداللہ بن محمد بن عثمان عثمانی واسطی، ولید بن ابان، محمد بن زنبور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے اس وقت تک تیرا دل سلامتی میں نہیں رہ سکتا جب تک تو ساری دنیا سے لاپروانہ ہو جائے۔ایک مرتبہ فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا دنیا سے زہد اختیار کرنے کی کیا حقیقت ہے؟ فرمایا: قناعت زہد ہے اور قناعت بے نیازی ہے کسی نے ان سے پوچھا ورع (تقویٰ) کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب ورع و تقویٰ ہے ان سے پوچھا گیا عبادت کیا ہے؟ فرمایا فرائض کی ادائیگی عبادت ہے۔ ان سے عبادت کے بارے میں پوچھا گیا عبادت کیا ہے؟ فرمایا فرائض کی ادائیگی عبادت ہے، ان سے تواضع کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا تو حق کے لئے خضوع اختیار کرے فرمایا: ورع (تقویٰ) کا زیادہ تر تعارف زبان سے ہے چونکہ اظہار مافی الضمیر زبان سے ہوتا ہے جبکہ عمل زبان سے نہیں ہوتا۔ایک موقع پر انھوں نے فرمایا: ساری کی ساری خیر و بھلائی ایک کوٹھڑی میں ذخیرہ کر دی گئی ہے اور اس کی چابی دنیا میں زہد اختیار کرنے کو قرار دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری معرفت رکھنے والا جب میری نافرمانی کرتا ہے میں اس پر ایسے آدمی کو مسلط کر دیتا ہوں جسے میری کچھ معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

۱۱۴۵۷-محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا تواضع کیا ہے؟ فرمایا: تواضع یہ ہے کہ تم حق کے لئے خضوع کرو اور اس کے لئے سر تسلیم خم کر دو اگر میں یہ جواب کسی بچے سے سنتا میں اسکا بوسہ لے لیتا اور میں یہ بات کسی جاہل سے سنتا میں اس کا بھی بوسہ لے لیتا، میں نے ان سے پوچھا مصیبت پر صبر کرنا کیا ہے؟ فرمایا: کہ تم مصیبت پر واویلا نہ کرو۔

۱۱۴۵۸-محمد بن ابراہیم، ابویعلی، عبدالصمد بن یزید بغدادی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے اگر میں مستجاب الدعا ہوتا میں دعا صرف امام وقت کے بارے میں کرتا: ان سے کہا گیا: اے ابوعلی یہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ جب میں دعا اپنے بارے میں کروں گا مجھ سے تجاوز کر کے دوسروں تک اسکا اثر نہیں پہنچ سکتا۔لیکن جب میں دعا امام وقت (بادشاہ خلیفہ) کے بارے میں کروں گا تو اس سے امام کی اصلاح ہوگی اور امام کی اصلاح و درستی پورے عالم کی درستی ہے، کہا گیا یہ کیسے اے ابوعلی؟ ہمیں اس کا مطلب بتاؤ، فرمایا: چونکہ جب لوگ امام کے ظلم و ستم سے بے خوف ہوں گے کھنڈرات کو تعمیر کریں گے اور زمین میں اتر بسیں گے، رہی بات لوگوں کی سو امام لوگوں کو جاہل سمجھتا ہے اور کہتا ہے انھیں معیشت کے لالچ نے مشغول کر رکھا ہے، اور انھیں تعلیم قرآن اور دیگر امور شرعیہ سے طلب معیشت نے پھیر دیا ہے پس انھیں پچاس پچاس کے لگ بھگ ایک گھر میں ٹھونس دیتا ہے، آدمی سے کہتا ہے: تیرے لئے وہ کچھ ہے جو تیرے لئے بہتر ہو اور ان لوگوں کا علم انکا اپنا معاملہ ہے، اور دیکھو اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو تمھارے اندر سے نکالا ہے اور وہ زمین کو پاس کرتا ہے، پس یوں لوگوں اور علاقوں کی درستی ہوتی جائے گی، سن کر ابن مبارک رحمہ اللہ نے فضیل رحمہ اللہ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور کہنے لگے: اے بھلائی کی تعلیم دینے والے! یہ بات آپ کے علاوہ کوئی اچھی طرح نہیں جانتا۔

۱۱۴۵۹-محمد بن ابراہیم، ابویعلی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ عالم دو طرح کے ہیں، عالم دنیا اور عالم آخرت، عالم دنیا کا علم دنیا میں پھیلا ہوتا ہے، اور عالم آخرت کا علم پوشیدہ و مخفی ہوتا ہے، پس تم عالم دنیا کی اتباع کرو اور عالم آخرت سے گریز کرو اور تمھیں وہ اپنے نشے سے نہ روک پائے گا پھر انھوں نے آیت کریمہ تلاوت کی۔

وان کثیراً من الأحبار والرھبان لیأکلون اموال الناس بالباطل (توبہ) بے شک بہت سارے علماء اور عبادت گزار بندے لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھا رہے ہیں۔

اسکی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: احبار سے مراد علماء اور رھبان سے مراد عبادت گزار بندے ہیں۔ اکثر تمھارے علماء قیصر و کسریٰ کی ہیئت

میں رنگے ہوئے ہیں اور محمد ﷺ کے طریقہ سے ہٹے ہوئے ہیں چونکہ محمد ﷺ نے اینٹ پر اینٹ نہیں رکھی۔

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے علماء کثیر ہیں اور حکماء قلیل، سو علم سے اصل مراد ہی حکمت ہے اور جسے حکمت دی گئی گویا اسے خیر کثیر مل گئی، فرمایا: اگر ہمارے علماء کے پاس صبر ہوتا پھر ان بادشاہوں کے دروازوں پر بھی نہ بھٹکتے۔ عبدالصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: ان سے کسی آدمی نے کہا علماء انبیاء کے وارث ہیں فرمایا بلکہ حکماء انبیاء کے وارث ہیں۔ ایک آدمی کہنے لگا علماء کثیر تعداد میں ہیں فرمایا حکماء قلیل تعداد میں ہیں، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے حاملِ قرآن اسلام کا علمبردار ہوتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ لغو میں مشغول ہونے والے کے ساتھ وہ بھی مشغول رہے، لہو ولعب میں مشغول رہنے والے کے ساتھ وہ بھی مشغول رہے، حامل قرآن کے لئے مناسب ہے کہ وہ مخلوق کے سامنے اپنی حاجات پیش نہ کرنے، اور نہ ہی ان کے علاوہ خلفاء کے سامنے بلکہ مناسب ہے کہ مخلوق کی حوائج کا وہ مرجع ومرکز ہو۔

۱۱۴۶۰- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن شاذان، احمد بن محمد بن غالب، ھناد بن سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب رات کی تاریکی اچھی طرح چھا جاتی ہے اللہ جل جلالہ آواز لگاتے ہیں مجھ سے بڑا جود وسخا والا کوئی نہیں پھر بھی مخلوق میری نافرمانیوں میں لگی ہوئی ہے حالانکہ میں انھیں دیکھ رہا ہوں، میں انھیں بچھونوں پر نرم نیند سلاتا ہوں گویا انھوں نے میری کبھی نافرمانی کی ہی نہ ہو، میں ان کی حفاظت کا ذمہ دار ہوں گویا انھوں نے کوئی گناہ ہی نہ کیا ہو، پھر بھی میری جود وسخا کا فضل وکرم نافرمانوں پر ہوتا ہی رہتا ہے، میں بداعمال کو اپنے فضل وکرم سے نوازتا ہوں، کون ہے جس نے مجھے پکارا ہو اور میں نے اس کی پکار کا جواب نہ دیا ہو؟ کون ہے جس نے مجھ سے سوال کیا ہو اور میں نے اسے عطا نہ کیا ہو؟ یا پھر کون ہے وہ جس نے میرے دروازے پر ڈیرے ڈالے ہوں اور میں نے اسے محروم لوٹایا ہو، میں خود بھی فضل وکرم والا ہوں اور میرا کام بھی دوسروں پر فضل وکرم کرنا ہے، میں سراپا جود وسخا ہوں اور جود وسخا میرا کام ہے، میں سراپا بخشش ہوں اور بخشش کرتا ہوں، میرے فضل وکرم سے ہے کہ میں گناہ گار کو گناہ کرنے کے بعد معاف کرتا ہوں، میرے کرم میں سے ہے کہ میں تائب کو عطا کرتا ہوں، گویا اس نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، پس مجھ سے مخلوق کہاں بھاگی جا رہی ہے؟ اور میرے دربار سے مخلوقات کس طرح الگ ہونا چاہتی ہے؟

۱۱۴۶۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوجعفر انصاری، محمد بن عبدالمؤمن خواص، محمد بن خنذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب رات کی تاریکی اچھی طرح چھا جاتی ہے اللہ عز وجل عرش معلی سے آواز لگاتے ہیں ارشاد ہوتا ہے، میں سراپا جود وسخا ہوں اور مجھ جیسا کون ہے، میں مخلوقات پر سخاوت کے دریا بہا دیتا ہوں حالانکہ مخلوق میری نافرمانی میں مستغرق ہوتے ہیں۔ میں انھیں رزق عطا کرتا ہوں اور انھیں نرم نرم بچھونوں پر میٹھی نیند سلاتا ہوں۔ گویا انھوں نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، ان کی حفاظت کی ذمہ داری لیتا ہوں، جیسا کہ انھوں نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، میں جود وسخا والا ہوں مجھ جیسا کون ہے، میں عاصیوں پر بھی سخاوت کرتا ہوں تاکہ ان کے دلوں کی دنیا بدل جائے وہ توبہ کرلیں اور میں ان کی مغفرت کرلوں، اے میری رحمت سے ناامید! ہلاکت ہے تمھاری: ہر رات اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرتے ہیں۔

۱۱۴۶۲- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے شکایت کی، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور مدبر کی تلاش میں ہو؟ سلمہ کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ بسا اوقات اپنے اہل وعیال پر نظر ڈالتے پھر کہتے ان مردوں کے چہروں کی طرف دیکھو، ان سے کہتے! جو کچھ تم میرے مرنے کے بعد کرنا چاہتے ہو وہ کچھ ابھی کرلو۔ ایک مرتبہ ان کا بھتیجا ان کے پاس آیا فضیل رحمہ اللہ نے اس کے لئے حلوہ بنایا جب کھانے کے لئے اس کے سامنے رکھا تو خود الگ بیٹھ گئے بھتیجا کہنے لگا اے چچا جان! تشریف لائیں میرے ساتھ تناول فرمائیں، جواب میں فرمایا: اے بھتیجے! جس

عورت کا بیٹا مر جائے وہ کھانے کا ذائقہ نہیں پاتی۔

۱۱۴۶۳-ابومحمد بن حیان، اسماعیل بن موسیٰ حاسب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حلف بن ولید کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے کسی حاجت کے بارے میں شکایت کی، آپ رحمہ اللہ نے اسے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور مدبر کو ڈھونڈنا چاہتے ہو؟

۱۱۴۶۴-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک وہ بلاء کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ شمار کرتا ہوحتیٰ کہ وہ دنیا کے کھانے سے لاپرواہ ہو۔ نیز وہ اپنی موج سرائی نہ چاہتا ہو۔

۱۱۴۶۵-عبداللہ، احمد، حسین بن فریاد مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارے دلوں پر حرام ہے کہ تم دنیا میں زہد اختیار کرنے کے بغیر ہی ایمان کی حلاوت پالو۔

۱۱۴۶۶-عبداللہ، احمد، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تجھے ریا کار کہا جائے تو غضبناک ہو جاتا ہے، تجھے گراں گزرتا ہے اور تو شکوے کرنے لگتا ہے اس نے مجھے ریا کار کہا، کیا بعید تیری دنیا کی محبت کی وجہ سے تو واقعۃً ریا کار ہو اور تو دنیا کے لئے تصنع اور بناوٹ کر رہا ہو، انھوں نے مجھے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور مت ریا کار بنو در آں حالیکہ تمھیں شعور تک بھی نہ ہو، تو بناوٹ اور تصنع سے کام مت لے کہ لوگ تجھے نیک صالح کہیں تیرا اکرام کریں اور تیری ضروریات کو پورا کریں، تجھے لوگ صرف تعلق مع اللہ کی بنا پر پہچانتے ہیں، اگر تجھ میں یہ چیز مفقود ہوگی تو اُن کے سامنے خفیف ہوگا جس طرح لوگوں کے نزدیک فاسق بے قدر ہوتا ہے کہ لوگ اس کی عزت واکرام نہیں کرتے، اسکی حوائج پوری نہیں کرتے اور مجلس میں اس کو جگہ بھی نہیں دیتے۔

۱۱۴۶۷-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں قسم اٹھاؤں کہ میں ریا کار ہوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں قسم اٹھاؤں کہ میں ریا کار نہیں ہوں، فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو دیکھوں کہ اس کے آس پاس لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے میں اسے پاگل کہوں گا، جس آدمی کے آس پاس لوگ جمع ہوں کیا وہ پسند نہیں کرتا کہ وہ لوگوں تک اپنی بات پہنچائے، میں نے فضیل رحمہ اللہ کو اکثر فرماتے سنا ہے، اپنی زبان کی حفاظت کرو اپنے احوال کو زیر غور لاؤ اپنے زمانے کو پہچانو اور اپنے ٹھکانے کو مخفی رکھو۔

حسین بن زیاد کہتے ہیں ایک دن میں فضیل رحمہ اللہ کے پاس گیا فرمایا: کیا بعید کہ تم اس مسجد حرام میں اپنے سے برے کو دیکھو اگر تجھے اس برے آدمی کی شکل میں دیکھا گیا تحقیق تو بہت بڑی آزمائش میں مبتلا ہو گیا۔

۱۱۴۶۸-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں دروازے کے حلقے کی آواز سنتا ہوں میں اسے ناپسند سمجھتا ہوں خواہ دروازہ قریب ہو یا بعید، بخدا! میں پسند کرتا ہوں کہ وہ لوگوں میں اڑے میں آؤں اور کوئی تذکرہ نہ سنوں، اور نہ ہی میرا تذکرہ سنا جائے، میں اصحاب حدیث کی آواز سنتا ہوں ان سے ڈر کی وجہ سے مجھے پیشاب آجاتا ہے۔

۱۱۴۶۹-عبداللہ، احمد، احمد بن حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ محدثین سے فرمارہے تھے: تم مجھ سے کسی چیز کی ناپسندی کا اظہار کیوں نہیں کرتے جس کے بارے میں تمہیں علم ہو کہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں؟ اگر میں تمھارا غلام ہوتا میں تمھیں ناپسند کرتا کہ میں تمھارے رحم وکرم پر ہوتا، اگر مجھے علم ہوتا کہ جب میں تمھاری طرف اپنی چادر پھینک دوں تم میرے قریب سے دور چلے جاؤ گے، بخدا میں تمھاری طرف اپنی چادر پھینک دیتا۔

۱۱۴۷۰- عبداللہ، احمد، احمد محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ غبطہ (رشک) ایمان کا حصہ ہے اور حسد نفاق کا، مومن غبطہ کرتا ہے نہ کہ حسد، جبکہ منافق حسد کرتا ہے نہ کہ غبطہ، مومن ستر کرتا ہے، وعظ کرتا ہے اور خیر خواہ ہوتا ہے، جبکہ فاجر جو ہتکِ عزت کا درپے ہوتا ہے دوسروں کو عار دلاتا ہے اور راز فاش کرتا رہتا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء، اصفیاء، اخیار اور پاکیزہ لوگوں کے اخلاف میں سے تین چیزیں ہیں بردباری، عقلمندی اور قیام اللیل، فضیل رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے فرما رہے تھے: ہلاکت ہو تمھارے لئے اگر تمھاری معافی نہ ہو جب تمھیں گمان ہو کہ تم اللہ کی معرفت رکھتے ہو، حالانکہ غیر اللہ کے لئے تمھارا عمل ہو، فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا اپنے رب کے بارے میں غلط وہم نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ کے خذلان کا خوف نہیں رکھتا اور نہ اسے اللہ سے کوئی شکوہ ہوتا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں میں نے انھیں آیت کریمہ ''لیبلوکم ایکم احسن عملاً'' تاکہ اللہ تعالیٰ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرنے والا ہے، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یعنی خالص ترین عمل اور درستی والا، چونکہ جب عمل خالص ہو اور درست نہ ہو قبول نہیں ہوتا، اور جب کوئی عمل درستی والا ہو اور خالص نہ ہو خلوص کے بغیر قبول نہیں ہوتا، خالص عمل وہ ہے جو محض اللہ کے لئے ہو اور درست عمل وہ ہے جو سنت کے مطابق ہو۔

ابراہیم کہتے ہیں میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا لوگوں کی وجہ سے کسی عمل کو ترک کرنا ریاکاری ہے اور لوگوں کی وجہ سے کسی عمل کو کرنا شرک ہے فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جسے پانچ چیزوں سے بچالیا گیا وہ دنیا اور آخرت کے شر سے محفوظ ہو گیا وہ یہ ہیں عجب (اپنے نفس پر اترانا)، ریاکاری، تکبر، دوسروں کو حقیر سمجھنا اور خواہش نفس۔

۱۱۴۷۱- محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب تم قیام لیل اور صیام نہار پر قدرت نہ رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ تم محروم بیڑیاں ڈالے ہوئے ہو اور تجھے تیری خطاؤں نے بیڑیاں ڈال رکھی ہیں۔

۱۱۴۷۲- احمد بن یعقوب بن مہر جان، وابو محمد بن حیان، محمد بن یحیٰ مروزی، خالد بن خداش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ میں نے جواب دیا میں مہلبی ہوں، فرمایا: اگر تم صالح آدمی ہو تو پھر تم شریف ہو اور اگر تم برے آدمی ہو پھر تم بہت گھٹیا ہو پھر فرمایا کہ مجھے منصور نے حدیث سنائی کہ مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن جب مرتا ہے تو زمین چالیس دن تک اس پر روتی رہتی ہے۔

۱۱۴۷۳- محمد بن احمد بن احمد بن اسحٰق، محمد بن عبید بن عامر، یحیٰ بن یحیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی کے ساتھ مل جل کر بیٹھنا چاہو تو اچھے اخلاق والے کے ساتھ مل بیٹھو چونکہ وہ تمھیں صرف خیر و بھلائی کی دعوت دے گا اور بد خلق کے ساتھ نہ بیٹھو چونکہ وہ تمھیں شر و برائی کی دعوت دے گا۔ نیز اس کے ساتھ بیٹھنے والا مشقت میں رہتا ہے جبکہ اچھے اخلاق والے کے ساتھ بیٹھنے والا راحت و آرام میں ہوتا ہے۔

۱۱۴۷۴- محمد بن علی، ابو یعلیٰ موصلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: میں حالت رضا میں کسی آدمی کو بھائی نہیں بناتا بلکہ میں اسے حالتِ غضب میں بھائی بناتا ہوں۔

۱۱۴۷۶- احمد بن جعفر بن سلم، عبدالباقی، نضر بن سلمہ شاذان، موئل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں اصحاب اہل بیت کے کسی آدمی کی طرف دیکھتا ہوں مجھے یوں لگتا ہے گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کسی آدمی کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

۱۱۴۷۷-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن محمد برانی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں بیمار ہونے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ میری عیادت کرنے لوگ نہ آئیں۔

۱۱۴۷۸-عبداللہ بن محمد و محمد بن ابراہیم، ابو یعلی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے جب سے غیبت کا دنیا میں ظہور ہوا اللہ کے واسطے بھائی چارہ ختم ہوگیا۔ اس زمانے میں تمہاری مثال اس چیز جیسی ہے جسے سونے چاندی کے ساتھ مزین کیا گیا ہو اس کے اندر لکڑی ہو اور باہر حسن و خوبی۔

۱۱۴۷۹-محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن مثنیٰ، عبدالصمد بن یزید مردویہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: مومن گناہ کر کے فوراً اللہ کی طرف بھاگنا چاہتا ہے، وہ صبح شام غمگین رہتا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: تیرے دشمن کی نیکیاں (جو تیرے زمرے میں آتی ہیں) تیرے دوست کی نیکیوں کی بنسبت اکثریت میں ہوتی ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ جواب دیا: تیرا تذکرہ جب تیرے دوست کے سامنے کیا جاتا ہے وہ تیرے لئے عافیت کی دعا کرتا ہے اور تیرا ذکر جب تیرے دشمن کے سامنے کیا جاتا ہے وہ دن رات تیری غیبت میں لگا رہتا ہے، مسکین آدمی اپنی نیکیاں تجھے دیتا ہے تو راضی نہ ہو جب اسکا ذکر تیرے سامنے کیا جائے تو کہہ دیتا اے اللہ! اسے ہلاک کردے ایسا نہ کر بلکہ اس کے لئے اللہ سے دعا مانگ کہ اے میرے اللہ! اسکی اصلاح فرمادے اے اللہ! اس پر رجوع فرما اللہ تعالیٰ تجھے تیری بہتری کی دعا کا تجھے اجر عطا فرمائے گا، چونکہ جو آدمی کسی کے لئے ہلاکت کی دعا کرتا ہے وہ شیطان کو اپنا سوال دیتا ہے چونکہ شیطان مخلوق کی ہلاکت کے لئے ہمہ وقت بے چین رہتا ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے کا درجہ حقیقت میں مقربین کا درجہ ہے۔ چنانچہ مقربین اور اللہ تعالیٰ کے درمیان روح و ریحان کا فرق ہے۔

۱۱۴۸۰-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق، محمد بن اسحق ثقفی، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا، میں ایک دن فضیل رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا میں نے ان سے کہا: مجھے وصیت کیجئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے، فرمایا: اے اللہ کے بندے! اپنے ٹھکانے کو مخفی رکھو تمہیں کوئی پہچانے ہی نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل کے بدلہ میں تمہارا اکرام کیا جائے، اپنی زبان کو محفوظ رکھ، اپنے گناہوں سے استغفار کر نیز جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق اپنے لئے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرو۔

۱۱۴۸۱-ابو محمد بن حیان، ابو یحیٰی رازی، محمد بن علی، ابراہیم بن شماس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی فضیل رحمہ اللہ سے کہنے لگا: مجھے کچھ وصیت کیجئے فرمایا: اپنے مکان کو مخفی رکھو شہرت کے طالب مت بنو تا کہ تمہارے عمل کے ذریعے تمہارا اکرام نہ کیا جائے، اپنی زبان کو بجز بھلائی کی بات کرنے کے بند رکھو، اپنے دل کی خبر لیا کرو تا کہ قساوت کا شکار نہ ہو جائے، تمہیں کیا پتا گناہگار کی قساوتِ قلب کیا ہے۔

۱۱۴۸۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، ابو نصر، اسماعیل بن عبداللہ عجلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو جعفر محمد بن عبداللہ حذاء کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ دورانِ حج فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے انتظار میں مسجد حرم کے دروازے پر کھڑے ہوگئے۔ ہم اس وقت نوجوان تھے اور ہم نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے، اسی دوران وہ ہماری طرف تشریف لائے۔ جب انھوں نے ہمیں دیکھا فرمانے لگے: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں نے تمہیں نہ دیکھا ہوتا اور تم نے مجھے نہ دیکھا ہوتا مجھے بتاؤ میں تم سے سلامتی میں رہوں بایں طور کہ میں تمہارے لئے ڈھال بن جاؤں بایں طور کہ میں تمہیں دیکھوں اور تم آپس میں مجھے ایک دوسرے کو دکھلا رہے ہو۔ اگر میں دس مرتبہ قسم

اٹھاؤں کہ میں ریاکار ہوں اور دھوکہ دینے والا ہوں مجھے پسند ہے اس سے کہ میں ایک مرتبہ قسم کھاؤں کہ میں ایسا نہیں ہوں۔

۱۱۴۸۳- ابراہیم بن عبداللہ بن، محمد بن اسحٰق، عباس بن ابی طالب، علی بن یحیٰی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ محدثین سے فرمارہے تھے میں رات کو تمھاراذکر کرتا ہوں میری آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ جاتی ہے۔

۱۱۴۸۴- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن احمد بن ابو یحیٰی، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ مومن باتیں کم کرتا ہے اور عمل زیادہ کرتا ہے جبکہ منافق باتیں زیادہ کرتا ہے اور عمل کم، مومن کا کلام حکمتوں سے لبریز ہوتا ہے اس کی خاموشی فکرمندی ہے، اس کی نظر عبرت ہے اور اس کا عمل نیکی ہے، جب تم ان کی حفاظت پر ہو گے تم برابر عبادت کے حکم میں رہو گے۔

۱۱۴۸۵- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد عبداللہ سے، محمد اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: آدمی کے ان بادشاہوں کے قریب ہونے سے بہتر ہے کہ وہ مردہ بدبودار چیز کے قریب ہو، وہ آدمی جو ان بادشاہوں کے ساتھ اختلاط نہ رکھتا ہو اور وہ صرف فرض نمازیں ہی پڑھتا ہو اس کے علاوہ کچھ نہ کرتا ہو، وہ ہمارے نزدیک اس آدمی سے افضل ہے جو راتوں کو بیدار رہے دن کو روزے رکھے حج وعمرہ کرے، جہاد فی سبیل اللہ اور پھر بادشاہوں کے ساتھ مل بیٹھے بھی۔

۱۱۴۸۶- ابونعیم اصفہانی اپنے والد عبداللہ سے، محمد اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کسی قبیح عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے بہتر ہے اس آدمی سے جو ایسے اچھے عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے جن سے فی الواقع آخرت طلب کی جاتی ہے۔

۱۱۴۸۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، فیض ابن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن فرماتے تھے، زمین میں ترک شہوت سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ سخت نہیں۔

۱۱۴۸۸- ابومحمد بن حیان، حصین، بکر بن عبداللہ فرماتے تھے آدمی اپنے پیٹ کا بندہ ہے اپنی خواہش نفس کا بندہ ہے، تھوڑی مقدار پر قناعت نہیں کرتا اور کثیر مقدار سے شکم سیر نہیں ہوتا جو اس کی مدح سرائی نہیں کرتا اور جس پر وہ قدرت نہیں رکھتا، بکر کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: تم بادشاہوں کے لئے اون کے کپڑے پہن کر بن سنور کر جاتے ہو جبکہ وہ تمھیں دیکھنا گوارہ نہیں کرتے حسن صورت کے ساتھ ان کے سامنے قرآن مجید پڑھتے ہو جبکہ وہ تمھیں سر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ تم ان کے سامنے بن سنور کر مختلف انداز کے ساتھ جاتے ہو۔ تمھارا یہ سب کچھ دنیا کی محبت کے لئے ہے۔

۱۱۴۸۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: آج کے دن سے پہلے میں عطا کرنے والے پر خوش ہوتا تھا اور آج میں خوش نہیں ہوتا ہوں، چونکہ جو طلب کرتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہوتا اور اگر تجھے خبر پہنچے کہ کسی آدمی نے اپنے مال سے ایک ہزار درھم صدقہ کیے ہیں تو اس پر تعجب کرتا ہے یا کوئی نمازی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہو اس پر بھی تو تعجب کرے گا، تجھے پتا نہیں کہ تو کب طلب کرتا ہے اگر تو یہ جانتا ہوتا، لیکن تو اسے نہیں سمجھتا، بخدا! اگر تجھے جبرئیل ومیکائیل کی شدید کوشش کی خبر دی جائے تو تعجب نہیں کرے گا حالانکہ یہ چیز ان کے مطلوب کے سامنے بہت قلیل ہوتی تھی، کیا تم جانتے ہو متقدمین کس چیز کو طلب کرتے تھے اور کس چیز کے درپے رہتے تھے؟ صرف اپنے رب کی رضا کی طلب میں رہتے تھے۔

۱۱۴۹۰- محمد بن ابراہیم، ابویعلیٰ موصلی، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جس طرح اللہ تعالیٰ رزق تقسیم کرتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ محبت بھی اپنی مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں یہ سب محبت جو تمھیں دکھائی دے رہی ہے یہ من جانب اللہ ہے حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ چونکہ اس مرض کی کوئی دوا نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق وسچائی کے ساتھ معاملہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے حکمت عطا

فرماتے ہیں۔

۱۱۴۹۱- ابویعلی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں کو دو خصلتیں دی گئی ہیں حب دنیا اور لمبی چوڑی امیدیں، فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو بھی اپنی لمبی لمبی امیدوں کی دیواریں کھڑی کرتا ہے اسکا عمل دن بدن برا ہوتا جاتا ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: اپنے دین کو اخروٹ خریدنے کی جگہ پر رکھو اس لئے کہ تم میں سے جو آدمی اخروٹ خریدنا چاہتا ہو وہ اخروٹ کو اچھی طرح الٹ پلٹ کر دیکھتا ہے جو عمدہ عمدہ ہوں انھیں اپنی تھیلی میں ڈال لیتا ہے اور جو اخروٹ خراب ہوں انھیں رد کر دیتا ہے، اسی طرح بات حکمت کی ہے سو جو آدمی حکمت سے بات کرتا ہے اس کی بات قبول کر لی جاتی ہے اور جو آدمی حکمت سے ہٹ کر کوئی اور طریقہ اختیار کر کے بات کرے اسکی بات چھوڑ دی جاتی ہے، فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم بجز حاجت شدیدہ کے کسی چیز کو نہ لیں۔ جب تمھارا یہ طریقہ کار ہوگا تم اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان شرمندگی کو نہیں پاؤ گے، عبدالصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: پاکیزہ زندگی کے رستے پر گامزن رہو یعنی اسلام وسنت کے مطابق زندگی گزارو۔

۱۱۴۹۲- جعفر بن محمد بن نصر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسن، معاویہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے کبھی بھی کسی بندۂ مومن کی آنکھ نہیں روئی حتی کہ اللہ عزوجل اپنا دست قدرت بندے کے دل پر رکھ لیتے ہیں اور کبھی بھی کسی بندۂ مومن کی آنکھ نہیں روئی مگر محض اللہ عزوجل کی رحمت وفضل سے۔

۱۱۴۹۳- ابویعلی بن محمد زبیری، محمد بن میسب، اسحٰق بن جراح، حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور پھر ارشاد فرماتے ہیں: جب رات چھا جاتی ہے میری محبت کا مدعی فوراً سو جاتا ہے، کیا ہر محب اپنے محبوب کی محبت کا تہہ دل سے خواہش مند نہیں ہوتا؟ خبردار! یہ میرا نزول میرے جیسوں کی طرف ہے جب رات ہو جاتی ہے میں ان کے سامنے ہوتا ہوں وہ میرا مشاہدہ کر کے مجھ سے مخاطب ہو سکتے ہیں اور میری حاضری پر مجھ سے کلام کر سکتے ہیں۔ آنے والے کل ہی کو میں اپنے محب کی آنکھوں کو اپنی بہشتوں میں ٹھنڈا کروں گا۔

۱۱۴۹۴- ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، اسحٰق بن ابراہیم بن حسن ہیثمی، عباس دوری، محمد بن طفیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے...... دنیا کے لئے پریشانی آخرت کو لے ڈوبتی ہے اور دنیا کے لئے فرحت وخوشی حلاوت ایمان کو لے ڈوبتی ہے۔

۱۱۴۹۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، احمد بن مالک تیمی، محمد بن طفیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اصحاب حدیث کو ہنسی مزاح میں مشغول دیکھا: انھیں بلند آواز سے پکارا۔ اے ورثاء انبیاء! رک جاؤ رک جاؤ رک جاؤ تم پیشوا ہو تمھاری اقتداء کی جاتی ہے۔

۱۱۴۹۶- محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، محمد بن عبداللہ بن یزید مقری، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ جاہل کے ستر ایسے گناہ معاف کر دیتے ہیں کہ ان میں سے اگر ایک گناہ بھی عالم کر بیٹھے اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرماتے۔

۱۱۴۹۷- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم ہرگز بے خوف نہ رہو کہ تم اپنے کسی عمل کے ذریعے اللہ رب العزت کے مدمقابل ہو جاؤ اور تمھارے ورے ہی مغفرت کے دروازے بند کر دیئے جائیں اور تو ہنستا ہی رہ جائے کیا سمجھتے ہو اگر تمھاری یہ کیفیت ہو جائے۔

۱۱۴۹۸- اپنے والد عبداللہ سے، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، قاسم بن ہاشم، اسحٰق بن عباد بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو

علی رازی کہتے ہیں میں ۳۰ سال تک فضیل بن عیاض کی صحبت میں رہا اس دوران میں نے انہیں ہنستے دیکھا اور نہ ہی مسکراتے، صرف ایکدن وہ تھوڑے سے مسکرائے جس دن ان کے بیٹے نے وفات پائی۔ چنانچہ اس کے بارے میں فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی سے محبت کرتے ہیں جس سے اللہ محبت کرتا ہے اس سے میں بھی محبت کرتا ہوں۔

۱۱۴۹۹- ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، محمد بن علی، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: افضل ترین چیز جس کے ذریعے بندے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں فرائض سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں چونکہ فرائض اصل مال ہیں اور نوافل اسکا نفع۔

۱۱۵۰۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے بے وقوف تمھیں کس چیز نے جاہل بنادیا ہے تو کیوں راضی نہیں ہوتا کہ تو کہے میں مومن ہوں تاوقتیکہ تم کہو میں کامل مؤمن ہوں؟ نہیں بخدا بندہ کامل مؤمن اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ کے فرائض کو کما حقہ ادا نہ کرلے اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب نہ کرے اور اللہ کی تقسیم پر راضی نہ رہے، پھر اس سب کچھ کے باوجود اسے ساتھ ساتھ عدمِ قبولیت کا خوف بھی لاحق رہے۔

۱۱۵۰۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، حسن بن صباح بزار مؤمل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر کوئی آدمی مجھے کہے کیا تم مومن ہو؟ میں اس سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

۱۱۵۰۲- محمد بن علی، فضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا میرا بندہ غمزدہ ہوتا ہے کہ میں اس کے لئے دین میں وسعت پیدا کروں اور وہ مجھ سے قریب تر ہو جائے؟ اور کیا وہ خوش ہوتا ہے کہ میں اسے دنیا میں وسعت دے دوں اور وہ مجھ سے بعید تر ہے۔

۱۱۵۰۳- ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن محمد بن عمر بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان، ایک آدمی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس طرح کہ محلات کی تعمیر مکمل ہونے تک بادشاہ رہائش پذیر نہیں ہوتے اسی طرح دل میں خدا کا خوف اس وقت تک جاگزیں نہیں ہوتا جب تک کہ اسے غیر اللہ سے خالی نہ کرلیا جائے۔

۱۱۵۰۴- ابوبکر، احمد بن عبداللہ بن محمد، ابوبکر شیبانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر حزن بوسیدہ ہوجاتا ہے سوائے توبہ کرنے والے کے حزن کے۔

۱۱۵۰۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوجعفر حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ اس وادی میں سفیان بن عیینہ کا ہاتھ پکڑ کر ان سے کہا اگر تیرا یہ گمان ہو کہ سطح زمین پر مجھ اور تجھ سے زیادہ برا کوئی موجود ہے تیرا یہ گمان بالکل غلط ہے۔

۱۱۵۰۶- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، علی بن حسین بن خلد، فیض بن اسحٰق کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ ایک گھر خریدا اور اس پر تحریری معاہدہ کر کے چند عادل آدمیوں کو گواہ بھی بنالیا جب یہ بات فضیل بن عیاض کو پہنچی انہوں نے میری طرف پیغام بھیج کر مجھے بلانا چاہا لیکن میں ان کے پاس نہ گیا۔ انہوں نے دوبارہ پیغام بھیجا تاہم مجھے ان کے پاس جانا ہی پڑا چنانچہ جب انہوں نے مجھے دیکھا فرمایا: اے یزید کے بیٹے! مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے ایک گھر خریدا ہے اور اس پر تحریری معاہدہ کر کے چند عادل آدمیوں کو گواہ بھی بنالیا ہے۔ میں نے جواب دیا جی ہاں میں ایسا کر چکا ہوں فرمایا: تمہارے پاس اس فرشتے نے آنا ہے جو تمھارے تحریری معاہدے پر نظر نہیں ڈالے گا اور نہ ہی تیرے گھر کے متعلق سوال کرے گا حتی کہ تجھے ناامید کر کے اس سے نکال نہ لے اور تجھے تنہا تیری قبر کے سپرد نہ کردے غور کرلے کہ یہ گھر

تو نے اپنے مال سے خریدا ہوتا یا تو غیر حلال مال کا وارث بن گیا ہوتا تو تجھے دنیا اور آخرت میں خسارہ ہی خسارہ دیکھنا پڑتا، کاش کہ تو نے خریدتے وقت اسٹامپ پر لکھا ہوتا یہ وہ چیز ہے جسے ایک ذلیل اور رسوا بندے نے ایک مردے سے خریدا ہے جسے دنیا سے کوچ کرنے کی دھمکی دی جا چکی ہے تو نے اس سے گھر خریدا حالانکہ تو جانتا ہے کہ یہ دھوکہ کا گھر ہے اور فنا ہونے والا ہے۔ اس گھر کو چار حدوں نے گھیر رکھا ہے اول وہ کہ جس پر دوائی تکالیف منتہی ہوتے ہیں دوم وہ کہ جس تک دوائی مصیبت منتہی ہوتے ہیں سوم یہ کہ جس پر دوائی آفات منتہی ہوتے ہیں چہارم وہ حد کہ جس تک خواہش نفس منتہی ہوتی ہے۔ اس میں اس گھر کا وہ دروازہ شروع ہوتا ہے جو اطاعت کی عزت پر بند ہو کر ذلت میں جا کھلتا ہے اس گھر کے بارے میں تجھے کیا پتا کہ بادشاہوں کے جسموں کی کیا حالت ہوتی ہے ظالم جابر لوگوں کے نفس کس طرح ختم ہوتے ہیں اور فرعونوں کی بادشاہت کیسے ختم ہوتی ہے مثال کے طور پر جیسے کسریٰ و قیصر و تبع اور حمیر۔

جس نے مال کو جمع کیا وہ اکثریت کی جستجو میں لگ گیا جس نے مضبوط ترین محلات بنائے وہ آخرت کی امنگوں سے ناامید رہا پس باطل پرست خسارے ہی خسارے میں ہیں۔ اس بات پر عقل سلیم گواہ ہے خصوصاً اس وقت کہ جب خواہش نفس دل سے بالکل نکل جائے اور بندہ جب دونوں آنکھوں سے دنیا کے زوال کو دیکھے اور زندہ کی آواز لگانے والے کو سن لے آنکھوں والے کے لئے حق کتنا ہی واضح ہے ایک نہ ایک دن دنیا سے کوچ کرنا ہے۔ لہٰذا اچھے اعمال کے ذریعے آخرت کی طرف سبقت میں حصہ لو چونکہ انتقال اور زوال کا وقت قریب ترین پہنچا ہے۔

۱۱۵۰۷- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن مثنی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارا بادشاہوں سے کیا تعلق انہوں نے ایک طرح کا تم پر احسان ہی کیا ہے کہ انہوں نے تمہارے لئے آخرت کے رستے کو چھوڑ دیا ہے لہٰذا تم آخرت کے رستے پر گامزن ہو جاؤ۔ لیکن تم راضی نہیں رہو گے تم انہیں دنیا کے بدلے میں خرید لو گے اور پھر آپس میں دنیا پر جھگڑے شروع کر دو گے کسی عالم کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے لئے اس چیز کو پسند کرے۔

۱۱۵۰۸- محمد بن ابراہیم، احمد، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم اپنے نفس کو سنوارنے میں مشغول رہو، اسکے علاوہ کسی اور چیز میں تمہاری مشغولیت نہیں ہونی چاہیے فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: ہماری صحبت کی حقیقت کو وہ آدمی نہیں پا سکتا جو کثرت سے نماز روزے رکھتا ہو ہماری صحبت کی حقیقت کو وہی پائے گا جس میں نفسوں کی سجاوٹ، دلوں کی سلامتی اور امت کے لئے خیر خواہی کا گوشہ ہو۔

۱۱۵۰۹- سلیمان بن احمد، محمد بن نضر ازدی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جس نے بدعتی سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو غارت کر دیتا ہے اور اس کے دل سے اسلام کا نور نکال دیتا ہے۔

۱۱۵۱۱- محمد بن علی، ابویعلی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم بدعتی کو ایک رستے پر آتے ہوئے دیکھو تم اس رستے کو چھوڑ کر دوسرے کو اختیار کر لو، فرمایا: بدعتی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اوپر نہیں چڑھتا۔

۱۱۵۱۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن علی، ابویعلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جس نے بدعتی کی مدد کی گویا اس نے اسلام کی عمارت منہدم کرنے پر مدد کی، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے مومن کا مومن کی طرف ایک نظر دیکھنا جلاءِ قلب ہے جبکہ بدعتی کو ایک نظر دیکھ لینے سے دلوں کی بصیرت ختم ہو جاتی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جس کے پاس کوئی آدمی آیا آنے والے کے عمل میں کوتاہی دیکھ کر اس نے اس کو مشورہ دیتے ہوئے کسی بدعتی کے پاس جانے کی راہنمائی کی گویا اس نے اسلام میں غیر اسلام کی ملاوٹ کر دی۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس سے میں بھی محبت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے وہ ہیں جو محمد عربی ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے رستے پر چلے، جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو بغض و عداوت ہے مجھے بھی

ان سے بغض وعداوت ہے اور اللہ تعالیٰ کو جن لوگوں سے بغض وعداوت ہے وہ اہل ہوا اور اہل بدعت ہیں۔

۱۱۵۱۳- محمد بن علی، احمد بن علی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں یہودی یا نصرانی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں کسی بدعتی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں۔ چونکہ جب میں یہودی نصرانی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں گا تو میری اقتداء نہیں کی جائے گی جبکہ میں اگر صاحب بدعت کے پاس بیٹھ کر کھاؤں تو میری اقتداء کی جائے گی، مجھے پسند ہے کہ میرے اور صاحب بدعت کے درمیان لوہے کے بنے ہوئے قلعے کی آڑ ہو، سنت کے مطابق عمل قلیل بہتر ہے صاحب بدعت کے عمل کثیر سے جو صاحب بدعت کے ساتھ مل جل کر بیٹھا اسے حکمت کبھی نہیں ملے گی اور جو صاحب بدعت کے ساتھ مل جل بیٹھے تم اس سے بچتے رہو، اپنے دین کے معاملہ میں بدعتی پر بھروسہ نہ رکھو اور نہ اپنے کسی معاملہ کے متعلق اس سے مشورہ کرو۔ اس کے پاس مت بیٹھو چونکہ جو بدعتی کے پاس بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اندھا کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو آدمی کے بارے میں علم ہوتا ہے کہ وہ صاحب بدعت سے بغض وعناد رکھتا ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اگر چہ اس کا عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو چونکہ صاحب سنت کو ہر طرح کی بھلائی مل جاتی ہے جبکہ صاحب بدعت کا کوئی عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے، اگر چہ وہ کثیر العمل ہی کیوں نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ذکر کے حلقوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں، لہٰذا دیکھو تمہارا اٹھنا بیٹھنا کن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ تیری مجلس صاحب بدعت کے ساتھ نہ ہو، میں نے لوگوں میں سے اخیار کو پایا ہے کہ وہ سب کے سب اہل سنت تھے درآں حالیکہ وہ اہل بدعت کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے روکتے تھے۔

عبدالصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ کے بہت سارے ایسے بندے ہیں جنکی وجہ سے اللہ تعالیٰ کئی دوسرے بندوں کو اور علاقوں کو زندہ رکھے ہوئے ہے اور وہ اصحاب سنت ہیں، جو سمجھتا ہو کہ اس کے پیٹ میں کیا حلال داخل ہوا ہے اسکا تعلق اللہ تعالیٰ کی جماعت سے ہے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کی رضاء کے زیادہ حقدار اہل معرفت ہیں فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے اپنے نفس کی مخالفت کی وہ اللہ تعالیٰ کے بغض وعناد سے محفوظ رہا۔

۱۱۵۱۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، دورقی، حسین بن زیاد، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا جب کسی آدمی میں تین خصلتیں موجود ہوں اس پر گمراہی کا کوئی خوف نہیں، جب وہ صاحب بدعت نہ ہو، اسلام کو گالیاں نہ دیتا ہو اور سلطان کے ساتھ اختلاط نہ رکھتا ہو۔

۱۱۵۱۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، داؤد بن مھران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے ارشاد باری تعالیٰ ''وأوفوا بعهدي أوف بعهدكم'' تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا (بقرہ ۴۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: تم میرے اوامر کو پورا کرو میں اپنے وعدے کو پورا کروں گا جو تمھارے ساتھ میں نے کر رکھا ہے۔ (یعنی جنت میں تمھیں داخل کروں گا)

۱۱۵۱۶- ابو محمد، احمد بن احمد، علاء عطار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ ارشاد باری تعالیٰ ''انا اخلصناهم بخالصة ذكرى الدار'' (ص ۴۶) ہم نے انھیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا'' کہ انھوں نے (صحابہ کرام نیک بندے) اپنے آپ کو آخرت کے ساتھ خاص کر دیا تھا۔

۱۱۵۱۷- علاء عطار کے سلسلہ سند سے فرماتے ہیں کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک مرتبہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا اے اباجان! جو عمر آپ نے دنیا میں گزاری اس کے بارے میں آپ کے ساتھ کیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے بندے کے لئے بھلائی چاہنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۱۵۱۸- ابو محمد، احمد، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تحفہ (ہدیہ) دنیا چاہتے ہیں اس پر ایسے آدمی کو مسلط کر دیتے ہیں جو اس پر ظلم کرتا رہتا ہے۔

۱۱۵۱۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، محمد بن ابوعثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: سطح زمین پر مجھے ہارون (بادشاہ) سے بڑھ کر کوئی مبغوض نہیں اور مجھے ہارون سے بڑھ کر لمبی عمر ہونے والا کوئی محبوب نہیں، اگر مجھے کہا جاوے کہ اپنی عمر میں کمی کر کے ہارون کی عمر میں اضافہ کردو بخدا میں ایسا کر دیتا۔ اگر مجھے ھارون کی موت اور میرے اس بیٹے کی موت کا اختیار دیا جائے تو میں پسند کروں گا کہ میرا یہ بیٹا (ابوعبیدہ) مرجائے، میں اس سے محبت کرتا ہوں چونکہ وہ میرے پاس بڑھاپے کے عالم میں آیا اس لئے میں اس کی موت پسند کرتا ہوں پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں دو خصلتیں جمع کر دی ہیں۔ محمد بن عثمان کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ نے ہارون کے (بعد میں آنے والے) واقعہ کے بعد ایسا ارادہ کیا تھا۔

۱۱۵۲۰- ابراہیم بن عبید اللہ، محمد بن اسحٰق، اسماعیل بن عبداللہ ابونصر، یحییٰ بن یوسف زمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن عیاض رحمہ اللہ جب ھارون الرشید (امیر المؤمنین) کے دربار میں تشریف لے گئے، حاضرین سے پوچھا: تم میں سے ھارون کون ہے؟ چنانچہ حاضرین نے ھارون الرشید کی طرف اشارہ کیا، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم ہو امیر المؤمنین اے خوبصورت چہرے والے؟ ایک عظیم امر تیرے سپرد کیا گیا ہے میں نے تجھ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ پس اگر تم قدرت رکھو کہ یہ چہرہ جہنم کی آگ سے جھلس کر سیاہ نہ ہونے پائے تو ایسا کرلو، فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں ہارون نے مجھ سے کہا، مجھے کچھ نصیحت کریں، میں نے کہا: میں تمھیں کیا نصیحت کروں جبکہ یہ اللہ کی کتاب تمھارے سامنے رکھی ہوئی ہے، دیکھ لو، اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کے عمل کے ساتھ تمھارا عمل کتنی موافقت رکھتا ہے اور نافرمانوں کے عمل کے ساتھ تمھارا عمل کتنی موافقت رکھتا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے لوگوں کو جہنم کی آگ میں شدت کے ساتھ گھسے ہوئے دیکھا ہے۔ گویا کہ لوگ جہنم کی تلاش طلب میں سرپٹ لگے ہوئے ہیں۔ خبردار، بخدا! اگر لوگ جنت کی طلب میں رہتے اسے پالیتے، ھارون الرشید نے مجھ سے کہا ہمارے پاس دوبارہ پھر تشریف لائیں فضیل رحمہ اللہ نے جواب دیا، اگر آپ میرے پاس آدمی نہ بھیجتے میں آپ کے پاس کبھی نہ آتا، تاہم اگر آپ نے مجھ سے سنی ہوئی باتوں سے نفع اٹھایا میں آپ کے پاس دوبارہ پھر لوٹ کر آؤں گا۔

۱۱۵۲۱- سلیمان بن احمد، محمد بن ذکریا غلابی، ابوعمر حرمی نحوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن ربیع کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین ہارون الرشید حج کے لئے نکلے تو وہ مجھ سے بھی ملنے آئے۔ میں سن کر تیزی سے ان کے پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھ ہی کو طلب کر لیتے میں خود حاضر ہوجاتا۔ انھوں نے کہا میرے دل میں کوئی خلش ہے کسی ایسے آدمی کے پاس لے چلو جس سے میں اپنی تسکین حاصل کرسکوں، فضل نے کہا: یہاں سفیان بن عیینہ موجود ہیں آپ میرے ساتھ ان کے پاس چلیں چنانچہ ہم لوگ ان کے دروازے پر پہنچے، دروازہ کھٹکھٹایا انھوں نے اندر سے پوچھا کون؟ میں نے کہا امیر المؤمنین آپ سے ملنے آئے ہیں یہ سن کر وہ تیزی سے آئے اور بولے امیر المؤمنین آپ نے بلالیا ہوتا میں خود حاضر ہوجاتا، ہارون نے کہا: اچھا جس کام کے لئے ہم آئے ہیں وہ شروع کیجئے، ھارون نے ان سے کچھ دیر بات چیت کی پھر پوچھا آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے، ابن عیینہ نے اثبات میں جواب دیا ھارون اس کی ادائیگی کا حکم دے کر ان سے رخصت ہوا، جب باہر آئے تو فضل سے کہنے لگا کہ تمھارے دوست (سفیان بن عیینہ) سے مجھے تسکین نہیں ہوئی کسی دوسرے صاحب کے پاس لے چلو۔

چنانچہ فضل بن ربیع، ھارون کو عبدالرزاق بن ھمام کے پاس لے گیا۔ ہم نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا وہ تیزی سے باہر آئے میں نے کہا امیر المؤمنین تشریف لائے ہیں۔ ان سے ملے، عبدالرزاق مل کر کہنے لگے امیر المؤمنین آپ مجھے پیغام بھیجتے میں خود حاضر ہوجاتا۔ چنانچہ ہارون نے ان سے تھوڑی دیر بات چیت کی پھر پوچھا، کیا آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے اثبات میں جواب دیا۔ ھارون اسکی ادائیگی کا حکم دے کر ان سے بھی رخصت ہوا۔ پھر مجھ سے کہنے لگا کہ تمھارے دوست نے مجھے تسکین نہیں بخشی

مجھے کسی اور صاحبِ علم کے پاس لے چلو۔

میں نے اس سے کہا یہاں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں، ان کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہمارا قافلہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس پہنچا، فضیل رحمہ اللہ اس وقت نماز میں تھے اور ایک ہی آیت کو بار بار دہرا رہے تھے، جب وہ فارغ ہو گئے میں نے دروازے پر دستک دی، انھوں نے اندر سے پوچھا کون؟ میں نے کہا، امیر المؤمنین آپ سے ملنے آئے ہیں اسکے جواب میں انھوں نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: مجھ سے امیر المؤمنین کو ملنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے کہا کیا آپ پر امیر کی اطاعت واجب نہیں ہے اس کے بعد ابن عیاض رحمہ اللہ بالا خانے سے نیچے اترے اور دروازہ کھولا۔ ہم لوگ ان کے پاس بیٹھ گئے انھوں نے چراغ گل کر دیا اور خود ایک گوشہ میں بیٹھ گئے اتفاق سے اندھیرے میں ھارون کا ہاتھ فضیل رحمہ اللہ کے بدن پر پڑ گیا۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنا نرم ہاتھ ہے کاش کہ کل یہ عذاب دوزخ سے بچ جائے۔ ہارون نے اس کے بعد کچھ ھدایتیں کرنے کی فرمائش کی، فضیل رحمہ اللہ نے بڑے پر اثر انداز میں فرمایا، عمر بن عبدالعزیز خلیفہ منتخب ہوئے تو انھوں نے سالم بن عبداللہ، محمد بن کعب قرظی اور رجاء بن حیوہ کو بلایا اور پر درد لہجے میں فرمایا: میں اس آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں آپ لوگ مجھے اس سلسلے میں کچھ مشورہ دیجیے تو انھوں نے خلافت کی ذمہ داری کو ابتلاء و آزمائش قرار دیا جبکہ آپ اور آپ کے اصحاب نے اس کو محض نعمت قرار دیا ہے۔ سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز سے فرمایا اس دنیا میں ایک روزہ دار کی طرح رہنا چاہیے۔ اگر تم نجات کے خواہشمند ہو اور اس روزے کی افطاری موت ہو، ابن کعب نے فرمایا آپ سے جو لوگ عمر میں بڑے ہیں انھیں آپ اپنے والد کی طرح سمجھیں اور جو درمیانی عمر کے ہیں انھیں بھائی سمجھیں اور جو چھوٹے ہیں انھیں لڑکا سمجھیں، نیز باپ کی عزت و توقیر کیجئے بھائی کا اکرام کیجئے اور لڑکے سے شفقت و محبت سے پیش آیئے، رجاء بن حیوہ بولے اگر آپ کل قیامت کے دن عذاب الٰہی سے نجات چاہتے ہیں تو مسلمانوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور ان کے لئے وہ نہ پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اس دن جس دن لوگوں کے پیر اپنی جگہ سے ڈگمگا رہے ہوں گے آپ کے لئے میں بہت خائف ہوں۔ آپ پر خدا رحم کرے کہ آپ کے قریب ایسے لوگ نہیں ہیں جو آپ کو اس طرح کا مشورہ دے سکیں، یہ سن کر ہارون پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور اس پر غشی کی کیفیت طاری ہوئی۔ پھر جب یہ کیفیت دور ہوئی تو ھارون نے کہا: آپ پر خدا رحم فرمائے کچھ ارشاد ہو، فضیل رحمہ اللہ نے پھر اسی انداز میں فرمایا امیر المؤمنین! مجھے یہ بات معتبر طریقے سے معلوم ہوئی کہ عمر بن عبدالعزیز کے ایک عامل نے ان کو خط کے ذریعے اپنی کسی تکلیف کا اظہار کیا جواب میں انھوں نے لکھا کہ میرے بھائی میں آپ کو اہل دوزخ کے دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ تک جاگتے رہنے کی یاد دلاتا ہوں اور ڈرو کہ کہیں تم خدا کے پاس اس حالت میں واپس ہو کہ تم کو بخشش کی کوئی امید نہ رہ جائے، جب یہ خط اس عامل نے پڑھا تو سارے کام چھوڑ کر عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے آنے کی وجہ دریافت کی تو بولا کہ آپ کا خط پڑھ کر میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اب موت تک کسی ذمہ داری کو قبول نہ کروں گا۔ یہ سن کر ہارون پر ایک بار پھر رقت طاری ہو گئی، تھوڑی دیر بعد پھر اس نے ہوش میں آنے کے بعد مزید ہدایت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

چنانچہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! نبی ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ ایک بار خدمتِ نبوی میں آئے اور خواہش ظاہر کی کہ مجھے کسی جگہ کا امیر بنا دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ امارت کی ذمہ داری قیامت کے دن سراسر حسرت و ندامت ہوگی، اسکی خواہش نہ کیجئے، اس پر ھارون ایک بار پھر پھوٹ کر رو دیا اور مزید کچھ ارشاد کی خواہش کی۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: یہ خوبصورت چہرہ آگ سے بچانا چاہتے ہو تو اس طرح بچایئے کہ کبھی کسی رعیت کی طرف اپنے دل میں کوئی کھوٹ کینہ نہ رکھئے، کیوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کی طرف سے کینہ اور بغض رکھتا ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ اس پر ھارون پھر رو پڑا، جب سکون ہوا تو اس نے پوچھا

آپ پر کس کا قرض تو نہیں ہے؟ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں میرے رب کا قرض میرے اوپر ہے جسکا وہ محاسبہ کرے گا، میری تو ہلاکت ہی ہے، اگر اس نے مجھ سے سوال کیا میری بربادی یہی ہے، اگر اس نے پوچھ گچھ کی اور اس کا جواب کافی نہیں سمجھا، ہارون بولا، میں بندوں کے قرض کے بارے میں آپ سے سوال کر رہا ہوں، بولے میرے رب نے اسکا حکم مجھے نہیں دیا ہے میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تنہا اسکو رب سمجھوں اور اسی کی اطاعت کروں، پھر انھوں نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی، وما خلقت الجن والانس الالیعبدون ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون، ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین (ذاریات ۵۶،۵۸)۔

میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کسی رزق کو حاصل کرنا نہیں چاہتا اور نہ ہی میری خواہش ہے کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں، بے شک وہی رزق دینے والا اور قوت وطاقت والا ہے۔

ہارون نے کہا: یہ ایک ہزار دینار حاضر ہیں اسے قبول کیجئے اور اپنے اہل وعیال پر صرف کیجئے؟ بولے: سبحان اللہ! میں تو آپ کو نجات کا رستہ بتاتا ہوں اور آپ مجھے اس شکل میں بدلہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد بالکل خاموش ہو گئے اور پھر ہم سے کوئی بات نہ کی، چنانچہ ہارون اپنے قافلے کے ساتھ وہاں سے واپس ہوا اور باہر نکل کر فضل بن ربیع سے کہا کہ اگر کسی کے پاس لے چلنا تو انہی جیسے آدمی کے پاس لے چلنا، یہ واقعۃً سید المسلمین ہیں۔ اتنے میں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس ان کی ایک بیوی آئی اور کہنے لگی: اے شیخ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس تنگ حالی میں گرفتار ہیں اگر آپ اس مال کو قبول فرمالیتے تو ہماری تنگی وسعت میں بدل جاتی؟ فرمایا: میری اور تم لوگوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جنکا ایک اونٹ ہو اور وہ سب اس کی کمائی سے کھاتے ہوں اور جب وہ اونٹ عمر رسیدہ ہو جائے اسے ذبح کر کے کھالیتے ہیں، چنانچہ ہارون نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگا ہم اندر جائیں ممکن ہے کہ یہ مال قبول فرمالیں، جب فضیل رحمہ اللہ کو از سر نو ہارون کے ارادے کا علم ہوا تو گھر کے دروازے پر آکر بیٹھ گئے اور ہارون بھی ان کے پاس ایک طرف آکر بیٹھ گیا، ہارون ان سے باتیں کرتا رہا مگر وہ آگے سے چپ سادھے بیٹھے رہے اور ہارون کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا، اسی دوران ایک سیاہ فام لونڈی گھر سے باہر آئی اور کہنے لگی: اے آدمی تو نے شیخ کو آج رات سے زیادہ اذیت پہنچائی ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے واپس لوٹ جائیے، چنانچہ ہم واپس لوٹ آئے۔

۱۱۵۲۲-سلیمان بن احمد، محمد بن نصر ازدی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں اللہ تعالیٰ سے حیاء محسوس کرتا ہوں کہ میں شکم سیر ہو کر کھاؤں اور ابھی تک سطح زمین پر عدل وانصاف کا دور دورانہ ہوا ہو اور ابھی تک حق قائم نہ ہوا ہو، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: بلاء و آزمائش کی بڑی علامت یہ ہے کہ کوئی آدمی صاحب بدعت ہو۔

۱۱۵۲۳-احمد بن محمد بن مقسم، ابوطیب صفار، محمد بن یوسف جوھری، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے علی سے فرمایا: شاید تو اپنے آپ کو کسی تنگی میں دیکھ رہا ہے؟ جو انعام تجھے مل جائے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیزہ عطیہ ہے۔

۱۱۵۲۴-محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو ہنستے ہوئے دیکھا: اس سے فرمانے لگے کیا میں تمھیں ایک اچھی بات نہ سناؤں؟ کہا فرمائیے: فضیل رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "لاتفرح ان اللہ لایحب الفرحین" اتراؤ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والے کو محبوب نہیں رکھتا"۔

۱۱۵۲۵-محمد، مفضل، اسحٰق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق سے بڑھ کر کوئی چیز بھی افضل نہیں جو لوگوں کو مزین کرتی ہو، اللہ تعالیٰ صادقین سے ان کے صدق کے متعلق سوال کرے گا، صادقین میں سے ایک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی ہیں، اس وقت جھوٹے مسکینوں کا کیا حال ہوگا پھر فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے: پھر فرمایا: کیا تم جانتے

ہو کہ کس دن میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے سوال کریں گے؟ جس دن اللہ تعالیٰ اولین و آخرین حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے تمام انسانوں کو جمع فرمائیں گے، پھر فرمایا: کتنی قبیح چیزیں ہیں جنھیں کل قیامت مکشوف کر کے دکھائے گی۔

۱۱۵۲۶- محمد، مفضل، اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو لوگوں سے دور بھاگتا ہو اور صرف اللہ تعالیٰ سے انس حاصل کرتا ہو اور اپنی خطاؤں پر خوب روتا دھوتا ہو فرمایا: بیماریاں بندوں کو آداب سکھلانے کے لے پیدا کی گئی ہیں ہر بیمار ہونے والا مر نہیں جاتا، ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے کہا: فلاں آدمی میری غیبت کرتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: فی الواقع وہ تمھاری نیکیوں میں اضافہ کر رہا ہے۔

۱۱۵۲۷- عبداللہ بن محمد، محمد بن علی، ابو یعلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ میں نے ایسے نفوس قدسیہ کو بھی پایا ہے جو رات کی تاریکی میں لمبی نیند سونے سے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے ہیں، وہ ایک پہلو پر پڑے ہوتے ہیں جب متحرک ہوتے ہیں کہتے ہیں اٹھ جاؤ اور آخرت کا کچھ حصہ لے لو۔ فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں ابراہیم رحمہ اللہ سے کہا گیا آپ بہت طویل فکر مندی والے ہیں فرمایا: فکر مندی عمل کا لب لباب ہے فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: حسن بصری رحمہ اللہ کا قول زریں ہے کہ فکر مندی آئینہ کی مانند ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور برائیاں دکھلاتا رہتا ہے۔

۱۱۵۲۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، عباس بن ابو طالب، صالح ابو الفضل حزاز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا میری اصلاح ہو جائے میں اسکا زیادہ سے زیادہ محتاج ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہوں میں نے اس بات کو اپنے گدھے اور اپنے نوکر کے خلق میں پہچان لیا ہے۔

۱۱۵۲۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، عباس بن ابو طالب، عبداللہ بن محمد ھباری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو احتباس بول کی بیماری لاحق ہو گئی فرمانے لگے: اے اللہ مجھے تجھ سے محبت کرنے کی قسم! تو اگر میرے پیشاب کو چھوڑ نہ دے، چنانچہ انھیں فوراً پیشاب کی تکلیف جاتی رہی۔

۱۱۵۳۰- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنی مرض وفات میں فرمایا: اے اللہ! تجھے میری محبت کا واسطہ میرے اوپر رحم فرما: مجھے کوئی چیز بھی تجھ سے زیادہ محبوب نہیں، ابراہیم کہتے ہیں میں نے انھیں فرماتے ہوئے سنا انھیں اس وقت مرض کی سخت تکلیف ہو رہی تھی: اے اللہ! مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے، فضیل رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما چونکہ تو مجھے بخوبی جانتا ہے، مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قدرت رکھتا ہے فرمایا کرتے، اے میرے اللہ! ہمیں دنیا میں زھد کی دولت سے مالا مال کر دے۔

چونکہ زہد ہی ہمارے دلوں کی اصل درستی ہے نیز ہمارے اعمال، ہمارے تمام مطالب اور ہماری حاجات کی کامیابی کی درستی کا راز زھد ہی میں پنہا ہے۔

۱۱۵۳۱- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا جب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے گناہ سے محفوظ رہتا ہے اور اجر و ثواب سے سرفراز ہوتا ہے۔ فرمایا: جو تنہائی سے وحشت محسوس کرتا ہے اور لوگوں سے انس حاصل کرتا ہے وہ ریاکاری سے سرفراز ہوتا ہے فرمایا: جو تنہائی سے وحشت محسوس کرتا ہے اور لوگوں سے انس حاصل کرتا ہے وہ ریاکاری سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: تم سے پہلے والے لوگوں پر دنیا فریفتہ ہوتی تھی جبکہ وہ دنیا سے دور بھاگتے تھے ان حضرات نفوس قدسیہ کا ایک مرتبہ تھا اور آج دنیا تم سے بھاگے جا رہی ہے اور تم اس کے پیچھے سرپٹ بھاگ رہے ہو جس کی وجہ سے تم بدعتوں میں پڑ گئے ہو۔ اس آدمی پر بہت بڑی حسرت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ

اس پر عمل نہ کرتا ہو جبکہ یہی علم اس سے کوئی دوسرا اس پر عمل کرتا ہے۔ پس وہ بے عمل قیامت کے دن دیکھے گا کہ اس کے علم سے دوسروں نے نفع اٹھایا ہے فرمایا: کوئی بندہ بھی اس وقت تک ہرگز عمل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے دین کو اپنی شہوت پر ترجیح نہ دے اور جو بندہ شہوت کو دین پر ترجیح دے وہ ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

۱۱۵۳۲-ابونعیم اصفہانی، اپنے والد عبداللہ سے، اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ محمد بن سوقہ رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن میں پڑ کر ہم اللہ کے عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔ اول یہ کہ ہمارے لئے کسی دنیاوی چیز کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ہم اس پر اتنا زیادہ اترانے لگتے ہیں کہ اتنے ہم کسی دینی چیز پر نہیں اترائے۔ دوم یہ کہ ہماری کوئی دنیاوی چیز کم کر دی جاتی ہے جس پر ہم اتنے غمزدہ ہو جاتے ہیں کہ اتنے ہم کسی دینی چیز کے کم ہونے پر نہیں غم زدہ ہوئے۔

۱۱۵۳۳-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا حج، جہاد اور سرحدوں کی حفاظت کرنا حبس لسان سے زیادہ سخت نہیں، اگر تو صبح کرتا ہے تو زبان درازی کر کے شدید غم میں مبتلا ہو جاتا ہے، زبان کا قید خانہ دراصل مومن کا قید خانہ ہے جو آدمی اپنی زبان کو قید کر کے رکھتا ہے اس سے زیادہ غمگین کوئی نہیں ہوتا، فرمایا تو لایعنی باتیں کر کے مقصد سے دور ہٹ جاتا ہے۔ اگر تو اپنے مقصد و مطلوب میں مشغول رہے لامحالہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔

۱۱۵۳۴-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، داؤد بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: انجیل میں لکھا ہے اے ابن آدم! جن چیزوں کا میں نے تجھے حکم دیا ہے ان میں میری اطاعت کر، تو نہیں جانتا کہ کس چیز سے تیری اصلاح ہو سکتی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: بنی اسرائیل کا کوئی آدمی اس وقت تک فتویٰ نہیں دیتا تھا اور نہ ہی حدیثیں بیان کرنے بیٹھتا تھا جب تک کہ وہ ستر سال اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرے۔

۱۱۵۳۵-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبداللہ بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق تم سے اسی قدر ڈرے گی جتنا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے۔

۱۱۵۳۶-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن حسین، محمد بن یزید، عبداللہ بن ابوبکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے کسی عاجز کو عاجز کے ساتھ نہیں دیکھا۔

۱۱۵۳۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زنبور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: بندہ کا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اسکے علم کے بقدر ہوتا ہے اور بندے کا دنیا سے ڈرنا اسکے آخرت میں رغبت کرنے کے بقدر ہوتا ہے۔

۱۱۵۳۸-عبداللہ بن محمد، ابویعلی، ابوعبدالصمد (''ح'' دوسری سند) ابونعیم والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد، محمد بن یزید، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے ...... مومن دنیا میں غمگین رہتا ہے اور اپنی آخرت کی تیاری میں مصروف رہتا ہے۔ اسکی فرحت وخوشی بہت کم ہوتی ہے اتنا فرمانے کے بعد فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

۱۱۵۳۹-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبداللہ بن عمر جعفی، بکر بن محمد عابد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تو خوفزدہ کو نہیں دیکھتا تو خود کیسے خوف کر سکتا ہے۔

۱۱۵۴۰-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زنبور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ خوف رکھتا ہو، محمد کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا: میں نے ان کو کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی فرمایا: فرائض کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو چونکہ میں نے کبھی بھی ان جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

۱۱۵۴۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، عمر بن محمد بن عبدالحکیم، عبدالرحمٰن بن حیان مصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اے ابوعلی! میت کا کیا حال ہوتا ہے کہ اسکی روح قبض کرلی جاتی ہے حالانکہ وہ ساکت ہوتا ہے جبکہ آدمی معمولی سے چٹکی لینے سے بھی اضطراب کا شکار ہوجاتا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرشتے میت کو اعتماد اور بھروسہ دیتے رہتے ہیں پھر آیت کریمہ "توفتہ رسلناوھم لایفرطون" ہم بھیجے ہوئے فرشتے اسے موت دیتے ہیں اور وہ افراط کا شکار نہیں ہوتے (انعام ۶۱) تلاوت کی۔

۱۱۵۴۲- ابومحمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "ولاتقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما" "تم اپنے آپ کو قتل مت کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اوپر رحم کرنے والا ہے" (نساء ۲۹) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنے نفسوں سے غافل نہ رہو چونکہ اپنے بارے میں غفلت برتنا قتلِ نفس کے مترادف ہے۔

۱۱۵۴۳- ابومحمد بن عبداللہ، اسماعیل بن عبداللہ، داؤد بن حماد بن فرافصہ، ابواسحٰق، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم لوگوں کے لئے بنتے سنورتے ہو اور ان کے رکھوالے کے لئے بناوٹ کرتے ہو، تو برابر اپنی نمائش کرتا رہتا ہے حتی کہ تو ان میں مشہور و معروف ہو جائے اور پھر لوگ کہیں: یہ نیک آدمی ہے اس طرح تاکہ وہ تیرا اکرام کریں، تیری ضروریات کو پورا کریں اور مجلس میں تجھے نمایاں جگہ دیں، اگر یہی تمھاری حالت ہے تو پھر تف ہے تمھارے لئے کتنی خراب اور بری حالت ہے تمھاری۔

ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو سنا، وہ سورۂ محمد کی تلاوت کررہے تھے اور ذیل کی آیت بار بار دھرا کررورہے تھے "ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم" "ہم ضرور تمھاری آزمائش کریں گے تاکہ ہم تم میں سے مجاہدین اور صابرین کو ظاہر کردیں اور ہم تمھارے حالات کی بھی ضرور آزمائش کریں گے۔ (محمد/۳۱) فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے...... ہم تمھارے حالات کی آزمائش کریں گے اور باربار یہ آیت دھرارہے تھے: فرمایا، اے اللہ! اگر تو نے ہمارے حالات کو آزمایا تو ہمیں رسوا کردے گا اور ہمارے پردوں کو توڑ ڈالے گا۔ بے شک اگر تو نے ہمارے حالات کو آزمائش کی ہمیں ھلاک کردے گا اور عذاب دیگا۔ پھر فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کررونے لگے۔

۱۱۵۴۴- ابومحمد، عباس بن محمد، حجاج بن ضمرہ، محمد بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: علم دین کی دوائی ہے اور مال و دولت دین کی بیماری ہے، پس جب عالم بیماری کو خود اپنی طرف کھینچ کر لائے گا اس وقت دوسروں کی اصلاح کیسے کرسکتا ہے۔

۱۱۵۴۵-عبداللہ بن محمد و محمد بن ابراہیم، احمد بن علی، عبدالصمد بن یزید مریہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدیق کو صدیق اسکے تصدق کی وجہ سے کہا گیا ہے اور رفیق اسکے ترفق (نرمی) کی وجہ سے کہا گیا ہے کہ وہ صرف سفر میں رفاقت کا مظاہرہ نہیں کرتا بلکہ سفر وحضر دونوں میں، ہم نے کہا اے ابوعلی اس بات کی ہمیں تفسیر بتلایئے، فرمایا رہی بات صدیق کی سو جب تم اس میں کوئی ناپسند بات دیکھو اسے نصیحت کرو اور اسے یوں ہی تہور و بدبختی میں نہ پڑے رہنے دو، رہی بات رفیق کی اگر تمھیں اسکی کوئی بات ناپسند لگے اسے اپنی عقلمندی سے سمجھاؤ، اگر تم اس سے زیادہ دانشمند ہو تو اپنی دانشمندی سے اس پر نرمی کرو، وہ اور اگر تم اس سے زیادہ علم رکھتے ہو تو پھر اپنے علم سے اسکی رفاقت کا حق نبھاؤ اور اگر تم اس سے زیادہ مالدار ہو پھر تم اپنے مال سے اسکی رفاقت کا حق ادا کرو۔

۱۱۵۴۶-عبدالصمد بن محمد، محمد بن ابراہیم، احمد بن علی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تمھارے پاس کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی شکایت لے کر آئے تو اس سے کہو: اے میرے بھائی اسے معاف کردے چونکہ معاف

تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اگر شاکی کہے میرا دل معافی کو برداشت نہیں کرتا لیکن میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انتقام لوں گا۔ پھر اس سے کہو اگر تم اچھی طرح سے انتقام لینا جانتے ہو اور انتقام زیادتی کے برابر بھی ہو تو انتقام لے لو ورنہ درگزر کا دروازہ کھلا ہے۔ بے شک عفو درگزر کا دروازہ بہت وسیع ہے، سو جو عفو و درگزر سے کام لیتا ہے اسکا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے، معاف کرنے والا سکون کے ساتھ اپنے بستر پر آرام کرتا ہے جبکہ انتقام لینے والا پھر بھی بے چین رہتا ہے۔

۱۱۵۴۷- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد، ابویعلیٰ، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: صبر تھوڑا نعمتیں زیادہ، جلد بازی قلیل ندامت طویل، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنی ہستی کو مٹادے اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہائے قبل اسکے کہ وہ اپنے عمل میں پکڑا جائے۔

۱۱۵۴۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن احمد بن فارس، ابراہیم بن جنید، ولیح بن وکیع کہتے ہیں میں نے کچھ لوگوں کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ ہم مکہ مکرمہ سے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی تلاش میں ایک پہاڑ کی چوٹی کی طرف نکلے، ہم نے قرآن مجید کی تلاوت کرنی شروع کردی، اچانک فضیل رحمہ اللہ ایک گھاٹی سے ہماری طرف نکلے جبکہ ہم انھیں نہیں دیکھتے تھے، انھوں نے ہمیں فرمایا: تم لوگوں نے مجھے میری جگہ سے نکالا اور مجھے نماز و عبادت سے روک دیا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرو اور پھر تم چاہو کہ تمھارے ساتھ پہاڑ بھی جھومیں تو لامحالہ پہاڑ تمھارے ساتھ ملکر جھوم اٹھیں گے۔ پھر فضیل رحمہ اللہ نے پہاڑ پر ہاتھ مارا چنانچہ پہاڑ حرکت میں آ کر جھوم اٹھا۔

۱۱۵۴۹- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن علی رازی، احمد بن حسین بن عباد، ابوجعفر محمد بن عبداللہ حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم کچھ ہونا ہی چاہتے ہو تو دم ہو جاؤ سر نہ بنو چونکہ سر ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے اور دم نجات پا جاتی ہے۔

۱۱۵۵۰- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن سفیان، عامر بن عامر، حسن بن علی عابد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے فرمایا: تیری عمر کے کتنے سال گزر چکے ہیں؟ اس نے جواب دیا، ساٹھ سال، فرمایا گویا کہ ساٹھ سال سے مسلسل اپنے رب کی طرف چلا جارہا ہے کیا بعید کہ تو عنقریب ہی پہنچ جائے، آدمی نے کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون"، فضیل رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ کیا کہہ رہے ہو؟ آدمی نے جواب دیا: میں نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہا ہے، فرمایا کیا تو اسکی تفسیر بھی جانتا ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے آپ رحمہ اللہ سے آیت کی تفسیر کرنے کی درخواست کی، فرمایا۔ انا للہ کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں، سو جو آدمی جانتا ہو وہ اللہ کا بندہ ہے اور اس کی طرف لوٹنے والا ہے وہ علم رکھتا ہو کہ وہ موقوف ہے (یعنی اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا) اور جو اپنا موقوف ہونا جانتا ہو اسے علم ہونا چاہیے کہ وہ مسؤل بھی ہے جو اپنا مسئول ہونا جانتا ہو اسے سوال کے لئے جواب تیار کر کے رکھنا چاہیے، آدمی نے پوچھا: کیا حیلہ ہوسکتا ہے؟ فرمایا: تو اس کا ستر کرتا ہے، پوچھا کا ستر کیا ہے؟ فرمایا: تو اچھی طرح نیکی کے ساتھ اپنی بقیہ عمر گزارلے تو تیری عمر گزشتہ بھی اچھی ہو جائے گی اور اگر تو نے اپنی بقیہ عمر برائی کی نذر کردی تو تم بقیہ عمر اور عمر گزشتہ دونوں میں پکڑے جاؤ گے۔

۱۱۵۵۱- عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابواحسان، احمد بن ابوحواری، ابوعبداللہ ساجی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے پوچھا: آدمی اللہ تعالیٰ کی محبت کے انتہائی درجے کو کب پہنچتا ہے؟ فرمایا جب کسی آدمی کا تجھے عطا کرنا یا روکنا تیرے نزدیک دونوں برابر ہوں اس وقت تو اللہ تعالیٰ کی محبت کے غایت درجہ تک پہنچ گیا۔

۱۱۵۵۲- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن علی رازی، نضر بن سلمہ، دھرم بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ شعوانہ رحمہ اللہ تشریف لائیں۔ میں ان کے پاس گیا میں نے ان سے اپنے متعلق شکوہ شکایت کی نیز ان سے اللہ تعالیٰ

سے دعا کرنے کی بھی درخواست کی، شعوانہ رحمہ اللہ کہنے لگیں، اے فضیل! کیا تمھارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی تعلق نہیں جو میں دعا کروں تب قبول ہوگی یہ سن کر فضیل رحمہ اللہ کی ہچکی بندھ گئی حتی کہ غشی طاری ہونے کی وجہ سے گر گئے، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ ہمیں اطاعت سے عزت عطا فرما اور معصیت کی ذلت سے ہمیں ذلیل نہ کرنا۔

۱۱۵۵۳- ابومحمد بن حیان، ابویعلیٰ، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر آدمی میں تین خصلتیں ضرور موجود ہوتی ہیں ان میں سے دو کو آدمی چھپالیتا ہے اور تیسری پر قدرت نہیں رکھتا، پوچھا گیا، اے ابوعلی؟ وہ کیسے! فرمایا آدمی خیرات کر کے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر لیتا ہے حالانکہ فی الواقع وہ اچھے اخلاق والا ہوتا نہیں، آدمی سخاوت کو ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ فی الواقع سخی ہوتا نہیں ہے، لیکن تیسری چیز آدمی کی عقلمندی ہے جو گفتگو کے دوران ظاہر ہو جاتی ہے اگر اس میں عقل نام کی چیز ہوگی تم پہچان لوگے اور وہ تصنع پر قدرت نہیں رکھتا۔ (یعنی جیسی عقل ہوگی ویسی ہی بات کرے گا، وہ بے وقوفی وکم عقلی کو نہیں چھپا سکتا اس لئے گفتگو سے فوراً اس کی عقل ظاہر ہو جائے گی، من المترجم)

۱۱۵۵۴- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، عبداللہ بن ہلال رومی، احمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ اور فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی آپس میں ملاقات ہوگئی، دونوں آپس میں مذاکرہ کر کے روتے رہے، پھر سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہماری یہ مجلس بقیہ تمام مجالس سے زیادہ برکت والی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا ہم یہ امید تو رکھ سکتے ہیں لیکن مجھے خوف ہے کہ ہماری یہ مجلس بقیہ تمام مجالس سے زیادہ نحوست والی ہو، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنے پاس موجود خوبصورت ترین چیز سے اپنے آپ کو مزین کیا ہے اور تب آپ ادھر تشریف لائے اور میں بھی آپ کے لئے خوبصورت ترین چیز سے مزین ہو کر آپ کے سامنے آیا، گویا آپ نے میری عبادت کی اور میں نے آپ کی؟ سن کر سفیان رحمہ اللہ اتنے زور زور سے روئے کہ ان کی ہچکی بندھ گئی پھر فرمایا: آپ نے مجھے زندہ کیا اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ فرمائے۔

۱۱۵۵۵- محمد بن احمد، عبدالرحمٰن بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا! جنت کو جس طرح اس امت کے لئے مزین کیا گیا ہے اس طرح کسی اور امت کے لئے مزین نہیں کیا گیا پھر تم جنت کا کوئی عاشق نہیں دیکھتے ہو۔

مسانید فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

مصنف شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے فرمایا: فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے زریں اقوال اور مواعظ حسنہ بہت زیادہ ہیں لیکن ہم نے صرف انہی پر اکتفا کیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو نفع پہنچائے، ان کی سند سے مروی احادیث بھی بہت زیادہ ہیں۔

فضیل رحمہ اللہ نے اعلام تابعین، علماء تابعین سے احادیث روایت کی ہیں ان میں سلیمان اعمش، منصور بن معتمر سرفہرست ہیں۔ ان دونوں حضرات نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے زمانے کو پایا ہے فضیل رحمہ اللہ کے شیوخ میں عطاء بن سائب، حصین بن عبدالرحمٰن، مسلم اعور، ابان بن ابی عیاش بھی ہیں۔ ان تمام حضرات نے حضرت انس کو دیکھ رکھا تھا اور ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

اسی طرح فضیل رحمہ اللہ سے بھی اعلام اور ائمہ کرام نے اکتساب حدیث کیا ہے، ان میں سفیان ثوری رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن قطان، عبدالرحمٰن بن مہدی، حسین بن علی جعفی، مومل بن اسماعیل، عبداللہ بن وہب مصری، اسد بن موسیٰ، ثابت بن محمد عابد، مسدد، یحییٰ بن نیشاپوری، قتیبہ بن سعید اور ان جیسے دیگر حضرات محدثین کرام رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

تاہم فضیل رحمہ اللہ کی سند سے مروی کچھ چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۱۵۵۶-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد بن محمد حارث، عبدان بن احمد، اسماعیل بن زکریا، فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہؓ کی روایت ہے کہ جب ہم تشہد کے لئے بیٹھتے یوں کہتے تھے۔ السلام علی اللہ قبل عبادہ، بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پہ سلام ہواور والسلام علی جبرئیل والسلام علی میکائیل۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تشہد سکھلایا پھرارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ تو ہے ہی سلامتی والا، سلام تو ہمارے اوپر ہواور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر ہوں یعنی (السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین)

ابووائل نے عبداللہؓ کی حدیث میں یوں اضافہ کیا ہے' جب تم یہ تشہد پڑھو گے اس میں کہا ہوا سلام آسمان وزمین میں موجود ہر صالح بندے کو پہنچ جائے گا' جبکہ ابواسحٰق نے عبداللہؓ کی حدیث میں یوں کہا جب تم یہ تشہد کہہ لوگے (اس میں کہا ہوا سلام) ہر مقرب فرشتے، نبی مرسل اور بندہ صالح کو پہنچ جائے گا: اشھدان لاالہ الااللہ واشھدان محمداًعبدہ ورسولہ۔

اعمش کی یہ حدیث ابووائل سے صحیح متفق علیہ ہے، اعمش سے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے لیکن فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف اسماعیل روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ فضیل رحمہ اللہ حدیث بیان کرتے وقت لفظ اعمش سے گریز کرتے تھے جب حدیث سناتے اس وقت اعمش رحمہ اللہ کا پورا نام سلیمان بن مھران کہتے تھے حالانکہ ان کے شاگردانھیں اعمش کے لقب سے موصوف کرتے تھے تاکہ مشہور ہوجائیں۔

۱۱۵۵۷-ابوبکر محمد بن احمد بن محمد مفید، حسین بن عمر ابواحوص، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، زید بن وھب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جوکہ صادق ومصدوق ہیں نے فرمایا: تم میں سے ہرایک تخلیق کے ابتدائی مرحلہ میں اپنی ماں کے بطن میں (نطفہ کی شکل میں) چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر وہ جمے ہوئے خون کی شکل میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر وہ گوشت کے ایک لوتھڑے کی شکل میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتے ہیں اور اسے چار چیزوں کا حکم ملتا ہے۔[۱]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اعمش سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔ فضیل سے یہ حدیث ہم نے صرف احمد بن یونس کے واسطے سے پائی ہے۔

۱۱۵۵۸-سلیمان بن احمد، ابویزید قراطیسی، یعقوب بن ابوعباد، فضیل بن عیاض، اعمش، زید بن وھب کے سلسلہ سند سے جریر بن عبداللہ بجلیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشادفرمایا: جولوگوں پر رحم نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرمائیں گے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف یعقوب ہی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۵۹-سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعید وراق کوفی، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، اعمش، معرور بن سوید کے سلسلہ سند سے حضرت ابوذرؓ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھا آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو! تمھاری آنکھوں میں کونسا آدمی رفیع الشان دکھائی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے نظر دوڑائی اچانک ایک آدمی دکھائی دیا جس نے عالیشان جوڑا پہن رکھا تھا اور اس کے پاس لوگ جمع تھے، میں نے کہا: یہ آدمی، آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو کونسا آدمی تمھاری آنکھوں میں کمتر دکھلائی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے نظر دوڑائی اچانک مجھے ایک آدمی دکھائی دیا جس نے معمولی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے کہا: یہ آدمی! آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: یہ آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن زمین کے اندازے کے بقدر اس سے بہتر ہوگا۔[۲]

---

[۱] صحیح البخاری ۴/۱۶۱، ۹/۱۶۵. وصحیح مسلم، کتاب القدر ۱.

[۲] مسند الامام احمد ۱۵۷/۵. ومجمع الزوائد ۲۵۸/۱۰. والترغیب والترھیب ۱۴۹/۴. وفتح الباری ۲۷۷/۱۱.

اعمش کی یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے۔

۱۱۵۶۰-عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح برجمی (دوسری ''ح'' سند) حسین بن بندار، ھرمد معد تستری، محمد بن ھارون بن حمید، یحییٰ بن طلحہ یدلوعی (تیسری ''ح'' سند) محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ھارون، سوید بن سعید، (سب) فضیل بن عیاض، سلیمان بن مھران، ابوعمرو شیبانی کے سلسلہ سند سے مروی عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی لگام ڈالی ہوئی اونٹنی لایا اور کہا: یارسول اللہ! یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کے رستے میں خیرات ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے اس کے بدلے میں جنت میں سات سو مخطومہ اونٹنیاں ہیں۔[1]

اعمش رحمہ اللہ کی یہ حدیث ثابت ہے۔ فضیل رحمہ اللہ سے متقدمین کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے اور یونس بن محمد بن فضیل سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۶۱-ابوبکر آجری وعلی بن ھارون، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابومعمر کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نماز کافی نہیں ہوتی جسکو ادا کرتے وقت آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہ رکھے۔[2]

اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف قتیبہ اور ابراہیم بن محمد شافعی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۶۲-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، فضیل بن عیاض، اعمش، ثمامہ بن عقبہ محالمی کے سلسلہ سند سے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ''ایک مرتبہ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا'' اے ابوقاسم! آپ کا گمان ہے کہ اہل جنت، جنت میں کھائیں پئیں گے، آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ایک آدمی کو کھانے، پینے، شہوت اور جماع جیسی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک سو آدمیوں کی قوت وطاقت دی جائے گی، یہودی کہنے لگا: جو آدمی کھائے پیئے گا اسے پیشاب پاخانے کی بھی حاجت تو پیش آئے گی حالانکہ جنت تو پاکیزہ جگہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنتی کے بدن سے مشک کی خوشبو جیسا خوشبودار پسینہ خارج ہوگا جس سے اسکی قضائے حاجت پوری ہو جائے گی اچانک وہ اپنے کو پیٹ سکڑا ہوا محسوس کرے گا۔

اعمش کی حدیث ثابت ہے اور ان سے بہت سارے محدثین روایت کرتے ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث روایت کرنے میں اسد بن موسیٰ متفرد ہیں۔

۱۱۵۶۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بن ابوعاصم، ابراہیم بن محمد شافعی (دوسری ''ح'' سند) علی بن احمد بن علی مقدسی، محمد بن عبد عامر، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں وغیرہ میں گشت کرتی رہتی ہے اور جہاں کہیں ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے ملتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر سب جمع ہو جاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے گرد آسمان تک جمع ہوتے رہتے ہیں۔ جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے وہ آسمان پر جاتے ہیں اللہ جل شانہ باوجود جاننے کے پھر بھی دریافت فرماتے ہیں تم کہاں سے آئے ہو، وہ عرض کرتے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۳۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۲۲۹. والسنن الکبری للبیھقی ۹/ ۱۱۸. ومشکاۃ المصابیح ۳۷۹۹. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۵/ ۳۴۸. والدر المنثور ۱/ ۳۳۶.

[2] سنن الترمذی ۲۶۵. وسنن النسائی ۲/ ۱۸۳، ۲۱۴. وصحیح ابن خزیمۃ ۶۶۶. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱/ ۲۸۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/ ۲۱۳، ۲۱۴.

ہیں کہ تیرے بندوں کی فلاں جماعت کے پاس سے آئے ہیں، جو تیری تسبیح تحمید اور تمجید بیان کرنے میں مشغول تھے، ارشاد ہوتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے۔ عرض کرتے ہیں یا اللہ! دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف اور تسبیح میں منہمک ہوتے، ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت چاہتے ہیں، ارشاد ہوتا ہے کیا انھوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا، عرض کرتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے، پھر ارشاد ہوتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے، عرض کرتے ہیں کہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے، ارشاد ہوتا ہے کیا انھوں نے جہنم کو دیکھا ہے عرض کرتے ہیں کہ دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا۔ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور بچنے کی کوشش کرتے، ارشاد ہوتا ہے اچھا تم گواہ رہو، میں نے اس مجلس والوں کو سب کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ اس مجلس کا شریک نہیں تھا، ارشاد ہوتا ہے کہ یہ جماعت ایسی مبارک ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا لہٰذا اس کو بھی بخش دیا۔[1]

اس حدیث کو روایت کرنے میں اعمش متفرد ہیں ابو صالح سے، یہ اعمش کی مشہور اور خاص حدیث ہے، اس حدیث کو عبدالواحد بن زیاد اور ابو بکر ابن عیاش اور ابو معاویہ نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۵۶۴- ابو احمد محمد بن احمد بن اسحٰق انماطی، محمد بن عبد عامر، یحیٰی بن یحیٰی نیشاپوری، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زانی جس وقت زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ شرابی جس وقت شراب پیتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اس کے بعد توبہ پیش کی جاتی ہے۔

یہ حدیث ثابت صحیح اور اعمش رحمہ اللہ سے ائمہ اور قدماء کی ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ان میں زید بن ابوانیس، ثوری، شعبہ، ہارون بن سعد اور ابو حمزہ سکونی سرفہرست ہیں۔

۱۱۵۶۵- محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن ذکریا، عبداللہ بن ابی زیاد، حسین بن علی جعفی، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے ابو ھریرۃ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر (یعنی فرشتوں کے مجمع میں جو معصوم اور بے گناہ ہیں۔) میں تذکرہ کرتا ہوں، اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔[2]

اعمش رحمہ اللہ کی یہ حدیث صحیح ہے۔ یہ حدیث شعبہ ہے، عبدالواحد بن زیاد، ابو معاویہ، جریر وغیرھم نے بھی روایت کی ہے، اس حدیث کو فضیل رحمہ اللہ سے صرف حسین بن ابو جعفی نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن اسحٰق، ابو بکر بن ابو عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ھریرۃ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ضامن ہوتا ہے اور موذن امین، اللہ تعالیٰ ائمہ کو ھدایت دے اور موذنوں کی اعانت فرمائے، اعمش سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل سے صرف ابراہیم بن محمد شافعی نے روایت کی ہے۔[3]

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۵۸، ۳۵۹، ۳۸۲، و کنز العمال ۱۸۷۸ ... ۲۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۳۵۴. ۴۰۵.

۳۔ سنن أبی داؤد ۵۱۷. وسنن الترمذی ۲۰۷. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۵۲۸. وصحیح ابن حبان ۳۶۲. ۳۶۳. ومسند الامام احمد ۲/ ۲۳۲. ۲۸۴، ۳۸۲. ۴۱۹، ۴۲۴، ۴۶۱. ۴۷۲، ۵/ ۲۶۰. ۶/ ۶۵.

۱۱۵۶۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، عباس بن ولید، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوھریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ عذاب قبر، حیات وممات اور مسیح دجال کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔[1]

اعمش کی یہ حدیث عزیز ہے ہم نے فضیل کی یہ حدیث صرف عباس کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۸-محمد بن ابراہیم بن علی، اسحٰق بن احمد نافع وحسین بن محمد بن حماد،

(دوسری "ح" سند) عمر بن موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن ھارون بن مدین، (سب) محمد بن جعفر زنبور، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرۃؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "اپنے سے کمتر کی طرف دیکھا کرو اور اپنے سے بالاتر کی طرف مت دیکھا کرو چونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت زیادہ لائق ہے کہ تم اسے حقیر نہ سمجھو۔[2]

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث ہم نے صرف محمد بن جعفر کی سند سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث عبدالاعلیٰ بن عبدالواحد کازاعی نے عبداللہ بن وھب، فضیل کی سند سے اصحاب اعمش کے خلاف روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۹-محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن ابراہیم مادرانی، احمد بن محمد بن محمد بن حجاج، عبدالاعلیٰ بن عیاض، سلیمان، مسلم بن صبیح، مسروق، حضرت ابوہریرۃؓ عن النبی ﷺ کی حدیث مثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

اس حدیث میں عبدالاعلیٰ یا ان سے اوپر کے کسی راوی کا وہم ہے۔ اس حدیث میں اعمش کی سند کی تین صورتیں ہیں (اول) اعمش، ابوصالح، ابوھریرۃؓ (دوم) اعمش، ابوسفیان، جابرؓ (سوم) اعمش، ابووائل، عبداللہؓ۔

۱۱۵۷۰-اپنے والد عبداللہ، محمد بن احمد بن یزید ومحمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان، ابوصالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا کی کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکلیف اس سے دور فرمائیں گے، جس نے کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیاوآخرت میں اسکی پردہ پوشی فرمائیں گے، جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیاوآخرت میں آسانی فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک وہ اپنے کسی مہمان بھائی کی مدد میں مصروف ہوتا ہے۔[3]

اعمش کی رحمہ اللہ کی یہ مشہور حدیث ہے ان سے قدماء میں سے محمد بن واسع نے بھی روایت کی ہے ہم نے یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ سے صرف ابراہیم بن اشعث کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۱-ابواحمد محمد بن احمد بن اسحٰق انماطی، محمد بن عبد بن عامر، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، فضیل بن عیاض، سلیمان بن مھران کاھلی، مسلم بن صبیح، مسروق بن اجدع کے سلسلہ سند سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصائب، امراض اور احزان دنیا میں جزاء ہیں۔[4]

۱۔ سنن أبی داؤد ۴۷۵۳. وسنن الترمذی ۳۶۰۴. ومسند الامام أحمد ۲۸۷/۲، ۳۶۲/۶. وصحیح ابن حبان ۷۸۶. والمصنف لابن أبی شیبة ۳۷۴/۳، ۳۸۰. ومجمع الزوائد ۴۹/۳، ۵۶.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزھد والمقدمة ۹. وسنن الترمذی ۲۵۱۳. وسنن ابن ماجة ۴۱۴۲. ومسند الامام أحمد ۴۸۲/۲. وفتح الباری ۳۲۲/۱۱.

۳۔ صحیح مسلم ۳۸. وسنن الترمذی ۱۴۲۵. والمستدرک ۳۸۳/۴. ومسند الامام أحمد ۲۵۲/۲. وسنن أبی داؤد ۴۹۴۶. والمصنف لابن أبی شیبة ۸۶/۹.

۴۔ الدر المنثور ۲۲۷/۲. وکنز العمال ۶۶۲۹.

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث عزیز ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۲-عبداللہ بن جعفر، ابومسعود احمد بن فرات، یحییٰ بن عبدالحمید حمانی، فضیل بن عیاض، اعمش، حبیب بن ابوثابت، ثعلبہ بن یزید حمانی کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث عزیز ہے فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف حمانی نے روایت کی ہے۔[1]

۱۱۵۷۳-سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ مصری، یحییٰ بن سلیمان حضری، فضیل بن عیاض، اعمش، حبیب بن ابی ثابت، ابوعبدالرحمن سلمی، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت بسائی اس میں تین چیزیں جم جاتی ہیں۔ نہ ختم ہونے والی بدبختی، بے توڑ حرص اور انتہا کو نہ پہنچنے والی امیدیں، دنیا طالبہ بھی ہے اور مطلوبہ بھی، سو جو دنیا کو طلب کرتا ہے آخرت اسے طلب کرتی ہے اور جو آخرت کی طلب میں ہوتا ہے دنیا اس کی طلب میں ہوتی ہے حتی کہ وہ دنیا سے اپنا پورا پورا رزق حاصل کرلیتا ہے۔[1]

فضیل، اعمش اور حبیب کی سند سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف یحییٰ سے جبرون کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۴-محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، سوید بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، ذر، سبیع، نعمان بن بشیرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: دعا عین عبادت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ادعونی استجب لکم" مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔[2]

یہ حدیث صرف ذر کے واسطے سے مروی ہے، ذر کا نام عبداللہ ھمدانی ابوعمر بن ذر، ذر سے اعمش اور منصور نے روایت کی ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے جبکہ منصور سے ثوری، شعبہ، شیبان، جریر وغیرھم نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۵-محمد بن جعفر وعبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، مسیب بن رافع، تمیم طائی، جابر بن سمرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم ان طرح صف بندی نہیں کرتے جس طرح کہ فرشتے اللہ عزوجل کے پاس صف بندی کرتے ہیں؟ صحابہؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! فرشتے کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: فرشتے پہلے آگے والی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور آپس میں جڑ جڑ کر (مل مل کر) کھڑے ہوتے ہیں۔[3]

مسیب بن رافع کی یہ مشہور حدیث ہے۔ یہ حدیث اعمش سے ثوری، ان کے بھائی عمر بن سعید، زائدہ، زھیر، ابن معاویہ نے بھی روایت کی ہے۔ اشعث بن سوار نے علی بن مدرک، تمیم طائی وتمیم بن طرفہ کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۶-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، محمد بن عیسیٰ طباع، فضیل بن عیاض، اعمش، عبداللہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تم سے بھی سماع کیا جائے گا اور ان سے بھی سماع کیا جائے گا جنھوں نے تم سے سماع کیا ہے۔

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ١٠/ ٢٠١. وأمالي الشجري ٢/ ٢٣١. واتحاف السادة المتقين ٩/ ٢٩٥، ٢٣٢.

[2] سنن الترمذي ٣٢٤٧. ومسند الامام أحمد ٤/ ٢٧١. وصحيح ابن حبان ٢٣٩٦. والمعجم الكبير للطبراني ٢/ ٩٧. والمصنف لابن أبي شيبة ١٠/ ٢٠٠.

[3] صحيح مسلم، كتاب الصلاة ١١٩. وسنن النسائي، كتاب الامامة باب ٢٨. وسنن أبي داؤد، كتاب الصلاة باب ٩٤. وسنن ابن ماجة ٩٩٢. وصحيح ابن خزيمة ١٥٤٤.

اعمش سے فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے صرف محمد بن عیسیٰ نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۷- ابوبکر احمد بن جعفر بن سلم، ادریس بن عبدالکریم الحداد مقری، سعید بن زنبور، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوسفیان، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رحلت سے تین دن قبل ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی وفات پائے وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو۔[۱]

جابرؓ کی یہ حدیث صحیح ثابت اور مشہور حدیث ہے، ان سے ابوسفیان نے روایت کی ہے ان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔ نیز جابرؓ سے ابوزبیر، وھب بن منبہ نے بھی روایت کی ہے، اعمش کی اس حدیث کو ابوسفیان سے ثوری، ابن عیینہ، زہیر، ابوجعفر رازی، ابوعوانہ، جریر بن حازم نے روایت کیا ہے جبکہ یہ حدیث ابوزبیر سے واصل مولیٰ ابن عیینہ، موسیٰ بن عتبہ، ابن جریج، ابن ابولیلی اور ابن لھیعہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۸- ابوبکر بن عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، (دوسری ''ح'' سند) علی بن فضیل رحمہ اللہ معدل، محمد بن ایوب، مسدد (دونوں) فضیل بن عیاض، سلیمان، ابوسفیان، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم ایک مرتبہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، اچانک تیز بدبودار ہوا کے جھونکے چلنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ منافقین کچھ مؤمنین کی غیبت کرر ہے ہیں، مسدد نے اپنی روایت میں مومنین کی بجائے مسلمین کا لفظ ذکر کیا ہے اور کہا: اسی وجہ سے یہ ہوا چلی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث اعمش کے واسطہ سے مشہور ہے اعمش سے متفرد میں نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۹- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحق، محمد بن عبد بن عامر، یحییٰ بن یحییٰ، فضیل بن عیاض، سلیمان بن مھران، ابوسفیان، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کفر اور ایمان کے درمیان صرف ترک صلوٰۃ کا فرق ہے۔[۲]

جابرؓ کی یہ حدیث مشہور ثابت حدیث ہے جابرؓ سے عمرو بن دینار، ابوزبیر وغیرھم نے روایت کی ہے پس حدیث ثوری رحمہ اللہ نے اعمش، ابوسفیان کی سند سے مثل بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ھارون بن سلیمان (دوسری ''ح'' سند) محمد بن ابراہیم، ابویعلی، اسحق بن ابواسرائیل، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ، اعمش، ابوسفیان، جابر، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے ابوسعیدؓ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو ایک کپڑے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو انھوں نے لپیٹ رکھا تھا۔ یہ حدیث ثوری۔ داؤد طائی اور دیگر محدثین نے بھی اعمش سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۱- محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحق سراج، سوید بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوسفیان، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر فرمایا کرتے: یامقلب القلوب! (اے دلوں کو پھیرنے والے) ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ، صحابہ کرامؓ فرماتے: یارسول اللہ! آپ ہمارا اتنا زیادہ خوف کرتے ہیں حالانکہ ہم آپ پر ایمان لاچکے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہر دل[۳]

۱۔ صحیح مسلم، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶. وسنن ابن ماجة ۴۱۶۷. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۲۵، ۳/ ۲۹۳. وفتح الباري ۱۳/ ۱۱، ۳۸۳، ۳۸۵.

۲۔ الترغيب والترهيب ۱/ ۳۷۸. وكشف الخفا ۲/ ۲۳۶.

۳۔ سنن ابن ماجة ۱۹۹. ومسند الامام أحمد ۴/ ۱۸۲. وصحيح ابن حبان ۲۴۱۹. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۶۴۶. والكنى للدولابي ۲/ ۹۱. وفتح الباري ۱۳/ ۳۷۷.

رحمٰن کی دوانگلیوں کے درمیان پڑا ہوتا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہیں اسے سیدھا رکھیں چاہیں تو کجی پر لے جائیں۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اعمش سے یہ حدیث بمثل مذکور بالا روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۲- ابوسری حسین بن محمد حذاء تستری و محمد بن حمید، حسن بن عثمان، (دوسری ''ح'' سند) ابونعیم اصفہانی محمد بن علی، اسحق بن احمد خزاعی، ابوعروبہ، (سب) محمد بن زنبور، فضیل، سلیمان اعمش، ابوسفیان، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبلؓ ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ کی نادر حدیثیں سنائیں حضرت معاذؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، ارشاد فرمایا: اے معاذ! بتاؤ، بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتا ہے، ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، میں نے پوچھا: بندے جب ایسا کریں تو پھر ان کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔[1]

انسؓ کی یہ حدیث معاذؓ کے واسطہ سے صحیح ثابت ہے، انسؓ سے قتادہ وغیر نے بھی روایت کی ہے لیکن ''نادر حدیثوں'' کا لفظ صرف ابوسفیان نے انسؓ سے ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۸۳- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز و محمد بن جعفر امام، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوصالح حنفی، بکیر جریری و انصار کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ہماری طرف ﷺ متوجہ ہو گئے اور ہم میں سے ہر آدمی بھی متوجہ ہوا اور ہر آدمی مجلس میں گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کرنے لگا تا کہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ جائے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ دروازے میں دونوں پٹ پکڑ کر کھڑے ہو گئے پھر ارشاد فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔ اور میرا تمہارے اوپر بہت بڑا حق ہے، اور ان کے لئے بھی اسی طرح جو وہ کریں گے آپ ﷺ نے تین بار فرمایا جب ان سے مہربانی طلب کی جائے گی مہربانی کریں گے، جب فیصلہ کریں گے عدل وانصاف کریں گے، جب وعدہ کریں گے اسے پورا کریں گے، سو جس نے اس طرح نہ کیا اس پر اللہ، فرشتوں اور لوگوں سب کے سب کی لعنت ہو۔

انسؓ کی یہ حدیث مشہور حدیث ہے ان سے بکیر نے روایت کی ہے اور وہ بکیر بن وہب ہیں اور بکیر سے سھل ابواسد و ابوصالح حنفی نے یہ حدیث روایت کی ہے، ابوصالح کا نام عبدالرحمٰن بن قیس ہے۔

۱۱۵۸۴- سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی، احمد بن داؤد جندیساپوری سکری، محمد بن خلید حنفی، فضیل بن عیاض، اعمش، منہال بن عمرو، سعید بن جبیر، عبداللہ بن حارث، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی نبی علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے شکایت کی، فرمایا: اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تجھ پر ایمان لاتا ہے اور تیری اطاعت میں عمل کرتا ہے لیکن تو اس سے دنیا کو دور کر دیتا ہے اور اسے تو مصائب و بلیات کے رحم وکرم پر چھوڑ دیتا ہے جبکہ تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تیرا کفر کرتا ہے اور تیری معصیت میں رہ کر عمل کرتا ہے، تو اس سے مصائب و بلیات کو دور رکھتا ہے اور تو اسے دنیا بڑی لگن سے پیش کرتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ: سارے کے سارے بندے اور سارے کے سارے شہر میرے قبضۂ قدرت میں ہیں تاہم ہر چیز میری تسبیح، تکبیر اور تہلیل کرتی ہے، رہی بات میرے بندۂ مومن کی سو اس کی کچھ برائیاں ہوتی ہیں (جنکا بدلہ میں اسے دنیا ہی میں دینا چاہتا ہوں تب) میں دنیا کو اس سے دور رکھتا ہوں اور کچھ مصائب و بلیات اس پر پیش کرتا ہوں حتیٰ کہ وہ دنیا سے (بعد الوفات) میرے پاس آتا ہے۔ اسے خالص نیکیوں کا بدلہ عطا کرتا ہوں، رہی بات میرے بندۂ کافر کی سو اس کی کچھ نیکیاں ہوتی ہیں (جنکا بدلہ میں دنیا ہی میں دینا چاہتا ہوں) تب میں اس سے مصائب، و بلیات کو دور رکھتا ہوں اور اسے دنیا بھی پیش کرتا ہوں حتیٰ کہ

---

[1] تاریخ أصبهان ۱/۲۹۴.

وہ میرے پاس آتا ہے میں اسے خالص برائیوں کا بدلہ دیتا ہوں۔

فضیل واعمش کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف اسی بندے سے مرفوع روایت کی ہے۔عبداللہ بن حارث میری سمجھ کے مطابق وہ زبید مکتب ہے وہ کوفی ہے اس سے عمرو بن مرہ نے حدیثیں روایت کی ہیں،اور ابو عبداللہ بن عمرو اور ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۸۵-محمد بن احمد بن حسن ابوعلی صواف،بشر بن موسیٰ،حمیدی(دوسری''ح''سند)محمد بن احمد بن علی امام،حسن بن علی مولیٰ بن ہاشم، سور بن زنبور،۔ا

(دونوں)فضیل بن عیاض،منصور بن معتمر،شقیق،عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے،یہ حدیث ثوری اور شعبہ نے منصور و حصین سے بمثل مذکور بالا روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۶-محمد بن حمید،عبداللہ بن صالح بخاری،کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ(بن مسعود)ؓ نے لوگوں سے فرمایا:میں تمھیں بتاتا ہوں مجھے تمھارے پاس آنے سے کس چیز نے روک رکھا تھا۔چنانچہ مجھے صرف اس بات کا خوف تھا کہ میں تمھیں اکتاہٹ میں نہ ڈال دوں،تب میں تمھارے پاس وعظ ونصیحت کرنے نہ آیا چونکہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ناغہ کرکے وعظ ارشاد فرماتے تھے آپ ﷺ خوف محسوس کرتے تھے کہ ہم کہیں(روزانہ کے وعظ سے)اکتا نہ جائیں۔

منصور واعمش کی یہ حدیث صحیح و ثابت ہے۔

۱۱۵۸۷-قاضی ابواحمد بن احمد بن ابراہیم،احمد بن محمد بن عبداللہ شافعی،ابراہیم بن محمد،فضیل بن عیاض،منصور،شقیق،مسروق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا:میں نے نبی ﷺ کو کوئی نماز پڑھتے نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔

منصور کی یہ حدیث مشہور وثابت ہے،ہم نے یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ کی سند سے صرف شافعی کے واسطہ سے نقل کی ہے۔

۱۱۵۸۸-سلیمان بن احمد،ابوعمر محمد بن عثمان وراق،احمد بن یونس،فضیل بن عیاض،منصور،ربعی،ابومسعود انصاریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:کلام نبوت سے تعلق رکھنے والی جن باتوں کو لوگ پالیتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب تم میں حیاء نہ رہے اس وقت جو جی چاہے کرو۔۲

منصور کی یہ حدیث ثابت ومشہور ہے اور یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ کی سند سے مرفوعاً صرف احمد بن یونس کے واسطہ سے روایت کی گئی ہے۔

۱۱۵۸۹-اپنے والد عبداللہ سے و محمد بن جعفر،محمد بن جعفر،اسماعیل بن یزید،ابراہیم بن اشعث،فضیل بن عیاض،منصور،ربعی،حذیفہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:ایک آدمی اپنے عمل کے متعلق برا گمان رکھتا تھا اس نے اپنے اہل وعیال کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں مجھے آگ میں جلانا اور پھر میری ہڈیوں کو پیس کر جس دن تیز ہوا ہو میری خاک سمندر میں اڑا دینا چونکہ میرا رب مغفرت نہیں فرمائے گا،چنانچہ وہ جب مرا اس کے ورثہ نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا،اللہ تعالیٰ نے اس کے بکھرے ہوئے ذرات کو جمع کرکے اس سے پوچھا:تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟جواب دیا:مجھے ایسا کرنے پر صرف اور صرف تیرے خوف نے ابھارا

ا۔ صحیح البخاری ۱/۱۹، ۸/۱۸، ۹/۶۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۸. وفتح الباری ۱/۱۱۰، ۱۰/۴۶۴، ۱۱/۵۱۲، ۱۳/۲۶، ۲۷.

۲۔ مسند الامام أحمد ۴/۱۲۱، ۵/۲۷۳، ۳۸۳. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۹۲. والمعجم الکبیر للبیهقی ۱۷/۲۳۶، ۲۳۷، ومجمع الزوائد ۸/۲۷. وفتح الباری ۱۰/۵۲۳. وأمالی الشجری ۲/۱۹۶.

ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث ابراہیم شافعی نے موقوفاً روایت کی ہے، فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کرنے میں ابراہیم بن اشعث متفرد ہیں۔

۱۱۵۹۰- محمد بن علی بن حبیش واحمد بن ابراہیم کندی، احمد بن اعون، عبداللہ بن عمیر قواریری، فضیل بن عیاض، منصور، شعبی، براء بن عازبؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کرلیا وہ (نماز عید کے بعد) دوبارہ کوئی دوسرا جانور قربانی کے لئے ذبح کرے۔[1]

یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ نے اسی طرح منصور سے مختصراً روایت کی ہے جبکہ یہی حدیث ثوری اور شعبہ وغیرہ نے منصور سے تفصیلاً روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۱- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی (دوسری ''ح'' سند) ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحٰق حارثی، عبیداللہ بن عمر قواریری (دونوں) فضیل بن عیاض، منصور ابن معتمر، شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام سلمہ فرماتی تھیں: نبی ﷺ جب کبھی گھر سے باہر تشریف لے جاتے یہ دعا پڑھتے تھے۔[2]

اللھم انی اعوذبک ان ازل اواضل اواظلم اواظلم اواجھل اویجھل علی۔

یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں کہیں ڈگمگا جاؤں یا کسی دوسرے کو ڈگمگادوں، یا میں کسی کو گمراہ کروں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں جہالت کروں، یا کوئی مجھ سے جہالت کرے۔

یہ حدیث ثوری اور شعبہ نے بھی منصور سے بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۲- ابوجعفر محمد بن محمد احمد مقری، حسین بن محمد بن حاتم عبید عجل، یحییٰ بن طلحہ یربوعی، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: محمد ﷺ کے گھر والوں نے جب سے مدینہ میں آئے ہیں اس وقت سے تین دن (مسلسل) گندم کی روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

اسود کی سند سے ابراہیم کی یہ حدیث مشہور ہے۔

۱۱۵۹۳- سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو خلال مکی، عبداللہ بن عمران عابدی، فضیل، منصور، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی تھیں: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان، میرے اہل اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں کہ مجھے آپ کی یاد ستاتی ہے۔ مجھ سے صبر نہیں ہو پاتا میں فوراً آپ کے پاس آتا ہوں، آپ کو جی بھر کر دیکھتا ہوں اور جب مجھے اپنی موت یاد آتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ جب جنت میں داخل ہوں گے آپ کو نبیین کے ساتھ مقام رفیع پر فائز کر دیا جائے گا۔ میرا گمان ہے کہ جب میں جنت میں داخل ہوں گا آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا، نبی ﷺ نے اس آدمی کو کچھ جواب نہ دیا حتیٰ کہ جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

ومن یطع اللہ ورسولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا (نساء / ۶۹) اور جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر

۱۔ صحیح البخاری ۲/۲۱، ۲۹، ۷/۱۱۸، ۱۳۲۔ وفتح الباری ۲/۴۴۷، ۱۰/۲۰، ۵۵۵/۱۱۔ ومسند الامام أحمد ۴/۲۸۱۔

۲۔ سنن أبی داؤد ۵۰۹۴۔ وسنن ابن ماجۃ ۳۸۸۴۔ ومسند الامام أحمد ۶/۳۲۲۔ والمطالب العالیۃ ۳۳۶۳۔

اللہ تعالیٰ نے انعام کیا جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ سب بہترین رفیق ہیں۔

فضیل رحمہ اللہ اور منصور کی یہ حدیث متصلاً غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق عابدی متفرد ہیں۔

۱۱۵۹۴-محمد بن جعفر موذن، ابراہیم بن علی (ح) اسحٰق بن احمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، (دونوں) محمد بن زیاد زیادی، فضیل بن عیاض، منصور، ابوحازم، ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور اس نے دوران حج رفث (جماع کی باتیں، جماع) وفسق کا ارتکاب نہ کیا وہ ایسا گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا جیسا اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔[۱]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے، ثوری اور شعبہ نے بھی منصور سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن حجر، فضیل (دوسری "ح") ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، عبداللہ بن وھب، فضیل، منصور، ابو حازم، ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں، جس نے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کی اور پھر (اسی حالت میں مر گیا) جہنم میں داخل ہوگا۔[۲]

منصور کی یہ حدیث صحیح ہے ثوری اور شعبہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۶-ابوعبداللہ بن محمد بن احمد بن علی مخلد، احمد بن علی حزار، ھیثم بن ایوب ابوعمران طالقانی، فضیل بن عیاض، منصور، مسلم بطین، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس نے کہا: اے میرے رب! تیری مخلوق میں ایسا کوئی بھی نہیں جسکے لئے تو نے رزق ومعیشت نہ مقرر کر رکھی ہو، میرا رزق کیا چیز ہے؟ ارشاد ہوا: جس چیز پر میرا نام نہ ذکر کیا جائے وہ تیرا رزق ہے۔[۳]

منصور وفضیل کی سند سے یہ حدیث غریب ہے فضیل سے صرف ھیثم نے یہ حدیث متصلاً روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۷-ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ھیثم بن ایوب طالقانی، فضیل بن عیاض، منصور، خیثمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہا گیا: عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن آدمی پسینے میں ڈوبا ہوگا حتی کہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچ جائے گا، عبداللہ بن عمرؓ فرمانے لگے: مومنین کے لئے عالیشان کرسیاں لگائی جائیں گی جو قیمتی موتیوں سے سجائی گئی ہوں گی مومنین ان پر بیٹھیں گے، ان کے اوپر بادلوں نے سایہ کیا ہوگا، قیامت کا دن ان کے آگے دن کی ایک گھڑی کے برابر ہوگا یا ایک مرتبہ پلک جھپکنے کے برابر۔

۱۱۵۹۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، فضیل بن عیاض، منصور بن معتمر، ابن شہاب زہری، عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی کسی ظلم پر انتقام لیتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کا تجاوز نہ کیا گیا ہو، لیکن جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو ٹوٹتا دیکھتے اس وقت غضبناک ہو جاتے اور جب بھی آپ ﷺ کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا جاتا ان میں سے آسان کو اختیار کرتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے یہ حدیث ثوری نے منصور سے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۹-سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحییٰ بن سلیمان، حضری، فضیل بن عیاض، منصور، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ سنن النسائی ۵/۱۱۴. وسنن ابن ماجة ۲۸۸۹. ومسند الامام أحمد ۲/۴۱۰. والسنن الکبری للبیهقی ۵/۶۷، ۲۶۱. وأمالی الشجری ۲/۶۷. وفتح الباری ۴/۲۰. واتحاف السادة المتقین ۴/۳۸۲.

۲۔ انظر الحدیث فی: مسند الامام أحمد ۲/۳۹۲، ۴۵۶. وتاریخ بغداد ۲/۲۲۶، ۵/۱۵۷، ۶/۱۴۱.

۳۔ الدر المنثور ۳/۴۳. والاتحافات ۲۱.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام ایک مضطرب آدمی کے پاس سے گزرے، موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگی، ارشاد ہوا: اے موسیٰ اس کو شیطان نے حواس باختہ نہیں کر دیا لیکن یہ بھوک کی شدت سے بے حال ہو گیا ہے۔ میں اسے ہر روز کئی بار دیکھتا ہوں کیا آپ کو اس کی اطاعت سے تعجب ہے؟ اسے کہو کہ وہ تمھارے لئے دعا کرے بے شک اس کے لئے ہر روز میرے پاس ایک دعا قبول ہوتی ہے۔[1]

فضیل، منصور اور عکرمہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور یحیٰ بن سلیمان متفرد ہیں۔

۱۱۶۰۰- محمد بن احمد بن حسن، یحیٰ بن عثمان بن ابی شیبہ (دوسری ''ح'' سند) ابوبکر عبداللہ بن یحیٰ بن معاویہ طلحی، حسین بن جعفر قتات، (دونوں) عبدالحمید بن صالح برجمی، فضیل بن عیاض، حصین بن عبدالرحمٰن، شعبی، عروہ بارقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: گھوڑوں کی پیشانیوں میں تا قیامت خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے، صحابہؓ نے پوچھا وہ کس طرح؟ فرمایا: اجر و ثواب اور غنیمت کی صورت میں۔ شعبی کی یہ مشہور حدیث ہے ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۱- سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحیٰ بن سلیمان، فضیل بن عیاض، حصین، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں سونے کا ایک ٹکڑا تھا، آپ ﷺ نے عبداللہ بن عمرؓ سے فرمایا: محمد اپنے رب کا قائل نہیں ہو سکتا جب تک سونے کا یہ ٹکڑا اس کے ہاتھ میں ہو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کھڑے ہونے سے پہلے ہی سونے کا وہ ٹکڑا لوگوں میں تقسیم کر دیا، پھر ارشاد فرمایا: مجھے خوش نہیں کرے گا کہ محمد کے اصحاب کے لئے احد کے پہاڑ کے بقدر سونا ہو اور وہ اسے اللہ کے رستے میں خرچ کرتے ہوں اور ان کے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی بچا رہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں جس دن رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی ترکہ میں کوئی دینار چھوڑا اور نہ ہی کوئی درہم، کوئی غلام چھوڑا اور نہ ہی کوئی لونڈی، ہاں البتہ ایک زرہ چھوڑی جو ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں رہن (گروی) رکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی سے بطور قرض کھانا لے کر خود بھی کھاتے تھے اور اپنے عیال کو بھی کھلاتے تھے۔

فضیل وحصین کی یہ حدیث غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق یحیٰ بن سلیمان متفرد ہیں۔

۱۱۶۰۲- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، مروان بن معاویہ، عیسیٰ بن یونس وابن ابی زائدہ، اسماعیل بن ابو خالد، عیسیٰ بن ابو حازم، جریرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں، ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے چودھویں رات کو چاند کی طرف دیکھا پھر ارشاد فرمایا: تم قیامت کے دن اپنے رب کا اسطرح نمایاں دیدار کرو گے جس طرح تم چاند کو دیکھ رہے ہو (آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی کے ساتھ چاند کی طرف اشارہ کیا) تم اسکا دیدار کرتے وقت کسی قسم کی دھکم پیل (دھکم پیل) کا شکار نہیں ہو گے، لہٰذا طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل نمازوں کو مت چھوڑو پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ''وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا'' اور اپنے رب کی طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل حمد و تسبیح بیان کرو۔ (طہ ۱۳۰)[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اسماعیل سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے، لیکن فضیل کی سند سے یہ حدیث صرف ابراہیم بن اشعث کے واسطہ سے مروی ہے۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۶۸. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۶۲، والاحادیث الضعیفة ۳۱۷.

[2] صحیح البخاری ۱/۱۴۷، ۱۵۰. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۱۱. ومسند الامام أحمد ۴/۳۶۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱/۳۶۴. وفتح الباری ۲/۵۲

۱۱۶۰۳- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، فضیل بن عیاض، عطاء بن سائب، طاؤس، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز کے حکم میں ہے مگر فرق صرف اتنا ہے کہ دوران طواف بات چیت کرنا حلال کر دیا ہے، سو جو آدمی دوران طواف بات کرنا چاہے وہ صرف خیر کی بات کرے۔[۱]

شیخ میں نہیں جانتا کہ فضیل کے علاوہ عطاء سے کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہو۔

۱۱۶۰۴- اپنے والد عبداللہ و محمد بن حبان و محمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، عطاء بن سائب، ابوعبدالرحمٰن سلمی، ابوموسیٰ اشعریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس ہر صبح اور ہر شام اپنے لشکر زمین پر بھیجتا ہے اور ساتھ کہتا ہے: جس نے کسی مومن آدمی کو گمراہ کر دیا ہے میں اس کا اکرام کروں گا اور جس نے فلاں کام کیا میں اسے اتنا اتنا انعام دوں گا، چنانچہ کوئی ایک شیطان کا چیلہ آتا ہے اور کہتا ہے میں فلاں آدمی کو مسلسل اکساتا رہا حتی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، ابلیس کہتا ہے وہ تو اب دوسری کسی عورت سے شادی کرے گا، چیلہ کہتا ہے: اسے طلاق کے وقوع کا شعور تک نہیں، میں اس سے لگاتار زنا کروا رہا ہوں۔ چنانچہ ابلیس اسکو انعام دیتا ہے اور اسکا اچھا خاصا اکرام کرتا ہے اور کہتا ہے اس جیسا کام کرو، اتنے میں ایک دوسرا چیلہ آتا ہے اور کہتا ہے: میں فلاں کو مسلسل اکساتا رہا حتی کہ اس نے اپنے مسلمان بھائی کو قتل کر دیا، چنانچہ ابلیس خوشی کے مارے ایک زوردار چیخ لگاتا ہے یہ سن کر تمام شیاطین جن اس کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: اے ہمارے آقا: آپ کو کس چیز نے اتنا زیادہ خوش کر دیا؟ کہتا ہے مجھے فلاں نے خبر دی ہے کہ وہ مسلسل فلاں آدمی کو اکساتا رہا حتی کہ اس نے دوسرے کو قتل کر دیا اور جہنم کا مستحق ہو گیا، چنانچہ ابلیس اس وارداتی کا بے مثال اکرام کرتا ہے، ایسا اکرام وہ اپنے چیلوں میں کسی کا نہیں کرتا، پھر ابلیس تاج منگواتا ہے اور اس وارداتی چیلے کے سر پر رکھ دیتا ہے اور اسے باقی چیلوں کا مانیٹر مقرر کر دیتا ہے۔[۲]

یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۵- محمد بن اسحٰق بن ابراہیم قاضی اھوازی، عبدان بن احمد اسماعیل بن زکریا، فضیل بن عیاض، فطر بن خلیفہ، حماد، مجاھد، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بدلہ دینے والا ہو وہ صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا لیکن صلہ رحمی کرنے والا وہ آدمی ہے کہ جب اس سے کوئی قطع تعلقی کرے وہ فوراً تعلق جوڑ دے۔[۳]

اسماعیل نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اور صرف انھوں نے فطر اور مجاھد کے درمیان حماد کو داخل کیا ہے، لیکن اس حدیث کی مشہور سند وہ ہے جو فطر، اعمش، حسن بن عمرو فقیمی نے روایت کی ہے، یہ حدیث عبدالرحمٰن بن حرملہ نے مجاہد سے اس سے ملتی جلتی روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۶- سلیمان بن احمد، جعفر فریابی، ھریم بن مسعر ترمذی، (دوسری "ح" سند) محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، سوید بن سعیدہ، (دونوں) فضیل بن عیاض، لیث بن ابی سلیم، مجاھد، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مومن کے ساتھ اگر تم چلو گے تو وہ تمھیں نفع پہنچائے گا، اس کے ساتھ مشورہ کرو گے وہ تمھیں نفع پہنچائے گا، اس کے ساتھ تم شرکت کرو گے وہ تمھیں نفع

۱۔ سنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۳۲، والسنن الکبری ۸۷/۵. والمستدرک ۴۵۹/۱، ۲۶۷/۲، وصحیح ابن حبان ۹۹۸. واتحاف السادۃ المتقین ۴۳۵/۴، ۴۴۲، ۴۴۹. وکشف الخفا ۵۹/۲. والدر المنثور ۳۵۴/۴.

۲۔ کنز العمال ۳۹۹۲۴. والجامع الکبیر ۲۰۵۱.

۳۔ صحیح البخاری ۷/۸. وسنن ابی داؤد ۱۶۹۷. وسنن الترمذی ۱۹۰۸. ومسند الامام احمد ۱۶۳/۱، ۱۹۰. وفتح الباری ۴۲۳/۱۰.

پہنچائے گا الغرض اس کی ہر چیز میں نفع ہی نفع ہے۔

یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اور لیث اس میں متفرد ہیں، حالانکہ یہ حدیث صحیح ثابت ہے، یعنی نبی ﷺ سے ابن عمرؓ کے واسطہ کے ساتھ مروی ہے۔

۱۱۶۰۷-محمد بن حسن ومحمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیی حولانی، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض وابوبکر بن عیاش وابن حی ومندل وابواحوص وحفص بن غیاث وعبدالسلام بن حرب وابومعاویہ، لیث ابوزبیر، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ "الٓمّ تنزیل الکتاب" اور "تبارک الذی بیدہ الملک" نہ پڑھ لیتے تھے۔

میں نہیں جانتا کہ فضیل سے پوری جماعت کے ساتھ مجموعی طور پر بجز احمد بن یونس کے کس نے یہ حدیث روایت کی ہو۔

۱۱۶۰۸-سلیمان بن احمد، احمد بن علی بن اسماعیل اسقدنی، بشر بن یحیی مروزی، عیاض، لیث شعبی، مسروق، ابن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو رسوانہیں کرتے جو آدھی رات کے وقت اٹھ کھڑا ہوا اور سورت بقرۃ وسورت آل عمران شروع کردی، سورت بقرہ اور سورت آل عمران مومن کا بہت اچھا خزانہ ہیں۔[1]

فضیل اور ثوری کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف جعفر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۹-احمد بن جعفر بن معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، (دوسری "ح" سند) سلیمان بن احمد، ابوعمر محمد بن عثمان جریر (دونوں) احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، عبداللہ بن سائب، زاذان، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں جو مجھے میری امت کی طرف سے بھیجا گیا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔[2]

ثوری اور عبداللہ بن سائب کی سند سے یہ حدیث غریب ہے۔ زاذان کے علاوہ اسکا راوی صرف عبداللہ بن سائب ہے وہ کوفی ہیں اور ان سے اعمش نے سماع حدیث کیا ہے۔

۱۱۶۱۰-سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحیی بن سلیمان حضری، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، عون بن ابی جحیفہ، ابوجحیفہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہؓ نے لوگوں کو کسی مہم پر بھیجا، لوگ تو چلے گئے لیکن ابودحداحؓ واپس لوٹ آئے، معاویہؓ نے ان سے فرمایا: کیا آپ لوگوں کے ساتھ نہیں گئے تھے؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا: لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے۔ چاہتا ہوں کہ وہ آپ کو ضرور سنالوں چونکہ مجھے خوف ہے کہ شاید آپ مجھے نہ مل سکیں، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم میں سے جس کو کسی کام کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہو اور پھر اس نے اپنے دروازے پر پردہ لٹکا لیا تاکہ حاجتمند مسلمان اس کے پاس نہ آسکیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے پر پردہ لٹکا کر کراسے بھی روک دیں گے، جس کی حاجت ومقصود اصلی ہو ہی دنیا اس پر اللہ تعالیٰ میرا اقرب پڑوس حرام کردیں گے بے شک مجھے دنیا اجاڑنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے نہ کہ دنیا بنانے کے لئے۔[3]

فضیل اور ثوری کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف حضری کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۱۱-اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، ثوری، صالح، مولیٰ توامہ، ابوھریرہؓ کے

---

[1] مجمع الزوائد ۲/۲۵۴. والترغیب والترھیب ۱/۴۳۴. والدر المنثور ۱/۱۹. کنز العمال ۲۵۴۶.

[2] مسند الامام احمد ۱/۴۵۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۷۱.

[3] کنز العمال ۱۴۷۲۵.

سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: جس قوم نے بھی کوئی مجلس منعقد کی اور پھر بدون اللہ کے ذکر کرنے اور نبی ﷺ پر بدوں درود بھیجنے کے متفرق ہو کر چلے گئے قیامت کے دن ان کے ذمہ پر ایک تاوان پڑا ہوگا اللہ تعالیٰ اگر چاہے انھیں معاف کردے چاہے انھیں عذاب دے۔[1]

ابراہیم بن اشعث، فضیل سے یہ حدیث روایت کرنے میں متفرد ہیں اور ثوری کی یہ حدیث مشہور حدیث ہے صالح کی سند سے اور وہ صالح بن ابوصالح ہیں مدنی مولیٰ توامہ بنت امیہ بن خلف ہے اور توامہ کا نام نبھانہ ہے وہ دو جڑواں بہنیں پیدا ہوئی تھیں تب ان کا نام توامہ پڑ گیا، نیز یہ حدیث ہمیں سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، سفیان، صالح کی سند سے بمثل مذکور بالا کے بھی پہنچی ہے۔

۱۱۶۱۲- محمد بن حمیدہ حامد بن شعیب، (دوسری "ح" سند) ابومحمد بن حیان، ابویعلی، (دونوں) عبیداللہ بن قواریری، فضیل بن عیاض، مسلم بزاز، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ غلام کی بھی دعوت قبول فرماتے تھے" گدھے پر بھی سواری کر لیتے تھے اور مریض کی تیمارداری بھی کرتے تھے۔[2]

سند میں مذکور مسلم بزاز وہ مسلم بن کیسان اعور ملائی ہے۔

۱۱۶۱۳- ابومحمد بن حیان، ولید بن سفیان، واسطی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، ابان، انس، ابوطلحہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس گئے (آپ ﷺ بہت ہی شیریں نفس انسان تھے) ہم نے کچھ ارشاد فرمانے کی فرمائش کی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے نہیں روکا، صرف بات اتنی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ابھی ابھی نکلے ہیں۔ انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور جیسا اس نے کہا ہوتا ہے ایسا ہی اسکو جواب بھی دے دیا جاتا ہے۔[3]

حضرت انسؓ کی ابوطلحہؓ کے واسطہ سے مروی یہ حدیث مشہور ہے ان سے دیگر طریق کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۱۶۱۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن حصین آلوسی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، ابان، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بہت نوازنے والے ہیں اور حیاء والے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی آدمی ان کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز رکھے بغیر خالی لوٹا دیں۔

اسی طرح فضیل نے ابان سے روایت کی ہے یہ حدیث غریب ہے اور ابوعثمان نہدی اور سلیمان کی سند والا طریق مشہور ہے۔

۱۱۶۱۵- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابان، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: دنیا اور آخرت کی مثال اس کپڑے کی طرح ہے جسے شروع تا آخر پھاڑ دیا گیا ہو اور وہ صرف ایک دھاگے کے ساتھ لٹکا رہ گیا ہو پس وہ دھاگہ بھی نہیں ٹھہرتا کہ فوراً منقطع ہو جاتا ہے۔[4]

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ابراہیم کے واسطہ سے لکھی ہے۔ اور ابان بن ابوعیاش کی سند سے یہ حدیث صحیح نہیں ہے چونکہ ابان عبادت کے بہت حریص تھے اور حدیث ان کے حال سے مطابقت نہیں رکھتی۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۴۳۲، ۴۸۱، ۴۸۴، ۵۱۵، ۵۲۷، ۳/ ۴۵۲، وأمالي الشجري ۱/ ۲۵۶.

۲۔ الزهد للامام أحمد ۳۲. واتحاف السادة المتقين ۵/ ۲۴۱، ۷/ ۹۹.

۳۔ كنز العمال ۲۲۲۵، ۴۰۰۷.

۴۔ اتحاف السادة المتقين ۸/ ۱۱۱. وكنز العمال ۶۳۰۱.

۱۱۶۱۶-احمد بن جعفر بن معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، ھشام بن حسان، ابن سیرین، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: فرشتے اس آدمی کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جو اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے اور جب تک اسے حدث لاحق نہ ہو۔ فرشتے دعا کرتے ہیں: یا اللہ اسکی مغفرت کردے اور اس پر رحم کر اور تم میں سے جو نماز کے انتظار میں لگا ہو وہ گویا نماز ہی میں ہے۔[۱]

یہ حدیث مرفوعاً فضیل کی سند سے صرف احمد بن یونس کے واسطہ سے لکھی ہے، احمد بن یونس سے حاتم رازی نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۶۱۷-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی (ح) محمد بن علی بن حبیش، سفیان بن احمد (ح) ابراہیم بن محمد بن یحیٰ، محمد بن اسحٰق ثقفی (ح) محمد بن حیان، ھیثم بن خلف دوری (سب) عبداللہ بن عمر بن ریان، حسین بن علی جعفی، فضل بن عیاض، ھشام، ابن سیرین، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرا رب میرا اور ابن مریم کا مواخذہ کرے اس چیز پر جو ان انگلیوں نے جنایت کی (یعنی وسطی اور سبابہ) تو ہمیں عذاب دے دے۔ چنانچہ ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کوئی ظلم نہیں کرے گا۔[۲]

فضیل اور ھشام کی سند سے یہ حدیث غریب ہے فضیل سے روایت کرنے میں حسین بن علی جعفری متفرد ہیں۔

۱۱۶۱۸-محمد بن احمد بن حسین، حسین بن عمر بن ابی احوص، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، ھشام، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی، آپ ﷺ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے جو کی یہ مقدار اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے لی تھی۔ عکرمہ کی یہ حدیث مشھور حدیث ہے کرم سے یہ حدیث ھلال بن صباب وغیرہ نے بھی روایت کی ہے۔ لیکن یہ حدیث فضیل بن عیاض عن ھشام کے طریق سے غریب ہے۔

۱۱۶۱۹-ابواحمد عبدالرحمٰن بن حارث غنوی قاسم بن زکریا، محمد بن بکر قصیر، فضیل بن عیاض، ھشام بن حسان، ھشام بن عروہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں: محمد ﷺ کے گھر والوں پر پورا مہینہ گزر جاتا مگر وہ روٹی تک نہیں پکاتے تھے۔

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث بسند ھشام غریب ہے نیز محمد بن بکر متفرد ہیں۔

۱۱۶۲۰-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، فضیل بن عیاض، یحیٰ بن عبیداللہ، عبیداللہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! مجھے تمہارے اوپر اس چیز کے متعلق خوف نہیں جسکا تم علم نہیں رکھتے، لیکن یہ دیکھو کہ تمہیں جو علم ہے اس کے مطابق کیسے عمل کر رہے ہو۔[۳]

میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ان لفظوں میں یحیٰ بن عبیداللہ بن وھب مدنی کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔ یہ حدیث فضیل سے حسن بن قزعہ نے بھی بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۱-مخلد بن جعفر و محمد بن حمید، ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، محمد بن ثور صنعانی، معمر، ابو حازم، سھل بن سعدؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کریم ہے اور کرم و عالیشان اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا و ردی اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔[۴]

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۲۱. ۱۶۸. ۳/۸۶. وسنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ باب ۲۰. ومسند الإمام أحمد ۲/۳۱۲. ۴۸۶. وفتح الباری ۱/۵۳۸. ۲/۱۴۲.... ۲۔ صحیح ابن حبان ۲۴۹۵. والترغیب والترھیب ۳/۳۱۴. وکنز العمال ۵۹۰۵...... ۳۔ للخطیب البغدادی ۴۹.... ۴۔ المستدرک ۱/۴۸. والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/۱۹۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۲۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۵۰. والاحادیث الصحیحۃ ۱۳۷۸.

معمر اور ابو حازم کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ فضیل سے صرف احمد بن یونس نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۲-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین بن معبدہ لطی، موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی، حسین بن علی جعفی، فضیل بن عیاض، مطرح بن یزید، عبید بن زحر، علی بن یزید بن قاسم، ابوامامہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھے بطحاء مکہ سونے کا بنا کر پیش کیا، میں نے کہا: اے میرے رب! مجھے نہیں چاہیے لیکن میں ایک دن بھوکا رہوں گا اور ایک دن سیر ہو کر کھاؤں گا، جب میں شکم سیر ہوں گا تیری حمد و شکر کروں گا اور جب بھوکا ہوں گا تیرے سامنے عاجزی کروں گا اور تیرے حضور دعائیں کروں گا۔[1]

میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ان الفاظ میں بجز علی بن یزید، قاسم نے روایت کی ہو، یہی حدیث عبیداللہ سے یحییٰ بن ایوب نے بمثلہ روایت کی ہے اور قاسم وہ ابن عبدالرحمٰن مولیٰ خالد بن یزید ہے۔

۱۱۶۲۳-ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، علاء بن مسیب، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مومن کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے سوا کسی چیز سے راحت نہیں ملتی سو جس کی راحت اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں ہو گویا کہ راحت اسے مل چکی۔

علاء سے متصلاً فضیل رحمہ اللہ کی اس روایت کے علاوہ کوئی نہیں۔

۱۱۶۲۴-اپنے والد عبداللہ سے، محمد، اسماعیل، فضیل، یزید بن ابی زیاد، ابوجحیفہ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے میں تشبیہ نہیں دیتا ہوں جو دنیا میں سے گزر گیا اسکو مگر صرف اس گھاٹی کے ساتھ جسکا صاف پانی پی لیا گیا ہو اور گدلا باقی رہ گیا ہو۔

فضیل رحمہ اللہ کی یزید سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت میں نہیں جانتا ہوں۔

۱۱۶۲۵-اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، سلیمان تیمی، ابوعثمان نہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: موسم سرما عبادتگزار کے لئے غنیمت ہے۔

سلیمان سے متصلاً فضیل کی اس کے علاوہ کوئی اور روایت میں نہیں جانتا ہوں۔

۱۱۶۲۶-ابومحمد، احمد بن حسن، اسد بن موسیٰ، حمیدی (ح) محمد بن احمد بن علی، حسن بن علی مولیٰ بنی ہاشم، سعد بن زنبور، فضیل بن عیاض، اشعث بن سوار، حسن، عثمان بن ابوعاصؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آخری وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اپنے ساتھیوں کو (امامت کراتے وقت) کمزور ترین آدمی کی سی نماز پڑھاؤ چونکہ مقتدیوں میں ضعیف بھی ہوتا ہے، عمر رسیدہ بھی ہوتا ہے اور حاجتمند بھی ہوتا ہے اور اس آدمی کو مؤذن بناؤ جو اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔[2]

حسن بصری رحمہ اللہ کی یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے، یہ حدیث حفص بن غیاث و محمد بن فضیل نے اشعث سے روایت کی ہے جبکہ ہشام بن حسان و عبیدہ بن حسان نے حسن بصری سے روایت کی ہے اور عثمان سے مغیرہ بن شعبہ و سعید بن مسیب و موسیٰ بن طلحہ، ومطرف بن عبداللہ بن شخیر و عبدربہ بن حکم طائفی و نعمان بن سالم ثقفی و داؤد بن ابوعاصم ثقفی نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۷-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ھارون، احمد بن عبیدہ، فضیل بن عیاض، حمید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

ابوحازم کی یہ حدیث مشہور ثابت ہے، لیکن سلیمان کے قول کے مطابق فضیل کی سند سے غریب ہے۔

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۴۷. ومسند الامام أحمد ۲۵۴/۵. والمعجم الکبیر ۲۴۵/۸. وأمالی الشجری ۲۰۸/۲. وطبقات ابن سعد ۱۰۱/۲/۱. والترغیب والترهیب ۱۵۳/۴، ۱۸۹. ومشکاة المصابیح ۵۱۹۰.

۲۔ سنن الترمذی ۲۹۵۵. وسنن ابی داؤد ۲۹۳. ومسند الامام أحمد ۲۱/۴، ۲۱۷. والمستدرک ۲۰۱/۱. ومشکاة المصابیح ۱۰۰. وطبقات ابن سعد ۷/۱/۱. والأحادیث الصحیحة ۱۲۳۰.

۱۱۶۲۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر و محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن فضیل بن خطاب محمد بن عمر بغلانی، خالد بن یزید، فضیل بن عیاض، ابوھارون عبدی، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے۔[۱]

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، خالد متفرد ہیں اور ابوھارون کا نام عمارہ بن جوین عبدی ہے۔

۱۱۶۲۹- ابوقاسم ابراہیم بن احمد بن ابوحصین، عبید بن غنام، یحیی بن طلحہ یربوعی، فضیل بن عیاض، محمد بن زبیر، اسود بن سریع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا: یہ امت اپنے معاہدے توڑنے کی وجہ سے ہلاک کی جائے گی۔

محمد سے مروی فضیل کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد وہ کوفی ہیں جو بعد میں بصرہ منتقل ہو گئے تھے، حنظلی کے لقب سے مشہور ہیں اور وہ اپنے باپ اور حسن بصری سے روایت کرتے ہیں تاہم انھوں نے یہ حدیث مرسل روایت کی ہے ان کے علاوہ دیگر محدثین نے یہ حدیث محمد بن زبیر، حسن، اسود کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعد، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، عوف، قسامہ بن زھیر، ابوموسیٰ اشعریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹھی بھر مٹی سے پیدا کیا جو اللہ تعالیٰ نے سطح زمین سے اٹھائی تھی تب ہی سفید، سرخ اور سیاہ فام آدمی آئے اور ان میں سے کوئی نرم اخلاق ہے کوئی سخت اور کوئی خبیث ہے کوئی اچھا۔

فضیل سے اسی طرح سلیمان نے یہ حدیث ہمیں روایت کی ہے' اور ایک دوسری مرتبہ سلیمان نے محمد بن عثمان کی سند سے سنائی۔

۱۱۶۳۱- عباس اسفاطی، احمد بن یونس، فضیل، ہشام بن حسان، عوف کے سلسلہ سند سے بمثل مذکور بالا مروی ہے اور یہی سند صحیح ہے قسامہ بن زھیر بصری ابوموسیٰ سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔ یہ حدیث عوف سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے معمر، ہشام، یحیی قطان، یزید بن زریع، ھوذہ بن خلیفہ سر فہرست ہیں۔

۱۱۶۳۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، اسماعیل بن عاصم، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، عمران بن حسان، حسن بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے، ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر صحابہ کرامؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بن پڑھے علم عطا فرمائے؟ اور بغیر ہدایت اسے ہدایت مل جائے؟ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اس کے دل کے اندھے پن کو ختم کر کے بصیرت بخشے؟ خبردار! جو دنیا میں رغبت رکھتا ہو اور دنیا میں لمبی لمبی امیدیں لگائے بیٹھا ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اسی کے بقدر اندھا کر دیتا ہے اور جو دنیا سے کنارہ کش رہا اور امیدیں دنیا میں محدود رکھی، اللہ تعالیٰ اسے بن پڑھے علم عطا فرماتا ہے اور بدون کسی ہدایت کے اسے ہدایت عطا فرماتے ہیں خبردار، عنقریب تمہارے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ انکا بادشاہ بغیر قتل و جبر کے مستقیم نہیں ہوگا اور مالدار درستی پر نہیں رہیگا مگر عجز اور بخل سے اور محبت کا وجود نہیں ہوگا مگر دین سے نکلنے اور اتباع خواہشات کے ساتھ۔ خبردار تم میں سے جس نے یہ زمانہ پایا اس نے فقر پر صبر کیا حالانکہ وہ مالدار بننے پر بھی قدرت رکھتا تھا اور ذلت ورسوائی پر صبر کیا حالانکہ وہ عزت پر قدرت رکھتا تھا اور اس نے بغض و عداوت پر صبر کیا حالانکہ وہ محبت پر قدرت رکھتا تھا اس نے یہ تمام صفات اللہ کی خوشنودی کے لئے اختیار کیں تو اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا فرمائیں گے اور اسے ۵۰ صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ حدیث فضیل کے علاوہ کسی اور نے عمران سے ان الفاظ میں روایت کی ہو اور عمران کو حسن بصری کے شاگردوں میں شمار کیا گیا ہے اس حدیث کا کوئی تابع نہیں ہے۔

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۸/۸۶، ۸۷. وكنز العمال ۶۱۹۵.

۱۱۶۴۳- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن شہریار، محمد بن عبدالجبار سلمی بصری، فضیل بن عیاض، سعید بن ابو بلال عیسی بن ابو عیسیٰ، شعبی کہتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گیا اور میں نے ان سے انکے واقعہ کے بارے میں سوال کیا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی اور میرے قریب تر کھجوریں کر دیں پھر کہنے لگیں کیا میں تمہیں ایک ایسا واقعہ نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ میں ایک دن مسجد میں داخل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کو منبر پر تشریف فرما دیکھا ان کے آس پاس لوگ جمع تھے میں ان کے قریب ہو کر بیٹھ گئی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میں نے تمہیں کسی چیز کے لئے جمع نہیں کیا صرف مجھے تمہارے دشمن کے بارے میں ایک بات پہنچی ہے کہ تمیم داریؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ اسے اس کے چچا کے بیٹے نے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ کشتی میں سوار سمندر میں محو سفر تھے، اچانک تیز ہوا چلنے لگی جسکی وجہ سے ان کی کشتی کہیں سے کہیں بہہ نکلی وہ نہیں جانتے تھے کہ مشرق کی طرف جا رہے ہیں یا مغرب کی طرف، اچانک تیز ہوا نے انہیں ایک جزیرے میں لا ڈالا...... اس کے بعد راوی نے جساسہ کا قصہ طول کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے، میں نے صرف محمد بن عبدالجبار کی سند سے روایت کی ہے اور یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے اور شعبی سے یہ حدیث بہت سارے کبار محدثین اور تابعین کرام نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۴- عصمی بن ھارون، حسن بن فتح شاشی، اسماعیل بن حرب، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابن عیینہ، مجالد وزکریا، عامر، نعمان بن بشیرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حدیث بیان کرتے وقت نعمان بن بشیرؓ نے اپنی دونوں انگلیوں سے کانوں کی طرف اشارہ کیا، مطلب یہ تھا کہ یہ حدیث میں نے اپنے کانوں سے نبی ﷺ سے سنی ہے) حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جو ان مشتبہ امور سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی اور جو ان مشتبہات میں پڑ گیا گویا وہ حرام میں پڑ گیا جس طرح کہ ایک چرواہا ہوتا ہے کہ وہ سرحد کے آس پاس بکریوں کو چراتا ہے کیا بعید کہ بکریاں سرحد میں داخل ہو کر چرنے لگیں، خبر لو ہر بادشاہ کی ایک سرحد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی سرحد اسکی حرام کردہ چیزیں ہیں، خبردار جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست اور اچھا ہوتا ہے باقی ماندہ جسم بھی درست اور اچھا ہوتا ہے اور اگر وہ گوشت کا ٹکڑا فاسد ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور فاسد ہو جاتا ہے اور وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

نعمانؓ سے شعبی کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور شعبی سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل کی سند سے یہ حدیث ان سے صرف ابراہیم نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۵- ابو قاسم نذیر بن جناح محاربی، ہمام بن احمد ذہلی، علی بن عباس بجلی، محمد بن زیاد زیادی، فضیل بن عیاض، حسن بن عبیداللہ، ربعی بن حراش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: نبوت کی جو آخری بات ہم نے پائی وہ یہ ہے کہ "جب تجھ میں حیا نہ رہے اس وقت جو جی چاہے کر"

یہ حدیث فضیل سے حسن بن حفص نے اسی طرح روایت کی ہے اور حسن کہتے ہیں میں اس حدیث کو مرفوع سمجھتا ہوں فضیل اور حسن کی سند سے یہ حدیث تحریر ہے حالانکہ ربعی کی یہ حدیث ابو مسعود عقبہ بن عمرو کے واسطہ سے صحیح ثابت ہے۔

۱۱۶۴۶- اپنے والد عبداللہ سے اور محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابوحمزہ، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تین دن مسلسل پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہیں کھائی حتی کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

فضیل کی یہ حدیث ابوحمزہ سے غریب ہے ابوحمزہ کا نام میمون اعور کوفی ہے حالانکہ اس حدیث کو ابراہیم سے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۳۷-سہل بن سری بخاری، محمد بن علی بن سہل، نصر بن سلمہ، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان شیبانی، بیان بن بشر، قیس بن ابو حازم، مستورد بن راشد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا آخرت کے مقابلے میں صرف اتنی حیثیت رکھتی ہے کہ جیسے تم میں سے ایک آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے اور پھر نکال کر اپنی انگلی کو دیکھے کہ وہ اپنے ساتھ کتنا پانی لاکر واپس لوٹی ہے۔[۱]

سلیمان کی سند سے فضیل کی یہ حدیث غریب ہے اور اس کی صحیح سند وہ ہے جو اسماعیل بن یزید نے روایت کی ہے جو یوں ہے ابراہیم بن اشعث، ابراہیم، فضیل۔

۱۱۶۳۸-اپنے والد سے اور محمد بن جعفر، اسماعیل بن ابراہیم، فضیل، اسماعیل بن ابو خالد، قیس، مستورد، نبی ﷺ۔

۱۱۶۳۹-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، جابر، ابو جعفرؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی نوش فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔[۲]

الحمدللہ الذی سقانا عذباً فراتاً برحمته ولم یجعله ملحاً اجاجاً بذنوبنا.

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا اور خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے اسے نمکین اور کھارا نہیں بنایا۔

فضیل اور جابر کی یہ حدیث غریب ہے اور جابر وہ یزید جعفی کوفی ہے۔ اور ابو جعفر وہ محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں، یہ حدیث اسی طرح انہوں نے مرسل روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۰-محمد بن احمد بن حسن، یوسف بن جعفر حرقی، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن علی بن جعفر احمر، علی بن ثابت دھان، فضیل بن عیاض، یحییٰ بن سعید الانصاری، سعید بن المسیب، حضرت سلمانؓ کے سلسلہ سند سے کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے شکاری کتے کو پاؤ کہ اس نے (شکار سے) کچھ گوشت کھالیا ہے تو تم کھالو۔[۳]

فضیل اور یحییٰ بن سعید کی یہ حدیث غریب ہے اور فضیل سے روایت کرتے ہیں اس حدیث میں علی بن ثابت متفرد ہیں۔ صحیح حدیث وہ ہے جو خیثمہ نے عدی بن حاتمؓ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کتا شکار سے کچھ کھالے تم اس شکار سے مت کھاؤ چونکہ کتے نے وہ شکار فی الواقع اپنے لئے پکڑا ہے۔

۱۱۶۴۱-محمد بن حمید، محمد بن حسن بن بریںا، محمد بن جعفر، فضیل بن عیاض، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابو سعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بالغ پر جمعہ کا غسل کرنا واجب ہے۔[۴]

فضیل کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ صفوان سے یہ حدیث ثابت و صحیح ہے۔

۱۱۶۴۲-علی بن ھارون، جعفر فریابی، ھریم بن مسعد (ح) ابو محمد بن حیان ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سلام، فضیل بن عیاض، زیاد

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۲۳. والمستدرک ۳۱۹/۴. ومسند الامام أحمد ۲۲۹/۴. وطبقات ابن سعد ۴۰/۷. والدر المنثور ۳۲۷/۳. واتحاف السادة المتقین ۱۱۳/۸. ومسند الحمیدی ۸۵۵.

۲۔ الشکر لابن ابی الدنیا ۳۷. والدر المنثور ۲۴۷/۵، ۱۶۱/۶.

۳۔ نصب الرایة ۳۱۳/۴.

۴۔ سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة باب ۱۲۸. وسنن النسائی، کتاب الجمعة باب وسنن ابن ماجة ۱۰۸۹. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱۳۷/۱. وکشف الخفا ۱۰۲/۲. واتحاف السادة المتقین ۵۲/۲. ۳۵۰.

بن سعد، عمرو بن دینار، عطا بن یسار، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب نماز کے لئے اقامت کہی جاچکی ہو (یا نماز کھڑی کی جاچکی ہو) اس وقت فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز جائز نہیں۔[1]

فضیل وزیاد کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ عمرو کی سند سے یہ حدیث صحیح مشہور ہے اور عمرو سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۳- ابوبکر آجری، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، عبیداللہ بن عمر، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کسی بھی مسلمان کا حق نہیں کہ اس کے پاس ایسی چیز جس کے متعلق وصیت کی جاسکتی ہو دوراتیں گزار دے مگر یہ کہ اس کے پاس اس چیز کے متعلق لکھی ہوئی وصیت موجود ہو۔

عبیداللہ کی سند سے یہ حدیث صحیح ہے جبکہ فضیل کی سند سے عزیز ہے۔

۱۱۶۴۴- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ھارون، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، عبیداللہ بن عمرو، ابوبکر بن سالم، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے "جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ اسکا ٹھکانا دوزخ میں بنائے گا، (تخریج سابق میں گزرچکی ہے) عبیداللہ کی یہ حدیث مشہور ہے لیکن فضیل کی سند سے ہم نے صرف قتیبہ کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۵- محمد بن ابراہیم، اسحق بن احمد خزاعی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، محمد بن عجلان، سعید مقبری، ابوھریرہؓ فرماتے ہیں: کعب رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: مجھ سے دو چیزیں حاصل کرلو: جب مسجد میں داخل ہو نبی ﷺ پر درود بھیجو اور یہ دعا پڑھ لیا کرو اللھم افتح لی ابواب الرحمۃ اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلو نبی ﷺ پر درود بھیج کر یہ دعا پڑھ لیا کرو "اللھم احفظنی من الشیطان" یا اللہ! شیطان سے میری حفاظت فرمایا۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف محمد بن زنبور کے واسطے سے روایت کی ہے، یہی حدیث ضحاک بن عثمان، سعید مقبری، ابوھریرہؓ کی سند سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ جبکہ یہی حدیث ابن ابی ذیب نے سعید، ابوہ، ابوھریرہؓ کی سند سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۶- حسن بن عبداللہ بن سعید، یونس بن یعقوب نیشاپوری، احمد بن عبدہ، فضیل بن عیاض، مالک بن انس، زھری، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "نبی ﷺ" فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں داخل ہوئے ان کے سر پر خود (جنگی ٹوپی) تھا۔

امام مالک کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے ان سے ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل کے واسطے سے ہم نے صرف احمد بن عبدہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۷- محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، اسحق بن ابراہیم طبری، فضیل بن عیاض، سفیان بن عیینہ، اسماعیل بن ابوخالد، ابن ابی اوفیٰؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے کسی عمرہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے اور مشرکین مکہ آپ ﷺ پر تیر برسا رہے تھے اور ہم (ڈھال کی طرح) آپ ﷺ کے سامنے پردہ بنے ہوئے تھے۔

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے، اسماعیل کی سند سے لیکن فضیل کی سند سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں اسحق متفرد ہیں۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۶۳، ۶۴. وسنن الترمذی ۴۲۱. وسنن ابی داؤد ۱۲۶۶. وسنن النسائی ۲/ ۱۱۷. وسنن ابن ماجۃ ۱۱۵۱. ومسند الامام احمد ۲/ ۴۵۵. والسنن الکبری للبیھقی ۲/ ۴۸۲. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۱۲۳. وفتح الباری ۲/ ۱۴۹، ۱۹۶، ۲۱۰.

۱۱۶۴۸- عبداللہ بن عدی وثابت بن اسد، علی بن ابراہیم بن ھیثم، حماد بن حسن، عمر بن بشر مکی، فضیل بن عیاض، عبدالملک بن جریر، عطاء، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیشانیاں نہ رکھی جائیں مگر صرف اللہ تعالیٰ کے لئے، حج اور عمرہ میں پس اس کے سوا جو کچھ بھی ہوگا وہ مثلہ ہے۔[1]

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسین بن قتیبہ، محمد بن ابی سری، فضیل بن عیاض، ثور بن یزید، خالد بن معدان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب الحمدللہ کہتا ہے اسکی پاسداری کی جاتی ہے اگر چہ وہ بچھائے ہوئے بستر پر خوبصورت دوشیزہ کے پاس ہی کیوں نہ ہو۔

فضیل رحمہ اللہ کی شامیوں سے اس روایت کے علاوہ میں کوئی نہیں جانتا ہوں۔

(۳۹۸) وھیب بن وردؒ[2]

تبع تابعین میں سے ایک متقی، پرہیزگار، حیادار، عاجزی کرنے والے وھیب بن ورد مکی رحمہ اللہ بھی ہیں۔

حیاء کر کے زندگانی کو اچھا و عمدہ بنایا۔

بعض کا قول ہے کہ تصوف وعاجزی رونے اور جھکنے کا نام ہے۔

۱۱۶۵۰- احمد بن اسحق، ابراہیم بن محمد بن حسنی، (ح) ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب (دونوں) حسن بن عبدالرحمٰن، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک وادی کے بیچوں بیچ کھڑا تھا، اچانک کسی آدمی نے مجھے کاندھوں سے پکڑ کر کہا: اے وھیب! اس قدرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمھارے اوپر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمھارے بہت قریب ہے اس لئے اس سے حیاء کرو۔ وھیب کہتے ہیں میں نے جب پیچھے ہٹ کر دیکھا مجھے کوئی نہ دکھائی دیا۔

۱۱۶۵۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن روح، عبداللہ بن خبیق، بشر بن حارث کہتے ہیں چار نفوس قدسیہ کو اللہ تعالیٰ نے اچھا کھانا ترک کرنے پر بلند رفیع الشان مقام عطا فرمایا۔ وہ یہ ہیں وھیب بن ورد، ابراہیم بن ادھم، یوسف بن اسباط اور سالم خواص رحمہ اللہ۔

۱۱۶۵۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، محمد بن یزید خنیسی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ جب لوگوں کو مسجد حرام میں حدیثیں بیان کر کے فارغ ہو جاتے فرماتے: کھڑے ہو جاؤ اور طبیب کے پاس چلو یعنی وھیب رحمہ اللہ کے پاس اصلاح باطن کے لئے چلو۔

۱۱۶۵۳- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، ضمرہ بن ربیعہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں زھد یہ ہے کہ تم دنیا کے مافات (دنیا سے جو چیز تمھارے ہاتھ نہ لگے) پر افسوس نہ کرو اور دنیا سے جو تمھیں مل جائے اس پر اتراؤ نہیں۔

۱۱۶۵۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہو سکے تو کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ سے تمھیں کوئی غافل نہ کرے۔

۱۱۶۵۵- ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ھارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن خنیسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب

۱۔ تاریخ بغداد ۳/۲۴۹. والکامل لابن عدی ۶/۲۲۱۴. والضعفاء للعقیلی ۴/۷۰. وکنز العمال ۱۲۱۵۰. مجمع الزوائد ۳/۲۶۱.

۲۔ تھذیب الکمال ۳۱. ۱۶۹. وطبقات ابن سعد ۵/۴۸۸. والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۶۱۲. وسیر النبلاء ۷/۱۹۸. وتھذیب التھذیب ۱۱/۱۷۰.

رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہمارے علماء عفی اللہ عنھم لوگوں کے بارے میں خالص اللہ کے لئے خیر خواہی سے کام لیں اور کہیں اے اللہ کے بندو ہم تمھیں نبی ﷺ کی احادیث اور اسلاف امت کے زھد بھرے زریں اقوال بتاتے ہیں، لہٰذا ان سب پر عمل کرو اور ہمارے اعمال فاسدہ کی طرف مت نظر کرو، جب ہمارے علماء ایسا نہیں کرتے بلکہ وہ تو اللہ کے بندوں کو فتنوں کی طرف کھینچ کھینچ کر لے جاتے ہیں۔

۱۱۶۵۶- ابو عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید کہتے ہیں کہ وھیب رحمہ اللہ نے قسم اٹھا رکھی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور کسی ایک کو بھی ہنس کر نہیں دیکھیں گے تاوقتیکہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے فرشتے موت کے وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے ٹھکانے سے انھیں آگاہ نہ کردیں۔ محمد کہتے ہیں کہ لوگوں نے انھیں خواب میں دیکھا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ چنانچہ جب انھیں اسکی خبر دی گئی شدت سے رونے لگے اور فرمایا: میں گمان کرتا ہوں کہ یہ شیطان کا ڈھکوسلا ہے۔

۱۱۶۵۷- ابراہیم بن عبداللہ، ابن اسحٰق، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عالم پر تعجب ہوتا ہے کہ اسے کیسے قلبی میلانات ہنسنے کی طرف لے جاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اسے قیامت کے دن شدید خوف وہراس، اللہ کے حضور پیشی اور فزعات کا سامنا کرنا ہے۔ محمد کہتے ہیں اتنا کہنے کے بعد وھیب رحمہ اللہ پر غشی طاری ہوگئی۔

۱۱۶۵۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے مجھے خبر پہنچی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ طاؤس یمانی میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: اے عطاء: تم اس آدمی کے رحم وکرم سے اپنی ضروریات پوری کرنے سے بچو جو تمھارے ورے ہی دروازے بند کردے اور پردے لٹکادے۔ تم اس ذات سے اپنی تمام تر امیدیں وابستہ رکھو جس نے تمھیں اسی سے مانگنے کا حکم دیا ہے اور تمھیں دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

۱۱۶۵۹- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی کہتا ہے میں ایک مرتبہ روم کی سرزمین میں چلا جارہا تھا۔ اچانک میں نے پہاڑ کی چوٹی پر غیبی آواز سنی، کہنے والا کہہ رہا تھا: یارب! میں اس آدمی پر تعجب کرتا ہوں جس نے تجھے پہچان لیا ہے کہ وہ کیسے اپنی حوائج کا مطالبہ تیرے غیر سے کرتا ہے یارب! میں اس آدمی پر تعجب کرتا ہوں جس نے تجھے پہچان لیا کہ وہ کیسے تجھے ناراض کرکے تیرے غیر کو راضی کرنا چاہتا ہے۔

۱۱۶۶۰- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ فرمایا: یارب! مجھے کچھ وصیت کر اللہ تعالیٰ نے تینوں بار جواب دیا: میں تجھے اپنے متعلق وصیت کرتا ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے آخری بار پھر اللہ تعالیٰ سے وصیت کرنے کی درخواست کی، اس آخری بار اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے اپنے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ تجھے جب بھی کوئی معاملہ پیش آئے تو اس کے بارے میں میری محبت کے علاوہ کسی چیز کو بھی ترجیح نہ دے، سو جس نے ایسا نہ کیا میں اس پر رحم نہیں کروں گا اور اسے گناہوں سے پاک بھی نہیں کروں گا۔

۱۱۶۶۱- ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن یسار، ابوایوب موسیٰ بن ھاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے وھیب رحمہ اللہ کو کچھ وعظ ونصیحت کرنے کو کہا: فرمایا: یہ خیال رکھنے سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں نظرانداز کردیتا ہے۔

۱۱۶۶۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مشہور مقولہ ہے کہ عبادت گزاروں نے جب حلاوتِ ایمان کو چکھا تو اس کے حصول کے لئے انھوں نے سمندروں اور جنگلوں کے سفروں کی صعوبتیں برداشت کیں بخدا! یہ صعوبتیں میرے نزدیک عبادت سے زیادہ میٹھی ہیں۔

۱۱۶۶۳- ابوحامد، احمد بن محمد بن حسین بن علی قطان، ابوکریب سلم بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے

بمثل حدیث مذکورہ کے فرمایا۔

۱۱۶۶۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحٰق، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت الفردوس کی محبت اور دوزخ کا ڈر مشقتیں برداشت کرنے پر مجبور کرتا ہے اور یہ دونوں چیزیں بندے کو دنیا کی راحتوں سے دور کر دیتی ہیں۔

۱۱۶۶۵-عثمان بن محمد عثمان ابونصر بن حمدویہ، عبداللہ بن عبدالوھاب، حسین بن محمد بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم کا قول ہے کہ حکمت کے دس حصے ہیں، ان میں سے نو حصے خاموشی میں ہیں اور ایک حصہ عزلت (لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا) میں ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے نفس کو خاموشی کا عادی بنانا چاہا لیکن میں اس پر قادر نہ ہو سکا، بالآخر میں عزلت کی طرف چل نکلا، چنانچہ مجھے بقیہ نو حصے بھی حاصل ہو گئے۔

۱۱۶۶۶-علی بن یعقوب بن ابوعقب، عثمان بن محمد، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابوحواری، ابوعلی صاحب قاضی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے تھے غور و فکر کے بعد ہم نے دیکھا کہ قرأت سے بڑھ کر کوئی زیادہ دلوں کو نرم کرنے والی اور حق کی طرف زیادہ کھینچ کر لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔

۱۱۶۶۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسین بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن موسیٰ قاسانی، زعیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض، وھیب بن ورد اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تینوں بیٹھے ترکھجوروں کا ذکر کر رہے تھے۔ وھیب رحمہ اللہ بولے کیا ترکھجوریں آئی ہیں؟ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے جواب دیا۔ یہ کھجوروں کا آخری موسم ہے کیا آپ نے نہیں کھائیں؟ وھیب رحمہ اللہ نے جواب نفی میں دیا اور فرمایا: اس لئے کہ مکہ کے عام باغات کا تعلق جاگیروں وغیرہ سے ہے، اس لئے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے کیا اللہ تعالیٰ نے بازار سے خریدنے میں رخصت نہیں دی ہوئی؟ جب آپ جاگیروں وغیرہ کو نہیں جانتے ہوں گے مگر لوگوں پر تنگی آ جائے کیوں ایسا نہیں کہ مصر سے آنے والے غلہ جات عام طور پر جاگیروں ہی سے آتے ہیں۔

میرا گمان نہیں کہ آپ گندم سے مستغنی رہتے ہوں، اپنے لئے کچھ تو آسانی کیجئے، چنانچہ وہیب رحمہ اللہ غشی کھا کر گر پڑے۔ فضیل رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا، آپ نے اس آدمی کو کیا کر دیا؟ ابن مبارک رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے کیا پتا کہ سارے کا سارا خوف انہی کو دے دیا گیا ہے جب وہیب رحمہ اللہ کو افاقہ ہوا کہنے لگے اے ابن مبارک مجھے اپنی رخصت سے دور رہنے دیجئے، کوئی حرج نہیں میں اتنی گندم کھاؤں جتنی مقدار میں بے چین آدمی مردار سے کھاتا ہے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ اپنے جسم کو مجاھدے میں رکھتے ہیں حتیٰ کہ لاغری کے عالم میں ان کی وفات ہوئی۔

۱۱۶۶۸-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن ابوحاتم، محمد بن عبدالوھاب، علی بن غنام، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے ابن مبارک سے فرمایا: کیا آپ کا غلام بغداد میں تجارت کر رہا ہے؟ ہم اس سے بیع وشراء نہیں کریں گے، فرمایا: کیا وہ وہاں نہیں ہے؟ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ میرے بارے میں کیا کہیں گے حالانکہ وہ بھائی بھائی ہیں۔ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں مصر کا غلہ کبھی نہیں چکھوں گا، چنانچہ وہیب رحمہ اللہ نے مصر کے آنے والے غلے کو چکھا تک نہیں حتیٰ کہ وفات پائی جب ضرورت پیش آئی کھجوروں وغیرہ کے ساتھ اپنا جی بہلا لیتے حتیٰ کہ اسی حالت میں وفات پائی۔

۱۱۶۶۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، علی بن اسحٰق، عبداللہ بن مبارک، وھیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ مجھے اللہ تعالیٰ کے ہمنشینوں کے بارے میں

خبر دیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہمنشین وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ خوف رکھنے والے ہوں گے، اس کے آگے خشوع وخضوع کرنے والے ہوں، عاجزی کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے ہوں گے کہنے لگا: یا نبی اللہ! کیا وہ پہلے لوگ ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے "نفی میں جواب دیا: اس آدمی نے پوچھا پھر وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ فقراء ہوں گے جو جنت کی طرف سبقت کریں گے جنت سے کچھ فرشتے نکل کر ان لوگوں کی طرف آئیں گے اور کہیں گے، حساب وکتاب کے لئے واپس لوٹ جاؤ، وہ فقراء پوچھیں گے کس بات پر ہم سے حساب لیا جائے گا بخدا! ہمارے اوپر دولت کی فراوانی نہیں ہوئی۔ نہ ہم نے مال ودولت کو قبضہ میں لیا نہ اسے پھیلایا، ہم امراء بھی نہ تھے جو عدل یا ظلم وستم کرتے، ہمارے پاس اللہ کا حکم آیا ہم اللہ کے آگے سر تسلیم خم ہو گئے اور تا موت عبادت میں مشغول ہو گئے۔

۱۱۶۷۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، وھیب بن ورد حضرمی مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو بیٹے کے معاملہ میں موردِ عتاب بنایا اور وحی نازل کی "انی اعظک ان تکون من الجاھلین" بے شک میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہیں آپ جاہلوں میں سے نہ ہو جائیں (ھود ۴۶) اس کے بعد نوح علیہ السلام تین سو سال مسلسل روتے رہے حتی کہ رونے کی وجہ سے رخساروں پر نالیاں بن گئی تھیں۔

۱۱۶۷۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیٰ بن معین، حجاج، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے تورات یا کسی اور کتاب میں لکھا ہے: اے ابن آدم! جب میں غصے میں ہوں (اور تو اس کا ظہور اپنے اوپر مصائب میں دیکھے) تو مجھے یاد کر لیا کر، جب تو غصہ میں ہوگا تو میں تجھے یاد کروں گا۔ پھر میں تجھے ھلاک ہونے والوں میں شامل نہیں کروں گا۔ اور جب تجھ پر ظلم ڈھایا جائے میری مدد کے ساتھ راضی رہ، اس لئے کہ میری مدد تیرے لئے تیری اپنی مدد سے بہتر ہے۔

۱۱۶۷۲- عبداللہ بن محمد جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی وہب بن منبہ رحمہ اللہ کے پاس آیا لوگ باہم فتنوں میں مبتلا ہو گئے۔ میرے دل میں بات پیدا ہوئی کہ میں ان کے ساتھ اختلاط نہ رکھوں، وھب بن منبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایسا نہ کر چونکہ تجھے لوگوں کی ضرورت ہے اور لوگوں کو تیری ضرورت ہے، انھیں تجھ سے کچھ حوائج وابستہ ہیں اور تجھے ان سے، لیکن لوگوں میں رہتے ہوئے بہرے بن کر رہو لیکن کانوں سے سنتے ہوئے اندھے بن کر رہو لیکن صاحب بصیرت ہوتے ہوئے اور خاموش رہو کام کی بات کرتے ہوئے۔

۱۱۶۷۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابواسحٰق طالقانی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا عبادت کا ذائقہ پا سکتا ہے؟ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں، اور وہ بھی عبادت کا ذائقہ نہیں پاتا جس نے معصیت ونافرمانی کا صرف ارادہ ہی کیا ہو۔

۱۱۶۷۴- عبداللہ، علی بن اسحٰق، حسین، عبداللہ بن مبارک، وھیب رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اپنے ساتھی کے ساتھ حسن ظن رکھا کرو جب تک کہ وہ تمھارے اوپر غالب نہ آ جائے۔

۱۱۶۷۵- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن علی بن شقیق محمود بن عباس، حسن بن رشید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے ارشاد فرمایا: اے حواریین کی جماعت! میں نے تمھارے لئے دنیا کو بے بس اوندھے منہ کر دیا ہے میرے بعد تم اسے ترقی نہ دے دینا، چونکہ اس جگہ میں کوئی خیر نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور اس جگہ میں بھی کوئی خیر نہیں جسکو چھوڑے بغیر آخرت نہ پائی جا سکتی ہو لہٰذا دنیا کو نظر انداز کرتے رہو اور اسکی تعمیر وترقی میں مشغول نہ رہو، خوب سمجھ لو دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے اور بہت ساری ایسی خواہشات نفس ہیں

جن کے نتیجے میں طویل حزن کو دیکھنا پڑتا ہے۔

۱۱۶۷۶- ابوعبداللہ، احمد، عبداللہ، حسن بن صباح، علی بن شقیق، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: نوح علیہ السلام نے ٹہنیوں کا معمولی سا ایک گھر بنایا: ان سے کہا گیا کہ آپ اس سے اچھا گھر اپنے لئے بنا لیتے، انھوں نے فرمایا: مرجانے والے کے لئے یہ گھر بہت ہے۔

۱۱۶۷۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حجاج بن محمد، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا: اے میرے رب! اپنے بندے سے اپنی رضاء کی مجھے نشانی بتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: جب تم دیکھو کہ میں نے اسے اپنی اطاعت کرنے کی توفیق دی ہے اور اسے اپنی نافرمانی سے دور کر دیا ہے پس یہی میرے اس سے راضی رہنے کی علامت اور نشانی ہے۔

۱۱۶۷۸- ابومحمد، احمد، احمد، عمرو بن محمد بن ابی زرین کہتے ہیں میں نے وھیب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ کے ڈر، ابرار کی روحانیت اور صدیقین کی حفاظت میں داخل ہو گئے جس کسی سے بھی ملو گے اس سے تم متاثر نہیں ہو گے اگر تم اس کو دیکھو گے تو تمھیں پرہیز گار سمجھا جائیگا۔ نیز اپنے دل کو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں مشغول رکھو، چونکہ دل کو غیر اللہ نے اللہ سے غافل کر دیا ہے۔

وھیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے بنی اسرائیل کی جماعت! موسیٰ علیہ السلام نے تمھیں زنا سے منع کیا اور بہت اچھا کیا: میں تمھیں اس بات سے بھی منع کرتا ہوں کہ تم اپنے دلوں میں بھی زنا کا خیال لاؤ چونکہ دل میں زنا کا خیال پیدا ہونے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی مزین گھر میں آگ جلائی جائے، بالفرض گھر اگر آگ سے نہ جلا کم از کم دھویں سے کالا تو ضرور ہو جائے گا۔

اے جماعتِ بنی اسرائیل! موسیٰ علیہ السلام نے تمھیں جھوٹی قسم کھانے سے منع کیا تھا اور بہت اچھا کیا: میں تمھیں جھوٹی اور سچی دونوں طرح کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہوں۔ اے بنی اسرائیل میں نے تمھارے لئے دنیا کو ذلیل کر کے اوندھے منہ پھینک دیا ہے۔ تم نے اس کو ترقی نہیں دینی بے شک دنیا کی خباثت میں پڑ کر آدمی اللہ تعالیٰ کی معصیت کا مرتکب ہو جاتا ہے اور دنیا کو ترک کرے بغیر آخرت نہیں پائی جاسکتی، دنیا سے عبرت حاصل کرو اسکی تعمیر و ترقی میں مستغرق نہ ہو جاؤ خبردار یہ بات سچ ہے اگر چہ کڑوی ہے اور توبہ کی تلاش سے ترک گناہ آسان ہے، بہت ساری گھڑی بھر کی خواہشات اپنے پیچھے طویل غم و حزن کو چھوڑ دیتی ہیں۔

اے جماعت بنی اسرائیل میں نے دنیا کو الٹی کر کے تمھیں اس کی پیٹھ پر بٹھا دیا ہے، اس کے متعلق تم سے صرف بادشاہوں اور عورتوں نے جھگڑا کرنا ہے لہٰذا بادشاہوں سے تم اس طرح نمٹو کہ ان کی بادشاہت سے الگ تھلگ رہو اور عورتوں کے مسئلہ میں تم کثرت سے روزے اور نماز پڑھو۔

۱۱۶۷۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: علماء سوء کی مثال بیان کی گئی کہ عالم سوء کی مثال اس پتھر جیسی ہے جو کہ بہتے ہوئے پانی کی نالی میں پڑا ہو وہ پتھر نہ خود پانی جذب کرتا ہے اور نہ آزادی سے پانی کو آگے جانے دیتا ہے۔

۱۱۶۸۰- ابوعمرو عثمان محمد بن عثمانی، حسن بن ابوحسن مصری، محمد بن آدم، اسحٰق بن ابراہیم خواص، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمٰن عراقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں پچاس سال تک لوگوں کے ساتھ مل بیٹھا رہا میں نے کسی آدمی کو نہیں پایا جو میرا گناہ معاف کرے یا میری قطع تعلقی کو صلہ رحمی کی شکل دے، میرے عیبوں پر پردہ کرے اور میں اس پر بھروسہ نہیں رکھتا جب وہ غصے میں آجائے پس ان لوگوں میں مشغول رہنا بڑی حماقت ہے۔

۱۱۶۸۱- ابوعمرو عثمان محمد عثمانی، حسین بن محمد بن احمد بن ابوسبرہ، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مقام ابراہیم کے پیچھے سویا ہوا تھا۔ اچانک میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہا ہے اور وہ کہہ رہا ہے اے لوگو! تمھارے اوپر کتاب اللہ کو والی مقرر کیا گیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے اپنے ناخن کی طرف اشارہ کیا: اچانک میں نے دیکھا کہ ناخن پر ع۔م۔ر۔ لکھا ہوا ہے اس کے بعد عمر بن عبدالعزیز کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت ہونے لگی۔

۱۱۶۸۲- محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن خنیس مولی بنی مخزوم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے ایک حواری کے ساتھ جارہے تھے، اسی دوران وہ دونوں ایک ڈاکو کے پاس سے گزرے جو اپنے مورچے میں بیٹھا ہوا تھا، جب ڈاکو نے ان دونوں کو دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں توبہ کا خیال ڈالا، اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہنے لگا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام روح اللہ ہیں اور یہ ان کا حواری ہے اور اے بدبخت تو کون ہے بنی اسرائیل کا ڈاکو، تو رہزنی کرتا ہے لوگوں کے اموال چھینتا ہے اور ناحق خون بہاتا ہے، پھر ڈاکو تو بہ تائب ہو کر اپنے مورچے سے نیچے اترا اور ان دونوں کے ساتھ آن ملا، ایک بار پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا، تو ان کے ساتھ ساتھ چلتا جاتا ہے؟ حالانکہ فی الواقع تو اس کا اہل نہیں ہے۔ ان کے پیچھے چل، جس طرح کہ تجھ جیسا خطا کار سیاہ کار چلتا ہے، اسی دوران حواری نے پیچھے مڑ کر اسکی طرف دیکھا دل ہی دل میں کہنے لگا: اس بدبخت خبیث کو دیکھو اور اس کے ہمارے پیچھے چلنے کو دیکھو پس اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ حواری اور بنی اسرائیل کے ڈاکو دونوں سے کہو وہ اپنے اپنے عمل کا محاسبہ کریں۔ ڈاکو کی میں نے اس کی توبہ وندامت کی وجہ سے مغفرت کر دی اور اپنے نفس پر اترانے اور اس تائب کو حقیر سمجھنے کی وجہ سے حواری کا عمل ضائع ہو گیا۔

۱۱۶۸۳- ابونعیم اصفہانی، عمارہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم میری عظمت کی قسم، جس بندے نے بھی میری محبت کو اپنی خواہش پر ترجیح دی میں اس کے غموں کو کم کروں گا، اس کے امور متفرقہ کو نظام میں لاؤں گا اور اس کے دل سے فقر کے خوف کو نکال دوں گا اور اس کے آنکھوں کے سامنے مالداری کو لا رکھوں گا میں اس کے لئے ہر تاجر کے ماوراء تجارت کروں گا، مجھے میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میری عظمت کی قسم جس بندے نے اپنی خواہش نفس کو میری محبت پر ترجیح دی میں اس کے غموں کو بڑھا دوں گا اور اسکے امور کو متفرق کر دوں گا اور اس کے دل سے غنیٰ کو نکال دوں گا اور اس کی آنکھوں کے سامنے فقر کو لا کھڑا کر دوں گا، مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں وہ جس وادی میں چاہے ہلاک ہو جائے۔

۱۱۶۸۴- ابوعبداللہ ومحمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض و یحییٰ بن سلیم وعبدالرحمن بن ابو مدلاح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم .... بمثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۱۶۸۵- عمر بن احمد بن عثمان، واعظ، حسین بن احمد بن صدقہ، ابن ابی خیثمہ، ابومعاویہ، غلابی، ایک قریشی آدمی نے کہا: وھب بن ورد ذی طویٰ مقام میں محمد بن منکدر کے پاس ان کی عیادت کرنے داخل ہوئے وہیب رحمہ اللہ نے اپنا ہاتھ ان پر مس کرتے ہوئے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر کہا: اگر صدق دل سے بسم اللہ کو کسی پہاڑ پر پڑھا جائے وہ پہاڑ شدت طرب میں جھوم اٹھے۔

۱۱۶۸۶- ابوبکر محمد بن آجری، عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، ابراہیم بن جنید، عون بن ابراہیم بن صلت، احمد بن ابوحواری، ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد فرماتے تھے: ابن آدم کو پیدا کیا گیا ساتھ ساتھ اس کی روٹی کا بھی بندوبست کیا گیا لہٰذا جو روٹی سے زیادہ کسی اور چیز کا متمنی ہو گا وہ شہوت نفس کا متلاشی ہے۔

۱۱۶۸۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ

نے فرمایا: ابن عمرؓ نے ایک اونٹ بیچ ڈالا، ان سے کسی نے کہا: اس اونٹ کو اگر آپ اپنے پاس رہنے دیتے تو بہتر ہوتا، ابن عمرؓ نے جواب دیا...... یہ اونٹ کبھی کسی وقت ہمارے موافق تھا لیکن اب اس نے ہمارے دل کے ایک حصہ کو مشغول کر دیا ہے پس میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میرا دل اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز میں مشغول رہے۔

۱۱۶۸۸- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ ابلیس ایک مرتبہ جسارت کر کے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا اور ان سے کہنے لگا: میں آپ کو کچھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے تو مجھے نصیحت نہیں کرنا چاہتا، لیکن مجھے بنی آدم کے بارے میں خبر دو، ابلیس کہنے لگا: بنی آدم ہمارے نزدیک تین قسموں پر ہیں، اول قسم ہمارے اوپر بہت بھاری ہے سو بنی آدم کی اس قسم کی طرف ہم متوجہ ہوتے ہیں اور اسے فتنہ میں ڈال دیتے ہیں اور یوں ہم اس پر قدرت پالیتے ہیں، پھر اس کی طرف لوٹتے ہیں وہ بھی دوبارہ توبہ کر لیتا ہے ہم اسکے متعلق مایوس نہیں ہوتے لیکن ہم اپنی حاجت اس سے پوری بھی نہیں کر سکتے۔ بس ہم اس کے بارے میں مشکل ہی میں پڑے رہتے ہیں، بنی آدم کی دوسری قسم ہمارے ہاتھوں میں یوں ہے جس طرح بچوں کے ہاتھوں میں گیند ہوتی ہے اسے جس طرح چاہیں اچھالتے رہتے ہیں: ہم ان کی اچھی طرح خبر لیتے ہیں بنی آدم کی تیسری قسم آپ جیسے معصومین کی ہے جن پر ہم کچھ قدرت نہیں رکھتے یحییٰ علیہ السلام نے ابلیس سے کہا، اس کے باوجود تم نے کبھی میرے اوپر بھی قدرت پائی ہے؟ ابلیس نے نفی میں جواب دیا، پھر کہا صرف ایک مرتبہ، وہ یوں کہ ایک مرتبہ آپ کھانا کھانے تشریف لائے میں برابر آپ کے دل میں کھانے کا شوق ڈالتا رہا حتی کہ آپ نے کھانا معمول سے زیادہ کھالیا، پھر آپ آرام سے گہری نیند سو گئے جس کی وجہ سے آپ نماز کے لئے نہ اٹھ سکے جبکہ آپ اس سے قبل نماز کے لئے اٹھتے تھے۔ یحییٰ علیہ السلام نے ابلیس سے کہا کوئی حرج نہیں، میں تاموت کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا، اس خبیث نے یحییٰ علیہ السلام سے کہا: کوئی حرج نہیں میں بھی آپ کے بعد کسی آدمی کو نصیحت نہیں کروں گا؟

۱۱۶۸۹- عبداللہ بن محمد، احمد، سعید بن شرجیل کنانی، سعید بن عطارد، وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام کے رخساروں پر رونے کی وجہ سے لکیریں پڑی ہوئی تھیں، انکی حالت زار کو دیکھ کر ان کے والد حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تو تجھے اللہ تعالیٰ سے صرف اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے مانگا ہے، حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا: اے ابا جان! جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بیابان ہے جو صرف رونے دھونے سے طے پاتا ہے۔

۱۱۶۹۰- حسین بن محمد بن علی، عبدالرحمٰن بن سعید بن ھارون، حسین بن محمد بن صباح، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے گھر میں پوری رات مسلسل عبادت ہوتی تھی اور انھوں نے عبادت کے لئے گھر والوں میں باریاں مقرر کر رکھی تھیں، گویا رات کی کوئی گھڑی بھی ایسی نہیں گزرتی تھی جس میں انکے گھر کا کوئی فرد سجدہ یا ذکر اللہ میں مشغول نہ ہو، جب داؤد علیہ السلام کی عبادت کے لئے باری آتی۔ اپنی باری پر نماز پڑھنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے، اس دوران ان کے دل میں اہل خانہ کی عبادت کے متعلق کچھ خیال پیدا ہو جاتا۔ داؤد علیہ السلام کے گھر کے سامنے ایک جاری نہر تھی، اللہ تعالیٰ نے ایک مینڈک پیدا کر دیا جو دن رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول رہتا۔ چنانچہ مینڈک نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے داؤد علیہ السلام کو آواز دے کر کہا: آپ اپنی اور اہل خانہ کی عبادت پر کیوں کر اترا رہے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبوت کے ساتھ مشرف و مکرم کیا اللہ عزوجل نے جب سے مجھے پیدا کیا اس وقت سے لیکر اس گھڑی تک ایک ٹانگ پر کھڑا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہا ہوں۔ میری رگوں نے لحہ بھر کے لئے بھی استراحت نہیں کی، پھر آپ اپنی اور اہل خانہ کی عبادت پر کیونکر اترا رہے ہیں؟ چنانچہ داؤد علیہ السلام مینڈک کے خیالات سن کر اپنی اور اہل خانہ کی عبادت کو حقیر و کم سمجھنے لگے۔

۱۱۶۹۱- ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبد، محمد بن عبدالمجید تمیمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ وھیب رحمہ اللہ نے کچھ لوگوں کو عید الفطر کے موقع پر ہنستے ہوئے دیکھا، فرمایا: اگر ان لوگوں کے روزے قبول ہو چکے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والوں کا یہ کام تو نہیں ہوتا۔

۱۱۶۹۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن خنیس کہتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے وھیب رحمہ اللہ کو عید الفطر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، نماز سے فارغ ہو کر جب واپس لوٹے تو لوگ ان کے پاس سے گزرتے جارہے تھے ان پر ایک نظر ڈالی اور پھر کہنے لگے اگر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے صبح کی ہے کہ ان کی بیداری عند اللہ مقبول ہو چکی ہے۔ ان کو ادائے شکر میں مشغول ہونا چاہیے، اگر ان کی بیداری عند اللہ مقبول نہیں ہوئی پھر انھیں مشغول سے مشغول تر ہونا چاہیے تھا، پھر فرمایا: کئی دفعہ میرے پاس میرے بھائی آتے ہیں اور مجھ سے سوال کرتے ہیں اے ابوامیہ! اس آدمی کے بارے میں آپ کو کیا خبر پہنچی ہے جو بیت اللہ کے سات چکر لگائے اسکے لئے کچھ اجر و ثواب ہوگا؟ میں جواب دیتا ہوں: اللہ تعالیٰ میری اور آپ کی مغفرت کرے، بلکہ تم یہ سوال کرو کہ اللہ تعالیٰ نے طواف کرنے پر ہمارے اوپر کتنا شکر واجب کیا ہے، اور اس بندے کو طواف کی توفیق عطا فرمائی جبکہ اوروں کو محروم کیا، لوگ کہنے لگے: بے شک ہم امید کرتے ہیں، فرمایا بخدا! اس وقت تک بندہ امید نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں نہ رکھتا ہو پھر فرمایا: تم کیسے جرأت کرتے ہو اس آدمی کے اللہ سے راضی رہنے کی امید کرتے ہو جو اللہ کے غضب کا خوف دل میں نہیں رکھتا' چونکہ یہ امید تو اللہ تعالیٰ کی دلیل ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل نے اس کے بارے میں خبر دی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے'' واذیرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل'' وہ وقت قابل ذکر ہے جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں اوپر اٹھا رہے تھے اور اسماعیل علیہ السلام بھی ان کے ساتھ تھے (بقرہ/۱۲۷)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا مسلمین لک (بقرۃ ۱۲۸) اے ہمارے رب ہماری طرف سے قبول فرما بے شک تو سننے والا اور علم والا ہے۔ اے اللہ ہمیں سر تسلیم خم ہونے والا بنادے پھر فرمایا:

والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین (شعراء ۸۲) اور جس کی میں امید کرتا ہوں کہ جزاء کے دن میرے گناہ بخش دے۔

پھر فرمایا:'' واجعل لی لسان صدق فی الآخرین ''(شعراء ۸۴) میری صدق والی زبان بنادے۔

۱۱۶۹۳- سلیمان بن احمد، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید عمری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عمر بن عبدالعزیز ذیل کے اشعار کثرت سے پڑھا کرتے تھے (۱)

ترا ہ مکینا و ھو للھو ماقت. بہ عن حدیث القوم ماھو شاغلہ

تم اسے مسکین سمجھتے ہو حالانکہ وہ حدیث قوم سے الگ تھلگ لہو ولعب میں پڑا ہے۔

وازعجہ علم من الجھل کلہ. وماعالم شیئاً کمن ھو جاھلہ

علم نے اسکو جہالت کے بارے میں برانگیختہ کیا اور جو کسی چیز کا عالم ہے وہ اس سے جاہل ہے۔

عبوس من الجھال حین یراھم . فلیس لہ منھم خدین یھازلہ

وہ جاہلوں کو جب دیکھتا ہے تیوری چڑھالیتا ہے گویا جاہلوں میں اس کا کوئی گہرا دوست نہیں جس سے وہ ہنسی مذاق کرے۔

تذکر مایلقیٰ من العیش آجلاً.... فاشغلہ عن عاجل العیش آجلہ

وہ یاد رکھتا ہے بعد میں آنے والی زندگی کو تب اس کو دنیاوی زندگی سے آخری زندگی نے بے غم کردیا ہوتا ہے۔

۱۱۶۹۴-محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، احمد بن محمد بن سفیان، سعید بن سلیمان واسطی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک عورت بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی اور وہ کہتی جا رہی تھی: یارب: لذتیں ختم ہو چکی ہیں اور بدمزگی باقی رہ گئی ہے، اے میرے رب تو پاک اور عزت والا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے اور تیری عقوبت جہنم کی آگ ہے، ایک دوسری عورت کہنے لگی جو اس کے ساتھ تھی: اے بہن! تو آج بیت اللہ میں داخل ہو گئی پہلی عورت نے جواب دیا: بخدا! میں اپنے ان قدموں کو بیت اللہ کے طواف کا اہل نہیں سمجھتی ہوں میں کیسے ان کو بیت اللہ کے روندنے کا اہل سمجھوں؟ میں یہ خوبی جانتی ہوں کہ یہ قدم کہاں چلتے رہے۔

۱۱۶۹۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عنیسہ، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی رات کو قرآن مجید پڑھتا تھا، صبح کو اسکا اثر اس کے چہرے میں پہچان لیا جاتا تھا اور ہم میں سے آج کوئی قرآن پڑھتا ہے یوں لگتا ہے جیسے اس پر سے کتاف کی چادر اٹھالی گئی ہو (یعنی اس پر قرأت قرآنی کا اثر ہی نہیں ہوتا)۔

۱۱۶۹۶-عبداللہ بن احمد، احمد، عتاب بن زیاد مروزی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی سے پوچھا گیا: کیا آپ سوتے نہیں؟ اس نے جواب دیا عجائب قرآن نے میری نیند ختم کر دی ہے۔

۱۱۶۹۷-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن محمد بن ابی رزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بعض حکماء کا قول ہے کہ میں اپنے نفس کی اصلاح اس وقت کر سکتا ہوں جب میں اسکے فساد سے واقف ہوں گا، مومن کے لئے اتنا شر بھی کافی ہے کہ وہ اس فساد کو جانتا ہو جسے وہ درست نہ کرتا ہو، بہت برا ہے وہ آدمی جو گناہ کر کے توبہ کیئے بغیر کوچ کر جائے۔

۱۱۶۹۸-ابومحمد، احمد، احمد محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: واللہ اعلم ہمیں بعض حکماء کا قول پہنچا ہے۔ اے میرے رب! وہ کونسا زمانہ ہے جس میں لوگوں نے تیری معصیت کا ارتکاب نہ کیا ہو باوجود اس کے پھر بھی ان پر تیری رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی رہیں اور تو نے ان پر رزق کے وسیع دروازے کھول رکھے، پاک ہے تیری ذات تو کتنا بردبار ہے تیری عزت کی قسم! تیری نافرمانی کی جاتی ہے پھر بھی تو نعمتوں اور رزق کی فراوانی کرتا ہے۔ اے میرے رب یوں لگتا ہے کہ گویا تجھے غصہ آتا ہی نہیں۔

۱۱۶۹۹-ابومحمد، احمد، ابوعبداللہ احمد بن نصر مروزی، علی بن ابوبکر اسفذنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وھیب رحمہ اللہ نے دودھ پینے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ ان کی خالہ بنی عیسیٰ بن موسیٰ کی بکریوں کا دودھ لے کر آئیں، وھیب رحمہ اللہ نے دودھ کے متعلق پوچھ گچھ کی، کہنے لگے میں یہ دودھ نہیں پیوں گا، خالہ نے اصرار کیا مگر وھیب رحمہ اللہ کسی طرح نہ مانے ان کی خالہ کہنے لگی، اگر تم یہ دودھ پی لو میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتی ہوں کہ وہ میری بات ماننے کی وجہ سے تمہاری مغفرت کر دے گا۔ فرمایا: میں اسے پسند نہیں کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی ہے۔ کہنے لگی وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میں اس کی معصیت کا مرتکب بن کر اسکی مغفرت کا طلبگار بنوں۔

۱۱۷۰۰-ابوبکر محمد بن احمد، احمد موذن، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، عبدالکریم ابویحییٰ، عبیداللہ بن، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کے ساتھ جو دو فرشتے دنیا میں اس کی حفاظت کے لئے مقرر ہوتے ہیں وہ دونوں اس آدمی کو دنیا میں کیئے ہوئے اعمال کو دکھاتے ہیں اگر اطاعت کے ساتھ ان دونوں کی محبت میں رہا وہ دونوں اسے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ ہو نیکا اچھا بدلہ دے، بہت ساری سچائی والی مجالس میں ہم بیٹھے اور تیرے بہت سے نیک اعمال کا ہم نے مشاہدہ کیا اور تیری بہت ساری اچھی باتیں ہم نے سنیں پس اللہ تعالیٰ اس ہم نشین کو اچھا بدلہ دے اور اگر اس آدمی نے ان دونوں فرشتوں کی محبت

برے طرزِ عمل سے اختیار کی وہ دونوں فرشتے اپنا طرزِ تعریف بدل دیتے ہیں اور یوں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس ہمنشین کو اچھا بدلہ نہ دے، بہت ساری بری مجلسیں ہم نے دنیا میں تیرے ساتھ اختیار کی اور تیرے برے اعمال کا مشاہدہ کیا تیرا برا کلام ہم نے سنا، پس اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ نہ دے پس اس طرح میت کی نظریں ہکا بکا رہ جاتی ہیں۔ افسوس کے باوجود دنیا کی طرف واپس نہیں لوٹے گا۔

۱۱۷۰۱- ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحٰق ثقفی، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں ہنستا ہوا نہیں دیکھے گا اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بندہ حتیٰ کہ انہیں علم ہو جائے کہ اللہ کا فرشتہ ان کے پاس کیا پیغام لیکر آتا ہے۔ چنانچہ وفات کے وقت لوگوں نے انہیں کہتے ہوئے سنا فرماتے تھے: اے اللہ تو نے میری حاجات کو پورا کر دیا لیکن میں تیرے وعدے کو پورا نہ کر سکا۔

۱۱۷۰۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، غسان بن مفضل، اسماعیل قریشی، عمر بن منکدر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ لوگوں نے وھب بن ورد رحمہ اللہ کو وفات پاتے وقت سنا، اے اللہ تو نے میری تمام حاجات پوری کر دیں اور میں نے تیرے وعدہ کو پورا نہیں کیا۔

۱۱۷۰۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، حسن بن محمد زعفرانی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک فقیہ کی ایک دوسرے آدمی سے ملاقات ہوئی، وہ اس سے بڑا فقیہ تھا اس نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو اعلانیہ کروں؟ جواب دیا اے اللہ کے بندے! امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو اعلانیہ کرو۔

۱۱۷۰۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عالم ایک دوسرے عالم سے علاوہ علم میں اس سے فائق تھا، اس نے پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس عمارت کے متعلق بتایئے جس میں اسراف نہ کیا گیا ہو؟ جواب دیا تجھے اتنا گھر کافی ہے جو تجھے دھوپ سے بچائے، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس کھانے کے متعلق بتایئے جس میں اسراف نہ ہو، جواب دیا اتنی مقدار کا کھانا کافی ہے جو بھوک کو مٹا دے، بایں طور کہ کچھ بھوک باقی رہے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس لباس کے متعلق بتایئے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا جو تجھے پردہ کا کام دے اور تیرے جسم کو گرم رکھے، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس ہنسی کے بارے میں بتایئے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا ایسی مسکراہٹ جسکی آواز سنی نہ جاسکے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس روزے کے بارے میں بتایئے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ کے خوف سے ایسا رونا جس سے تم اکتاؤ نہیں، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو مخفی رکھوں۔ جواب دیا تم اپنے ہر عمل کو پوشیدہ رکھو سوائے فرائض کے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو اعلانیہ کروں؟ جواب دیا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو چونکہ یہ اللہ کا دین ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو دے کر بندوں کی طرف بھیجا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "وجعلنی مبارکا این ما کنتُ" اور میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے برکت والا بنادے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔

۱۱۷۰۵- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ہارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا جسکو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تھی: میں اپنے گھر سے نکلتا ہوں اور دین میں کچھ ترقی کی امید کرتا ہوں مگر میں اپنے گھر گھاٹا پا کر لوٹتا ہوں۔

۱۱۷۰۶- مؤلف اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ، ہارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مقولہ ہے حکمت کے ۱۰ حصے ہیں ان میں سے ۹ خاموشی میں ہیں اور دسواں حصہ لوگوں سے عزلت اختیار کرنے میں ہے۔

۱۱۷۰۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن ابراہیم، اسحٰق، محمد بن مزاحم، ابو وہیب، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے عزلت کو زبان میں پایا ہے۔

۱۱۷۰۸- احمد، عمرو بن محمد بن ابورزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی جب خاموشی اختیار کرتا ہے تو اس کی عقل مجتمع ہو جاتی ہے وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے جو بندہ کسی قوم پر سلام کرتا ہے اسکے سلام کرنے سے اسکی عقل کا اندازہ لگایا جاتا ہے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی کثرتِ عمل کے در پے نہ ہو لیکن اسے عمل کو پختہ اور خوبصورت بنانے کے در پے ہونا چاہیے چونکہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ نماز میں بھی اللہ کی معصیت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک آدمی روزہ رکھ رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ بھی روزے میں اسکی معصیت کا مرتکب ہوتا ہے۔

۱۱۷۰۹- ابومحمد، محمد احمد، سلمہ بن غفار، طفر بن مزاحم بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا میں غیبت کو چھوڑ دوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ ساری کی ساری دنیا میری ہو جائے اور میں اسے اللہ کے رستے میں صدقہ کر دوں؟ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اپنی آنکھوں کو نیچے رکھوں اس سے کہ ساری کی ساری دنیا میری ہو اور میں اسے اللہ کے رستے میں صدقہ کر دوں۔ پھر وھیب رحمہ اللہ نے ذیل کی آیت تلاوت کی۔

"قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم" (نور ۳۰)

(ترجمہ) اے نبی مومنین سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

۱۱۷۱۰- ابومحمد، احمد، علی بن اسحٰق، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجلس میں بیٹھے لوگوں میں سب سے افضل وہ ہے جو اللہ کے ذکر کی ابتداء کر دے حتی کہ اسے دیکھ کر تمام اہل مجلس اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جائیں اور جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں ان میں سے براوہ ہے جو کسی برائی کی ابتدا کرتے حتیٰ کہ اسے دیکھ کر تمام اہل مجلس برائی میں مبتلا ہو جائیں۔

۱۱۷۱۱- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، سعد بن محمد بیروتی، ابوداؤد، عبدالرزاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری اور وہیب بن ورد رحمہ اللہ دونوں اکٹھے ہو گئے، سفیان نے وہیب سے کہا: اے ابوامیہ! کیا آپ مرنا پسند کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا میں زندہ رہنا پسند کرتا ہوں کہ مجھے توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ وہیب رحمہ اللہ نے پوچھا: اے سفیان! کیا آپ مرنا پسند کریں گے، تو انہوں نے جواب دیا: رب کعبہ کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں ابھی مر جاؤں۔

۱۱۷۱۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، ابواسحٰق طالقانی، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندۂ مومن دنیا سے بغض وعداوت رکھتا ہو مگر اس وجہ سے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی معصیت کی جاتی ہے تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس دنیا سے بغض وعداوت رکھے، ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ سے ڈرو کہ شیطان کو اعلانیہ طور پر گالیاں مت دو ہو سکتا ہے کہ تم شیطان کے پوشیدہ دوست ہو۔

۱۱۷۱۳- عبداللہ بن محمد، احمد، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی وہیب رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انکے سامنے زہد کا تذکرہ کرنے لگا: وہیب رحمہ اللہ اسکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اسلام کی وسعتوں کو اپنے دل کی تنگیوں پر مت لاؤ۔

۱۱۷۱۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ، احمد، احمد، ابومحمد عبدہ بن عبداللہ ابوصالح کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ کے ساتھ کھڑے ہو کر عصر کی نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے کہنے لگے: یا اللہ! اگر میں نے اس نماز میں کوئی کمی کوتاہی کر دی ہے تو مجھے معاف فرمادے، انکے انداز سے یوں لگتا تھا کہ ان سے کوئی بہت بڑا گناہ صادر ہو گیا ہے۔

۱۱۷۱۵-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ، احمد، احمد، سعید بن شرجیل کندی کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ سعید بن عطارد کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ ایک آدمی بھی تھا، اس نے ان سے کوئی سوال کیا فرمایا: مکہ میں ایک آدمی ہے جو کسی چیز کی چاہت رکھ رہا ہوتا ہے اسی دوران وہ اسکو اپنے گھر میں کسی برتن میں پڑی ہوئی پالیتا ہے، اچانک ایک چوہیا آتی ہے اور اس نے اپنے منہ میں ستو کی ایک تھیلی اٹھائی ہوئی ہوتی ہے جسے وہ جلا ڈالتی ہے وہ آدمی دعا کرتا ہے یااللہ! اس چوہیا کو رسوا کردے اس نے ہمارے نظام کو درہم برہم کردیا ہے۔ چنانچہ چوہیا اپنی بل سے باہر آتی ہے اور اس کے سامنے تڑپ تڑپ کر مرجاتی ہے سعید فرمانے لگے: وہ آدمی وہیب کی ہیں۔

۱۱۷۱۶-عبداللہ، احمد، اسحٰق مولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بالفرض اگر تم راتوں کو اللہ کے حضور اس ستون کی طرح کھڑے رہو لیکن تمہیں یہ پتا نہیں کہ تم حلال کھاتے ہو یا حرام تمہیں اللہ کے حضور کھڑا رہنا کوئی نفع نہیں پہنچائے گا۔

۱۱۷۱۷-عبداللہ، احمد، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب کچھ مہمان ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے انہوں نے بطور ضیافت کے ماحضر ان کے قریب کردیا۔

''فلمارای ایدیھم لاتصل الیہ نکرھم''

ترجمہ...... جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ مہمانوں کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو انہیں اجنبی سمجھنے لگے۔ (ھود......۷۰)

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تم کیوں نہیں کھاتے؟ مہمانوں نے جواب دیا، ہم کھانا قیمت ادا کئے بغیر نہیں کھاتے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیا تمھارے پاس کھانے کی قیمت نہیں ہے؟ مہمانوں نے جواب دیا: ہمارے پاس کہاں قیمت آئی؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ اللہ کی تسبیح کرلیا کرو اور جب کھانے سے فارغ ہوجاؤ تو اسکا شکر کرلیا کرو پس یہی کھانے کی قیمت ہے مہمان کہنے لگے: سبحان اللہ! اے ابراہیم علیہ السلام! اگر اللہ کے لئے مناسب ہوتا کہ کسی کو وہ اپنا گہرا دوست بنائے تو آپ کو بناتا۔ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل (گہرا دوست) بنالیا۔

۱۱۷۱۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید نے میرے والد محمد بن یزید سے کہا، آپ نے یہ بات وھیب سے سنی ہے؟ پوچھا وہ کونسی؟ کہا: وھیب فرماتے ہیں کہ میں اور سفیان ثوری ایک رات عشاء کے بعد بیت اللہ کا طواف کررہے تھے طواف سے فارغ ہوکر ہم حجر اسود کے پاس آگئے لیکن سفیان طواف کرنے کے لئے واپس لوٹ گئے، میں حجر اسود کے سامنے ہی جھکا رہا اسی دوران میں نے بیت اللہ اور اس کے پردوں سے ایک غیبی آواز سنی: اے جبرئیل میں تجھ سے اور اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتا ہوں کہ میرے اردگرد آدم کے بیٹے کس تفکہ سے طواف میں مشغول ہیں۔ میرے والد کہنے لگے گویا کہ میں یہ بات ابھی وھیب رحمہ اللہ سے سن رہا ہوں۔ قتیبہ بن سعید سے پوچھا اے ابوعبداللہ تفکہ سے کیا مراد ہے؟ جواب دیا: بنی آدم کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے طواف میں منہمک رہنا حتی کہ ایک آدمی بیت اللہ کا طواف کررہا ہوتا ہے جبکہ دوسری طرف وہ کسی عورت کے محاسن کو بیان کررہا ہوتا ہے۔

۱۱۷۱۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی لگاتار میرے پاس آتا رہتا تھا ایک دن پوچھنے لگا: اے ابوامیہ! جو آدمی بیت اللہ کا طواف کررہا ہو اسکا کیا اجر وثواب ہے؟ میں نے اسے جواب دیا: یااللہ ہماری مغفرت فرما، یہ سوال مجھ سے تیرے علاوہ اور لوگوں نے بھی کیا ہے میں کیا کرتا ہوں: بلکہ مجھ سے پوچھو بیت اللہ کا طواف کرنے والے کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے سات چکر لگانے پر کتنا شکر واجب کیا ہے؟ پھر فرمایا: اس آدمی کی طرح نہ ہوجاؤ جسے کہا جائے کہ تو فلاں فلاں کام کر اور وہ آگے سے کہے: جی ہاں! اگر تم میرے لئے اچھی مزدوری مقرر کرو تو تب۔

۱۱۷۲۰-حسن بن محمد بن احمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، نصر بن علی، محمد بن یزید بن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ بنی مروان عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دروازے پر جمع ہو گئے، اتنے میں عمر بن عبدالعزیز کے صاحبزادے عبدالملک بن عمر اپنے والد محترم رحمہ اللہ کے پاس جانے لگے: بنی مروان نے ان سے کہا یا تو آپ ہمارے لئے اپنے والد سے اجازت لے کر آئیں۔ یا پھر ہمارا پیغام ان تک پہنچا دیں۔ صاحبزادے نے کہا، کہو کیا کہنا چاہتے ہو کہنے لگے گزشتہ خلفاء ہمیں بیت المال سے وظائف دیتے تھے اور وہ ہمارا مرتبہ اور مقام بھی جانتے تھے: جبکہ آپ کے والد نے ہمیں محروم کر دیا ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ اپنے والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس گیا اور سارے احوال سے انھیں آگاہ کیا۔ عمر رحمہ اللہ فرمانے لگے: ان سے جا کر کہہ دو۔ ’’انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم‘‘ (انعام ۱۵) اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بہت بڑا دن کے عذاب کا خوف ہے۔

۱۱۷۲۱-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ علماء تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک عالم وہ کہ جو علم اس لئے نہیں حاصل کرتا تا کہ وہ تاجروں سے بے نیاز ہو جاوے، دوسرا عالم وہ جو اپنے لئے علم حاصل کرتا ہے اور اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ اگر میں بغیر علم کے عمل کروں گا تو میرے درست نظام میں فساد پڑ جائیگا۔

۱۱۷۲۲-عبداللہ، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حکم بن موسیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی رجال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو عزت و کرامت سے نوازنا چاہتا ہے اسے معاشی تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کے جسم کو بیمار کر دیتا ہے، غرض اسے دنیا کے دکھڑوں میں مبتلا کر دیتا ہے حتی کہ اس عالم میں اسے موت آ جاتی ہے اس پر گناہوں کا شدید بوجھ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی مغفرت میں سختی کرتے ہیں لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچتا ہے گناہوں سے بالکل پاک ہوتا ہے۔

۱۱۷۲۳-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، اسحٰق، ابو اسامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہو سکے کہ جو بھی اس دروازے سے داخل ہو اس کے بارے میں حسن ظن رکھو۔

۱۱۷۲۴-ابو محمد، احمد، یحیٰی بن معین، حجاج بن محمد، جریر بن جان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب مکی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھو جیسا کہ اسکی معرفت رکھنے کا حق ہے تو تم ایسا علم حاصل کرو جس میں جہالت کا ذرہ برابر بھی شائبہ نہ ہو۔ اگر تم اللہ کی معرفت رکھو جیسا کہ اسکی معرفت رکھنے کا حق ہے تو تمہاری دعاؤں سے یہ پہاڑ بھی جھوم اٹھیں گے اور کسی ایک کو بھی یقین کا کچھ حصہ نہیں ملا جب تک کہ وہ اپنی کوشش کو حاصل شدہ یقین کے مقابلے میں زیادہ نہ کرے۔ معاذ بن جبلؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ بھی؟ رسول اللہ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ معاذؓ کہنے لگے ہم نے سنا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پانی پر چلتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر عیسیٰ علیہ السلام کے یقین میں اضافہ ہوتا وہ لازماً ہوا میں بھی چلتے۔[۱]

۱۱۷۲۵-ابو محمد بن حیان، محمد بن خطاب، علی بن محمد، ابن ابی برہ، خالد بن یزید عمری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ نے رات کے وقت ابو قبیس پہاڑ پر سجدہ کیا، اچانک سمندر کی جانب سے غیبی آواز آئی: اے وہیب! اپنا سر اٹھاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی۔

۱۱۷۲۶-ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن یحیٰی، حسین بن منصور بن مقاتل، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: بہت سارے ایسے عالم ہیں جنہیں فقیہ کہا جاتا ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جاہلوں میں لکھا ہوتا ہے۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۴۷۵، ۴۷۷، و کنز العمال ۵۸۹۳.

۱۱۷۲۷-اسحق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ عمر بن عبدالعزیز کا تذکرہ کررہے تھے کہ انہوں نے فرمایا: جو آدمی اپنے کلام کو عمل میں شمار کرتا ہے وہ اپنے کلام کو کم کرتا ہے۔

۱۱۷۲۸-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن ابراہیم بن نخل، سلمہ بن شبیب، محمد بن منیب، سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ دو آدمی کشتی پر سوار ہوکر سمندر میں سفر کرنے لگے، اچانک سمندری طوفان نے انہیں ایک جزیرے میں لا ڈالا، ان دونوں نے ٹہنیوں کی بنی ہوئی ایک جھونپڑی میں پناہ لی، چنانچہ ایک رات ان دونوں میں سے ایک گہری نیند سویا ہوا تھا اور دوسرا جاگ رہا تھا۔ اچانک دو عورتیں ادھر آ نکلیں، ان دونوں کے کھڑے ہونے کی قبیح کیفیت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ ایک دوسری سے کہنے لگی اندر داخل ہوجا، دوسری نے جواب دیا تیرا ناس ہو میں اندر داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتی، پہلی نے پوچھا وہ کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ تم نہیں دیکھتی ہو کہ ہونٹوں میں کیا ہے یعنی ان دونوں نے جھونپڑی میں دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ دعا سنتا ہے اور اللہ کے بعد کوئی منتہا نہیں۔

۱۱۷۲۹-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن حسین انصاری، اشعث بن شداد علی بن حسن بن شقیق، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ نوح علیہ السلام نے اپنے لئے ٹہنیوں کی معمولی سی جھونپڑی بنا رکھی تھی، ان سے کہا گیا: اگر آپ اس سے اچھا گھر بنا لیتے؟ فرمایا: مرنے والے کے لئے یہ بہت ہے۔

۱۱۷۳۰-اپنے والد عبدالسلام سے، محمد بن احمد بن ابو یحییٰ، سہل بن عبداللہ، مسیب بن واضح، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے ہیں: کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جو جس میں جمع ہوجاتی ہیں وہ تعجب خیز بن جاتا ہے خاموشی اور وہ اول عبادت ہے، اللہ کے لئے تواضع، دنیا میں زہد اور قلت مال و اسباب۔

۱۱۷۳۱-اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن احمد بن ابو یحییٰ، احمد بن خلیل، بکر بن خلف، مومل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا اگر تم اس ستون کی طرح اللہ کے حضور عبادت کرنے کھڑے ہوجاؤ اور تمہیں یہ علم نہیں کہ تمہارے پیٹ میں حلال جاتا ہے یا حرام تو تمہیں یہ عبادت کچھ نفع نہیں پہنچائے گی۔

۱۱۷۳۲-اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن یزید، رجاء بن صہیب، علی بن قرین، عبدالحمید بن فضل وہیب بن ورد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن منبہ نے فرمایا: انجیل میں لکھا ہے کہ ہم نے تمہیں عبادت کا شوق دلانا چاہا مگر تم مشتاق نہ ہوئے۔ ہم نے تمہیں تواضع سے نوازنا چاہا مگر تم روئے، جہاد کرنے والوں کو بشارت دے دو کہ بیشک اللہ کی تلوار غافل نہیں ہے اور اللہ کا ایک فرشتہ ہے جو ہر دن اور ہر رات آسمان میں آواز لگاتا ہے کہ پچاس سالہ عمر کے لوگ کھیتی ہیں اور ان کی کٹائی کا وقت قریب آگیا ہے اور اے ساٹھ سالہ عمر کے لوگو! حساب کی طرف پیش رفت کرو، کہ تم نے کیا کچھ آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا اور اے ستر سالہ عمر کے لوگو! اب تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا کاش کہ یہ مخلوق نہ پیدا کی گئی ہوتی کاش کہ جب انہیں پیدا کیا گیا تھا وہ اپنی تخلیق کا مقصد سمجھ جاتے کاش کہ وہ آپس میں مل بیٹھتے اور مذاکرہ کرتے کہ انہوں نے کیا عمل کیا ہے؟ کیا تمہارے پاس ابھی وہ گھڑی نہیں آئی کہ تم ڈرتے رہو۔ خبردار قیامت قریب آچکی ہے اسکے لئے تیاری کا سامان کرلو۔

۱۱۷۳۳-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے میرے ایک بھائی نے خبر دی ہے وہ کہہ رہا تھا کہ میں زمانہ حج میں مسجد خیف میں تھا اور میرے پاس ایک صندوق تھا جس میں میں نے بیچنے کے لئے کپڑے محفوظ کر رکھے تھے۔ میرے پیچھے ایک سفید ریش بوڑھا بیٹھا ہوا تھا، جب بھی میں کسی کپڑے کو پھیلاتا، اسے دائیں جانب رکھ دیتا، اس نے میری کمر پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے قسمیں کم اٹھاؤ، میں نے اس کی طرف غصے کے ساتھ متوجہ

ہوتے ہوئے کہا: اے اللہ کے بندے! اپنے کام میں مصروف رہو، اس نے مجھ سے کہا ذرا آرام سے، یہی میرا کام ہے (یعنی تجھے قسموں سے روکنا) چنانچہ میرے اور اس کے درمیان یہی سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ میں دلی طور پر اس کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے دیکھا کہ میں کس امر میں پڑا ہوا ہوں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اچھے ہمنشیں کو اچھا بدلہ دے آج کے دن آپ بہت اچھے ہمنشیں ہوئے، بوڑھے نے مجھ سے کہا: اگر بات کرو تو سچ بولو اگر چہ سچ تمھیں ظاہری طور پر ضرر رساں معلوم ہوتا ہو فی الواقع وہ تمھارے لئے نفع بخش ہے، اور اگر بات کرو جھوٹ مت بولو اگر چہ جھوٹ میں تمھیں کوئی نفع معلوم ہوتا ہو فی الواقع جھوٹ میں تمھارے لئے ضرر و نقصان ہے، میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ذرا یہ کلمات مجھے لکھ دیجئے، بوڑھا کہنے لگا معاملہ جو ہونا تھا وہ ہو چکا، پس اسی دوران میں نے اپنا سر جھکایا تا کہ صندوق سے میں کاپی نکال لوں پھر جونہی میں نے سر اوپر اٹھایا بخدا میں نہیں جانتا اس بوڑھے کو آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی۔

۱۱۷۳۴- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد دورقی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بے شک ایک دعا ایسی ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی، تفصیل اس کی یہ ہے کہ جس بندے کو کوئی حاجت درپیش ہو وہ بارہ رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی اور قل ھو اللہ احد پڑھے جب بارہ رکعتیں یوں پوری کرے سجدے میں جا کر یہ دعا پڑھے۔

"سبحان الذی لبس العز وقال به، سبحان الذی تعطف بالمجد وتکرم به، سبحان الذی احصیٰ کل شیء بعلمه، سبحان الذی لاینبغی التسبیح الاله، سبحان ذی المن والفضل ،سبحان ذی العز والتکرم ، سبحان ذی الطول، اسالک بمعاقد عزک من عرشک ،ومنتهیٰ الرحمة من کتابک، وباسمک الاعظم، وجدک الاعلیٰ، وبکلماتک التامات التی لایجاوزهن برولافاجر ان تصلی علی محمدوعلیٰ آلِ محمد."

پاک ہے وہ ذات جو سراپا عزت ہے اور عزت کے بول بولتا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کے ساتھ رحم و کرم کیا اور خود بھی بزرگی کے ساتھ مشرف ہوا پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو اپنے علم کے ساتھ شمار کر رکھا ہے، پاک ہے وہ ذات جو تسبیح کے لائق ہے، پاک ہے وہ ذات جو احسان و فضل والی ہے پاک ہے وہ ذات جو سراپا عزت و تکرم ہے پاک ہے وہ ذات جو قوت و طاقت والی ہے، عرش اعظم پر تیرے مرتبوں اور تیری کتاب کی رحمت کی منتھیٰ اور تیرے اسم اعظم اور تیرے بلند مرتبے اور تیرے وہ کلمات تامہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا (ان سب) کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر درود و سلام بھیج۔

پھر اللہ تعالیٰ سے جو چاہے دعا مانگے بشرطیکہ معصیت نہ ہو، وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ دعا تم اپنے بے وقوف قسم کے لوگوں کو مت سکھلاؤ کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت پر اس دعا سے معاونت نہ حاصل کریں۔

۱۱۷۳۵- محمد بن ابراہیم، ابو عبید سعید بن عبدالعزیز، عباس بن عبدالعظیم، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: احمق مائق (نرا بے وقوف) جید فائق کی مثل ہے۔ یعنی کبھی کبھی نرے بے وقوف سے بھی عقلمندی کی بات صادر ہو جاتی ہے۔

۱۱۷۳۶- محمد بن عمر بن سلم، محمد بن خلف، وکیع، حمزہ بن عباس، احمد بن شبویہ، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے بھائی کو لکھا: تم اپنے ظاہری علم کی بدولت لوگوں کی نظروں میں ایک منزل و شرف تک پہنچ چکے ہو اب اپنے علم کے باطن سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ و شرافت طلب کر لو اور خوب سمجھ لو ان دونوں منزلوں میں سے ہر ایک دوسری کی مانع ہے۔

۱۱۷۳۷- عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، محمد بن مسعود عجمی، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ سفیان ثوری جب غمزدہ ہوجاتے فوراً وھیب بن ورد رحمہ اللہ کے پاس پہنچ جاتے اور ان سے کہتے: اے ابوامیہ کیا آپ کسی کو موت کی تمنا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں؟ وھیب رحمہ اللہ فرماتے کہ رہی بات میری سو میں تو موت کی تمنا نہیں کرتا ہوں، سفیان رحمہ اللہ کہتے کہ بخدا! میں چاہتا ہوں کہ ابھی مر جاؤں۔

مسانید وھیب بن ورد

وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے تابعین کرام کی ایک بڑی جماعت کو پایا ہے، تاہم حسن تابعین کرام سے انھوں نے احادیث روایت کی ہیں ان میں عطاء بن ابی رباح، منصور بن زاذان، ابان بن ابی عیاش، اور محمد بن زھیر سرفہرست ہیں۔ ان کی چند ایک احادیث صحیحہ ذیل میں ہیں۔

۱۱۷۳۸- ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ و مسیب بن واضح، (ح) عبداللہ بن محمد، ومحمد بن ابراہیم، ابویعلیٰ، محمد بن عبدالرحمٰن بن سھم'' (ح)'' ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم بن حارث قطان، حسن بن عیسیٰ ماسرجسی، (سب) عبداللہ بن مبارک، وھیب بن ورد، عمر بن محمد بن منکدر، سمی، ابوصالح، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مرگیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کا خیال پیدا ہوا وہ نفاق کے ایک شعبہ پر مرا۔[۱]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور اسے مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے لیکن امام مسلم رحمہ اللہ نے ابن سھم کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۳۹- محمد بن احمد بن حسن و سلیمان بن احمد، حسن بن علی بن ولید فسوی عبدالرحمٰن بن نافع، محمد بن حبیب، وھیب مکی، عطاء بن ابی رباح، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے چار چوبدار وزراء کے ساتھ میری تائید فرمائی ہے، دو اہل آسمان سے ہیں اور دو اہل زمین سے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا وہ دو اہل آسمان میں سے کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبریل اور میکائیل، صحابہ کرامؓ نے دوبارہ پوچھا: اور دو اہل زمین میں سے کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ابوبکر و عمرؓ۔[۲]

وھیب کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف عبدالرحمٰن بن نافع کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۴۰- عثمان بن احمد بن عثمان، احمد بن محمد بن سعید، عبداللہ بن محمد بن نوح مکی، محمد بن نوح، حماد بن قیراط، وھیب بن ورد، منصور بن زاذان، قتادہ، حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی تو بوڑھا ہوجاتا ہے لیکن اسکے ساتھ اس کی دو خصلتیں جوان ہوتی رہتی ہیں حرص اور لمبی لمبی امیدیں۔[۳]

یہ حدیث دوسرے طریق سے ثابت ہے اور صحیح بھی ہے۔ لیکن منصور اور وھیب کی سند سے غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۔ صحیح مسلم ۱۵۱۷، وسنن أبی داؤد ۲۵۰۲، وسنن النسائی ۶/۷، والمستدرک ۲/۷۹، ومسند الامام أحمد ۲/۳۷۴، والسنن الکبری للبیھقی ۹/۴۸، ومشکاۃ المصابیح ۳۸۱۳.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۷۹، ۲۰، ۳، ومجمع الزوائد ۹/۵۱، والضعفاء للعقیلی ۴/۴۱، وکنز العمال ۳۲۶۵۳، والدر المنثور ۱/۹، والجامع الکبیر ۴۷۲۳.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۱۱۵، وسنن الترمذی ۲۴۵۵، ومسند الامام أحمد ۳/۱۱۹، ۱۹۲، وسنن ابن ماجۃ ۴۲۳۴، واتحاف السادۃ المتقین ۱۰/۲۳۹، والاحادیث الصحیحۃ ۱۹۰۶.

۱۱۷۴۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل عسکری، صہیب بن محمد بن عباد، مھدی، وھیب بن ورد مکی، محمد بن زھیر، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والی زبان کے پاس موجود ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ سے ڈرا جائے اور دیکھا جائے کہ (بات کرنے والا) کیا بات کر رہا ہے۔[1]

ہم نے یہ حدیث متصل ومرفوع صرف وھیب کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۴۲-ابواحمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن مساور بن سھیل، سعید بن یحییٰ بن سعید اصفہانی، عبدالمجید، وھیب بن ورد، منصور، ایک انصاری، ابان، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مریض کی تیمارداری کی اور اس کے پاس گھڑی بھر کے لئے بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار سال عمر کے بقدر اجر وثواب عطا فرماتے ہیں، بایں طور کہ اس نے دوران عمل پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہو۔[2]

وھیب رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف سعید بن یحییٰ کی سند سے نقل کی ہے اور عبدالحمید وہ ابن عبدالعزیز بن ابی داؤد ہیں۔

۱۱۷۴۳-ابوعبداللہ! محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، وھیب، رشدین، حسین بن عبداللہ، ابوعبدالرحمن جبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے تیرے بندے کو دن کے وقت کھانے پینے سے روک رکھا لہٰذا اے میرے رب! اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا: اے میرے رب میں نے تیرے بندے کو رات کے وقت سونے سے روک رکھا پس اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔[3]

وھیب اور شدین کی سند سے مروی ہے یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ابراہیم بن اشعث کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۷۴۴-عبداللہ بن ابراہیم بن ماسی، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید عمری، وھیب بن ورد، عکرمہ، ابن عباسؓ نے فرمایا: ایوب علیہ السلام سے کہا گیا: کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بردبار نیک بندے ہیں جنھیں اللہ عزوجل کی خشیت سکون بخشتی ہے۔

ہم نے وھیب کی سند سے عکرمہ کے واسطہ سے اسی طرح مختصراً روایت کی ہے جبکہ دیگر محدثین نے عکرمہ سے تفصیلاً روایت کی ہے۔

۱۱۷۴۵-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق، وھیب بن ورد، ابان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کرتے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان مجلس میں تفریق کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کی آگ میں بنا لے۔[4]

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے ہم نے وھیب کی یہ حدیث ابان سے صرف مرسلاً ہی روایت کی ہے۔

---

[1] الزهد لابن المبارك ١٢٥. والمصنف لابن أبي شيبة ١٣/ ٢٣٤. وتاريخ بغداد ٩/ ٣٢٩. والدر المنثور ٦/ ١٠٥. والجامع الكبير ٤٨٧٦. ٤٨٧٧.

[2] كنز العمال ٢٥١٧٤.

[3] مسند الامام احمد ٢/ ١٧٤. ومشكاة المصابيح ٢٩٦٣. والترغيب والترهيب ٢/ ٨٤. ٣٥٣. والدر المنثور ١/ ١٨٢. وكنز العمال ٢٣٥٧٥. وكشف الخفا ٢/ ١٤٢.

[4] كنز العمال ١٩٧٩٤، ٢٥٤٣٩

عبداللہ بن مبارکؒ[۱]

اولیاء کرام تابعین کرام مین سے ایک سخی جواد، آخرت کی تیاری میں ہمہ وقت مصروف، اللہ کی محبت سے آخرت کا توشہ تیار کرنے والے، قرآن، حج وجہاد کے دلدادہ، دنیا میں بھی کامیاب آخرت میں بھی کامیاب وکامران، ان کا مال لوگوں کے درمیان مشترک، ان کا فعل بھی مبارک ان کا قول بھی مبارک ان کا نام ہے عبداللہ بن مبارکؒ۔

کہا گیا ہے کہ درجات میں اضافے کے لئے تیار رہنا اور استعداد وار تیاد کا نام تصوف ہے۔

۱۱۷۴۶- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، احمد بن منیع، عبداللہ بن مبارک شاہنشاہ، حسن بن مرو فقیمی، بندر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ حکیم نہیں ہے جو حسن معاشرت کے ساتھ رہے اور جو اپنی معاشرت کے لئے کوئی چارۂ کار نہ پاتا ہو، حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی مخرج متعین کردیں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: یہی مثال میری اور آپکی ہے۔

۱۱۷۴۷- محمد بن علی، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام، عثمان بن حرزاد، محمد بن حسین، عبداللہ بن یزید بن عثمان بن حمصی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کیا آپ نے عبداللہ بن مبارک کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا میں نے انھیں نہیں دیکھا، اوزاعی رحمہ اللہ کہنے لگے: کاش اگر آپ انھیں دیکھ لیتے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔

۱۱۷۴۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، ابویحییٰ محمد بن عبدالرحیم، عبید بن جناد ابوسعید کہتے ہیں عطاء بن مسلم نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ نے عبداللہ بن مالک رحمہ اللہ کو دیکھا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: عطاء کہنے لگے میں نے ان کی مثل نہیں دیکھی اور نہ ہی آپ آئندہ اوران کی مثل کبھی دیکھیں گے۔

۱۱۷۴۹- ابراہیم، محمد بن اسحٰق، ابویحییٰ، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمری کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ امامتِ کبریٰ کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۱۱۷۵۰- ابراہیم، محمد بن اسحٰق، احمد بن ولید، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اس زمانے میں کسی کو نہیں دیکھا جو اس معاملے کی صلاحیت رکھتا ہو بجز ایک آدمی کے جو میرے پاس میرے گھر پر آتا تھا اور میرے پاس تین دن قیام کرتا اور مجھ سے ایسے سوالات کرتا جو آج کل کے لوگ مجھ سے نہیں کرتے۔ وہ فصیح اللسان آدمی ہے صرف ان کی لغت اہل مشرق جیسی ہے اسکی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور اس کے ساتھ ایک غلام ہوتا تھا جسے سفیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ہم نے عمری سے کہا: یہ آدمی عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہی ہوسکتے ہیں عمری کہنے لگے ہاں بات اسی طرح مناسب ہے، میرے پاس اگر کوئی ہوتا جو اس معاملہ کی صلاحیت رکھتا تو وہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہیں عبید کہتے ہیں معاملہ سے ان کی مراد اقتداءِ علم تھی۔

۱۱۷۵۱- ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس سراج، احمد بن ولید، مسیّب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحٰق فزاری کہتے تھے: عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ امام المسلمین ہیں اور میں نے انھیں استاذ کے سامنے بیٹھ کر سوالات کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۷۵۲- ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس سراج، حسن بن عبدالعزیز جردی، ابوعبید قاسم، بن سلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن مھدی کہتے ہیں: میری آنکھوں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے بڑھ کر شیر ودلیر کسی کو

۱- تہذیب الکمال ۱۶/۵. وطبقات ابن سعد ۷/۳۷۲. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۶۷۹ والجرح ۵/ت ۸۳۹. وتہذیب التہذیب ۵/۳۸۲.

نہیں دیکھا۔

۱۱۷۵۳- ابراھیم بن عبداللہ، ابوعباس سراج، احمد سعید داری، ھارون بن معروف، بشر بن سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن مھدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن مبارک ہمارے نزدیک سفیان سے زیادہ زیرک ہیں۔

۱۱۷۵۴- ابراہیم بن عبداللہ ابوعباس ثقفی، احمد بن ولید، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معتمر بن سلیمان کہتے تھے، ہم نے عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی نہیں دیکھا تم ان کے پاس وہ چیز بھی پالوگے جو تمھیں کسی کے پاس بھی نہیں ملے گی (یعنی ہر قسم کا علمی عقدہ ان کے پاس حل شدہ مل جاتا ہے)

۱۱۷۵۵- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد معدل، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، فضل بن محمد بیہقی، سعید بن زاذان، سعید بن حرب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں سال بھر جہد مسلسل کروں تاکہ میں عبداللہ بن مبارک کے تین دنوں کے برابر ہو جاؤں میں اسکی قدرت نہیں رکھ سکتا ہوں۔

۱۱۷۵۶- محمد بن علی، احمد بن محمد بن ابراہیم، ابواسماعیل ترمذی، قاضی اسماعیل بن مسلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن معتمر بن سلیمان کہتے ہیں، میں نے ایک مرتبہ اپنے والد سے پوچھا: عرب کا فقیہ کون ہے، انھوں نے جواب دیا: سفیان ثوری چنانچہ جب سفیان ثوری دنیا سے رخصت ہو گئے میں نے پھر اپنے والد سے پوچھا: عرب کا فقیہ کون ہے؟ جواب دیا: عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ۔

۱۱۷۵۷- محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن نوح رقی، عبیداللہ بن محمد فقیہ، خالد بن خداش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ دعا کیا کرتے تھے: یا اللہ مجھے مقام ھیت میں موت نہیں دینا لیکن انھوں نے مقام ھیت ہی میں وفات پائی۔

۱۱۷۵۸- ابومظفر منصور بن احمد بن ممیہ معدل، ابوبکر صولی، بعض محدثین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین ھارون الرشید کے پاس مقام ھیت سے حیرہ کے گورنر کا خط آیا جس میں اس نے لکھا تھا:

ایک اجنبی پردیسی آدمی یہاں مرگیا ہے اور اس کے جنازے پر لوگوں کا ایک سمندر بے کنار امڈ آیا ہے میں نے اس آدمی کے بارے میں لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے مجھے بتایا: یہ عبداللہ بن مبارک خراسانی ہیں۔ ھارون الرشید نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا اے فضیل بن ربیع! لوگوں سے کہو کہ وہ عبداللہ بن مبارک کی تعزیت کرنے ہمارے پاس آئیں، لیکن فضل ھارون پر کچھ تعجب کرنے لگا، ھارون کہنے لگا...... تیرا ناس ہو! عبداللہ وہی ہیں جنھوں نے ذیل کے اشعار پڑھے ہیں۔

اللہ یدفع بالسلطان معضلۃً. عن دیننا رحمۃمنہ ورضواناً

اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت اور رضاء کی بدولت سامان کے ذریعے ہمارے دین سے مشکلات دور فرمائیں۔

(۲) لولا الائمۃ لم یامن لنا سبل. وکان اضعفنا نھبالأقوانا

اگر یہ ائمہ ناپید ہوتے ہمارے رستوں میں امن نہ ہوتا اور ہمارا کمزور تر لوٹ مار سے قوی تر ہو جاتا۔

کس نے یہ بات عبداللہ بن مبارک جیسے لوگوں سے سنی باوجود ان کے فضل، زھد اور عامۃ الناس کے دلوں میں ان کی عظمت کے ہوتے ہوئے اور وہ ہمارا حق نہ پہچانتا ہو۔

۱۱۷۵۹- ابراھیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، محمود بن ابی مضاء حلبی، عبدالرحمٰن بن عبیداللہ، کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس تھے، اچانک رمضان ۱۸۱ میں ایک دن ایک نوجوان آیا اور اس نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی

وفات کی خبر سنائی، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبداللہ بن مبارک پر رحم فرمائے اس نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی نہیں چھوڑا، ابو اسحٰق فزاری کہتے ہیں میں اپنے نفس کو بہت ناپسند کرتا ہوں چونکہ میرا نفس عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی وفات پر غمزدہ نہیں ہوا۔

۱۱۷۶۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد، سعید بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوداؤد نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ خراسان میں کس کے ساتھ مجالست کرتے تھے؟ فرمایا: شعبہ اور سفیان کے ساتھ، ابوداؤد کہنے لگے، میں ان دونوں کی کتابیں دیکھتا رہتا ہوں۔

۱۱۷۶۱- ابوبکر بن محمد بن ابراہیم بن علی موصلی، عبدالصمد بن یزید، شقیق بن ابراہیم بلخی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کسی نے کہا: جب آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں پھر آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے کیوں نہیں؟ انھوں نے جواب دیا: میں صحابہ اور تابعین کے ساتھ چلا جاتا ہوں ہم نے کہا: یہاں کیسے صحابہ اور تابعین آ گئے؟ فرمانے لگے: میں اپنے علم میں غور وفکر کرنی شروع کرتا ہوں، میں صحابہ وتابعین کے اعمال وآثار کو پاتا ہوں لہٰذا میں تمھارے ساتھ بیٹھ کر کیا کروں گا؟ تم لوگوں کی غیبت کرتے ہو جب قرن اول کے اسی سال بیت گئے اس کے بعد لوگوں سے دوری اختیار کرنا اللہ کے قریب تر کر دیتی ہے، اور لوگوں سے اس طرح بھاگنا چاہیے جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو، بس تم اپنے دین کو محفوظ رکھو اللہ تعالیٰ تمھاری کوشش ومحنت کو رائیگاں نہیں کرے گا۔

۱۱۷۶۲- عبداللہ بن محمد، ابن عصام، رستہ طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ابن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن میرے روزانہ کے معمولات کے بعد دن کا جو حصہ فاضل بچ جائے اسے میں تعلم قرآن میں صرف کروں گا یا طلب علم میں؟ فرمایا: کیا تمھیں قرآن مجید کا اتنا حصہ دیا گیا ہے جس سے تم اپنی نماز درست کر سکو؟ اس آدمی نے اثبات میں جواب دیا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر تم اپنے دن کے فاضل بقیہ حصے کو طلب علم میں صرف کرو۔

۱۱۷۶۳- عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن احمد، ابن رزمہ، عبدان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمھارا کلی طور پر اعتماد حدیث رسول اللہ ﷺ اور آثار صحابہؓ پر ہونا چاہیے، ہاں حدیث کی تفسیر کے لئے رائے سے معاونت لے سکتے ہو۔

۱۱۷۶۴- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابوحواری، ابواسامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ مقام طرسوس میں عبداللہ بن مبارک کے پاس سے گزرا وہ اس وقت لوگوں کو حدیثیں سنا رہے تھے میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں ان ابواب کا انکار کرتا ہوں جنھیں تم نے اپنی طرف سے وضع کر لیا ہے حالانکہ ہم نے اپنے مشائخ کو اس طرح نہیں پایا۔ ابواسامہ کہتے ہیں میں نے تقریباً بیس دن مجلس حدیث سے اعراض کئے رکھا، پھر میں ان کے پاس سے گزرا دیکھا کہ لوگوں نے ان کے اردگرد ہجوم بنا رکھا تھا اور وہ لوگوں کو حدیثیں سنا رہے تھے، مجھے دیکھ کر فرمانے لگے، اے ابواسامہ، یہ حدیث کا شوق ہے جو مٹنے نہیں پاتا۔

۱۱۷۶۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن سہل بن عسکر، محبوب بن موسیٰ کی سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس نے علم میں بخل کیا وہ تین چیزوں میں مبتلا ہو جاتا ہے: یا اسے موت آ جاتی ہے اور اس کا علم ختم ہو جاتا ہے یا اس پر نسیان کی تلوار چل جاتی ہے یا ایسی صحبت اختیار کرتا ہے جو اس کے علم کو لے ڈوبتی ہے۔

۱۱۷۶۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن سہل، احمد بن سعید دارمی، سنہری بن ہارون کہتے ہیں میں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے ساتھ مشائخ کے پاس آتا جاتا تھا۔ بسا اوقات میں ابن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھتا ہم کن لوگوں سے استفادہ کریں وہ جواب دیتے ہماری کتابوں سے۔

۱۱۷۶۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، احمد بن سعید دارمی، ابواسحٰق طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ

بن مبارک رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا: جو اپنے والدین کی طرف سے نماز ادا کر رہا ہو؟ فرمایا: اس حدیث کو کون روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا شہاب بن خراش فرمایا: وہ ثقہ ہے لیکن وہ کس سے روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: حجاج بن دینار سے۔ فرمایا: وہ بھی ثقہ ہے لیکن وہ کس سے روایت کرتا ہے میں نے کہا نبی ﷺ سے۔ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: نبی ﷺ اور حجاج کے درمیان اتنے طویل بیابان جنگلات ہیں کہ ان کو طے کرتے کرتے سواری کے اونٹ بھی ہلاک ہو جائیں۔

۱۱۷۶۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، عبید بن محمد وراق، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارک سے ایک حدیث کے متعلق چلتے چلتے سوال کیا، انہوں نے فرمایا: علم کی یہ تعظیم تو نہیں جو تم کر رہے ہو بشر کہتے ہیں میں نے ان کے اس جواب کو بہت ہی قابل تحسین سمجھا۔

۱۱۷۶۹- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، احمد بن خطاب، ھدیہ بن عبدالوھاب، معاذ بن خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: حدیث کی پہلی منفعت یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتے رہیں۔

۱۱۷۷۰- محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا آدمی محض اللہ کے لئے حدیث طلب کرتا ہے پھر وہ کیونکر سند حدیث میں تشدد کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب آدمی محض اللہ کے لئے حدیث طلب کرتا ہے تو حدیث اس بات کی زیادہ لائق ہے کہ اس کی سند میں تشدد کیا جائے۔

۱۱۷۷۱- محمد بن ابراہیم، ابویعلی، محمد بن علی بن حسن شقیق، علی بن حسن بن شقیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے فرمایا: اگر تم عہدہ قضا میں بتلا کیے جاؤ تم ضرور حدیث رسول اللہ ﷺ اور آثار صحابہ سے معاونت حاصل کرو۔

۱۱۷۷۲- ابویعلی، محمد بن علی، علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمارے نزدیک صرف (ہر چیز کا خالص جیسے سونا چاندی وغیرہ) میں کوئی اختلاف نہیں اور نہ ہی مسح کے مسئلہ میں اختلاف ہے بسا اوقات کوئی آدمی مجھ سے مسح کے متعلق سوال کرتا ہے مجھے اس کے متعلق بدعتی ہونے کا شک گزرتا ہے رہی بات متعہ کی سو ثقہ راویوں نے مجھے خبر دی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں متعہ حرام ہے۔

۱۱۷۷۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، جعفر بن ابراہیم، عمر بن حبیب، سعید بن یعقوب طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا کیا کوئی نصیحت کرنے والا باقی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کیا کوئی ایسا بھی باقی ہے جو نصیحت قبول کرے۔

۱۱۷۷۴- اپنے والد عبداللہ سے احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبیسہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اہل مرو کے ایک آدمی کو خط دیا گیا جس میں عبداللہ بن مبارک سے سوال پوچھا گیا تھا:

> کہ عالم کے لئے کیا مناسب ہے کہ وہ کس سے اجتناب کرے؟ فرمایا: عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کرے اور دنیا سے اپنے آپ کو بایں طور الگ رکھے کہ اس کے دل میں دنیاداری کا خیال تک بھی نہ پیدا ہو، عبداللہ بن محمد کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کس چیز کو باعث نصیحت سمجھا جائے کہ ہم اس کا شکر ادا کیا کریں؟ انہوں نے جواب دیا آخرت میں اضافہ! اور دنیا میں نقصان اور یہ چیز اسی وقت ہو سکتی ہے کہ تم اپنی آخرت میں اضافہ دنیا میں نقصان کر کے کر سکتے ہو اور دنیا میں اضافہ آخرت کا نقصان کر کے کر سکتے ہو۔

۱۱۷۷۵- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ، محمد بن احمد مروزی، عبدان بن عثمان، سفیان بن عبدالملک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کو حب دنیا اور گناہوں نے ڈھانپ رکھا ہے، لہٰذا دل تک خیر اور بھلائی کی رسائی کب اور کیونکر ہوسکتی ہے؟

۱۱۷۷۶- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ، محمد بن ادریس، عبدہ بن سلیمان، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے تمہاری دنیا کو مختلف طریقوں سے چکھ لیا ہم نے اسے کڑوا ہی کڑوا پایا۔

۱۱۷۷۷- عمر بن احمد بن شاہین، محمد بن سلیمان حرانی، حسن بن محدونی، حسین بن حسن مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: دنیا والے لذیز ترین چیز چکھنے کے بغیر ہی دنیا سے رخصت ہوگئے۔ لوگوں نے پوچھا وہ لذیز ترین چیز کیا ہے؟ فرمایا: معرفیت الٰہی۔

۱۱۷۷۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، جعفر بن حقر، محمد بن یزید عطارد، ابوبلال اشعری، قطن بن سعید کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کبھی روزہ ضائع نہیں کیا اور نہ ہی انہیں کبھی روزہ دار دیکھا گیا۔

۱۱۷۷۹- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن علی، احمد بن منصور، عباس بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: بالفرض اگر ایک آدمی سو چیزوں سے ڈر کر تقویٰ اختیار کرتا ہے اور کسی ایک چیز کے متعلق احتیاط نہیں کرتا وہ پرہیزگار متقی نہیں ہوسکتا۔ اور جس میں جہالت کی ایک عادت بھی ہو وہ بھی جاہلوں میں سے ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو کیا ارشاد فرمایا:

"قال ان ابنی من اھلی" (ھود ۴۵) ترجمہ: نوح علیہ السلام نے فرمایا "بیشک میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے" دوسری جگہ ارشاد ہے "انی اعظک ان تکون من الجاھلین" (ھود ۴۶)

ترجمہ: بیشک میں آپکو نصیحت کرتا ہوں تاکہ آپ جاہلین میں سے نہ ہوجائیں۔

۱۱۷۸۰- ابوجعفر احمد بن محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، فضیل بن محمد بیہقی، سنید بن داد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا: علماء، میں نے پوچھا: بادشاہ کون ہیں؟ فرمایا: زاہدین، میں نے کہا نچلے طبقے کے فسادی لوگ کون ہیں؟ فرمایا: خزیمہ اور اس کے ساتھی، میں نے پوچھا: سفلہ یعنی گھٹیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو اپنے دین کو ذریعہ معاش بنا کر زندہ رہیں۔

۱۱۷۸۱- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن علی، احمد بن منصور، عباس بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا: لوگوں کے پیشوا کون ہیں؟ جواب دیا سفیان ثوری رحمہ اللہ اور ان جیسے دوسرے حضرات، پھر پوچھا گیا: گھٹیا لوگ کون ہیں؟ جواب دیا: جو لوگ اپنے دین کو ذریعہ معاش بنائیں۔

۱۱۷۸۲- محمد بن علی، ابویعلیٰ، عبدالصمد بن یزید، اسماعیل طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارا اٹھنا بیٹھنا مسکینوں کے ساتھ ہونا چاہیے اور صاحب بدعت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے بچتے رہو۔

۱۱۷۸۳- محمد، ابویعلیٰ، عبداللہ بن عمر سرخسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حارث کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ بدعتی کے پاس ایک نوالہ کھالیا، جب اس کی خبر عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو پہنچی انہوں نے تمیں دن تک مجھ سے قطع کلامی کردی۔

۱۱۷۸۴- محمد، ابویعلیٰ، عبدالصمد، فضیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: جو تم میں سے زیادہ علم والا ہو اسے چاہیے کہ اس کے دل میں اللہ کا خوف بھی زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیے۔ فضیل کہتے ہیں اتنا کہنے کے بعد عبداللہ بن مبارک رحمہ

اللہ کی رونے سے سسکیاں بندھ گئیں اور پوری رات بے ہوش پڑے رہے۔

۱۱۷۸۵-محمد، ابویعلی، عبدالصمد، عبداللہ بن عمر سرخسی، حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں علماء کی کثیر جماعتوں سے ملا ہوں لیکن فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا علم مجھے سب سے زیادہ پسند آیا۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اتنا کسی چیز نے بھی نہیں تھکایا جتنا کہ مجھے اس بات نے تھکایا کہ میں للہ فی اللہ کوئی بھائی نہیں پاتا ہوں۔

۱۱۷۸۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن وھیب بن ھشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ابن جریج نے الوادع کیا اور کہنے لگے: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں بے شک آپ باامن ہیں، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ابن عوف نے الوادع کیا اور ساتھ کہا: اگر ہو سکے کہ بلا کم وکاست کے ذکر اللہ میں مشغول رہو تو ایسا ضرور کرو۔

۱۱۷۸۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عباد بن ولید عنبری ابوبدر، ابراہیم بن شماس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے نفس کی قدر پہچان لیتا ہے وہ نفس کو کتے سے بھی کمتر سمجھتا ہے۔

۱۱۷۸۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، محمود بن مضاء، عبید بن جناد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ جیسا کسی کو بھی نہیں دیکھا، جب ان کے تلامذہ کسی تذکرہ میں مشغول ہوتے انھیں چپ کر دیتے اور فرماتے فلاں کی مثل کہاں مل سکتی ہے، پھر فرماتے، بلند مرتبہ وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کی بدولت بلند کر دے اور کمتر وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کمتر کر دے۔

۱۱۷۸۹-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی حواری، ابوداؤد طرسوی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا: ہم ان لہجوں میں قرأت کرتے ہیں فرمایا: ان لہجوں میں قرأت کرنا تمھارے لئے مکروہ ہے، چنانچہ ہم نے ایسے قراء کو پایا ہے کہ جب وہ قرأت کرتے ان کی قرأت سنی جاتی تھی اور تم آجکل اس طرح قرأت کرتے ہو جس طرح گلوکار گانے گاتے ہیں۔

۱۱۷۹۰-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، ایک صاحب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی عباس طرسوی والیٔ مرو رات کے وقت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے گھر پر آیا اور اس کے ساتھ اس کا کاتب قلم ودوات کاغذ بھی تھا۔ والی نے ابن مبارک رحمہ اللہ سے حدیث گوئی کی درخواست کی لیکن ابن مبارک رحمہ اللہ نے حدیثیں سنانے سے انکار کر دیا، حتیٰ کہ میں نے تین مرتبہ حدیث گوئی کی درخواست کی مگر آپ رحمہ اللہ نے تینوں مرتبہ انکار کیا، والی نے اپنے کاتب سے کہا: کاغذ لپیٹ لو، ابو عبدالرحمٰن بن مبارک رحمہ اللہ ہمیں سماع حدیث کا اہل نہیں سمجھتے، والی جب اٹھ کر جانے لگا ابن مبارک مشایعت کے لئے دروازے تک والی کے ساتھ چلے، دروازے پر پہنچ کر والی نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ہمیں سماع حدیث کے اہل نہیں سمجھتے، پھر آپ ہمارے ساتھ دروازے تک کیوں آئے؟ فرمایا: مجھے پسند ہے کہ میں اپنے بدن کو تیرے لئے ذلیل کروں لیکن مجھے پسند نہیں کہ تیرے لئے حدیث رسول اللہ ﷺ کو ذلیل کروں۔ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے یہ واقعہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے بھانجے محمد بن ابی شیبہ کو سنایا وہ کہنے لگے جس نے آپ کو یہ واقعہ سنایا ہے اس نے اچھی طرح سے واقعہ یاد نہیں رکھا چونکہ ابن مبارک رحمہ اللہ اس کے ساتھ دروازے تک نہیں چلے۔ والی تو سوار ہونے کے لئے اٹھا تھا اور میرے ماموں اپنی نشست سے اس لئے اٹھے تھے تاکہ گھر کے صحن میں جا کر پیشاب کی حاجت سے فارغ ہولیں۔

۱۱۷۹۱-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، عبداللہ بن حجر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: حیاۃ رحمہ اللہ کہتے تھے: سماع حدیث دو، تین اور چار آدمیوں کے ساتھ ہونا چاہیے جب حلقہ حدیث بڑھنے لگے یا تو خاموش ہو جاؤ یا پھر اٹھ کر کھسک جاؤ۔

۱۱۷۹۲-محمد بن ابراہیم، محمد بن ماھان، علی بن ابی طاہر، احمد بن ابی حواری، ولید بن عتبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ

اللہ نے فرمایا: ہم نے اس وقت ادب طلب کرنا چاہا جب ادب سکھانے والے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۱۱۷۹۳- محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیّب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: انس ومحبت ختم ہو چکی منع کرنے والے بھی نہ رہے اور اور جو انس ومحبت کے سائے تلے سکونت پذیر ہوتے تھے وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۱۱۷۹۴- ابو حسین محمد بن عبید اللہ، عباس بن یوسف شکلی، ابوامیر اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے، میں صالحین سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میں ان میں سے نہیں ہوں اور میں بدکاروں سے بغض وعداوت رکھتا ہوں حالانکہ میں ان سے زیادہ برا ہوں، پھر ابن مبارک رحمہ اللہ ذیل کے اشعار پڑھتے۔

(۱) لصمت ازین بالفتیٰ ... من منطق فی غیر حینه

نوجوان آدمی کے لئے خاموشی غیر محل میں اس کے بولنے سے زیادہ اچھی وبہتر ہے۔

(۲) والصدق اجمل بالفتیٰ ... فی القول عندی من یمینه

میرے نزدیک نوجوان آدمی کے قول وکلام میں صدق وسچائی زیادہ سجتی ہے بہ نسبت اسکی قسمیں اٹھانے سے۔

(۳) وعلیٰ الفتیٰ فوقاره .. سمة تلوح علیٰ جبینه

نوجوان آدمی کی عزت ووقار میں رہنے سے اس کی پیشانی پر عظمت کی علامت ونشانی چمکتی ہے۔

(۴) فمن الذی یخفیٰ علیک...... اذا نظرت الیٰ قرینه

کون ہے جس کا معاملہ تم سے مخفی رہے جب تم اس کے دوست کی طرف نظر کرو گے۔

(۵) رب امریء متیقن .. غلب الشقاء علی یقینه

بہت سارے تکلف کر کے یقین کرنے والے ہیں کہ بدبختی ان کے یقین پر غلبہ پالیتی ہے۔

(۶) فازاله عن رایه.... فاتباع دنیاه بدینه.

بدبختی نے اسے رائے سے زائل کر دیا۔ چنانچہ اس نے اپنے دین کے بدلے میں دنیا خرید لی۔

۱۱۷۹۵- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ھارون بن حمید، ابوعباس مزنی بغدادی، ابن حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی اس نے چھینکنے کے بعد الحمد اللہ نہ کہا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: چھینکنے والا جب چھینکتا ہے وہ کیا کہتا ہے؟ آدمی نے جواب دیا: چھینکنے والا الحمد للہ کہتا ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: یرحمک اللہ۔

۱۱۷۹۶- ابوعمر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ضحی، احمد بن عبدالعزیز جوھری، زکریا بن یحییٰ، اصمعی، عبداللہ بن مبارک وابوبکر بن عیاش دونوں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ چار بادشاہ آپس میں اکٹھے ہو گئے فارس کا بادشاہ، روم کا بادشاہ، ہندوستان کا بادشاہ اور چین کا بادشاہ، ان چاروں نے چار باتیں کہیں گویا انھوں نے ایک ہی کمان سے تیر مارا۔ ایک بولا: جو بات میرے دل میں ہوتی ہے جب تک میں اسے کہتا نہیں ہوں اس پر زیادہ قدرت رکھتا ہوں لیکن جب میں وہ بات کہہ دیتا ہوں اسکو واپس لوٹانے پر کچھ قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ دوسرا بولا: جب میں دل میں رکھی ہوئی بات کہہ دیتا ہوں تو وہ بات میری مالک بن جاتی ہے اور جب تک میں اسے کہتا نہیں ہوں میں اس کا مالک بنا رہتا ہوں تیسرا بولا: جو بات میں نے نہیں کہی اس پر مجھے ندامت نہیں ہوتی اور جب میں اسے زبان سے اگل دیتا ہوں اس پر مجھے ندامت اٹھانی پڑتی ہے، چوتھا بولا: مجھے بات کہنے والے پر تعجب ہے کہ اگر وہ بات زبان سے نکال دی اسے ضرر پہنچاتی ہے اور اگر زبان سے باہر نہ نکلے اسے کچھ نفع بھی نہیں پہنچاتی۔

۱۱۷۹۷- عبداللہ بن محمد، احمد بن عبدالعزیز جوھری، بکر، ابن یحییٰ، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کسی

محدث سے روایت کرتے ہیں کہ اہل عرب کا ایک وفد حضرت معاویہؓ کے پاس گیا، انھوں نے وفد سے پوچھا: تمھارے ہاں مروت کسے کہا جاتا ہے؟ شرکاء وفد نے جواب دیا۔ العفاف فی الدین و الاصلاح فی المعیشۃ کو ہمارے ہاں مروت کہا جاتا ہے حضرت معاویہؓ نے فرمایا۔ اے یزید! غور سے سن لو۔

۱۱۷۹۸- ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر جمال، احمد بن منصور زناج، ابوروح مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر دو آدمی راستے میں اکٹھے ہو گئے ایک نے چاہا کہ وہ دو رکعت نماز پڑھ لے لیکن اس نے ساتھی کی رعایت کی اور دو رکعت نماز ترک کر دی تو یہ نری ریا کاری ہے اور اگر اس نے ساتھی کو دکھانے کے لئے دو رکعتیں پڑھیں تو یہ بعینہ شرک ہے۔

۱۱۷۹۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر، احمد بن منصور، ابن وھب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں سھیل بن علی کو دیکھا تو پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا: سھیل رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں نے ایک کلمہ کی بدولت نجات پالی جو مجھے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے سکھایا تھا۔ پوچھا: یہ کونسا کلمہ ہے؟ جواب دیا: آدمی کا قول کہ یارب میں تیری معافی کا طلبگار ہوں۔

۱۱۸۰۰- ابومحمد بن حیان، ابوعباس حمال، محمد بن عاصم، ابن ابی جمیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے سرحدی چوکیداری کے متعلق عبداللہ بن مبارک سے پوچھا، فرمایا: اپنے نفس کی چوکیداری کرو تا کہ حق پر اسے پختگی حاصل ہو جائے یہ بہترین چوکیداری ہے۔

۱۱۸۰۱- ابوبکر بن حیان، عبدان بن احمد، مسیب بن واضح کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے یوسف بن اسباط کے پاس آنے کی اجازت طلب کی لیکن یوسف بن اسباط نے اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ مسیب کہتے ہیں میں نے یوسف بن اسباط سے کہا: آپ انھیں اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟

یوسف کہنے لگے: اگر میں انھیں اندر آنے کی اجازت دیدوں میں چاہوں گا کہ ان کے حق کے لئے میں کھڑا ہو جاؤں، لیکن میں اسکا حکم نہیں دوں گا۔

مسانید عبداللہ بن مبارکؒ

۱۱۸۰۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، سھل بن عثمان، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ، ابن عون، ابن سیرین، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے نماز میں بھول ہوگئی، پھر انھوں نے دو سجدے کئے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا آپ ﷺ نے سلام بھی پھیرا تھا؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: ابن عمرؓ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے سلام پھیرا تھا۔

محمد بن سیرین کی یہ روایت ابوھریرہؓ سے مروی صحیح متفق علیہ ہے، یہی حدیث ابن عون سے شعبہ، ثابت بن یزید، یزید بن زریع، معاذ، ابن ابی عدی، علاء و یزید ابناھارون، ابواسامہ، ابن تمیر، اسحٰق أرزق اور نضر بن شمیل نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۳- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن جیاد، ولید بن مسلم، عبداللہ بن مبارک، خالد حذاء، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت تمھارے اکابر کے ساتھ ہے۔ نعیم بن جہاد کہتے ہیں میں نے ولید سے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ برکت جھاد میں ہے۔

۱۱۸۰۴- احمد بن جعفر بن معد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے بالشت برابر بھی ظلم کر کے زمین لی قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈالی جائے گی۔

موسیٰ کی یہ حدیث صحیح ہے لیکن عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اسکو روایت کرنے میں متفرد ہیں اور انھوں نے یہ حدیث صرف

عراق میں بیان کی تھی۔

۱۱۸۰۵- محمد بن جعفر بن عمرو، ابن حصین، یحییٰ حمانی، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ، بن عقبہ، سالم، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو یوں قسم اٹھاتے دیکھا: ''لا و مقلب القلوب'' یعنی دلوں کو بدلنے والے کی قسم۔

موسیٰ اور سالم کی یہ حدیث ثابت ہے۔

۱۱۸۰۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، ابن مبارک، مبارک بن فضالہ، حسن، اسد بن میمنی کہتے ہیں ہم نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ساتھ اصفہان اور کئی دوسرے شہروں میں جہاد کیا ابوموسیٰؓ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ھرج کی کثرت نہ ہونے لگے، صحابہؓ نے پوچھا ھرج کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قتل

یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے اور حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۷- جعفر بن عمرو، ابوحصین، یحییٰ حمانی، ابن مبارک، سلیمان تیمی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمی چھینکے، ایک کی چھینک پر رسول اللہ ﷺ نے یرحمک اللہ فرمایا اور دوسرے کی چھینک پر نہ فرمایا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے چھینکنے کے بعد الحمد اللہ کہا تھا تب میں نے بھی یرحمک اللہ کہا اور تو نے تو الحمد اللہ نہیں کہا۔

سلیمان کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے سلیمان سے بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۸- طلحہ بن احمد حسن عونی، محمد بن علویہ مصیصی، یوسف بن سعید بن مسلم، عبداللہ بن موسیٰ، ابن مبارک، سلیمان تیمی، حضرت انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج والی رات کچھ ایسے مردوں کو دیکھا جنکی زبانیں آگ کی بنی ہوئی قینچیوں کے ساتھ کاٹی جارہی تھیں۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: یہ آپکی امت کے خطباء ہیں جو لوگوں کو اعمال کرنے کا حکم تو دیں گے لیکن خود نہیں کریں گے۔

حضرت انسؓ کی یہ حدیث مشہور ہے ان سے بہت سارے تابعین نے یہ حدیث روایت کی ہے لیکن سلیمان کی سند سے یہ عزیز ہے۔

۱۱۸۰۹- محمد بن احمد ابواحمد، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، سلیمان تیمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں لوگوں کو کھڑے ہو کر شراب پلا رہا تھا ان میں میرے چچا بھی تھے اور میں اس وقت کمسن تھا، پس آواز آئی کہ ''شراب حرام ہو چکی ہے اور شراب والے برتنوں کو الٹادو، چنانچہ ہم نے شراب کے بھرے ہوئے جام الٹادیئے، سلیمان کہتے ہیں میں نے انسؓ سے پوچھا: ان لوگوں کی شراب کس چیز کی بنی تھی؟ فرمایا: رطب بسر کی۔ (تر کھجوریں اور آدھی کچی آدھی پکی کھجوریں) حضرت انسؓ کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۱۸۱۰- ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن ھاشم، احمد بن حنبل، (ح) ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، حمید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ قتال کروں تاوقتیکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کر کے عبادت کریں اور ہماری جماعت کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں اور ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ان کے خون اور اموال ہمارے اوپر حرام ہو جائیں گے ہاں مگر برحق طور پر ان کے لئے وہی کچھ ہوگا جو عام مسلمانوں کے لئے ہے اور ان کے خلاف وہی کچھ ہے جو عام مسلمانوں کے خلاف ہے[۱]

۱ر صحیح البخاری ۱/۱۳۱، ۹/۱۳۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۴، ۳۶ وفتح الباری ۱/۴۹۷، ۷/۱۲۰۲،۲۰۳/۱۲، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۹، ۳۳۹/۱۳.

یہ حدیث صحیح ثابت ہے، نبی ﷺ سے یہ حدیث صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔لیکن ان الفاظ میں صرف حضرت انسؓ نے روایت کی ہے،ابن مبارک کی یہ حدیث امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔اسی حدیث پر امام بخاری نے نعیم ابن حماد سے مروی استشہاد بھی پیش کیا ہے،یہی حدیث یحیٰ بن ایوب اور محمد بن عیسیٰ بن سمیع نے حمید سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۱- ابوبکر طلحی ، حسین بن جعفر قتات،جعفر بن حمید،ابن مبارک،محمد بن عجلان ،عجلان،ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزہ دار کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو دن رات لئے اس ستون کی طرح کھڑا رہا ہے۔[1]

ابوھریرہؓ کی یہ حدیث ثابت ہے ان سے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے،ہم نے ابن مبارک کی یہ حدیث صرف جعفر کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۸۱۲- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم ،احمد بن محمد بن عاصم ،شبویہ بن مضر،عبداللہ بن مبارک،عوف بن سیرین،ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: گرمیوں میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو چونکہ یہ گرمی جہنم کی شدید گرمی کے اثر کی وجہ سے ہے۔[2]

قاضی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث عبداللہ بن مبارک سے عوف کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۳- عبداللہ بن جعفر،اسماعیل بن عبداللہ،نعیم بن حماد،عبداللہ بن مبارک،اسامہ بن زید،نافع،ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ میں آسانی پیدا کروں۔

یہ حدیث عبداللہ بن مبارک اور عبداللہ بن وھب دونوں نے اسامہ سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۴- جعفر بن محمد بن عمرو،ابوحصین ،یحیٰ بن عبدالحمید،عبداللہ بن مبارک ،عبداللہ بن سعید بن ابی ھند،سعید بن ابی ھند،ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں پڑ کر اکثر لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں ایک صحت اور دوسری فراغت۔[3]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری و مسلم نے عبداللہ بن مبارک اور عبداللہ کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۱۵- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم ،عبداللہ بن بندار بن ابراہیم ،بکار بن حسن،عبداللہ بن مبارک،ھشام بن عروہ،عروہ بن زبیر،حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اے امتِ محمد! کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیر تمند نہیں کہ وہ اپنے غلام یا لونڈی کو دیکھے،اے امت محمد! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے لامحالہ تم ہنستے کم روتے زیادہ،کیا میں نے تمہیں پیغام نبوت پہنچا دیا۔[4]

ابن مبارک رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے،ہم نے صرف بکار کی سند سے نقل کی ہے اور وہ بکار بن حسن اصفھانی فقیہ ہے۔

۱۱۸۱۶- ابوبکر بن خلاد،حارث بن ابی اسامہ،ابونصر "ح" ابونعیم اصفھانی،عبداللہ بن جعفر،یونس بن حبیب،ابوداؤد،(دونوں) عبداللہ

۱۔ صحیح مسلم ، کتاب الامارۃ ۱۱۰ . ومسند الامام أحمد ۲/۲۷۲.

۲۔ صحیح البخاری ۱۴۲/۴ . وصحیح مسلم ، کتاب المساجد ۱۸۱ .

۳۔ صحیح البخاری ۱۰۹/۸ . وسنن الترمذی ۲۳۰۴ . وسنن ابن ماجۃ ۴۱۷۰ . وفتح الباری ۲۲۹/۱۱ .

۴۔ صحیح البخاری ۴۳/۲ . ۴۵/۷ . ۱۶۱/۸ . وصحیح مسلم ، کتاب الکسوف ۱ . وفتح الباری ۵۲۹/۲ . ۳۱۹/۹ . ۵۲۳/۱۱ .

بن مبارک ،ابوبکر بن ابو مریم ،ضمرہ بن حبیب ،شداد بن اوسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اور موت کے بعد آنے والی زندگی کے لئے اس نے عمل کیا اور فاجر وہ ہے جس نے خواہشاتِ نفس کی پیروی کی اور پھر اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کی تمنا کرتا رہا۔

ابن مبارک کی یہ مشہور حدیث ہے ،امام احمد نے یہ حدیث ابونضر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۷ عبداللہ بن جعفر ،یوسف بن حبیب ،ابوداؤد ،ابن مبارک ،اسحٰق بن یحیٰی ،بن طلحہ بن عبداللہ عیسیٰ بن طلحہ ،ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ غزوۂ احد کا ذکر کرتے فرماتے میں نے غزوۂ احد کے موقع پر ایک آدمی کو دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کے آگے پیچھے لڑ رہا تھا۔ میں نے کہا ممکن ہے یہ طلحہؓ ہوں چونکہ افراتفری پھیلنے کی وجہ سے کما حقہ پہنچانا مشکل تھا۔ میں نے کہا تو ایک آدمی ہے جو مجھے میری قوم میں سب سے زیادہ محبوب ہے ،مجھ سے مشرق کی سمت ایک اور آدمی تھا جسے میں نہیں پہچانتا تھا۔ حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب تھا اور رسول اللہ ﷺ تیزی سے چل رہے تھے لیکن میں اس طرح نہیں چل رہا تھا تاہم پھر بھی ہم رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے سامنے کے دانت مبارک شہید ہو چکے ہیں اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک بھی زخمی ہے اور آپ ﷺ کے رخسار اقدس میں خود (جنگی ٹوپی) کے حلقے گھس چکے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی یعنی طلحہؓ کی خبر لو چونکہ طلحہؓ بہت زخمی تھے اور ان کے بدن سے فوارے کی طرح خون ابل رہا تھا لیکن میں نے آپ ﷺ کی رائے پر التفات نہ کیا۔ میں آگے بڑھا تاکہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خود کے گھسے ہوئے حلقوں کو نکال لوں۔ اتنے میں ابوعبیدہؓ بولے...... میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں مجھے چھوڑ دیجئے تاکہ میں بذاتِ خود آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خود کے حلقے نکالوں۔ چنانچہ میں نے ابوعبیدہ کو چھوڑ دیا تاکہ وہی یہ خدمت سرانجام دیں لیکن ابوعبیدہؓ نے ہاتھ سے حلقوں کو نکالنا ناپسند سمجھا کہ کہیں نبی ﷺ کو اذیت نہ پہنچے ،ابوعبیدہؓ نے اپنا منہ نبی ﷺ کے چہرہ اقدس پر رکھ دیا اور منہ کے ساتھ آرام آرام سے ایک حلقہ نکال دیا حلقے کے ساتھ آپ ﷺ کا دانت مبارک بھی گر پڑا۔ انہیں دیکھ کر میں بھی آگے بڑھا تاکہ میں بھی اسی طرح منہ کے ساتھ دوسرا نکال لوں لیکن ابوعبیدہؓ پھر بولے۔ میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے چھوڑ یئے تاکہ میں یہ خدمت پوری طرح سرانجام دوں چنانچہ ابوعبیدہؓ نے دوسری مرتبہ بھی ایسے ہی کیا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا اور ان کا دوسرا دانت مبارک بھی حلقے کے ساتھ نیچے گر پڑا۔ ابوعبیدہؓ بہ خوبی خدمت سرانجام دینے کی صلاحیت رکھتے تھے ،ہم نے نبی ﷺ کی حالت کو سنوارا اور پھر ہم طلحہؓ کے پاس آگئے وہ ایک گڑھے میں شدید زخمی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے جسم پر (۷۰) سے زیادہ زخم پڑے ہوئے تھے کوئی زخم نیزے کا تھا کوئی تیر کا اور کوئی تلوار کا ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ان کی انگلی بھی کٹ چکی ہے۔ چنانچہ ہم نے ان کی حالت درست کی۔

اسحٰق بن یحیٰی کی سند سے مروی یہ حدیث غریب ہے ،طلحہؓ کے سیاق میں یہ حدیث صرف ابن مبارک رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۸ - محمد بن جعفر ،ابراہیم بن اسحٰق حربی ،مقاتل ،عبداللہ بن مبارک ،یحیٰی بن ایوب ،عبداللہ بن مبارک ،علی بن زید ،قاسم ،ابوامامہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میری عبادت میں محبوب ترین چیز میرے لئے خیر خواہی ہے۔[1]

یحیٰی بن ایوب نے بھی یہ حدیث عبیداللہ سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے اور یہ حدیث صدقہ بن خالد نے عثمان بن ابی عاتکہ علی بن زید کی سند سے بمثلہ روایت کی ہے۔

---

[1] مسند الإمام أحمد ٥/٢٥٤. وصحيح ابن حبان ٨٨٦. والزهد لابن المبارك ٦٨. وأمالي الشجري ١/٢٩٠. ومجمع الزوائد ١/٨٧ والمطالب العالية ٢٨٧. ومشكاة المصابيح ١٩٨٩. والدر المنثور ٣/٢٦٧.

۱۱۸۱۹-ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن زحر، علی بن زید، قاسم، ابوامامہ، عقبہ بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا نبی اللہ! میری نجات کیسے ہوگی؟ ارشاد فرمایا: خاموشی اختیار کرو، اپنے گھر میں وسعت پیدا کرو اور اپنے گناہوں پر روتے رہو۔

ابن مبارک رحمہ اللہ کی یہ مشہور حدیث ہے اور یہ حدیث سعد بن ابراہیم نے بھی یحییٰ بن ایوب سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۰-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حماد (ح) جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین، یحییٰ بن حمیدی (ح) ابراہیم بن عبداللہ، ابوبکر خزیمہ، عبید اللہ بن عبداللہ (سب) ابن مبارک، مصعب بن ثابت، اسماعیل بن محمد، عامر بن سعید بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاصؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ'' (نماز سے جب فارغ ہوتے) دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخسار اقدس کی سفیدی دیکھ لی جاتی۔

امام زھری نے یہ حدیث سن کر اسماعیل بن محمد سے کہا: یہ حدیث تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں سنی، اسماعیل رحمہ اللہ نے زھری رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی ﷺ کی ساری حدیثیں سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، پوچھا، کیا آدھی سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، پھر پوچھا کیا ایک تہائی سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، اسماعیل نے کہا: یہ حدیث انہی احادیث سے سمجھ لیجئے جو آپ نے ابھی تک نہیں سنیں۔

عقبہ نے اپنی حدیث میں یوں کہا: کیا دو تہائی حدیثیں سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں پوچھا: کیا نصف احادیث سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، اسماعیل نے کہا پس یہ حدیث بھی اسی نصف میں سے ہے جو آپ نے ابھی تک سنیں۔

عامر کی یہ حدیث غریب ہے اور عامر، اسماعیل سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ یہ حدیث اسحٰق بن راھویہ نے یحییٰ بن آدم، ابن مبارک کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۱-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحٰق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، ابن مبارک، مصعب کہتے ہیں اس حدیث کو اس نصف میں کر دو جو آپ نے نہیں سن رکھا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تم نے قرشی کو کیسا پایا۔

۱۱۸۲۲-سلیمان بن احمد، احمد بن حلوانی، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، سعد بن ایوب عبداللہ بن جنادہ، ابوعبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بکری دودہ رہا تھا ارشاد فرمایا: جب تم بکری دوہنے لگو کچھ دودھ بکری کے بچے کے لئے باقی چھوڑ دو چونکہ وہ جانوروں میں سب سے زیادہ مہربانی کے لائق ہے۔

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ابن مبارک کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۸۲۳-سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، معمر، محمد بن حمزہ، عبداللہ بن سلامؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کے گھر والوں کے پاس کوئی مہمان آتا تو آپ ﷺ گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے ''وامر اھلک بالصلاۃ واصطبر علیھا لانسالک رزقا'' (طٰہٰ ۱۳۲) اے نبی ﷺ! اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کیجئے اور خود بھی اس پر صبر کیجئے ہم آپ سے کوئی رزق نہیں مانگتے۔

معمر اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی وجہ سے لکھی ہے۔

۱۱۸۲۴-احمد بن جعفر بن سعید، عبداللہ بن محمد بن نعمان، محمد بن سعد بن سابق، ''ح'' جعفر بن محمد ابوحصین، یحییٰ بن عبدالحمید، (دونوں) عبداللہ بن مبارک، ابن لھیعہ، عقیل، ابن شھاب، عروہ بن زبیر، اسماء بنت ابی بکرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت اسماءؓ جب ثرید

بناتیں کسی کپڑے سے ڈھانپ دیتی تھیں تا کہ اسکا جوش اور گرمی نکل جائے پھر کہتی تھیں: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اسمیں زیادہ برکت ہوتی ہے۔[1]

ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ابن لہیعہ کی سند سے اور اس نے یحیٰ کہا ہے۔

۱۱۸۲۵-عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن عقبہ (ابن لہیعہ) ''ح'' عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، معتمر، عبداللہ بن مبارک، معمر، زھری، سالم، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں رکوع سے اپنا سر اٹھانے کے بعد فلاں اور فلاں پر لعنت کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے آیت کریم نازل فرمائی۔

لیس لک من الامر شئی اویتوب علیهم اویعذبهم فانهم ظالمون(آل عمران ۱۲۸)

آپ کے اختیار میں کچھ نہیں یا اللہ تعالیٰ ان پر رجوع کرے یا انھیں عذاب دے چونکہ وہ ظالم ہیں۔

ابراہیم کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۶-محمد بن حمید، محمد بن ھارون، احمد بن منیع، عبداللہ بن مبارک، ھشام، معمر، زھری، سالم، عبداللہ بن عمرؓ حج میں کثرت سے شرطیں لگاتے تھے اور کہتے: کیا تمھیں رسول اللہ ﷺ کی سنت زندہ نہیں کرنی؟ زہرہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۷-احمد بن عبداللہ بن محمود، محمد بن احمد بن ابراہیم کرابیسی، احمد بن حفص بن مروان، عبداللہ بن مبارک، حجاج بن ارطاۃ، مجاھد، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو کسی بھی افضل زینت کے ساتھ مزین نہیں کیا جتنا کہ دنیا سے کنارہ کشی، پیٹ کی پاکدامنی اور شرمگاہ کی عفت سے مزین کیا ہے۔[2]

حجاج بن ارطات اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۸-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، محمد بن مقاتل، ''ح'' ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ (دونوں) عبداللہ بن مبارک، یحیٰ بن ایوب، وہبۃ اللہ بن جنادہ، ابوعبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔ دنیا مومن کا قید خانہ اور تنگی کی جگہ ہے پس جب مومن دنیا سے کوچ کرتا ہے قید خانے اور تنگی سے بھی اسکی جان چھوٹ جاتی ہے۔[3]

عبداللہ بن جنادہ کی یہ حدیث مشہور ہے۔

۱۱۸۲۹-ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر قتات، عبداللہ بن صالح، عبداللہ بن مبارک، یحیٰ بن عبداللہ، عبداللہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اسکا طلبگار سوتا رہے اور دوزخ کی آگ جیسی بھی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے دور بھاگنے والا غافل سوتا رہے۔[4]

ابن مبارک کی یہ مشہور حدیث ہے لیکن عبداللہ بن موھب سے صرف ان کے بیٹے یحیٰ روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۳۰-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح ''ح'' ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ مروزی (دونوں)

۱۔ کشف الخفا ۲۸/۱.

۲۔ کنز العمال ۶۱۴۰.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزهد ۱. وسنن الترمذی ۲۳۲۴. وسنن ابن ماجة ۴۱۱۳. ومسند الامام أحمد ۱۹۷/۲.

۴۔ سنن الترمذی ۲۶۰۱، ۲۶۵۱. والكامل لابن عدى ۱۸۹۷/۵. ومشكاة المصابيح ۵۳۴۶. والترغيب والترهيب ۴۵۳/۴، والاحاديث الصحيحة ۹۵۳. ومجمع الزوائد ۲۳۰/۱۰، ۴۱۲. وكنز العمال ۴۳۰۳۹.

عبداللہ بن مبارک، یحیٰی بن عبداللہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مرتا ہے اسے ضرور ندامت ہوتی ہے، صحابہ نے پوچھا کیسی ندامت؟ فرمایا: اگر مرنے والا نیکوکار ہے سوا سے ندامت ہوتی ہے کہ نیکیوں میں کیوں اضافہ نہ کرسکا اور اگر بدکار ہوا سے ندامت ہوتی ہے کہ کاش وہ برائیوں سے باز رہا ہوتا۔[1]

یحیٰی کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف عبداللہ بن مبارک کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۳۱- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ ابن مبارک، یحیٰی بن عبداللہ ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جہنم میں ایک وادی ہے جسے ملم کہا جاتا ہے جہنم کی دیگر وادیاں بھی اس کی شدید تپش سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہیں۔[2]

یہ حدیث سنداً غریب ہے صرف یحیٰی کی سند سے مروی ہے۔

۱۱۸۳۲- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین محمد بن حصین، یحیٰی بن عبدالحمید حمانی، ابن مبارک، یحیٰی بن عبداللہ، عبداللہ ابو یحیٰی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ وسفید رنگ کے دوخصی مینڈھے قربانی کے لئے ذبح کئے۔ چنانچہ جب ایک کو قربان کردیا تو فرمایا: یا اللہ تو نے بھی ہمیں پیدا کیا اور تیری طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے یا اللہ! یہ قربانی محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت کی طرف سے ہے پھر دوسرے کو ذبح کیا اور فرمایا: یا اللہ! تو نے ہی ہمیں پیدا کیا اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے یا اللہ: یہ ان لوگوں کی طرف سے ہے، جو محمد ﷺ کی امت میں سے تیری توحید کے قائل ہوں۔[3]

یہ حدیث کئی طرق کے ساتھ مروی ہے اور مشہور حدیث ہے لیکن یحیٰی کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۸۳۳- ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر، عبدالحمید بن صالح، عبداللہ بن مبارک، یحیٰی بن ایوب، عبداللہ بن جعفر علی بن یزید قاسم، ابوامامہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت پھیرا اس کے ہاتھ تلے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے میں اسے ایک نیکی ملے گی۔[4]

ابوامامہؓ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کی ہے۔ سعید بن ابی مریم نے بھی یہ حدیث یحیٰی بن ایوب کی سند سے روایت کی ہے۔ نیز یہ حدیث ہمیں سلیمان بن احمد، یحیٰی بن ایوب علاف، سعید بن ابومریم، یحیٰی بن ایوب کی سند سے بھی بمثل مذکور بالا پہنچی ہے۔

۱۱۸۳۴- ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف، جعفر فریابی، محمد بن حسن بلخی، عبداللہ بن مبارک، سعید بن ابوایوب خزاعی، عبداللہ بن ولید، ابو سلیمان لیثی، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن اور ایمان کی مثال گھوڑے جیسی ہے جو اپنے

---

[1] سنن الترمذی ۲۴۰۳. وسنن الدارمی ۱۱. والکامل لابن عدی ۷/۲۶۶۲. والترغیب والترھیب ۴/۲۵۳. وأمالی الشجری ۲/۳۵. وکشف الخفا ۲/۲۱۹. واتحاف السادة المتقین ۱۰/۲۳۰. وکنز العمال ۴۲۷۱۶.

[2] اتحاف السادة المتقین ۱۰/۵۱۲. وکنز العمال ۳۹۴۹۹. والجامع الکبیر ۶۷۵۷. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲۲.

[3] المستدرک ۱/۴۶۷ وسنن أبی داؤد ۲۷۹۴. وسنن ابن ماجة ۳۱۲۱. والسنن الکبری للبیھقی ۹/۲۸۷. ومسند الامام أحمد ۳/۳۷۵. ومجمع الزوائد ۴/۲۳. ۳۲۰.

[4] مسند الامام أحمد ۵/۲۵۰. ۲۶۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۲۳۹. ۳۴۸. والزھد للامام أحمد ۲۱. وتاریخ أصبھان ۱/۲۰۸. ۲۹۶. ومجمع الزوائد ۸/۱۶۰. وفتح الباری ۱۱/۱۵۱. واتحاف السادة المتقین ۶/۲۹۱. وکنز العمال ۶۰۳۵.

ٹھکانے کے ارد گرد گھوم پھر کر واپس اپنے ٹھکانے میں آ جاتا ہے۔ چنانچہ مومن سے بھی بھول ہو جاتی ہے اور وہ پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے، سو تم اپنا اتقیاء اور پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور اپنے اچھے کاموں کی ذمہ داری مومن کو سونپو۔

ابو سعید خدریؓ کی یہ حدیث صرف اسی اسناد سے نقل کی گئی ہے ابو سفیان لیثی کا نام عمران بن عمران بتایا گیا ہے۔

۱۱۸۳۵- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد (ح) جعفر بن محمد، ابو حصین، یحییٰ حمانی ''ح'' ابو عمرو، حسن بن سفیان، حیان (سب) عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن زحر، خالد بن عمران، ابو عیاش، معاذ بن جبلؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے اللہ تعالیٰ مومنین سے کیا ارشاد فرمائے گا اور مومنین سب سے پہلے کیا کہیں گے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: یا رسول اللہ! ضرور بتلائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مومنین سے فرمائیں گے، کیا تم میری ملاقات پسند کرتے تھے؟ مومنین کہیں گے: اے ہمارے رب! جی ہاں ہم پسند کرتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ کیوں؟ مومنین جواب دیں گے چونکہ ہم تیری عفو و درگزر اور تیری رحمت کی امید لگائے رہے، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: میری رحمت تمھارے لئے واجب ہو چکی ہے[1]

اس حدیث کا نبی ﷺ سے معاذؓ کے علاوہ اور کوئی راوی نہیں ملتا سند میں عبداللہ، خالد سے متفرد ہیں۔

۱۱۸۳۶- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ'' ح'' سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان (دونوں) نعیم بن حماد'' ح'' ابو عمرو، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ (دونوں) عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن موھب، مالک بن محمد بن حارثہ انصاری، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے اپنی زبان سے حق کا بول بالا کیا اس کے لئے اجر و ثواب جاری کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو پورا پورا ثواب مل جاتا ہے'' حیان نے اپنی سند میں یوں کہا'' اس کے بعد اس حق پر عمل کیا جاتا رہا''[2]

۱۱۸۳۷- عبداللہ بن جعفر، ابو مسعود احمد بن فرات، یعمر بن بشر، ابن مبارک، اسامہ بن یزید، صفوان بن سلیم، عروہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کے پیغام نکاح اور اس کے مہر میں آسانی پیدا کر کے عورت پر کون احسان کریگا۔[3]

صفوان کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسامہ کی سند سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۱۱۸۳۸- سلیمان بن احمد، محمد بن علی مروزی، محمد بن عبداللہ بن قہزاد، ابو وزیر محمد بن اعین و ابن مبارک، ابن مبارک، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ سفر میں صبح کی نماز پڑھتے اپنی سواری سے اتر کر تھوڑا چلتے تھے۔[4]

سلیمان اور یحییٰ بن سعید کی یہ حدیث غریب ہے اور ابن مبارک متفرد ہیں۔

۱۱۸۳۹- ابو احمد بن حمزہ، ابو حریش کلابی'' ح'' محمد بن مظفر، محمد بن صالح بن حریش (دونوں) احمد بن خواش'' ح'' مخلد بن جعفر، محمد بن یحییٰ مروز، عبداللہ بن محمد عیسی، '' ح'' ابوبکر عبداللہ بن محمد، ابوبکر بزار، عباس رقی (سب) عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن قرظ،

۱۔ مجمع الزوائد ۲/ ۳۲۱، ۱۰/ ۳۵۸. والترغیب والترهیب ۴/ ۲۶۸. ومسند الامام احمد ۵/ ۲۳۸. وحسن الظن بالله لابن أبي الدنيا ۱۰، والمطالب العالية ۳۲۶۴. وشرح السنة ۵/ ۲۶۹، ومشكاة المصابيح ۱۶۰۶. وكنز العمال ۳۹۲۱۲.

۲۔ كنز العمال ۵۶۰۰. وأمالي الشجري ۲/ ۱۷۵.

۳۔ المستدرك ۲/ ۱۸۱. وكنز العمال ۴۵۵۷۳.

۴۔ كنز العمال ۱۷۹۱۶.

عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس نے روزے کی حدود کا لحاظ رکھا اور اس نے یہ بات بھی پہچان لی کہ روزے کی کس قدر حفاظت کرنا مناسب ہے اس کے گزشتہ گناہوں کا صفایا کر دیا جائے گا۔[1]

یہ حدیث غریب ہے عطاء سے صرف عبداللہ بن قرظ نے روایت کی ہے اور عبداللہ سے روایت کرنے میں یحییٰ بن ایوب متفرد ہیں۔

۱۱۸۴۰- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن حلف بزار، اسماعیل بن عیسیٰ قطان، عبداللہ بن مبارک، حجاج بن ارطات، محمد بن منکدر، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا: کیا عمرہ واجب ہے؟ ارشاد فرمایا: عمرہ واجب نہیں ہے لیکن تم لوگ عمرہ کیا کرو وہ تمھارے لئے زیادہ بہتر ہے۔[2]

محمد کی یہ حدیث غریب ہے، محمد سے یہ حدیث صرف ابن حجاج نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۴۱- ابوبکر بن مالک وعلی بن ھارون بن محمد، (دونوں) جعفر فریابی، محمد بن حسن بلخی ''ح'' ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ (دونوں) عبداللہ بن مبارک، حرملہ بن عمران، یزید بن ابوحبیب، ابوخیر، عقبہ بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر آدمی اپنے صدقے کے سائے تلے ہوگا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیں۔[3]

۱۱۸۴۲- سلیمان بن احمد، مطب بن معتب، ابوصالحؒ، حرملہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے اس حدیث میں یزید بن ابی حبیب متفرد ہیں۔ اور ابوالخیر سے روایت کی ہے اسکا نام مرثد بن عبداللہ اور یزید سے عمرو بن حارث نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۸۴۳- محسن بن ثوبان وضمام بن اسماعیل، ابن لھیعہ ومحمد بن اسحٰق، حسن بن محمد بن احمد بن کیسان، موسیٰ بن ھارون حافظ، عیسیٰ بن سالم، عبداللہ بن مبارک، سفیان، محمد بن عجلان، عجلان، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مملوک کے کھانے اور کپڑے کا بندوبست اس کے مالک کے ذمہ ہے اور مملوک کو کسی ایسے کام کی ذمہ داری نہ سونپی جائے جسکی وہ طاقت نہیں رکھتا۔[4]

سفیان رحمہ اللہ نے یہ حدیث اسی طرح محمد بن عجلان کی سند سے روایت کی ہے اور سفیان متفرد ہیں، جبکہ سفیان بن عیینہ، سلیمان بن بلال اور ابوضمرہ نے سفیان سے اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے اور انھوں نے حدیث کی سند یوں بیان کی ہے، ابن عجلان، بکیر بن عبداللہ اشج، عجلان، ابوھریرہ یعنی ابن عجلان اور عجلان کے درمیان بکیر بن عبداللہ کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۴۴- عبدالملک بن حسن بن یوسف معدل، احمد بن یحییٰ حلوانی، ''ح'' ابونعیم اصفہانی سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل

---

[1] مسند الامام أحمد ۵۵/۳. وصحیح ابن حبان ۸۷۹. والأمالي الشجری ۱۳/۲. ومجمع الزوائد ۱۴۳/۳. وفتح الباری ۱۱۱/۴. والترغیب والترهیب ۹۱/۲.

[2] سنن الترمذی ۹۳۱. ومسند الامام أحمد ۳۱۶/۳. والسنن الدارقطنی ۲۸۵/۲. ۲۸۶. وتاریخ بغداد ۳۳/۸. واتحاف السادة المتقین ۲۹۱/۴. ونصب الرایة ۱۵۰/۳.

[3] المستدرک ۴۱۶/۱. ومسند الامام أحمد ۱۴۷/۴. وصحیح ابن خزیمة ۲۴۳۱. وصحیح ابن حبان ۸۱۷، ومجمع الزوائد ۱۱۰/۳. واتحاف السادة المتقین ۶۷/۴، ۴۰۱/۷. والدر المنثور ۳۵۵/۱. ۱۷۷/۴.

[4] صحیح مسلم کتاب الایمان باب ۱۰. ومسند الامام أحمد ۲۴۷/۲، ۳۴۲. والسنن الکبری للبیهقی ۶/۸، ۸. وصحیح ابن حبان ۱۲۰۵. ومسند الحمیدی ۱۱۵۵. والأدب المفرد ۱۹۲. ۱۹۳. وفتح الباری ۱۷۴/۵. ومشکاة المصابیح ۳۳۴۴.

(دونوں) احمد بن جمیل مروزی "ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ مروزی، (دونوں) عبداللہ بن مبارک، ریاح بن زید، عمر بن حبیب، قاسم بن ابی بردہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا کیا پھر اسے حکم دیا کہ "لکھ" چنانچہ قلم نے ہر وہ چیز جو ہونے والی تھی لکھ دی۔[1]

سعید سے صرف قاسم نے یہ حدیث روایت کی ہے اور قاسم سے صرف عمر نے روایت کی ہے اور رباح متفرد ہیں، ابن عباسؓ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے روایت کی ہے ان میں ابوظبیان، ابواسحٰق، مقسم، مجاھد سرفہرست ہیں۔ ان میں سے بعض نے مرفوعاً روایت کی ہے اور بعض نے موقوفاً جبکہ نبی ﷺ سے عبادہ بن صامت و بن عمر نے مرفوعاً متصلاً روایت کی ہے۔

۱۱۸۴۵۔ سلیمان بن احمد، ابوزید قراطیسی، نعیم بن حماد "ح" ابونعیم اصفہانی فاروق وحبیب بن حسن، (دونوں) ابوعلی الکشی، معاذ بن اسد "ح" جعفر بن محمد، ابوحصین، یحییٰ حمانی "ح" علی بن حمید، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاتل (سب) عبداللہ بن مبارک، صفوان بن عمرو، عبداللہ بن بسر، ابوامامہ باہلیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آیت کریمہ "یسقی من ماء صدید یتجرعہ" (ابراہیم ۱۶) اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا جسے بمشکل گھونٹ گھونٹ پیے گا۔" کے بارے میں فرمایا" پیپ کا پانی جہنمی کے قریب کیا جائیگا وہ اس سے سخت کراہت کرے گا۔ چنانچہ جب پانی اس کے قریب کیا جائے گا اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور مع بالوں کے اس کے سر کی کھال اتر جائے گی۔ جب پی لے گا اس کی انتڑیاں کٹ کٹ کر پانی سمیت پاخانے کے رستے سے باہر نکل جائیں گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے" وسقوا ماءً حمیماً فقطع امعاءھم " (محمد ۱۵) جنھیں گرم پانی پلایا جائے گا اور وہ پانی ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ بئس الشراب، (کھف ۲۹) اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا۔ بڑا ہی برا پانی ہے۔[2]

صفوان متفرد ہیں عبداللہ بن بشر سے روایت کرنے میں اور کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن بشر وہ شخص حمصی ہیں جنکی کنیت ابوسعید ہے۔ یہ حدیث بقیہ بن ولید نے صفوان سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے اور صفوان نے عبداللہ بن بسر مازنی سے روایت کی ہے اور عبداللہ بن بسر کی صحبت ثابت ہے اور صفوان نے عبداللہ بن بشر سے بھی حدیث روایت کی ہے۔ گویا عبداللہ بن بسر مازنی صحابی ہیں اور عبداللہ بن بشر ان دونوں سے صفوان روایت کرتے ہیں، اسی وجہ سے بعض لوگوں کو اشتباہ ہوا ہے اور اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن بسر مازنی ہیں۔

۱۱۸۴۶۔ جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین، یحییٰ حمانی، عبداللہ بن مبارک، سعید بن یزید ابی شجاع، ابوسمح، ابوالھیثم، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آیت کریمہ "تلفح وجوھھم النار" (المؤمنون ۱۰۴) ان کے چہروں کو آگ جھلساتی رہے گی، کے بارے میں ارشادفرمایا یعنی آگ ان کے چہروں کو بھون ڈالے گی پس ان کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے وسط تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔[3]

۱۔ السنة لابن أبي عاصم ۱/۵۰. وكشف الخفا ۳۱۰.

۲۔ مسند الامام احمد ۵/۲۶۵. والمستدرك ۲/۳۵۱، ۴۵۷. وسنن الدارمي ۲/۸۹. والترغيب والترهيب ۴/۲۷۸. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۵۱۶. والدر المنثور ۴/۷۴.

۳۔ سنن الترمذي ۲۵۸۷، ۳۱۷۶. ومسند الامام احمد ۳/۸۸. ومشكاة المصابيح ۵۶۸۴، وشرح السنة ۱۵/۲۵۲. والترغيب والترهيب ۴/۴۸۰. وتفسير ابن كثير ۵/۴۹۱. وتفسير البغوي ۵/۴۵. وتفسير القرطبي ۱۲/۱۵۲. والدر المنثور ۵/۱۶.

ابوشجاع، ابوسمح سے روایت کرتے ہیں لیکن متفرد ہیں۔

۱۱۸۴۷- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحق قاضی ''ح'' جعفر بن محمد، ابوحصن، (دونوں) یحییٰ حمانی ''ح'' ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان صبان ''ح'' حبیب بن حسن، احمد بن سھل اشنانی مقری، حسن بن عیسیٰ بن ماسرجس (سب) عبداللہ بن مبارک، سعید بن یزید، ابوسمح، ابوحجیرہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جہنم کا کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کے سروں پر انڈیلا جائے گا حتی کہ ان کی کھوپڑی سے ہوتا ہوا پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں پڑا ہوگا نکال باہر پھینکے گا حتی کہ کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کے قدموں سے جانکلے گا اور وہ صھر'' یعنی ایسا گرم کھولتا ہوا پانی جو چمڑے اور گوشت کو بھی پگھلا ڈالے گا'' چنانچہ جہنمی کو دوبارہ اس کی درست حالت پر لایا جائے گا اور پھر یہ سلسلہ اس کے ساتھ لگا تار ہوتا رہے گا۔[1]

سعید ابوشجاع المعروف اسکندری متفرد ہیں اور وہ ثقہ ہیں ان سے لیث بن سعید، ابوسمح (ان کا نام عبدالرحمٰن المعروف بدراج ہے) ابوالھیثم (ان کا نام سلیمان صفاری ہے) روایت کرتے ہیں نیز ابوسمح سے عمرو بن حارث وسالم بن غیلان تجی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۴۸- ابوبکر بن خلاد، محمد بن (غالب) بن حارث، محمد بن نصر مروزی، ''ح'' جعفر بن محمد، ابوحصین، محمد بن عبدالحمید حمانی ''ح'' ابونعیم اصفھانی ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان ''ح'' جعفر بن محمد، جعفر فریابی، ابراہیم بن عثمان زیاد مصیصی (چاروں) عبداللہ بن مبارک، عتبہ بن سعید، حبیب، حمزہ بن ابی حمزہ، مجاھد، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی وسعت (رقبہ) کتنی ہے؟ ہم نے کہا ہم نہیں جانتے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے بخدا! تم نہیں جانتے ہو کہ جہنمی کے کان اور کاندھے کے درمیان فاصلہ ستر سال کے سفر کے برابر ہوگا اور اس فاصلے میں پیپ اور خون کے بہنے کی کشادہ گزرگاہیں ہوں گی۔ مجاہد کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا وہ نہریں ہوں گی؟ ابن عباسؓ نے فرمایا ''نہیں'' بلکہ کشادہ گزرگاہیں ہوں گی، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو جہنم کی وسعت کتنی ہے؟ ہم نے کہا: ہم نہیں جانتے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے بخدا! تم نہیں جانتے ہو، چنانچہ عائشہؓ نے مجھے بتایا ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے ارشاد باری تعالیٰ ''**والارض جمیعاً قبضته یوم القیامة والسموات مطویات بیمینه** ''(الزمر ۶۷) ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے'' کے بارے میں پوچھا کہ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس دن جہنم کے پل پر ہوں گے۔

مجاھد کی یہ حدیث غریب ہے اور حبیب حمزہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس سند میں متفرد ہیں اور حمزہ کوئی ثقہ اور عزیز الحدیث ہیں۔

۱۱۸۴۹- جعفر بن محمد بن عمر، ابوحصین وداعی، یحییٰ حمانی، ''ح'' ابونعیم اصفھانی ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بغوی وابن زنجویہ، ''ح'' محمد بن ابراہیم، احمد بن سھل اشنانی مقری (تینوں) حسن بن عیسیٰ ماسرجسی، عبداللہ بن مبارک، عمر بن محمد بن زید، محمد بن زید، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت جنت کی طرف چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ کی طرف اس وقت موت کو جنت اور دوزخ کے درمیان لا کر ذبح کردیا جائے۔ گا پھر ایک آواز لگانے (والا فرشتہ) آواز لگائے گا اے اہل جنت! بلاموت تم جنت میں ہمیشہ ہمیشہ داخل رہو گے۔ اور اے اہل دوزخ! تم بھی بلاموت دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہوگے چنانچہ فرشتے کی آواز سن کر جنتیوں کی فرحت وخوشی میں کئی گنا اضافہ ہوجائے گا اور جہنمیوں کے غم وحزن میں کئی گنا اضافہ ہوجائے گا۔[2]

---

[1] سنن الترمذی ۲۵۸۲. ومسند الامام احمد ۲/۳۷۴، والمستدرک ۲/۳۸۷. والزھد للامام احمد ۲۰. ومشکاة المصابیح ۵۶۷۹. والترغیب والترھیب ۴/۴۷۷. وتفسیر القرطبی ۱۲/۲۷. وتفسیر ابن کثیر ۵/۴۰۲. وتفسیر الطبری ۱۷/۱۰۰. والجامع الکبیر للسیوطی ۵۴۵۲. وکنز العمال ۳۹۵۱۵.

[2] صحیح البخاری ۸/۱۴۳. وصحیح مسلم، کتاب الجنة ۴۳. وفتح الباری ۱۱/۴۱۵.

ابن عمرؓ کی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عمر بن محمد سے ابن وھب، ولید بن مسلم، میمون بن یزید، وغیرھم نے بھی روایت کی ہے، اس مضمون میں ابن مبارک رحمہ اللہ کی ایک اور اولیت بھی ہے اور اس کی سند و متن یوں ہے، فضیل بن مروان، حسن بن علی وراق، ھیثم بن حلف، محمد بن علی بن شقیق، علی بن شقیق، عبداللہ بن مبارک، فضیل بن مرزوق، عطیہ، ابوسعید (میرا گمان ہے کہ وہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے تھے) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "قیامت کے دن موت سیاہ سفید مینڈھے کی شکل میں لائی جائی گی اور جنت و دوزخ کے درمیان کھڑی کردی جائے گی، اتنے میں آواز لگے گی اے اہل جنت موت یہ ہے اے اہل دوزخ موت یہ ہے۔ چنانچہ موت کو ادھر ہی ذبح کردیا جائے گا اور جنتی وجہنمی اسے ذبح ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے، پس اگر کوئی خوشی کے مارے مرتا اہل جنت ادھر مرجاتے اور اگر کوئی غم وحزن کے مارے مرتا اہل جہنم ادھر ضرور مرجاتے۔[1]

عبداللہ بن مبارک کی اس حدیث کا ایک متابع بھی ہے، وہ یوں کہ عبداللہ بن صالح عجلی نے یہ حدیث بمثلہ فضیل بن مرزوق کے سلسلہ سند سے روایت کی ہے اور یہی حدیث ہمیں اس سند سے بھی پہنچی ہے۔ احمد بن سندی، محمد بن عباس مودب، عبداللہ بن صالح، فضیل بن مرزوق، عطیہ، ابوسعید، نبی ﷺ بمثل مذکور بالا جبکہ اس حدیث کا شاہد بھی موجود ہے وہ یوں کہ یہ حدیث ابوسلمہ وابو صالح وابو حازم واعرج وعبدالرحمن عوفی ابوعلاء ان سب نے ابوھریرہؓ، نبی ﷺ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔ نیز یہی حدیث نوح بن قیس نے، اپنے بھائی خالد، قتادہ، انسؓ، نبی ﷺ کی سند سے روایت کی ہے گویا حدیث کا یہ دوسرا شاہد ہے۔

۱۱۸۵۰- ابواسحق حمزہ، وعلی بن ھارون، عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ابراہیم، عثمان بن زیاد، ابن مبارک، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پکاریں گے، اے اہل جنت! جنتی جواب دیں گے: اے ہمارے رب لبیک ہم تیرے دربار میں حاضر ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا، کیا تم راضی ہو؟ جنتی کہیں گے: ہم کیوں راضی نہیں ہوں گے حالانکہ تونے ہمیں وہ وہ نعمتیں عطا کی ہیں جو تو نے اپنی مخلوق میں کسی ایک کو بھی عطا نہیں کیں، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا، میں تمہیں اس سے بھی افضل نعمت عطا کرتا ہوں وہ یہ کہ میں تم سے راضی ہوں اور تمہارے اوپر ناراض نہیں ہوں گا۔

امام مالک کی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ انھوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۱- ابواسحق حمزہ، ابوقاسم بغوی، قاسم بن یحیی، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، یونس، زھری، سعید بن مسیب، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک بڑی جماعت جنت میں داخل ہوگی جنکی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں۔ اتنے میں عکاشہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان کا شریک بنادے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عکاشہ کو اس جماعت کا شریک بنادے۔ اتنے میں ایک اور انصاری اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اس خوش قسمت جماعت کا شریک بنائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے چکا وہ فضیلت اسے مل چکی ہے۔[2]

زہری کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے ان سے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۲- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، حبان بن مسلم، عبداللہ بن مبارک، عمران بن زائدہ بن نشط، زائدہ بن نشیط، ابوخالد والبی، حضرت ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت نماز میں کبھی آواز دھیمی کرلیتے کبھی بلند۔

۱۔ صحیح البخاری ۶/۱۱۸۔ ومسند الامام أحمد ۲/۲۶۱، ۳۷۷، ۵۱۳۔

۲۔ صحیح البخاری ۷/۱۸۹، ۸/۱۴۰۔ وفتح الباری ۱۱/۴۰۶۔

زائدہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ان سے صرف ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۳-عبدالرحمٰن بن عباس عبدالرحمٰن، ابراہیم بن اسحٰق حربی، محمد بن مقاتل، عبداللہ بن مبارک، یحیٰی بن ایوب، عبداللہ بن جنادہ، ابو عبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے، دنیا مؤمن کا ایک قید خانہ ہے، چنانچہ مومن جب دنیا سے کوچ کر جاتا ہے قید خانے سے بھی اس کو خلاصی مل جاتی ہے۔[1]

ان الفاظ میں عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف یحیٰی بن ایوب کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۵۴-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم حربی، احمد بن حجاج، عبداللہ بن مبارک، یحیٰی بن ایوب، بکر بن عمرو، عبدالرحمٰن بن زیاد، ابو عبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: موت مؤمن کا تحفہ ہے۔[1]

عبداللہ بن عمروؓ کی یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف حبلی نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۵-عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم حربی، محمد بن مقاتل، ابن مبارک، مالک بن مغول، ابو ربیعہ، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب پسند کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ؟ صحابہؓ نے اثبات میں جواب دیا، ارشاد فرمایا: پھر تم لوگ امیدوں کو کم کر دو اور اپنے احوال اپنے مددگاروں کے سامنے بیان کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے رہو جیسا کہ اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔ صحابہ نے کہا: ہم سب اللہ تعالیٰ سے حیاء تو کرتے ہیں ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیاء یہ ہے کہ تم قبروں کو اور بوسیدگی کو نہ بھول جاؤ، پیٹ کو اور جو کچھ اس نے اپنے اندر جمع کر رکھا ہے کو نہ بھولو، سر کو اور سر نے جو کچھ اپنے احاطہ میں لے رکھا ہے اسکو مت بھول جاؤ، جو آخرت کی عزت وشرافت کا خواہشمند ہو وہ دنیا کے عارضی ڈٹمپر (زیب وزینت) کو چھوڑ دے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا اور اس سے اللہ تعالیٰ کی ولایت کا درجہ بھی پایا جاسکتا ہے۔[2]

یہ حدیث غریب ہے میں نہیں جانتا کہ ان الفاظ میں مالک بن مغول، ابی ربیعہ سے عبداللہ بن مبارک کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے جبکہ بعض محدثین نے یہ حدیث ان الفاظ سے ملے جلے الفاظ میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۶-جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحفص محمد بن حسین، یحیٰی بن عبدالحمید جمانی، ابن مبارک، خالد حذاء، ابوعثمان، ابوموسیٰ اشعریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ چنانچہ جب بھی ہم بلندی پر چڑھتے یا کسی نشیبی جگہ میں نیچے اترتے ہم بآواز بلند تکبیر کہتے، اتنے میں نبی ﷺ ہمارے قریب پہنچ گئے ارشاد فرمایا اے لوگو! تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو اور نہ ہی کسی غائب کو، تم تو صرف اس ذات کو پکار رہے ہو جو سننے والی ہے اور تمہارے قریب تر ہے، خاموشی اختیار کرو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ اور وہ یہ ہے "لاحول ولاقوۃ الا باللہ"[3]۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور ابوعثمان کے واسطے سے (ابوعثمان کا نام عبدالرحمٰن بن مل نہدی ہے) تابعین کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ ان میں سلیمان تیمی، ثابت بنانی، ایوب سختیانی، عاصم احول علی بن زید جدعان سرفہرست ہیں نیز ابوعثمان نہدی سے تابعین کے علاوہ جریری، ابولغامہ سعدی نے روایت کی ہے، اور ابوسلیل کا نام ضریب بن نضیر ہے اور ابونعامہ کا نام عبدربہ ہے۔

---

[1] المستدرک ۳۱۹/۴ . ومجمع الزوائد ۳۲۰/۲ . والمطالب العالیۃ ۷۰۸ . ۳۰۹۴ . ومشکاۃ المصابیح ۱۶۰۹ . واتحاف السادۃ المتقین ۲۲۷/۱۰ . والترغیب والترھیب ۳۳۵/۴ . وکشف الخفا ۳۵۲/۱ .

[2] کنز العمال ۴۳۶۱۱ .

[3] صحیح البخاری ۲۹/۴ . ۱۰۱/۸ . ۱۰۸ . وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۴۴ . وفتح الباری ۲۱۴/۱۱ . ۵۰۰ .

۱۱۸۵۷-جعفر بن محمد، ابوحصین، یحیٰی بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن عقبہ، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مقتولین احد پر آٹھ سال کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی (کیفیت یہ تھی) جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو الوادع کر رہا ہو پھر ارشاد فرمایا: میں تم سے پہلے کا بھیجا ہوا اجر وثواب ہوں اور میں تمھارے اوپر گواہ بھی ہوں نیز ہماری ملاقات کی مقررہ جگہ حوض کوثر ہے، بے شک میں حوض کوثر کو دیکھتا ہوں اپنی اس جگہ مقام سے، مجھے تمھارے اوپر یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ گے لیکن مجھے تمھارے اوپر خوف ہے کہ تم ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔ عقبہؓ کہتے ہیں یہ میری آخری نظر تھی جو میں نے نبی ﷺ پر ڈالی۔[1]

یزید بن ابوصہیب کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری و مسلمؒ دونوں نے لیث، یزید کی سند سے روایت کی ہے اور بخاری نے زکریا بن عدی، ابن مبارک، صبرہ، یزید، عبداللہ بن عقبہ (ابن لہیعہ) کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۸-سلیمان بن احمد، ابوزید قراطیسی، عبداللہ بن حکم، ابن لہیعہ یزید کی سند سے بمثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

یزید بن ابی انیسہ اور یحیٰی بن ایوب نے بھی یہ حدیث یزید سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۹-جعفر بن محمد، ابوحصین، یحیٰی بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، معمر، ہمام بن منبہ، ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں باہر سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس لوٹتا ہوں، اپنے بستر پر کوئی گرا پڑا چھوہارا پاتا ہوں۔ مجھے نہیں پتا چلتا آیا کہ یہ صدقے کا ہے یا میرے گھر والوں کی ملکیت ہے تاہم جیسا کیسا بھی ہو میں نہیں کھاتا ہوں۔[2]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور بخاری نے ابن مبارک، معمر کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۶۰-محمد بن جعفر بن ھیثم، ابراہیم حربی، محمد بن عبدالوھاب، ابن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، علقمہ بن وقاص، بلال بن حارثؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی بھلائی کی کوئی بات کرتا ہے، وہ اس بات کی حد وانتہا کا علم نہیں رکھتا ہوتا پس قیامت کے دن تک اس کے نامۂ اعمال میں اس کی رضا مندی لکھی جاتی ہے، ایک آدمی برائی کی بات کرتا ہے اور وہ اس بات کی حد وانتہاء کا علم نہیں رکھتا۔ اس کے نامۂ اعمال میں اسکی ناراضی لکھی جاتی ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن وہ آدمی اسکا پورا پورا بدلہ پالیتا ہے۔[3]

موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث علقمہ کے واسطہ سے غریب ہے ہم نے صرف ابن مبارک کی سند سے ذکر کی ہے جبکہ اس حدیث میں ابن مالک کا ایک اور طریق بھی ہے۔

۱۱۸۶۱-ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف صرصری، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، زبیر بن سعید، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کوئی بات کر کے اپنے ہم نشینوں کو ہنساتا ہے۔ تاہم اس کی یہ بات ریاکاری سے دور ہوتی ہے۔[4]

یہ حدیث غریب ہے سعید ہاشمی عن صفوان متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، زکریا ساجی، سھل بن بحر، محمد بن اسحٰق سلمی، عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری، ابی الزناد، ابوحازم،

۱۔ صحیح البخاری ۱۲۰/۵۔ وفتح الباری ۳۴۸/۷۔

۲۔ صحیح مسلم، ۷۵۱۔ وفتح الباری ۸۶/۵۔ وصحیح البخاری ۱۶۴/۳۔

۳۔ السنن الکبری للبیھقی ۱۶۵/۸۔ ومشکاۃ المصابیح ۴۸۳۳۔ وشرح السنۃ ۳۱۵/۱۴۔

۴۔ مسند الامام أحمد ۴۰۲،۴۲/۲۔ والجامع الکبیر ۵۵۳۷۔ ۵۵۴۴۔ واتحاف السادۃ المتقین ۲۹۶،۴۶۸/۷، ۵۳۰۔ ومیزان الاعتدال ۲۸۳۶۔ والضعفاء للعقیلی ۲۰۲/۳۔ ولسان المیزان ۳۸۳۶۔ والکامل لابن عدی ۱۰۸۰/۳۔

ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے علماء میری امت کے خیار (بہترین لوگ) ہیں اور میری امت کے علماء کے خیار میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔خوب سن لو! اللہ تعالیٰ جاہل کے ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے عالم کے چالیس گناہ معاف کر دیتا ہے،سن لو! رحمدل عالم قیامت کے دن آئے گا کہ اس کا نور چمک رہا ہوگا جس کی روشنی میں وہ مشرق اور مغرب کے درمیان چلتا رہے گا جس طرح کہ چمکتا ہوا ستارہ چلتا ہے۔[1]

ثوری اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۶۳- ابو عبداللہ، محمد بن احمد بن یزید، ابو مسعود، سھل بن عبدربہ، ابن مبارک، ھشام بن عروہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر لوگوں کو راضی کیا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیتا ہے۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے لوگوں کو ناراض کیا اللہ تعالیٰ اس کی کفایت فرمائیں گے۔[2]

ان الفاظ میں ھشام کی حدیث غریب ہے۔

۱۱۸۶۴- ابو عبداللہ، یوسف بن محمد موذن، عبدالرحمن بن عمر بن رشید، ابراہیم بن عیسیٰ نے عبداللہ بن مبارک، حکم بن عبداللہ، زھری، سعید بن مسیب، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جب میرے اوپر کوئی ایسا دن آجائے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہوا ایسا علم جو مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب تر کرے پس اس دن میرے لئے طلوع آفتاب میں برکت نہ ہو۔[3]

زھری کی یہ حدیث غریب ہے حکم متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۵- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن سلیمان، اسماعیل بن یحییٰ معافری، سھل بن معاذ بن انس جہنی، معاذ بن انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مومن کی تنگی اور دشواری میں حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمائیں گے جو اسے قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس کی حفاظت کریگا اور جس نے کسی مومن کو تہمت لگائی تہمت لگانے سے صرف اس کو عیب دار ورسوا کرنے کا ارادہ تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تہمت لگانے والے کو جہنم کے پل پر روک لیں گے تاوقتیکہ اسکو اپنی لگائی ہوئی تہمت سے خلاصی نہ مل جائے۔[4]

۱۱۸۶۶- ابومحمد بن حیان، محمد بن زکریا، ابوربیعہ فھر بن عوف، ابن مبارک، یحییٰ بن اسماعیل، اسماعیل بن یحییٰ، سھل بن معاذؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن کی شان میں کوئی ایسی ویسی بات کردی جسکا اسے علم ہی نہ تھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک دیں گے تاوقتیکہ کہی ہوئی بات سے خلاصی نہ پالے اور جس نے کسی مومن پر محض اس ارادے سے تہمت لگائی

[1] تاريخ بغداد ۱/۲۳۸. وأمالي الشجري ۱/۵۲، ۶۲. والاحاديث الضعيفة ۳۶۷. واللآلي المصنوعة ۲/۱۱۷. والعلل المتناهية ۱/۱۳۲. وكنز العمال ۲۸۷۷۸.

[2] صحيح ابن حبان ۱۵۴۱. والمعجم الكبير للطبراني ۱۱/۲۶۸. وتاريخ أصبهان ۲/۳۴۸. والمستدرك ۴/۱۰۴. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲۴. واتحاف السادة المتقين ۶/۱۳۹، ۱۷۱، ۸/۲۹۱. والترغيب والترهيب ۳/۲۰۰.

[3] الأمالي للشجري ۱/۵۵. والكامل لابن عدى ۲/۵۱۱. والفوائد المجموعة ۲۷۵. وكشف الخفا ۱/۷۷. وتنزيه الشريعة ۱/۲۵۶، ۲/۲۸۹. واللآلي المصنوعة ۱/۱۰۹. والاحاديث الضعيفة ۳۷، ۳۸۰. واتحاف السادة المتقين ۱/۷۸. وميزان الاعتدال ۳۴۳۲. والمجروحين ۱/۳۳۵. وتذكرة الموضوعات ۲۲.

[4] سنن أبي داؤد ۴۸۸۳. والترغيب والترهيب ۳/۱۹۲، ۵۱۷. ومشكاة المصابيح ۴۹۸۶. وتفسير ابن كثير ۷/۳۶۴، والدر المنثور ۴/۱۸۲. واتحاف السادة المتقين ۷/۵۴۵.

کہ وہ رسوا ہوجائے، اللہ تعالیٰ تہمت لگانے والے کو ردغۃ الخبال میں ٹھہرائیں گے تاوقتیکہ وہ لگائی ہوئی تہمت کا کفارہ ادا کرکے نکل نہ جائے۔[1]

قہر نے اسی طرح روایت کی ہے عبید اللہ بن سلیمان سے اور صحیح وہ ہے جو اسد اور حیان نے روایت کی ہے اور مذکور بالا حدیث غریب ہے اسماعیل عن سھل متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۷-ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ، حیان، (ح) ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، علی بن اسحٰق بن سھل سمرقندی، عبداللہ بن مبارک، لیث بن سعید، یحییٰ بن سلیم بن یزید مولیٰ رسول اللہ ﷺ، اسماعیل بن بشیر مولیٰ بنی مغالہ، جابر بن عبداللہ بن وابو طلحہ بن سھل انصاریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی ایسا مسلمان آدمی نہیں جو کسی دوسرے مسلمان آدمی کی ایسی جگہ میں مدد کریگا جہاں اس کی عزت گھٹے اور ھتک حرمت کا خطرہ تھا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ مدد کریگا جہاں وہ اس کی مدد کو پسند کریگا اور جو آدمی بھی کسی مسلمان کو ایسی جگہ میں رسوا و ذلیل کرے گا جہاں اس کی عزت و حرمت خراب ہوجائے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ میں رسوا و ذلیل کرے گا جہاں اس کی عزت و حرمت خراب ہوجائے اللہ تعالیٰ اسکو ایسی جگہ میں رسوا کرے گا جہاں وہ اس کی مدد پسند کرتا تھا۔[2]

یہ حدیث مشہور ثابت ہے لیکن یحییٰ عن اسماعیل متفرد ہیں۔ یہ حدیث ہمیں سند عالی سے عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد کی سند سے بیان کی ہے۔

۱۱۸۶۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن مبارک، مثنی، بن صباح، عمرو بن شعیب، شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی آدمی کا ذکر کیا: صحابہؓ کہنے لگے: ہم کھانا نہیں کھائیں گے تاوقتیکہ وہ نہ کھالے اور ہم نہیں سوار ہوں گے تاوقتیکہ وہ نہ سوار ہوجائے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کی غیبت کردی، صحابہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! ہم نے اس کی وہ بات بیان کی ہے جو اس میں ہے ارشاد فرمایا: غیبت ہونے کے لئے تمھیں کافی ہے کہ جب تم اپنے بھائی میں پائی جانے والی باتوں کا تذکرہ کرنے لگ جاؤ۔[3]

یہ حدیث ان الفاظ میں غریب ہے ہم نے صرف عمرو بن شعیب کی سند سے روایت کی ہے نیز مثنی بن صالح متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۹-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح رحمی، عبداللہ بن مبارک، ابن عون، حفصہ بنت سیرین، ام رائح، سلیمان بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عام مسلمانوں پر تیرا صدقہ کرنا صرف صدقہ کی حد تک ہے جبکہ قریبی رشتہ دار پر تیرا صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔[4]

یہ حدیث ثابت مشہور ہے اور اسے ابن عون سعید و بشر بن فضل و معاذ بن معاذ و وکیع و یزید بن ھارون نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۸۷۰-عبداللہ بن موسیٰ بن اسحٰق قاسمی، حامد بن شعیب، عبداللہ بن عون، ابن مبارک، یونس، زھری، ابوسلمہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو منت اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا جائز نہیں، ہاں البتہ اسکا کفارہ وہی ہے جو

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۷۰. والسنن الکبری للبیھقی ۶/ ۸۲، ۸/ ۳۳۲. والترغیب والترھیب ۳/ ۵۱۶. والدر المنثور ۲/ ۲۵۶، ۶/ ۹۷.

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۶/ ۲۸۴، والترغیب والترھیب ۳/ ۵۱۹.

۳۔ مجمع الزوائد ۸/ ۹۴. وکشف الخفا ۲/ ۱۵۰. واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۵۴۰. وشرح السنۃ ۱۳/ ۱۴۰.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/ ۳۳۷.

قسم کا کفارہ ہے۔[1]

ابوسلمہ کے واسطے سے مروی زھری کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۸۷۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن سعید اصفہانی، ابن مبارک وعبدالرحمٰن وابواسامہ، مجالد، شعبیؒ، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی اور ایک یہودیہ کو (بوجہ زناء) رجم کیا تھا۔

اس متن میں ابن عمرؓ کی حدیث مشہور ثابت ہے اور اس حدیث کو یوں روایت کیا۔

ابن عجلان، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ابن عمرؓ کی یہ حدیث مشہور ہے اور ابن عجلان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے، ان میں سے ابن لہیعہ، حسن بن صالح وغیرھم سرفہرست ہیں۔

۱۱۸۷۲-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحٰق بن حزیم، عتبہ بن عبداللہ، عبداللہ بن مبارک، یونس بن ابی اسحٰق عبدالخیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ضرور سمجھتا کہ قدموں کا باطن (قدموں کے تلے) قدموں کے ظاہر (پشت) سے زیادہ مسح کرنے کے لائق ہے۔ ابواسحٰق کی یہ حدیث بذکر نعلین غریب ہے ہم تک یہ حدیث صرف یونس کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۸۷۳-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، حسن، بن عیسیٰ، عبداللہ بن مبارک، مصعب بن ثابت، ابوحازم، سھل بن سعدؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کا تعلق اہل ایمان سے اس طرح ہے جس طرح سر کا جسم سے، مومن اہل ایمان کے لئے دکھ والم جھیلتا ہے جس طرح جسم سر کے لئے۔[2]

مذکورہ سند میں مصعب ابوحازم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(۴۰۰) عبدالعزیز بن ابی روادؒ[3]

تبع تابعین کرام میں ایک عبادتگزار، خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے والے شاکر ابوعبدالرحمٰن عبدالعزیز بن ابی روادرحمہ اللہ بھی ہیں۔ عبادت کو غنیمت سمجھتے تھے مصائب ودشواریوں کو چھپائے رکھتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ عطایا کے لئے ہر وقت کمربستہ رہنا اور مصائب کو چھپائے رکھنا تصوف ہے۔

۱۱۸۷۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، یحییٰ بن عیسیٰ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک مرتبہ شدید بارش ہوئی جس سے مکانات بھی منہدم ہوگئے۔ چنانچہ ابن روادرحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اس آزمائش سے عافیت دی، انھوں نے شکرانے کے طور پر ایک لونڈی آزاد کی۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۲۶۷، ۴/ ۳۴۰، ۳۴۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۴/ ۸۴. ۹/ ۱۰۹. ۱۰/ ۷۵، ۸۳. ودلائل النبوة ۴/ ۱۸۹. ونصب الراية ۳/ ۳۰۰. ومشكاة المصابيح ۳۴۲۸.

۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۶/ ۱۲۱. والمصنف لابن أبي شيبة ۱۳/ ۲۵۳. واتحاف السادة المتقين ۹/ ۵۳۲. والاحاديث الصحيحة ۱۱۳۷. وتاريخ ابن عساكر ۱۰/ ۱۴۵.

۳۔ تهذيب الكمال ۱۸/ ۱۳۶. وطبقات ابن سعد ۵/ ۴۹۳. والتاريخ الكبير ۶/ ت ۱۵۶۱. والجرح ۵/ ت ۱۸۳۰. وسير النبلاء ۷/ ۱۸۴. والكاشف ۲/ ۳۴۳.

۱۱۸۷۵- عبداللہ بن محمد ومحمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کہتے تھے: عبدالعزیز بن ابی رواد ررحمہ اللہ کی آنکھوں کی بینائی تقریباً بیس سال سے ختم ہو چکی تھی، لیکن ان کے گھر کے کسی ایک فرد کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا، چنانچہ ایک دن ان کے بیٹے نے کسی وجہ سے ان کی بصارت میں تامل اور غور وفکر کیا جس سے اسے بینائی ختم ہو جانے کا شک گزرا تو پوچھا: اباجان! کیا آپ کی بینائی ختم ہو چکی ہے؟ فرمایا: ہاں بیٹے! اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے کہ بیس سال سے تمھارے باپ کی بینائی ختم ہو چکی ہے۔

۱۱۸۷۶- ابوعبداللہ ومحمد بن عبدالرحمٰن وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط رحمہ اللہ نے فرمایا: عبدالعزیز بن ابی روادرحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے کی وجہ سے تقریباً چالیس سال تک آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا، چنانچہ ایک مرتبہ عبدالعزیز رحمہ اللہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، اچانک منصور ابوجعفر نے اپنی انگلی سے ان کے پہلو میں کچوکا لگایا، عبدالعزیز رحمہ اللہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ یہ جبار کی طرف سے کچوکا لگا ہے۔

۱۱۸۷۷- عبداللہ بن محمد ومحمد بن علی، ابویعلیٰ، عبدالصمد بن یزید، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالعزیز بن ابی روادرحمہ اللہ نے اپنے کسی بھائی سے پانچ ہزار درھم موسم حج (وقت حج) تک قرض مانگے۔ چنانچہ وہ مقرض (قرض دینے والا) تاجر تھا۔ اس نے مطلوبہ رقم لی اور عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف چل پڑا، جب رات چھا گئی تاجر نے ان کے گھر میں آکر پناہ لی اور پوچھا: اے ابن ابی رواد! آپ نے کیا کیا؟ آپ بھی بوڑھے ہیں اور میں بھی بوڑھا ہو چکا ہوں کیا معلوم اللہ تعالیٰ کسی وقت میرے بارے میں یا ایک کے بارے میں کیا فیصلہ کر دے اور جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میرا بیٹا نہیں جانتا لہٰذا اگر میں صبح صحیح سالم ہوا میں اسے ضرور ساتھ لاؤں گا۔ پس آپ اس کے ساتھ ادائیگی قرض کی مدت طے کرلیں، چنانچہ صبح ہوئی تاجر عبدالعزیز بن ابی روادرحمہ اللہ کے پاس آیا اور انھیں مکان کے پیچھے بیٹھے ہوئے دیکھا، عبدالعزیز رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ وہ مکان کے پیچھے ایک عارضی حجرے میں کافی دیر تک بیٹھے رہتے تھے، تاجر نے کہا: گزشتہ رات مجھے ایک بات سوجھی میں نے ناپسند سمجھا کہ آپ سے مشورہ لئے بغیر میں اس کے متعلق کچھ فیصلہ کرلوں، عبدالعزیز بن ابی روادرحمہ اللہ نے پوچھا وہ کیا بات ہے؟ تاجر نے جواب دیا: جو مال میں آپ کے پاس رات اٹھا لایا تھا میں اس کے بارے میں فکرمند ہو گیا، چونکہ آپ بھی بوڑھے شیخ ہیں اور میں بھی بوڑھا ہوں میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کیا کچھ کر گزرے جبکہ جتنا میں آپکا قدر شناس ہوں میرا بیٹا نہیں ہے، میں سوچتا ہوں کہ اس مال کے متعلق آپ کو دنیا وآخرت میں دستبردار کردوں، فرمایا یا اللہ! اس کی مغفرت فرما، یا اللہ! اس نے جو نیت کی ہے اس کا افضل ترین اجر اسے عطا فرما پھر انھوں نے تاجر کو بہت دعائیں دیں، پھر فرمایا: اگر تم اس مال کے متعلق مشورہ کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے بھروسے پر ہمیں قرض دے دو، جب ہم اسکے متعلق پریشان ہوں گے اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف کریگا اور جب تم نے ہمیں ادائیگی سے دستبردار کردیا ہمارے ذمہ سے قرض ہی ساقط ہو گیا، چنانچہ تاجر نے ان کی خلاف ورزی مکروہ سمجھی، چنانچہ وقت حج نہیں آیا تھا کہ تاجر مر گیا، عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس تاجر کے بیٹا قرض کا مطالبہ کرنے آیا، فرمایا: میں ابھی ادائیگی کی تیاری میں نہیں ہوں اور مال بھی ابھی تک مہیا نہیں ہو سکا لیکن ہماری مدت مقررہ موسم حج ہے۔ چنانچہ تاجر کے بیٹے ان کے پاس سے اٹھ گئے، انھوں نے اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا کیا تو اس قدر لاپرواہ ہو گیا کہ لوگوں کے اموال ہڑپ کر رہا ہے؟ ابن ابی روادرحمہ اللہ نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تمھارے باپ پر رحم کرے وہ تو اس طرز طلب سے خوفزدہ تھا لیکن ہمارے درمیان مدت مقررہ آنا چاہتی ہے، وگرنہ تم تو دستبرداری میں ہو، چنانچہ ابن ابی رواد اسی فکر میں حجرہ میں بیٹھے تھے کہ اچانک ان کا ایک غلام رونما ہوا جو ایک عرصہ سے ہندوستان یا سندھ کی طرف بھاگ گیا تھا۔ چنانچہ وہ دس ہزار درھم کی خطیر رقم لے کر واپس پلٹا اور کہا: اے میرے آقا: السلام علیکم میں آپ کا بھگوڑا غلام ہوں اور میں ہندوستان یا سندھ کی طرف چلا گیا تھا، وہاں جا کر میں نے تجارت کی اللہ

تعالیٰ نے مجھے تجارت کے صلے میں دس ہزار درھم عطا کیے ہیں۔ نیز میرے پاس تجارت کا بے حساب ساز وسامان ہے، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: ابن ابی رواد رحمہ اللہ کو میں نے کہتے سنا: یا اللہ! میں نے تجھ سے پانچ ہزار مانگے تو نے دس ہزار مجھے عطا کر دیئے، بیٹے کو آواز دی! اے عبدالحمید یہ دس ہزار اٹھالے جاؤ اور قرض خواہوں کو ادا کردو مزید ان سے السلام علیکم کہو بعد اس سلام کے کہنا یہ خطیر رقم میرے والد نے تمھارے لئے بھیجی ہے، چنانچہ تاجر کے بیٹے کہنے لگے: ہمارے تو صرف پانچ ہزار درھم ہیں؟ ان کے بیٹے نے کہا کہ جی ہاں تم سچ کہتے ہو بقیہ پانچ ہزار بھی تمھارے ہیں بوجہ اس بھائی چارے کے جو تمھارے باپ کے ساتھ قائم تھا۔ چنانچہ وہ لوگ سن کر نادم ہو گئے کہ ان کی طرف سے تو ملامت ہوتی رہی تھی جبکہ ابن ابی رواد کی طرف سے بخشش وعطا۔ چنانچہ بیٹا باپ کی طرف واپس لوٹ گیا، غلام نے کہا میرے پاس تجارت میں جو ساز وسامان ہے اسے بھی شمار کر کے اپنے قبضے میں لے لو، ابن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے اللہ تعالیٰ سے پانچ ہزار مانگے تھے جبکہ اس نے ہمیں دس ہزار عطا کر دیئے اے بیٹے! جاؤ تم خالصۃً للہ آزاد ہو اور جو سامانِ تجارت تمھارے پاس ہے وہ بھی تمھاری ملکیت رہا۔

۱۱۸۷۸-محمد بن احمد حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: مقولہ ہے کہ تواضع کا مرتبہ شرف مجالس سے دوری اختیار کرنے میں ہے، ہر انسان کے سر میں حکمت ہے جس نے اسے حاصل کر لیا وہ اسکا مالک بن جائے گا اور جس نے اللہ کی رضا کی خاطر تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کریں گے اور جس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ اسے حقیر وکمتر کر دیں گے۔

(نوٹ) عبدالعزیز بن ابی رواد کے حالات میں تصحیف وتحریف ہے اور اکثر جگہوں میں عبارت ساقط ہے جسکی وجہ سے عبارت کا مفہوم ومطلب واضح نہیں ہو پایا۔ تاہم محشی نے حتی الامکان اپنی سی کوشش ضرور کی ہے لیکن پھر بھی عبارات میں جگہ جگہ خفاء موجود ہے لہٰذا جہاں قارئین کرام کو فہم مطالب میں دشواری ہو وہ مترجم اور دیگر احباب کو معذور سمجھیں (من المترجم)

۱۱۸۷۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد سے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے سوال کیا کہ جو قوم لوگوں کے شرک وکفر میں مبتلا ہونے کی گواہ ہو؟ چنانچہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اسکا انکار کیا پھر فرمایا: میں تمھیں مومنین، کافرین اور منافقین کی صفات پڑھ کر سناتا ہوں۔ چنانچہ انھوں نے سورہ بقرہ کی ایک تا دس آیات تلاوت کیں، پھر فرمایا ان آیات میں مومنین، کافرین اور منافقین کی تعریف وصفات بیان کی گئی ہیں۔

۱۱۸۸۰-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ کسی زمانہ میں بنی اسرائیل میں ایک عبادتگزار تھا ایک رات خواب میں اس سے کہا گیا کہ فلاں عورت جنت میں تیری بیوی ہوگی کہا اس کا کونسا نیک عمل ہے جس کی بدولت جنت میں وہ میری بیوی ہوگی، چنانچہ عابد اس عورت کے پاس آ گیا اور آکر کہنے لگا: میں چاہتا ہوں کہ تیری تین دن تک ضیافت کروں، عورت کہنے لگی بہت خوب میری طرف سے اجازت ہے۔ چنانچہ عابد نے عورت کی ضیافت اسکی قیامگاہ ہی میں کی، عبادتگزار رات بھر عبادت میں مصروف رہتا لیکن وہ عورت رات بھر سوتی رہتی وہ دن بھر روزہ رکھتا جبکہ وہ کھاتی رہتی جب تین دن پورے ہوئے عابد نے عورت سے پوچھا: اس کے علاوہ تیرا کیا عمل ہے؟ تیرے پاس کونسا قابل اعتماد عمل ہے؟ کہنے لگی بخدا: میرا کچھ عمل نہیں الا یہ کہ مجھ میں ایک خصلت ہے۔ عابد نے پوچھا وہ کونسی خصلت ہے؟ عورت نے کہا! جب مجھ پر سختی آجاتی ہے نرمی کی خواہش نہیں کرتی ہوں، اگر میں بھوکی ہو جاؤں شکم سیری کی تمنا نہیں کرتی ہوں، اگر مجھے گرمی لگے ٹھنڈک وسائے کی خواہاں نہیں ہوتی ہوں اور اگر مجھے کوئی مرض لاحق ہو جائے میں صحت کی تمنا نہیں کرتی ہوں۔ عابد نے اس خصلت کو عظیم سمجھا اور کہا: یہ بڑی عظیم خصلت ہے۔ بخدا! اس خصلت سے بندے عاجز ہیں۔

(فائدہ) یعنی عورت ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا پسند کرتی تھی کہ احوال منجانب اللہ پیش آتے ہیں نرمی ہو یا سختی بھوک ہو یا سیری،

گرمی ہو یا سردی جو حال بھی ہو اللہ کی رضا ہونی چاہیے۔

۱۱۸۸۱-محمد بن احمد، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عبداللہ بن عمرؓ نے کعبہ میں مین گیٹ کے بالمقابل نماز پڑھی۔ان پر ایسا خوف خدا کا اثر ہوا کہ غشی کھا کر گر پڑے اور سجدے میں جا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ان کی آواز سن کر کچھ قریشی نوجوان جمع ہو گئے اور ان کے شدید رونے پر تعجب کرنے لگے: فرمایا: اے بھتیجو! تم بھی رو اگر رونا نہیں بھی آتا پھر بھی رولو، پھر انھوں نے چاند کی طرف اشارہ کیا جو ڈوبنے کو لٹک چکا تھا فرمایا: بخدا! یہ چاند بھی اللہ کے خوف سے رو رہا ہے۔

۱۱۸۸۲-ابوبکر معدل محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے کسی آدمی نے پوچھا آپ نے صبح کس حالت میں کی ہے۔فرمایا: بخدا: میں نے صبح اللہ تعالیٰ سے غافل رہتے ہوئی کی ہے۔حالانکہ کثیر گناہوں نے میرا احاطہ کر رکھا ہے اور میری مدت مقررہ جلدی سے بڑھتی چلی آرہی ہے۔میں نہیں جانتا کس امید نے میرا گھیرا تنگ کر رکھا ہوگا۔پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

۱۱۸۸۳-محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ھشام بن عمار، سعید بن سالم قداح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے تین چیزوں سے نصیحت نہ حاصل کی اس نے کچھ نصیحت نہ پائی اسلام، قرآن اور بڑھاپے سے۔

۱۱۸۸۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن عمرو ابھری، رستہ، عبدالرحمن بن یوسف، عثمان بن ابی زائدہ، عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: "فان کرھہ الھب ار دمعہ منی حاھم" حلیۃ الاولیاء کے اصل نسخہ میں اسی طرح عبارت موجود ہے جس کا معنیٰ ومطلب غیر واضح ہے۔

۱۱۸۸۵-عبداللہ بن محمد، وعلی بن اسحٰق، حسین بن حسین، عبداللہ بن مبارک، عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: فرشتوں کی ایک دعا یہ بھی ہے: یا اللہ جب تک ہمارے دل تیری خشیت سے نہ روئیں قیامت کے دن اپنے عذاب سے ہمیں معافی عطا کر۔

۱۱۸۸۶-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق ثقفی، سلیمان بن انوبہ، عبداللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اللہ کے حضور غیرت کرنے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور ایسے مقام سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے اللہ کی معصیت کے ارتکاب کا باعث بنے۔

۱۱۸۸۷-ابوبکر محمد بن احمد موذن، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابوجعفر ادمی، عبداللہ بن رجاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن رواد سے میں نے پوچھا: افضل ترین عبادت کیا ہے؟ جواب دیا: شب وروز طویل حزن افضل عبادت ہے۔

۱۱۸۸۸-ابومحمد بن حیان، محمد بن عمران بن عبدالحمید، عبدالجبار بن حمید، حارث بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد نے علقمہ بن مرثد سے نقل کیا ہے کہ عامر بن قیس رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا کی لذات چار چیزوں میں ہیں مال، عورتیں، نیند اور کھانا، رہی بات مال اور عورتوں کی سو مجھے انکی چنداں حاجت نہیں، رہی بات نیند اور کھانے کی سو ان کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں، بخدا میں ان کے متعلق بھی اپنی کوشش بحال رکھوں گا، علقمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ابلیس سانپ کی شکل وصورت میں انکی سجدہ کی جگہ پر آجاتا ان کی قمیص میں داخل ہو کر گریبان سے نکل جاتا۔ان سے بار ہا کہا گیا کہ آپ جائے نماز سے اس سانپ کو دور کیوں نہیں ہٹاتے؟ فرماتے تھے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ میں اس کے سوا کسی اور سے خوف محسوس کروں، فرماتے اے میرے معبود تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور تو نے میرے معاملے پر غور نہیں کیا اور تو چاہتا ہے کہ مجھے دنیا سے بغیر عمل کے نکال دے اور تو نے دنیا کی بلاؤں کا رخ میری طرف موڑ دیا۔پھر تو نے کہا رک جا میں کیسے رک سکتا ہوں اگر تو نے مجھے روکا نہیں۔اے میرے معبود تو جانتا ہے کہ ساری کی ساری دنیا میری ملکیت میں آجائے پھر تو مجھ سے اس کی دستبرداری کا سوال کرے، بخدا میں اس سے تیری خاطر دستبرداری کا اعلان کر دوں گا۔سو مجھے میرا نفس ہی

عطا فرما میں اس کے سوا کسی چیز کا بھی تجھ سے سوال نہیں کروں گا۔

۱۱۸۹- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن عبدالسلام، نصر بن مرزوق، خالد بن نزار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ کعبہ نے اللہ رب العزت سے زمانہ فترت میں شکایت کی کہ اے میرے رب: میرے زائرین کی تعداد کم ہوگئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو وحی بھیجی کہ لوگ تیری طرف اتنی کثرت سے متوجہ ہوں گے کہ تیری کشادگی بھی تنگ پڑ جائے گی اور اس لگن سے تیرے پاس آئیں گے جس طرح چوپائے اپنے بچوں کے پاس لگن سے جاتے ہیں اور تیری طرف اس طرح لپکیں گے جس طرح پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف لپکتے ہیں۔

۱۱۹۰- ابو عبداللہ، ابو حسن بن أبان، ابوبکر بن عبد، شعبہ بن ابی سلیمان واسطی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر سورت تحریم کی آیت ''۶'' نازل فرمائی۔

یاایھاالذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھاالناس والحجارۃ (اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جسکا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت صحابہ کرامؓ کو پڑھ کر سنائی، سن کر ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر پڑا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس نوجوان کے سینے پر رکھا دیکھا کہ اس کا دل حرکت کر رہا ہے ارشاد فرمایا اے بیٹے! کہو لا الہ الا اللہ چنانچہ نوجوان نے کلمہ توحید پڑھا آپ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی، صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! ہمارے بیچ اس نوجوان کو جنت کی بشارت کیسے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے ارشاد باری تعالیٰ نہیں سنا کہ ''**ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید**'' (ابراہیم ۱۴) یہ مرتبہ و مقام اس کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے اور میری وعید سے ڈرتا ہو۔[۱]

۱۱۹۱- ابو عبداللہ، ابوالحسن، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن سیرین، عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے داؤد! گناہگاروں کو بشارت دے دو اور صدیقین کو ڈر سناؤ، گویا داؤد علیہ السلام نے تعجب کیا اور پوچھا یا اللہ: گناہگاروں کو بشارت دوں اور صدیقین کو ڈر سناؤں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہاں گناہگاروں کو بشارت دو کہ کوئی گناہ ایسا نہیں جو میری مغفرت کی پہنچ سے بالاتر ہو اور صدیقین کو ڈر سناؤ کہ وہ اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے عجب میں نہ مبتلا ہو جائیں چونکہ میں نے اپنا عدل وانصاف اور احسان جس بندے پر رکھا مگر یہ کہ وہ ضرور ہلاک ہوا۔

۱۱۹۲- محمد بن احمد بن عمرو احمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: مغیرہ بن حکیم صنعانی رات کو جب نماز تہجد کے لئے مصلے پر کھڑا ہونا چاہتے عمدہ سے عمدہ لباس زیب تن کرتے اور خوشبو لگاتے، پھر مصلیٰ پر کھڑے ہو جاتے اور وہ مکمل تہجد گزار تھے۔

۱۱۹۳- احمد بن محمد بن موسیٰ، احمد بن محمد بن محمد بن حسن بغدادی، حسین بن علی بن حیداوی، ابراہیم بن بشار، سفیان، بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن رواد اعلم الناس (لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے) تھے لیکن محدثین نے جب انہیں ترک کر دیا فرمایا: محدثین نے مجھے ترک کر دیا ہے جیسے میں کوئی بھاگنے والا کتا ہوں۔

۱۱۹۴- ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمرو، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسن، ابوعبدالرحمٰن مقری کہتے ہیں، میں نے عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو قیام اللیل کا پابند نہیں دیکھا۔

۱۱۹۵- عبدالرحمٰن بن عباس بن عبدالرحمٰن، ابوحنیفہ محمد بن حنیفہ بن ماھان واسطی، محمد بن سھل، عبداللہ بن داؤد بن عیینہ کہتے ہیں میں نے اسماعیل بن امیہ کو دیکھا ہے لیکن ابن ابی رواد کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

۱- الدر المنثور ۴/۲۷۔

مسانید عبدالعزیز بن ابی رواد

عبدالعزیز بن ابی رواد کبار تابعین سے احادیث روایت کرتے ہیں، ان میں سے عطاء، عکرمہ، نافع، صدقہ بن یسار، ضحاک، مزاحم، علقمہ بن مرثد، عطیہ بن سعد، محمد بن واسع وعبداللہ بن عمرو وغیرھم سرفہرست ہیں۔

۱۱۸۹۶- محمد بن بصر بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، ابونعیم، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہر چکر میں رکن یمانی کا استلام کرتے تھے اور دوسرے رکنوں کا بھی استلام کرتے تھے۔

۱۱۸۹۷- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر، عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے صلوٰۃ اللیل کے بارے میں سوال کیا؟ ارشاد فرمایا: صلوٰۃ اللیل دو رکعت ہے سو جب صبح کے ہوجانے کا تمھیں خوف لاحق ہوجائے تو ایک رکعت پڑھ لو وہ تمھارے لیے قبل والی رکعت کو بھی وتر بنادے گی۔

۱۱۸۹۸- محمد بن احمد، بشر، خلاد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضور اکرم نبی ﷺ تلبیہ یوں کہا کرتے تھے: ''لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک۔

۱۱۸۹۹- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کے نوے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔[۱]

یہ مذکورہ بالا ساری احادیث جنھیں ابونعیم اور خلاد نے عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کی سند سے روایت کی ہیں صحیح متفق علیہ ہیں۔

۱۱۹۰۰- محمد بن علی بن حبیس، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید عمری، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے تواضع کرو اور مسکینوں کے ساتھ مل بیٹھا کرو تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبے والے ہوجاؤ اور تکبر سے نکل جاؤ۔[۲]

نافع اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے، میں نہیں جانتا ہوں کہ عبدالعزیز سے خالد بن یزید عمری کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہو۔

۱۱۹۰۱- قاضی ابومحمد وعبدالرحمن بن محمد مذکور وابومحمد بن حیان، حسین بن ھارون، محمد بن بکار، زافر بن سلیمان، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصائب، امراض اور صدقہ کا چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے۔[۳]

نافع اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے نیز زافر متفرد ہیں۔

۱۱۹۰۲- بنان بن احمد مری، جعفر بن عبداللہ ختلی، عبداللہ بن ایوب ''ح'' محمد بن عبداللہ بن سعید، ابراہیم بن محمد بن عرفہ، محمد بن ربیع بن حکم (دونوں) ہشام غسانی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دلوں کو بھی

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۱۲۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۷۷.

۲۔ کنز العمال ۵۷۲۵.

۳۔ تاریخ اصبھان ۲/۴۳. والاحادیث الضعیفة ۶۹۳، ۶۶۳. وکنز العمال ۶۶۴۳.

زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے، صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ! پھر دلوں کو جلاء کیا چیز بخشتی ہے؟ ارشاد فرمایا: قرأت قرآن۔[1]

نافع اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اور ابوھشام متفرد ہیں ان کا نام عبدالرحیم بن ھارون واسطی ہے۔

۱۱۹۰۳- حبیب بن حسین، محمد بن ابراہیم بن بطال، اسحق بن وھب، عبدالرحیم، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بندہ کوئی جھوٹ بولتا ہے اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ بندے سے ایک میل کی مسافت کے برابر دور ہو جاتا ہے۔[2]

عبدالعزیز و نافع کی یہ حدیث غریب ہے نیز عبدالرحیم ان سے متفرد ہیں۔

۱۱۹۰۴- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، ابوحذیفہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی کوئی نماز جمعہ پڑھنے آئے اسے چاہیے کہ وہ غسل کر کے آئے۔[3]

نافع کی یہ حدیث صحیح ہے نافع سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے اور عبدالعزیز کی سند سے عالی صرف ابوحذیفہ کے واسطہ سے مروی ہے۔

۱۱۹۰۵- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی انگوٹھی کا نگینہ باطن کف کی طرف کر کے رکھتے تھے۔[4]

۱۱۹۰۶- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسحق بن سلیمان، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا نگینہ باطن کف میں ہوتا تھا۔ یعنی نگینے کو ہتھیلی کی اندرونی جانب موڑ کر رکھتے تھے۔

یہ حدیث نافع سے عبدالعزیز کے علاوہ ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۹۰۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم ثقفی، حسن بن صباح، موسیٰ بن داؤد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے نماز میں جوتے اتار دیے انہیں دیکھ کر صحابہؓ نے بھی جوتے اتار دیے۔

۱۱۹۰۸- ابوعبداللہ، محمد بن حسن، "ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، (دونوں) محمد بن مصفی، سعید بن ولید، مروان بن سالم، ابن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں مسلمانوں کے موذنوں کی گردنوں میں نمایاں لٹکی ہوئی ہوں گی ان کی نمازیں اور روزے۔[5]

نافع کی یہ حدیث غریب ہے صرف ابن ابی رواد کی سند سے روایت کی ہے اور ان سے روایت کرنے میں مروان متفرد ہیں۔

۱۱۹۰۹- زید بن علی بن ابی بلال مقری، علی بن بشر بن سلامہ، ابراہیم بن یوسف مصری، عمران بن عیینہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو آدمی آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں ان کی اجازت کے بغیر

---

[1] مسند الشهاب ۱۱۷۸، ۱۱۷۹. وتاريخ بغداد ۱۱/ ۸۵. ومشكاة المصابيح ۲۱۶۸. واتحاف السادة المتقين ۴/ ۴۶۵. وميزان الاعتدال ۵۰۳۹.

[2] الجامع الكبير ۲۵۶۳.

[3] صحيح البخاري ۲/ ۴. وفتح الباري ۲/ ۳۶۰، ۳۷۰.

[4] مسند الامام احمد ۱/ ۳۴۲.

[5] سنن ابن ماجة ۷۱۲. ومشكاة المصابيح ۶۸۸. والاحاديث الضعيفة ۹۰۱. وتلخيص الحبير ۱/ ۱۸۳.

تیسرا آدمی ان کے پاس نہ بیٹھے۔[1]

عبدالعزیز اور عمران کی یہ حدیث غریب ہے نیز ابراہیم بن یوسف عن عمران متفرد ہیں جیسا کہ دار قطنی حافظ ابوالحسن نے ذکر کیا ہے۔

۱۱۹۱۰- ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن عمرو بن عباس، مضر بن نوح سلمی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے گناہ کی وجہ سے بلند مقام عطا کردیتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی وہ گناہ سے فوراً توبہ کرلیتا ہے جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور وہ عنداللہ مرتبہ پالیتا ہے۔

(نافع کی یہ حدیث غریب ہے، ہم تک صرف مضر کے واسطے سے پہنچی ہے)

۱۱۹۱۱- محمد بن حسن یقطینی، ابوطاہر بن نقیل، محمد بن عمرو بن عباس کی سند سے بمثل مذکورہ بالا کے حدیث مروی ہے۔

۱۱۹۱۲- ابوعمران بن حمدان، حصن بن سفیان، اسماعیل بن ھود، ابوہشام عبدالرحیم بن ھارون غسانی، عبدالعزیز بن ابی رواد (دوسری سند) ابونعیم اصفہانی عبدالرحمٰن بن مخلد، سھل بن موسیٰ، مسلم بن حاتم ابوحاتم انصاری، بشار بن بکیر حنفی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا۔ ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر تمھارے اوپر دست شفقت دراز کیا ہے اور تمھارے نیکوکار کے اعمال قبول فرماتے ہیں، نیز اسے عطا بھی کیا ہے جو اس نے مانگا، تمھارے بدکار کو نیکوکار کے سپرد کیا ہے مگر تمھارے درمیان کچھ تبعات کو باقی چھوڑا ہے یہاں سے اللہ کا نام لیکر کوچ کر جاؤ، چنانچہ کل جب میدان عرفات میں اجتماع عام ہوا ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے اوپر دست شفقت دراز کیا ہے اور تمھارے نیکوکار کے اعمال قبول فرمالیے اور جو اس سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا اور تمھارے بدکار کو نیکوکار کے سپرد کیا اور تبعات بھی اور تمھارے درمیان اپنی طرف سے ضمانت دی۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر یہاں سے کوچ کر جاؤ، صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ نے کل ہمارے ساتھ غمزدہ حالت میں کوچ کیا تھا اور آج آپ خوش وخرم ہیں؟ ارشاد فرمایا: کل میں نے اپنے رب سے ایک چیز کا سوال کیا تھا جو مجھے نہیں ملی تھی۔ چنانچہ دوسرے دن جبریل میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تبعات سے بھی تمھاری آنکھیں ٹھنڈی کردی ہیں۔

حدیث کا بیان بشار بن بکیر کا مروی شدہ ہے جبکہ ھشام والی سند میں متنِ حدیث میں اختصار ہے، اسمیں یوں فرمایا: جب میدان عرفات میں آنے والے کل کو اجتماع عام ہوا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا: تم گواہ رہو کہ میں نے ان کو تبعات ونوافل بھی معاف کردیئے۔[2]

اس حدیث میں عبدالعزیز عن نافع متفرد ہیں اور اس کا کوئی متابع بھی نہیں ہے۔

۱۱۹۱۳- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بغدادی، ابوبقاء ھشام بن عبدالملک، بقیہ بن ولید، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سلام کرنے سے پہلے کلام شروع کردیا اسکو کلام کا جواب مت دو۔[3]

عبدالعزیز کی یہ حدیث بقیہ کی سند سے غریب ہے۔

۱۔ الاحادیث الصحیحة ۱۳۹۵۔ وکنز العمال ۲۴۸۶۴۔

۲۔ مجمع الزوائد ۲۵۶/۳۔ والدر المنثور ۲۳۰/۱۔ واللآلي المصنوعة ۶۷/۲، ۶۸۔ وتفسیر الطبری ۱۷۲/۲۔ وتنزیه الشریعة ۱۶۹/۱۔ والفوائد المجموعة ۱۰۴۔

۳۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی ۲۱۰۔ والاحادیث الصحیحة ۲۷۹/۲۔ اتحاف السادة المتقین ۲۷۴/۶۔ وکنز العمال ۲۵۳۳۶۔

۱۱۹۱۴- احمد بن جعفر بن سلم ختلی، احمد بن اثار، ابوزیاد عبدالرحمٰن بن نافع، حسین بن خالد ''ح'' محمد بن ابراہیم، حسن بن عبداللہ رقی، محمد بن ولید، حسین بن خالد، ''ح'' ابومحمد بن حیان، احمد بن رباح، مرجا بن وداع، حسین، (سب) عبدالعزیز بن ابی رواد نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی صاحب بدعت سے بغض وعداوت کرتے ہوئے اپنا منہ پھیر لیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فزع اکبر سے امن دیں گے اور جس نے صاحب بدعت کو سلام کیا، اس سے ہنس مکھ ہو کر ملا اور خوشدلی سے اسکا استقبال کیا گویا اس نے محمد ﷺ کی تعلیمات کو کمتر اور ہلکا سمجھا۔[۱]

۱۱۹۱۵ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن یوسف، عبدالغفار بن حسن بن دینار، محمد بن منصور زاہد (صاحب ابراہیم بن ادھم وسلیمان خواص) عبدالعزیز بن ابی رواد، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے نبی ﷺ کی حدیث مذکورہ بالا بمثلہ مروی ہے۔ نیز اس حدیث میں اضافہ ہے کہ ''جس نے صاحب بدعت کی اہانت کی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں''۔[۲]

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اور اس کا کوئی متابع بھی موجود نہیں ہے۔

۱۱۹۱۶- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن ابی خیثمہ، محمد بن صالح عذری، عبدالعزیز بن ابی رواد، ابورواد، عطاء، حضرت ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں فساد پھیلنے کے وقت جس نے میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کے لئے ایک شہید کے برابر کا اجر وثواب ہوگا۔ عطاء سے مروی عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اسی مضمون حدیث کو ابن ابی نجیح نے ابن فارس کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ اس کے لئے (۱۰۰) شہیدوں کا اجر وثواب ہوگا''۔

۱۱۹۱۷- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن، ولید بن صالح، ابومحمد خراسانی، عبدالعزیز بن ابی رواد، عطاء، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اس کی کوئی حاجت پوری کرنے کے لئے چلا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور دوزخ کی آگ کے درمیان سات خندقیں حائل کر دے گا اور ایک خندق کے فاصلے کی مقدار اتنی ہوگی جتنا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔[۳]

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف ولید بن صالح کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۱۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، محمد بن عمرو بن مطاء، عمرو بن عطاء، حضرت ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو حالت مرض میں مرا وہ شہید کا درجہ پا کر مرا اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہے گا اور صبح وشام اسکو جنت کا رزق ملتا رہے گا۔[۴]

محمد کے واسطے سے مروی عبدالعزیز کی مذکورہ بالا حدیث غریب ہے۔ ہمیں سند عالی کے ساتھ صرف حسن کے واسطے سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

۱۔ تنزیہ الشریعۃ ۱/۳۱۴. واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۳۰. والفوائد المجموعۃ ۵۰۴. والموضوعات لابن الجوزی ۱/۲۷۰.

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۶/۱۳۵، ۱۹۲.

۳۔ المستدرک ۴/۲۷۰. والمعجم الکبیر ۱۱/۴۵۳. والصغیر ۲/۳۵. ومجمع الزوائد ۸/۱۹۱. وکشف الخفا ۲/۳۸۸.

۴۔ سنن ابن ماجۃ ۱۶۱۵. والموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۱۶، ۲۱۷. ومشکاۃ المصابیح ۲۵۹۵. وتنزیہ الشریعۃ ۲/۳۶۳. واللآلی المصنوعۃ ۲/۲۲۱. وتذکرۃ الموضوعات ۲۱۶. والکامل لابن عدی ۱/۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۳، ۳۲۲، ۲/۷۳۲، ۳/۹۸۷، ۶/۲۳۴۶، ۷/۲۵۴۳.

۱۱۹۱۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ بن قتیبہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملک الموت کا معالجہ (جان کنی) تلوار کی ایک ہزار ضربوں سے بھی زیادہ سخت اور بھاری ہے مرتے وقت ہر مومن کی ہر ہر رگ میں علیحدہ علیحدہ درد ہوتا ہے۔[1]

عبدالعزیز نے حدیث بالا عطاء سے اسی طرح مرسل روایت کی ہے، سند عالی کی صورت میں ہمیں صرف حسن کے واسطے سے پہنچی ہے۔ جبکہ یہی حدیث عبدالعزیز کے علاوہ بقیہ محدثین نے عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۰- قاضی ابواحمد، موسیٰ بن اسحٰق، وھب بن بقیہ، ھذیل بن حکم ابومنذر رازدی، عبدالعزیز بن ابی رواد، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے غریب الوطن آدمی کی موت شہادت کی موت ہے۔[2]

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے نیز ھذیل متفرد ہیں۔

۱۱۹۲۱- ابوعلی محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، صدقہ بن یسار کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں حج تمتع کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس کوئی اونٹ ہے اور نہ ہی کوئی گائے۔ میں روزے رکھوں یا بکری کو ساتھ لیتا چلوں ان دونوں میں سے آپ کو کیا پسند ہے؟ جبکہ میرے پاس بکری ہے، ابن عمرؓ نے فرمایا: مجھے بکری پسند ہے لہٰذا اپنے ساتھ لیتے جاؤ۔

۱۱۹۲۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، صدقہ بن یسارؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے دوران سفر کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی سواریوں پر سرخ اون کے زین پوش ڈال رکھے تھے۔ ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ سرخی تمھارے اوپر غالب آرہی ہے (یعنی زیادہ سرخ کپڑے استعمال کررہے ہو) چنانچہ لوگوں نے چھلانگ لگائی اور سواریوں سے زین پوش اتار دیے۔[3]

عبدالعزیز نے اسی طرح یہ حدیث روایت کی ہے یعنی صدقہ سے مرسل روایت کی ہے جبکہ ان کے علاوہ محدثین نے مسند ومتصل روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۳- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ کہتے ہیں ایک مرتبہ یحیٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگے: اگر ہم زمین کے خواہ کسی بھی کونے میں ہوں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان (ابن عمرؓ) کے پاس آئیں اور ان سے مسائل پوچھیں، چنانچہ وہ دونوں ابن عمرؓ کے پاس آگئے اور کہنے لگے: ہم لوگ زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور بسا اوقات ایسے لوگوں سے ہماری ملاقات ہوجاتی ہے جو دین کے معاملہ میں باہم جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور بسا اوقات ایسے لوگوں سے بھی ہماری ملاقات ہوجاتی ہے جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں فرمایا: جب تم منکرین تقدیر سے ملو انھیں ضرور خبر دو کہ عبداللہ بن عمرؓ ان سے بری الذمہ ہے اور وہ عبداللہؓ سے بری الذمہ ہیں (تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے) پھر

---

[1] المطالب العالية ۱ ۲۹ و کنز العمال ۴۲۱۹۰. واللآلي المصنوعة ۲۲۲/۲. واتحاف السادة المتقين ۲۷۱/۱۰.

[2] المعجم الكبير للطبراني ۲۴۲/۱۱. ومجمع الزوائد ۳۱۷/۲. والضعفاء للعقيلي ۲۸۸/۲. ۳۶۵/۳. ۳۶۶. واللآلي المصنوعة ۷۳/۲، ۱۳۱. وتذكرة الموضوعات ۱۲۲. والفوائد المجموعة ۲۰۹. وتنزيه الشريعة ۱۷۹/۲. وكشف الخفا ۴۰۰/۲. والموضوعات لابن الجوزي ۲۲۱/۲. والعلل المتناهية ۴۰۸/۲. ۴۰۹. والاحاديث الضعيفة ۴۲۵.

[3] سنن ابي داؤد كتاب اللباس باب ۲۰. ومسند الامام احمد ۴۶۳/۳. وفتح الباري ۳۰۲/۱۰. والمصنف لابن ابي شيبة ۳۰۵/۸.

فرمایا، ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان آدمی عمدہ ہیئت میں اور اچھے کپڑوں میں ملبوس آیا اور وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے اتنے قریب آکر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے ملالئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیے، اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد مجھے بتایئے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو، یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا: ابن عمرؓ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتایئے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو اور ان کے فرشتوں کو ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو، اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو، اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا: پھر عرض کیا: مجھے بتایئے کہ احسان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی اسطرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ضرور دیکھ رہے ہیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، (یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں) ابن عمرؓ کہتے ہیں ہم نے ان کی بات پر تعجب کیا گویا وہ یہ خوبی جانتا ہے۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ ہم اسے پیچھے سے دیکھتے رہے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، چنانچہ ہم نے اس آدمی کی بڑی تلاش کی مگر نا معلوم اسے آسمان کھا گیا یا اسے زمین نگل گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل تھے تمھارے پاس آئے تھے تاکہ تمھیں تمھارا دین سکھائیں۔ میرے پاس جبرئیل جس شکل وصورت میں آئے ہیں میں نے انھیں ضرور پہچان لیا مگر میں انھیں موجودہ شکل وصورت میں نہیں پہچان سکا ہوں۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے بہت سارے طرق واسناد سے مروی ہے۔ یہی حدیث امام مسلم نے اپنی صحیح میں علقمہ وسلیمان کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۹۲۴- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خالد بن موسیٰ، عبدالعزیز بن رواد، ابوسعید، حضرت زید بن ارقمؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی اسطرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ضرور دیکھ رہے ہیں اور تمھاری حالت یہ ہو گویا کہ تم میت ہو۔[2]

خلاد کے طریق حدیث میں ہے۔

اور اپنے آپ کو مردوں میں گمان کرو' اور یہ اضافہ بھی ہے' مظلوم کی بددعا سے بچو چونکہ وہ بہت جلد قبول ہوتی ہے، اس اضافہ میں ابو اسماعیل ایلی متفرد ہیں۔

۱۱۹۲۵- ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، حسین بن محمد بن حاتم بن عبدالعزیز باوردی، حفص بن عمر بصری، عبدالعزیز بن ابی رواد، طلق، جابر بن عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو غریب الوطنی کی حالت میں یا پانی میں ڈوب کر مرا وہ شہید ہے۔[3]

۱۔ فتح الباری ۱/۱۱۴، ۵۱۳/۸۔

۲۔ مسند الامام احمد ۱۳۲/۲۔ ومجمع الزوائد ۴۰/۲، ۲۱۸/۴۔ والترغیب والترهیب ۲۲۵/۱۳۔ واتحاف السادة المتقين ۲۴/۲، ۴۵۳/۷، ۵۹/۱۰۔

۳۔ اللآلي المصنوعة ۷۲/۲، ۲۲۱۔ وتذكرة الموضوعات ۴۸۰/۴۔ والفوائد المجموعة ۲۶۸۔ وتخريج الاحياء ۴۸۰/۴۔

عبدالعزیز کی یہ روایت بسند طلق غریب ہے ہم تک صرف بارودی، حفص کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۲۶- ابوعلی محمد بن احمد بن واسع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں ڈھانپے ہوئے سفید مٹکے سے وضو کروں یا اس پانی سے جس سے جماعت مسلمین وضو کرتی ہے؟ دونوں صورتوں میں سے آپ کو کونسی صورت زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ تم اس پانی سے وضو کرو جس سے جماعت مسلمین (عام مسلمان اجتماعی طور پر) وضو کرتی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو دین حنیفہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ حدیث خلاد نے عبدالعزیز، محمد بن واسع کی سند سے مرسلاً روایت کی ہے جبکہ حیان بن ابراہیم نے متصلاً روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۷- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، محرز بن عون، حیان بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ نے فرمایا: کسی نے پوچھا: یارسول اللہ ڈھانپے ہوئے جدید مٹکے سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے یا مطاہر سے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ مجھے مطاہر سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا دین واضح حنیف ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کسی کو عام استعمال کا پاک پانی لانے کے لئے بھیجتے۔ چنانچہ نبی ﷺ کو پانی دیا جاتا تا نوش فرماتے اور مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید رکھتے۔[1]

حیان بن ابراہیم متفرد ہیں ہم نے صرف محرز کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۸- ابوبکر طلحی، عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، ابن ابی رواد، مجاہد، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکن یمانی اور رکن حجر کا استلام کرتے تھے: ان دونوں کے علاوہ کسی بھی رکن کا استلام نہیں کرتے تھے۔

---

[1] مجمع الزوائد ۱/۲۱۴

(۴۰۱) محمد بن صبیح بن سماکؒ

تبع تابعین میں سے ایک زاہد، بزرگ، دنیا سے کنارہ کش اور اللہ کے حضور عبادت میں پوری پوری رات کھڑے رہنے والے ابوعباس محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۱۹۲۹- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، حسن بن سفیان، محمد بن علی عینی، اپنے والد علی کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: پابندی اصول اور ترک فضول ذی عقل کا فعل ہے۔

۱۱۹۳۰- ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استرباذی، ابونعیم عدی، زکریا بن یحییٰ بصری، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یحییٰ بن خالد سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو لذات سے بھر دیا ہے۔ اسکو آفات سے ڈھانپ دیا ہے۔ اسکی حلال چیزوں کو مشقتوں اور موتوں کے ساتھ خلط کر دیا ہے اور اس کے حرام کے نتیجے میں تاوان وڈنڈے ہیں۔

۱۱۹۳۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن حمال، احمد بن منصور، عبداللہ بن صالح محمد بن یمان کہتے ہیں اہل بغداد کے میرے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے مجھے خط لکھا:

> مجھے دنیا کے اوصاف لکھ بھیجے چنانچہ میں نے اس کو لکھا: امابعد اللہ تعالیٰ نے دنیا کو شہوات سے ڈھانپ رکھا ہے آفات سے اس کو بھر دیا ہے اس کے حلال کو مشقتوں کے ساتھ خلط کیا ہے، اس کے حرام کا نتیجہ تاوان وکوڑے ہیں، اس کے حلال کے متعلق حساب دیا جائے گا اور اس کے حرام کا ارتکاب کر کے عذاب بھگتنا پڑے گا والسلام۔

۱۱۹۳۲- ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن مفضل، محمد بن محمد بن عبدالخالق، عبدالوھاب وراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک لوگ تین طرح کے ہوسکتے ہیں۔ زاھد، راغب، صابر، پس زاہد کو دنیا سے جو کچھ مل جائے اس پر اترائے نہیں اور دنیا کے مافات پر افسوس وحزن نہ کرے۔ رہی بات صابر کی سو اسکا دل دنیاوی بکھیڑوں سے مطمئن ہوتا ہے وہ ظاہر میں زاہد ہے اور باطن میں صابر، نیز وہ زاہد کے کتنے مشابہ ہوتا ہے حالانکہ وہ زاہد ہوتا نہیں اور رہی بات راغب کی سو وہ دنیاوی بکھیڑوں میں اندھا دھند گھسا ہوتا ہے اور اسے شعور تک بھی نہیں ہوتا۔

۱۱۹۳۳- ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابوبکر بن عبید، حسین، بن علی عجلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: عقلمند کی تمام تر کوشش حصول نجات اور شہوات سے دور بھاگنے میں ہوتی ہے جبکہ بے وقوف کی تمام تر کوشش وفکر لہو ولعب اور طرب وسرور میں ہوتی ہے۔

۱۱۹۳۴- ابوبکر بن محمد بن احمد موذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، علی بن محمد بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعباس بن سماک اپنے کلام میں یوں کہا کرتے تھے۔ تعجب ہے اس آنکھ پر جو نیند کی لذت سے لطف اندوز ہو رہی ہوتی ہے حالانکہ موت کا فرشتہ اس کے سرہانے کھڑا ہوتا ہے۔

۱۱۹۳۵- ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ھارون بن سفیان، عبداللہ بن صالح عجلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: محمد بن حسن کو جب مقام رقبہ کے عہدہ قضاء کی ذمہ داری سونپی گئی میں نے انھیں لکھا: امابعد ہر حال میں آپ کے دل میں تقویٰ موجود ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نعمتوں کا فیضان کیا ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ہمہ وقت ڈرتے رہیں، پس ان نعمتوں پر شکر کرنا واجب ہے چونکہ نعمتوں میں ایک طرح کی حجت ودلیل ہے اللہ تعالیٰ آپ کو شکر میں کمی یا کسی گناہ کے ارتکاب کرنے یا

کسی حق میں کوتاہی کرنے پر معاف ودرگزر فرمائے۔

۱۱۹۳۶- ابوہ عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن سعید بن اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک کا مجلس میں اختتامی کلام یہ ہوتا تھا کہ وہ واعظین آخرت کی چوٹیوں تک کب پہنچ سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہر نفس کے پاس کوئی نہ کوئی فرشتہ موجود ہے گویا کہ آنکھیں اس کو دیکھ رہی ہیں کوئی نہیں نیند سے بیدار ہونے والا۔ کوئی نہیں غفلت کی چادر کو دور پھینکنے والا کوئی نہیں نشے سے افاقہ پانے والا، اپنی پچھاڑ سے کوئی خائف نہیں دنیا کی بہار امید آخرت کے حصے کو زائل کر دیتی ہے۔ بخدا! اگر تو قیامت کو دیکھ لیتا اس کے طوفانی زلزلوں سے تو سراسیمی کا شکار ہو جاتا۔ اب آگ اپنے جلانے والوں پر بلند ہو چکی ہے۔ حساب وکتاب قائم ہو چکا ہے میزان نصب کیا جا چکا ہے۔ نبیین وشہداء کو پیشی کے لئے حاضر کیا جا چکا ہے اس اجتماع میں تیرا بھی مقام ومرتبہ نمایاں ہونا چاہیے، کیا دنیا کے بعد تو نے آخرت کے علاوہ کہیں اور منتقل ہو جانا ہے؟ افسوس صد افسوس بہت بڑی دوری ہے۔ بخدا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ کان مواعظ کے سننے سے بہرے ہو چکے، دل منافع جات سے غافل ہو گئے۔ پس مواعظ بھی نفع بخش ثابت نہیں ہو رہے اور نہ ہی وعظ سننے والا مواعظ سے نفع اٹھا رہا ہے۔

۱۱۹۳۷- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن شبیب، سھل بن عاصم، یوسف بن بہلول، عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: امابعد میں نے تجھے لکھا حالانکہ میں دلی طور پر خوش وخرم تھا اور میں دھوکے میں ہوں کہ ایک گناہ نے مجھ پر پردہ کر رکھا ہے، جبکہ دل مطمئن ہے گویا کہ وہ گناہ جسے معاف ہو چکا ہو اور نعمتوں نے دل کو آزمائشوں میں ڈال دیا ہے۔ میں اس پر خوش وخرم ہوں گویا اس کے متعلق ادائیگی حقوق پر مشکور ہوں۔ کاش مجھے شعور ہوتا کہ ان امور کا آخر انجام کیا ہوگا۔

۱۱۹۳۸- ابوالحسن محمد بن عبداللہ، محمد بن یونس مقری، اسماعیل بن ابراہیم بن سمیم نامی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم، ابھی تک تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تو اپنے حاسدین کی اطاعت کرے خبردار بخدا: اگر اللہ تعالیٰ نے انھیں تیرا مطیع بنا دیا تو اللہ تعالیٰ تجھے نشانِ عبرت بنا دے گا۔

۱۱۹۳۹- محمد بن شعیب، محمد بن یوسف، اسماعیل بن ابراہیم بن سمیم، محمد بن سماک نے مثل مذکورہ بالا کے وعظ فرمایا۔

۱۱۹۴۰- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، علی بن ابی مریم، محمد بن حسن، ابراہیم بن سلمہ شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے سفید پوشی (تنگ دستی) پر صبر کیا وہ عبادت وبندگی پر ز . . ہ طاقت وقوت رکھے گا، جو لوگوں سے کنارہ کش رہا وہ لوگوں سے بے نیاز رہے گا۔ جس نے اپنے نفس کو قابو میں رکھا اس کے بدلے میں دائمی مسرت پائے گا۔ جس نے بھلائی کو محبوب رکھا اسے اس کی توفیق مل جاتی ہے۔ جو برائی کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے محبوب رکھتا ہے جس نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی رضامندی مول لی اس نے اپنا وافر حصہ گنوا دیا، جس نے آخرت کے حظِ عظیم کے حصول کو اپنا مقصود ومطلوب بنایا اور اس کے لئے صحیح معنوں میں کوشش وسعی بھی کی، دنیا اس کے آگے بازیچۂ اطفال ہوگی اور معاصی پر صبر حقیقت میں جلتی پر تیل ڈالنا ہے اور اللہ عزوجل کی اطاعت پر صبر خیر وبھلائی کو فروغ دینا ہے۔

۱۱۹۴۱- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، ھارون، عبداللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے اپنے ایک بھائی کو لکھا: امابعد میں تجھے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں وہ باطن میں تیرا ہم راز ہے اور ظاہر میں تیرا نگہبان ہے۔ شب وروز اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں بسائے رکھ اللہ تعالیٰ کی تجھ سے محبت اس قدر ہوگی جتنا تو اس کے قریب ہوگا۔ خوب جان لے کہ تو بعینہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت سے نکل کر غیر کی سلطنت میں نہیں جا سکتا اور نہ ہی اس کی بادشاہت سے نکل کر کسی اور کی بادشاہت میں جا سکتا ہے۔ اللہ کا ڈر زیادہ سے زیادہ رکھ وہ تیرے غم میں اضافہ کرے گا۔ خوب سمجھ لو عقلمند کا گناہ عظیم تر ہوتا ہے بہ نسبت احمق کے گناہ

ہے۔ عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے عظیم تر ہوتا ہے اور مالدار کا گناہ تنگدست کے گناہ سے زیادہ بھاری ہوتا ہے ہم ذلیل ورسوا ہو گئے، رسواء اور بے یار و مددگار آدمی سمندر میں نہیں سویا کرتا۔ عیسیٰ علیہ السلام کہہ چکے ہیں کہ "تم کب تک ذاکرین کے طریق کے اوصاف بیان کرتے رہو گے حالانکہ تم متحیرین کے محلّہ میں مقیم ہو، تم اپنی شراب سے مچھر بھی نکال دیتے ہو پھر تم حجال کی شرط لگاتے ہو۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: مشکیزے میں جب سوراخ ہو جاتا ہے وہ پھر اس قابل نہیں رہتا کہ اس میں شہد رکھا جائے بعینہ اسی طرح تمہارے دلوں میں شقاوت نے سوراخ کر دیے ہیں۔ اب وہ حکمت کو اپنے اندر سمونے کی صلاحیت نہیں رکھتے، اے میرے بھائی کتنے ہی نصیحت کرنے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے مانوس ہو چکے ہیں اور کتنے ہی اللہ سے ڈرانے والے ہیں: حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ پر جرات کرتے ہیں۔ کتنے ہی داعی الی اللہ ہیں فی الواقع وہ اللہ تعالیٰ سے کوسوں دور بھاگنے والے ہوتے ہیں اور کتنے ہی کتاب اللہ کے قاری ہیں جو اللہ کی آیات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ والسلام

۱۱۹۴۲- ابو عبداللہ، احمد، ابوبکر عیسیٰ بن محمد بن سعدہ طلحی، ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا معرفت باللہ یہ ہے کہ تو کسی گناہ کا ارتکاب کرے جو تیرے رب کی حیاء کو کم کر دے؟

۱۱۹۴۳- محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ابی رجاء قرشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائی! اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھو پھر ان کے لئے کی گئی اپنی کوشش کو کمتر سمجھو، کہیں تم اعمال کے گھمنڈ میں نہ رہو، سمجھ لو! تم اعمال کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتے ہو پس اللہ سے مانگو کہ معاف کر کے تمہارے اوپر احسان کرے۔

۱۱۹۴۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، زھیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: تعدوا من کتبۃ الارباح فاجعل نفسک ممایکتبھاتکن تکتب مثلھا۔ (مفہوم واضح نہیں ہے)۔

۱۱۹۴۵- عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، عبداللہ بن محمد بن عقبہ بن ابی صہباء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں یہ نقوش ہرگز دھوکے میں نہیں ڈالیں ان کے بارے میں لوگ کتنے غمزدہ ہو رہے ہیں نیز ان کی درستی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے ان کی بقاء کس قدر سخت ہے۔

۱۱۹۴۶- ابوالحسن، عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن محمد بن عبداللہ، حسن بن ھارون، بکر بن ابی ھاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا:

میں نے ایک مرتبہ عراق سے نکل کر کسی ایک سرحد کی طرف جانا چاہا، اسی دوران میں ایک تاریک پہاڑی پر عازم سفر تھا، اچانک میں نے پہاڑی کی چوٹی پر ایک عامل کو دیکھا جو مخلوق سے الگ تھلگ کنارہ کشی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔

اور اپنے رب سے مانوس رہنا چاہتا تھا، میں نے اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر پوچھنے لگا تم کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں عراق سے آرہا ہوں اور سرحد کو جانا چاہتا ہوں۔ کہا: کیا کسی ایسے امر کی طرف جسکا تمہیں یقین ہے یا کسی ایسے امر کی طرف جسکا تمہیں یقین نہیں؟ میں نے جواب دیا: بلکہ ایسے امر کی طرف جسکا ہمیں یقین نہیں۔ پھر اس نے سوز و گداز سے ایک آہ بھری میں نے اس سے پرسوز آہ بھرنے کی وجہ پوچھی؟ کہنے لگا: میں نے راحت پسند لوگوں کی عیش و عشرت اور واصلین کی فرحتِ قلوب کو یاد کر کے آہ بھری ہے، میں نے کہا: میں متلاشی ہوں، کہا: کس چیز کا میں نے جواب دیا: تین چیزوں کا، کہا بتایئے کون کونسی؟ میں نے پوچھا: خوف کی دلیل کیا ہے؟ کہا غم و حزن، میں نے پوچھا: شوق کی دلیل کیا ہے؟ کہا، طلب معاش میں نے پوچھا رجاء (امید) کی کیا دلیل ہے؟ کہا، عمل رجاء کی دلیل ہے۔ میں نے پوچھا ہم کیوں کمزور ہو گئے؟ جواب دیا: چونکہ تم اللہ تعالیٰ کی عفو و درگزر پر اندھا اعتماد کر بیٹھے ہو

اگر تمھیں انجام وعقوبت کی جھلک دنیا میں دکھادی جائے تم اللہ کی معصیت کو اطاعت میں بدل ڈالو،لیکن اللہ نے معصیت پر پردہ ڈال رکھا ہے پھر ذیل کے اشعار پڑھے۔

ان کنت تفهم ما اقول و تعقل . فارحل بنفسک ان لربک ترحل

جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ تو اگر سمجھتا ہے تو محض اپنے رب کی خاطر چلو۔

و ذر التشاغل بالذنوب و خله . حتی متیٰ و الیٰ متیٰ تتملل

گناہوں میں مصروفیت کو چھوڑ دے اور ٹال مٹول کا رستہ چھوڑ دے۔

۱۱۹۴۷-محمد بن احمد بن ابان، ابوہ احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد، حسن بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن رجاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق تین قسموں میں بٹ کر صبح کرتی ہے، پہلی قسم یہ کہ گناہوں کو چھوڑنا چاہتی ہے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ دوبارہ کبھی کسی برائی کی طرف رجوع نہ کرے، یہ قسم کامیاب ہے چونکہ اس قسم کے لوگوں میں توبہ نصوح کا داعیہ پیدا ہو چکا ہے۔ دوسری قسم یہ کہ آدمی گناہ کرتا ہے دوبارہ کرتا ہے پھر سہ بارہ کرتا ہے پھر اس پر غمزدہ ہوتا ہے لیکن پھر گناہ کا ارتکاب کردیتا ہے لیکن بعد میں اس پر روتا ہے۔ اس کے لئے کامیابی کی امید بھی کی جاسکتی ہے اور ناکامی کا خوف بھی اور تیسری قسم یہ ہے کہ آدمی گناہوں کی ضلالت میں اندھا دھند گھسا ہوتا ہے اور اسے ندامت بھی نہیں ہوتی، ہاں کبھی کبھار اسے ندامت بھی ہو جاتی ہے لیکن گناہوں پر غمزدہ نہیں ہوتا حتی کہ پھر گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے لیکن اس پر روتا بھی نہیں یہ متکبر خائن اور بدبخت ہے اور جنت سے ہٹ کر جہنم میں جانا چاہتا ہے۔

۱۱۹۴۸-ابوہ، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبید، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، زھیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: خوب سمجھ لو کہ نصیحت بھرے مواعظ پر پردے پڑے ہوتے ہیں اور فکرمندی ان پردوں کو ہٹا دیتی ہے۔ تیری طلب وفکر وعظ میں زیادہ تر ہونی چاہیے۔ مجھے یہ بھی خوف ہے کہ تمھاری عقل دنیاداری سے اٹی پڑی ہو ایسی حالت میں تمھاری عقل میں وعظ ونصیحت کو کہاں جگہ مل سکتی ہے۔

۱۱۹۴۹-ابوہ عبداللہ، احمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، محمد بن داؤد بن عبداللہ، عبداللہ بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ بصرہ میں داخل ہوا وہاں اپنے ایک جان پہچان والے سے کہا: ایک ایسے اللہ والے کی طرف میری رہنمائی کرو جو اون کے موٹے کپڑے پہنتا ہو۔ طویل خاموشی والا ہو اور کسی کی طرف سر تک نہ اٹھاتا ہو۔ فرمایا: میں اس سے اپنے مطلوب کے متعلق کچھ کہنے کا منتظر تھا مگر وہ ہے کہ مجھ سے بات تک نہیں کرتا۔ میں اس کے پاس سے نکلا میرا رفیق سفر کہنے لگا یہاں ایک بڑھیا کا بیٹا ہے کیا آپ اس کے پاس چلیں گے؟ چنانچہ ہم بڑھیا کے بیٹے کے پاس گئے۔ بڑھیا کہنے لگی: میرے بیٹے کے پاس جنت ودوزخ کا تذکرہ نہیں کرنا ورنہ تم جنت ودوزخ کا تذکرہ کرکے اسے قتل کرڈالو گے اس کے علاوہ میرا کوئی اور بیٹا بھی نہیں ہے۔ چنانچہ ہم اس نوجوان کے پاس داخل ہوئے اس نے موٹا لباس پہن رکھا تھا اور طویل خاموشی میں سر جھکائے ہوئے تھا۔ اس نے سر اٹھا کر ہماری طرف دیکھا پھر کہنے لگا: خبردار! لوگوں نے محشر میں کھڑا ہونا ہے جیسے وہ سراسر بھول چکے ہیں اور آپس میں اس کا مذاکرہ بھی نہیں کرتے۔ میں نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے بھلا کس کے حضور کھڑا ہونا ہے؟ سن کر نوجوان کی خوف کے مارے سسکیاں بندھ گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی روح پرواز کرگئی۔ اتنے میں بڑھیا آگئی اور کہنے لگی تم نے میرے بیٹے کو قتل کردیا۔ ابن سماک رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی نماز جنازہ کے شرکاء میں میں بھی تھا۔ عبداللہ کہتے ہیں ابن سماک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک آدمی کی تعریف کی فرمایا: مصیبت ایک ہی ہے۔ خواہ میت کے ورثاء بے صبری کا مظاہرہ کریں یا صبر کریں مصیبت کے بدلے میں اجروثواب ملتا ہے جو میت کی مصیبت سے زیادہ ہوتا ہے۔

۱۱۹۵۰-ابو عاصم احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلف بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن سماک رحمہ اللہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے قاسم! تو نے خلوت اختیار کر لی ہم تجھے چھوڑ کر واپس لوٹ گئے، بالفرض اگر ہم تیرے پاس امامت کر لیتے تجھے کچھ نفع نہ پہنچتا۔ پھر فرمایا: بخدا! لوگ اگر دنیا کی عمر کے بقدر کسی قبر کے پاس اقامت کر لیں صاحب قبر کو ان کی طویل اقامت سے ذرہ برابر بھی نفع نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ اہل قبور اپنے اگلے ہدف کی طرف کوچ کر چکے ہیں اور تمہیں پیچھے چھوڑ گئے ہیں تم نے بھی کبھی اس منزل کی طرف پیش رفت کرنی ہے پھر تمہیں واپس اس دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔

۱۱۹۵۱-سلیمان بن احمد، محمد بن موسیٰ، محمد بن بکار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ھارون الرشید نے ابن سماک رحمہ اللہ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس منگوایا۔ چنانچہ ابن سماک رحمہ اللہ جب ہارون کے پاس داخل ہوئے ھارون کے پاس یحییٰ بن خالد برمکی بھی بیٹھا ہوا تھا، یحییٰ کہنے لگا: امیر المومنین نے آپ کو پیغام بھیج کر منگوایا ہے اس وجہ سے کہ انھیں آپ کی اصلاح نفس کی خبر پہنچی ہے اور انھیں خبر ملی ہے کہ آپ کثرت سے اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور آپ عامۃ الناس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر المومنین کو جو ہمارے متعلق اصلاح نفس کی خبر پہنچی ہے یہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہوں پر پردہ کر رکھا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں پر لوگوں کو مطلع کر دے پھر کوئی دل محبت سے ہماری طرف پیش رفت نہ کرے اور پھر کوئی زبان بھی ہماری مدح کے گن نہ گائے، مجھے خوف ہے کہ میں گناہوں پر پڑے ہوئے پردے سے کہیں دھوکہ نہ کھا جاؤں اور لوگوں کی مدح سرائی پر آزمائش میں نہ ڈال دیا جاؤں۔ نیز مجھے یہ بھی خوف لاحق ہے کہ کہیں میں ان دونوں چیزوں (گناہوں پر پڑے پردوں اور لوگوں کی مدح سرائی) کی بدولت ھلاک نہ ہو جاؤں یا میں ان پر اللہ کا شکر نہ کر سکوں اور ھلاکت میں پڑ جاؤں، پھر ابن سماک رحمہ اللہ نے قلم دوات کاغذ منگوایا اور ھارون الرشید کو مذکورہ کلام لکھ کر پیش کیا۔

۱۱۹۵۲-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مودب، عبداللہ بن صالح عجلی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی اولاد میں سے ایک آدمی ابن سماک رحمہ اللہ کی مجلس میں خاموش اور چپ چاپ ہو کر بیٹھا کرتا تھا۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے اس سے خاموشی کی وجہ پوچھی؟ کہنے لگا: میں تو صرف سننے کے لئے بیٹھتا ہوں۔ خاموشی اختیار کرتا ہوں تاکہ وعظ کو اچھی طرح سمجھ لوں اور غیر اللہ کے لئے جو بات بھی کی جاتی ہے اسکا انجام ندامت ہوتا ہے۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے کہا۔ بخدا تو کسی معدن سے نکلا ہے یعنی بہت خلوص والا اور طالب صادق ہے۔

۱۱۹۵۳-سلیمان بن احمد، حسین بن جعفر قتات۔ عبدالحمید بن صالح برجمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ کہتے ہیں سفیان ثوری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ عزیز مصر کی بیوی کو کوئی حاجت پیش آئی تو عمدہ لباس زیب تن کیا۔ اس کے گھر والے کہنے لگے: کہاں جانا چاہتی ہو؟ جواب دیا: میں یوسف علیہ السلام کے پاس جانا چاہتی ہوں تاکہ ان سے میں اپنی حاجت بیان کر سکوں۔ لوگوں نے کہا: ہمیں تجھ پر خوف ہے کہ تو کہیں فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ کہنے لگی ہرگز نہیں۔ یوسف علیہ السلام کے دل میں خوف خدا ہے اور مجھے اس کا کوئی خوف نہیں جس کے دل میں اللہ کا خوف ہو۔ چنانچہ وہ یوسف علیہ السلام کے رستے میں بیٹھ گئی، جب یوسف علیہ السلام کا ادھر سے گزر ہوا ان کی طرف اٹھی اور کہنے لگی! تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنی اطاعت کی بدولت غلاموں کو بادشاہ بنا دیا اور بادشاہوں کو معصیت کی بدولت غلام بنا دیا، پھر اس نے اپنا مدعا بیان کیا کہ ہمیں ایک ضروری حاجت پیش آ گئی ہے جس کی خاطر میں آپ کی معاونت لینا چاہتی ہوں۔ چنانچہ یوسف علیہ السلام نے خادموں کو اس کی حاجت براری کا حکم دیا۔

۱۱۹۵۴-سلیمان بن احمد، احمد بن ثعلب نحوی، احمد بن اعرابی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ کثرت سے ذیل کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔

الاجل فی القبور فی خطر . فرده یوماً وانظر الی خطره .

ابرزه الموت من مناكبه. ومن مقاصيره ومن حجره.

۱۱۹۵۵- محمد بن احمد، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، داود بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ کی مجلس کا اختتامی کلام یہ ہوتا تھا۔ کیا بندہ پیش آنے والے دن کے لئے مستعد نہیں تا کہ اس دن کے فقر و فاقہ سے نمٹ سکے، خبردار! ہر محتاج نوجوان قدم بقدم موت کی طرف بڑھتا جا رہا ہے لہٰذا اسے اپنی جوانی اور شدتِ قوت دھوکے میں نہ ڈالے رکھے۔

۱۱۹۵۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، ابوعبداللہ، حسین بن عبدالرحمٰن وراق، ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے لڑکے کو ادب سکھلایا اسکی ماں نے ڈنڈا بھیجا، جب ڈنڈا اس کے قریب ہوتا وہ سخت ڈر جاتا لڑکے کی ماں کہنے لگی جس نے بھی تقویٰ ترک کیا ہے وہ بیہودگی کے رستے پر چل پڑا۔

۱۱۹۵۷- ابوہ عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوجعفر کندی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن سماک داؤد طائی رحمہ اللہ کے پاس داخل ہوئے، وہ اس وقت کھنڈر گھر میں تھے اور ان پر گرد و غبار پڑا ہوا تھا۔ داؤد نے فرمایا: اپنے نفس کو قید میں رکھو قبل اس کے کہ اس کو قید میں ڈالا جائے اور عذاب میں ڈالے جانے سے پہلے اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا رکھو پھر تم قیامت کے دن اپنے عمل کا اجر و ثواب دیکھ لو گے۔

۱۱۹۵۸- محمد بن علی، ابوطلحہ محمد تمار کے سلسلہ سند سے بمثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

۱۱۹۵۹- حمدون بن علی واسطی، علی بن جعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: فالودہ تمام حلووں کا سردار ہے اور شکر تمام رطب کی سردار ہے۔

۱۱۹۶۰- عبداللہ بن احمد بن یعقوب مقری، احمد بن اسحٰق بلخی، ابوعیناء، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے سوال نہ کرو جو سوال کرنے پر تم سے بھاگ جاتا ہو لیکن اس آدمی سے سوال کرو جو تمھیں سوال کرنے کا حکم کرتا ہو۔

۱۱۹۶۱- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے حمد و صلوٰۃ کے بعد ایک مجلس سے وعظ کیا جس میں ھارون الرشید بھی موجود تھا۔ فرمایا: بعد میں آنے والوں کے ایک ہزار آدمی اسلاف کے ایک آدمی کے بھی برابر نہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کے ڈر کے مارے ایمان لائے اور ان کے آباؤ اجداد ان تلواروں سے ڈر کر ایمان لائے، اے ابوبکر! تو نے پاسداری کی انتہاء کر دی تب ہی اللہ مالک الجبار نے تیری مدح کرتے ہوئے فرمایا: اذهما في الغار (توبہ ۴۰) جب وہ دونوں (نبی ﷺ وابوبکر صدیق) غار میں تھے۔ اے عمر! تو والی تو نہیں تھا بلکہ امت کیلئے شفیق باپ کی حیثیت سے تھا اور اے عثمان تجھے ظلماً قتل کیا گیا حتی کہ دفنانے تک تو مظلوم ہی رہا۔ اس آدمی کے بارے میں تیری کیا رائے ہے جو بچپنے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہو حتی کہ اسی عالم میں بڑھاپے میں وفات پا جائے۔ پس یہ ہیں نماز والے یہ ہیں زمانے کے امام اکبر اور پیشوا اور یہ ہیں اختیار میں سے ایک، ان کی مدح اللہ تعالیٰ نے کی ہے اور انھیں نیکوکاروں کے ٹھکانے میں رہائش عطا کی۔

مسانید محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ تعالیٰ

(محمد بن سماک رحمہ اللہ نے چند تابعین سے بھی احادیث روایت کی ہیں ان میں اسماعیل بن ابو خالد، اعمش اور ھشام سر فہرست ہیں۔

۱۱۹۶۲- ابوبکر احمد بن سندی، حسین بن عمر بن ابراہیم ثقفی، عمر بن ابراہیم بجلی بن سماک، اسماعیل بن خالد، قیس بن ابوحازم کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جس وقت سے عمرؓ اسلام لائے اس وقت سے ہمارے سر عزت وافتخار سے بلند ہو گئے۔

۱۱۹۶۳- اسماعیل، شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ہم جماعت صحابہ ؓ آپس میں یہی تذکرے کرتے رہتے تھے کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر سکینہ نازل ہو رہی ہے۔

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں ابن سماک رحمہ اللہ سے روایت کرنے میں عمر بن ابراہیم متفرد ہیں۔

۱۱۹۶۴- محمد بن عمر بن سلم، محمد بن عبدالعزیز بن محمد، محمد بن سماک، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، جریرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اوروں پر رحم وشفقت نہیں کرتا اس پر بھی رحم وشفقت نہیں کی جائے گی۔

اسماعیل کی سند سے یہ حدیث تو ثابت ومشہور ہے لیکن ابن سماک کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۹۶۶- محمد بن ابراہیم، محمد بن سفیان بن موسیٰ صغار، محمد بن آدم، محمد بن سماک، اسماعیل بن ابی خالد، عامر:

عبدالرحمن ابزی کہتے ہیں میں نے مدینہ منورہ میں ابن عمرؓ کے پیچھے زینبؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت زینبؓ پہلی زوجہ مطہرہ تھیں جنہوں نے وفات پائی۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں، پھر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ زینب کی میت کو قبر میں داخل کرنے کا حکم دیتی ہیں۔ ازواج مطہرات نے کہلا بھیجا کہ ہم چاہتی ہیں یہ خدمت وہی سرانجام دیں جس نے زینبؓ کو بقید حیات دیکھ رکھا ہو ابن عمرؓ نے فرمایا ازواج مطہرات نے درست اور سچ کہا۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ محمد بن آدم متفرد ہیں۔

۱۱۹۶۷- ابو اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن جعفر رافعی صابونی محمد بن ہارون بن محمد بن بکار دمشقی محمد بن سلیمان تستری، ابن سماک، اعمش، سفیان، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کے متعلق پوچھا جائیگا کہ اس کی لذت کیا ہے۔

اعمش اور ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے ہم تک صرف اسی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۶۸- ابوبکر آجری، محمد بن صبیح بن سماک، ھشام بن عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شام کا کھانا دسترخوان پر حاضر کر دیا جائے اور ادھر اتنے میں نماز کھڑی کی جا چکی ہو تو پہلے کھانا کھالو۔[۱]

یہ حدیث کئی طرق سے مشہور وثابت ہے لیکن محمد بن سماک کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۹۶۹- قاضی ابومحمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن ابان، سھل بن عثمان، محمد بن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن اپنے جسم، مال اور اولاد کے متعلق ہمیشہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے حتیٰ کہ بعد از وفات جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔[۲]

۱۔ صحیح مسلم کتاب المساجد ۶۴. وسنن الترمذی ۳۵۳، وسنن الترمذی ۲/۱۱۱. ومسند الامام احمد ۳/۱۱۰. ۲۳۱ ,وصحیح ابن خزیمۃ ۹۳۴، ۱۶۵۱...

۲۔ المستدرک ۱/۳۴۶. والسنن الکبری للبیھقی ۳/۳۷۴. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۳/۲۳۱. ومشکاۃ المصابیح ۱۵۶۷. وشرح السنۃ ۵/۲۴۶. والأدب المفرد ۴۹۴. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۵۲۶.

محمد بن عمرو کی یہ مشہور حدیث ہے اور ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے لیکن ابن سماک کی سند سے صرف سھل بن عثمان کے واسطے سے مروی ہے۔

۱۱۹۷۰- محمد بن عمر بن سلمہ، عبداللہ بن محمد بن سعد نمیری، یحیٰ بن ایوب، محمد بن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابو ہریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کے فقراء جنت میں اغنیاء مومنین سے ایک دن قبل داخل ہوں گے، اس ایک دن کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہوگی۔[1]

ابن سماک نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اسی طرح ایک اور روایت ابن سماک، ثوری، محمد کی سند سے مروی ہے اس میں یوں متن حدیث ہے (فقراء اغنیاء سے) نصف دن قبل جنت میں داخل ہوں گے جس کی مقدار پانچ سو سالوں کے برابر ہوگی۔

۱۱۹۷۱- محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن ثابت ابوعبداللہ قیس ابن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابو ہریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ نے اللہ رب العزت سے شکایت کی کہ: اے میرے رب میری آگ کے مختلف حصے آپس میں ہی ایک دوسرے کو کھائے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آگ کو (تپش کم کرنے کی) اجازت دے دی، سو جو تم گرمی محسوس کرتے ہو یہ دوزخ کی آگ کی ہلکی سی تپش سے ہے اور جو تم ٹھنڈک محسوس کرتے ہو وہ جہنم کے سرد خانے کے اثر سے ہے۔

یہ حدیث کئی طرق سے ثابت ہے اور صحیح حدیث ہے لیکن ابن سماک کی سند سے غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۷۲- محمد بن عمر بن اسلم، محمد بن احمد بن ثابت، ثابت، ابن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابو ہریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر دن سو مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

یہ حدیث مشہور وثابت ہے لیکن ابن سماک کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۹۷۳- محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن ثابت، ابوعبداللہ قیسی، ثابت، ابن سماک، محمد بن عمر، ابوسلمہ، ابو ہریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں تفسیر بالرائے کرنا کفر ہے۔[2]

محمد کی یہ حدیث مشہور ہے ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے لیکن محمد بن سماک کی سند سے غریب ہے اور ہم نے صرف ہشام کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۷۴- ابوبکر محمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، رح، ابوبکر بن خداد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابراہیم بن عبداللہ، (دونوں) ابوعباس محمد بن سماک، عوام بن حوشب، ایک تابعی، ابو ہریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کہ میں ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھوں، سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں اور چاشت کی نماز پڑھوں چونکہ وہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے۔

ابن سماک نے یہ حدیث اسی طرح منقطع روایت کی ہے اور عوام وابو ہریرۃؓ کے درمیان واسطے کا نام لے کر ذکر نہیں کیا جبکہ شریک بن ھارون نے یہی حدیث عوام سے روایت کی ہے اور درمیانی واسطے کا نام ذکر کیا ہے اور سند یوں بیان کی سلیمان بن ابی موسیٰ،

---

[1] سنن الترمذی ۲۳۵۴. وسنن ابن ماجة ۴۱۲۲. ومسند الامام أحمد ۲/ ۳۴۳، ۳/ ۳۲۴. والترغيب والترهيب ۴/ ۱۳۹. واتحاف السادة المتقين ۴/ ۱۲۱، ۸/ ۱۲۰، ۲۲۲.

[2] سنن أبي داؤد ۴۶۰۳. ومسند الامام أحمد ۲/ ۳۰۰. وصحيح ابن حبان ۵۹. ۱۷۷۹. وتاريخ أصبهان ۲/ ۱۲۳، ۱/ ۱۲۳. ومجمع الزوائد ۱/ ۱۵۷. ومشكاة المصابيح ۲۳۶. والترغيب والترهيب ۱/ ۱۳۲. وكشف الخفا ۱/ ۱۵۰.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

۱۱۹۷۵-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن صندل، ابن سماک، ح، محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن ثابت، ثابت، محمد بن صبیح بن سماک، جبیر، حسن، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی سنائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! فجر اور عصر کے بعد گھڑی بھر کے لئے میرا ذکر کرلیا کروان دونوں وقتوں کے درمیان وقت کی میں کفایت کردوں گا۔

حسن کی یہ حدیث عن ابی ہریرہ غریب ہے حسن سے صرف جبیر نے روایت کی ہے۔

۱۱۹۷۶-محمد بن عمر، ابو عبداللہ محمد بن قاسم بن زکریا، ھشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ابراہیم بن ابی یحییٰ، ابان، انسؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے دیکھا درآں حالیکہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک اوپر اٹھائے ہوئے تھے بایں طور کہ ہتھیلیوں کا باطنی حصہ چہرہ اقدس کی طرف تھا۔

محمد کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ھشام کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۷۷-محمد بن عمرو، محمد بن قاسم، ھشام، محمد بن صبیح، ابراہیم بن ابی یحییٰ، جبیر، عبداللہ، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ کی رات دعا کرتے ہوئے دیکھا بایں طور کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک مسکین کے کھانا مانگنے کی طرح سینہ مبارک کے پاس اٹھائے ہوئے تھے۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف ہشام کی سند سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

۱۱۹۷۸- محمد بن ابراہیم بن علی، احمد بن عبدالجبار، محمد، محمد بن عبادہ بن موسیٰ، ھیثم وعبداللہ بن ادریس، یزید بن ابی زیاد، مقسم، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں تھے اور احرام بھی باندھا ہوا تھا۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن عبادہ متفرد ہیں۔

۱۱۹۷۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن سماک، یزید بن ابی زیاد، مسیب بن رافع، ابن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی میں تیرتی ہوئی مچھلی نہ خریدو چونکہ اس قسم کی خریداری میں دھوکہ (غرر) ہے۔[1]

اس حدیث کا متن واسناد دونوں غریب ہیں اور ہمیں ابن سماک کی سند سے یہ حدیث صرف احمد بن حنبل کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۸۰- محمد بن عمر بن سلم، سعید بن سعدان، اسحاق بن موسیٰ انصاری، محمد بن صبیح، ابواحوص، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں جو بار بار تمہارے دروازوں پر چکر کاٹے اور اسے ایک لقمہ یا دو لقمے ایک کھجور یا دو کھجوریں واپس لوٹا دیتے ہوں، صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر مسکین کون ہے؟ ارشاد فرمایا مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس اتنا مال بھی نہ ہو جو اسے دوسروں سے بے نیاز کردے اور خود اسے لوگوں سے مانگتے ہوئے حیاء آتی ہو اور اس کی ظاہری حالت سے مسکین کا ادراک بھی نہ ہوتا ہو پس ایسے مسکین پر صدقہ کیا جائے۔[2]

ابن سماک کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ اسحاق نے ان سے متفرداً روایت کی ہے۔

---

[1] السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۴۰/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۸/۱۰. وتاریخ بغداد ۳۶۹/۵. وکنز العمال ۹۵۸۴.

[2] مسند الامام احمد ۴۴۶/۱. ۴۴۹.

۱۱۹۸۱-محمد بن مظفر، سعید بن سعدان، اسحاق بن موسیٰ انصاری، محمد بن صبیح بن سماک، ابراہیم ھجری، ابواحوص، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کونسا صدقہ افضل ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کو عطیہ کے طور پر ایک درہم یا بکری کے دودھ سے نواز دو۔[1]

۱۱۹۸۲-محمد بن عمر، سعید بن سعدان، اسحاق، محمد بن صبیح، عبداللہؓ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچائے، اگر چہ آدمی کھجور صدقہ کر کے آگ سے بچنے کا سامان کیوں نہ کرے۔[2]

(فائدہ) یعنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہئے، کیا معلوم ہو سکتا ہے یہی کام آ جائے اور جہنم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ بن جائے (من المترجم)

مذکورہ بالا حدیث کو ابن سماک و ہجیری سے صرف اسحاق نے روایت کیا ہے۔

۱۱۹۸۳-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ابراہیم بن ابان سراج، یحییٰ بن ایوب، ابن سماک، عنبسہ بن عبدالرحمٰن، مسلم، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے کھانے کو تم مت چھوڑو اگر چہ مٹھی بھر حیس (کھجور پانی سے بنا ہوا حلوا) ہی کیوں نہ کھالو چونکہ رات کے کھانے کی برکت بھاگ جاتی ہے۔[3]

عنبسہ اور ابن سماک کی یہ حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف یحییٰ بن ایوب کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۸۴-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن محمد بن سلیمان، اسماعیل بن ابراہیم بن اسماعیل بن صبیح، ابراہیم بن اسماعیل بن صبیح، ابن سماک، سفیان ثوری، ابواسحاق، براء رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹتے دائیں ہاتھ کو کان کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے: " اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک " یا اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھائے گا اس دن اپنے عذاب سے مجھے بچائیو۔

براء رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے لیکن ابن سماک کی سند سے صرف اسی طریق سے مروی ہے۔

۱۱۹۸۵-محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن قاسم بن زکریا، ھشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ثوری، حجاج بن فرافصہ، مکحول، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حلال طریقہ سے دنیا طلب کی تا کہ وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچا رہے، اپنے اہل عیال پر خرچ کرے اور اپنے پڑوسیوں پر رحم دلی و احسان کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اٹھائیں گے اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا اور جس نے حلال طریقہ سے دنیا طلب کی تا کہ اس کے پاس مال و دولت کی فروانی ہو اور تا کہ دولت مند ہو کہ لوگوں پر فخر کرے۔ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے۔[3]

۱۔ مسند الامام احمد ۳۸۸/۱، ۴۴۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۵/۱۷. والسنن الکبری للبیھقی ۲۲۵/۵. ومجمع الزوائد ۱۰۵/۳. واتحاف السادۃ المتقین ۴۷۰/۱۰.

۲۔ تنزیہ الشریعۃ ۳۶۷/۱.

۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۱۶/۷. وامالی الشجری ۱۷۳/۲. ومشکاۃ المصابیح ۵۲۰۷. واتحاف السادۃ المتقین ۴۱۴/۵، ۱۲۲/۸. وکنز العمال ۹۲۴۵.

مکحول کی یہ حدیث غریب ہے میں نہیں جانتا کہ مکحول سے حجاج کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔

۱۱۹۸۶-محمد بن مظفر، محمد بن احمد، ثابت، محمد بن صبیح بن سماک، اشعث بن سعدی، یعلی بن عطاء، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے۔[۱]

۱۱۹۸۷-ابوعبداللہ محمد بن سلمہ عامری فقیہ، عبدالرحمن بن عبداللہ محمد بن مقری، علی بن حرب، حسین جعفی، محمد بن سماک، عائذ بن بشیر، عطاء، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کا جو فرد اسی سال کی عمر کو پہنچا قیامت کے دن اس سے تعرض نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا بلکہ کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا۔[۲]

۱۱۹۸۸-محمد بن حمید، ابویعلیٰ موصلی، حسن بن حماد، حسین جعفی، ابن سماک، عائذ بن بشیر، عطاء، حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو مکہ مکرمہ کے رستے میں مرا، اس سے چھیڑ چھاڑ کی جائے گی اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا۔[۳]

۱۱۹۹۰-ابراہیم بن احمد مقری، مرزوی، احمد بن عیسیٰ عطار، ھناد بن سری، حسین بن علی جعفی، ابن سماک، عائذ، عطا، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔[۴]

میرے علم کے مطابق مذکورہ بالا تینوں احادیث کو عطا سے صرف عائذ نے روایت کیا ہے اور عائذ سے صرف ابن سماک نے۔

۱۱۹۹۱-ابوعبداللہ، ابراہیم بن حسن، محمد بن اسحاق، سھل بن نصر، ابن سماک، ھیثم، یزید رقاشی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی پکار اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند نہیں بجز لہفان کے پکار کے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ لہفان کیا ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا جو بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے پھر خوف خدا سے اس کا پیٹ بھر جائے اور جب بھی اسے وہ گناہ یاد آئے بے اختیار اس کے منہ سے یارب! یارب! کی صدائیں بلند ہوتی ہوں۔[۵]

۱۱۹۹۲-احمد بن حسین علی تیمی، علی بن مبارک مروزی، سری بن عاصم، محمد بن صبیح بن سماک، ھیثم بن حماد کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ یزید رقاشی کے پاس گیا اور وہ اس وقت رو رہے تھے چونکہ انہوں نے چالیس سال سے اپنے آپ کو پیاسا رکھا ہوا تھا مجھے کہنے لگے اے ہاشم! آؤ اور اندر داخل ہو جاؤ تاکہ ہم سخت گرم دن میں ٹھنڈے پانی پر آنسو بہائیں۔ مجھے حضرت انس بن مالکؓ نے حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی قیامت کے دن وارد ہوگا وہ پیاسا ہوگا۔[۶]

۱۱۹۹۳-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد حسن، محمد بن اسحاق، سھل بن نصر، ابن سماک، ھیثم، یزید رقاشی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ آدمی جو قیامت کے دن آئے گا وہ پیاسا ہوگا۔

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۰۲۶. وسنن الترمذی ۱۸۹۹. والمستدرک ۱۵۲/۴. ومجمع الزوائد ۱۳۶/۸. واتحاف السادة المتقین ۳۳۰/۸. وکشف الخفا ۵۲۰/۱. والدر المنتثرة للسیوطی ۸۸.

۲۔ الکامل لابن عدی ۱۹۹۲/۵. واللآلی المصنوعة ۷۲/۱. والموضوعات لابن الجوزی ۱۸۱/۱. وکنز العمال ۴۲۷۶۲.

۳۔ اللآلی المصنوعة ۷۲/۲. وتذکرة الموضوعات ۷۲. والموضوعات لابن الجوزی ۲۱۷/۲. والکامل لابن عدی ۴۳۶/۱. ۱۹۹۲/۵. والضعفاء للعقیلی ۴۱۰/۳. واتحاف السادة المتقین ۲۷۱/۴.

۴۔ تاریخ بغداد ۳۳۶۹/۵. ومجمع الزوائد ۲۰۸/۳. والمطالب العالیة ۱۱۴۰. والدر المنثور ۲۱۲/۱. والترغیب والترهیب ۱۷۸/۲. وکنز العمال ۱۲۰۰۱.

۵۔ الکامل لابن عدی ۲۵۶۱/۷. وکنز العمال ۱۰۲۸۰.

۶۔ الاحادیث الضعیفة ۸۰۳. وکنز العمال ۳۸۹۳۸. وتاریخ بغداد ۳۵۶/۳.

میری سمجھ کے مطابق احادیث بالا کو یزید سے ھیثم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور ھیثم سے ابن سماک کے علاوہ بھی کسی نے روایت نہیں کیں۔

۱۱۹۹۴- محمد بن حمید، ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب مخرمی، یحیٰ بن یعلی بن منصور، سلمہ بن حفص، محمد بن صبیح سماک، مبارک بن فضالہ، حسن، سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ بات معلوم کرنا اچھی لگتی ہو کہ اللہ کے ہاں اس کا کیا مرتبہ ہے پس اسے چاہیے یہ معلوم کرے کہ اس نے اپنے پاس اللہ تعالیٰ کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے یعنی کتنے اعمال اپنے پاس رکھے ہیں۔[1]

محمد بن صبیح اور مبارک کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف طریق مذکور سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۹۵- محمد بن عمر بن مسلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، محمد بن آدم، محمد بن صبیح بن سماک، اجلح، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز جمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ وہ غسل کر کے آئے۔

محمد بن صبیح کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف محمد بن آدم کے واسطہ سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۹۶- محمد بن عمر، محمد بن قاسم بن زکریا، ھشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ثوری، عبدالملک بن عمیر، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو وہ یہ ہے۔[2]

الا کل ماخلا اللہ باطل و کل نعیم لا محالۃ زائل

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ سب کچھ باطل ہے اور لامحالہ لازماً ہر ایک نعمت زائل ہو جانے والی ہے۔

(۴۰۲) محمد حارثی ؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک محمد بن نضر حارثی ابوعبدالرحمٰن ؒ بھی ہیں۔ اپنے زمانے میں سب سے بڑے عبادت گزار تھے۔ ہمہ وقت ذکر و فکر میں مشغول رہتے اور ہر وقت خلوت میں حق تعالیٰ کے ہمنشین رہتے، کہا گیا ہے کہ مذاکرہ عہود اور مسامرۂ شہود کا نام تصوف ہے۔

۱۱۹۹۷- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابواسامہ کہتے ہیں محمد بن نضر اہل کوفہ کے بڑے بڑے عبادتگزاروں میں سے ہیں۔

۱۱۹۹۸- ابواحمد غطریفی، ابوعوانہ اسفرائنی، یوسف بن سعید مسلم، عبیداللہ بن محمد کرمانی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثی کے پاس گیا اور ان سے کہا آپ کی خلوت نشینی کو دیکھ کر یوں لگتا ہے گویا کہ آپ لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست کو اچھا نہیں سمجھتے، انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ کو خلوت سے وحشت نہیں ہوتی؟ کہنے لگے میں کیسے وحشت محسوس کروں حالانکہ میں اس ذات کا ہمنشین ہوں جس نے مجھے دھیان میں رکھا ہوا ہے۔

۱۱۹۹۹- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد حیان، اسماعیل بن عبداللہ، اسحاق بن موسیٰ خطمی، عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر نے فرمایا میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے۔ اے میری تصدیق کرنے والو! اب فرحت میں رہو اور میری یاد میں آسودگی کی زندگی بسر کرو۔

۱۔ الکامل لابن عدی ۴/۱۴۳۸۰۔ و کنز العمال ۴۹۰۷۰ ۳۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الشعر المقدمۃ ۶۔ وفتح الباری ۷/۱۵۲۔

۱۲۰۰۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوجہم عبدالقدوس بن بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثیؒ نے فرمایا علم میں پہلی چیز خاموشی ہے پھر سماع علم، پھر حفظ علم، پھر اس پر عمل پھر علم کا پھیلانا۔

۱۲۰۰۱- ابوبکر بن محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثیؒ نے فرمایا: اول علم خاموشی ہے پھر سماع علم پھر اس پر عمل اور پھر اس علم کا پھیلانا۔

۱۲۰۰۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ادریس، حسن بن ربیع، ابن مبارک فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن نصر حارثیؒ کے ہمراہ کشتی میں سوار تھا، محمد بن نصر کہنے لگے یہ تو ایک باہمی مسابقت ہے ابن مبارک کہتے ہیں وہ ایسی آواز لائے جو نخعی اور شعبی کی آواز کے مشابہ تھی۔

۱۲۰۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن میمون کہتے ہیں میں نے محمد بن نصر حارثیؒ سے حالت سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا جواب دیا اس کی اجازت دی گئی ہے۔ (یعنی حالت سفر میں روزہ افطاری کی اجازت دی گئی ہے)۔

۱۲۰۰۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن مندہ، ابوبکر مستملی، شہاب بن عباد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن نصر حارثی کی صحبت میں عبادان تک سفر کیا۔ دوران سفر انہوں نے صرف تین باتیں کیں جن میں سے ایک بات یہ تھی کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہا: اپنی نماز کو بہتر بناؤ۔

۱۲۰۰۵- ابوبکر بن احمد مؤدب، احمد بن محمد بن عمر، محمد بن عبید، محمد بن حسین، خالد بن زید، طیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر نے فرمایا موت نے متقین کے دلوں کو دنیا سے پھیر دیا ہے، بخدا! وہ حصول معرفت کے بعد دنیاوی سرور کی طرف کبھی نہیں لوٹیں گے چونکہ ان کا مطمح نظر موت کی شدت وسختی ہے۔

۱۲۰۰۶- محمد بن احمد، عبداللہ، محمد بن حسین، زکریا بن عدی، ابن مبارک نے فرمایا محمد بن نصر "جب موت کو یاد کرتے ان کے اعضاء پر کپکپی طاری ہو جاتی حتیٰ کہ ان کے اعضاء کپکپاتے ہوئے دکھائی دیتے۔

۱۲۰۰۷- ابوعبداللہ، محمد بن ابراہیم حروری، حسین بن علی کوفی، ابوغسان عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نصر حارثی نے فرمایا بے شک اہل بدعت ہدایت کی عمارت کو منہدم کر کے علالت وگمراہی کی تاسیس رکھنے لگے ہیں لہٰذا ان سے بچتے رہو۔

۱۲۰۰۸- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلیمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، سعید بن عبدالغفار، مسلم کہتے ہیں کہ مجھ پر کچھ قرضہ تھا یعقوب بن داؤد نے مجھے خط لکھا:

> کہ میرے پاس آجاؤ تاکہ میں تمہارا قرضہ چکادوں۔ اسی دوران محمد بن نصر حارثی عبادان تشریف لائے۔ اس بارے میں میں نے ان سے مشورہ کیا کہنے لگے: یا مسلم! یا مسلم! (دو مرتبہ پکارا) بخدا! تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے درآں حالیکہ تجھ پر قرضہ ہو اور تیرے ساتھ دین ہو افضل ہے اس سے کہ تو اللہ سے ملاقات کرے اور تجھ پر کچھ قرضہ نہ ہو، تیرا دین بھی تیرے ساتھ نہ ہو۔

۱۲۰۰۹- ابوبکر محمد بن حیان، احمد بن حسین خداد، احمد بن ابراہیم دورقی، حسن بن ربیع کہتے ہیں مجھے زبیر بن عوامؓ کی اولاد سے ایک آدمی نے واقعہ سنایا کہ میں نے ایک مرتبہ محمد بن نصر حارثی کے ساتھ عبادان سے کوفہ تک سفر کیا۔ دوران سفر انہوں نے کوئی بات نہیں کی میں نے زبیر سے پوچھا جب انہیں قضائے حاجت پیش آتی تو وہ اس وقت کیا کرتے؟ جواب دیا سفر میں ان کے ساتھ ان کا ایک بیٹا بھی تھا۔ چنانچہ جب انہیں قضائے حاجت پیش آتی تو بیٹے کی طرف ایک نظر دیکھ لیتے بیٹا کھڑا ہو جاتا اور وہ حاجت سے فارغ ہو لیتے۔

۱۲۰۱۰- ابومحمد، احمد، جریر بن زیاد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثی کے ساتھ مکہ تک سفر کیا۔ دوران سفر جب بھی کوچ کرنے کی صدا لگائی جاتی دو میل پیشگی آگے چلے جاتے اور نماز میں مشغول ہو جاتے حتیٰ کہ جب اونٹوں کے چلنے کی آہٹ سنتے اسی طرح پیشگی دو میل اور آگے چلے جاتے تا عصر ان کا یہی معمول رہتا پھر جب عصر کی نماز پڑھ لیتے پھر سوار ہو جاتے۔
جریر کہتے ہیں کہ میں نے انہیں گھر میں نماز پڑھتے دیکھا ہے، بسا اوقات اپنی ٹانگ پنڈلی پر رکھ لیتے لیکن کھونٹی کا سہارا نہیں لیتے تھے ان کے لئے ہر سجدہ گاہ میں ایک کھونٹی ہوتی تھی، جریر کہتے ہیں میں نے انہیں ایک ازار (تہبند) میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ ازار کی طرفین باہم شاید باید ہی ملی ہوئی تھیں ان کے پاس ایک تھیلی ہوتی تھی جسے عموماً اپنے کاندھے پر ڈال کر رکھتے تھے اور تھیلی میں مسواک پڑی ہوتی تھی بسا اوقات میں نے انہیں نماز پڑھتے دیکھا کہ مسواک انکے کاندھے کے درمیان لٹکی ہوتی تھی۔

۱۲۰۱۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل کے سلسلہ سند سے عنبر کہتے ہیں محمد بن نضر حارثیؒ میرے پاس چھپتے رہتے، (یعنی لوگوں سے کنارہ کش ہو کر میرے پاس چھپے رہتے)

۱۲۰۱۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نضر، احمد بن ابراہیم، محمد بن عیسیٰ والبی، عنبر ابورفید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر نصف النہار کے وقت قبرستان آتے تھے، میں نے ان سے پوچھا آپ کیا کر رہے ہیں؟ جواب دیتے میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میں اپنی آنکھ کو دنیا میں نیند کے اندر غافل رکھوں۔

۱۲۰۱۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد دورقی، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، ابواحوص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضرؒ نے قبل از وفات دو سال سے سونا بالکل ترک کر دیا تھا صرف تھوڑا سا قیلولہ کر لیتے تھے آخر میں قیلولہ بھی ترک کر دیا تھا۔

۱۲۰۱۴- ابوعبداللہ محمد بن احمد، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ادریس، علی بن محمد طنافسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک کوئی نے کہا محمد بن نضر حارثی بحالت روزہ چلتے رہتے تھے اور سخت پیاس لگتی تو مٹکے کے پاس آجاتے جس میں پانی ٹھنڈا ہو چکا ہوتا، پھر اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتے تو اس پانی کی خواہش رکھتا ہے۔ بخدا! اس کو چکھ بھی نہیں سکتا۔

۱۲۰۱۵- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حسین بن ربیع، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی عتبہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن نضر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور یہ سخت گرم دن تھا اتنے میں ایک خادمہ ٹھنڈے پانی سے بھری ہوئی صراحی اٹھائے آئی۔ صراحی کو خادمہ نے کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا کہنے لگی فلانی عورت آپ کو سلام کہتی ہے اور آپ سے یہ ٹھنڈا پانی نوش کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ فرمایا اسے رکھ دو چنانچہ وہ خادمہ صراحی ادھر رکھ کر باہر نکل گئی محمد بن نضر اٹھے صراحی کا منہ کھولا پھر پانی لیا اور کنویں میں بہادیا۔

۱۲۰۱۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مھدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی کہتے ہیں کہ ربیع بن ھیثم نے فرمایا پہلے علم فقہ حاصل کرو اور پھر لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔

۱۲۰۱۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، محمد بن منبہ (عبداللہ بن مبارک کے بھانجے) عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے آیت کریمہ: فاخذنا هم بغتة ہم نے اچانک ان کی دارو گیری کی (اعراف ۹۵) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا بیس سال مہلت دی گئی۔

۱۲۰۱۸- ابواحمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسن، ابراہیم بن عبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے فرمایا ہر ایک آدمی صبح کو اپنے اپنے بازار کی طرف چلتا ہے اور اے مسئولین کے نوازنے والے! متقین منافع جات کی تلاش میں نکل جاتے ہیں۔ چنانچہ محمد بن نضر دن چڑھنے تک اپنے روزانہ کے وظیفے سے نہیں اٹھتے تھے ان سے کہا جاتا: اٹھیے لوگوں کو آپ سے کام ہے جواب دیتے مجھے بھی اپنے رب سے اسی طرح کام ہے۔

۱۲۰۱۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن مالک، یونس، محمد بن نضر کہتے ہیں ربیع بن خثیم کے پاس کسی آدمی کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا میں ابھی تک اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ اس سے فارغ ہو کر کسی اور کی طرف متوجہ ہوں حال یہ ہے کہ لوگ دوسروں کے گناہوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جبکہ اپنے گناہوں کے معاملہ میں بے خوف ہیں۔

۱۲۰۲۰- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی عتبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے اپنے ایک بھائی کو خط لکھا:

اما بعد: تم ابھی دار تمھید میں ہو اور تمہارے آگے دو منزلیں ہیں جن کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، تجھے ابھی تک امان کا پروانہ ملا نہیں جو تو مطمئن ہو کر بیٹھتا رہے اور نہ ہی تجھے وہ دکھائی دیتا ہے کہ اسے تو قبضے میں کر لے۔ والسلام۔

۱۲۰۲۱- ابوالحسن محمد بن محمد بن عبید بن میتب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے فرمایا جو عامل بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی عمل کرتا ہے اس کے سامنے ایک اور عامل ہوتا ہے جو درجات میں عمل کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب عامل رک جاتا ہے وہ بھی رک جاتے ہیں جب ان سے پوچھا جائے تمہیں کیا ہوا تم نے عمل میں کوتاہی کرنی کیوں شروع کی؟ جواب دیتے ہیں ہمارا پیشوا عامل جو عمل سے رک گیا۔

۱۲۰۲۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نضر، احمد بن ابراہیم، ابوحفص بن ابورطل کوفی، یحییٰ بن حارث بن کعب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ادریس نے محمد بن نضر حارثی سے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا وجہ ہے جو میں آپ کو پراگندہ سر دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا اے ابومحمد! کیا تمہیں خبر نہیں پہنچی کہ متقدمین اولیاء کرام میں سے ہر ایک اپنے قلب کی اصلاح کی خاطر مارا مارا پھرتا تھا اگرچہ اسے اس مہم کی خاطر پہاڑ کی چوٹی پر کیوں نہ جانا پڑے۔

۱۲۰۲۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسن بن موسیٰ، یوسف بن یحییٰ، علی سابی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر جاڑے کے سخت سرد دن میں دھوپ کے قریب سائے میں ہو کر بیٹھتے تھے، ان سے کہا جاتا اگر آپ تھوڑے سے ہل کر دھوپ میں ہو جائیں؟ جواب دیتے مجھے ناپسند ہے کہ جس چیز کا مجھے حکم نہیں کیا گیا میں اس کی طرف منتقل ہو جاؤں۔

۱۲۰۲۴- عبداللہ، احمد، شھاب بن عباد، عبداللہ بن مصعب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے عبادان میں اپنے ایک دوست کو جوتے بھیجے اور کہلا بھیجا کہ میں نے آپ کو جوتے بھیجے ہیں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ آپ کا رب ان سے بے نیاز ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ کو علم ہونا چاہئے کہ میرے دل میں آپ کا ایک مقام ہے۔

۱۲۰۲۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالقدوس بن بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمانِ باری تعالیٰ '' هو اهل التقوىٰ واهل المغفرة '' اس سے ڈرا جائے وہ اس کے لائق ہے اور وہ مغفرت کرنے کے بھی لائق ہے (المدثر ۵۶) کے بارے میں فرمایا میں اس لائق ہوں کہ بندہ مجھی سے ڈرے اگر بفرض محال وہ ایسا نہ کرے تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کروں۔

۱۲۰۲۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، عبدالرحمٰن محاربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں اے ابن آدم! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر لوگ بھی جانتے ہوتے تو حقیقت کا بھانڈا پھوٹ کر انکے سامنے ہو جاتا لیکن میں نے تیرے عیوب پر پردہ کر رکھا ہے اور میں تیری مغفرت کرتا رہتا ہوں جب تک کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۲۰۲۷- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن صبیح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ نیکوکار سے بھوک کو اس طرح اٹھالیا جاتا ہے جس طرح کھانے والے ثرید پر تر سے۔

(نوٹ) اصل نسخہ میں عبارت اس طرح ہے فی الواقع عبارت میں نقص ونکی ہے جس کی وجہ سے عبارت مذکورہ کا مفہوم ومطلب واضح نہیں لہٰذا مترجم ودیگر احباب کو معذور سمجھا جائے۔

۱۲۰۲۸- محمد بن عمر بن مسلم، ابوعباس احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معافی بن عمران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن نضر حارثیؒ سے پوچھا کہ میں کہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں؟ جواب دیا اپنے باطن کی اصلاح کرو پھر جہاں چاہو اللہ عزوجل کی عبادت کرو۔

۱۲۰۲۹- ابوہ عبداللہ، احمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عبیدہ، اسحاق بن بہلول، عباد بن کلیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں، محمد بن نضر، عبد اللہ بن مبارک اور فضیل بن عیاض اکٹھے ہوگئے ہم نے کھانا بنایا محمد بن نضر نے کسی بھی چیز کے متعلق ہماری مخالفت نہ کی، عبداللہ بن مبارک کہنے لگے آپ نے ہماری مخالفت کیوں نہیں کی، محمد بن نضر نے ذیل کے اشعار پڑھ کر جواب دیا:

واذا صاحبت فاصحب صاحباً .. ذا حیاء وعفاف وکرم

قوله لک : لا، ان قلت لا .. واذا قلت نعم قال :نعم

(ترجمہ) اور جب تم کسی کی صحبت میں رہنا چاہو تو ایسے ساتھی کی صحبت اختیار کرو جو صاحب حیاء، پاکدامن اور نوازنے والا ہو اگر تم کسی چیز کو ناپسند سمجھو وہ بھی ناپسند سمجھتا ہو اور جب کسی چیز کو پسند کرو وہ بھی پسند کرتا ہو۔

۱۲۰۳۰- ابوبکر بن . لک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسن بن ربیع، ابواحوص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! ہمیشہ بیدار رہو اور اپنے نفس کی خبر لیتے رہو گویا نفس کو اپنا پوشیدہ دوست بنالو، پس ہر وہ پوشیدہ دوست جو تجھے مسرت نہ بخشے وہ تیرا دشمن ہے اور تیرے دل کو پتھر بنانا چاہتا ہے لیکن ذاکرین کا اجر واجب ہو جاتا ہے اور اس میں اضافہ بھی ممکن ہے۔

۱۲۰۳۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر فرماتے تھے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک عابد نے اللہ تعالیٰ کی تیس سال تک عبادت کی اور ایک دوسرے عابد نے بیس سال عبادت کی، تیس سال والے پر ہمہ وقت بادل سایہ کیے رہتے اور بیس سال والا بھی اس کے سایہ تلے چلتا رہتا، تیس سال والے نے دوسرے کی طرف التفات کر کے کہا اگر میں نہ ہوتا یہ سایہ تجھے میسر نہ ہوتا۔ چنانچہ فوراً بادل اس کے سر سے ہٹ کر بیس سال والے کے سر پر آگئے اور تیس سال والا نادم کھڑا دیکھتا ہی رہ گیا۔

۱۲۰۳۲- ابومحمد، احمد، احمد، عبداللہ بن صالح عجلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور ابواحوص محمد بن نضر حارثیؒ کے پاس آئے، محمد بن نضر کہنے لگے مجھے خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل کا جو آدمی بھی تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا اسے سایہ مہیا کرنے کے لئے اس کے سر پر بادل منڈلاتے تھے۔ چنانچہ ایک عابد نے تیس سال مسلسل عبادت کی لیکن اس نے کوئی چیز نہ دیکھی جو اسے سایہ فراہم کرتی، اس نے اس امر کی شکایت اپنی والدہ سے کی کہنے لگی اے بیٹے! غور کرو ممکن ہے تم نے دوران عبادت کوئی گناہ کیا ہو تب تمہیں بادلوں نے سایہ فراہم نہ کیا ہو؟ کہنے لگا مجھے علم نہیں کہ تیس سالہ عبادت کے دوران میں نے کوئی گناہ کیا ہو، ماں کہنے لگی اے بیٹے! ایک بات ابھی باقی ہے اگر تو نے اس سے نجات پالی مجھے امید ہے کہ بادل تجھ پر سایہ کریں گے۔ کہنے لگی کیا تو نے کبھی اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی ہے کہ بغیر فکرمندی کے واپس تو نے لوٹائی ہو؟ عابد نے جواب دیا ایسا تو کثرت سے ہوا ہے۔

۱۲۰۳۳-ابومحمد، جریر بن زیاد، محمد بن نضر نے فرمایا بنی اسرائیل کے ایک عابد نے مسلسل اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، اسکی ایک جائے نماز تھی کوئی اسرائیلی جرأت کر کے اس کے علاوہ جائے نماز پر کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھتا تھا اور بنی اسرائیل اس کو عابد کی عظمت کے خلاف سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک اجنبی آدمی آیا اور کچھ پرواہ کئے بغیر جائے نماز پر چڑھ گیا اور نماز شروع کر دی، بنی اسرائیل نے اجنبی کو تعجب سے دیکھنا شروع کر دیا کہ اتنے میں عابد بھی ادھر آنکلا اور اجنبی کے پہلو میں کھڑا ہو کر اسے کنکھیوں سے گھورنے لگا گویا عابد نے اپنی علوشان میں گستاخی سمجھی، اللہ تعالیٰ کو عابد کی یہ ادا پسند نہ آئی اور اس وقت کے نبی کی طرف وحی نازل کی: فلاں عابد کو حکم دو کہ از سرنو عبادت شروع کرے اور اس کے گزشتہ اعمال غارت ہو گئے، جریر بن زیاد کہتے ہیں چونکہ عابد کو عجب کا خمار چڑھ گیا تھا۔

۱۲۰۳۴-ابومحمد، احمد، احمد، محمد بن عیسیٰ واسی کہتے ہیں ابواحوص نے مجھے کہا محمد بن نضر کے پاس جاؤ اور انہیں کہو: یہ رب تعالیٰ کی رکوع میں پاکی ہے پھر یہ کلمات کہے: سبحان ربی العظیم وبحمده حمداً خالداً مع خلودک حمداً لامنتهیٰ له دون عملک، حمداً لا امد له دون مشيئتك، حمداً لا اجر لقائله دون رضاک۔ یعنی پاک ہے میرا رب عظمت والا اور اس کی حمد ہے ایسی حمد جو ہمیشہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہے جس کی کوئی انتہا نہیں جس کی کوئی غایت نہیں اور تیری رضا کے علاوہ تیری حمد کے قائل کا کوئی اجر نہیں۔

مسانید محمد بن نضر حارثیؒ

محمد بن نضر حارثیؒ احادیث نبویؐ اور آثار صحابہ کو عمل کے لئے حاصل کرتے تھے صرف نقل روایت پر اکتفا کرتے تھے تاہم جو احادیث ان سے سنی گئی ہیں وہ زیادہ تر مرسل ہیں۔

چند ایک احادیث مرسل ذیل میں ہیں۔

۱۲۰۳۵-عبداللہ بن محمد جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، احمد بن یونس، ابواحوص، محمد بن نضر حارثی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت پر گواہی لازماً لاگو نہ کرو سو جس نے میری امت پر گواہی لازم کر دی میں اس سے بری الذمہ ہوں اور وہ مجھ سے بری الذمہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہم اہل قبلہ کے بارے میں جو چاہتا ہے راز میں رکھتا ہے۔[1]

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے اس کے علاوہ کوئی اور طریق حدیث معروف نہیں ہے۔

۱۲۰۳۶-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبدالاعلی بن حماد، بشر بن منصور، عمارہ بن راشد، محمد بن حارثی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام (پیشوا) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے اپنے دامن کو محفوظ رکھتا ہے اور طمع وخواہشات سے بھی اپنے دامن کو بچا کر رکھتا ہے۔

اس حدیث کا بھی مذکور بالا طریق کے علاوہ کوئی اور معروف طریق نہیں ہے۔

۱۲۰۳۷-ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، زیاد بن ایوب، حسین بن جعفی، یحییٰ بن عمر ثقفی، محمد بن نضر، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت یا دین کی کوئی بات کسی کو سکھلائی اللہ تعالیٰ اسے ثواب عظیم عطا فرماتے ہیں اور اسے اس سے بڑھ کر کوئی افضل ثواب نہیں ملے گا۔

۱۲۰۳۸-ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، ابوھشام، حسین جعفی، یحییٰ بن عمر ثقفی، محمد بن نضر حارثیؒ، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ الاحادیث الصحیحة ۱۳۳۵، وکنز العمال ۲۳۸۳، ۲۳۸۵، ۲۸۷۰۴، ۲۸۸۸۴، ۲۸۸۸۵، ۲۸۸۸۷۔

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے اللھم انی اسألک التوفیق لمحابک من الاعمال یا اللہ! میں تجھ سے تیرے پسندیدہ اعمال کی توفیق کا سوال کرتا ہوں و صدق التوکل علیک اور تجھ پر پختہ بھروسہ رکھنے، وحسن الظن بک' اور تجھ سے حسن ظن رکھنے کی توفیق کا سوال کرتا ہوں۔

میرے علم کے مطابق محمد بن نصر کے علاوہ اوزاعی سے مذکورہ بالا دونوں حدیثیں ان الفاظ میں کسی اور نے روایت نہیں کی ہیں اور محمد بن نصر سے یحییٰ کے علاوہ بھی کسی اور نے روایت نہیں کیں نیز حسین متفرد ہیں۔

۱۲۰۳۹- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن عیینہ بن مالک، ابن مبارک، محمد بن نصر حارثی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کو یہ بات محبوب تر ہونی چاہئے کہ ادنیٰ گناہ بھی اس سے ہٹا دیا جائے۔

میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث محمد بن نصر سے ان الفاظ میں ابن مبارک کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہو، اصل بات یہ ہے کہ محمد بن نصرؒ اور ان جیسے دیگر اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں کا مذاق روایت حدیث نہیں تھا۔ چنانچہ یہ حضرات اولیاء کرام جب کسی کو وعظ و نصیحت کرتے تو صرف متن حدیث بیان کر دیتے اور براہ راست یوں کہتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جسے اصطلاح اصول حدیث میں حدیث مرسل سے تعبیر کیا جاتا ہے اس لئے یہ حضرات سند حدیث کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتے تھے۔ دوسرا ان کا مطمح نظر صرف اور صرف عمل ہوتا تھا اور اس زمانے میں محدثین سند کا شدت کے ساتھ اہتمام کرتے تھے بدون سند کے حدیث کو تلقی بالقبول کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا تھا۔ چناچہ محمد بن نصر حارثی کی مرویات کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ (مع اضافہ من المترجم)۔

(۴۰۲) محمد بن یوسف اصفہانیؒ

اولیاء، تبع وتابعین کرام میں سے ایک ہر وقت عبادت اللہ کے لئے کوشاں رہنے والے، دنیا سے کنارہ کش اور دل و دماغ میں محض آخرت کی فکر اجاگر کرنے والے محمد بن یوسف اصفہانی بھی ہیں جنہیں عروس الزھاد (زاھدوں کے دولھا) کا خطاب دیا گیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف دنیاوی فکر سے اخروی فکر کی طرف منتقل ہونے، دنیوی خلل و رکاوٹ سے نقل مکانی کرنے اور دنیاوی قید سے رہائی پا کر آخرت کی طرف کوچ کرنے کا نام ہے۔

۱۲۰۴۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن عصام، عبدالرحمٰن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطانؒ فرماتے تھے میں نے محمد بن یوسف اصفہانی سے افضل کسی آدمی کو نہیں دیکھا۔

۱۲۰۴۱- عبداللہ بن مسلم، رستہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مہدیؒ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف اصفہانی کی مثال نہیں دیکھی۔

۱۲۰۴۲- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، درہم بن مطاہر اصفہانی، عبداللہ بن علاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں، میرے نزدیک محمد بن یوسف سفیان پر مقدم ہیں۔ یحییٰ بن سعید سے کہا گیا کہ آپ محمد بن یوسف کو سفیان پر مقدم کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اگر تم انہیں دیکھ لو یقین کر لو گے کہ واقعۃً وہ اس مرتبہ و مقام کے لائق ہیں، درہم کہتے ہیں میں نہیں جانتا ہوں کہ محمد بن یوسف نے کبھی بھولے سے بھی دنیا کا ذکر کیا ہو۔

درہم کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن یوسف کو ابواء مقام میں اونٹنی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ یہ اونٹنی انہیں فضیل بن عیاض نے خرید کر ہدیہ کی تھی۔ چنانچہ اونٹنی پر کجاوا کسا ہوا تھا اس کے ایک حصے میں کچھ سامان رکھا ہوا تھا اور دوسرے حصے میں محمد بن یوسف بیٹھے

ہوئے تھے فرمانے لگے یہ سامان بعض مزدوروں نے ادھر رکھ دیا ہے۔

۱۲۰۴۳- عبداللہ بن جعفر، عصام، عبداللہ بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف سے بہتر کبھی کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل کہنے لگے اے ابوسعید! کیا یہ وہی آدمی ہے جس کے علم وفضل کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے؟ یحییٰ بن سعید نے جواب دیا: جی ہاں یہ وہی علم وفضل والے ہیں۔

۱۲۰۴۴- ابومحمد بن حیان، احمد بن یحییٰ بن زهیر، محمد بن منصور طوسی، عبید بن جاد، عطاء بن مسلم حلبی کہتے ہیں محمد بن یوسف اصفہانی بیس سال تک میرے پاس آتے جاتے رہے لیکن میں انہیں نہیں پہچان سکا، دروازے پر آتے اور کہتے اجنبی آدمی سوال کرتا ہے پھر واپس نکل جاتے حتیٰ کہ ایک دن میں نے انہیں مسجد میں دیکھا کسی نے کہا یہ محمد بن یوسف اصفہانی ہیں میں نے کہا یہ تو بیس سال سے ادھر آتے جاتے ہیں میں انہیں نہیں پہچان سکا۔

۱۲۰۴۵- ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر حمال، ابوحاتم، ابن مبارکؒ کہتے ہیں میں نے ابن ادریس سے کہا میں بصرہ جانا چاہتا ہوں، وہاں پر کسی افضل آدمی کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے، انہوں نے محمد بن یوسف اصفہانی کے پاس جانے کو کہا میں نے پوچھا وہ کہاں سکونت پذیر ہیں؟ فرمایا مصیصہ میں تاہم ساحلوں پر بھی آجاتے ہیں۔ چنانچہ عبداللہ بن مبارک بصرہ تشریف لائے محمد بن یوسف کے متعلق بڑا پوچھا مگر کہیں پتا نہ چلا، ابن مبارک کہنے لگے یہ بھی آپ کے فضل ومرتبہ میں سے ہے کہ آپ لوگوں میں معروف نہ ہوں۔

۱۲۰۴۶- ابواسحاق ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی، محمد بن اسحاق ثقفی، ابویحییٰ، عبداللہ بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک نے اہل مصیصہ کے ایک آدمی سے پوچھا کہ کیا تم محمد بن یوسف اصفہانی کو جانتے ہو؟ آدمی نے نفی میں جواب دیا عبداللہ بن مبارک کہنے لگے اے محمد بن یوسف! یہی تیرا عظیم مرتبہ ومقام ہے کہ لوگوں میں تو معروف نہیں۔

۱۲۰۴۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد، بن جعفر، احمد بن عصام کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ عبداللہ بن مبارکؒ محمد بن یوسف کو عروس العباد (عبادت گزاروں کا دولہا) کا خطاب دیتے تھے۔

۱۲۰۴۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ایک خراسانی شیخ، عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن اولیس سے پوچھا میں محمد بن یوسف اصفہانی کو کہاں تلاش کروں؟ جواب دیا جہاں علم وفضل کی غالب امید ہو، میں نے کہا تب تو وہ جامع مسجد میں ہوں گے، چنانچہ میں نے انہیں تلاش کیا بالآخر انہیں جامع مسجد میں پایا۔

۱۲۰۴۹- عبداللہ، احمد، احمد، عباس بن ولید، ابن مهدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا اگر یہ تمہاری زمین منتہائے نظر تک مجھے دونکوں کے بدلے میں مل جائے مجھے پھر بھی مسرت نہیں ہوگی، ابن مهدی کہتے ہیں ایک مرتبہ محمد بن یوسف مکہ کی طرف نکلے، ان کے پاس ایک سو دینار تھے تھوڑا آگے پہنچے نہیں پائے تھے کہ ان کے کجاوے میں صرف ایک چادر اور تھوڑا سا زادراہ تھا باقی سب کچھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیرات کردیا۔

۱۲۰۵۰- عبداللہ، احمد، عبدالجبار طائی، ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے فرمایا میں ایک مرتبہ قزوین میں تھا، وہاں میرے پاس ایک آدمی بیٹھتا تھا جس کی قزوین اور ری میں کثیر جائداد تھی جب اس نے واپس جانا چاہا تنہائی میں مجھ سے ملا، کہنے لگا مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے میں نے پوچھا بھلا کیا ضروری کام ہے؟ کہنے لگا میری ایک بے مثال بیٹی ہے اور دنیا میں میری صرف وہی اولاد ہے اس کے علاوہ کوئی اور نہیں جبکہ میری یہ وسیع جائداد ہے پھر آپ جس طرف چاہیں نکل جائیں خواہ مکہ میں جائیں یا مدینہ منورہ میں، میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت بخشے اگر مجھے اس کام کی خواہش ہوتی بخدا میں ضرور کرلیتا، وہ آدمی کہتا ہے میں نے محمد بن نضر سے پوچھا بھلا آپ کو ایسا کرنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ جواب دیا میں ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی امر مجھے نفع بخش چیز (یعنی

عبادت خدا تعالیٰ) سے غافل کرے، میں اس کی جائداد کو کیا کرتا حالانکہ میں اس سے بہتر جائداد کا اپنے والد سے وارث بنا تھا میں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

۱۲۰۵۱- ابو محمد، احمد، عبدالرحمٰن بن مھدی کہتے ہیں محمد بن یوسف نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ قطر بن عباد ان سے میرے پاس آدمی آئے میں نے ان سے پوچھا آپ نے عبادان کو کیسا پایا؟ جواب دیا وہ بستی آپ کے لئے خالی ہو چکی ہے۔

۱۲۰۵۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو محمد بن ابی حاتم، احمد بن سنان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن مھدیؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں عبادان تشریف لے گئے وہاں بستی کو خالی دیکھا فرمانے لگے تیرے لئے بستی خالی ہو چکی ہے، پس سفید اور پیلی (زرد) ہو جا، یعنی اچھی اور بہتر ہو جا۔

۱۲۰۵۳- عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ محمد بن یحییٰ نے تنہائی میں مجھ سے کہا کہ مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ میں نے محمد بن یوسفؒ کو اپنی کتابیں دفناتے ہوئے دیکھا ہے اور ساتھ ساتھ کہتے جارہے تھے اللہ کا خوف کر تو قاضی ہو تو تھا کیا؟ اللہ کا خوف کر کہ تو مفتی تھا، تھا کیا؟ اللہ سے ڈر کہ تو محدث ہو بھلا تیری حقیقت کیا ہے؟

۱۲۰۵۴- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن عاصم کلابی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف اور ان کے مریدین جب آرام کر لیتے نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

۱۲۰۵۵- ابو محمد، احمد، عبدالرحمٰن بن مھدی، محمد بن یوسف جمال ابو عباس، اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو سفیان صالح بن معدی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ یہودیہ کے رستے پر محمد بن یوسف کے ہمراہ تھا دوران سفر انہیں ایک نصرانی ملا، نصرانی کو انہوں نے سلام کیا اور اچھا خاصا اس کا اکرام کیا، میں نے ان کے برتاؤ کو دیکھ کر تعجب کیا۔ چنانچہ جب وہ اس سے فارغ ہو کر واپس ہوئے میں نے ان سے اس برتاؤ کے متعلق پوچھا: کہنے لگے تم نہیں جانتے کہ اس نصرانی نے میرے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا؟ میں نے پوچھا اس نے آپ کے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا؟ کہنے لگے یہ آدمی رقہ کا رہنے والا ہے ایک مرتبہ میرا بھائی نوے عابدوں سمیت اس کی بستی میں ٹھہرا، نصرانی نے اپنے غلام سے کہا جاؤ دیکھو بستی میں کون آیا ہے؟ غلام واپس لوٹا اور اسے خبر دی کہ بستی میں کچھ ایسے لوگ آئے ہیں جن کے چہروں سے بھلائی ٹپک رہی ہے۔ چنانچہ نصرانی ان لوگوں کے پاس آیا اور اپنی فراست سے ان میں خیر و بھلائی کو پہچان لیا اپنے گھر واپس لوٹا اور ایک لاکھ درہم عابدین کے پاس اٹھالایا اور ان تک پہنچا دیے اور کہا اس رقم سے استعانت لیتے رہو، عابدین میں سے صرف ایک نے یہ رقم قبول کرنے سے انکار کیا باقی سب نے قبول کر لی۔

۱۲۰۵۶- ابو محمد بن حیان، احمد، احمد، عمرو بن عاصم کلابی، ایک اصفہانی آدمی نے بتایا کہ ایک مرتبہ کردوں نے اہل اصفہان کی بکریوں پر غارتگری ڈالی، کسی نے کردوں سے کہا بھلا تم کیوں بکریوں کو لوٹ کر لے جارہے ہو؟ کردوں نے جواب دیا، اے آدمی ہم تمہاری بکریاں واگزار کرتے ہیں لیکن اس شرط پر کہ تو بکریوں کے اس ریوڑ سے محمد بن یوسفؒ کی بکریوں کو الگ کرے گا، چونکہ ہمیں خوف لاحق ہے کہ کہیں ہمیں ان کی بد دعا نہ لگ جائے وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نے محمد بن یوسف کی بکریوں کو الگ کر دیا پس صرف انہی کی بکریوں کا ریوڑ سلامت رہا باقی بکریوں کو کرد ہانک کر لے گئے۔

۱۲۰۵۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، حکیم خراسانی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف اصفہانی کے پاس ان کے گھر والوں کی طرف سے سال بھر میں صرف ستر دینار آتے، پھر محمد بن یوسف ساحل پر آتے وہاں سے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے، پھر مکہ سے سرحدوں کی طرف چلے جاتے اور انہیں دیناروں کو خرچ کرتے رہتے۔

۱۲۰۵۸- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، ابو یحییٰ، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی

نے خلف بن غنم سے پوچھا مفضل بن مھلھل، محمد بن نضر اور عمار بن سیف نے کیا کیا؟ جواب دیا وہ تو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے، پوچھا ابن مبارک کا کیا بنا؟ جواب دیا ہمیں ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے، فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، یہ حضرات اپنے راستے پر چل بسے اور صرف ہم اس دنیا کا گھاس پھونس باقی رہ گئے۔

۱۲۰۵۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم دورقی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف فرمایا کرتے ابو عامر دنیا سے کوچ کر گئے فلاں بھی چلا گیا فلاں بھی چلا گیا صرف میں دنیا کے خس وخاشاک میں آتا جاتا ہوں۔

۱۲۰۶۰- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، احمد بن علی، عبداللہ بن علی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رستے میں میرے سامنے سے محمد بن یوسف تشریف لائے، میرے پاس سے گزر گئے تھوڑے آگے جا کر میری طرف التفات کیا پھر فرمایا اے یحییٰ! ھیثم بھی دنیا سے رخصت ہو گئے فلاں اور فلاں بھی دنیا سے کوچ کر گئے صرف ہم دنیا کے کوڑے کرکٹ میں چلتے پھرتے رہ گئے ہیں۔

۱۲۰۶۱- محمد بن سفیان بن ابراہیم، محمد بن عمرو، احمد بن عصام کے سلسلہ سند سے بمثل روایت مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

۱۲۰۶۲- ابوعثمان سعید بن یعقوب، احمد بن مھدی، علی بن ابی ازھر فلسطینی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف، ابو اسحاق فزاری کی وفات کے بعد مصیصہ تشریف لائے لوگوں سے ابو اسحاق کی قبر کے بارے میں پوچھا لوگوں نے انہیں قبر بتادی، چنانچہ جب قبر پر کھڑے ہوئے تو ابو اسحاق کی قبر اور ایک دوسری قبر کے درمیان تھوڑی سی کشادگی دیکھی (احمد کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ دوسری قبر مخلد بن حسین کی تھی) فرمانے لگے اس کشادگی میں کسی مومن کی کتنی اچھی قبر بن سکتی ہے؟ ہمیں گمان ہوا کہ وہ اس کشادگی میں اپنی قبر بنائے جانے کی تمنا کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی رات انہیں شدید بخار ہو گیا بارہ یا تیرہ دن نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور انہیں دو قبروں کے درمیان کشادگی میں مدفون ہوئے۔

۱۲۰۶۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن ابی رجاء، محمد بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف مصیصہ میں ایک جنازے کے ساتھ نکلے۔ قبرستان میں انہوں نے ابو اسحاق فزاری اور مخلد بن حسین کی قبروں کے درمیان کشادگی دیکھی، فرمایا کاش اگر کوئی آدمی مرجاتا ان دونوں قبروں کے درمیان مدفون ہوتا۔ چنانچہ لگ بھگ دس دن ہی گزرے تھے کہ محمد بن یوسف دنیا سے کوچ کر گئے اور جس جگہ کی طرف انہوں نے اشارہ کیا تھا اسی میں مدفون ہوئے۔

۱۲۰۶۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابویحییٰ، عبید کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف اصفہانی سے کہا کہ ہمارے ہاں ایک آدمی ہے جو اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھتا ہے اور ایسی ایسی باتیں کرتا ہے جو لوگوں میں کھلبلی اور ہڑبونگ مچادیتی ہے۔ محمد بن یوسف نے فرمایا غلو کرنے والے ہلاک ہو جائیں کیا وہ ایسا علم رکھتا ہے جس سے سفیان ثوری جاہل رہے؟ کیا وہ ایسا علم رکھتا ہے جس سے مکحول اور سلیمان بن موسیٰ بھی جاہل رہے؟ یعنی یہ سب ڈھکوسلا ہے جس کی مطلق حقیقت نہیں۔

۱۲۰۶۵- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، سلیمان بن معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف اصفہانی نے بغداد تا شام سفر کیا۔ ان کے ایک رفیق سفر کا بیان ہے کہ دوران سفر انہوں نے ایک دن بھی یہ بات نہیں کی صرف ایک دن ایک یہودی کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا اس سے اعراض کر کے یہ شعر پڑھا:

بعداً وسحقاً من ھالک .. یاقومة النار علی نفسه

اللہ تعالیٰ ہلاک ہونے والے کو اپنی رحمت سے دور رکھے۔ اے جہنمیو! تف ہے اس پر۔

۱۲۰۶۶- ابومحمد بن حیان، محمد بن سعید بن یحییٰ کی سند سے مثل مذکور بالا کے روایت مروی ہے۔

۱۲۰۶۷- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، محمد بن عصام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف ذیل کے اشعار اکثر زبان زد رکھتے تھے:

ومر بدار المترفين وقل له.. الا اين أرباب المدائن والقرىٰ

اترانے والوں سے جا کر کہہ دو کہاں ہیں شہروں اور بستیوں والے۔

ومر بدار العابدين وقل لهم ..الا قطع الموت التنصب والأذى

عبادت گزاروں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ خبردار! موت سے تکلیف واذیت ختم کردی ہے۔

۱۲۰۶۸- علی بن یعقوب موذن، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالرحمٰن بن عمر، رستہ کہتے ہیں ایک مرتبہ محمد بن یوسف معدانی مجھے مکہ کے رستہ میں ملے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا پھر دائیں بائیں دیکھا اور یہ اشعار پڑھے:

ومر بدار المترفين وقل له.. الا اين أرباب المدائن والقرىٰ

ومر بدار العابدين وقل لهم ..الا قطع الموت التنصب والأذى

۱۲۰۶۹- محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، محمد بن جعفر، محمد بن جنید بن عمرو مولیٰ ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ابن مبارک کسی انسان سے متاثر ہوئے ہوں بجز محمد بن یوسفؒ کے، ابن مبارک محمد بن یوسف کے سچے عاشق تھے۔

۱۲۰۷۰- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ:

عبداللہ بن مبارک کے پاس مکہ مکرمہ میں کچھ لوگ آئے اور سماع حدیث کی درخواست کی، ابن مبارک نے حدیث گوئی سے انکار کردیا، پھر فرمایا مجھے حدیثیں سنانے سے محمد بن یوسف نے روک دیا ہے۔

۱۲۰۷۱- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صلت بن زکریا کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن یوسف کے ہمراہ اھواز کے رستے میں تھا۔ جب ہم قصر وشاذ جرد میں ٹھہرے، محمد بن یوسف سحری کے وقت مجھ سے کہنے لگے جاؤ اور مکاری سے کہو کہ کوچ کی تیاری کرو، صلت بن زکریا کہتے ہیں میں مکاری کے پاس گیا، اسے پیغام پہنچادیا اچانک دیکھتا ہوں کہ اسے بچھو نے ڈس دیا ہے، میں نے واپس آکر محمد بن یوسف کو اطلاع کی، کہنے لگے اس سے کہو میرے پاس آئے میں مکاری کے پاس گیا اور اس سے کہا تمہیں محمد بن یوسف بلارہے ہیں، مکاری نے اٹھنے کی ہمت نہ کی، میں نے دوبارہ واپس آکر محمد بن یوسف کو اطلاع کی کہ اسکے لئے اٹھنا ممکن نہیں اسے سخت تکلیف ہے محمد بن یوسف نے فرمایا اسے کہو ہمت کرے، میں واپس مکاری کے پاس گیا اور اسے سہارا دیکر لے آیا چنانچہ مکاری ٹانگ گھسیٹے گھسیٹے آگیا، محمد نے فرمایا جس جگہ بچھو نے ڈسا ہے اس جگہ ہاتھ رکھو، مکاری نے ہاتھ رکھا، پھر شیخ نے کچھ پڑھ کر دم کیا اسی لمحے مکاری کا درد جاتا رہا، بعد میں میں نے ان سے پوچھا اے ابوعبداللہ! آپ نے کیا پڑھ کر دم کیا ہے؟ جواب دیا سورت فاتحہ۔

یوسف بن زکریا کہتے ہیں، بحران میں محمد بن یوسف ہمارے ہاں تشریف لائے جب ان کی آمد کی اطلاع لوگوں کو ہوئی محدثین کا دریا ان کے پاس امڈ آیا لیکن محمد بن یوسف ایک جگہ کی طرف چل پڑے جسے راس العین کہا جاتا ہے یہ جگہ فوجی سرحد نہیں تھی۔ بہر حال وہاں مہینہ بھر قیام کیا جب وہاں تشریف لائے حسن بن عتبہ نے ان سے کہا آپ نے یہاں کیوں اقامت اختیار کی؟ جواب دیا یہاں مجھے کوئی جانتا ہے اور نہ ہی میں کسی کو جانتا ہوں۔ یوسف بن زکریا کہتے ہیں محمد بن یوسف کسی متعین نان بائی سے کھانا نہیں خریدتے تھے جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی کہنے لگے اگر میں کسی ایک نان بائی سے کھانا خریدنا شروع کردوں تو مجھے پہچان لے گا اور پھر مجھ پر احسان ومحبت کرنے لگے گا، اس طرح میں اپنے دین کو ذریعہ معاش بناؤں گا۔

۱۲۰۷۲- ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن مھلب، محمد بن عامر، ابوسفیان، صالح بن مھران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا دنیا یا تو اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے یا سراسر ہلاکت ہی ہلاکت اور آخرت یا تو اللہ تعالیٰ کی عفو ہے یا آگ ہی آگ۔

۱۲۰۷۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، کرم بن عنبسہ مصیصی، محمد بن یوسف اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاری نے فرمایا آخرت یا تو پناہ ہے یا سراسر ہلاکت یا عفو ہے یا آگ ہی آگ۔

۱۲۰۷۴-عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ، سھل بن عاصم کردم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف ہم شرب لوگوں کا ذکر کر رہے تھے، کہنے لگے کہاں ہے صالح بھائی کی مثال؟ تمہارے اہل نے تمہاری میراث تقسیم کر لی جبکہ وہ تنہا تیری قبر پر پڑا تیرے لئے دعائیں مانگ رہا ہے اور تو زمین کے طبقات کے درمیان ہے۔

۱۲۰۷۵-عبداللہ، سلمہ، سھل، علی بن ازھر، سعید بن عبدالغفار کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف سے کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی فرمایا: اپنی اس حالیہ گھڑی کو اہم ترین سمجھو۔

۱۲۰۷۶-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسفؒ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا حصہ دنیا میں لے لیا وہ رسوا ہوا۔

۱۲۰۷۷-ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن جارود، محمد بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا وہ ذات جو بذات خود فیصلے کرنے والی ہے اس کے خلاف کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں وہ یکتا اور باقی رہنے والا ہے اسی کی طرف مخلوق نے لوٹنا ہے۔

۱۲۰۷۸-عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، ابان بن ابی حصیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے ایک آدمی کے ساتھ مواخات قائم کر رکھی تھی اسے زرارہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اس نے تجارت کرنی شروع کر دی جب محمد بن یوسف کو پتا چلا انہوں نے اسے خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اما بعد! اے میرے بھائی مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے تجارت شروع کر دی، خوب سمجھ لو تم سے پہلے تجار (تاجر کی جمع) کب کے مر چکے ہیں (والسلام)۔

۱۲۰۷۹-عبداللہ، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے حکم بن بردہ کو خط لکھا اے میرے بھائی! اس اللہ عزوجل سے ڈرو جس سے انتقام لینے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا، حکم کو آخری خط میں لکھا اگر ہو سکے تو اپنی عمر کا خاتمہ حج سے کرو اس لئے کہ حاجی کے ادنی مرتبہ و مقام کے بارے میں روایت ہے کہ حاجی جب حج کر کے واپس لوٹتا ہے وہ گناہوں سے اتنا پاک وصاف ہو جاتا ہے کہ جیسے اس کی ماں نے اس کو گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔

۱۲۰۸۰-عبداللہ، احمد، عبداللہ بن مصقلہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن یوسف کو مکہ میں دیکھا مجھ سے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ ہر سال بیت اللہ کے حج کی فضیلت حاصل کر سکو تو ایسا ضرور کرو چونکہ صفحہ ہستی پر بیت اللہ کے طواف سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں ہے۔

۱۲۰۸۱-ابومحمد بن حیان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابن عاصم مسلمہ، عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، ابوبشر معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسفؒ نے ایک عورت سے کمرہ کرائے پر لیا ہوا تھا۔ رات کو اسمیں ٹھہرتے تھے مالکن مکان کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف عشاء کے بعد تشریف لاتے اور کمرے میں داخل ہوتے فوراً دروازہ بند کر دیتے اور طلوع فجر کے قریب قریب کمرے سے نکل جاتے، پھر تا عشاء واپس نہ لوٹتے، مالکن کہتی ہے: ایک رات اتفاقاً میں نے ان کے کمرے میں جھانک کر دیکھا کیا دیکھتی ہوں کہ ان کے پاس ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہے حالانکہ کمرے میں چراغ کا نام ونشان تک نہ تھا۔ چنانچہ محمد بن یوسف قلبی فراست سے بھانپ گئے کہ مکان والے انکے پوشیدہ احوال پر مطلع ہو چکے ہیں اگلے ہی دن کمرے سے ایسے نکلے کہ واپس لوٹنے کا نام تک نہ لیا۔

۱۲۰۸۲-عبداللہ، احمد، محمد بن ہلال کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ فضیل بن عیاض محمد بن یوسف سے ملاقات کرنے کے خواہشمند تھے۔ محمد بن یوسف بھی فضیل بن عیاض سے ملاقات کرنے کے خواہشمند تھے، لیکن دونوں بزرگوں کو ملاقات کا اتفاق نہیں ہو رہا تھا۔ چنانچہ

ایک مرتبہ دونوں کی بصرہ کی کسی گلی میں ملاقات ہوگئی فضیل بولے: کیا آپ محمد بن یوسف ہیں؟ محمد بن یوسف انہیں دیکھ کر بولے: کیا آپ فضیل بن عیاض ہیں؟ چنانچہ دونوں حضرات سسکیاں بھربھر کر رونے لگے حتی کہ دونوں غشی کھا کر گر پڑے لوگ فضیل کو پہچان کر اٹھا لے گئے لیکن محمد بن یوسف دھوپ چڑھے تک وہیں پڑے رہے۔

۱۲۰۸۳-عبداللہ، احمد کہتے ہیں میرے ایک بھائی نے حکایت کی ہے کہ محمد بن یوسف اکثر فرماتے تھے میں آدھی رات کو چلنے کا عادی ہوں پس میں آج لوگوں کی مختلف گھاٹیوں پر ہوؤں گا۔

۱۲۰۸۴-عبداللہ بن جعفر، ابومحمد بن حیان، ھارون بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے معدان بن حفص کو خط لکھا:

السلام علیکم! میں آپ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں اور اپنے لئے بھی، اے معدان! دنیا سے بقدر ضرورت لو، اور موت کی تیاری میں مصروف رہو، اللہ سے ہروقت مدد کے خواہاں رہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی توفیق عطا فرمائے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

محمد بن یوسف نے اپنے ایک بھائی کو خط لکھا: امابعد! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں ضرورت وحاجت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو متقی وپرہیزگار بنائے، اے میرے بھائی! امیدوں کو کوتاہ رکھو عمل میں خوب مبالغہ پیدا کرو، چونکہ ہمارے اور تمہارے سامنے قیامت کا ہولناک منظر ہے جس کی وجہ سے انبیاء ورسل کی حالت بھی دگرگوں ہوگی۔

۱۲۰۸۵-ابوعبداللہ، احمد بن محمد عمرو، ابوعلی بن عمیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا جب تمہارے نفس میں حرکت پیدا ہونے لگے کسی زندہ دل عبادت گزار کے پاس چلے جاؤ۔

۱۲۰۸۶-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، ابراہیم، حسن بن موسیٰ محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف نے فرمایا جب تمہارا نفس متحرک ہونے لگے کسی اللہ والے کے پاس چلے جاؤ۔

۱۲۰۸۷-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے فرمایا اس زمانے میں فضل کی تلاش ناممکن ہے، ہاں البتہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی سلامتی کو طلب کیا جائے۔

محمد بن نعمان کہتے ہیں حکام نے ان کی طرف مصیصہ میں مال بھیجا تھا تاکہ مجاہدین میں تقسیم کریں، انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا پھر اس کے بعد انہوں نے مذکورہ بالا کلام فرمایا تھا۔

۱۲۰۸۸-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے عبداللہ خوارزمی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسفؒ نے فرمایا اگر ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کے متعلق سنے کہ وہ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا مطیع وفرمانبردار ہے وہ سن کر غمگین ہوجائے۔

۱۲۰۸۹-عبداللہ، محمد بن احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن غفار، محمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسفؒ نے فرمایا اہل بصرہ کے ایک آدمی نے کہا اگر ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کے متعلق سنے کہ وہ اس سے زیادہ اللہ کا مطیع ہے رشک سے اس کا دل پھٹ جائے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔

۱۲۰۹۰-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلیمان بن ربیع، سعید بن عبدالغفار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور محمد بن یوسف اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران محمد بن علاء بن مسیّب کا بصرہ سے محمد بن یوسف کو خط ملا۔ انہوں نے خط پڑھا اور فرمایا کیا تم دیکھتے

نہیں ہو کہ محمد بن علاء نے کتنی عجیب بات لکھی ہے؟ چنانچہ میں نے خط پڑھا اس میں لکھا تھا:

اے میرے بھائی! جو آدمی اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتا ہے وہ گمنامی کو بھی محبوب رکھتا ہے۔

۱۲۰۹۱- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مھدی کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف کو موسم سرما و گرما دونوں میں دیکھا کہ پلک جھپکنے کے برابر بھی بستر پر پہلو نہیں رکھتے تھے، جاڑے کی راتوں میں جب طلوع فجر ہوتا انگڑائی لیتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے اور آنکھیں مل لیتے۔

۱۲۰۹۲- عبداللہ بن احمد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف اپنے ایک بھائی کے ساتھ باغ میں تھے، تھوڑی دیر میں محمد باغ سے نکل کر میرے پاس تشریف لائے اور زینے سے چڑھ کر اوپر آنا تھا اس دوران میں نے ان کے چہرے کی رنگت کو متغیر دیکھا اپنے نفس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے، کینہ اور دینداری جسد واحد میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۱۲۰۹۳- عبداللہ، احمد، یوسف بن زکریا کہتے ہیں محمد بن یوسف نے ایک آدمی کو مکہ مکرمہ میں ساز و سامان بیچتے ہوئے دیکھا، اسے فرمایا احتیاط کرو اللہ تعالیٰ کہیں تمہیں حرم پاک میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے نہ دیکھ لے اور پھر تم اللہ تعالیٰ کے غضب کے سزاوار نہ بن جاؤ۔

یوسف بن زکریا کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یوسف بن محمد نے محمد بن یوسف اصفہانی سے مکہ میں اقامت اختیار کرنے کی درخواست کی فرمایا: مکہ سے آدمی دھتکارا جائے اس سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ آدمی باہر سے مکہ میں کھینچ کر لایا جائے۔

۱۲۰۹۴- عبداللہ، احمد، عبدالرحمٰن بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن مھدی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا بیٹا ابراہیم حج بیت اللہ کے لئے چلا گیا، مکہ مکرمہ میں محمد بن یوسف سے اس کی ملاقات ہوگئی محمد کہنے لگے اپنے والد کو میرا سلام کہنا بعد از سلام کہ جو کچھ کر رہے ہو یہ بہت برا ہے۔ چنانچہ ابراہیم واپس لوٹا اس نے مجھے محمد بن یوسف کا پیغام پہنچا دیا، اس کے بعد تقریباً ایک مہینہ نیم مریض کی حالت میں ہو گیا۔ میں نے دل ہی دل میں خیال کیا ممکن ہے کہ محمد بن ابراہیم کو کسی آدمی نے میری شکایت کی ہو یا میرے متعلق انہوں نے کوئی خواب دیکھا ہو اسی کشمکش میں کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس تشریف لائے، مجھے ہاتھ سے پکڑ کر چلنا شروع کر دیا حتیٰ کہ مجھے نماز مغرب کے فوت ہو جانے کا خوف لاحق ہوا، ہم ایک جگہ بیٹھ گئے وہاں میں نے ان سے پوچھا اے ابو عبداللہ! میرے بیٹے ابراہیم نے آپ کا فلاں پیغام مجھے پہنچایا تھا، محمد بن یوسف کہنے لگے: مجھے خبر پہنچی تھی کہ تم درس حدیث کے لئے مجالس منعقد کر رہے ہو میں نے کہا: اگر آپ پسند کرتے ہیں کہ میں ترک کر دوں تو میں درس حدیث کی مجالس کے ترک پر قسم اٹھاتا ہوں کہ میں آئندہ ایسا کبھی نہیں کروں گا فرمایا: بلکہ لوگوں کو حدیثیں سناؤ، اور انہیں علم سکھلاؤ لیکن جب تمہارے ارد گرد لوگوں کا مجمع لگ جائے دیکھ لیا کرو کہ اس وقت تمہارے دل کی کیا کیفیت ہے۔

۱۲۰۹۵- عبداللہ، احمد کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی محمد کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف کشتی میں سوار تھا کہ اچانک ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس سے ان کا گزر ہوا۔ کارندوں نے انہیں روک کر پوچھا تمہارے پاس کیا مال ہے؟ محمد نے جواب دیا تلاشی لے لو، چنانچہ سرکاری کارندوں نے تلاشی لی مگر انہیں کچھ نہ ملا، کارندوں نے دوبارہ سختی سے تلاشی کی مگر پھر انہیں مایوسی ہوئی حالانکہ محمد بن یوسف کے پاس ساٹھ دینار تھے، چنانچہ جب ہم کشتی سے باہر نکلے ہمارے ایک ساتھی نے ان سے پوچھا اے ابو عبداللہ! آپ نے دوران تفتیش کیا پڑھ لیا تھا؟ فرمایا کہ میں نے کچھ کلمات پڑھ لئے تھے جو فی الحال مجھے بھول گئے ہیں۔

۱۲۰۹۶- عبداللہ، احمد، سلیمان بن داؤد کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف کو بصرہ میں دیکھا کہہ رہے تھے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال کا عنوان ''الثناء الحسن'' ہوگا، میں نے پوچھا اے ابو عبداللہ کس نے یہ بات آپ سے بیان کی؟ فرمایا عبداللہ نے، سلیمان کہتے ہیں میں ایک مرتبہ بصرہ کی ایک مسجد میں داخل ہوا مسجد میں محمد بن یوسف کو دیکھا وہ اس وقت قاضی عبید اور محمد

کے پاس کھڑے تھے، ان کے چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا آنکھوں سے آنسو ڈبڈبا رہے تھے میں نے ان کے قریب ہو کر پوچھا اگر آپ آنکھوں سے آنسو بہا دیں؟ فرمایا جب تک آنکھوں کے بیچ آنسو ڈبڈباتے رہیں تب تک غم و حزن باقی رہتا ہے جو بہہ پڑیں غم و حزن بھی رخصت ہو گیا، میں ان کے پاس سے ہو کر یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے پاس آیا دونوں حضرات نے مجھ سے پوچھا آج تم نے کیا استفادہ کیا؟ میں نے جواب دیا میں نے آج محمد بن یوسف کو دیکھا ہے اور فلاں فلاں سے استفادہ کیا دونوں بزرگ کہنے لگے اگر تم آج صرف محمد بن یوسف کا دیدار کر لیتے یہی تمہیں آج کے دن کے استفادہ کی کفایت کر دیتا۔

۱۲۰۹۷-ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف اکثر ذیل کا شعر پڑھتے تھے:

اذا كنت في دار الهوان فانما .. ينجيك من دار الهوان اجتنابها

جب تم دنیا کے دار میں بستے ہو تو اس سے نجات تمہیں صرف اُس کا اجتناب ہی دے گا۔

۱۲۰۹۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، ابومروان طبری، حکم بن محمد کا بیان ہے محمد بن یوسف نے ابوحسن اشعب کو لکھا کہ ایک ایک گھڑی کو غنیمت سمجھ اور اس سے غافل مت رہو چونکہ جب تم ہر ہر گھڑی کو غنیمت سمجھو گے تو غیر اللہ سے غافل رہو گے۔

۱۲۰۹۹-ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن سعد، اصفہانی کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے اپنے کسی مرید کو خط لکھا:

جو بھی ہمیں سلام بھیجے اسے ہمارا سلام پہنچا دو اور اپنی آخرت کے لئے توشہ تیار کر لو اور اپنی دنیا سے کنارہ کش رہو، موت کے لئے تیاری کرو اور خوب سمجھ لو تم نے آگے جا کر عظیم تر ہولناکیوں کا سامنا کرنا ہے حتی کہ ان ھولناکیوں سے انبیاء اور رسول بھی پریشان ہو جائیں گے۔

۱۲۱۰۰-اپنے والد عبداللہ سے اور ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد حمید بن عبدالرحمٰن بن یوسف اصفہانی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کے ایک خط میں لکھا پایا:

کہ جو خط انہیں ان کے بھائی محمد بن یوسف نے لکھا تھا:

السلام علیکم! میں آپ کے سامنے اللہ عزوجل کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں امابعد! میں تمہیں دنیا کے عارضی ٹھکانے سے ڈراتا ہوں چونکہ اصل دارالاقامہ آخرت کا دار ہے، بالآخر تم نے دنیا کے پیٹ میں چلا جانا ہے وہاں پھر تمہارے پاس دو فرشتے منکر نکیر نے آنا ہے وہ تجھے اللہ کے حکم سے زندہ کر کے بٹھائیں گے، پس اگر اللہ تعالیٰ نے تیرا ساتھ دیا تب تجھے کچھ فکر نہیں اور نہ ہی تجھے وحشت و فاقہ لاحق ہوگا اور اگر اللہ نے وہاں تمہارا ساتھ نہ دیا پھر میں برے انجام سے اپنے لئے بھی اور تیرے لئے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر عالم برزخ کے بعد تجھے حشر سے بھی واسطہ پڑے گا۔ نیز نفخ صور بھی ہونا ہے اس وقت زمین اپنے باسیوں سے خالی ہو جائے گی اور آسمان بھی اپنے رہائشیوں سے خالی سنسان پڑے ہوں گے۔ تمام پوشیدہ اسرار ظاہر ہو جائیں گے آگ کو دھونکا دیا جائے گا اور میزان قائم کر دیا جائے گا فرمان باری تعالیٰ ہو جیء بالنبیین

والشھداء وقضی بینھم بالحق "انبیاء کرام اور شہداء عظام لائے جائیں گے اوران کے درمیان حق کا فیصلہ کیا جائے گا (زمر ۶۹) تب کہا جاوے گا" الحمد للہ رب العالمین" پس اس وقت کتنے ہی رسوا ہوں گے اور کتنوں کی پردہ پوشی کر دی جاوے گی۔ کتنے ہی ہلاک ہونے والے ہوں گے اور کتنے ہی نجات پانے والے ہوں گے اور کتنے ہی عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے اور کتنے ہی غریق رحمت ہوں گے۔ اے کاش! میں اپنے حال سے واقف ہوتا اور اس دن تیرے حال سے بھی مجھے واقفیت ہوتی، پس اس موقع پر تمام تر لذات ماند پڑ جاتی ہیں، لہٰذا شہوات کو یکسر ترک کر دو اور اپنی امیدوں کو کوتاہ رکھو، آخرت کے متلاشی لوگ بیدار ہیں اور غافل لوگ بے فکر پڑے ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہمارے دلوں سے دنیا کو نکال دے اور آخرت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دے چونکہ ہمیں صرف اور صرف آخرت کی فکر سے نفع مل سکتا ہے۔

۱۲۱۰۱-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ایک اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن مھدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف کے کسی بھائی نے انہیں خط لکھا کہ جس میں ان سے اعمال کی شکایت کی گئی تھی، محمد بن یوسف نے بھائی کو جواب لکھا مجھے تمہاری شکایت موصول ہو چکی ہے حال یہ ہے کہ مرتکب معصیت کو چاہیے کہ برے انجام کا انکار نہ کرے سو جس آزمائش میں فی الحال لوگ مبتلا ہیں یہ محض گناہوں کی نحوست کی وجہ سے ہے۔

مسانید محمد بن یوسف اصفہانیؒ

محمد بن یوسف اصفہانیؒ کا تعلق اولیائے کرام سے ہے جن کی عنایت عظیم تر ہوئی سوا ان کی مرویات کی تعداد کم ہے انہوں نے اپنی زندگی احسان وعیان میں گزاری اور حق نے ان کی حفاظت فرمائی اور مناظرہ و بیان سے دور رہے۔

تاہم انہوں نے یونس بن عبید اور اعمش (دونوں تابعی ہیں) حماد بن سلمہ، حماد بن زید، ثوری، صالح مزنی، عمر بن صبیح وغیرہم حضرات محدثین سے احادیث روایت کی ہیں ان کی اکثر مرویات مرسل ہیں ان کی چند ایک مرویات ذیل میں ہیں:

۱۲۱۰۲-ابن مضاء، زھیر بن عباد، محمد بن یوسف، عابد زاہد اصفہانی، اعمش، زید بن وھب کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن مسعودؓ نے وصیت کی تم بروز جمعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف پڑھنا نہ چھوڑو اور درود شریف یوں پڑھ لیا کرو: اللھم صلی علی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۱۲۱۰۳-ابو محمد بن حیان کا بیان ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ محمد بن یوسف نے کوئی حدیث مسنداً روایت کی ہو، علاوہ ایک حدیث کے جو علی بن سعید عسکری نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۰۴-احمد بن محمد بن ابی سلمہ، عبداللہ بن عمران اصفہانی، عامر بن حماد اصفہانی، محمد بن یوسف اصفہانی، عمر بن صبیح، ابان، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شہروں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن منبر زبرجد میں تبدیل کر دے گا عسقلان، اسکندریہ اور قزوین کو۔[۱]

۱۔ تاریخ أصبھان ۲/۱۸۲. والموضوعات لابن الجوزی ۲/۵۵. وتنزیہ الشریعة ۲/۵۰، واللآلی المصنوعة ۱/۲۴۰. وکنز العمال ۳۵۱۱۵.

(۴۰۳) یوسف بن اسباطؒ

اولیاء تبع وتابعین میں ایک بزرگ، صاحب نشاط، صراط مستقیم کی طرف سبقت لے جانے والے یوسف بن اسباط بھی ہیں، مرقع علم خوف تھے دنیا کی فضولیات سے کنارہ کش رہتے تھے۔
کہا گیا ہے کہ تصوف حصول ترقی درجات کے لئے اپنے آپ کو مزین کرنا اور ملاقات حق باری تعالیٰ کے لئے غیر کا دل سے صفایا کرنا ہے

۱۲۱۰۵- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرطوسی، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ یوسف بن اسباطؒ مرض میں مبتلا ہوئے۔ معالجہ کے لئے طبیب ان کے پاس گیا کہنے لگا علاج کروانے میں کوئی حرج نہیں، یوسف نے فرمایا جس شے کا مجھے خوف لاحق رہتا ہے میں چاہتا ہوں وہ مجھے ابھی پیش آجائے (یعنی جان کنی کی سختی یا کچھ اور)
۱۲۱۰۶- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، مسیب بن واضح کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے زہد کے متعلق پوچھا؟ فرمایا زہد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں سے بھی پرہیز کرو اور اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر تمہیں سخت عذاب دیگا۔
۱۲۱۰۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن خبیق، تمیم بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے غایت زہد کا پوچھا؟ فرمایا جو تمہیں مل جائے اس پر اتراؤ نہیں اور جو ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرو، میں نے پوچھا غایت تواضع کیا ہے؟ فرمایا غایت تواضع یہ ہے کہ اگر تم اپنے گھر سے باہر نکلو جس سے بھی ملو اسے اپنے سے بہتر سمجھو۔
۱۲۱۰۸- ابویعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا دنیا کافروں اور ظالموں کا عشرت کدہ ہے۔ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول زرین ہے دنیا مردار چیز کی طرف ہے سو جو اپنے آپ کو دنیاداری میں کھپانا چاہتا ہو وہ بس کتوں کی صحبت پر اکتفا کرلے۔
۱۲۱۰۹- اپنے والد عبداللہ سے وہ ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور، علی بن محمد طنافسی، سہل ابوحسن کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا بالفرض آج کل اگر کوئی آدمی حضرت ابوذر، حضرت سلمان، اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کی طرح تارک دنیا ہو، ہم اسے زاہد نہیں کہیں گے، چونکہ زاہد وہی ہے جو حلال محض سے بھی کنارہ کشی کرے اور آج کل حلال محض کا امتیاز مشکل ہے۔
۱۲۱۱۰- یعلی حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے شعیب بن حرب سے فرمایا طلب حلال فرض ہے جبکہ نماز باجماعت سنت ہے۔
۱۲۱۱۱- ابوعبداللہ، عمر بن عبداللہ بن عمر ہجری، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: مجھے تعجب ہے کہ اللہ کے خوف کے باجود آنکھ غفلت کی گہری نیند سوتی ہے اور حساب وکتاب کے یقین کے باوجود قلوب غافل ہیں اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ذکر کی جگہیں بنایا ہے لیکن دل خواہشات نفس کی جگہیں بن گئے ہیں اور خواہشات دلوں کو فاسد کردیتی ہیں اور خواہشات اموال کو تلف کردیتی ہیں اور چہروں کی رونقوں کو بگاڑ دیتی۔ خواہشات کو دلوں سے کوئی چیز نہیں نکالتی بجز بیقرار کردینے والے خوف یا بے چین کردینے والے شوق کے۔

۱۲۱۱۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، موسیٰ بن سعید، محمد بن مھاجر، سعید بن حرب کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جاہ وریاست سے کنارہ کشی (زہد) دنیا کی کنارہ کشی سے زیادہ سخت و بھاری ہے۔

۱۲۱۱۳-ابو یعلی حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا بخدا میں نے ایسے فساق وفجار لوگوں کو پایا ہے جو اپنی خرافات پر بدستور برقرار رہنا چاہتے ہیں جبکہ آج کل کے قراء اپنے دین پر برقرار رہنے میں اپنی توھین سمجھتے ہیں۔ یوسف بن اسباط نے مجھے وصیت کی: قراء سو میں سے ہونے سے بچو!

۱۲۱۱۴-ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ کا بیان ہے کہ رزین نے فرمایا آجکل کے قراء کی مثال کھوٹے درہم جیسی ہے کہ جب اسے کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے اس کی کھوٹ ظاہر ہوکر رہ جاتی ہے۔ ابو یوسف کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ابورزین کو غریق رحمت کرے یا بالفرض اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے ضرور کہتے کہ یہ قراء تو یوم حساب پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔

۱۲۱۱۵-ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباطؒ نے فرمایا میں نے ابواسحاق فزاری کو لکھا مجھے خبر پہنچی کہ آپ اہل جفاء سے مانوس ہو گئے ہیں۔ انہوں نے جواب لکھا میں اس حدیث کا کیا کروں میں نے دوبارہ انہیں لکھا آپ اس کی حکایت نہ کریں حتیٰ کہ وہ آپ کو نہ بیان کرے۔

۱۲۱۱۶-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابرؒ، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے پوچھا آپ نے عبداللہ بن مبارک کو اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں نہ دی کہ آپ کو سلام کر لیتے؟ جواب دیا میں ڈرتا ہوں کہ میں ان کے حق کی خاطر کھڑا نہ ہوں حالانکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

۱۲۱۱۷-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن احمد، مسیب بن واضح کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک یوسف بن اسباط کے پاس تشریف لائے لیکن ابو یوسف بن اسباط نے انہیں اندر آنے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی، میں نے یوسف بن اسباط سے پوچھا بھلا آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دی؟ فرمایا اگر میں انہیں اندر آنے کی اجازت دے دیتا تو مجھے ضرور ان کے حق کی خاطر کھڑا ہونا پڑتا حالانکہ فی الواقع میں ان کے حق کو پورا نہ کر سکتا۔

۱۲۱۱۸-حسین بن محمد، محمد بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں عوام الناس کو علماء کے گناہوں کے بسبب عذاب نہ دے دے۔ فرمایا سفیان نے ایک آدمی کے ہاتھ میں کاپی دیکھ کر فرمایا جس چیز سے چاہو مزین ہوتے رہو اللہ تعالیٰ تمہاری عاجزی وانکساری میں اضافہ کرے۔

۱۲۱۱۹-حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ تمام اشیاء کی تین حیثیتیں ہیں، واضح حلال، واضح حرام اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبھات چیزیں ہیں پس مومن جب حلال تک رسائی پانے کا کوئی رستہ نہیں پاتا تو مشتبھات میں پڑ جاتا ہے۔

۱۲۱۲۰-حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، وھیب بن ھذیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں کبھی یوں کہا جاتا تھا اس آدمی جیسا عمل کرو جسے صرف اپنے عمل کی بدولت نجات ملنے کی توقع ہو اور اس آدمی جیسا توکل کرو جسے بس صرف تقدیر میں لکھے ہوئے کے ملنے کی توقع ہو، یوسف بن اسباط نے فرمایا حسن بصری تیس سال مسلسل نہیں ہنسے اور چالیس سال تک مزاح نہیں کیا اور حسن بصری نے فرمایا میں نے ایسے نفوس قدسیہ کو پایا ہے جن کے نزدیک میں صرف ایک چور ہوتا تھا۔

۱۲۱۲۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کہتے ہیں میں نے وکیع سے عرض کیا بسا اوقات گھر میں مجھے کوئی ایسی چیز پیش آجاتی ہے جس سے میں ڈر جاتا ہوں فرمایا اے یوسف! جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے

ہر چیز ڈرتی ہے، یوسف فرماتے ہیں اس کے بعد میں کبھی کسی چیز سے نہیں ڈرا۔

۱۲۱۲۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابراہیم بن سعید جوھری، ابوتوبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جس نے کسی ظالم کے لئے بقاء کی دعا کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو پسند کیا۔

۱۲۱۲۳- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قرقسانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس شروع شروع کا پھل کہیں سے آیا۔ انہوں نے پھل دھو کر اپنے سامنے رکھ لیا پھر فرمایا دنیا اس لئے نہیں پیدا کی گئی کہ اس کی طرف دیکھا جائے دنیا تو اسلئے پیدا کی گئی ہے تا کہ اس کو ذریعہ وسبب بنا کر آخرت کی طرف دیکھا جائے۔

(یعنی مقصود تو آخرت ہے اور دنیا اس مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ وسبب ہے (تنولی)

۱۲۱۲۴- حبیب، فضیل بن احمد بن اسماعیل، سعدان بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا اے ابا جان! کیا حذیفہ مرعشی کے پاس علم تھا؟ جواب دیا ان کے پاس بہت بڑا علم تھا اللہ تعالیٰ انہیں اچھا بنائے۔

۱۲۱۲۵- ابویعلی زبیری، محمد بن سیتب، عبداللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ عمل قبول نہیں فرماتے جس میں ذرہ برابر بھی ریاء شامل کرلیا گیا ہو۔ ایک اور موقع پر یوسف نے فرمایا صحابہ کرام وتابعین اللہ تعالیٰ سے معافی کا سوال کرنا پسند فرماتے تھے۔ یوسف اکثر کہا کرتے یا اللہ! مجھے اپنے نفس کی پہچان عطا فرما، اور میرے دل سے اپنی امید ختم نہ کرنا۔

۱۲۱۲۶- ابویعلی، محمد بن سیتب، عبداللہ بن ضبیق عبداللہ بن عبدالغفار کرمانی، جعفر رقی کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط کو خط لکھ کر چند مسائل دریافت کرنا چاہے۔ انہوں نے مجھے جواب دیا کہ تم نے جو پوچھا کہ عارف باللہ کو عارف بالنفس بھی ہونا چاہیے، سو عارف باللہ جمع معرفات میں اللہ کا مطیع ہوتا ہے اور عارف بالنفس وہ ہوتا ہے جو اپنی نیکیوں کے بارے میں بھی عدم مقبولیت کا خوف دل میں رکھتا ہو، فرمان باری تعالیٰ ہے "یؤتون ما آتوا اقلوبھم وجلۃ" (مومنون ۶۰) اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں ان کے دل کپکپاتے رہتے ہیں یعنی جو کچھ وہ عطا کرتے ہیں پھر ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ عنداللہ نامقبول نہ ہو جائے۔

۱۲۱۲۷- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور، علی طنافسی، ابوسھل حسن نے کہا میں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس بیٹھا ہوا تھا، فرمایا حذیفہ کو خط لکھو:

> امابعد! میں تجھے تقویٰ اللہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس عمل کی وصیت کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھایا ہے اور جہاں تمہیں اللہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو وہاں مراقبہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور آخرت کی تیاری کرنے کی وصیت کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں، موت جب آجاتی ہے تب ندامت کرنا بے فائدہ ہے، اپنے سر سے غفلت کی چادر اتار پھینک، خواب غفلت سے بیدار ہوجا، پائنچے چڑھالو چونکہ دنیا سابقین کی گزرگاہ ہے شک کرنے والوں میں سے مت ہوجا، اوران لوگوں میں سے مت ہوجاؤ جو گفتار کے غازی کردار کے صفر ہیں۔ ہمارا اللہ کے ہاں ایک مقام ہے جس کے متعلق وہ سوال کرے گا، نیز میں تمہیں آنکھوں کی نوٹ کشی کی وصیت کرتا ہوں اور کانوں کو حق کی طرف لگائے رکھنے کی وصیت بھی کرتا ہوں۔
>
> جان لو! اس امت کے منافقین اہل دین کے ساتھ جسموں کی حد تک شریک رہے، اور خواہشات میں ان سے جدا رہے، حق کی خاطر کم کوش تھے اور اپنے افعال کی خباثت

چھوڑتے نہیں، محض ریاء سے کام لیتے تھے اعمال کی حقیقت ترک کردی تھی بلاتصحیح انکے اعمال میں کثرت تھی، اللہ تعالیٰ نے انہیں ابدی پھل سے محروم رکھا، خوب سمجھ لواے میرے بھائی عمل کے بجائے زبانی کلامی پلاؤ بے حقیقت ہوتا ہے، ہم بھی اس زمانے میں اہل زمانہ جیسے ہو گئے ہیں، حالانکہ جو بھی ایسا ہوگا سو وہ ہلاکتوں کی طرف پیش رفت کر چکا، نیز کان لگانے والے قاریوں سے بچتے رہو اور مجلسی علماء سے بھی بچتے رہو، اللہ تعالیٰ ہمیں اتباع کی توفیق عطا فرمائے والسلام۔

۱۲۱۲۸- ابو یعلی حسین بن محمد، محمد بن حسین، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشی نے مجھے کہا کہ یوسف بن اسباط نے مجھے خط لکھا پھر مثل مذکور بالا کے ذکر کیا، ہاں اس روایت میں تھوڑا سا اضافہ ہے کہ منافقین حصول مال کی خاطر عاجزی کر لیتے تھے اور جب ان کے باطل خیالات ونظریات کے خلاف پیش قدمی کی جاتی ہے تو خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور زیب وزینت کو دیکھ کر اترانے لگتے ہیں اور ایک دوسرے کے سامنے بری بات و برا فعل کر لیتے ہیں ایک دوسرے کو ٹوکتے نہیں مداہنت سے کام لیتے ہیں۔

۱۲۱۲۹- ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد، محمد بن حبیب، عبداللہ بن خبیق، ابن ابی درداء کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشی نے مجھے بتایا کہ یوسف بن اسباط نے ایک مرتبہ مجھے خط لکھا امابعد!

اس سال ہمیں کثیر امور کا سامنا کرنا پڑا ہے، ان کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ امور بہرہ اور گونگا کر دیتے تھے۔ ہم ایسی قوم کے سامنے پڑے رہے جو بھلائی کو برائی اور برائی کو بھلائی سمجھتی تھی اور حالت انمیں بدستور باقی ہے اگر ان لوگوں کے بیچ کوئی صاحب بصیرت خدانخواستہ آ بھی جائے اور وہ اسے بھی اندھا کر دیتے ہیں، گویا آنکھوں کی بصارت ختم ہو چکی کانوں کی شنوائی جاتی رہی، ہمارے زمانے میں کوئی نجات نہیں پائے گا الا ماشاء اللہ۔

۱۲۱۳۰- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، طاہر کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں بخدا! میرے ہاتھ پاؤں کا کٹ جانا مجھے امراء کے عطیات قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۲۱۳۱- حسین، محمد بن مسیب، طاہر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے تھے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے بذریعہ وحی پوچھا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنا خلیل کیوں منتخب کیا ہے؟ اس لئے کہ تم لوگوں کو عطا کرتے ہو اور ان سے کچھ لیتے نہیں ہو۔

۱۲۱۳۲- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرسوی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ نے فرمایا وہ آدمی فقیہ نہ بن سکا جس نے آزمائش کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ سمجھا۔

۱۲۱۳۳- ابوہ عبداللہ وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ ہمیں درس حدیث دیتا ہے اسے وعظ ونصیحت نہ کرو چونکہ اس میں وعظ کے لئے کوئی جگہ باقی ہی نہیں رہی۔

۱۲۱۳۴- ابومحمد بن حیان، محمد بن حیان، ابراہیم بن سری، محبوب بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے شعیب بن حرب سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ طلب رزق حلال فرض ہے اور نماز باجماعت سنت ہے۔

۱۲۱۳۵- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، موسیٰ بن طریق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے کہا: اگر تمہیں کوئی آدمی

قرضہ دیتا ہو اور وہ اس کو عیب سمجھتا ہو وہ اگر تمہیں قرضہ دے گا تمہیں رسوا کرے گا۔

۱۲۱۳۶-حسین، محمد، ابن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوجعفر حذاء کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط کو خط لکھ کر ان سے حجاز مقدس کی طرف نقل مکانی کا مشورہ لیا، انہوں نے مجھے جواب میں لکھا جو تم نے حجاز کی طرف نقل مکانی کا تذکرہ کیا ہے سو تمہارا مقصد بھلائی ہونا چاہئے میں تمہاری جگہ کو بھلائی کے لئے محفوظ ترین مقام سمجھتا ہوں۔ میں اچھا نہیں سمجھتا کہ کوئی آدمی بارش سے بھاگے اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو جائے، سنو! کوئی جگہ بذات خود اچھی نہیں ہوتی ہر جگہ کی اچھائی کا دار و مدار اس میں رہنے والوں کے بل بوتے پر ہوتا ہے۔ اگر رہنے والے اچھے ہیں تو وہ جگہ بھی اچھی ہے مانوس کرنے والے اور راحت بخشنے والے ختم ہو چکے، اگر اللہ نے تیرے قول و عمل میں سچائی پائی مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے بہتری کا معاملہ کرے گا اگر چہ فی الوقت حالت یہ ہے کہ صدق دنیا سے اٹھالیا گیا ہے۔

۱۲۱۳۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبدالوھاب بن عبدالحکم وراق، مثنی ابن جامع کے سند سے روایت ہے کہ ابوجعفر حذاء کہتے ہیں کہ میں نے شعیب بن حرب سے یوسف بن اسباط کے بارے میں سوال کیا شعیب کہنے لگے میں اس امت میں یوسف سے مقدم کسی کو نہیں سمجھتا، نیکی کے دس حصے ہیں نو حصے نیکی طلب حلال میں ہے اور ایک حصہ باقی امور میں، نیکی کے نو حصے تنہا یوسف بن اسباط نے لوٹ لئے اور دسویں حصے میں سارے لوگوں کو شریک کر لیا۔

۱۲۱۳۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، مؤمل بن شماخ مصیصی کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں میں کسی سورت کی قرأت کرنا چاہتا ہوں پھر دیکھتا ہوں اس میں کیا احکام آئے ہیں لیکن میں تسبیح وتہلیل کی طرف مائل ہو جاتا ہوں، ان سے کسی نے پوچھا اے ابو محمد! اس سورت میں کیا کیا احکام آئے ہیں؟ فرمایا ایک آدمی کسی سورت کو پڑھنا شروع کرتا ہے اب اگر اس کا عمل اس سورت کے مطابق نہ ہو وہ سورت اول تا آخر برابر اس پر لعنت کرتی رہتی ہے لہٰذا مجھے پسند نہیں کہ قرآن مجھ پر لعنت کرے۔

۱۲۱۳۹-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابوعمران طرسوسی، ابو یوسف متولی کا بیان ہے کہ حذیفہ نے یوسف کی طرف یا یوسف نے حذیفہ کی طرف خط لکھا:

> اما بعد! جس نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور یہ قرآن پر دنیا کو ترجیح دینے لگا اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو مذاق وٹھٹھا بنالیا اور جس آدمی نے بدون ترک گناہ کے فضائل طلب کئے وہ دھوکے میں پڑا ہوا ہے حالانکہ افضل یہ ہے کہ آدمی بھلائی پر کار بند رہے اور گناہوں کو ترک کرے۔

۱۲۱۴۰-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور، علی بن محمد طنافسی، سھل، ابوالحسن [illegible] سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا عمل کثیر کے بجائے قلیل تقویٰ اچھا ہے اور قلیل تواضع کثیر محنت و مشقت سے اچھی ہے۔

۱۲۱۴۱-ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن محمد حسن، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس علاقے کا امیر آ گیا۔ اس نے اپنے سر پر شاش کی بنی ہوئی ٹوپی پہن رکھی تھی امیر نے یوسف سے کوئی مسئلہ پوچھا فرمایا بے شک ہمارے استاذ سفیان ثوری اس آدمی کو فتویٰ نہیں دیتے ہیں جس کے سر پر اس جیسی ٹوپی ہو، چنانچہ امیر نے سر سے ٹوپی اتار کر زمین پر رکھ دی پھر یوسف نے اسے فتویٰ دیا۔

۱۲۱۴۲-ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ موسیٰ بن طریف کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مکہ میں شعیب بن حرب کے ساتھ تھا۔ انہیں یوسف بن اسباط کے رحلت کی خبر ملی کہنے لگے اے موسیٰ! جو جھوٹ بولنا چاہتا ہو وہ بول لے چونکہ یوسف کے بعد اب دنیا میں ایسا کوئی نہیں رہا جس سے حیاء کی جائے۔

۱۲۱۴۳- ابوہ عبداللہ، ابراہیم، حارث، عبداللہ بن ضبیق، بشار کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے وصیت کی کہ عمل کی صحت وسقم میں امتیاز نہ کرو اور صحت عمل کو سیکھو میں نے عرصہ بائیس سال میں صحت عمل کو سیکھا ہے۔

۱۲۱۴۴- ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابراہیم، عبداللہ، موسیٰ بن طریف کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا عرصہ چالیس سال میں جو بات بھی میرے دل میں کھٹکی میں نے اسے ترک کر دیا۔

۱۲۱۴۵- ابوہ، ابراہیم، عبداللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ یوسف نے فرمایا میں ایک مرتبہ مقام ''سنج'' سے پیدل چل کر مصیصہ آیا اور میرا تھیلا میرے کاندھے پر رہا، جونہی میں شہر میں داخل ہوا دیکھا کہ یہ آدمی اپنی دکان سے کھڑا ہو کر مجھے سلام کر رہا ہے اور یہ ادھر سے آکر مجھے سلام کر رہا ہے گویا لوگوں میں ایک قسم کی ہلچل سی مچ گئی، میں نے اپنا تھیلا اٹھا مارا اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز کی نیت کر لی، مگر یہاں بھی لوگوں نے میرا پیچھا نہ چھوڑا کوئی مجھے مسجد کی کھڑکی سے دیکھ رہا ہے اور کوئی کسی اور طرف سے حتیٰ کہ ایک آدمی کود کر میرے بالکل سامنے آ گیا۔ میں نے دل ہی دل میں کہا یہ لوگ مجھے نہیں چھوڑیں گے، پس ابھی میرا پسینہ بھی خشک نہیں ہوا تھا کہ اپنا تھیلا اٹھایا او راسی حالت میں میں واپس ''سنج'' لوٹ آیا پھر میں کئی سال تک مصیصہ واپس نہیں گیا۔

مسانید یوسف بن اسباطؒ

یوسف بن اسباطؒ نے چوٹی کے محدثین کو پایا ہے جن میں حبیب بن حیان، مخل بن خلیفہ، سری بن اسماعیل، عائذ بن شریح، سفیان ثوری، زائدہ وغیرہم سرفہرست ہیں۔ انکی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں:

۱۲۱۴۶- محمد بن حنیس، یوسف بن موسیٰ بن عبداللہ مرزوی، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، حبیب بن حبان، زید بن وھب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ صادق ومصدوق ہیں، نے ارشاد فرمایا بے شک تم میں سے ہر ایک کو اپنی ماں کے بطن میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے۔

زید بن وھب کی یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے لیکن حبیب کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۱۴۷- سلیمان بن احمد، عثمان بن عبداللہ سامی، یوسف بن اسباط، مخل بن خلیفہ، ابراہیم نخعی، علقمہ، اسود بن زید، ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے تنگی رزق کا سامنا کرنا پڑا اور اس نے ہر ایک سے اس کا شکوہ کیا اور صبر بھی نہ کیا اس کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے پاس اوپر نہیں جائے گا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے۔[1]

ابراہیم، علقمہ، اور اسود کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف یوسف کی سند سے پہنچی ہے اور بقول سلیمان، عثمان متفرد ہیں۔

۱۲۱۴۸- محمد بن مظفر، احمد بن زنجویہ، عثمان بن عبداللہ عثمانی، یوسف بن اسباط، زاہد، غالب بن عبیداللہ، زید بن وھب، عبداللہ بن مسعود وابوسعید رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے تنگی رزق کا سامنا کرنا پڑا اور وہ ہر ایک سے اس کا شکوہ کرتا ہے صبر بھی نہیں کرتا، اس کی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کے پاس نہیں پہنچے گی اور جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔

یہ حدیث احمد بن زنجویہ نے عثمان سے اسی طرح روایت کی ہے نیز عثمان کثیر الوھم ہیں اور انکی قوت یادداشت بھی کمزور ہے۔

۱۲۱۴۹- ابومحمد بن حیان، قاسم بن محمد بن عمر بن جنید، ابوھمام، ابواحوص، یوسف بن اسباط، ایک بصری، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰، ۲۴۸.

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی اپنی وسعت سے عطا کرے زیادہ اجر والا نہیں ہے اس سے جو کوئی حاجت قبول کرتا ہو۔

ابراہیم کہتے ہیں میری یوسف بن اسباط سے ملاقات ہوگئی، انہوں نے مجھے یہ حدیث عائذ بن شریح کے واسطے سے سننے میں یوسف کے علاوہ اس کا کوئی راوی نہیں جانتا ہوں۔

۱۲۱۵۰- ابوعمرو عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن دلیل بن سابق، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، عائذ بن شریح، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عطا کرنے والا لینے والے سے بڑا اجر نہیں پاتا بشرطیکہ لینے والا صحیح معنوں میں محتاج ہو۔[1]

۱۲۱۵۱- ابوبکر بن محمد بن حمید، احمد بن محمد بن عبدالخالق، ابوہمام، ابواحوص، یوسف بن اسباط، عائذ بن شریح، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنھم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ سب قرأت ''الحمدللہ رب العالمین'' سے شروع کرتے تھے۔

ابوہمام کہتے ہیں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے یہ حدیث عائذ، انس کی سند سے سنائی۔

۱۲۱۵۲- ابواحمد بن محمد بن اسحاق حافظ، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، اعمش، عمارہ بن عمیر، صلہ بن زفر، حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور بقول حافظ یوسف متفرد ہیں۔

۱۲۱۵۳- ابوبکر بن خلاد، ابوربیع حسین بن ھیثم، میتب بن واضح، یوسف، سفیان ثوریؒ، سلمہ بن کہیل، ابی عبیدہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ضرورت وکفایت سے زیادہ مکان بنایا قیامت کے دن اس کی گردن پر لاد دیا جائے گا۔[2]

۱۲۱۵۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدالباقی مصیصی، میتب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، منکدر، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر رزق سے اس طرح بھاگے جس طرح کہ وہ موت سے بھاگتا ہے اسے رزق اس طرح تلاش کرے گا جس طرح موت اسے تلاش کرلیتی ہے۔[3]

۱۲۱۵۵- ابونعیم اصفہانی، ابومسلم، محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، میتب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، ابواسحاق سبیعی، سعید بن وھب، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کی خاطر مدارات کرنا عین صدقہ ہے۔[4]

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰۱/۳. والترغیب والترهیب ۶۰۰/۱. واتحاف السادة المتقین ۲۹۹/۹. والدر المنثور ۳۶/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۲۳/۱۲.

۲۔ امالی الشجری ۲۰۴/۲. والاحادیث الضعیفة ۱۷۵. وتخریج الاحیاء ۲۳۱/۴.

۳۔ کشف الخفا ۲۱۸/۲. والاحادیث الصحیحة ۹۵۲ وکنز العمال ۵۰۰.

۴۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی ۳۲۰. والصحیح ابن حبان ۲۰۷۵. ومجمع الزوائد ۱۷/۸. وتاریخ بغداد ۵۸/۸. والدر المنتثرة ۱۴۲. وکشف الخفا ۲۸۰/۲. والعلل المتناهیة ۲۴۳/۲.

یوسف عن ثوری متفرد ہیں۔

۱۲۱۵۶- محمد بن مظفر، احمد بن یوسف بن اسحاق کجی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، ابو اسحاق سبیعی، سعید بن وھب، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی کسی کاھن یا نجومی کے پاس آیا اور پھر اس کی بات کی دل سے تصدیق کر لی، اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی تعلیمات کا کفر کیا۔

ثوری کی یہ حدیث ابو اسحاق، ھبیرہ بن مریم، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۱۵۷- ابو عبداللہ، عمر بن عبداللہ حضرمی ایلی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، محمد بن جحادہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنی ازواج کے پاس چکر لگاتے پہلے ایک کے پاس جاتے، پھر دوسری کے پاس پھر ان سے اپنی حاجت پوری کر کے آخر میں ایک ہی مرتبہ غسل کر لیتے۔

اس حدیث میں یوسف ثوری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۲۱۵۸- سلیمان بن احمد، احمد بن زکریا، شاذان بصری، ابوبکر بن محمد حلبی، یوسف بن اسباط، سفیان، محمد بن ابوجحادہ، قتادہ، انس، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حیاء والے اعضاء کبھی نہیں دیکھے۔

اس حدیث میں برکت سفیان سے اور سفیان شاذان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں جبکہ ان کے علاوہ دیگر محدثین نے یہ حدیث برکت، یوسف، حماد، محمد بن جحادہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۵۹- ابو یعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق، یوسف، زائدہ بن قدامہ، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبدالرحمن بن سابط، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں بے وقوفوں کی امارت سے اللہ کی تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں، کعب نے پوچھا یا رسول اللہ بے وقوفوں کی امارت کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا عنقریب میرے بعد کچھ امراء ہوں گے جو ان کے پاس گیا اور ان کے کذب کو دل سے تسلیم کیا اور ظلم پر ان کی مدد بھی کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں، ایسے لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر بھی میرے پاس وارد نہیں ہوں گے اور جو آدمی ان کے پاس نہ گیا اور نہ ہی ان کے جھوٹ کو تسلیم کیا اور نہ ہی ظلم پر ان کی مدد کی ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، یہ لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر بھی میرے پاس وارد ہوں گے۔ اے کعب بن عجرہ! وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے جسم کی پرورش حرام سے ہوئی او رہر وہ جسم جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے نماز برھان ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو، اے کعب بن عجرہ! لوگ صبح کرتے ہیں ان میں سے بعض اپنے نفس کو خرید کر (عذاب خداوندی) سے آزاد کرنے والے ہوتے ہیں اور بعض اپنے نفس کو بیچ کر ھلاک کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس حدیث کو مذکور سیاق میں صرف خثیم نے چلایا ہے نیز خثیم متفرد بھی ہیں جبکہ ان سے اعلام روایت کرتے ہیں۔

۱۲۱۶۰- ابو یعلی، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، ابن اسباط، سری بن اسماعیل، شعبی، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کہتا ہے: جس نے وقت پر نماز پڑھی اور پھر نماز کے حق کو ہلکا اور خفیف سمجھ کر ضائع نہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے اور جس نے وقت پر نماز نہ پڑھی اور پھر اس کے حق کو بھی ہلکا اور خفیف سمجھ کر ضائع کیا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں اس کا کوئی عہد نہیں، اگر اللہ تعالیٰ چاہے اس کی مغفرت کرے اور اگر چاہے اسے عذاب دے۔

یہ حدیث شعبی سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے لیکن سری کی سند سے میری سمجھ کے مطابق صرف یوسف نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۶۱- حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، عزرمی، عبداللہ بن زحر، علی بن یزید، قاسم، ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک ایک آدمی ایسی کوئی بھلائی کی بات کر دیتا ہے جس کے متعلق وہ نہیں جانتا کہ اللہ کی رضامندی سے وہ کہاں تک پہنچ جاتی ہے، پس اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لئے جنت واجب کر دیں گے۔ ایک آدمی برائی کی ایسی کوئی بات کر دیتا ہے جس کے متعلق وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے تا قیامت وہ کہاں تک پہنچ جاتی ہے، پس اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتے ہیں۔

عبیداللہ بن زحر اور عزرمی کی یہ حدیث غریب ہے عزرمی کا نام محمد بن عبیداللہ کوفی ہے۔

۱۲۱۶۲- ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن سندی انطاکی، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ، ابن عمر، کعب احبار کا بیان ہے کہ فرشتوں نے اولاد آدم اور انکے گناہوں کا تذکرہ کیا۔ فرشتوں سے کہا گیا کہ بالفرض اگر تم اولاد آدم کی جگہ ہو جاؤ تو تم بھی ان جیسے اعمال کا ارتکاب کرو گے، چلو تم اپنے میں سے دو فرشتوں کا انتخاب کرو، چنانچہ فرشتوں نے ھاروت اور ماروت کا انتخاب کیا ان سے کہا گیا کہ زمین پر چلے جاؤ اور میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرانا اور نہ زنا کرنا ہے اور نہ ہی چوری کرنی ہے میرے اور میری مخلوق کے درمیان واسطہ رسول ہوتا ہے جبکہ میرے تمہارے درمیان کوئی رسول نہیں ہوگا۔ چنانچہ وہ دو فرشتے جس دن زمین پر اترے وہ دن بھی پورا نہیں کر پائے تھے کہ حرام کا ارتکاب کر بیٹھے۔

یہ حدیث سالم اور ابن عمر کی سند سے مرفوعاً غریب ہے۔

۱۲۱۶۳- ابراہیم و حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، خارجہ بن احمد، عبدالرحمٰن، اپنے والد سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز پر رہنمائی نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا یارسول اللہ ضرور ہماری رہنمائی کیجئے، ارشاد فرمایا: طبیعت کے ناپسند کرنے کے باوجود پورا اور مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ سے زیادہ قدموں کا اٹھنا، ایک نماز پڑھ لینے کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں لگے رہنا (پھر تین بار فرمایا) یہی حقیقی رباط ہے۔[1]

علاء کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور اسے مالک و اسماعیل بن جعفر اور دیگر محدثین نے بھی روایت کیا ہے لیکن خارجہ کی سند سے غریب ہے اور ہم نے صرف یوسف کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۶۴- ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن مسیب، برکہ بن محمد حلبی، یوسف بن اسباط، اسرائیل، فضیل بن عمرو، مجاہد، ابن عمر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ اس کا بیٹا اور نہ ہی اسکا پوتا۔[2]

یوسف کہتے ہیں کہ یہ حدیث سمجھ سے بالاتر تھی، ابواسرائیل مجھ سے کہنے لگے آپ کیا کہہ رہے ہیں یہ عجیب بات ہے؟ مجھے ایک دوسری حدیث پہنچی ہے کہ ولد الزنا کی اولاد دونو پشتوں تک جنت میں داخل نہیں ہوگی، ابواسرائیل کا نام اسماعیل بن اسحاق ملائی کوفی ہے حکم سے روایت کرتے ہیں اور ثوری نے ان سے حدیث روایت کی ہیں اور ابونعیم بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارة ۴۱.

۲۔ المطالب العالية ۱۷۸۲. والاحاديث الصحيحة ۲/۲۸۵. وتنزيه الشريعة ۲/۲۲۸. واللآلي المصنوعة ۲/۱۰۵.

۱۲۱۶۵-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبید بن یعیش ''ح'' احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وھب، ابوسعید، عبدالرحمن بن محمد محاربی، یوسف بن اسباط، منھال بن جراح، عبادہ بن نسی، عبدۃ الرحمن بن غنم، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور مجھے وصیت کی، اے معاذ موسم سرما میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھ لینا، اور نماز میں قرأت اتنی مقدار تک طویل کرو جس کی لوگ طاقت رکھتے ہوں اور لوگوں کو اکتاہٹ میں مت ڈالو، جب سورج زائل ہو جائے تب ظہر کی نماز پڑھو اور عصر کی نماز پڑھو در آں حالیکہ سورج سفید وصاف ستھرا ہو اور نماز مغرب اس وقت پڑھو جب سورج غروب ہو چکے اور تاریکی کے پردوں میں چھپ جائے اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھو جب رات کا ایک حصہ گزر چکے۔ چونکہ رات طویل ہے۔ موسم گرما میں فجر کی نماز سفیدی کر کے پڑھو چونکہ گرمیوں کی راتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج کی دھوپ سفید پڑ جائے اور ہوا چلنے لگے چونکہ دو پہر کو لوگ سو جاتے ہیں انہیں تھوڑی مہلت دو تا کہ جماعت پالیں اور عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں موسم سرما و گرما میں ایک ہی وقت پر پڑھو۔

عباد کی یہ حدیث عبدالرحمن سے مروی غریب ہے۔ ہم نے صرف منھال بن جراح کی سند سے نقل کی ہے اور وہ جزری ہے۔

۱۲۱۶۶-ابویعلی وابراہیم بن محمد، محمد بن میسب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، جعفر بن محمد، محمد، حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ہے کہ وہ لایعنی (فضول) باتوں کو ترک کر دے۔[1]

ثوری اور جعفر کی یہ حدیث غریب ہے میری سمجھ کے مطابق یوسف متفرد ہیں حالانکہ یوسف نے ایک دوسری سند میں علی بن حسین کی جگہ علی بن ابی طالب کا نام لیا ہے اور صحیح علی بن حسین ہے۔

۱۲۱۶۷-ابویعلی وابراہیم بن محمد، محمد بن میسب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان، عون، ابن ابی جحیفہ، عبدالرحمن بن سمرہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا کوئی آدمی کسر نفسی کا شکار نہ ہو جب لوگ اسکو قتل کرنے کے درپے ہوں اور وہ قاتل سے کہہ رہا ہو کہ میرے اور اپنے گناہ کا مستحق نہ بن کہیں تو آدم کے بیٹے جیسا نہ ہو جائے پس قاتل دوزخ کی آگ میں جلے گا اور مقتول جنت میں عیش وعشرت کرے گا۔[2]

ثوری اور عون کی یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث ہمیں صرف یوسف بن اسباط کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۲۱۶۸-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن میسب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، حبیب ابی ثابت، ابی ذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ! جب ایک آدمی پوشیدہ کوئی عمل کر رہا ہو کہ اسی دوران اس پر کوئی مطلع ہو جائے اور عامل خوش ہو جائے، (کیا یہ بھی دکھلاوا ہے) ارشاد فرمایا: اس کے لئے دوہرا اجر ہے ایک پوشیدہ عمل کرنے کا اور دوسرا اعلانیہ عمل کرنے کا۔

یہ حدیث ابوصالح اور ابوذر کے واسطے سے یوسف کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔ نیز سفیان ثوری سے بھی صرف یوسف نے روایت کی ہے، پھر محدثین کا ثوری پر اختلاف ہوا ہے۔ چنانچہ یحییٰ بن ناجیہ نے یوں بیان کی ہے کہ یہ حدیث ابومسعود سے مروی ہے جبکہ قبیصہ نے اپنی روایت میں کہا ہے یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور ابوسنان نے یوں سند بیان کی ہے ابوسنان، حبیب، ابو

---

[1] الكامل لابن عدى ۳/۹۰۷. ۴/۱۵۸۸، ۶/۲۳۴۱، ومجمع الزوائد ۸/۱۸. ومسند الامام أحمد ۱/۲۰۱. وكنز العمال ۳/۸۲۹۱.

[2] كنز العمال ۴۰۱۳۳.

صالح ،ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، فی الواقع محفوظ سند یوں ہے ثوری ،حبیب ابوصالح مرسلاً۔

۱۲۱۶۹- ابراہیم بن محمد، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق ، یوسف بن اسباط ،سفیان، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے فقرا، اغنیاء سے ایک سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

محمد بن عمرو اور ثوری کی یہ مشہور حدیث ہے، قد مر غیر مرۃ۔

۱۲۱۷۰- محمد بن علی بن حبیش ، یوسف بن موسیٰ بن عبداللہ مروزی، عبداللہ مروزی ،عبداللہ بن خبیق ، یوسف بن اسباط ،سفیان ثوری ،ابراہیم تیمی ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میرے قوت (غذاو خوراک) کی مقدار ایک صاع کے بقدر تھی اب میں اس مقدار میں اضافہ نہیں کروں گا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ سے میری ملاقات ہو جاوے۔

دارقطنی کے قول کے مطابق ابن حنیس نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اور سند ثوری، ابراہیم کے طریق سے بیان کی ہے، نیز یہ حدیث ہمیں ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے سند ذیل سے بھی بیان کی، محمد بن میتب عبداللہ بن خبیق ، یوسف بن اسباط ،حبیب بن حبان، ابراہیم تیمی ، ابوذر رضی اللہ عنہ کہ مذکورہ بالا روایت بمثلہ روایت کی مگر اس طریق میں اتنا اضافہ ہے کہ "ہر مہینہ میں"۔

یعنی عہد نبوی میں ایک مہینہ کے لئے میرا قوت صرف ایک صاع ہوتا تھا۔

۱۲۱۷۱- ابراہیم وحسین بن محمد، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق ، یوسف بن اسباط، عباد بصری ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ آدمی گذر رہے ہوں ان میں سے ایک آدمی نے کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کیا ان میں سے صرف ایک آدمی نے سلام کا جواب دے دیا کافی ہو جائے گا۔[۱]

زید اور عباد کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف یوسف کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۱۷۲- محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، میتب بن واضح ، یوسف بن اسباط ، مالک بن مغول، منصور، خیثمہ ،ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ پر ندامت توبہ ہے۔[۲]

منصور کی حدیث بالا غریب ہے اور مالک سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۷۳- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط ، خارجہ بن مصعب ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ہر شے زندہ آدمی سے منقطع ہو جائے وہ میت ہے۔[۳]

میرے علم کے مطابق خارجہ متفرد ہیں جبکہ یہی حدیث عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے عطا، ابوواقد لیثی کی سند سے روایت کی ہے اور وہی صحیح اور مشہور ہے۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۶/ ۲۷۵. و کنز العمال ۲۵۲۹۹.

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۴۲۵۲. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۷۶، ۴۲۳، ۴۳۳. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/ ۱۵۴. والمستدرک ۴/ ۲۴۳. ومسند الحمیدی ۱۰۵ . والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۳۳. وأمالی الشجری ۱/ ۱۹۵، ۱۹۶. وتاریخ أصبهان ۱/ ۱۴۰، ۲۰۹. وکشف الخفا ۱/ ۳۵۰. وتنزیه الشریعة ۲/ ۳۴۶، ۶۹۷. وفتح الباری ۱۱/ ۱۰۳. والترغیب والترهیب ۴/ ۹۷، ۹۸. واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۲۹۷.

۳۔ کنز العمال ۱۵۶۳۰.

۱۲۱۷۴- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، حماد بن سلمہ، ابوعمران جونی، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا تم اپنے درمیان شہید کسے کہتے ہو؟ صحابہ کرام نے جواب دیا، جو حالت جنگ میں اسلحہ سے مرجائے۔ ارشاد فرمایا کتنے ہی لوگ اسلحہ سے مرجاتے ہیں حالانکہ وہ شہید نہیں ہوتے اور نہ ہی قابل تعریف ہوتے ہیں اور کتنے ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے بستر پر طبعی موت مرجاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ صدیق اور شہید کے مرتبہ پہ فائز ہوتے ہیں۔

یہ حدیث ان الفاظ اور اس اسناد میں غریب ہے صرف یوسف کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۲۱۷۵- ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ بھوکے ہو جائیں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی حتیٰ کہ تو اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد میں آنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہوگا، اور نہ ہی اپنی مسجد سے اٹھ کر اپنے گھر آنے کی طاقت رکھتا ہوگا۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: صبر کرے گا پھر فرمایا: جب لوگ مرنے لگیں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی حتیٰ کہ قبر کے لئے جگہ بھی غلام کے بدلے خریدی جائیگی؟ میں نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اس وقت تو صبر کرے گا پھر فرمایا جس وقت لوگ آپس میں گتھم گتھا ہوکر ایک دوسرے کو قتل کریں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی، میں نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: جن لوگوں میں سے تو ہے ان کے ساتھ الحاق کیا جائے میں نے پوچھا اگر یہ فتنے مجھ پر چڑھ دوڑیں؟ ارشاد فرمایا تب اپنے گھر میں بند رہو، میں نے پوچھا ان فتنوں میں مجھے زبردستی داخل کردیا جائے تو؟ ارشاد فرمایا اپنے گھر ہی میں بند رہو اگرچہ تمہیں خوف ہو کہ تلوار تمہیں چکا چوند کردے گی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس وقت ہم اپنا اسلحہ نہ اٹھالیں؟ ارشاد فرمایا پھر تو تم فتنے میں برابر کے شریک ہوگئے۔

حماد سے مروی یوسف کی حدیث بالا غریب ہے۔

۱۲۱۷۶- ابراہیم بن محمد، محمد، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، مسلمہ بن کہیل، ابوعبیدہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ضرورت اور کفایت سے زیادہ مکان بنایا قیامت کے دن زبردستی اس کی گردن پر لاد دیا جائے گا۔

۱۲۱۷۷- ابن اسباط، زائدہ بن قدامہ، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبدالرحمٰن بن سابط، سفیان ثوری، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں بے وقوفوں کی امارت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟

۱۲۱۷۸- ابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، عزرمی، صفوان بن سلیم، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگ سے داغنے کو اور گرم کھانے کو ناپسند (مکروہ) سمجھتے تھے، اور ارشاد فرماتے: تم لوگ ٹھنڈا کھانا کھایا کرو چونکہ وہ برکت والا ہوتا ہے۔ خبردار! گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی ہوتی تھی جس سے رات کو سوتے وقت تین تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

۱۲۱۷۹- ابویعلیٰ زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ، یوسف، سفیان، اعمش، خثیمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی آدمی کو تجارت یا امارت کا شوق ہوتا ہے۔ اس پر سات آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالیٰ مطلع ہوجاتے ہیں اور فرماتے ہیں

میرے اس بندے کو اس خیال سے پھیر دو، چونکہ اگر میں نے اسکے لئے اس امر کا فیصلہ کر دیا تو میں اسے آگ میں داخل کروں گا، تب وہ چوکیدار کے رحم وکرم پر ہو گا حالانکہ چوکیداری کرنے والا اس سے مستغنی ہوتا ہے۔

اعمش کی سند سے مروی ثوری کی یہ حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث شعبہ نے حکم، مجاہد، ابن عباس کی سند سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۲۱۸۰-ابویعلی، محمد، عبداللہ، یوسف، ابی طالب، عبدالوارث، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے آیت کریمہ "ادفع بالتی ھی احسن" "اچھے طریقے سے دفاع کیجئے (فصلت ۳۴) کے بارے میں فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی سے کہے: اگر تو جھوٹا ہے میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے معاف کر دے۔ اگر تو سچا ہے تو بھی میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرمائے۔

۱۲۱۸۱-ابومحمد، ابویعلی، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، مفضل بن مھلھل، مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیمؒ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت علیؓ مجھے ابوبکر وعمرؓ سے زیادہ محبوب ہیں۔ ابراہیم نے فرمایا اس طرح کی باتیں لے کر ہمارے پاس مت بیٹھو، خوب سن لو! اگر حضرت علیؓ تجھے سن لیتے بخدا! تیری کمر میں خوب کے لگاتے۔

۱۲۱۸۲-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد، عبداللہ، یوسف بن اسباط، محمد بن عبدالعزیز تیمی کوفی، مغیرہ، ام موسیٰ کہتی ہیں! حضرت علیؓ کو خبر پہنچی کہ ابن سبا انہیں حضرات ابوبکر وعمرؓ پر فضیلت دیتا ہے۔ حضرت علیؓ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا، ان سے کسی نے کہا، کیا آپ اس آدمی کو قتل کرنے کے درپے ہیں جو آپ کی فضیلت وجلالت کا معترف ہے؟ فرمایا جس شہر میں میں نے سکونت اختیار کی ہے وہ اس شہر میں نہیں رہ سکتا۔

عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ھیثم بن جمیل کو سنائی، کہنے لگے بخدا! حضرت علیؓ نے ابن سبا کو تاقیامت مدائن کے کسی علاقے میں جلاوطن کر دیا تھا۔

۱۲۱۸۳-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عباس بن احمد سامی، میتب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان، حجاج، یزید رقاشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر بھی سبقت لے جائے۔[1]

(۴۰۴) ابواسحاق فزاریؒ[2]

اولیاء، تبع تابعین کرام میں سے ایک تارک الدنیا، دنیاوی عیش وعشرت سے دور رہنے والے، دنیا کو بازیچہ اطفال سمجھنے والے، جہاد کے دلدادہ ابواسحاق ابراہیم فزاری رحمہ اللہ بھی ہیں، اہل سنت والجماعت کے نامور امام اور امیر المومنین فی الحدیث تھے اور اہل بدعت کی ناک میں نکیل ڈالنے والے تھے۔

۱۲۱۸۴-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، اسحاق بن عبیداللہ بن مسلمہ "ح" ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن عمرو بن عباس باھلی، سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ ھارون الرشید نے ابواسحاق فزاری سے کہا: اے شیخ تقرب الی اللہ میں آپ کا ایک اعلیٰ مقام ہے۔ ابواسحاقؒ نے جواب دیا قیامت کے دن یہ مقام مجھے اللہ تعالیٰ سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

۱۔ تاریخ أصفهان ۱/ ۲۹۰. ومشكاة المصابيح ۵۰۵۱. واتحاف السادة المتقين ۸/ ۵۴. ۱۴۲. ۱۵۰. والضعفاء للعقيلي ۴/ ۲۰۶. والدر المنتثرة ۱۳۴. والعلل المتناهية ۲/ ۳۲۰. وتخريج الاحياء ۳/ ۱۸۴. ۲۲۹.

۲۔ تهذيب الكمال ۲/ ۶۷. والجرح ۱/ ۱/ ۱۲۸. والتاريخ الكبير ۱/ ۱/ ۳۲۱.

۱۲۱۸۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعید جوھری، ابواسامہ کا بیان ہے کہ میں نے فضیل بن عیاض کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، دیکھا کہ آپ کے پہلو میں تھوڑی سی خالی جگہ ہے، میں جلدی سے چلا تا کہ اس خالی جگہ میں بیٹھ جاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ ابواسحاق فزاری کے بیٹھنے کے لئے جگہ ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے ابواسامہ سے پوچھا ان دونوں بزرگوں میں سے کون افضل ہے؟ جواب دیا فضیل اپنے نفس کے آدمی تھے جبکہ ابواسحاق فزاری عامۃ الناس کے آدمی تھے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے ابواسحاق فزاری سے کہا جو آدمی آپ کو مارے آپ اسے گالی کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا اگر میں اسے گالی دوں تب تو میں بیہودہ گوئی کا مرتکب ہو جاؤں گا، جب ابواسحاق فزاری دنیا سے رخصت ہوئے عطاء کو گہرا صدمہ ہوا، پھر کہنے لگا اہل اسلام کو جتنا صدمہ ابواسحاق فزاری کی موت سے ہوا ہے اتنا صدمہ کسی اور کی موت سے نہیں ہوا، عطاء کہتے ہیں مصیصہ سے ایک آدمی آیا اور سرعام تقدیر کا انکار کرنے لگا۔ ابواسحاق نے اسے پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس سے کوچ کر جاؤ ورنہ تمہاری خیر نہیں، محمد بن اصفہانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام اوزاعی نے ایک حدیث سنائی کہ کسی آدمی نے پوچھا کہ آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ جواب دیا مجھے یہ حدیث صادق مصدوق ابواسحاق ابراہیم فزاری نے سنائی ہے۔

۱۲۱۸۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید، محمد بن عبدالرحمٰن بن مھدی کا بیان ہے کہ اوزاعی اور فزاری دونوں امام فی السنۃ تھے۔ جب تم شامی کو اوزاعی وفزاری کا ذکر کرتے دیکھو تو اس کے پاس اطمینان سے چلے جاؤ چونکہ یہ حضرات سنت میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔

۱۲۱۸۷-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاری کہتے ہیں کہ اوزاعی نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو سوال کر رہا تھا کہ کیا آپ مومن برحق ہیں؟ فرمایا اس مسئلہ کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے اور اس پر گواہی قائم کرنا تعمق فی الدین ہے جبکہ ہمارے دین میں ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، اور نہ ہی ہمارے نبیؐ نے اسے مشروع کیا ہے۔ نیز اس مسئلہ میں بعض جھگڑا ہے اور جھگڑا ومنازعت بدعت ہے۔ تیری اپنے نفس پر گواہی تجھے اس بارے میں باہم حقیقت نہیں فراہم کرے گی، اور نہ ہی یہ کہ تو نے گواہی ترک کی تو تو ایمان سے نکل جائے گا، اگر تم سے کوئی تمہارے ایمان کے متعلق سوال کرے گا اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس جیسا شک کر رہا ہے لیکن وہ اپنے علم سے اللہ تعالیٰ سے منازعت کرنا چاہتا ہے اور یہ اقرار کرنا چاہتا ہے کہ اس کا اور اللہ کا علم برابر سرابر ہے، ہاں سنت پر مضبوطی سے جمے رہو، جن امور سے علماء واسلاف نے توقف کیا ہے تو بھی اس پر توقف کر اور جس امر کے متعلق انہوں نے کوئی قول کیا ہے تو بھی قول کر، جن امور سے رک گئے تو بھی رک جا، اسلاف کے راستے پر چلتے رہو، چونکہ ان کے راستے میں گنجائش ہے۔ اہل شام اس بدعت سے بالکل غافل تھے حتیٰ کہ اہل عراق نے ہر بدعت ان کی طرف پھینک دی ہے حالانکہ اس بدعت کو اہل شام کے علماء وفقہاء نے بار بار دھی کر دیا ہے، حتیٰ کہ اہل شام کے قلوب اس بدعت سے سراسر بھر چکے ہیں ان کی زبان زد ہو کر یہ بدعت رہ گئی، آپس میں اختلاف کرنے لگے، میں مایوس نہیں ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بدعت کے شر کو دفع کر دے، بالفرض یہ بھلائی ہے جسے تم نے اپنے لئے مختص کر لیا ہے اسلاف اس سے غافل رہے، تو پھر وہ اپنے لئے بھلائی گویا ذخیرہ ہی نہ کر سکے، جبکہ یہ باطل ہے۔ حالانہ اسلاف تو اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں، اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو اپنے نبی کے لئے منتخب کیا ہے اور انہیں میں اپنے نبی کو بھیجا ہے حتیٰ کہ قرآن میں کیا ہی ان کے عمدہ اوصاف بیان کئے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعاً سجداً يبتغون فضلاً من الله رضواناً (فتح ۲۹)
محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ پاکباز نفوس قدسیہ کافروں کے خلاف بہت سخت ہیں جبکہ آپس میں نرم دل ہیں اے مخاطب! تو انہیں رکوع

وسجدے کی حالت میں ہی دیکھے گا، وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل ورضامندی کے خواہاں ہوتے ہیں۔
فرائض کا تعلق ایمان سے نہیں ہے۔ ایمان کبھی کبھی بلا عمل کے بھی طلب کرلیا جاتا ہے، لوگ صحابہ کے ایمان کے مقابلہ میں فضیلت نہیں رکھتے ان کا نیکوکار و بدکار ایمان میں برابر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہمیں پہنچا ہے کہ ایمان کے ستر سے اوپر یا ساٹھ سے اوپر درجے ہیں پہلا درجہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور کمتر درجہ رستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے، جبکہ حیا بھی ایمان کا ایک بڑا درجہ ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

"شرع لکم من الدین ما وصی به نوحاً والذی اوحینا الیک وما وصینا به ابراهیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه" (شوریٰ ۱۳)

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کردیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دیا ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا، سو دین تصدیق کا نام ہے اور تصدیق ایمان وعمل ہے اللہ تعالیٰ نے ایمان کو قول وعمل سے تعبیر کیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

فان تابوا واقاموا الصلاة وآتوا الزکوٰة فاخوانکم فی الدین (توبہ ۱۱) اگر وہ توبہ کرلیں نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

پس شرک سے توبہ کرنا قول ہے اور توبہ ایمان سے ہے اور نماز وزکوٰۃ عمل ہے۔

۱۲۱۸۸- ابومحمد بن حیان، ابوعباس، ابوشیط، محمد بن ھارون، ابوصالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاریؒ نے فرمایا: بعض لوگ اس کی تعریفیں کرنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ عنداللہ مچھر کے پر کے بھی برابر نہیں، (غالباً اپنے بارے میں عاجزی کرکے مثال دی ہے)

۱۲۱۸۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن ولید قرشی، محمد بن فضالہ، (خوف خدا کے مارے چلنے کی بھی قدرت نہیں رکھتے تھے) عبداللہ غنوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاری فرماتے ہیں: اگر کوئی آدمی ہر حال میں الحمدللہ کہتا ہے تو اگر کوئی نعمت ہے شکر ہوگا اور کوئی مصیبت ہے تو تسلی ہوگی۔

مسانید ابواسحاق فزاریؒ

ابواسحاق فزاری نے تابعین اور ائمہ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں، تابعین کرام میں عبدالملک بن عمیر و اسماعیل بن ابی خالد و عطاء بن سائب واعمش و یحییٰ بن سعید و موسیٰ بن عقبہ و ھشام بن عروہ و سھل بن ابی صالح و یونس بن عبید و سلیمان تیمی و ابن عون و خالد حذاء و عبید طویل، ابان بن ابی عیاش وغیرہم سرفہرست ہیں اور فزاری سے ائمہ حدیث میں سے سفیان و اوزاعی روایت کرتے ہیں۔

ان کی سند سے مروی چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۲۱۹۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عبداللہ ملک بن عمیر، جابر بن سمرہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مغرب کی سمت سے کچھ لوگ آئے، انہوں نے صوف کے کپڑے پہن رکھے تھے، وہ لوگ آپ سے ایک ٹیلے کے پاس ملے، وہ لوگ کھڑے رہے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں میں بھی آپ کے پاس آیا۔ میں آپ اور ان لوگوں کے درمیان کھڑا ہوگیا، اس دوران میں نے چار کلمات یاد کئے جنہیں میں اپنے ہاتھ پر گن لیتا ہوں، ارشاد فرمایا (کچھ لوگ) جزیرہ عرب میں جہاد کریں

گے اللہ اسے فتح کر دے گا، پھر مقام قادس میں جہاد کریں گے اسے بھی اللہ فتح کر دے گا، پھر روم میں جہاد کریں گے اس میں بھی اللہ تعالیٰ فتح کر دے گا، اور پھر دجال سے جہاد کریں گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح عطا فرمائے گا، نافع کہتے ہیں کہ ہمیں جابر نے بتایا کہ ہم دجال کو کہیں بھی نہیں دیکھتے، جب تک روم فتح نہیں ہوتا وہ اس وقت تک نہیں نکلے گا۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور عبدالملک بن عمیر و جابر کی سند سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۱- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمیر، ابواسحاق، اسماعیل بن ابی خالد، عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند گروہوں پر بددعا کی اور یوں فرمایا: اللھم منزل الکتاب، سریع الحساب، ھازم الاحزاب، اللھم اھزمھم وزلزلھم۔ اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے، گروہوں کو شکست سے دوچار کرنے والے، یا اللہ ان گروہوں کو شکست سے دوچار کر دے اور انہیں جھنجھوڑ ڈال۔[2]

یہ حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے۔

۱۲۱۹۲- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان امتیاز ترک صلوۃ ہے، یعنی ایمان اور کفر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۳- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان تمہاری اس زمین سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، لیکن جو تم شمار کرتے ہو اس سے وہ راضی ہے۔[3] (یعنی ایک دوسرے کی تحقیر کرتے ہو)۔

امام احمد نے یہ حدیث معاویہ بن عمرو، ابواسحاق کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۴- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جس وقت کہ وہ زنا کرتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا جس وقت کہ وہ چوری کرتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا جس وقت کہ وہ شراب پیتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو اور توبہ پیش کی ہوئی ہوتی ہے۔ یعنی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا، حدیث تشدید پر محمول ہے۔

۱۲۱۹۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے کبھی مال کم نہیں ہوا بجز ابوبکرؓ کے مال کے۔[4]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور حدیث میں استثناء "بجز ابوبکر کے مال کے" کا ذکر صرف ابواسحاق نے کیا ہے۔

۱۔ المستدرک ۴/۴۳۰۔

۲۔ صحیح مسلم، ۳/۱۳۶. ۵/۱۴۲. ۸/۱۰۴. ۹/۱۷۴. وصحیح البخاری ۴/۵۳، ۶۲، ۵/۱۴۲. ۸/۱۰۴، ۹/۱۷۴. ومسند الامام أحمد ۴/۳۵۳. ۳۵۵، ۳۸۲. وفتح الباری ۷/۴۰۶. ۱۱/۱۳۹. ۱۹۳.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/۳۶۸، ومجمع الزوائد ۳/۲۸۵. ۱۰/۵۴.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۶۹. ومسند الامام أحمد ۲/۲۳۵. ۳۸۶. وسنن الترمذی ۲۳۲۵.

۱۲۱۹۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ''ح'' اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، (دونوں) کثیر بن عبیدہ، بقیہ بن ولید، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ! ایک آدمی کسی عمل میں مصروف ہو کہ اسی دوران اس پر کوئی مطلع ہو جائے اور وہ اسے برا نہ سمجھے ارشاد فرمایا: یہی عمل ہے کہ اس کا اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔

فزاری کی یہ حدیث غریب ہے اور بقیہ متفرد ہیں، یہی حدیث سعد بن بشیر نے اعمش سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۷-محمد بن علی، احمد بن عبید اللہ انطا کی، علی بن بکار بن ھارون، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ آزاد کردہ غلام ولونڈیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ہر دن اور ہر رات دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور ہر مسلمان کی کوئی نہ کوئی مقبول دعا ہوتی ہے، پس مسلمان وہ دعا کرتا ہے کہ فوراً قبول ہو جاتی ہے۔

فزاری واعمش کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کی ہے۔

۱۲۱۹۸-حسین بن محمد، محمد بن ھارون، زید بن سعید، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھر (زمانہ) کو گالی مت دو چونکہ اللہ تعالیٰ ہی دھر ہے۔[1]

اعمش وفزاری کی یہ حدیث غریب ہے میرے علم کے مطابق ہم تک صرف زید کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۱۹۹-ابوعلی محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو''ح'' احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، مسیب بن واضح، (دونوں) ابو اسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم بدترین آدمی اس کو پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس آئے ایک چہرے سے اور دوسرے لوگوں کے پاس جائے الگ چہرے سے، ابومعاویہ نے کہا کہ ان لوگوں کے پاس آئے دوسروں کی بات لے کر اور ان کے پاس جائے پہلوں کی بات لے کر۔

اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے، اعمش سے بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۰-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، زید بن وھب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی خلق کو اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے، پھر وہ اتنی ہی مدت تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے اور پھر اتنی ہی مدت تک گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے پھر اس کی طرف چار کلمات کے ساتھ فرشتہ بھیجا جاتا ہے۔ پس کہا جاتا ہے اس کی موت کا مقررہ وقت لکھو اس کا رزق لکھو لکھو کہ شقی ہوگا یا سعید، پس بے شک تم میں سے کوئی ایک اہل جنت کا سا عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ذراع کا فاصلہ رہتا ہے کہ اس کی شقاوت اس پر سبقت لے جاتی ہے کہ وہ اہل نار جیسا کوئی عمل کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے، تم میں سے کوئی اہل جہنم جیسا عمل کرتا رہتا ہے کہ اسکے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ذراع کا فاصلہ رہتا ہے کہ اس کی خوش بختی اس پر سبقت لے جاتی ہے کہ وہ اچانک اہل جنت جیسا عمل کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اعمش سے ایک جم غفیر نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۱-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، زید بن وھب، حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو حدیثیں سنائی ان میں سے ایک کا تو میں مشاہدہ کر چکا ہوں اور دوسری کا میں منتظر

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الادب باب ۱. ومسند الامام أحمد ۲/۳۹۵. ۴۹۱، ۴۹۶، ۴۹۹، ۵/۲۹۹، ۳۱۱، وفتح الباری ۱۰/۵۶۵.

ہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث سنائی فرمایا: بے شک امانت مردوں کے دلوں کی جڑ میں نازل کی گئی ہے۔ پھر قرآن مجید نازل کیا گیا پس قرآن مجید خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں حدیث سنائی، ارشاد فرمایا: ایک آدمی گہری نیند سوتا ہے کہ امانت اس کے دل سے اٹھالی جاتی ہے پس امانت کا اثر آبلے کی طرح رہ جاتا ہے جس طرح (کوئی آدمی) انگارہ اپنی ٹانگ پر لڑھکاتا ہے جس سے آبلے پڑ جاتے ہیں پھر تم اسے پھولا ہوا دیکھتے ہو حالانکہ اس میں کوئی چیز نہیں ہوتی، پس صبح کو لوگ بیع شراء کرتے ہیں، قریب نہیں کہ کوئی آدمی امانت ادا کرے حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں قبیلے میں فلاں آدمی امانتدار ہے۔ پھر اس آدمی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کتنی دانائی والا ہے، وہ کتنا عقلمند ہے، وہ کتنے مرتبے والا ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوتا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک زمانہ گزر چکا ہے کہ مجھے پروا نہیں ہوتی تھی کہ میں تم میں سے کس کے ساتھ بیع وشراء کروں کہ اگر وہ نصرانی ہے اس کی بیع مجھ پر عامل واپس لوٹا دے گا، اور اگر وہ مسلمان ہے تو ضرور اس کا دین مجھ پر لوٹا دے گا، سو رہی بات آج کی تو میں صرف فلاں اور فلاں کے ساتھ بیع وشراء کرتا ہوں۔[1]

اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۰۳- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن محمد بن ابی موسیٰ انطاکی، عبدالرحمن بن سہم انطاکی، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابی وائل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذوالحجہ کے دس ایام میں عمل سے کسی ایام کا عمل افضل نہیں ہے۔ کسی نے پوچھا جہاد فی سبیل اللہ بھی افضل نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی افضل نہیں، مگر جس آدمی کا جہاد فی سبیل اللہ میں عمدہ گھوڑا مرجائے اور اللہ کے راستے میں اس کا اپنا خون بھی بہہ جائے (وہ عمل افضل ہے)۔[2]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور فزاری متفرد ہیں حالانکہ حدیث فی نفسہ صحیح ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سارے صحابہؓ نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۴- ابونعیم اصفہانی، ابوعباس احمد بن ابراہیم کندی بغدادی، سعید بن عجب، شعبہ بن عمرو سکونی، بقیہ، ابواسحاق فزاری، اعمش، شقیق، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے کسی دوست سے وعدہ کرے اسے چاہیے کہ وعدے کو نبھائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے وعدہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک عطیہ ہے۔[3]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور فزاری متفرد ہیں میری سمجھ کے مطابق فزاری سے صرف بقیہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۵- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمر، ابواسحاق فزاری، اعمش، صالح، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی دروازے کے ساتھ باندھی اور میں اندر داخل ہوگیا، اس وقت آپ کے پاس اہل یمن کا ایک وفد آیا آپ نے فرمایا: اے اہل یمن بشارت قبول کرلو جب کہ تمہارے بھائیوں یعنی بنوتمیم نے نہ قبول کی، کہنے لگے: یارسول اللہ ہم نے قبول کرلی، فی الحال ہم آپ کے پاس دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ ہم آپ سے اس کائنات کے متعلق پوچھتے ہیں کہ ابتداء میں اس کی کیا کیفیت تھی ارشاد فرمایا: ابتداء میں صرف اللہ تھا اور اس کے علاوہ

۱- صحیح البخاری ۸/۱۲۹، ۹/۶۶. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۳۰. وفتح الباری ۱۳/۳۸.

۲- فتح الباری ۲/۴۵۹. وسنن الترمذی ۷۵۷. وسنن ابن ماجة ۱۷۲۷. ومسند الامام أحمد ۱/۲۲۴. ومشکاة المصابیح ۱۴۶۰.

۳- مجمع الزوائد ۴/۱۶۶. واتحاف السادة المتقین ۶/۲۶۲، ۲۶۳، ۷/۵۰۵، ۵۰۶. والمطالب العالیة ۹۰۶. وکشف الخفا ۲/۷۴.

اورکوئی چیز نہیں تھی، اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ جل شانہ نے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی، پھر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا اپنی اونٹنی کو پکڑو وہ بھاگ چکی ہے۔ میں باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ اونٹنی کافی دور جا چکی ہے، بخدا! مجھے یہ پسند تھا کہ میں اونٹنی کو جانے دوں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام احمد بن حنبل نے معاویہ، ابواسحاق فزاری کی سند سے روایت کی ہے ابوعوانہ وغیرہ نے یہ حدیث اعمش سے بمثلہ روایت کی ہے مسعود نے یہ حدیث بریدہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور روایت میں مسعودی متفرد ہیں۔

۱۲۲۰۶- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن سمیذع، موسیٰ بن ایوب نصیبی، ابواسحاق فزاری، اعمش، شقیق بن سلمہ، عروہ، حضرت عائشہؓ کی روایت ہے فرماتی ہے: میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کر لیتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے فزاری عن اعمش متفرد ہیں۔

۱۲۲۰۷- ابواسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ومحمد بن علی، ابواسحاق فزاری، موسیٰ بن عقبہ، سالم، ابونصرانی مولیٰ عمر بن عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے مجھے خط لکھا کہ میں نے پڑھا اس میں لکھا تھا:

> نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوے میں دشمن کے ساتھ مڈبھیڑ ہوگئی۔ تاہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً حملہ نہ کیا بلکہ زوال آفتاب تک انتظار کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے لوگوں! دشمن کے ساتھ دو چار ہاتھ کھیلنے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، ہاں جب دشمن کے ساتھ گتھم گتھا ہو جاؤ پھر صبر سے کام لو اور خوب جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے، پھر فرمایا: اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادلوں کے چلانے والے اور دشمن کے گروہوں کو شکست سے دو چار کرنے والے دشمن کو شکست سے دو چار کر دے، اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔[۱]

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۰۸- ابواسحاق ابراہیم بن محمد، محمد بن ابراہیم، حسن بن محمد بن حماد، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا جنہیں دوڑ لگوا کر چھریرا بنانا مقصود تھا، چنانچہ آپؐ نے گھوڑے مقام حصباء سے چھوڑے اور دوڑ کا آخری نشان ثنیۃ الوداع مقرر کیا گیا تھا، ابواسحاق فزاری کہتے ہیں میں نے موسیٰ سے پوچھا یہ تقریباً کتنی مسافت بنتی ہے؟ جواب دیا تقریباً چھ یا سات میل، اور جن گھوڑوں کو چھریرا (دبلا) نہیں کیا گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے درمیان بھی دوڑ لگوائی اور انہیں ثنیۃ الوداع سے چھوڑا تھا، اور دوڑ کا آخری نشان مسجد بنی رزیق مقرر کیا، ابواسحاق کہتے ہیں میں نے پھر پوچھا: ان دونوں جگہوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا، لگ بھگ ایک میل، ابن عمرؓ بھی دوڑ لگانے والوں میں شامل تھے۔

موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری نے عبیداللہ، معاویہ، فزاری کی سند سے روایت کی ہے اور مسلم نے ابن جریج، موسیٰ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۹- عبداللہ بن محمود بن محمد، عبدالغفار بن احمد حمصی، مسیب بن واضح، ابواسحاق، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت

---

[۱] صحیح مسلم، کتاب الجهاد ۲۰. وسنن أبي داؤد ۲۶۳۱. والمستدرک ۷۸/۲. والسنن الکبری للبیهقي ۱۵۲/۹. ومشکاة المصابیح ۳۹۳۰.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک غزوہ میں) صلوۃ الخوف پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ چنانچہ مجاہدین کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت دشمن کے درمیان حائل رہی، آپ نے پیچھے کھڑی جماعت کو ایک رکعت اور دو سجدے نماز پڑھائی پھر یہ دوسروں کی جگہ چلے گئے اور دوسرے آکر آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے انہیں بھی ایک رکعت اور دو سجدے نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کر لی اور دوسری دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھ لی۔

موسیٰ کی یہ حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۱۰- ابوعمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، عبداللہ بن عون، ابواسحاق فزاری، سہیل بن ابی صالح، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمی ایسے ہیں کہ دوزخ کی آگ میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے کہ ایک دوسرے کو ضرر پہنچائیں، صحابہ کرام نے پوچھا: کون یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: وہ مومن جو کسی کافر کو قتل کر دے اور پھر خود درست رہے (یعنی شریعت پر قائم رہے)۔[1]

حسن کا بیان ہے کہ ہمیں حیان بن موسیٰ نے عبداللہ بن مبارک، ابواسحاق فزاری کی سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث سنائی۔

۱۲۲۱۱- محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، سہیل بن ابی صالح، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں تا قیامت بھلائی رکھ دی گئی ہے۔[2]

سہیل اور فزاری کی یہ حدیث صحیح اور مشہور و ثابت ہے۔

۱۲۲۱۲- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالرحمٰن بن صالح، ابراہیم بن محمد، ہشام بن عروۃ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ یہاں ایک آدمی آیا ہوا ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس سے زنا سرزد ہوگیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ مجنون ہے اسے چھوڑ دو، چنانچہ تھوڑی دیر ہی گزری کہ کنویں میں جا گرا۔

ہشام بن عروہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے اور ابراہیم میرے نزدیک فزاری ہی ہو سکتے ہیں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

۱۲۲۱۳- عبداللہ بن محمود بن محمد، عبدالغفار بن احمد، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن یحییٰ بن حبان، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

۱۲۲۱۴- محمد بن علی، ابوعروبہ، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابوعمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ زید بن خالد جہنی کا بیان ہے کہ خیبر میں ایک آدمی مر گیا، صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، ارشاد فرمایا: اپنے اس ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سن کر صحابہ کرام کے چہروں کا رنگ تبدیل ہوگیا، جب آپؐ نے صحابہ کی کیفیت دیکھ لی تو ارشاد فرمایا: اس آدمی نے اللہ کے راستے میں ہوتے ہوئے بھی دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے اسکے ساز و سامان کی تلاشی لی، اچانک انہوں نے یہودیوں کے ہاروں میں سے ایک ہار پایا، بخدا اس کی قیمت دو درہموں سے زیادہ نہیں تھی۔[3]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۳۶. و مسند الامام احمد ۲/ ۲۴۰. والمستدرک ۲/ ۷۲.

۲۔ صحیح البخاری ۴/ ۳۴، ۴۰، ۱۵۲. و صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ۷. و فتح الباری ۶/ ۵۴.

۳۔ المستدرک ۲/ ۱۲۷. والسنن الکبری ۹/ ۱۰۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۲۶۲، ۲۶۳. و دلائل النبوۃ للبیہقی ۴/ ۲۵۵. والموطا ۴۵۸.

یحییٰ بن سعید کی یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے یحییٰ سے بہت سارے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۱۵-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عطاء بن میتب، مقسم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ: ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق (جاثیہ:۲۹) ہمارا یہ نوشتہ تمہارے اوپر حق بیان کرتا جارہا ہے کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے کراما کاتبین لوگوں کے اعمال کو شمار میں رکھتے ہیں پھران اعمال کو لوح محفوظ میں سے نقل کرتے ہیں پس فرمان باری تعالیٰ ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق کا مفہوم ہے۔

۱۲۲۱۶-عبداللہ بن محمود، عبدالغفار بن احمد حمصی، میتب بن واضح، ابواسحاق فزاری، عاصم شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو گھر والوں سے غائب ہوئے طویل عرصہ گزر جائے اور وہ واپس گھر والوں کے پاس آنا چاہتا ہو تو اچانک ان کے پاس رات کو نہ آدھمکے۔ ا

۱۲۲۱۷-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، یونس بن عبید، عمرو بن سعید، ابوزرعہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر سن کر ماننے واطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنے پر بیعت کی، ابوزرعہ کا بیان ہے کہ جریر رضی اللہ عنہ جب کسی سے کوئی چیز خریدتے تو فرماتے جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس سے ہمیں تم سے لی ہوئی چیز زیادہ محبوب ہے، جریر رضی اللہ عنہ اس بات سے اپنی خریداری کو مکمل کرنا چاہتے۔

۱۲۲۱۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، یونس، اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کرنے کے لئے نکلا، چنانچہ مشرکین کے ساتھ ہماری مڈبھیڑ ہوگئی مسلمانوں نے جلد بازی کی اور مشرکین کے بچوں کو قتل کرنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے بچوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے، خبردار، بچوں کو مت قتل کرو، خبردار! بچوں کو مت قتل کرو، ایک صحابی کہنے لگے یارسول اللہ! کیا یہ بچے مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے جو افضل لوگ ہیں وہ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ ہر نفس مولود کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے حتیٰ کہ یہ فطرت ان کی زبان سے بھی ٹپکتی ہے، پھران کے والدین انہیں یہودی بنادیتے ہیں یا نصرانی۔

جریرؓ کی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسود کی سند سے یہ حدیث مشہور و ثابت ہے۔

۱۲۲۱۹-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، ابن عون، ابن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے آپس میں مناظرہ کیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے لوگوں کو بدبختی سے دوچار کیا کہ آپ نے انہیں جنت سے نکالا، آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہی موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لئے منتخب کیا اور آپ پر تورات نازل کی۔ کیا آپ نے تورات میں نہیں لکھا پایا کہ وہ نری تقدیر کا فیصلہ تھا، مجھے پیدا کرنے سے پہلے ہی جو طے پایا گیا تھا؟ چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر سبقت لے گئے۔ پھر محمد بن سیرین نے فرمایا: تمہیں تعجب میں نہ بتلا کرے کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہر چیز کا علم رکھتا ہے پھر اس نے لکھا۔

۱۲۲۲۰-محمد بن علی، محمد بن حماد، میتب بن واضح، ابواسحاق فزاری، ابن عون، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیبر سے مجھے اتنی عمدہ زمین ملی کہ اس سے افضل مال میرے پاس اور کچھ نہیں تھا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ! میں نے اتنی عمدہ زمین پائی ہے جس سے افضل میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔ اس کے بارے

ا۔ صحیح البخاری ۷/ ۵۰. و مسند الامام أحمد ۳/ ۳۹۶.

میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین اپنے پاس روکے رکھو اور اس کے غلے کو صدقہ کرتے رہو، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ اس زمین سے حاصل شدہ غلہ صدقہ کر دیتے اور زمین نہیں بیچی، عمر رضی اللہ عنہ غلہ فقراء، اقرباء، غلاموں کو آزاد کرنے، جہاد فی سبیل اللہ اور مسافروں کی مد میں صرف کرتے، اس آدمی پر کوئی حرج نہیں جو اس جائداد کی سرپرستی قبول کرلے کہ اس سے حاصل شدہ غلے سے خود بھی کھائے اور اپنے کسی دوست کو بھی کھلائے لیکن متمول بننے کی نہ سوچے، نہ وہ بیچی جائے نہ کسی کو ھبہ کی جائے اور نہ ہی اس میں وراثت جاری ہو، ابن عون کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن سیرین سے ذکر کی کہنے لگے: کہ مال کمانے کی دھن میں نہ لگا رہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۲۱- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، سلیمان تیمی، ابوعثمان نہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلیمان نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی مٹی کو چالیس دن تک خمیرہ کیے رکھا۔ اسی وجہ سے زندہ مردے سے نکلتا ہے اور مردہ زندے سے۔

فزاری نے یہ حدیث اسی طرح موقوفاً روایت کی ہے۔

۱۲۲۲۲- ابونعیم، سلیمان بن احمد، ھاشم بن مرثد طبرانی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، حسن بن عبید اللہ، یزید بن ابی مریم، ابوجوزاء کہتے ہیں میں نے حسن بن علیؓ سے پوچھا، آپ جیسے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں موجود تھے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سیکھا ہے؟ فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا! جو چیز تمھیں شک وشبہ میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اس چیز کو بجالاؤ جسمیں تمھیں کوئی شک وشبہ نہ ہو بے شک برائی قلق واضطراب ہے بھلائی دل کا اطمینان ہے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ نمازیں سکھیں اور کچھ کلمات سیکھے جنھیں میں پانچ نمازوں کے بعد کہہ لیتا ہوں، وہ کلمات یہ ہیں، اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولّنی فیمن تولّیت وبارک لی فیما اعطیت، وقنی شرما قضیت انک تقضی ولا یقضیٰ علیک، انہ لا یذل من والیت، تبارکت وتعالیت (ترجمہ) یااللہ! مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں شامل کرلے اور جنہیں تونے عافیت بخشی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی عافیت عطا فرما اور جن لوگوں کو تونے اپنی سرپرستی میں لے رکھا ہے ان میں برکت ڈال اور جس شر کا تونے فیصلہ کر دیا ہے اس سے مجھے بچالے بے شک تو ہی فیصلے کرتا ہے جبکہ تیرے خلاف فیصلے نہیں کئے جاتے، شان یہ ہے کہ جس نے تیرے ساتھ دوستی کرلی اسے تو ذلیل ورسوا نہیں کرتا اور تو بزرگی والا ہے اور تیرا مرتبہ بہت بلند ہے۔

یہ حدیث ابواسحاق سبیعی وعلاء بن صالح وشعبہ وحسن بن عمارہ سب نے یزید سے روایت کی ہے۔

۱۲۲۲۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق، حمید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے، مدینہ کے قریب پہنچے تو ارشاد فرمایا بے شک مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں، جو ہر سفر میں تمہارے ساتھ رہتے تھے اور ہر وادی تمہارے ساتھ مل کر طے کرتے تھے صحابہ کرام نے پوچھا: کیا وہ اس وقت مدینہ میں ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ فی الحال مدینہ میں ہیں انہیں عذر نے (تمہارے ساتھ سفر کرنے سے) روکے رکھا ہے۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۲۴- محمد بن علی، ابوعروبہ، مسیب، ابواسحاق فزاری، خالد بن حذاء، حکم، بن اعرج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں ہم نے حدیبیہ کے موقع پر اس امر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی کہ ہم نہیں بھاگیں گے ہم نے موت پر بیعت نہیں کی تھی۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۳/۳۴۱. وصحیح ابن حبان ۱۲۲۳. ودلائل النبوۃ للبیھقی ۵/۲۶۷. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۴/۵۴۶. وفتح الباری ۸/۲۶۲.

ابن مغفل کی یہ حدیث ثابت ہے۔

۱۲۲۲۵- ابوبکر آجری، جعفر فریابی، مسیب بن واضح، ابواسحاق، ابوعجلان بن قعقاع بن حکیم، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، شہید قتل ہوتے وقت اتنا ہی درد محسوس کرتا ہے جتنا تم میں سے کوئی ایک چٹکی کا درد محسوس کرے۔[1]

ابوصالح سے مروی ہے کہ قعقاع کی یہ حدیث مشہور و ثابت ہے۔

۱۲۲۲۶- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن ابی موسیٰ، عبید بن ہشام، ابواسحاق فزاری، مغیرہ، ابواسحاق، عاصم، بن ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر فرض نہیں لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں۔

سلیمان کے قول کے مطابق عبید عن فزاری متفرد ہیں۔

۱۲۲۲۷- سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان بن حاجب انطاکی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، عبدالرحمٰن بن اسحاق، حسن بصری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام سُلیم رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے ہمراہ جہاد میں نہ جاؤں؟ ارشاد فرمایا اے ام سلیم! اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر جہاد فرض نہیں کیا ہے، کہنے لگیں میں زخمیوں کا علاج معالجہ کروں گی اور پانی پلانے کی خدمت سرانجام دوں گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں ٹھیک ہے تب جا سکتی ہو۔[2]

سلیمان کے قول کے مطابق ابوصالح اس حدیث میں ابواسحاق فزاری سے متفرد ہیں۔

۱۲۲۲۸- ابوسعید محمد بن علی بن محارب نیشاپوری، محمد بن ابراہیم بوشنجی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، سفیان ثوری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے عربوں کے لئے اس فتنہ سے جو قریب ہو چکا ہے وہ آدمی کامیاب ہوا جس نے اپنے ہاتھوں کو روکے رکھا۔[3]

۱۲۲۲۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عبید اللہ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ احد کے موقع پر مجھے بھی لڑکوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوے میں شرکت کرنے کے لئے مجھے اجازت نہ دی اور انکار کر دیا۔ اس وقت میری عمر چودہ سال تھی پھر اگلے ہی سال غزوہ خندق کے موقع پر مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غزوہ میں شرکت کرنے کے لئے اجازت دے دی۔

نافع سے مروی عبید اللہ وغیرہ کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۲۲۳۰- ابوبکر بن خلاد، حارث، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اسماعیل بن امیہ، لیث بن ابوسلیم، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن کے علاقے کی طرف قرآن مجید کو ساتھ لے کر مت سفر کرو مجھے خوف ہے کہ قرآن مجید کو تم سے دشمن نہ چھین لے۔[4]

---

[1] سنن الترمذی ۱۶۶۸. ومسند الامام احمد ۲/۲۹۷. وسنن ابن ماجة ۲۸۰۲. والترهيب والترغيب ۲/۳۱۶. والاحاديث الصحيحة ۹۶۰.

[2] مجمع الزوائد ۵/۳۲۴.

[3] صحيح البخاری ۴/۱۶۸، ۹/۲۴۱، ۹/۷۰. وصحيح مسلم كتاب الفتن ۱، ۲، وفتح الباری ۱۳/۱۳، ۱۱۰.

[4] مسند الامام احمد ۲/۶، ۱۰. وصحيح مسلم، كتاب الامارة باب ۲۴. وكنز العمال ۲۳۳۶. ۲۸۶۳.

نافع کی یہ حدیث مشہور و ثابت ہے، نافع سے موسیٰ بن عقبہ نے بھی آخرین میں روایت کی ہے۔

(۴۰۵) مخلد بن حسینؒ [1]

اولیاء تبع و تابعین کرام میں سے ایک اللہ والے، دل و زبان کو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر و تازہ رکھنے والے مخلد بن حسین رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۲۳۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، ولید بن مسلم کا بیان ہے کہ اہل مغرب کے افضل ترین علماء جو باقی رہے ہیں وہ ابواسحاق فزاری، مخلد بن حسین اور عیسیٰ بن یونس ہیں۔

۱۲۲۳۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن بشیر، دعاء کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مخلد بن حسین کے پاس صالحین کے اخلاق کا تذکرہ چل پڑا انہوں نے ذیل کا شعر پڑھا:

لاتعرضن بذكر نا في ذكرهم .. ليس الصحيح اذا مشى كالمقعد

ترجمہ: صالحین کے ذکر میں ہمارا ذکر ہرگز مت چھیڑو چونکہ آدمی صحت مند نہیں ہوتا جب اپاہج کی طرح چل رہا ہو۔

۱۲۲۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے مخلد بن حسین سے ایک کوئی کی شکایت کی، فرمایا: تمہارا مدارات سے کیا واسطہ؟ میں اس وقت نرمی کرتا ہوں جب یہ لونڈی نرمی کرتی ہے، ایک حبشیہ لونڈی کی طرف اشارہ کیا جوان کے گھوڑے کے بال درست کر رہی تھی، پھر فرمایا پچاس سال سے میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے مجھے بعد میں معذرت کرنا پڑے۔

۱۲۲۳۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مخلد بن حسین نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جب میں ہارون الرشید امیر المومنین کے پاس گیا، مجھے کہنے لگا ہشام آپ کا کیا لگتا ہے؟ میں نے جواب دیا وہ میرے بھائیوں کا باپ تھا۔

۱۲۲۳۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مخلد بن حسین نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو عمل بھی بندوں کے لئے مستحب قرار دیا ہے شیطان دو چیزوں کو لے کر ضرور آڑے آجاتا ہے کسی ایک کو کارآمد بنانے میں ضرور کامیاب ہو جاتا ہے یا تو اس عمل میں غلو کرا دیتا ہے یا کوتاہی۔

مسانید مخلد بن حسینؒ

مخلد بن حسین نے زیادہ تر احادیث ہشام بن حسان سے روایت کی ہیں چند ایک ذیل میں ہیں۔

۱۲۲۳۶- محمد بن احمد بن ابراہیم ابواحمد، حلف بن عمرو، مسلم بن ابی سلیم مخلد بن حسین، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ تلاوت کیا۔ آپ کے ساتھ حاضر ہونے والے جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۲۲۳۷- محمد بن احمد بن ابراہیم ابواحمد، حلف بن عمرو مسلم بن ابی سلیم، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان بن محمد بن سیرین ابو ہریرہ رضی اللہ

---

[1] تهذيب الكمال ۲۷/ ۳۳۱. وطبقات ابن سعد ۷/ ۴۸۹. والتاريخ الكبير ۷/ت ۱۹۱۱. والجرح ۸/ ۱۵۹۲. والكاشف ۳/ت ۵۴۲۹. وتهذيب التهذيب ۱۰/ ۷۲. وسير النبلاء ۹/ ۳۳۶.

عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی یوں نہ کہے ''کھیتی میں نے اگائی'' لیکن یوں کہو ''کھیتی میں نے کاشت کی'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے فرمان باری تعالیٰ نہیں سنا: افرأیتم ماتحرثون ء أنتم تزرعونه'' (واقعہ ۶۳، ۶۴) الآیۃ [1]

ترجمہ: مجھے خبر دو جس کھیتی کو تم نے کاشت کیا ہے کیا تم نے اسے اگایا ہے؟

۱۲۲۳۸- سند مذکور سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت برا کھانا ہے اس ولیمے کا جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور فقراء کو روک دیا جائے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ [2]

۱۲۲۳۹- مخلد بن ہشام نے حفصہ بن سیرین، انس رضی اللہ عنہ کی سند سے حدیث روایت کی ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ کہنے لگیں یارسول اللہ: انس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، آپ نے ان کے لئے یوں دعا فرمائی یا اللہ! اس کے مال اور اولاد کو بڑھادے اور اسے ان میں برکت عطا فرما، حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اپنے ایک سو پچیس بیٹے، پوتے اور پڑپوتے دفن کئے ہیں۔ صرف ایک کو میں نے نہیں دفن کیا، اور میری زمین سال میں دومرتبہ پھل لاتی ہے حالانکہ پورے شہر میں کسی کی زمین سال بھر میں دو مرتبہ پھل نہیں لاتی۔

سلیمان کے قول کے مطابق مخلد بن ہشام متفرد ہیں۔

(۴۰۶) حذیفہ بن قتادہؒ

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک عابد متواضع دنیا سے کنارہ کش حذیفہ بن قتادہ مرعشی صاحب سفیان ثوری ہیں۔

۱۲۲۴۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، مضاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ مرعشی نے فرمایا: دلوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ دل جو ہمہ وقت سوال کرنے کی دھن میں رچا بسا رہتا ہے۔ دوسرا وہ دل جو ہر قت توقع لگائے رکھتا ہے میں نے یہ بات ابوسلیمان کو سنائی وہ کہنے لگے ہر وہ دل جو توقع رکھے کہ جب بھی دروازہ کھٹکھٹایا جائے کوئی انسان آئے گا اور اسے عطا کرے گا یہ دل فاسد ہے۔

۱۲۲۴۱- ابو عبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابو یزید رقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ بن قتادہؒ نے فرمایا ایک اللہ والے سے پوچھا گیا۔ آپ شہوات نفس کے بارے میں کیا کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا سطح زمین پر مجھے بدترین چیز شہوت نفس لگتی ہے، بھلا میں نفس کو یہ شہوت کیسے دے سکتا ہوں؟

۱۲۲۴۲- ابویعلیٰ حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، ارغیانی، عبداللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ مرعشی نے فرمایا، اگر میرے پاس کوئی آدمی آ کر کہے: قسم اس ذات کی جس کے سواء کوئی معبود نہیں اے حذیفہ تیرا عمل قیامت کے دن پر ایمان لانے والے جیسا نہیں بخدا: میں اس سے کہوں گا اے آدمی! تو اپنی قسم کا کفارہ ادا نہ کر چونکہ تو حانث نہیں ہوا تیری قسم درست ہے۔

۱۲۲۴۳- ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، احمد بن عبدالکریم فزاری، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے فرمایا: اگر میں پسند کروں کہ فلاں آدمی مجھ سے للہ فی اللہ بغض وعداوت رکھتا ہے، بخدا! میں اس کی محبت اپنے نفس پر واجب کر دوں۔

۱۔ فتح الباری ۵/۴۔

۲۔ مجمع الزوائد ۴/۵۳، و کنز العمال ۱ ۴۴۲۳۔

۱۲۲۴۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالملک، ابوعمران موسیٰ بن عبداللہ طرسوسی، ابو یوسف غسولی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے یوسف بن اسباط کو خط لکھا امابعد!

بے شک جس آدمی نے قرآن کی تلاوت کی اور پھر آخرت پر دنیا کو ترجیح دی فی الواقع اس نے قرآن کے ساتھ مذاق وٹھٹھا کیا اور جس کو نوافل ترک دنیا سے زیادہ محبوب ہوں مجھے خوف ہے کہ وہ محروم ہی رہے گا اور نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہمارے لئے ضرر رساں ہیں، والسلام۔

۱۲۲۴۵- حسین بن محمد، محمد بن میسب، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے فرمایا اگر تجھے افضل عمل پر اللہ تعالیٰ کے عذاب دینے کا خوف نہیں ہے فی الواقع تو ہلاک ہوگیا، عبداللہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے مجھے کہا اگر آسمان سے کوئی فرشتہ نازل ہو کر مجھے خبر دے کہ میں اپنی آنکھوں سے دوزخ کی آگ نہیں دیکھوں گا اور سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں گا الا یہ کہ اللہ کے حضور سوال و جواب کے لئے میری پیشی ہوگی، سوال و جواب کے بعد بلا چوں چرا کے جنت میں داخل ہو جاؤں گا بخدا! میں کہوں گا مجھے جنت کی کوئی ضرورت نہیں بس اللہ کے حضور پیشی نہ ہو۔ پھر فرمایا ایک آدمی کسی کے خوف کے مارے کوئی برا عمل کرتا ہے اور ایک آدمی کسی بندے سے لالچ کی خاطر کوئی برا عمل کرتا ہے میرے نزدیک یہ دونوں برابر ہیں۔

۱۲۲۴۶- حسین بن محمد، محمد بن میسب، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے مجھے فرمایا ممکن ہے کبھی تجھے کوڑے کے ڈھیر پر حکمت پڑی ہوئی ملے وہاں سے بھی حکمت کو ضرور حاصل کرو، عبداللہ کہتے کہ میں نے یہ بات ابن ابی الدرداء کو سنائی کہنے لگے حذیفہ نے سچ کہا ہم خود کوڑا کرکٹ کے ڈھیر ہیں حذیفہ ہمارے نزدیک صاحب حکمت ہے۔ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے ایک موقع پر فرمایا اگر کسی آدمی کو خودکشی کرنے اور فتنہ کے دنوں میں کسی عورت سے شادی کرنے کا اختیار دیا جائے بخدا! میں خودکشی کو ترجیح دوں گا۔

۱۲۲۴۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے مجھے فرمایا قساوت قلب (پتھر دل ہونا) کی مصیبت سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت نہیں ہے۔

۱۲۲۴۸- ابویعلی بریدی، محمد بن میسب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی درداء نے مجھے کہا میں نے ایک مرتبہ جعفر کے پاس حذیفہ بن قتادہ مرعشی کو دیکھا فرما رہے تھے اے عبداللہ! مؤمنین کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اللہ سے انہیں کوئی چیز غافل کردے نہ فقر نہ مالداری نہ صحت اور نہ ہی مرض، پھر حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے جعفر سے کہا: کاش ہمارے اندر دو خصلتیں نہ ہوتیں پوچھا وہ کون کون سی؟ فرمایا ہم خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہوتے اور ہم اپنے دین کو ذریعہ معاش نہ بناتے۔ فرمایا: کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان پر صبر کرنا کوڑے کھا لینے سے بھی زیادہ سخت وگراں ہیں۔

۱۲۲۴۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشیؒ نے مجھے کہا: جب تم کسی اکیلے آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھو تو غور کرلو کہ وہ کیوں بیٹھا ہے؟ اگر اس لئے بیٹھا ہے تا کہ اس کے پاس کوئی اور آ کر بیٹھے تو اس کے پاس نہ بیٹھا جائے۔

۱۲۲۵۰- حسن بن محمد، محمد بن میسب، عبداللہ بن خبیق، حذیفہ مرعشی نے فرمایا: اگر تجھے خوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیرے افضل عمل پر عذاب دے گا تو تو ہلاکت میں پڑا ہوا ہے یعنی عمل صالح کر کے آدمی بے خوف نہ ہو جائے بلکہ عدم مقبولیت کا خوف ہر وقت اسے دامن گیر رہے۔ (من المترجم)

فرمایا فجار وسفہاء سے اپنے آپ کو بچاؤ خبردار! اگر تم نے انہیں مقبولیت بخشی گویا کہ تم ان کے فسق وفجور سے راضی ہو فرمایا: اچھی بات سن کر اس پر عمل نہ کرنا بھی گناہ ہے۔

۱۲۲۵۱- حسین بن محمد، محمد بن مسیتب، عبداللہ بن خبیق، ابوفیض، عبداللہ بن عیسیٰ رقی کا بیان ہے کہ حذیفہ نے مجھے فرمایا: کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ صرف دو حرفوں میں ساری کی ساری بھلائی جمع کرلو، میں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: خیر و بھلائی کے لئے سرگرداں رہنا اور عمل کو خالصۃً للہ کرنا۔

۱۲۲۵۲- حسین بن محمد، محمد بن مسیتب، عبداللہ بن خبیق، موسی بن علاء کا بیان ہے کہ حذیفہ نے مجھے فرمایا: اے موسیٰ اگر تین خصلتیں تجھ میں موجود ہوں تو آسمان سے نازل ہونے والی ہر بھلائی میں تیرا حصہ ہوگا وہ تین خصلتیں یہ ہیں تیرا عمل خالصۃ للہ ہو، لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرو، اور روٹی کا ٹکڑا اپنی قدرت کے مطابق دوسروں کو دیتے رہو۔

۱۲۲۵۳- عثمان بن محمد عثمان، محمد بن احمد بغدادی، ابوحسین علی بن حسن بن علی بغدادی، ابوحسن بن ابوورد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا بیان ہے ہم علی بن بکار کے پاس آئے، انہیں کہا کہ حذیفہ مرعشی نے آپ کو سلام کہا ہے جواب دیا وعلیکم السلام، میں انہیں تیس سال سے پہچانتا ہوں کہ وہ حلال محض کھارہے ہیں، فرمایا: میں بناوٹ ونمائش سے کام لوں تب میں اللہ کی نظروں سے گر جاؤں گا۔

۱۲۲۵۴- حسین بن محمد، محمد بن مسیتب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حذیفہؒ نے فرمایا ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مطرف بن شخیرؒ نے کسی اپنے جان پہچان والے آدمی کو سنا وہ یوں دعا کر رہے تھا یا اللہ: میری اجل میں اضافہ نہ کرنا، مطرفؒ نے فرمایا: یہ آدمی عارف بالنفس ہے۔

۱۲۲۵۵- ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد حسن، محمد بن یزید مستملی، حذیفہ مرعشیؒ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ مقام رقہ سے ستو بیچنے والوں کے پاس سے گزرا، ایک آدمی کو دیکھا دو لڑکے کھڑے تھے اور وہ ان کی طرف یکسر متوجہ تھا اور اس آدمی نے جواب دیا میں نے اپنے دل کی اصلاح اسی میں پائی ہے میں نے کہا: میں تجھے دو لڑکوں کی طرف متوجہ دیکھ رہا ہوں کیا تم ان سے محبت کرتے ہو؟ جواب دیا میں بہت گراں سمجھتا ہوں کہ کسی کی محبت میرے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے لحہ بھر کے لئے غافل کردے لیکن میں ان دونوں لڑکوں پر رحم وشفقت کر رہا ہوں۔

۱۲۲۵۶- ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق، خلف بن تمیم، ابواحوص کا بیان ہے کہ میں نے قبیلہ بکر بن وائل میں ایسے پانچ پاکباز نفوس قدسیہ کو دیکھا ہے کہ ان جیسا میں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا وہ ابراہیم بن ادھم، یوسف بن اسباط، حذیفہ بن قتادہ، ہیثم عجلی اور ابویونس عونی ہیں۔

۱۲۲۵۷- ابوعبداللہ، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، عبدالصمد بن محمد عبادانی، بشر بن حارث کے بارے میں نظر شدید رکھتے تھے او راپنے پیٹ میں صرف وہی چیز داخل کرتے جس کے متعلق انہیں ایک سو ایک فیصد حلال ہونے کا یقین ہوتا، بالفرض اگر انہیں سو فیصدی حلال محض میسر نہ ہوتا تو مٹی پھانک لیتے تھے، پھر بشر نے ان حضرات کو نمبر وار گنا، وہ حضرات ابراہیم بن ادھم، سلیمان بن خواص، علی بن فضیل، یمان ابومعاویہ اسود، یوسف بن اسباط، وھیب بن ورد، داؤد طائی، اور حذیفہ مرعشی رحمہم اللہ ہیں۔

۱۲۲۵۸- محمد بن علی، عبدالرحمٰن بن ابی وصافہ عسقلانی، عبداللہ بن خبیق، موسیٰ بن علاء کہتے ہیں کہ حذیفہ بن قتادہؒ نے فرمایا: ایک مرتبہ سفیان ثوریؒ نے مجھے کہا میں اپنے پیچھے ترکہ میں بیس ہزار درہم چھوڑوں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں لوگوں کے سامنے محتاجی کا ہاتھ پھیلاؤں۔

۱۲۲۵۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن محبوب، فیض، حذیفہ مرعشیؒ، عمار، اعمش کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم مجاہد

کے پاس تھے کہنے لگے دل کی مثال ایسی ہے اور انہوں نے اپنی ہتھیلی پھیلائی، جب آدمی کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے پھر یوں ہو جاتا ہے انہوں نے ایک انگلی بند کی پھر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی انگلی بند کی اور پھر انگھوٹے کو پانچویں انگلی کی جڑ میں لے آئے فرمایا اس طرح اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے تم میں سے کون دیکھتا ہے کہ اس کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے۔

(۴۰۷) ابو معاویہ اسودؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک رزائل سے دور بھاگنے والے، افضل و اولیٰ پر عمل کرنے والے ابو معاویہ اسود بھی ہیں۔

۱۲۲۶۰- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضیل عکی کا بیان ہے ایک مرتبہ ابو معاویہ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، دوران جنگ مسلمانوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کر لیا جس کا جرنیل بے مثال قوت کا حامل تھا اور اس جرنیل میں ایک یہ بھی خوبی تھی کہ جس کا نشانہ لے کر پتھر مارتا اس کو ضرور لگتا تھا اس لئے بہت سارے مسلمان زخمی ہو گئے تھے، مجاہدین نے ابو معاویہ کو اس کی شکایت کی، ابو معاویہ نے آیت کریمہ "وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى" جس وقت آپ نے کنکریاں ماریں آپ نے نہیں ماریں لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ کنکریاں ماریں تھیں" تلاوت کی پھر فرمایا: مجھے اس سے پوشیدہ رکھو تھوڑی دیر گزری فرمایا: تم جرنیل کے کس جگہ تیر لگنا پسند کرو گے؟ مجاہدین نے کہا اس کے آلہ تناسل میں، پھر فرمایا: اے میرے رب تو نے یہ خوبی سن لیا جس چیز کا مجاہدین نے مجھ سے سوال کیا ہے، ان کا مطلوب مجھے عطا فرما پھر ابو معاویہ نے جرنیل کے آلہ تناسل کا نشانہ لیکر بسم اللہ پڑھ کر تیر مارا چنانچہ تیر سر مو برابر بھی خطا نہ ہوا اور سیدھا نشانے پر جا کر لگا اور جرنیل نیچے گر گیا، ابو معاویہ نے فرمایا: لو تمہارا مطلوب تمہیں مل گیا ہے احمد بن فضیل کا بیان ہے کہ ایک دن ابو معاویہ کسی رستے سے گزرے، راستے میں انہیں لوہے کے بیس دانے ملے انہیں اٹھا لیا اور پھر قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد کہنے لگے اے میرے مالک! جو رزق تو نے مجھے عطا کیا ہے اب مجھے اس پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما جس دن تو نے مجھے پیدا کیا ہے اس دن سے لیکر تا قیامت تیرا شکر ادا کرتا رہوں میں آج کے دن کا بھی شکر نہیں ادا کر سکوں گا۔

۱۲۲۶۱ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابو حواری کا بیان ہے کہ میں نے ابو معاویہ اسود سے کہا اے ابو معاویہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توحید کی نعمت کتنی عظیم الشان عطا فرمائی ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ یہ نعمت عظمیٰ ہم سے نہ چھینے، ابو معاویہ نے فرمایا: منعم کا حق ہے کہ وہ منعم علیہ پر اپنی نعمت تمام کرے۔

۱۲۲۶۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن اسحاق، احمد بن ابی حواری، احمد بن ودیع کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا: میرے تمام احباب مجھ سے افضل ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا اے ابو معاویہ یہ کیسے؟ فرمایا میرے سارے احباب مجھے اپنے اوپر فضیلت دیتے رہتے ہیں اور جو مجھے اپنے اوپر فضیلت دیتا ہے وہ مجھ سے افضل ہے۔

۱۲۲۶۳- عمر بن احمد بن شاھین، عبد اللہ بن داؤد، داؤد کا بیان ہے کہ جب علی بن فضیل دنیا سے رخصت ہوئے ابو معاویہ اسود طرسوس سے مکہ مکرمہ جانے لگے تا کہ وہاں جا کر علی بن فضیل کے والد محترم فضیل بن عیاض سے ان کی تعزیت کریں، چنانچہ ابو معاویہ نے مکہ جا کر فضیل سے بیٹے کی وفات پر تعزیت کی اور بغیر حج کیے واپس لوٹ آئے فضیل نے اس موقع پر فرمایا مکہ میں جتنے لوگ بھی آئے مجھے کسی پر رشک نہیں ہوا، بجز ابو معاویہ اسود کے حالانکہ وہ مردہ کتا جسے ٹانگ سے پکڑ کر کھینچا جاتا ہے مجھے اس پر بھی رشک آ جاتا ہے۔

۱۲۲۶۴- فقیہ علی بن فضیل بغدادی، احمد بن جعفر بن محمویہ، ابن ابی عوام، ابو بکر بن عبد الرحمٰن عنان عوفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود آدھی رات کے وقت فرمایا کرتے: جس نے دنیا کو مقصد اکبر بنایا کل کو قبر میں بھی اس کا غم دو چند ہوگا جو دنیا سے ڈرتا رہا وہ تنگدل ہوگا، اے مسکین! اگر تو اپنے نفس کے لئے دائمی راحت و آرام چاہتا ہے پھر رات کو اتنی قلیل مقدار میں سو جس سے تو اپنے نفس کو

بہلا سکے، اس دین خیر خواہ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے قبول کر، اپنے بعد آنے والوں کے رزق کی سوچ میں نہ پڑ چونکہ تجھے اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، ہاں اپنے نفس کو آخرت کے لئے تیار کرتا کہ حق باری تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر سوال و جواب کر سکے، ہر چیز پر اعمال صالحہ کو مقدم کر، اعمال کے لئے جلدی کر اور پھر جلدی کر موت کے نازل ہونے سے پہلے، جب تیری روح تیرے گلے تک پہنچ جائے گی تیری تمام تمنائیں اس وقت خاک میں مل جائیں گی، ابھی سے اس حال میں رہو گویا کہ سانس تمہارے گلے میں اٹکا رہ گیا ہے اور ابھی نکلنا چاہتا ہے گویا کہ تو سکرات موت میں مغموم ہے جب کہ تیری وہ حاجات جو تیرے اہل وعیال سے وابستہ تھیں منقطع ہو کر رہ جائیں گی، تو اس وقت اپنے اہل وعیال کو اپنے اردگرد صرف کھڑا ہی دیکھے گا اور تو صرف اپنے عمل کے قبضہ میں ہو کر رہ جائیگا پس صبر تمام امور پر غالب ہے اس میں اجر عظیم ہے، پس اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے ہر ہر سانس میں باندھ لو، اپنی نیت کو خالص رکھو پھر ابو معاویہ اسود رو پڑے، حتیٰ کہ رونے سے ان کی ہچکیاں بندھ گئیں، پھر دردناک آہ بھر کر کہتے، خوف در خوف اس دن سے جس دن میرا رنگ متغیر ہو جائے گا او رمیری زبان لڑکھڑا جائے گی اور میرا توشہ کم پڑ جائے گا۔ ابو معاویہ سے کسی نے پوچھا یہ خوبصورت کلام کس کا کہا ہوا ہے؟ جواب دیا حکیم الحکماء علی بن فضیل کا۔

۱۲۲۶۵- احمد بن جعفر، ابو معبد، احمد بن مھدی کا بیان ہے کہ ابو معاویہ جب رات کے وقت بیدار ہوتے اٹھ کر پانی نوش فرماتے اور کہتے اللہ والوں کو جو مصیبت دنیا میں پہنچتی ہے وہ تو ان کے لئے باعث ضرر نہیں اللہ تعالیٰ ہر مصیبت کے بدلے میں جنت عطا فرمائے گا۔

۱۲۲۶۶- محمد بن عمر بن مسلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، یوسف بن سعید، ابراہیم بن مھدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اہل اللہ کو دنیا میں جو مصیبت بھی پیش آئی اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ جنت کی شکل میں عطا فرمائیں گے۔

۱۲۲۶۷- محمد بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن ابو درداء، ابو حمزہ نصر بن فرج کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود کے خادم سے جب پوچھا جاتا کہ ابو معاویہ اکثر کونسی بات کیا کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیتا، ابو معاویہ اکثر فرمایا کرتے اہل اللہ کو دنیا میں جو بھی مصیبت پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں انہیں جنت عطا فرمائیں گے۔

۱۲۲۶۸- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو موسیٰ بن مثنیٰ، عمرو بن اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا: سرپٹ آخرت کی تلاش میں لگے رہو اور ہمیشہ عاجزی سے کام لو، مومنین کو جو مصیبت بھی دنیا میں پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ آخرت سے کریں گے۔

۱۲۲۶۹- ابو عبداللہ، ابو حسن احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اہل دنیا خواہ نیکو کار ہوں یا بدکار سب کے سب مکھی کے پر سے بھی کمتر شے کے پیچھے اندھا دھند پڑے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا بھلا مکھی کے پر سے بھی کمتر کونسی چیز ہے؟ ابو معاویہ نے جواب دیا: دنیا۔

۱۲۲۷۰- ابو عبداللہ، احمد، عبداللہ بن محمد بن سفیان، بکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے امر کو بجالانے والا اولی اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند و عالیشان مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔

(۴۰۸) سعید بن عبدالعزیزؒ[۱]

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک پاکدامن، رزائل سے کوسوں دور بھاگنے والے، راتوں کو اٹھ کر رونے والے اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو ہمہ وقت دامن گیر رکھنے والے سعید بن عبدالعزیزؒ بھی ہیں۔

۱۲۲۷۱- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن محمد بغوی، عباس بن حمزہ، احمد بن ابوحواری، ابوعبدالرحمٰن اسدی کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن عبدالعزیز سے پوچھا اے ابوسعید! نماز میں آپ کو یہ کیسا رونا آجاتا ہے؟ فرمایا: اے بھتیجے! بھلا تمہیں اس سوال سے کیا غرض؟ میں نے کہا۔ اے چچا جان تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی کچھ نفع پہنچائے، فرمایا: میں جب بھی نماز میں کھڑا ہوتا ہوں جہنم کی ہولناکی میرے سامنے آجاتی ہے۔

۱۲۲۷۲- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو دمشقی، ابومسعر کا بیان ہے کہ ایک آدمی سعید بن عبدالعزیزؒ سے کہنے لگا: اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے، سعید کہنے لگے بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے جلدی اپنی رحمت کی طرف لے جائے۔

مسانید سعید بن عبدالعزیزؒ

سعید بن عبدالعزیزؒ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں جن میں زھری و زید بن اسلم و اسماعیل بن عبیداللہ بن ابی مہاجر و مکحول و سلیمان بن موسیٰ سرفہرست ہیں چند مرویات ذیل میں ہیں:

۱۲۲۷۳- سلیمان بن احمد، ابوعامر محمد بن ابراہیم ثوری، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، قاری عبداللہ بن کثیر طویل، سعید بن عبدالعزیز، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دس ذی الحجہ) قربانی کے دن جمرہ کو کنکریاں ماریں اور ارشاد فرمایا: یہ حج اکبر کا دن ہے۔

۱۲۲۷۴ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن ہشام، یحییٰ عسانی، سعید بن عبدالعزیز، اسماعیل بن عبیداللہ، ام درداء، ابودرداء رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے روایت ہے ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کے مہینے میں سفر پر نکلے اور ان دنوں میں شدت کی گرمی تھی حتیٰ کہ ہمارے بعض ساتھی گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیتے، اس دن ہم میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو روزہ تھا۔

۱۲۲۷۵- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن احمد خزاعی، علی بن حسن بن شقیق، سعید بن عبدالعزیز تنوخی، سلیمان بن موسیٰ، زھری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں (بدن پر) لگنے والا غبار قیامت کے دن چہروں کی سفیدی (نور) ہوگا۔

۱۲۲۷۶- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، یحییٰ بن صالح، وحاظی، سعید بن عبدالعزیز، اسماعیل بن عبداللہ، قیس بن حارث، صنابحی، ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہارے اس امیر کے علاوہ کسی کو بھی رسول اللہ صلی اللہ کے مشابہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

۱۲۲۷۷- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن اسماعیل بن عبیداللہ، ولید بن مسلم، ام درداء، ابودرداء رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کے مہینے میں سفر پر نکلے اور ان دنوں میں شدت کی گرمی تھی یہاں تک کہ ہمارے بعض ساتھی گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیتے اور ہم میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہؓ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

۱۔ تهذيب الكمال ۱۰/ ۵۳۹. وطبقات ابن سعد ۷/ ۴۶۸. والتاريخ الكبير ۳/ت ۱۶۵۹. والجرح ۴/ت ۱۸۴. والجمع ۱/ ۱۷۵. والكاشف ۱/ت ۱۸۴. والميزان ۲/ت ۳۲۳۱.

۱۲۲۷۸- سعید بن عبدالعزیز تنوخی، سلیمان بن موسیٰ، زھری، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار قیامت کے دن چہروں کا نور ہوگا۔

۱۲۲۷۹- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن اسماعیل بن عبیداللہ، ام درداء، ابو درداء رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تعلیم قرآن پر کمان تک بھی لی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بجائے جہنم کی آگ سے بنائی گئی کمان اس کے گلے میں ڈالیں گے۔[1]

۱۲۲۸۰- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ھشام بن عمار، ولید، سعید بن عبدالعزیز، یونس بن حلبس کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن مخلد کو خط لکھا:[2]

کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھو کہ کیا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے "وہ امت بابرکت نہیں ہوئی جس میں حق قائم نہ کیا جاتا ہو کہ کمزور طاقتور سے اپنا پورا پورا حق لے لے بایں طور کہ حق لینے والا ظلم کا مرتکب نہ ہو" سو اگر عبداللہ بن عمرو تمہیں اثبات میں جواب دیں کہ واقعۃً انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لسانِ نبوت سے یہ حدیث سنی ہے تو فی الفور انہیں قاصد کی سواری پر سوار کرکے میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ عبداللہ بن عمروؓ حضرت امیر معاویہؓ کے پاس تشریف لے گئے حضرت معاویہؓ نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ فرمایا جی ہاں، میں نے سنی ہے، معاویہؓ نے فرمایا: میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنی ہے جس طرح آپ نے سنی ہے۔

۱۲۲۸۱- سلیمان بن احمد، ابو زرعہ دمشقی، ابو مسہر، سعید بن عبدالعزیز، اسماعیل بن عبیداللہ، حضرت جبیر بن مطعم کی اولاد کا ایک آدمی، ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کا واقعہ سناؤں؟ ان میں سے ایک کو بنی اسرائیل دین، علم اور اخلاق کے اعتبار سے افضل ترین سمجھتے اور دوسرے کو کمتر اور اپنے نفس پر انتہائی ظلم کرنے والا سمجھتے، چنانچہ ایک مرتبہ افضل کے پاس کمتر کا ذکر کیا گیا، افضل نے کہا اللہ تعالیٰ اس کی ہرگز مغفرت نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ میں ارحم الراحمین ہوں، کیا تو نہیں جانتا کہ میری رحمت میرے غصہ پر سبقت لے جاتی ہے؟ حالانکہ اس کمتر کے لئے میں نے اپنی رحمت واجب کردی ہے اور اس افضل کے لئے عذاب؟ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے خلاف قسمیں نہ کھایا کرو، اور اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانی سے کام مت لو۔

اسماعیل کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف سعید کی سند سے پہنچی۔

۱۲۲۸۲- سلیمان بن احمد، محمد بن ھارون بن بکار دمشقی، عباس بن عثمان دمشقی، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، مکحول کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے کہا: کیا میں تمہیں ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان نبوت سے سنی ہوئی احادیث نہ سناؤں؟ کعب احبار نے جواب دیا جی ہاں، ضرور سنائیے، چنانچہ دونوں نے ایک متعین رات میں امیر معاویہؓ کے کسی چبوترے میں جمع

---

[1] كنز العمال ٢٨٤١. وتاريخ ابن عساكر ٣/٣٠.

[2] المعجم الكبير للطبراني ١٩/٣٨٥. والمصنف لابن ابي شيبة ٣/٢١٢. والترغيب والترهيب ٣/١٧١. وكنز العمال ٥٦٠٦، ٥٦٠٧.

ہونے کا وعدہ کرلیا، چنانچہ دونوں حضرات مقررہ رات میں متعین چبوترے میں پہنچ گئے اور ان کے پاس لوگوں کا ایک بڑا جمگھٹا لگ گیا، ابو ہریرہؓ پوری رات حدیثیں سناتے رہے اور یوں کہتے رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو قاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ اسی عالم میں صبح کردی، اس دوران کعب صرف تین حدیثوں کا اضافہ کرسکے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سلیمان علیہ السلام اپنے درباریوں کے ساتھ جارہے تھے کہ اچانک ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے بیٹے کو ''لا دین'' کہہ کر پکار رہی تھی، سلیمان علیہ السلام کھڑے ہوگئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا دین ظاہر و باہر ہے، سلیمان علیہ السلام نے عورت کے پاس اپنا قاصد بھیجا تاکہ بیٹے کو ''لا دین'' کہنے کی وجہ دریافت کرے۔ چنانچہ عورت کہنے لگی، میرا شوہر سفر پر چلا گیا تھا اس کا ایک شریک دوست ہے جو دعویٰ کرتا رہتا ہے کہ میرا شوہر مرچکا ہے اور اس نے وصیت کی ہے کہ میرا جو بھی بیٹا پیدا ہو اسکا نام ''لا دین'' رکھا جائے، چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے دوست شریک کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلوایا اور اس سے کہا اس عورت کے شوہر کو تو نے ہی قتل کیا ہے، شریک نے اعتراف کرلیا، سلیمان علیہ السلام نے اسے بھی قصاصاً قتل کرادیا۔

(۴۰۹) سلیمان خواصؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک سلیمان بن خواص رحمہ اللہ بھی ہیں محبت باری تعالیٰ میں ہمیشہ سرشار رہے۔

۱۲۲۸۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، فریابی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا مجلس کی نمایاں شخصیات میں اوزاعی، سعید بن عبدالعزیز اور سلیمان خواص تھے۔ اوزاعی مجلس میں زاہدین کا تذکرہ کرنے لگے پھر فرمایا ہم اس زمانے میں ان جیسا کسی کو نہیں پاتے، سعید بن عبدالعزیز بولے میں نے سلیمان خواص سے بڑا زاہد کسی کو نہیں دیکھا حالانکہ سلیمان اس مجلس میں موجود تھے اور سعید بن عبدالعزیز کو ان کی موجودگی کا علم نہیں تھا۔ بات سنتے ہی سلیمان خواص نے سر اوپر اٹھایا اور مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اوزاعیؒ نے سعید کو مخاطب کرکے کہا: بڑا افسوس ہے! سمجھتے نہیں ہو کہ تمہارے منہ سے کیا نکل رہا ہے تم ہمارے ہمنشین کو اذیت پہنچا رہے ہو چونکہ تم نے ان کے سامنے ان کی تعریف و تزکیہ کردیا ہے۔

۱۲۲۸۴- ابو عبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوھاشم، احمد بن ابوحواری، مضاء بن عیسیٰ کا قول ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان خواصؒ، ابراہیم بن ادھم کے پاس سے گزرے دیکھا کہ لوگ ابراہیم کی اضافت میں مشغول ہیں اور ان کا اعزاز و اکرام کررہے ہیں۔ سلیمان نے فرمایا یہ اعزاز و اکرام تو بہت اچھا ہے بشرطیکہ آپ کا یہ اکرام آپ کی دینداری کی وجہ سے نہ کیا جارہا ہو۔

۱۲۲۸۵- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن یوسف کا بیان ہے کہ سلیمان خواصؒ نے فرمایا: میں کھانا کیسے کھاؤں حالانکہ میں امید کے علاوہ کسی چیز کو جانتا ہی نہیں ہوں۔

۱۲۲۸۶- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ھارون، یعقوب بن کعب، اسحاق شامی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان خواص بیروت میں تھے کہ ان کے پاس سعید بن عبدالعزیز تشریف لائے۔ سعید کہنے لگے میں آپ کو اس وقت تاریکی میں کیوں دیکھ رہا ہوں؟ سلیمان نے جواب دیا قبر کی تاریکی اس سے زیادہ سخت ہوگی، پھر پوچھا آپ تنہا کیوں ہیں کیا آپ کا کوئی ساتھی نہیں؟ فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی دوست یا ساتھی ہو جو میرے ساتھ یہاں اٹھے بیٹھے اور میں اس کے حقوق کی ادائیگی کا انتظام و انصرام نہ کرسکوں، سعید کہنے لگے: یہ درہم لے لیجئے اور ان سے اپنا کام چلایئے فرمایا: اے سعید جس چیز کی آپ کو پیشکش کی ہے میرا نفس تو اسکی پیشکش نہیں کررہا، الا یہ کہ کوئی مشقت پیش آجائے، ورنہ میں تو محتاج ہوگیا، فی الحال مجھے ان کی چنداں ضرورت نہیں، سعید نے اوزاعی سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، اوزاعی کہنے لگے سلیمان کو اپنے حال پر چھوڑ دو، بخدا اگر وہ اسلاف میں ہوتے تو آنے والوں کے لئے ایک

علامت ہوتے۔

۱۲۲۸۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، احمد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ہارون، یعقوب بن کعب، کعب کا بیان ہے کہ سلیمان خواص نے فرمایا کسی نے مجھے کہا لوگوں کو آپ سے شکایت ہے کہ جب آپ لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو آپ انہیں سلام نہیں کرتے فرمایا: بخدا میں اپنی برتری تمہارے اوپر ظاہر کرنے کے خیال سے ایسا نہیں کرتا ہوں بلکہ اسوقت میرے دل دماغ پر خیالات (یعنی خوف خدا اور فکر آخرت) کا ایسا ہجوم وارد ہوجاتا ہے کہ میں سلام سے غافل ہوجاتا ہوں۔

۱۲۲۸۸-ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، احمد بن ابراہیم، محمد بن کثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلیمان بن خواص نے فرمایا ایک آدمی کا بیٹا مرگیا۔ لوگ اسے تسلی دینے کے لئے اس کے پاس حاضر ہوئے وہ آدمی کہنے لگا بخدا! میرے بیٹے کی موت محض اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یا صبر کرنا ہے، (یعنی جو ہوگیا سو ہوگیا اب صبر ہی کرنے والی بات ہے) سلیمان بولے صبر رضا کے بعد ہے چونکہ رضا یہ ہے کہ آدمی مصیبت پیش آنے سے پہلے ہی ہر حال پر راضی ہے اور صبر تو تب ہوتا ہے جب مصیبت نازل ہوچکے۔

(۴۱۰) سالم خواصؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک سالم بن میمون خواص رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔

۱۲۲۸۹-احمد بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون بن سلیمان، حسن بن شاذان نیشاپوری، مؤمل بن اہاب، قعنبی یعنی اکبر اسماعیل بن مسلم کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہوچکی ہے اور ایک آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے خبردار سن لو! سابقین کھڑے ہوجائیں۔ آواز سن کر سفیان ثوری کھڑے ہوئے پھر آواز لگائی سنو! سابقین کھڑے ہوجائیں آواز سن کر سالم خواص کھڑے ہوئے۔ منادی نے سہ بارہ آواز لگائی سنو! سابقین کھڑے ہوجائیں، آواز سن کر ابراہیم بن ادھم کھڑے ہوئے، قعنبی کہتے ہیں کہ میں نے اس خواب کی تعبیر وہ نکالی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجھے پہنچی ہے اور سند مع متن یہ ہے، قعنبی، حماد بن سلمہ، حمید، انسؓ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر زمانے کا کوئی نہ کوئی سابق ہوتا ہے (سابق بمعنی قطب وابدال)[1] یعنی سالم خواص، سفیان ثوری اور ابراہیم بن ادھم رحمہم اللہ اپنے اپنے زمانے کے سابق "قطب وابدال" تھے۔

۱۲۲۹۰-ابومحمد بن حیان، محمد بن خطاب، محمد بن ادریس، عمرو بن اسلم طرسوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم خواصؒ فرماتے تھے، لوگوں کی تین قسمیں ہیں، اول وہ لوگ جو صفات میں فرشتوں کے مشابہ ہیں، دوم وہ لوگ جو چوپایوں کی مانند ہیں۔ سوم وہ لوگ جو عادات وخصائل میں شیاطین کے مشابہ ہیں، پس فرشتہ صفت لوگ مومنین ہیں جو دن ورات اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مستغرق رہتے ہیں اور مطیعین سے محبت کرتے ہیں اور جو لوگ چوپایوں کی مانند ہیں انہیں بس صرف کھانے، پینے شادی اور نیند کی فکر لگی رہتی ہے، پس یہ لوگ بالکل ڈنگر ہیں اور جو لوگ شیاطین کے مشابہ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو صبح وشام ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کھپتے ہیں۔ ان تینوں اقسام کے لوگوں کو ان کے اعمال کا پورا پورا اجر ملے گا۔

۱۲۲۹۱-ابونعیم اصفہانی، ابوعباس احمد بن علاء، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین، احمد بن ابوحواری کا بیان ہے کہ سالم خواص نے فرمایا جس چیز کی طرف تو پناہ لینا چاہتا ہے اس کی طرف میں بھی پناہ لوں ہاں اگر تم اپنے معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو تو یہ تمہیں کافی ہوگا۔

---

[1] کنز العمال ۳۴۶۲۷، ۳۴۶۲۸۔

۱۲۲۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمران، ابو حاتم، عمرو بن خالد کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن میمون خواص کو ذیل کے اشعار پڑھتے سنا:

أری الدنیا لمن هی فی یدیه.. عذاباً کلما کوت لدیه

میں دنیادار کے لئے دنیا کو ایک عذاب سمجھتا ہوں جب بھی دنیا اس کے پاس بڑھ رہی ہو۔

تهین المکرمین لها بصغر.. وتکرم کل من هانت علیه

تو اس دنیا کا اکرام کرنے والوں کو حقارت سے رسوا کرتا ہے اور جسے دنیا رسوا کرتی ہے اس کا تو اکرام کرتا ہے۔

فدع عنک فضولاً تعش حمیداً.. وقدما کنت محتاجاً الیه

اپنے قریب سے فضول چیزوں کو دور کر دے آسائش میں زندگی گزارے گا گویا تو کبھی اس کا محتاج ہوا ہی نہیں۔

۱۲۲۹۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن عمران، ابوحاتم، عمرو بن اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم بن میمون اکثر ذیل کا شعر پڑھتے تھے:

یاصاحب الرزق تفکر فی العجب .. سبب الرزق وللرزق سبب .. کلما تسأل فأجمل فی الطلب

اے رزق کے تلاش کرنیوالے غور و فکر کر عجب نہیں کہ رزق کا بھی ایک سبب ہے، جب بھی تو رزق طلب کرے اچھی طرح سے طلب کر۔

۱۲۲۹۴-ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن ادریس، عمرو بن اسلم، سالم بن میمون خواص اکثر ذیل کا شعر پڑھتے تھے:

فانک مهما تعط بطنک سؤلها.. وفرجک نالا منتهیٰ اللوم اجمعا

بے شک تو کبھی اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو ان کا مطلوب دے دیتا ہے جس سے وہ دونوں ملامت کی انتہا تک پہنچ جاتے ہیں۔

۱۲۲۹۵-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن عبدالسلام، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سالم خواص نے عبداللہ بن مبارک کے ذیل کے اشعار پڑھے:

رأیت الذنوب تمیت القلوب.. ویتبعها الذل ازمانها

میں نے دیکھا کہ گناہ دلوں کو مردہ کر دیتے ہیں پھر ان کے نتیجے میں عمر بھر کی رسوائی پلے پڑ جاتی ہے۔

وترک الذنوب حیاة القلوب.. فاختر لنفسک عصیانها

اور گناہوں کا ترک دلوں کی زندگی ہے سوائے مخاطب! تیرے نفس کی بھلائی گناہوں کی خلاف ورزی میں ہے۔

وهل یذل الدین الا الملوک ..واحبار سوء ورهبانها

اور دین کو صرف بادشاہوں، برے علماء اور جاہل صوفیوں نے ذلیل کیا ہے۔

وباعوا النفوس ولم یربحوا ..ببیعهم کل اثمانها

اور انہوں نے اپنے نفسوں کو بیچ ڈالا مگر اپنی بیع سے پورے ثمن کا نفع نہ اٹھا سکے۔

لقد رتع القوم فی حقه..یمین لذی العقل اتیانها

قوم نے آسودہ زندگی اپنے حق کی خاطر گزارنا چاہی اور اس کا بجالانا عقل کے نزدیک ایک طرح کی قسم تھی۔

۱۲۲۹۶-ابونعیم اصفہانی، اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، احمد بن ثعلبہ عامل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم خواص نے فرمایا: میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتا تھا لیکن اس کی حلاوت نہیں پاتا تھا میں نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہا: اے نفس!

قرآن کی تلاوت یوں کر گویا کہ تو جبرائیل کی زبان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتے ہوئے سن رہا ہے پس حلاوت میں اضافہ ہونے لگا، میں نے پھر اپنے نفس سے کہا: قرآن کو یوں پڑھ جیسے کہ تو اس کا تکلم کر رہا ہے پس پھر حلاوت میں اور اضافہ ہوا۔

۱۲۲۹۷- ابوعبداللہ، احمد بن احمد بن سکن، ابوابراہیم بن جنید، عبداللہ بن محمد، ابن عائشہ، سالم خواصؒ، فرات بن سائب، زاذان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کعب بن احبارؒ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا، اتنے میں فرشتے نازل ہوں گے اور صف بندی کر لیں گے، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل میرے پاس جہنم لیتے آؤ، چنانچہ جبرائیل جہنم کو لا کر حاضر کریں گے اور جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ کھینچا جا رہا ہوں گا پھر راوی نے طویل حدیث بیان کی۔

مسانید سالم خواصؒ

سالم نے مالک بن انس، ابن عیینہ اور قاسم بن معن سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۲۹۸- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر قطان، عبداللہ بن ذکوان دمشقی، سالم خواص، سفیان بن عیینہ، زہری، ابوادریس، ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

زہری کی یہ حدیث غریب ہے میری سمجھ کے مطابق سفیان سے صرف سالم نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۹۹- ابومحمد عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سعد واسطی، اسحاق بن رزیق، سالم خواص، مالک بن انس، جعفر بن محمد، اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک دن میں ایک سو مرتبہ "لاالہ الا اللہ الملک الحق المبین" پڑھا، اسکی قبر میں ایک فرشتہ بھیجا جائے گا جو اسے مانوس کرتا رہے گا، اس میں بے نیازی پیدا ہو جائیگی اور اسکے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔[1]

مالکؒ سے مروی سالم کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۳۰۰- ابوبکر طلحی، احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عوف وعیسیٰ بن ھلال، سالم بن میمون خواص، سلیمان بن حبان احمد ابوخالد، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، سھل بن ابی خیثم رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ابوبکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) وفات پا جائیں اگر تو مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو مر جانا۔[2]

اسماعیل بن ابوخالد کی یہ حدیث غریب ہے اور میرے علم کے مطابق اسماعیل سے صرف ابوخالد نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۰۱- سلیمان بن احمد، حسن بن علی بن عمری، عمرو بن اسلم حمصی، سالم بن میمون خواص، عطاء، عبداللہ بن عمری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بازار میں یہ دعاء پڑھی "لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر" اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔[3]

سالم سے مروی عبداللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور علی بن عطاء متفرد ہیں۔

۱۲۳۰۲- فضیل بن زیاد، اوزاعی، عبدہ بن ابی لبابہ، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا نبی صلی اللہ

۱- المستدرک ۱/ ۵۰۰. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۰/ ۲۰۸، ۲۰۹.

۲- العلل المتناھیۃ ۱/ ۱۹۹ زالمجروحین ۱/ ۳۴۵. ومیزان الاعتدال ۳۳۸۱.

۳- المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۳۰۰. عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱۷۸. واتحاف السادۃ المتقین

علیہ وسلم پر بطور قرض کے ایک جوان اونٹ تھا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اونٹ لینے کے لئے مطالبہ کرنے لگا اور کہنے لگا جی ہاں، ہم نے آپ کو اسی لئے قرضہ دیا ہے مجھے ابھی اونٹ کی ضرورت ہے۔ گویا وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اصرار کرنے لگا، صحابہ کرامؓ نے چاہا کہ اس آدمی کو جھڑکیں اور اسے تنبیہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو چھوڑ دو چونکہ حق کا طلب گار نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ معذور ہے اس کو اس کا قرضہ ادا کردو اور اسکے لئے اونٹ خرید لاؤ، صحابہ کرامؓ نے فرمایا ہم اس کے اونٹ سے افضل و اعلیٰ اونٹ پاتے ہیں (اس کے اونٹ جیسا اونٹ ہمیں نہیں مل پارہا) ارشاد فرمایا افضل و اعلیٰ ہی خرید لاؤ اور اسے لا کر دے دو، بے شک تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرضہ ادا کرنے میں سب سے افضل ہو۔[1]

سلمہ بن کھیل کی سند سے مروی یہ حدیث صحیح ثابت ہے لیکن عبدہ اور اوزاعی کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۳۰۳-محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، عبید بن قاری، ابو محمد مسلم، زاہد، قاسم بن معن، امینہ بنت معن، عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے اکثر مونگے عقیق کے ہوں گے۔[2]

قاسم کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف اسی طریق سے پہنچی ہے۔

۱۲۳۰۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمود بن فرج، ابوحفص عمر بن علی بیرونی، سالم بن میمون، مسلم بن خالد زنجی، اسماعیل بن امیہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! تم سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر نگہبان سے اس کے ماتحتوں (رعیت) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس آدمی اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور عورت ان چیزوں کی نگہبان ہے جن کی ذمہ داری اس کو سونپی گئی ہو، خواہ وہ چیز اس کے شوہر کا مال ہو یا کوئی اور چیز، اس عورت سے ان چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور غلام بھی اپنے آقا کے مال پر نگہبان ہے۔ غلام سے اس کے آقا کے بارے میں سوال کیا جائے گا خبردار! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں (رعیت) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

نافع کی یہ حدیث ثابت و مشہور ہے نافع سے بہت لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے، اسی طرح یہ حدیث بہت سے لوگوں نے زہری سے سالم، ابن عمرؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۳۰۵-عبداللہ بن محمد، عبداللہ، عمر بن علی، سالم بن میمون، ربیع بن بدر، ابن جریج، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وضو کرتے وقت) کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالا کرو نیز کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ (یعنی سر کا مسح کرتے وقت ساتھ ساتھ کانوں کا بھی مسح کرلیا کرو)۔[3]

ابن جریج کی یہ حدیث مضمضہ اور استنشاق کے متعلق غریب ہے، میرے علم کے مطابق ربیع کے علاوہ ابن جریج سے یہ حدیث کسی اور نے روایت نہیں کی۔

۱۔ صحیح البخاری، ۳/ ۱۵۳. وصحیح مسلم، کتاب المساقاة ۱۲۰.

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۳/ ۵۸. ومیزان الاعتدال ۳۳۷۲. ولسان المیزان ۳/ ۲۳۷. وتنزیه الشریعة ۲/ ۲۷۶. واللآلی المصنوعة ۲/ ۱۴۷.

۳۔ سنن الدارقطنی ۱/ ۹۹، ۱۰۲.

(۴۱۱) عباد بن عباد خواصؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک راتوں کو اٹھ اٹھ کر رونے والے، اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والے ابو عبدہ عباد بن عباد خواص رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

۱۲۳۰۶- ابو قاسم بکیر بن جناح بخاری، حبیب بن نصر مہلبی، عبداللہ بن محمد بن قیس، محمد بن حسین، جعفر بن جبیر بن فرقد، حماد بن واقد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عباد بن عبادؒ فرماتے تھے غم وحزن دلوں کی ستھرائی ہے۔ فکرمندی کے مواقع میں تم لوگ غم وحزن سے کام لیا کرو، پھر عباد رونے لگے۔

۱۲۳۰۷- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحیٰی، ابراہیم بن ابی ایوب، محمد بن عمر بن عزی، ابو مسلم صوری کا بیان ہے کہ عباد بن عبادؒ نے اپنے مریدوں کو خط لکھا۔ چنانچہ انہیں وعظ ونصیحت کرتے ہوئے لکھا:

عقلمندی سے کام لو اور عقلمندی اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے، قریب ہے کہ عقلمندی ہی کا انتخاب ہونے لگے لیکن یہ بھی سنو! بہت سارے ایسے عقلمند ہیں جو اپنے دلوں کو تعمق میں مشغول رکھتے ہیں جس میں سراسران کے لئے نقصان ہے حتیٰ کہ حق کو بھول بیٹھے گویا کہ وہ حق کو سرے سے جانتے ہی نہیں۔ حال یہ ہے کہ اگر تمہارے بھائی تمہیں راضی کرنے کی کوشش کریں تم خیر خواہ نہیں بنتے اور اگر تم سے بغض وعداوت رکھیں تم ان کی غیبت کرنے لگ جاتے ہو حالانکہ یہ بات واضح ہے کہ بغض وعداوت کر کے تم ورع نہیں پا سکتے ہو اور نہ ہی تم رضامندی کی حالت میں ان کی خیر خواہی کے خواہاں ہو، تم ایسے زمانے میں چل رہے ہو جس میں تقویٰ معدوم ہوتا نظر آ رہا ہے اور خشوع وخضوع میں کمی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں چونکہ اہل زمانہ نے علم حاصل تو ضرور کیا مگر پھر علم کو بگاڑ ڈالا ہے۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ حاملین علم کے لقب سے دنیا میں معروف ہوں جبکہ وہ ناپسند سمجھتے ہیں کہ عمل کے ضائع کرنے میں وہ معروف ہوں۔ پس خواہش نفس کی پیروی کر کے نافرمانی کے مرتکب ہوئے تاکہ داخلی خطا کو بنا سنوار کر لوگوں کے سامنے پیش کریں، پس ان کے گناہ بخشش کے سزاوار نہیں، نیز انہوں نے اعمال میں کوتاہی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، پس سائل کیسے ہدایت یافتہ ہو سکتا ہے جب رہنمائی ہی حیران کن ہو، دنیا سے گہری محبت رکھتے ہیں جبکہ جہنم کو سراسر ناپسند کرتے ہیں پس اے میرے بھائیو! یہ اہل زمانہ دنیاوی عیش وعشرت میں دنیا داروں کے شریک ہیں ہاں اگرچہ زبانی کلامی ان کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۲۳۰۸- سلیمان بن احمد، محمد بن حسین بن قتیبہ، محمد بن خلف عسقلانی، رواد بن جراح، عباد بن عباد، اوزاعی، یحیٰی بن عبیداللہ، عبیداللہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو دو چہروں والا (چغلخور ایک کی بات دوسرے کو پہنچانے والا) ہوگا قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بنی ہوئی اس کی دو زبانیں ہوں گی۔[۱]

۱۔ السنن الکبری للبیھقی ۱۰/۲۴۶. وصحیح ابن حبان ۱۹۷۹. والأدب المفرد ۱۳۱۰. ومشکاۃ المصابیح ۴۸۴۲.

۱۲۳۰۹-ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن شریح محمد بن یحییٰ نیشاپوری، ابومسھر، عباد خواص، ابوبکر بن ابی مریم ھیثم بن مالک طائی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے جو ذیل میں ہے:

اللهم اجعل حبک احب الاشياء الی واجعل خوفک اخوف الاشياء الی واقطع عنی حاجات الدنيا بالشوق الی لقائک واذا اقررت اعين اهل الدنيا من دنياهم فاقرر عينی من عبادتک .

ترجمہ: یا اللہ! اپنی محبت تمام اشیاء کی محبت سے بڑھ کر مجھے عطا فرما اور اپنا خوف مجھے تمام اشیاء کے خوف سے بڑھ کر عطا فرما، اور مجھ سے دنیا بھر کی حاجات منقطع کر دے اور مجھے اپنی ملاقات کے شوق میں مشغول کر دے اور جب تو اہل دنیا کی آنکھیں انہیں ان کی دنیا عطا کر کے ٹھنڈی کرے تو میری آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کر۔

(۴۱۲) عبداللہ بن عمری ؒ[1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک عابد، زاہد، محبت خدا سے سرشار ہو کر جنگلوں میں نکل جانے والے عبداللہ بن عبدالعزیز عمری رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۳۱۰-ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوجعفر حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ عمری) نے فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کیا کرو چونکہ قرآن مجید تمہیں جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔

۱۲۳۱۱-ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، اسماعیل بن ابی حارث، یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں ہمارے ایک ساتھی کا بیان ہے کہ مالک بن انس نے عبداللہ بدوی کو خط میں لکھا:

آپ بدوی (جنگلی) ہو کر رہ گئے ہیں کاش! اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے پاس ہوتے عبداللہ عمری نے مالک کو جواب میں لکھا میں آپ جیسے آدمی کے ساتھ گفتگو کرنا مکروہ سمجھتا ہوں۔

۱۲۳۱۲-ابوعبداللہ، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مرزوی کا بیان ہے کہ مجھے عبداللہ عمریؒ کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی کتابوں کے ساتھ چمٹے رہتے اور ہمہ وقت خلوت میں بیٹھ کر کتاب میں نظر جمائے رکھتے۔ کسی نے اس بارے میں ان سے پوچھا فرمایا: قبر سے بڑھ کر کوئی چیز بھی نصیحت دینے والی نہیں اور تنہائی سے بڑھ کر سلامتی والی چیز کوئی نہیں اور کتاب سے بڑھ کر زیادہ مانوس کرنے والی بھی کوئی چیز نہیں۔

۱۲۳۱۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، ابوزید نمیری، ابویحییٰ زھری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عبدالعزیز عمری نے وفات کے وقت فرمایا: میرے رب کی نعمت ہے کہ میں صبح کو سات دراہم کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں ہونگا اور وہ میری ذاتی ملکیت ہیں، میرے رب کی نعمت ہے کہ اگر ساری کی ساری دنیا میرے پاؤں تلے ڈال دی جائے اور اسے لینے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو مگر یہ کہ میں اپنے پاؤں کو اس سے ہٹانے کی پوری کوشش کروں گا۔

۱۲۳۱۴-محمد بن احمد، ابواحمد، ابوبکر، قاسم بن ہاشم، محمد بن عبداللہ حذاء کا بیان ہے عمریؒ نے فرمایا دنیا وآخرت دونوں برابر ہیں جس میں جھکاؤ ہوگا اسی میں مشغولیت ہوگی۔

۱۲۳۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالغفار بن احمد حمصی، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابوعبدالرحمٰن عمری زاہد

---

[1] تهذيب الكمال ۲۴۱/۱۰ والتاريخ الكبير ۴۲۱/۵. والجرح ۴۷۷/۵. والميزان ۴۴۳/۲. وتهذيب التهذيب ۳۰۲/۵.

منیٰ کی مسجد میں منبر کا ایک پایا پکڑے کھڑے تھے اور ہاتھ سے اشارہ کر کے زبان سے ذیل کے اشعار پڑھ رہے تھے:

لله در ذوی العقول.. والحرص فی طلب الفضول

عقلمندوں کی بھلائی اللہ ہی کے لئے ہے اور حرص فضول چیزوں کی طلب میں بڑھتی جا رہی ہے۔

سلاب أكسية الأرامل.. واليتامى والكهول

بیواؤں، یتیموں اور بوڑھوں کے ماتمی کپڑے

والجامعين المكثرين.. من الخيانة والغلول

اور مال کی کثرت کو جمع کرنے والے خیانت اور دھوکہ کر کے

وضعوا عقولهم من الدنيا . بمدرجة السيول

انہوں نے دنیا سے اپنی عقلوں کو الگ بہتے ہوئے سیلابوں کی تیز رو میں رکھ دیا ہے۔

ولهوا باطراف الفروع.. واغفلوا علم الاصول

فضول چیزوں میں کھپتے جا رہے ہیں اور اصول کے علم سے غافل ہیں۔

وتتبعوا جمع الحطام.. وفارقوا اثر الرسول

اور دنیاوی ساز و سامان کو جمع کرنے میں خوب کوشش کرتے ہیں اور رسول کی حدیث سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔

ولقد رأوا غيلان ريب.. الدهر غولا بعد غول

تحقیق انہوں نے زمانے کے دھوکے بہت دیکھ لیے ہیں۔

۱۲۳۱۶-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمری نے فرمایا: اے میرے رب! ہماری توبہ قبول فرما اور ہمارے عوام اور خواص کی بھی توبہ قبول فرما، اے میرے رب! ہمیں سچی توبہ کرنے والا بنا دے اور ہمیں جھوٹا نہ بنانا، پھر فرمایا بخدا میں اپنے آپ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔

۱۲۳۱۷-احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، بشر بن حکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ عمری جو کہ ایک نیک آدمی ہیں کے پاس گیا۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگے میرے پاس جتنے بھی لوگ آئے ہیں آپ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہیں ہوا لیکن آپ کے اندر ایک عیب ہے میں نے پوچھا وہ کونسا؟ فرمایا تم حدیث سے محبت کرتے ہو کیا حدیث موت کا توشہ نہیں یا کہ وہ منت موت ہے؟

۱۲۳۱۸-ابو عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابومنذر اسماعیل بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعبدالرحمٰن عمری زاہد نے فرمایا تیری تیرے نفس سے غفلت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے غافل رہے اور تو جس چیز کو سمجھے کہ یہ اللہ کی مبغوض چیز ہے پھر تو اس کو تجاوز کر جائے تو امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کرے چونکہ تجھے اس کا خوف ہے جو تجھے نہ کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ کوئی ضرر، فرمایا: جس نے مخلوق سے ڈر کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کیے اس کے دل سے خوف خدا چھین لیا جائے گا، بالفرض اگر وہ اپنی اولاد یا اپنے غلام کو کوئی امر کرے تو وہ بھی اس کے حکم کو خفیف و ہلکا سمجھیں گے۔

۱۲۳۱۹-ابواحمد غطریفی، عمران بن موسیٰ، اسحاق بن بھلول، ابوجعفر حافظ کا بیان ہے کہ ایک دن میں عمری کے پاس گیا میں نے ان سے پوچھا آپ نے لوگوں سے کنارہ کشی کیوں اختیار کی ہے؟ کہنے لگے اگر تم بھی لوگوں سے کنارہ کشی کی طاقت رکھتے ہو تو ضرور کرو، میں نے کہا کیا میں کنارہ کشی برداشت کرلوں گا؟ فرمایا، ہاں گزارہ کر کے برداشت کرلو اور دیکھو تم عمل کس کے لئے کرتے ہو، پھر کہنے لگے کیا

میں تمہیں کچھ اشعار نہ سناؤں میں نے کہا جی ہاں، ضرور سنائیے پھر انہوں نے ذیل کے اشعار پڑھے:

ومالي من عبد ومالي وليدة .. واني لفي فضل من الله واسع

مجھے غلام لونڈیوں سے کیا سروکار میرے اوپر تو اللہ کا وسیع فضل وکرم ہے۔

بنعمة ربي لا اريد معيشة.. سوى قصد عيش من معيشة قانع

میں اپنے رب کے فضل وکرم سے کسی معیشت کا درپے نہیں ہوں، ہاں صرف اتنی معیشت کا قصد کرنا ہے جس پر قناعت ہو سکے۔

ومن يجعل الرحمن في قلبه الغنى.. يعش في غنىً من طيب العيش واسع

جس نے اللہ بے نیاز کو دل میں بسالیا وہ بے نیازی کے عالم میں اچھی زندگی بسر کرتا ہے۔

اذا كان ديني ليس فيه غميزة ..ولم اتشره بعض تلك المطامع

جب میرا دین بے عیب ہوگا اوران طمع کی جگہوں میں آنکھ اٹھا کر نہ دیکھوں

ولم تستملني مرزيات من الهوى..ولم اتخشع امرءاً ذا بضائع

اور جب میں مہلک خواہشات سے زچ نہ ہوں اور کسی سرمایہ دار آدمی سے مرعوب بھی نہ ہوں

ضنينا بحق الله في حل ماله..بخيلاً بقول الزور غير موادع

اللہ تعالیٰ کے حق میں اپنے مال سے بخل کرتا ہو اور چھوٹی بات کہہ دیتا ہو اور مشورہ بھی نہ لیتا ہو۔

۱۲۳۲۰- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن حرب مکی کا بیان ہے کہ ابوعبدالرحمٰن عمری ہمارے ہاں مکہ میں تشریف لائے، انہیں دیکھ کر لوگ ان کے پاس جمع ہونے لگے حتیٰ کہ مکہ کے بڑے بڑے لوگ بھی ان کے پاس آگئے، جب انہوں نے بیت اللہ کے چاروں طرف عظیم الشان بنی ہوئی عمارتوں کو دیکھا بآواز بلند پکار اٹھے اے مضبوط محلات والو: قبروں کی وحشت ناک تاریکی کو یاد کرو، اے عیش وعشرت والو، کیڑے، پیپ اور مٹی میں جسموں کے بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرو، اتنے میں عمری پر نیند کا غلبہ ہوگیا وہ سو گئے۔

۱۲۳۲۱- سلیمان بن احمد، اسحاق بن احمد خزاعی، زبیر بن بکار، سلیمان بن محمد بن عروہ، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ بن عیسیٰ نے مجھے کہا امیر المومنین ہارون الرشید کو خبر پہنچی ہے کہ آپ امیرالمومنین کو گالیاں دیتے ہیں اور اس کے لئے بددعا کرتے ہیں بھلا آپ نے ایسا کرنا کیوں کر مباح سمجھ لیا؟ میں نے جواب دیا رہی بات ہارون کو گالیاں دینے کی بخدا! وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی قرابتداری ہے، رہی بات اس کو بددعا دینے کی بخدا! میں نے اس کو جو کچھ کہا وہ یوں نہیں کہا : یااللہ! وہ (ہارون الرشید) ہمارے کاندھوں پر بھاری بوجھ بن چکا ہے، ہمارے بدن اس کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے، وہ ہماری آنکھوں کا کوڑا بن چکا ہے جس کی وجہ سے ہماری آنکھیں جھپکنے ہی نہیں پار ہیں وہ ہمارے مونہوں میں کڑوا گھونٹ بن چکا ہے ہم اسکو موت سمجھ کر اپنے حلقوں میں لپ کے لپ ٹھونسے جارہے ہیں، یااللہ! ہمارے اور اس کے درمیان تفریق کردے۔

لیکن میں نے اس کے لئے تو یوں دعا کی ہے: یااللہ! اس کا نام رشید جو رکھا گیا یہ اگر اس کی رشد وہدایت سے پڑا ہے تو اس کی رشد وہدایت میں اور اضافہ کردے اور اگر اس کا نام رشید کسی اور وجہ سے رکھا گیا ہے تو اللہ! اس پر رجوع فرما، یااللہ! اسلام کی حسن تدبیر میں ہر مومن پر اس کا ایک حق ہے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی قرابت ورشتہ داری ہے اے اللہ! ہر قسم کی بھلائی کو اس کے قریب تر کردے اور ہر قسم کی برائی کو اس سے دور کردے اور اسے ہمارے لیے سعادت مند بنادے اور اس کو اس کے اپنے لیے اور ہمارے لیے درست کردے۔ موسیٰ بن عیسیٰ کہنے لگا ابوعبدالرحمٰن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اے عمری مجھے آپ سے ایسا ہی گمان تھا۔

۱۲۳۲۲-حسین بن محمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن خالد، احمد بن ابی حواری کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے ابوعبدالرحمٰن عمری کو کچھ وعظ ونصیحت کرنے کی عرض کی، انہوں نے زمین سے ایک چھوٹی سے کنکری اٹھائی اور کہنے لگے، اس کنکری کے بقدر بھی اگر تیرے دل میں تقویٰ موجود ہو وہ اہل زمین کی نماز سے بہتر ہے۔ آدمی نے مزید نصیحت کرنے کی درخواست کی فرمایا: جیسے تم پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کل بھی موجود رہے اسی طرح آج بھی اس بات کو پسند کرو۔

مسانید عبداللہ عمریؒ

عمریؒ نے محدثین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں اور تابعین میں سے ابوطوالہ کو انہوں نے پایا ہے اور ابراہیم بن سعد سے روایت کی ہے تاہم ان کی چند ایک مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۲۳۲۳-سلیمان بن محمد، ابوہارون موسیٰ بن محمد بن کثیر شرینی، عبدالملک بن ابراہیم حربی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں پکڑ کر پھینکنے والے فرشتے فاسقین قرآن کی طرف تیزی سے بڑھیں گے بنسبت بتوں کے پجاریوں کے، تم کہو گے بتوں کے پجاریوں سے پہلے مسلمانوں سے کیوں ابتداء کی جارہی ہے؟ جواب دیا جائے گا جاننے والا نہ جاننے والے کی طرح نہیں ہوتا۔[1]

ابوطوالہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں عمری متفرد ہیں۔

۱۲۳۲۴-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدان بن محمد بن عیسیٰ مرزوی، قتیبہ بن سعید، جابر بن مرزوق حربی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ انصاری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا کے معاملہ میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھا اور دین کے معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھا اللہ تعالیٰ اسے صابر وشاکر نہیں لکھیں گے اور جس نے دنیا کے معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھا اور دین کے معاملہ میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھا اللہ تعالیٰ اسے صابر وشاکر لکھیں گے۔[2]

۱۲۳۲۵-احمد بن جعفر نسائی، وابومحمد بن حبان، جعفر بن محمد فریابی، قتبہ بن سعید، جابر بن مرزوق، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی گناہ کیا اور پھر یہ سمجھا کہ اگر اللہ اس کو عذاب دینا چاہے تو عذاب دے اور اگر اس کی مغفرت کرنا چاہے تو مغفرت کردے اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہو جاتا ہے کہ اس کی مغفرت کرے۔[3]

۱۲۳۲۶-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن رزین حلبی، عبید بن جناد حلبی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری عابد، ابراہیم بن سعد، عبید بن ابی رابط، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں گالیوں سے نشانہ مت بناؤ، سوجس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس نے میری

۱۔ الترغيب والترهيب ۱/۱۲۴. واتحاف السادة المتقين ۴/۳۶۸. وكنز العمال ۲۹۰۰۵. وكشف الخفا ۱/۵۳۳. وتخريج الاحياء ۴/۱۷۱. وتذكرة الموضوعات ۸۱.

۲۔ اتحاف السادة المتقين ۹/۳۲۲. والاحاديث الضعيفة ۲۳۳. وكنز العمال ۲۲۸۴.

۳۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۱۱. والمستدرك ۴/۲۴۲. واتحاف السادة المتقين ۵/۵۹. والاحاديث الضعيفة ۳۲۵.

محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے میرے صحابہ سے بغض وعداوت کی اس نے میری عداوت کی وجہ سے ان سے بغض وعداوت کی، جس نے میرے صحابہ کو اذیت پہنچائی فی الواقع اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے۔[1]

۱۲۳۲۷-سلیمان بن احمد، ابوبکر بن مالک، ابراہیم بن عبدالرحیم بن دیوما، ابراہیم بن اسحاق حجازی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، سالم بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو مبادا وہ وقت آجائے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو، تم استغفار کرو اور تمہاری مغفرت نہ ہو، یہودی علماء اور عیسائی راہبوں نے جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا ان کے انبیاء کی زبانی اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت بھیجی، پھر ان علماء پر نازل ہونے والی بلاء اور مصیبت نے پوری قوم بنی اسرائیل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔[2]

(۴۱۳) ابو حبیب بدویؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک دنیا سے بے تعلق وکنارہ کش ابو حبیب بدوی بھی ہیں۔

۱۲۳۲۸-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، احمد بن خلف، ابوعبداللہ اعرابی کا بیان ہے کہ سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ ابو حبیب بدویؒ مجھے کہنے لگے اے سفیان: کیا تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے بھلائی دیکھی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا، کہنے لگے، جب تم نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے بھلائی دیکھی ہی نہیں پھر تم اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو کیوں ناپسند کرتے ہو؟ فرمایا: اے سفیان! جب کبھی اللہ تعالیٰ اپنی عطاء روک دیتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بخل سے کام لیا یا عطایات کا اس کے پاس فقدان ہو گیا ہے بلکہ وہ بندے کو مہلت دے کر آزمانا چاہتا ہے۔

۱۲۳۲۹-محمد بن علی، عبداللہ بن جابر رملی، عبداللہ بن ضبیق، ابوفیض کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ ابو حبیب بدوی کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا اس سے پہلے میں نے انہیں نہیں دیکھا تھا مجھے کہنے لگے کیا تم وہی سفیان ثوری ہو جس کے بارے میں تعریفی کلمات کہے جاتے ہیں؟ میں نے کہا، جی ہاں، میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ جو کچھ کہا جاتا ہے اس میں برکت کرے، مجھے کہا: اے سفیان! ہم نے بھلائی صرف اللہ ہی کی طرف سے دیکھی ہے میں نے کہا: جی ہاں، ابو حبیب نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ کی ملاقات کو ناپسند سمجھتے ہیں؟ پھر فرمایا: اے سفیان! ایسا اوقات اللہ تعالیٰ تجھے کبھی اپنی عطا سے محروم کر دیتے ہیں وہ اس وجہ سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بخل سے کام لیا ہے یا عطایا کی اس کی ہاں کمی ہو گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو عطایا سے محروم کر کے اس کا امتحان لینا چاہتے ہیں، سفیان کہتے ہیں پھر ابو حبیب مجھے چھوڑ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔

---

[1] سنن الترمذی ۳۸۶۲. ومسند الامام أحمد ۵/۵۴. وصحیح ابن حبان ۲۲۸۴. واتحاف السادة المتقین ۲/۴۲، ۲۲۳. وشرح السنة ۱۴/۷۰. ومشكاة المصابیح ۶۰۰۵.

[2] السنن الكبرى للبيهقي ۱۰/۹۳. وسنن ابن ماجة ۴۰۰۴. والترغيب والترهيب ۳/۲۳۳. واتحاف السادة المتقين ۷/۸، والكامل لابن عدى ۶/۲۳۰۰.

(۴۱۴) احمد موصلیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک احمد موصلیؒ بھی ہیں جنہوں نے مشاہدہ حق کیا اور بھلائی کی طرف ہو جانے میں سبقت کی

۱۲۳۳۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حبان، احمد بن ابوحواری، جعفر بن محمد بن احمد میمونی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں احمد موصلیؒ کے پاس آیا، میں نے ان سے کہا میں آپ کو ایک حدیث ہدیہ کرتا ہوں کہنے لگے، بہت دوری ہے فرمایا: ہاں اگر تم مزید کچھ لائے ہو جس پر میں عمل کرلوں ورنہ حدیث سناؤ میں اس پر سسکیاں لے لے کر مرجاؤں، میں نے کہا: مجھے ابوعالیہ کی سند سے خبر ملی ہے کہ ابوعالیہ کہتے ہیں میں نے بعض کتابوں میں ایک بات لکھی ہوئی پڑھی ہے جس نے میری نیند اڑادی اور مجھ سے تمام خواہشات کو ختم کر دیا ہے۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ والوں کی جماعت! میں نے کہا اس جنت کے لئے تیاری کرو جس میں سرخ زبرجد جڑے ہوئے ہیں جن پر جنت کی نہریں بہتی ہیں جس میں موتی، یاقوت اور بے مثال لولؤ ہوں گے، اس جنت کی باڑ پیلے رنگ کے زبرجد کی ہوگی، ان نہروں پر جنت کے پھلدار درختوں کے پھل لٹک رہے ہوں گے۔ جب احمد موصلی پر غشی طاری ہوگئی میں انہیں وہیں چھوڑ کر چلا آیا۔

(۴۱۵) ابومسعود موصلیؒ[۱]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک معافی بن عمران ابومسعود موصلیؒ بھی ہیں، علم کے نور سے منور تھے اور اللہ تعالیٰ کے رستے میں دل کھول کر خرچ کیا کرتے تھے۔

۱۲۳۳۱- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن خشرم، مسدد، علی بن خشرم، بشر حافی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے مجھ سے پوچھا آپ معافی بن عمران کے اتنے زیادہ عاشق کیوں ہیں؟ میں نے جواب دیا میں ان کا عاشق کیوں نہ ہوؤں حالانکہ ثوری انہیں یاقوتہ کا خطاب دیتے ہیں۔ میں ان کے پاس ایک دن حاضر خدمت ہوا اچانک انہیں اس وقت دو بیٹوں کی موت کی خبر سنائی گئی، وہ حبوہ باندھے بیٹھے تھے حبوہ کھولا بھی نہیں تھا کہ اسی حالت میں پوچھا کیا میرے دو بیٹے کسی پر ظلم ڈھاتے ہوئے مارے گئے یا مظلوم ہو کر مارے گئے؟ کسی نے جواب دیا بلکہ مظلوم ہو کر مارے گئے۔ چنانچہ انہوں نے حبوہ کھولا اور سجدے میں گر پڑے پھر سجدے سے سر اٹھایا اور پوچھا بتایئے ان کی موت کا کیا قصہ ہے۔

۱۲۳۳۲- عبداللہ بن محمد، ابویعلی موصلی، محمد بن حسین، محمد بن مودود موصلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معافی بن عمران سے کسی نے پوچھا اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اشعار کو کاٹ کاٹ کر پڑھے جیسے یوں کہے:

هو عمرک فافنه فیما شئت

وہ تیری اپنی عمر ہے جس میں چاہے اسے فنا کر۔

یعنی شعر کا ایک ہی مصرعہ پڑھے اور دوسرا مصرعہ نہ پڑھے۔

(روایت میں صرف اتنی ہی بات مذکور ہے یعنی سائل کا سوال تو مذکور ہے اور معافی بن عمران کا اظہار خیال اور انکی رائے مذکور نہیں۔)

۱۔ تهذیب الکمال ۲۸/ ۱۴۷. وطبقات ابن سعد ۷/ ۴۸۷. والتاریخ الکبیر ۸/ ۲۱۲۶. والجرح ۸/ ۱۸۳۵. والکاشف ۳/ ۵۶۰۷. وتهذیب التهذیب ۱۰/ ۱۹۹.

مسانید ابومسعود موصلیؒ

۱۲۳۳۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، حسین بن بشر کوفی، معافی بن عمران، مغیرہ بن زیاد، عطاء، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو چار رکعت پڑھتے، پھر تھوڑا آرام کرتے اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے، حتیٰ کہ مجھے دیکھ کر ان پر رحم آجاتا میں ان سے کہتی، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف نہیں کردیے ہیں؟ ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

عطاء کی یہ حدیث غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد متفرد ہیں اور وہ موصلی ہیں۔

۱۲۳۳۴-احمد بن ابراہیم بن یوسف، احمد بن مھدی، عیسیٰ بن ابراہیم، معافی بن عمران، اسامہ بن زید، زہری، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام دوٹوک ہوتا تھا۔[۱]

میرے علم کے مطابق زہری سے یہ حدیث صرف اسامہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۳۵-ابونعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن حسین بن جنید، محمد بن عمار موصلی، معافی بن عمران، صالح بن ابی جعفر، زھری سالم، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں غیر شادی شدہ نوجوان آدمی تھا اور رات مسجد میں بسر کرتا تھا۔ بسااوقات مجھے احتلام بھی ہوجاتا تھا، رات کے وقت مسجد میں کتے آتے جاتے مسجد میں نہ پانی بہایا جاتا اور نہ ہی پانی کے چھینٹے مارے جاتے۔

زھری کی یہ حدیث غریب ہے اور پانی کے بہانے اور چھینٹے مارنے کے الفاظ زہری سے صرف صالح نے روایت کئے ہیں۔

۱۲۳۳۶-ابوحسن علی بن احمد بن علی مصیصی، ہیثم بن خالد مصیصی، عبدالکبیر، معافی بن عمران، معافی بن عمران، سفیان، ابواسحاق، حارث، علی، عبدالکبیر، اسماعیل بن عیاش عبدالعزیز بن عبیداللہ، محمد بن علی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بردباری سے آدمی صائم النھار اور قائم اللیل کا درجہ پاسکتا ہے اسے نامہ اعمال میں جبار لکھا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے گھر والوں کا مالک ہوتا ہے۔[۲]

۱۲۳۳۷-علی بن احمد مصیصی، ھیثم بن خالد، عبدالکبیر بن معافی، معافی بن عمران، حسن بن عمارہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر اپنے آپ کو برتر سمجھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری مدد نہیں کی جاسکتی مگر تمہارے ضعیفوں کے ساتھ اور ان کی دعا واخلاص کے ساتھ۔[۳]

۱۲۳۳۸-عبدالکبیر بن معافی، محمد بن طلحہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد، سعدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے روایت مذکورہ بالا مروی ہے۔

۱۲۳۳۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عزیز موصلی، صبح بن دینار بلوی، معافی بن عمران، اسرائیل، سفیان ثوری، منصور، مجاھد، عائشہ

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۳۸/۶. والسنن الكبير للبيهقی ۲۰۷/۳. وسنن أبی داؤد ۴۸۳۹.

۲۔ المستدرک ۶۰/۱. وصحيح ابن حبان ۲۸۴. والمعجم الكبير للطبرانی ۱۹۸/۸. والمطالب العالية ۲۵۵۱، ۲۶۷۴، ۳۲۱۷. والترغيب والترهيب ۴۰۴/۳. ومجمع الزوائد ۲۴/۸.

۳۔ صحيح البخاری ۴۴/۴. والمعجم الصغير للطبرانی ۳۸/۱. والترغيب والترهيب ۱۴۹/۴. ومشكاة المصابيح ۵۲۳۲.

رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بالفرض اگر صبر کوئی آدمی ہوتا تو صاحب کرم وقابل تعریف ہوتا۔[1]

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور معافی متفرد ہیں۔

۱۲۳۴۰- علی بن احمد بن علی، ھیثم بن خالد، عبدالکریم بن معافی، معافی بن عمران، حسن بن عمارہ، حکم، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دنیا کی قیمت اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ تک کبھی نہ پلاتے۔[2]

۱۲۳۴۱- سلیمان بن احمد، ھیثم بن خالد مصیصی، عبدالکبیر بن معافی بن عمران، معافی بن عمران، ابن لھیعۃ، ابن اسود، عروۃ بن زبیر، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہنے لگے فلاں عورت مرگئی اور راحت وآرام میں چلی گئی یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوگئے اور ارشاد فرمایا: راحت وہی آدمی پاتا ہے جس کی مغفرت ہوجائے۔[3]

ابن لھیعۃ کی یہ حدیث غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق معافی متفرد ہیں۔

۱۲۳۴۲- ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمران، معافی بن عمران، حسن بن حیی، ابراہیم بن مہاجر، ابوبکر بن حفص، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت اچھی موت ہے کہ آدمی اپنے حق کے پیچھے مرجائے۔[4]

معافی متفرد ہیں اور ابوبکر کا نام عبداللہ بن حفص بن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے۔

۱۲۳۴۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبیداللہ بن عمار، معافی بن عمران، سفیان ثوری، حجاج بن فرافصہ، ابی عمران جونی، جندب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم اکٹھے رہو قرآن پر جمع رہو اور جب تم اختلاف کرنے لگو تو کھڑے ہوجاؤ۔[5]

ابوعمران کی یہ حدیث ثابت ومشہور ہے۔ ابوعمران سے یہ حدیث حماد بن زید، حارث بن عبید ابوقدامہ سلام بن ابی مطیع او رھارون بن موسیٰ نحوی نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۴۴- ابوعمران بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمارہ، معافی بن عمران، اوزاعی، حارث بن یزید، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی عامل ہو وہ اپنے لئے رہائش گاہ کو کما سکتا ہے۔

حارث متفرد ہیں عبدالرحمن سے اور یہ حدیث ابن لھیعہ نے حارث سے بمشکل روایت کی ہے اور یوں متن حدیث ہے جس نے اس کے علاوہ کہیں سے پایا وہ دھوکہ باز اور چور ہے۔

۱۲۳۴۵- ابوبکر طلحی احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمارہ، معافی بن عمران، اوزاعی، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے

۱۔ کنز العمال ۶۵۰۴. واتحاف السادۃ المتقین ۶/۹. وتخریج الاحیاء ۶۱/۴.

۲۔ کشف الخفا ۲۲۹/۲. وکنز العمال ۶۲۱۰.

۳۔ کنز العمال ۱۰۳۵۱. ۴۲۷۷۱.

۴۔ مسند الإمام احمد ۱۸۴/۱. ومجمع الزوائد ۲۴۴/۲. والاحادیث الصحیحۃ ۶۹۷.

۵۔ مسند الامام احمد ۳۱۳/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۶/۲. وکنز العمال ۲۸۰۵.

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل بدعت بدترین مخلوق ہیں۔[1]

اوزاعی سے ان الفاظ حدیث میں معافی متفرد ہیں، عیسیٰ بن یونس نے بھی یہ حدیث اوزاعی سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۳۴۶-سلیمان بن احمد، احمد بن حمدون موصلی، محمد بن عمار موصلی، معافی بن عمران، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنین (ذبح شدہ گائے بھینس کے پیٹ سے زندہ بچ نکلنے والا) کے بارے میں سوال کیا گیا: ارشاد فرمایا: اسے ذبح کرلو اور ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور پھر کھالو۔[2]

اس حدیث میں ہشام زید سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور زید سے معافی جیسا کہ سلیمان نے کہا ہے۔

(۴۱۶) سباع موصلیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ابومحمد سباع موصلی بھی ہیں، فضول سے کنارہ کش اور وصول میں ہمہ وقت کوشاں رہے، کہا گیا ہے کہ تصوف باطنی گندگیوں سے پاکی حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انس ومحبت پیدا کرنے کا نام ہے۔

۱۲۳۴۷-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سباع موصلیؒ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے میرے معبود! تو نے مجھے ہاتھ پاؤں کو پانی کے ساتھ پاک وصاف کرنے کا تو حکم دیا ہے لیکن میں اپنے دل کو کس چیز سے پاک وصاف کروں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی: اے داؤد! اپنے دل کو غم وحزن سے پاک وصاف کرو۔

۱۲۳۴۸-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم اغاطی، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مضاء نے سباع موصلیؒ سے پوچھا: اے ابومحمد! میں کس چیز کے ذریعے لوگوں میں زہد تک پہنچ سکتا ہوں؟ جواب دیا انس ومحبت کے ذریعے۔

(۴۱۷) فتح بن سعیدؒ

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک فتح بن سعید بھی ہیں، اپنے اختیار کو ٹھکرا دینے والے تھے اور خدائی امتحان وآزمائش کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

۱۲۳۴۹-ابونعیم اصفہانی، ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استرابازی، محمد بن قارن، ابوحاتم، محمد بن روح، ابراہیم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلیؒ کے سر میں شدید درد ہوگیا۔ کہنے لگے اے میرے رب! تو نے مجھے انبیاء والی آزمائش میں مبتلا کیا ہے اس کا شکر یہ ہے کہ میں آج رات چار سو رکعات نوافل پڑھوں۔

۱۲۳۵۰-عمر بن احمد بن شاہین، عباس بن عباس بن مغیرہ جوہری، قاسم بن مغیرہ، ابوبکر بن عفان، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلی کی ایک کمسن بیٹی کو کپڑے دستیاب نہ ہوسکے جس سے وہ بقدر ضرورت اپنے بدن کو نہ مستور کرسکی، فتح سے کہا گیا کیا آپ کسی ایسے آدمی کو نہیں پاتے جو اسے کپڑے پہنادے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا: میں اسے اسی حالت میں رہنے دینا چاہتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے کپڑے کی عدم دستیابی اور میرے صبر کو دیکھ لے، چنانچہ جب جاڑے کا موسم ہوتا اپنے اہل وعیال کو ایک جگہ جمع کرکے بٹھا دیتے اور اپنی چادر ان پر تان کر کھڑے ہوجاتے، پھر کہتے: یا اللہ! تو نے مجھے فقر میں مبتلا کیا ہے، میں اپنے اہل وعیال کو فقر میں مبتلا کرتا ہوں اور تو نے مجھے بھوکا رکھا ہے میں ان کو بھوکا رکھتا ہوں اور تو نے مجھے کپڑے نہیں عطا کئے میں بھی ان

۱۔ تاریخ أصبهان ۲/۹۰. ومیزان الاعتدال ۸۱۳۰. ولسان المیزان ۵/۱۸۰۰، وکنز العمال ۱۰۹۵. ۱۱۲۶.

۲۔ مجمع الزوائد ۵/۴۳. وکنز العمال ۱۹۹.۴۰۰۹.

کو کپڑے نہیں دیتا ہوں، بھلا میں کس وسیلے سے تجھ تک رسائی حاصل کروں؟ یہ سب کچھ تو اپنے اولیاء احیاء سے کر رہا ہے کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ میں انہیں دیکھ کر خوش ہو جاؤں۔

۱۲۳۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابوعمر محمد بن عبداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ بن معروف، سھل بن علی دوری، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ بصاص، ابونصر بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فتح موصلیؒ نے فرمایا: جس نے اپنے دل پر کڑی نظر رکھی وہ محبوب باری تعالیٰ کی فرحت سے سرفراز ہوگا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی خواہش نفس پر ترجیح دی اسے بھرپور اللہ تعالیٰ کی محبت ملے گی اور جس نے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا شوق جمائے رکھا اللہ کی محبت کے علاوہ ہر چیز سے کنارہ کشی کی اللہ تعالیٰ کے حق کی رعایت کی اور غیب میں اللہ کا خوف دل میں جمائے رکھا اس تمام کے نتیجے میں وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے سرفراز ہوگا۔

۱۲۳۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوموسیٰ عمران بن موسیٰ، طرسوسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلیؒ دو بچوں کے پاس سے گزرے۔ ان میں سے ایک کے پاس روٹی کا ٹکڑا تھا جس پر اس نے شہد لگا رکھا تھا اور دوسرے کے پاس بھی روٹی کا ایک ٹکڑا تھا جس پر اس نے سالن اور چٹنی لگا رکھی تھی، چٹنی والے نے شہد والے سے کہا: مجھے اپنی روٹی سے کھلاؤ، شہد والا بولا اگر تو میرا کتا ہے تو پھر میں تجھے کھلاؤں، اس نے کہا جی ہاں میں تیرا کتا ہی سہی، چنانچہ شہد والے نے اپنی روٹی سے اسے بھی ایک ٹکڑا کھلا دیا اور پھر اس کے منہ میں ایک دھاگہ ڈالا، اور اسے کھینچنے لگا، فتح نے فرمایا اگر تو اپنی ہی روٹی پر راضی رہتا اس کا کتا نہ بنتا؟ ابوموسیٰ کہتے ہیں دنیا کی مثال بھی اسی طرح ہے۔

۱۲۳۵۳- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبدالرحیم بن یحییٰ، عثمان بن عمارہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں کہیں سفر پر چلا گیا جس کی وجہ سے میں کافی عرصہ غائب رہا۔ جب میں واپس آیا تو سالم دورقی کی دکان پر فتح موصلی سے میری ملاقات ہوگئی، فتح نے مجھ سے پوچھا اے بصری جتنا عرصہ تم غائب رہے اس دوران تم نے کیا کچھ دیکھا؟ میں نے کہا: میں نے اس دوران عجائب کثیرہ دیکھیں اور مختلف قسم کی خبریں سنیں، چنانچہ فتح موصلیؒ نے ایک دردناک چیخ ماری، میں نے کہا: آپ خبر کا نام سنتے ہی چیخ اٹھے اگر آپ قیامت کا مشاہدہ کرلیں یا قیامت والے کا مشاہدہ کرلیں اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا؟ چنانچہ فتح نے سسکیاں بھر بھر کر رونا شروع کر دیا، پھر جونہی دوکان سے چھلانگ ماری غشی کھا کر گر پڑے، ہم انہیں جلدی جلدی اٹھا کر دوکان کے اندر لے آئے حتیٰ کہ عصر تک مسلسل بیہوش رہے، پھر جب ہم عصر کی نماز پڑھ چکے تب فتح موصلیؒ نے افاقے کا سانس لیا اور آنکھ کھولی، مجھ سے کہنے لگے تم نے کیسے کہا؟ میں نے کہا خاموشی اختیار کیجئے، عبدالرحیم کہتے ہیں میں نے عثمان سے پوچھا آپ نے انہیں کیوں جھڑکا؟ عثمان کہنے لگے مجھے خوف تھا کہ اگر میں نے بات دہرادی تو کہیں میں انہیں قتل نہ کر دوں۔

۱۲۳۵۴- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، حسین بن علی، یزید بن صدائی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے فتح موصلیؒ سے دعا کرنے کی درخواست کی، کہنے لگے یا اللہ! ہمیں اپنے عطایا عطا فرما اور ہمارے گناہوں پر سے اپنے پردے نہ اٹھا اور ہمیں اپنے فیصلے پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمایا۔

۱۲۳۵۵- ابونعیم اصفہانی، ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، رباح بن جراح عبدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلی اپنے ایک دوست عیسیٰ تمار کے پاس آئے لیکن اسے گھر پر نہ پایا، خادمہ سے کہا: میرے بھائی کا صندوق میرے پاس نکال کر لاؤ، چنانچہ خادمہ نے صندوق لا کر ان کے سامنے رکھ دیا، فتح موصلی نے صندق سے دو درہم نکالے اور واپس آگئے، کچھ دیر بعد عیسیٰ تمار گھر واپس لوٹا، خادمہ نے فتح موصلی کے آنے اور دو درہم لینے کی خبر دی، عیسیٰ تمار کہنے لگا: اگر تو واقعی سچ کہہ رہی ہے تو پھر تو آزاد ہے عیسیٰ نے جب واقعہ کی تفتیش کی تو بات سچ ثابت ہوئی اور وہ خادمہ (کونڈی) آزاد ہوگئی۔

۱۲۳۵۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ھارون بن عبداللہ، سیار، محمد بن عبدالرحمن بن حبیب طفاوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں فتح موصلی کے پاس گیا، دیکھا تو وہ مزدوری پر آگ جلا رہے تھے، فتح کا تعلق عرب سے تھا شریف عابد زاہد آدمی تھے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مسانید فتح موصلیؒ

فتح موصلیؒ نے عیسیٰ بن یونس اور ان کے ہم عصروں کو پایا ہے اور عیسیٰ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۳۵۷-ابونعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن جعفر، ابوبکر عطار، محمد بن ھارون ھاشمی، ابوحفص بن ہمشیرہ بشر حافی کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ اپنے ماموں بشر حافی کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثنا میں دروازے پر دستک ہوئی۔ ماموں نے مجھے کہا: دیکھو دروازے پر کون ہے؟ میں نکلا دیکھا کہ ایک بوڑھے میاں اون کا جبہ پہنے ہوئے، سر پر تہبند رکھے اور ہاتھ میں ایک چھاگل اٹھائے کھڑے ہیں۔ کہنے لگے ابو نصر سے جا کر کہو آپ کا بھائی ابوبکر آپ کی تلاش میں آیا ہے، ابوحفص کہتے ہیں میں نے اندر آ کر ماموں کو بتا دیا اور ان بوڑھے میاں کی صفت بھی ان سے بیان کر دی، میرے ماموں جلدی سے باہر نکلے اور انہیں سلام کیا اور ہاتھ سے پکڑ کر بڑے میاں کو اندر لے آئے پھر ان سے بات چیت شروع کر دی۔ پھر ان سے پوچھا آپ کیوں یہاں تشریف لائے؟ فرمانے لگے: ایک حدیث میں نے اور آپ نے عیسیٰ بن یونس سے غسل کے متعلق سنی ہے، مجھے اس کے بارے میں کچھ شک ہو گیا ہے، چنانچہ میرے ماموں فٹ سے اٹھے اور بستہ اٹھا لائے اس سے تلاش کر کے ایک کاپی نکالی، پھر اس میں نظر کر کے پڑھنے لگے: ہمیں حدیث سنائی عیسیٰ بن یونس نے، اشعث بن عبد الملک، محمد بن سیرین، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی عورت کی چار گھاٹیوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور پھر کوشش کرتا ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ بوڑھے میاں کہنے لگے: اب مجھ سے سن لیجئے تا کہ میں غلطی نہ کروں، ماموں نے کہا اچھا سنا دیجئے، بوڑھے میاں بولے: یہ حدیث ہمیں عیسیٰ بن یونس نے سنائی، اشعث بن عبدالملک، محمد بن سیرین، ابوہریرۃ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی عورت کی چار گھاٹیوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور کوشش کر لیتا ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ پھر بوڑھے میاں نے میرے ماموں کو سلام کیا اور واپس لوٹ گئے، میں نے ماموں سے پوچھا یہ کون بزرگ تھے؟ جواب دیا یہ فتح موصلیؒ تھے۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی بیوی سے صحبت کے لئے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور پھر مرد کی شرمگاہ کا حشفہ عورت کی شرمگاہ میں چھپ جاتا ہے انزال خواہ ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے چونکہ ایک حدیث صحیح ہے کہ جب مرد و عورت کی شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور مرد کی شرمگاہ کا حشفہ عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائیں خواہ انزال ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے کتب فقہ کی کتاب الطہارۃ دیکھ لی جائے۔

(۴۱۸) اسد بجلیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک عابد، زاہد، مخلص، اور اللہ کے حضور ہر وقت سجدہ ریز ہونے والے اسد بجلیؒ بھی ہیں کوفی ہیں اور عزیز الحدیث ہیں۔

۱۲۳۵۸-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، ھارون بن اسحاق، محمد بن عبدالوھاب، عبادی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری اسد بن عبیدہ کے پاس سے گزرے۔ ثوری نے انہیں سلام کیا مگر انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا، سفیان واپس لوٹے اور پوچھا: اے اسد میں آپ کے پاس سے گزرا اور آپ کو سلام کیا مگر آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ چنانچہ اسد نے انہیں بتایا کہ میں تھوڑا مشغول تھا اور مزید اعتذار کر دیا، لیکن سفیان ثوریؒ نے ان کی عذر بیانی پر قناعت نہ کی، اسد کہنے لگے اے سفیان! ایسا نہیں کہ میں اللہ سے زیادہ جانتا ہوں۔

مسانید اسد بجلیؒ

۱۲۳۵۹-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، علی بن محمد بن ضیاء، خلف بن تمیم، اسد بن عبیدہ، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا نام لیا کرو اور مجھے کنیت سے نہ پکارو۔[1]

۱۲۳۶۰-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن محمد، احمد بن محمد بن صدقہ، علی بن محمد بن ابوضیاء، خلف بن تمیم، اسد بن عبداللہ، اسماعیل بن مسلم، محمد بن منکدر، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو پالکی میں بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے پاس اس کا بیٹا بھی تھا۔ اس نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگی: یارسول اللہ! کیا اس کے لئے بھی حج ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، اس کے لئے بھی حج ہے اور تمہارے لئے اجر وثواب ہے۔[2]

(۴۱۹) بشر آمیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ہر حال میں اللہ سے راضی رہنے والے بشر آمی بھی ہیں۔

۱۲۳۶۱-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، محمد بن منصور قریشی کا بیان ہے کہ میں نے معروف کرخی سے پوچھا: کیا اس شہر میں کوئی ایسا انسان ہے جو ابدال کی صفات کا حامل ہو؟ معروف تھوڑی دیر خاموش رہے پھر بولے ہاں ان صفات کا حامل ایک آدمی ہے جسے بشر آمی کہا جاتا ہے۔

حلف بن تمیم کہتے ہیں: بشر آمی کہتے تھے میں تری پر گھسیٹا جاؤں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں خشکی پر گھسیٹا جاؤں۔

۱۲۳۶۲-سلیمان بن احمد بن، احمد بن محمد بن صدقہ، ابراہیم بن راشد آمی، خالد بن یزید مقری، بشر آمی، فضیل بن مرزوق، ولید بن بکیر، عبداللہ بن محمد عدوی، علی بن زید، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آج کے دن اس جگہ اور اس شہر میں جمعہ فرض کیا ہے۔ میں نے غفلت کر کے جمعہ کو ترک کیا حالانکہ اس کا امام موجود تھا برابر ہے کہ ظالم تھا یا عادل اللہ تعالیٰ اس کے امور متفرقہ کو جمع نہ کرے اور اس کے معاملہ میں برکت نہ فرمائے خبردار! اس کی نماز قابل قبول ہے اور نہ ہی زکوٰۃ، نہ روزہ اور نہ ہی حج، کوئی عورت کسی مرد سے بے خوف نہیں ہوسکتی اور نہ ہی کوئی دیہاتی کسی مہاجر سے اور نہ ہی کوئی فاسق وفاجر آدمی مگر یہ کہ ہو اس کا سلطان جس کی تلوار وکوڑے سے خوفزدہ ہوں۔

(۴۲۰) ابوربیع سائحؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک راتوں کو حق تعالیٰ کے حضور بیدار رہنے والے ابوربیع سائح رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۳۶۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم بن علی، موسیٰ بن حسن کوفی، ابوربیع رشدینی، ادریس بن یحییٰ خولانی کا بیان ہے کہ ابوربیع سائح نے ہمیں پوچھا: سکران (نشے میں دھت) پر حد کب قائم کی جاتی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جب اسے نشے سے افاقہ ہو جائے، فرمایا: دنیا کا نشہ جسے چڑھ جائے اسے افاقہ ملتا ہی نہیں۔

۱۲۳۶۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوحریش، ابوربیع، سعید بن ابراہیم خولانی کا بیان ہے کہ ایک آدمی ابوربیع سائح سے کہنے لگا: مجھے اسم

۱۔ صحیح البخاری ۱/ ۳۸، ۳/ ۸۶، ۴/ ۱۰۳، ۲۲۶، وصحیح مسلم، کتاب الآداب ۱، ۲، ۷، ۸.

۲۔ صحیح مسلم ۹۷۴. وسنن ابی داؤد ۱۷۳۶. وسنن الترمذی ۹۲۴. وسنن النسائی ۵/ ۱۲۱. وسنن ابن ماجۃ ۲۹۱۰.

اعظم سکھایئے فرمایا: کیا تمہارے پاس قلم دوات اور کاغذ ہے؟ کہا جی ہاں: میرے پاس ہے فرمایا پھر لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر حاجت پوری کرے گا۔

۱۲۳۶۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، ابوربیع صوفی، جمیل ابوعلی کا بیان ہے کہ حبیب ابومحمد کہتے تھے آدمی کی خوش قسمتی ہے کہ جب وہ مرتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اس کے گناہ بھی مر جاتے ہیں۔

۱۲۳۶۶- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عبدالرحمٰن بن سلیمان، احمد حواری، ابوربیع صوفی کہتے ہیں جب مجھ سے داؤد طائی کا ذکر کیا گیا مجھے شوق ہوا کہ میں ان کے احوال کو تفصیلی دیکھوں، چنانچہ میں عشاء کے بعد ان کے پاس آیا اجازت لی پوچھا کون ہے؟ میں نے جواب دیا ایک پردیسی ہے جو رات گزاری کے لئے کوئی جگہ نہیں پاتا، کہا اللہ کا نام لیکر داخل ہو جاؤ، چنانچہ میں ان سے سوالات کرنے لگا، انہوں نے مجھے کہا اہل اللہ فضول باتوں کو ناپسند کرتے تھے، سو میں خاموش ہو گیا، جب صبح ہوئی میں نے ان سے کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی، فرمایا اگر تمہاری والدہ بقید حیات ہے ان کی خدمت کرو اور لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو مگر جماعت کی نماز ترک نہ کرو۔

۱۲۳۶۷- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، جبیر بن محمد وراق، ابوحاتم عبدہ بن سلیمان مروزی، ابوربیع، ایک آدمی، ابوحمزہ، ابوجعفر، نے آیت کریمہ" اولئک یجزون الغرفة بما صبروا "یہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے میں بالا خانے دیئے گئے۔ کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: یعنی ان لوگوں نے دنیا میں فقر و فاقہ پر صبر کیا اس کے بدلے میں اب انہیں بالا خانے دیئے گئے۔

۱۲۳۶۸- ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن مکرم، مسرف بن سعید، حسن بن یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن آدم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم حماد بن زید کے پاس تھے اور وہ اس وقت ایک دکان پر تھے اور کچھ لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے میں ابوربیع اعرج سوار ہو کر آ گئے اور کہہ رہے تھے رستے سے بچو رستے سے بچو! حماد نے فرمایا: اے ابوربیع تمہیں کیا ہوا؟ ابوربیع نے جواب دیا اے ابواسماعیل میں تمہیں جانوروں کے نالکان کے ساتھ گفتگو کرتا دیکھ رہا ہوں، کہیں آپ یعنی ان کے رنگ میں نہ رنگ دیئے جائیں، حماد کہنے لگے اے ابوربیع! میرے پاس تمہارے لئے کچھ نعمتیں ہیں ابوربیع نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے نعمتیں مسلمانوں کے فقراء کے پاس تلاش کرو چونکہ قیامت کے دن ان کے پاس عظیم سرمایہ ہوگا۔ حدیث سن کر حماد بن زید پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔[1]

(۴۲۱) علی بن فضیلؒ[2]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک علی بن فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں، اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہمیشہ سرشار رہے انہوں نے جسم و جوانی کو اللہ کی محبت میں پگھلا دیا۔

۱۲۳۶۹- ابونعیم اصفہانی: احمد بن علی مثنی، عبدالعزیز بن یزید کا بیان ہے کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا: ایک دن میرا بیٹا علی شدید رونے لگا میں نے پوچھا اے بیٹے تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا مجھے خوف ہے کہ قیامت کے دن ہم جمع نہیں ہو سکیں گے۔

۱۲۳۷۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم احمد بن علی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل نے فرمایا ایک رات میں نے اپنے بیٹے علی کو جھانک کر دیکھا وہ اس وقت گھر کے صحن میں تھا اور زبان مقال سے کہے جا رہا تھا، دوزخ کی آگ، دوزخ کی آگ سے کیسے خلاصی مل سکتی ہے۔

۱۔ کنز العمال ۱۶۱۲۹۔

۲۔ تہذیب الکمال ۲۱/۹۲۔ وسیر النبلاء ۸/۳۹۰۔ والکاشف ۲/۲۱۲۰۴۔ وتہذیب التہذیب ۷/۳۷۳۔

۱۲۳۷۱- محمد بن علی، ابویعلی موصلی، عبدالصمد بن یزید، اسماعیل طوسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم فضیل کے پاس تھے اور وہ بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ جب افاقہ ہوا کہنے لگے: آپ پر اللہ کا شکر ہے جو اللہ نے آپ سے جان لیا، اسماعیل طوسی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم فجر کی نماز باجماعت پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ علی بن فضیل بھی کھڑے تھے۔ امام نے سورۃ رحمٰن کی آیت ۵۶ تلاوت کی: ''فیھن قاصرات الطرف'' جنت میں آنکھیں نیچی رکھنے والی حوریں ہونگی، جب امام نے سلام پھیرا میں نے کہا اے علی! کیا آپ نے نہیں سنا امام نے کیا قرأت کی ہے؟ پوچھا کیا قرأت کی ہے؟ میں نے کہا ''فیھن قاصرات الطرف'' اور ''حور مقصورات فی الخیام'' گوری رنگت کی حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں، علی کہنے لگے مجھے ان آیات سے ماقبل والی آیات نے مشغول کر لیا تھا ''یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران'' تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ (رحمٰن ۳۵)

۱۲۳۷۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمہ بن عفان، محمد بن حسین کا بیان ہے کہ علی بن فضیل بن عیاض گئی رات تک نماز پڑھتے رہتے تھے، تھکاوٹ کی وجہ سے گھسٹ کر بستر پر پہنچتے پھر اپنے والد کی طرف متوجہ ہو کر کہتے ابا جان! عبادتگزار مجھ پر سبقت لے گئے۔

۱۲۳۷۳- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد دورقی، محمد بن شجاع ابوعبداللہ، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے فضیل اور ان کے بیٹے علی سے زیادہ خوف خدا سے سرشار کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۲۳۷۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، محمد بن عثمان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ علی بن فضیل سفیان بن عیینہ کی مجلس حدیث میں تھے کہ دوران درس سفیان نے ایک ایسی حدیث بیان کی کہ جس میں دوزخ کی آگ کا ذکر تھا، علی بن فضیل کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا علی حدیث سن کر سسکیاں بھر بھر کر رونے لگے کاغذ دور پھینکا اور غشی کھا کر گر پڑے، سفیان ان کی طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے اگر مجھے علم ہوتا کہ تم بھی یہاں موجود ہو میں یہ حدیث نہ سناتا، کافی دیر کے بعد علی بن فضیل کو افاقہ ہوا۔

۱۲۳۷۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، جروی، محمد بن ابی عثمان، فضیل بن عیاض کہتے ہیں: میں نے اپنے بیٹے علی سے کہا کاش زمانہ ہمیں دشواری میں نہ ڈالتا فرمایا: علی واپس پلٹا اور بازار کی طرف چل پڑا تاکہ حملہ کر دے، میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے مجھے اس کے بارے میں اطلاع دی۔ میں اس کی طرف چل دیا اور اسے واپس لایا میں نے کہا اے بیٹے! میں یہ کچھ تو نہیں چاہتا۔

۱۲۳۷۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر، عبداللہ، جروی، محمد بن ابی عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ علی میرے اونٹوں پر سوار ہو جاتا اور اپنے کھانے کی مقدار کم کر دی تھی اور وہ کرایہ لینے والوں کے پاس محبوس ہو کر رہ گئے۔ چنانچہ فضیل ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم یہ کچھ کر رہے ہو علی کے ساتھ؟ ہماری ایک بکری تھی جو کوفہ میں تھی اس نے کسی امیر کی کوئی معمولی سی چیز کھالی تھی اسکے بعد علی نے اس بکری کا دودھ چھوڑ دیا اور نہیں پیا، کہنے لگے ہمیں علم نہیں کہ آپ کا بیٹا ہے۔

۱۲۳۷۷- ابوبکر، عبداللہ، جروی، محمد بن ابی عثمان، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ اہل خانہ نے دو دیناروں کے بدلے میں جو خریدے، ام علی کہنے لگیں! میں ہر انسان کے لئے اس سے دو ٹکیاں بناؤں گی، چنانچہ علی ایک ٹکیہ لیتے اور دوسری صدقہ کر دیتے حتیٰ کہ قریب تھا کہ انہیں خالی پیٹ رہنے کی وجہ سے بیماری لگ جاتی۔

۱۲۳۷۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابویعلی موصلی، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ علی نے ایک مرتبہ کہا: اے ابا جان! اس ذات سے سوال کیجئے جس نے دنیا میں مجھے اور آپ کو عطا کیا ہے وہ آخرت میں بھی مجھے اور آپ کو عطا کرے، اور اللہ تعالیٰ سے مانگیے کہ ہمیں آخرت میں بھی جمع کر دے۔ اس روز مکمل ٹوٹے دل کی حالت میں رہے پھر غمگین ہو کر رو پڑے، پھر کہنے لگے اے میرے

رب! کون ہے جو غم وحزم میں میری مدد کرے۔

۱۲۳۷۹-ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، ابن ابی زیاد، شہاب بن عباد کا بیان ہے کہ لوگ علی بن فضیل کی عیادت کے لئے جوق در جوق آئے اور علی اس وقت منیٰ میں تھے فرمایا: اگر مجھے یقین ہو جائے کہ میں ظہر تک باقی رہوں گا تو یہ میرے اوپر بہت گراں ہے۔

۱۲۳۸۰-احمد بن محمد بن موسیٰ، ابن مہتدی، احمد بن سعید بن مسیب، سعید بن اسیب کا بیان ہے کہ فضیل بن عیاض نے اپنے بیٹے علی سے فرمایا: اس وقت امیرالمومنین کے لئے بیت اللہ کے قریب سے ہجوم ختم ہو چکا ہے چونکہ امیرالمومنین طواف کرنا چاہتے ہیں لہٰذا اٹھو اور اس وقت کو غنیمت سمجھو تا کہ سہولت سے ہم بھی طواف کرلیں، علیؒ نے جواب دیا اے ابا جان! کیا ہم ظلم کی خلوت کو غنیمت سمجھیں، فضیل کہنے لگے: یااللہ! میں نے بڑی کوشش کی کہ علی کو ادب سکھادوں لیکن میں اس پر قادر نہیں ہوا ہوں اے اللہ! تو ہی اس کو میرے لئے ادب سکھادے۔

۱۲۳۸۱-ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن ادریس، عمران بن موسیٰ کا بیان ہے کہ علی بن فضیل نے فرمایا: کون ہے سخت ترین دنوں میں زندہ رہنے والا؟ پھر فرمایا: تم اپنے آپ کو قیامت کے دن کی بری چیز سے بچالو۔

۱۲۳۸۲-ابومحمد بن حیان، عمر بن بحر، احمد بن حواری، ابوسلیمان کا بیان ہے کہ علی بن فضیل سورۃ القارعۃ نہیں پڑھ سکتے تھے اور نہ ہی ان کے پاس پڑھی جاتی تھی چونکہ خوف خدا کا ان پر شدید غلبہ ہوتا تھا سن کر فوراً بے ہوش ہو جاتے تھے۔

مسانید علی بن فضیل بن عیاضؒ

علی بن فضیل نے عبدالعزیز بن ابورواد اور سفیان بن عیینہ وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۳۸۳-ابراہیم بن محمد بن حمزہ و محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن عبداللہ بن یونس، علی بن فضیل بن عیاض، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے خواب میں دیکھا کہ ان سے خواب میں پوچھا گیا تم کو کس چیز کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے؟ انصاری نے کہا آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تینتیس مرتبہ تسبیح کریں، تینتیس مرتبہ تحمید کہیں اور چونتیس مرتبہ تکبیر کہیں۔ یہ سب مل کر سو ہو جائیں گی، کہا گیا پچیس مرتبہ سبحان اللہ کہو، پچیس مرتبہ الحمدللہ، پچیس مرتبہ اللہ اکبر اور پچیس مرتبہ لاالہ الا اللہ کہو یہ سب مل کر سو ہو جائیں گے، صبح کو انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب کا ذکر کیا، ارشاد فرمایا ایسے ہی کرو جیسے کہ انصاری نے کہا ہے۔[1]

علی اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اور احمد بن یونس متفرد ہیں۔

(۴۲۲) بشر بن سریؒ[2]

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک ابوعمر بشر بن سری بصری بھی ہیں، کشادہ منہ والے تھے مکہ میں سکونت اختیار کی اور مکہ کے عبادت گزاروں میں سے تھے۔

۱۲۳۸۴-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق بن حاتم بن لیث جوھری، محمود بن غیلان کا بیان ہے کہ بشر بن سری ابوعمرو بصری کشادہ منہ والے

۱۔ سنن النسائی ۳/۷۶

۲۔ تهذيب الكمال ۴/۱۲۲. وطبقات ابن سعد ۵/۵۰۰. والتاريخ الكبير ۲/۱/۷۵. والكاشف ۱/۱۵۵. والميزان ۱/۳۱۷. وتهذيب التهذيب ۱/۴۵۰.

تھے اور انہوں نے مکہ میں سکونت اختیار کی۔

۱۲۳۸۵-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن محمد بغوی، عباس بن حمزہ نیشاپوری، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن سری ابوعمرو فرماتے تھے: محبت کی علامتوں میں سے یہ نہیں کہ تم اس چیز کو پسند کرتے ہو جسے تمہارا محبوب ناپسند کرتا ہو۔

۱۲۳۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری کا بیان ہے کہ میں نے ابوصفوان سے پوچھا کہ کونسی صورت آپ کو پسند ہے؟ آدمی بیٹھ کر فکر مند ہو جائے یا کھانا کھا کر نماز پڑھنے لگ جائے؟ ابوصفوان نے جواب دیا آدمی کھانا کھائے اور پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگ جائے اور اپنی نماز میں فکر مند رہے۔ یہ صورت مجھے زیادہ ناپسند ہے احمد بن ابوحواری کہتے ہیں یہ بات میں نے ابوسلیمان کو سنائی کہنے لگے: ابوصفوان نے سچ کہا کہ غیر نماز میں فکر مند ہونے سے نماز میں فکر مند ہونا افضل ہے۔ نماز میں فکر مندی دو عمل ہیں، اور ایک عمل سے دو عمل یکبارگی افضل ہیں احمد بن ابوحواری کہتے ہیں یہی بات میں نے بشر بن سری کے سامنے رکھی انہوں نے مسجد حرام سے رائی کے دانے کے برابر ایک کنکری اٹھائی، پھر کہنے لگے اگر تجھے اس کنکری کے بقدر بھی بھوک لگے وہ طائفین کے طواف، مصلین کی نماز اور حاجیوں کے حج سے افضل لگتی ہے۔

مسانید بشر بن سریؒ

بشر بن سریؒ نے ائمہ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں جن میں ثوری، مسعر، حماد بن زید اور حماد بن سلمہ وغیرہم سر فہرست ہیں۔

۱۲۳۸۷-محمد بن عیسیٰ مؤدب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، محمود بن غیلان، بشر بن سری، سفیان، ابی حصین، ابوعبدالرحمٰن سلمی، علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھے خروج مذی کی بہت شکایت ہوتی تھی، میں نے ایک آدمی کو کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مذی میں وضوء ہے۔[1]

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور بشر ثوری سے متفرد ہیں اور ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم کوفی ہے۔

۱۲۳۸۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن لیث جوھری، ابن ابی عمر، بشر بن سری، مسعر، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست (سیدھا) رکھا کرو چونکہ صفوں کو درست وسیدھا رکھنے سے نماز تمام ہوتی ہے۔[1]

مسعر کی حدیث غریب ہے اور بشر متفرد ہیں۔

۱۲۳۸۹-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی کا نام کچھ عجمی طرز کا تھا۔ عمرؓ نے اس کا نام تبدیل کر کے جمیلہ رکھ دیا، لیکن لونڈی جمیلہ نام کو ناپسند کرتی تھی، عمرؓ نے فرمایا چلو میرے تیرے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فیصلہ کر دیں وہ مجھے منظور ہے۔ چنانچہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو جمیلہ ہے اس پر حضرت عمرؓ نے لونڈی کو عار دلائی۔[2]

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے حماد سے صرف بشر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۹۰-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن زکریا عابدی، سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی، بشر بن سری، سفیان ثوری، حبیب بن ابی

۱ـ فتح الباری ۲/۱۲۵، ۲۰۸.

۲ـ صحیح مسلم ۱۶۸۷، وسنن ابی داؤد ۴۹۵۲، ومسند الامام احمد ۱۸/۲.

ثابت، عطاء بن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منی سے مزدلفہ اپنے اہل خانہ کے ضعیف افراد کے ہمراہ تشریف لائے۔

بشر بن سری متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۱- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر بن ابراہیم، محمد بن اسحاق بلخی، بشر بن سری، محمد بن ثابت بنانی، ثابت بنانی، شھر بن حوشب ام سلمہ ؓ کہتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو "انه عمل غیر صالح" (ھود/۴۶) پڑھتے سنا ہے۔

ثابت بنانی کی یہ مشہور حدیث ہے۔

ثابت بنانی سے یہ حدیث تابعین میں سے داؤد بن ابی ھند اور ائمہ حدیث اور ان کے علاوہ عبدالعزیز بن مختار، عثمان بن مطر و موسیٰ بن خلف وھارون بن موسیٰ نے بھی روایت کی ہے، محمد بن ثابت سے یہ حدیث بشر کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔

۱۲۳۹۲- محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر، محمد بن اسحاق، بشر بن سری، وعباد بن عوام، ھارون اعور، بدیل بن میسرہ، عبداللہ بن شقیق، عائشہ ؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فروح وریحان" پڑھا۔ (آیت کی ایک قرأت اسی طرح ہے)

ھارون کی یہ مشہور حدیث ہے، ھارون سے شعبہ نے بھی روایت کی ہے اور جعفر بن اسماعیل ضبعی نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۳۹۳- محمد بن ابراہیم، اسحاق بن احمد خزاعی، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، ابی المھزم، ابوہریرہ ؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہمارے سامنے ٹڈیوں کا ایک بڑا غول آیا ہم کوڑوں اور ڈنڈوں کے ساتھ انہیں مارنے لگ گئے حتیٰ کہ ٹڈیاں ہمارے ہاتھوں میں گرنے لگیں، ہم نے کہا ہم انہیں کیا کریں گے چونکہ ہم حالت احرام میں ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ارشاد فرمایا انہیں کھانے میں کچھ حرج نہیں چونکہ وہ سمندر کا شکار ہیں۔

یہ حدیث احرام کے الفاظ میں غریب ہے، حماد اور ابوالمھزم کے علاوہ کسی نے اس طرح روایت نہیں کی ابوالمھزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔

۱۲۳۹۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن حجاج، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن یحییٰ، ابوعمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، علی بن زید، سعید بن مسیب، ابوسعید خدری ؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں بدترین چور وہ ہیں جو نماز میں چوری کرتے ہیں صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ! نمازی چوری کیسے کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نہ رکوع کا اچھی طرح سے اہتمام کرتا ہے اور نہ ہی سجدے کا۔[۱]

علی بن زید متفرد ہیں اور ابن جدعان ہیں پھر علی سے حماد متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۵- محمد بن علی، اسحاق بن احمد، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد، ثابت، انس ؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ اشعری ؓ ایک دن تلاوت کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سننے لگیں، بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی ارشاد فرمایا: اگر مجھے پتا چلتا بخدا میں اسے اچھی طرح خوش کر دیتا اور تمہارے شوق میں اضافہ کرتا۔

یہ حدیث ان الفاظ میں صرف ثابت نے حضرت انس ؓ سے روایت کی ہے۔

۱۲۳۹۶- محمد بن ابراہیم، اسحاق بن احمد خزاعی، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد، ثابت، انس ؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا یہ بھائی کام کاج میں میری مدد نہیں کرتا، ارشاد فرمایا: شاید تجھے بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

۱- مسند الامام احمد ۳/۵۶. والمستدرک ۱/۲۲۹. والسنن الکبری للبیهقی ۲/۳۸۶. ومجمع الزوائد ۲/۱۲۰. وکشف الخفا ۱/۲۶۱.

(۴۲۳) ابوبکر بن عیاشؒ [۱]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ بھی ہیں۔ عبادت و ریاضت کے لئے ہمہ وقت ہشاش بشاش رہتے تھے، قاری اور عبادت گزار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف قربت الٰہی کے لئے ترقی کرنا اور وصل کے لئے منتظر رہنے کا نام ہے۔

۱۲۳۹۷- علی بن ہارون بن موسیٰ، بشر بن ولید، ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں ایک رات آب زم زم کے پاس گیا ڈول بھر کر اوپر کھینچا جب پینا شروع کیا تو پانی کی بجائے دودھ اور شہد تھا۔

۱۲۳۹۸- ابومحمد بن حسن بن عبدالحمید بن اسحاق منوفی، حسن بن حباش، محمد بن یوسف، ہیثم بن خارجہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں ابوبکر بن عیاش کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک طباق رکھا ہوا تھا جس میں شکر اور تازہ کھجوریں پڑی ہیں، میں نے کہا اے ابوبکر! کیا آپ ہمیں نہیں بلاتے مجھے تو کھانے کا بہت اشتہاء ہو رہا ہے؟ مجھے کہا اے ہیثم! یہ کھانا اہل جنت کا کھانا ہے اسے اہل دنیا نہیں کھا سکتے، میں نے پوچھا آپ نے کیسے پالیا؟ کہنے لگے تم مجھ سے سوال کرتے ہو حالانکہ مجھے چھیاسی سال گزر چکے ہیں کہ میں ہر رات اس پر ایک قرآن مجید کا ختم کرتا ہوں۔

۱۲۳۹۹- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، ابراہیم بن جنید، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ دعا کرتے وقت کہہ رہے تھے اے میرے (رکھوالے) دو فرشتو! دونوں اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرو چونکہ تم دونوں مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو۔

۱۲۴۰۰- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، ابوبکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں اگر تم میں سے کسی کا ایک درہم گر کر گم ہو جائے وہ پورا دن "انا للہ و انا الیہ راجعون" پڑھتا رہتا ہے کہ میرا درہم گم ہو گیا یہ نہیں کہتا کہ میرا دن ضائع ہوا اور میں اس دن میں کچھ عمل نہ کر سکا۔

۱۲۴۰۱- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، ابوہاشم رفاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: مخلوق چار طرح کی ہے معذور، مخبور، مجبور اور مثبور، معذور چوپائے ہیں اور مخبور (خبر دیا ہوا) ابن آدم ہیں اور مجبور ملائکہ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ان کو مجبور کر لیا گیا ہے اور مثبور دھتکارا ہوا شیطان ہے۔

۱۲۴۰۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، ابوکریب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا خاموشی کا ادنیٰ نفع سلامتی کے نتیجے میں ملنے والی عافیت ہر چیز سے کافی ہے باتیں کرنے کا ادنیٰ ضرر شہرت ہے اور شہرت کے نتیجے میں ملنے والی آزمائش کافی ہے۔

۱۲۴۰۳- ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابراہیم بن سعد، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں نے خواب میں دنیا کو بے شکل بڑھیا کی حالت میں دیکھا۔

۱۲۴۰۴- محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عقیل، ایک محدث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں نے خواب میں کبڑی بدشکل بڑھیا کو دیکھا کہ جوتالیاں بجاتی ہوئی جا رہی تھی، اس کے پیچھے مخلوق کا ایک سمندر امڈا ہوا تھا جوتالیاں بجاتے اور

---

۱. تھذیب الکمال ۳۳/۱۲۹. والجرح ۹/ت ۱۵۶۵.

رقص کرتے اس کے پیچھے چلتے جارہی تھی، جب میرے قریب ہوئی تو مجھ پر متوجہ ہوکر کہنے لگی کہ اگر میں تجھ پر کامیاب ہو جاتی تیرے ساتھ بھی وہی کچھ کرتی جو کچھ ان لوگوں کے ساتھ کیا ہے۔ پھر ابوبکر رونے لگے فرمایا: میں نے یہ خواب بغداد آنے سے پہلے دیکھا ہے۔

۱۲۴۰۵-محمد بن احمد، احمد، عبداللہ بن محمد سفیان، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ، ابراہیم بن رستم حیاط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاش نے فرمایا ایک نوجوان نے ایک مرتبہ مجھے کہا اور میں اس وقت نوجوان تھا جہاں تک ہو سکے دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی غلامی سے اپنے آپ کو آزاد کرلو، اس لئے آخرت کا قیدی کبھی بازیاب نہیں ہوگا، ابوبکر کہتے ہیں: اس آدمی کی یہ نصیحت میں کبھی نہیں بھولا۔

۱۲۴۰۶-ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن عبید قریشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ عنفوان شباب میں میرے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے جائیں یعنی جوانی میں مجھے آزمائشیں پیش آئیں۔

۱۲۴۰۷-ابواحمد بن غطریفی، ابوعباس محمد بن حسن طبری، احمد بن محمد بن مسروق کے سلسلہ سند سے حمانی کا بیان ہے کہ ابوبکر بن عیاش کی وفات کے وقت ان کی بہن رونے لگی، بہن کو رونے سے منع کیا اور ہاتھ سے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے کہا: تیرے بھائی نے گھر کے اس کونے میں اٹھارہ ہزار مرتبہ ختم قرآن کیا ہے۔

مسانید ابوبکر بن عیاشؒ

ابوبکر بن عیاشؒ نے ائمہ مکثرین سے احادیث روایت کی ہیں ان میں عاصم، اعمش اور ابوحصین سرفہرست ہیں۔

۱۲۴۰۸-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن زیاد علی ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غنیٰ (بے نیازی) کے بارے میں سوال کیا گیا؟ ارشاد فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامیدی غنیٰ ہے۔[۱]

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور میری سمجھ کے مطابق ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۰۹-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن عبداللہ وراق، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے کہ عنقریب تم کچھ ایسے لوگوں کا تذکرہ کرو گے جو نمازوں کو وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے۔ بہرحال تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو اور ان کے ساتھ نماز کو نفل سمجھو۔[۲]

یعنی گھروں میں پڑھ کر پھر ان کے ساتھ بھی باجماعت پڑھ لو پہلی نماز فرض ہوگی اور ان کے ساتھ نفل ہو جائیگی۔

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور عاصم سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۱۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعید کوفی، ابوعمرو ضریر، ابوبکر بن یونس، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں بہت برکت ہے۔

۱۲۴۱۱-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن حسن بن عبدالملک، مصبح بن ملقام، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن عورتوں کے گھر والے کہیں غائب ہوں، تنہائی کے عالم میں ان کے پاس داخل مت ہو، چونکہ شیطان خون کے چلنے کی طرح رگوں میں سرایت کر جاتا ہے۔[۳]

۱۔ كشف الخفا ۲/ ۳۲۱. ولسان الميزان ۱/ ۱۴۸.... ۲۔ سنن النسائی ۲/ ۷۵، ۷۶. وسنن ابن ماجة ۱۲۵۵. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۷۹. وصحيح ابن خزيمة ۱۶۴۰. والسنن الكبرى للبيهقی ۳/ ۱۲۸... ۳۔ سنن الترمذی ۱۱۷۲. ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۰۹. ومشكاة المصابيح ۳۱۱۹. واتحاف السادة المتقين ۵/ ۳۰۵. وكنز العمال ۱۳۰۲۸. وفتح الباری ۹/ ۳۴۰

۱۲۴۱۲- قاضی ابواحمد، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، حسین بن رزیق کوفی، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور حضرات حسن و حسینؓ کھیلتے ہوئے آتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر بیٹھ جاتے۔ صحابہ کرام انہیں ہٹانا شروع کر دیتے۔ آپ نماز سے جب فارغ ہوتے ارشاد فرماتے انہیں رہنے دو، میرے ماں باپ ان پر وارے جائیں جو آدمی مجھ سے محبت کرتا ہو وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور عاصم سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۱۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوعلاء بن عمرو حنفی، ابوبکر بن عیاشؒ، عاصم، زر، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں سب سے پہلے سعد نے تیر مارا۔

اعمش کی حدیث ابوصالح سے مروی غریب ہے نیز ابوبکر و ابومعاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۴۱۴- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں کفر ہیں نوحہ اور نسب میں طعنہ زنی[۱]۔

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے، اعمش سے زبید یامی و سفیان ثوری و جریر و ابومعاویہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۴۱۵- محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابی صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے شیاطین اور سرکش جنات کو قید کر لیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں، جہنم کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا، جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، کوئی دروازہ بند نہیں رہتا اور ایک منادی صدا لگاتا ہے اے خیر و بھلائی کے متلاشی آجاؤ اور اے برائی کے خواہاں برائی سے اب رک جا اور اللہ کے کچھ آزاد کردہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم کی آگ سے آزاد کیا جائے گا اور ایسا ہی رمضان کی ہر رات ہوتا رہتا ہے[۲]۔

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف قطبہ بن عبدالعزیز اور ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۱۶- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حاسب، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے چونکہ چربی ان پر حرام کی گئی تھی تاہم انہوں نے چربی بیچ کر اس کی قیمت کھانا شروع کر دی[۳]۔

اعمش سے یہ حدیث صرف ابوبکر نے روایت کی ہے اس لئے یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۴۱۷- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، حسین بن علی، اعمش، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ رفیق (مہربان دوست) ہے اور رفق (مہربانی و نرمی) کو پسند فرماتا ہے، رفق مزاجی پر اللہ تعالیٰ وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو کچھ سخت مزاجی پر عطا نہیں فرماتے[۴]۔

۱۔ کشف الخفا ۲/۴۴۷.

۲۔ سنن الترمذی ۶۸۲. والمستدرک ۱/۴۲۱. والسنن الکبری للبیھقی ۴/۳۰۳. وفتح الباری ۴/۱۱۴. والأمالی للشجری ۱/۲۸۸.

۳۔ صحیح البخاری ۳/۲۰۷. وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ باب ۱۳. ومسند الامام احمد ۱/۲۵، ۲۴۷، ۲۹۳، ۲/۳۶۲. والسنن الکبری للبیھقی ۶/۱۲، ۱۳، ۹/۲۰۶.

۴۔ صحیح مسلم ۷/۲۱. وصحیح البخاری ۲/۴۱، ۴/۱۳۲، ۱۲۲، ۵/۱۴۰. وفتح الباری ۲/۵۲۰، ۷/۳۹۹.

اعمش سے ابوبکر اور ان سے اسماعیل متفرد ہیں۔

۱۲۴۱۸- محمد بن حسن یقطینی ، احمد بن محمد بن ابراہیم صوری، عبداللہ بن نصر اصم ، ابوبکر بن عیاش ، اعمش ، ابوصالح ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بادصبا سے میری نصرت کی گئی جبکہ قوم عاد کو دبور ہوا سے ہلاک کیا گیا۔ اعمش سے ابوبکر متفرد ہیں اور ان سے اصم۔ صبا پُروائی ہوا اور دبور پچھوائی ہوا کو کہتے ہیں۔

۱۲۴۱۹- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن نصر صایغ ، احمد بن یحییٰ حلوانی ، احمد بن یونس ، ابوبکر بن عیاش ، اعمش ، ابوصالح ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقراء اغنیاء سے آدھا دن قبل جنت میں داخل ہوں گے اور آدھے دن کی مقدار پانچ سو برس کے مساوی ہے۔

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۰- محمد بن عقبہ شیبانی ، ابراہیم بن محمد بن حسن ، یحییٰ بن اکثم ، ابوبکر بن عیاش ، اعمش ، ابوصالح ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی میں تین سو ساٹھ ہڈیاں ہوتی ہیں آدمی پر ہر ہڈی (جوڑ) کے بدلے میں صدقہ واجب ہے۔ صحابہ کرام نے کہا: یارسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے ارشاد فرمایا مسافر کو تیری رہنمائی کرنا بھی صدقہ ہے رستے سے تیرا تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ ننگے کو کپڑا پہنا دینا بھی افضل صدقہ ہے۔ صحابہ کرام نے کہا یارسول اللہ! ان اعمال کی طاقت کون نہیں رکھتا؟ ارشاد فرمایا اپنے شر وفساد سے لوگوں کو بچائے رکھنا بھی صدقہ ہے اور یہ صدقہ وہ اپنے اوپر کر رہا ہے۔[۱]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اعمش سے صرف ابوبکر وابوعوانہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۱- محمد بن عبداللہ بن یاسین، محمد بن عبداللہ حضرمی ، عبدالحمید بن صالح ، ابوبکر بن عیاش ، اعمش ، ابوصالح ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ہنس دیے پھر ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں پر تعجب کرتا ہوں جنہیں زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لایا جارہا ہے اور وہ اس کو ناپسند کر رہے ہیں۔[۲]

۱۲۴۲۲- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین ، محمد بن عبداللہ حضرمی ، یزید بن مہران ، ابوبکر بن عیاش ، اعمش ، ابوصالح ، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے ھارون موسیٰ کے لئے تھے۔ ابوبکر کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف یزید نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۳- ابوبکر طلحی ، حصین بن جعفر قتات ، اسحاق بن محمد عزرمی ، ابوبکر بن عیاش ، ابوحصین ، یحییٰ بن وثاب ، مسروق ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے ہر مہینے میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے۔ چنانچہ جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس سال رمضان میں بیس دن اعتکاف فرمایا۔

ابوحصین کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۴- ابوبکر طلحی ، حسین بن جعفر ، عبدالحمید بن صالح ، ابوبکر بن عیاش ، ابوحصین ، ابوبردہ ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایک آدمی اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نیا مہر مقرر کر کے اس سے شادی کر لیتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔[۳]

---

[۱] کنز العمال ۱۶۴۲۱ ...... [۲] المعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۳۴۰. وتاریخ أصبھان ۲/ ۳۵۰. والکامل لابن عدی ۲/ ۸۶۱. وکشف الخفا ۲/ ۱۷. واتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۶۲.

[۳] مسند الامام أحمد ۴/ ۴۰۸. والسنن الکبری للبیھقی ۷/ ۱۲۸. وتاریخ أصبھان ۲/ ۴۷.

اس حدیث میں ابوحصین سے ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۲۵- حبیب بن حسن، احمد بن حسین بن اسحاق صوفی، عبدالرحمن بن صالح، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبردہ کہتے ہیں کہ میں زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس لوگوں کے کٹے ہوئے سر یکے بعد دیگرے لائے جا رہے تھے۔ میں کہتا جا رہا تھا جہنم کی طرف، جہنم کی طرف اتنے میں عبداللہ بن یزید انصاریؓ بولے اے بھتیجے! کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس امت کا عذاب دنیا میں قتل عمد مقرر کیا ہے''۔ [1]

اس حدیث میں ابوحصین سے روایت کرنے میں ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، اسحاق بن عیسیٰ طباع، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، سالم بن ابوجعد، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار کے لئے صدقہ حلال نہیں اور نہ ہی تگڑے طاقتور کے لئے حلال ہے۔ [2]

۱۲۴۲۷- ابوحسن بن محمد بن حسن، محمد بن غالب، معلیٰ بن منصور رازی، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

ابوحصین، ابوصالح وسالم کی سند سے صرف ابوبکر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن سعد رازی، عیسیٰ بن عبدالسلام طائی، فرات بن محبوب، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

اس حدیث کو بھی ابی حصین، سالم وابوصالح کی سند سے صرف ابوبکر نے روایت کیا ہے۔

۱۲۴۲۹- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، عیسیٰ بن عبدالسلام طائی، فرات بن محبوب، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابوطالب نے وفات پائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے چچا! کتنی جلدی آپ کے فقدان کا مجھے احساس ہونے لگا ہے۔

یہ حدیث ابوحصین سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے اور بقول سلیمان ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۳۰- ابواحمد حسن بن عبداللہ بن سعید ادیب، احمد بن محمد بن سعید، قاسم بن محمد بن جعفر، دھقان، محمد بن حماد زید کوفی، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بعض اشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں۔ [3]

۱۲۴۳۱- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابوحصین، ابوخالد بن یزید بن مھران، ابوحصین، ابوقاسم بن مخیمرہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی مردہ آدمی کو کوئی شکایت ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ لکھنے والے

۱۔ کنز العمال ۴۰۵۲۰۔ والجامع الکبیر ۴۲۶۷.

۲۔ سنن ابی داؤد ۱۶۳۴۔ وسنن الترمذی ۶۵۲۔ وسنن ابن ماجۃ ۱۸۳۹۔ والمستدرک ۱/۴۰۷۔ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۳۸۷۔ وصحیح ابن حبان ۸۰۶.

۳۔ سنن ابی داؤد ۵۰۱۰۔ ومسند الامام احمد ۱/۲۶۹، ۲۷۳، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۱۳، ۳۲۷، ۵/۱۲۵، وسنن الدارمی ۲/۲۹۷، وصحیح ابن حبان ۲۰۰۹، ۲۰۱۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۰۷، ۱۱/۸۷، ۲۸۷، ۲۸۸، ۱۲/۲۰۰، ۱۷/۱۹، وفتح الباری ۱۰/۵۳۷، ۵۴۰.

فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ (زندگی میں) اس کے افضل اعمال لکھو جو وہ کیا کرتا تھا تا کہ میں اس کو چھوڑ دوں۔[۱]

ابوحصین سے یہ حدیث صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۲- حبیب بن حسن، احمد بن یحییٰ حلوانی، یحییٰ حمانی، ابوبکر بن عیاش، عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب (موجودہ) کسریٰ کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہیں ہوگا او رجب (موجودہ) قیصر کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان دونوں بادشاہوں کے خزانے اللہ کے رستے میں خرچ کیے جاویں گے۔[۲]

عبدالملک کی یہ مشہور حدیث ہے نیز یہ حدیث ثوری وزهیر وشیبان اور ابوعوانہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۳- عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد مذکر، حسن بن ھارون سلیمان بن داؤد منقری، ابوبکر بن عیاش، عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک وقت ایسا آئے گا) کہ ضرور ایک عورت مدینہ سے سفر پر نکلے گی حتیٰ کہ حیرہ میں داخل ہو جائے گی اور اثنائے سفر اس کو کسی کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا۔[۳]

یہ حدیث عبدالملک سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۴- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر عنانی، عبدالحمید بن صالح، ابوبکر بن عیاش، عبدالملک بن عمیر، شعبی کے سلسلہ سند سے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن مجید پر اعراب لگاؤ۔

ہمیں یہ حدیث ابوبکر طلحی نے اسی طرح موقوفاً بیان کی ہے جبکہ بعض دوسرے محدثین نے اسے مرفوع بھی بیان کیا ہے۔

۱۲۴۳۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبدالحمید بن صالح (دونوں) ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چھوٹا لڑکا تھا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حنین کے موقع پر فجر کی اذان دی، جب میں حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح پر پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم بھی شامل کر لو۔[۴]

میرے علم کے مطابق عبدالعزیز سے یہ حدیث صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۶- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وھب، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حال میں وفات پائی کہ دنیا میں اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔[۵]

عبدالعزیز کی یہ حدیث مشہور ہے اور ان سے سعید نے بھی روایت کی ہے جبکہ عطاردی نے اصحاب ابوبکر کے مخالف سند سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ انہوں نے یوں سند بیان کی ہے عبدالعزیز، سوید بن غفلہ، حضرت ابوذر۔

۱۲۴۳۷- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وھب، ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا جا رہا تھا حتیٰ کہ ہم ''حرہ'' تک پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: میرے

۱۔ کنز العمال ۴۲۷۰۳، ۴۲۷۰۶.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱۰۵/۵.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۷/۲. وسنن الدارقطنی ۲۲۷/۲. وکنز العمال ۳۱۹۷۴.

۴۔ سنن الدارقطنی ۲۳۷/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۰۹/۷. وکنز العمال ۲۰۹۷۳.

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵۱. وفتح الباری ۲۲۸/۱، ۲۶۳/۱۱.

واپس آنے تک تم یہیں بیٹھو گے، چنانچہ میں ادھر ہی بیٹھ گیا، کچھ دیر کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے پھر متوجہ ہوئے میں نے انہیں سنا فرما رہے تھے اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کس سے باتیں کرر ہے تھے؟ فرمایا کیا تم نے سن لیا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا ارشاد فرمایا: وہ جبرئیل تھے جو مجھے اس حرہ کی ایک جانب میں پیش آ گئے تھے اور انہوں نے کہا اپنی امت کو بشارت دیجیے کہ جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! چاہے اس نے زنا و چوری کیوں نہ کی ہو؟ (پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے)

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں جیسا دائمی عذاب نہیں دیں گے، صفائی ستھرائی کے لئے بقدر ذنوب بہر حال گنہگار مومنین کو عذاب ہوگا، ہاں کبھی نہ کبھی انہیں عذاب سے چھٹکارا ملے گا، حدیث میں یہی تاویل کرنی پڑتی ہے ورنہ بہت ساری نصوص سے فاجر مومن کو عذاب ملنا ثابت ہے۔

مذکور سیاق میں عبدالعزیز سے صرف ابوبکر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۸- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم بن طرفہ، عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خطیب نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: خاموش رہو تو بہت برا خطیب ہے۔

چونکہ خطیب نے جملہ ثانیہ میں کہا: ''ومن یعصہما'' اس نے ایک ہی ضمیر میں اللہ اور اس کے رسول کو جمع کر دیا یہ خطا ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تنبیہ کی۔

ثوری اور قیس بن ربیع نے بمثلہ عبدالعزیز سے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۹- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، یحییٰ بن یوسف رمی، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، مجاہد، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔ ان دو کے علاوہ اور کسی رکن کا استلام نہیں کرتے تھے۔

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے، ہمیں صرف ابوبکر کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۴۴۰- سلیمان بن احمد، عباس اسفاطی، احمد بن یونس، ح، جعفر بن محمد، ابوحصین، یحییٰ حمانی، (دونوں) ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے رمی جمار سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں رمی کر لو، آدمی نے کہا میں نے رمی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں رمی کر لو، آدمی نے پھر کہا: میں نے رمی سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا ہے۔ فرمایا رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔[1]

بقول سلیمان ابوبکر عن عبدالعزیز متفرد ہیں۔

۱۲۴۴۱- محمد بن احمد بن حسن، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عمرو بن دینار، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے اور پلانے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۳۱، ۴۳، ۲/۲۱۵۔ وصحیح مسلم، کتاب الحج ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۳۱، ۳۳۳، وفتح الباری ۱/۱۸۰، ۲۲۳۔

یہ حدیث عبدالعزیز سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۴۲-محمد بن عبداللہ بن سفیان، محمد بن عبداللہ حضرمی، طاہر بن ابی احمد، ''ح'' محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حسین بن جعد، ابوطاہر ہروی ہاشم بن ولید، (دونوں) ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید تم ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز کو وقت سے موخر کر کے پڑھیں گے سو جب تم انہیں پاؤ تم اپنے گھروں میں وقت معروف پر نماز پڑھ لو، پھر تم ان کے پاس آؤ اور ان کے ساتھ مل کر بھی نماز پڑھ لو اور انکے ساتھ مل کر پڑھی گئی نماز کو نفل سمجھو۔

۱۲۴۴۳-محمد بن احمد بن حسن، حسن بن عمر بن ابواحوص، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، ابواسحاق، ابوبکر موسیٰ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر سونے کے لئے تشریف لے جاتے۔ اپنی دائیں ہتھیلی دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور زبان مبارک سے کہتے یا اللہ! تو مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔[1]

۱۲۴۴۴-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، ابواسحاق، عاصم، ابووائل، جریر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا یارسول اللہ! ہاتھ مبارک بڑھایئے اور شرطیں طے کیجئے چونکہ آپ میری شرط سے بہ خوبی واقف ہیں، ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو، زکوۃ دو، مسلمانوں کے خیر خواہ رہو اور مشرک سے علیحدگی اختیار کرو۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے عاصم سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے حماد بن سلمہ، ابان بن یزید اور زائدہ بھی ہیں۔

۱۲۴۴۵-محمد بن احمد بن حسین، حسین بن عمر بن ابراہیم، ''ح'' ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عاصم، مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بدر کے دن میں ایک تلوار لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو تہ تیغ کر کے میرے سینے کو ٹھنڈک بخشی ہے۔ مجھے یہ تلوار عطا کیجئے، ارشاد فرمایا: اے سعد! یہ تلوار نہ میری ملکیت میں ہے نہ آپ کی ملکیت میں، میں نے تلوار وہیں رکھ دی اور میں واپس لوٹ آیا، اور کہا: ہوسکتا ہے یہ تلوار اس آدمی کو مل جائے جو میری جیسی آزمائش میں مبتلا نہ ہوا ہو، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کھڑے ہوجاؤ، تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ چنانچہ میں اسی لمحے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا مجھے فرمایا: اے سعد! آپ نے مجھ سے یہ تلوار مانگی ہے حالانکہ یہ میری نہیں ہے لیکن (آپ کے جانے کے بعد) اللہ تعالیٰ نے میرے اختیار میں دے دی ہے اب وہ تمہاری ہوگئی، اس دوران آیت کریمہ نازل ہوئی ''**یسالونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول** ''(انفال ۱) آپ ﷺ سے اموال غنیمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ اموال غنیمت اللہ اور رسول کے ہیں''

ابوبکر نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یوں آیت پڑھی'' **یسالونک الانفال** '' قرأت میں ''**عن الانفال**'' نہیں ہے۔

۱۲۴۴۶-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابوحصین، احمد بن یونس، ابوبکر بن عیاش، عمر بن سعید، عبدالکریم، زیاد بن ابی مریم، عبداللہ بن معقل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔

۱۔ سنن أبی داؤد ۵۰۴۵. وسنن الترمذی ۳۳۹۸. وسنن ابن ماجة ۳۸۷۷. ومسند الامام أحمد ۱/۴۰۰، ۴۱۴، ۴۴۳، ۲۸۱/۴، ۲۹۰، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۳، ۲۸۸/۶، والأدب المفرد ۱۲۱۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸۵/۱۰. وصحیح ابن حبان ۲۳۵۰.

۱۲۴۴۷-ابوبکر طلحی، ابوحازم، محمد بن سری تمیمی، محمد بن علاء، ابوبکر بن عیاش، ابوحمزہ ثمالی، شعبی، ام ھانی کے رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے ام ھانی! کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ چیز ہے میں نے جواب دیا۔ میرے پاس صرف خشک روٹی کے چند ٹکڑے ہیں اور سرکہ بھی ہے ارشاد فرمایا: وہ گھر سالن کے لئے کبھی محتاج نہیں ہوتا جس میں سرکہ موجود ہو۔[1]

ابوحمزہ سے مروی ہے کہ ابوبکر کی یہ حدیث بالا غریب ہے اور ابوحمزہ کا نام ثابت بن ابوحنیفہ ہے۔

۱۲۴۴۸-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، ابوبکر بن عیاش، ھشام بن عروۃ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں اشتمال کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

اشتمال: چادر کو مخصوص طریقہ سے اوڑھنا کہ ایک کاندھے کے اوپر سے اوڑھی جائے اور پورا بدن مستور ہو جائے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور ہشام سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

(۴۲۴) ابوحکم سیارؒ[2]

اولیاء تابعین کرام میں سے ایک ابوحکم سیارؒ بھی ہیں، کمال درجے کے عبادت گزار تھے صبر و شکر کو ہمیشہ اپنی گھٹی میں باندھے رکھا، ابوحکم تابعین میں سے ہیں اگر چہ ان کا ذکر طبقہ تابعین سے مؤخر ہو گیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف ظاہر کو بنا سنوار کر رکھنا اور باطن کو توڑنے کا نام ہے۔

۱۲۴۴۹-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ابوھذیل کے سلسلہ سند سے ھیثم کا بیان ہے کہ ہم سیار ابوحکم کے پاس گئے اور وہ اس وقت رو رہے تھے۔ ہم نے پوچھا آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ جواب دیا جس چیز نے مجھ سے قبل عابدین کو رلایا ہے۔

۱۲۴۵۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، خلف بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سیار نے فرمایا: دنیا و آخرت دونوں بندے کے دل میں جمع ہو جاتی ہے ان دونوں میں سے جو بھی غالب ہوئی دوسری اس کے تابع ہوتی ہے۔

۱۲۴۵۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمران بن جنید، سلیمان بن داؤد قزاز، علی بن حسن، عبداللہ بن مبارک کا بیان ہے کہ سیار ابوحکم اور مالک بن دینار دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کے خواہشمند تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ سیارؒ بصرہ تشریف لائے ان کے پاس خوبصورت قسم کے کپڑے تھے جنہیں وہ کبھی کبھی پہنتے تھے۔ تاہم جس دن وہ بصرہ تشریف لے گئے اس دن وہی عمدہ کپڑے زیب تن کیے اور سر پر عمامہ باندھا، پھر مالک بن دینار کے پاس گئے جبکہ مالک بن دینار اور ان کے مریدوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ مالک بن دینار نے مریدین کو درس حدیث دیا اور کچھ وعظ و نصیحت کی، پھر مریدین متفرق ہو گئے اور مجلس میں صرف مالک بن دینار اور سیارؒ باقی رہے مالک بن دینار بولے: اے شیخ! میں آپ کے اس ذیشان لباس کی وجہ سے آپ سے غافل رہا۔ سیارؒ بولے کیا میرے اس لباس نے مجھے آپ کے نزدیک کمتر بنا دیا ہے؟ مالک بن دینار نے اثبات میں جواب دیا، سیار کہنے لگے وہ لباس بہت اچھا ہے جو پہننے والے کو

---

[1] السنن الکبری للبیہقی ۳۸/۶۔ وسنن الترمذی ۱۸۴۱۔ وتاریخ بغداد ۳۰۷/۶۔ والکامل لابن عدی ۲۱۰۶۸/۶۔ وکنز العمال ۴۱۰۱۳،۴۱۰۱۰۔

[2] فی تھذیب الکمال ۳۱۳/۱۲۔ والتاریخ الکبیر ۲۳۳۳/۴۔ والجرح ۱۱۰۳/۴۔ والکاشف ۲۲۳۹/۱۔ وتھذیب التھذیب ۲۹۱/۴۔

لوگوں کے سامنے کمتر بنا کر کے پیش کرے، چنانچہ مالک بن دینار اپنی جگہ سے اٹھ کر سیار کے روبرو آبیٹھے اور پوچھا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے بھلا آپ کون ہیں؟ جواب دیا میں سیار ابوالحکم ہوں۔

۱۲۴۵۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محرز بن عون، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سیار ابوالحکم، مالک بن دینار کے پاس تشریف لے گئے اور سیار نے عمدہ قسم کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ مالک ان سے کہنے لگے: کیا آپ جیسے لوگ اس قسم کا لباس پہن سکتے ہیں؟ سیار نے جواب دیا کیا اس لباس نے مجھے آپ کی نظروں میں کمتر کر دیا ہے یا بالاتر؟ مالک کہنے لگے: بلکہ کمتر کر دیا ہے سیار نے فرمایا: یہ تواضع ہے۔

۱۲۴۵۳-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، سیار بن ابوالحکم، ابووائل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل میرے گناہوں میں سے صرف ایک ہی گناہ معاف کرے اور میرے نسب کو شہرت نہ دے۔

مسانید ابوالحکم سیارؒ

مصنف ابونعیم اصفہانی کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیار ابوالحکم تابعی ہیں اور وہ اصلاً واسطی ہیں اگرچہ طبقہ تابعین میں سے ان کا ذکر مؤخر ہو گیا ہے۔

طارق بن شہابؓ سے احادیث روایت کی ہیں، بعض علماء کا قول ہے کہ طارق بن شہاب صحابہ ہیں سیار کی اکثر روایات شعبی، ابووائل، ابوحزم، یزید فقیر، ثابت بنانی وغیرہم سے مروی ہیں۔

سیار سے سعید، مسعر وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں، سیار کا تذکرہ تبع تابعین کے ذکر سے مقدم ہونے کا حق رکھتا ہے تاہم ان کی چند مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۲۴۵۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، بشیر بن سلیمان، سیار ابوالحکم، طارق بن شہاب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی محتاجی پیش آ گئی اور پھر اس نے اپنی محتاجی کو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا اس کا فاقہ کبھی نہیں ختم ہونے پائے گا اور اگر اس نے اپنی محتاجی کو اللہ کے حضور پیش کیا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے غنیٰ عطا فرمائیں، یا تو آخرت میں اس کا اجر وثواب عطا فرمادیں یا دنیا میں اسے غنیٰ سے نوازیں[1]۔

مذکورہ بالا حدیث غریب ہے اور طارقؓ سے صرف سیار نے روایت کی ہے اور سیار سے صرف بشیر نے۔

۱۲۴۵۵-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز وعبداللہ بن احمد بن حنبل، ھارون بن معروف، مخلد بن یزید، بشیر بن سلمان، سیار ابوالحکم، طارق بن شہاب، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قریب ہو چکی ہے اور ان سے صرف دوری میں اضافہ کر رہی ہے[2]۔

طارق اور سیار دونوں سے مروی یہ حدیث غریب ہے جبکہ دیگر محدثین نے یہ حدیث مخلد، مسعر، سیار، کی سند سے روایت کی ہے جیسے پوری سند یوں ہے، یوسف بن ابراہیم ھمی، عبداللہ بن محمد بن مسلم، عبدالحمید، بن ہشام حرانی، مخلد بن یزید، مسعر بن کدام، سیار سے مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۲۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۵. و کشف الخفا ۲/ ۳۹۰. واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۳۰.

۲۔ المستدرک ۴/ ۳۲۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۵.

۱۲۴۵۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ "ح" ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن ہاشم بغوی، علی بن جعد، شعبہ، سیار، شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو سفر سے واپس آنے پر اچانک رات کو گھر والوں کے پاس آدھمکنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ پراگندہ حال عورت اپنے بالوں میں کنگھی کر لے، جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہے وہ عورت زیرناف بال صاف کر لیں۔ شعبی کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۴۵۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ھشیم، سیار، شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ہم سفر سے واپس لوٹے مدینہ میں ہم داخل ہونا ہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رک جاؤ، تاکہ ہم عشاء کے وقت داخل ہوں تاکہ پراگندہ حال عورت اپنے بالوں میں کنگھی کر لے اور جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہے وہ عورت زیرناف بال صاف کر لے۔

۱۲۴۵۸-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، زکریا بن یحییٰ، ہشیم، سیار، شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں (یا سفر میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب ہم واپس لوٹنے لگے میں نے اپنے سست رفتار اونٹ پر جلدی کرنی چاہی، اچانک کوئی اور میرے پیچھے سے میرے ساتھ لاحق ہوا اس کے پاس چھڑی تھی اس نے میرے اونٹ کو چھڑی مار کر برانگیختہ کیا جس سے وہ اتنا تیز ہو گیا جیسے تم کسی تیز رفتار اونٹ کو دیکھ لو، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوں، ارشاد فرمایا: تمہیں کیا جلدی ہے میں نے جواب دیا میں نے نئی نئی شادی کی ہے ارشاد فرمایا: کیا کسی کنواری عورت سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے جواب دیا یا رسول اللہ! ثیب (بیوہ) سے شادی کی ہے ارشاد فرمایا: کنواری عورت کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی جو تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی، جابر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے بیوہ سے اس لئے شادی کی ہے تاکہ جب میں سفر سے آؤں تو وہ عقلمندی سے کام لے اور عقلمند تجربہ کار عورت زیادہ اچھی ہے۔ چنانچہ جب ہم مدینہ آئے اور ابھی گھروں داخل ہونا ہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رک جاؤ حتیٰ کہ ہم عشاء کے وقت داخل ہوں، تاکہ پراگندہ حال بکھرے بالوں والی عورت کنگھی کر لے اور جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہو وہ عورت زیرناف بال صاف کر لے۔

۱۲۴۵۹-ابوالحسن، علی بن ابراہیم بن احمد رازی، اسحاق بن محمد بن کیسان، مستمر بن صلت، عبدالکریم بن روح، شعبہ، منصور، سیار، ابووائل، حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم ایک قوم کے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر آئے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

سیار سے مروی شعبہ کی یہ حدیث غریب ہے اور عبدالکریم متفرد ہیں۔

۱۲۴۶۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، سیار و منصور، ابوحزم، ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور دوران حج بیہودہ گفتگو سے پرہیز کیا اور نہ ہی فسق میں مبتلا ہوا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔[1]

۱۲۴۶۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، سیار ابوحازم کی سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

ابوحازم سے مروی منصور کی حدیث بالا صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۴۶۲-ابراہیم بن محمد حمزہ، وابوبکر آجری، احمد بن یحییٰ حلوانی، علی بن جعد، شعبہ، سیار ابوحکم، ثابت بنانی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے بچوں کو سلام کیا پھر حدیث سنائی کہ رسول

[1] صحیح البخاری ۲/۱۶۴، ۳/۱۴. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۴۳۸.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے، انہوں نے بھی بچوں کو سلام کیا اور میں اس وقت بچوں کے ساتھ تھا۔

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۴۶۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، شریح بن یونس وزکریا بن یحییٰ بن حمویہ۔ ''ح'' ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ''ح'' ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، (تینوں محدثین) ہشیم، سیار، یزید فقیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ خصوصیتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں، (وہ یہ ہیں) ایک مہینے کی مسافت کے بقدر رعب سے میری مدد کی گئی (یعنی دشمن سے میں ایک مہینے کی مسافت کے فاصلے پر ہوتا ہوں کہ دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے) اور پوری زمین کو میرے لئے مسجد اور طہور کا حکم دے دیا گیا (یعنی جہاں چاہوں نماز پڑھوں اور مٹی سے تیمم کرلوں) چنانچہ میری امت کے جس آدمی کو نماز کا وقت ہو جائے وہ جہاں چاہے نماز پڑھ لے اور مال غنیمت کو میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی مال غنیمت حلال نہیں کیا گیا اور مجھے سفارش (شفاعت) عطا کی گئی اور مجھ سے پہلے ہر نبی کو کسی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے عامۃ الناس کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔[1]

۱۲۴۶۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، سیار، جابر، عبیدہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ کیا ہے پس اگر میں غزوہ ہند میں شہید ہوا تو بہترین شہید ہوں گا اور اگر زندہ واپس لوٹ آیا تو میں آزاد ابوہریرہ ہوں گا۔

(۴۲۵) شیبان راعیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے شیبان راعی بھی ہیں، عبادت حق تعالیٰ میں ہمہ وقت مگن رہتے، اور توکل علی اللہ کو ہر حال میں اپنے دامن میں سموئے رکھا۔

۱۲۴۶۵- عبداللہ بن محمد، ابوعباس محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، ابراہیم بن یعقوب، احمد بن نصر، محمد بن حمزہ مرتضیٰ کا بیان ہے کہ شیبان راعی جب کبھی جنبی ہو جاتے اور انہیں پانی میسر نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے بارش برستی اور غسل کرتے، نماز جمعہ کے لئے تشریف لے جاتے اور اپنی بکریوں پر دائرہ نما خط کھینچ جاتے۔ جب واپس آتے بکریوں کو اسی حالت میں پاتے جس حالت میں انہیں چھوڑ کر گئے تھے۔

(۴۲۶) صالح بن عبدالجلیلؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک صالح بن عبدالجلیلؒ بھی ہیں۔ اطاعت باری تعالیٰ کو بجالا کر لذت محسوس کرتے تھے، گزارہ کو کافی سمجھتے، قناعت کو کبھی نہیں چھوڑا۔

۱۲۴۶۶- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف دارانی، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان کے سند سے مروی ہے کہ صالح بن عبدالجلیل نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے دنیا و آخرت کی زندگی کی لذت کو پیتے ہوئے دنیا سے سدھار گئے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تم نے دنیا میں اپنی خواہشات کو کوتاہ رکھا آج تم اپنی خواہشات کو پورا کرو میری عزت کی قسم بہشتوں کو میں نے تمہاری خاطر پیدا کیا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۹۱۱. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۳. وفتح الباری ۱/۴۳۶، ۵۳۳.

۱۲۴۶۷- محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابوزرعہ، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱۲۴۶۸- اسحاق بن اسحاق، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان، صالح بن عبدالجلیل نے فرمایا: اہل بصیرت حضرات اہل دنیا کے بادشاہوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں جبکہ اہل دنیا ان کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان پر رشک بھی کرتے ہیں۔

(۴۲۷) حسین بن یحییٰ حسنیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک حسین بن یحییٰ حسنی بھی ہیں جو عبادت وریاضت میں ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے۔

۱۲۴۶۹- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، ابوخالد قصاع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسین بن یحییٰ حسنی سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی دنیا میں کیا علامت ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو دنیا میں اچھے اعمال کی توفیق دیتا ہے جن سے وہ راضی رہتا ہے۔

۱۲۴۷۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، ابومسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسین بن یحییٰ حسنی نے فرمان باری تعالیٰ "فلنحیینه حیاة طیبة" (نحل/۹۷) ہم اسے پاکیزہ تر زندگی عطا فرمائیں گے" کے بارے میں فرمایا: یعنی ہم اسے اطاعت کی توفیق عطا فرمائیں گے جس کی لذت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا، حسنی فرماتے ہیں: جو چاہتا ہو کہ اس کی آنکھ زیادہ سے زیادہ آنسو بہائے اور اس کا دل رقت آمیز ہو جائے وہ آدھا پیٹ بھر کھائے پیے، ابومسلم کہتے ہیں یہ بات میں نے ابوسلیمان کو سنائی، وہ مجھے کہنے لگے حدیث میں تو یوں آیا ہے: ایک تہائی کھانا اور ایک تہائی پینا ہے" ان لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے سدس (چھٹے حصے) کا اضافہ کر دیا ہے۔

۱۲۴۷۱- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، طیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسنی نے فرمایا: جہنم میں کوئی ٹھکانا نہیں ہوگا نہ ہی قید ہوگی نہ بیڑیاں اور نہ زنجیر ہوں گے مگر خوف اتنا ہوگا کہ اس پر جہنمی کا نام لکھا ہوگا، طیب کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابوسلیمان کو سنائی تو کہنے لگے اس وقت کیا حال ہوگا جب یہ ساری چیزیں جہنمی میں جمع ہو جائیں گی، بیڑیاں اس کے پاؤں میں ڈالی جائیں گی ہتھکڑیاں اس کے ہاتھوں میں اور پھر اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

۱۲۴۷۲- ابوعلی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبدالجبار بن عاصم،" ح" ابوبکر بن محمد بن حسین آجری، احمد بن یحییٰ حلوانی،" ح" ابونعیم اصفہانی مخلد بن جعفر، احمد بن محمد بن یزید براثی (تینوں) حکم بن موسیٰ، عبدالملک بن یحییٰ حسنی، صدقہ دمشقی، ھشام کنانی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بواسطہ جبرئیل فرمان باری تعالیٰ ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! جس نے میرے ولی کو رسوا کیا اس نے علانیہ میرے ساتھ جنگ کی، جس چیز کو میں نے کرنا ہوتا ہے اس میں مجھے تردد نہیں ہوتا اور نہ ہی مجھے اپنے بندہ مومن کی روح قبض کرنے میں کچھ تردد ہوتا ہے حالانکہ وہ موت کو ناپسند کر رہا ہوتا ہے جبکہ میں اس کی برائی ناپسند کر رہا ہوتا ہوں اور مرنے کے سوا اس کو کوئی چارہ کار رہتا ہی نہیں، میرے مومنین بندوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو عبادت کے کسی باب کا ارادہ کرتے ہیں۔ وہ اس سے رک جاتے ہیں اور عجب اسے نہیں داخل ہونے دیتا اور اس طرح ان کا عبادت کا باب فاسد ہو کر رہ جاتا ہے بعض میرے بندے ایسے ہیں جن سے میں محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جس سے میں محبت کرتا ہوں میں اس کے کان، ہاتھ اور آنکھیں بن جاتا ہوں وہ مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں وہ مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں وہ میرے لئے خیر خواہ ہوتا ہے میں اس کا خیر خواہ بن جاتا ہوں بے شک بعض میرے ایسے بندے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف مالداری سے ہوتی ہے۔ اگر میں انہیں فقر وفاقہ میں مبتلا کر دوں تو فقر وفاقہ اس کا ایمان بگاڑ ڈالے اسی طرح بعض میرے ایسے مومن بندے ہوتے ہیں

جن کے ایمان کو صرف ان کا فقر وفاقہ ہی درست رکھ سکتا ہے اور بعض بندے میرے ایسے ہوتے ہیں کہ مالداری ان کے ایمان کو فاسد کر دے گی اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف صحت سے ہوتی ہے اگر میں انہیں کسی بیماری میں مبتلا کردوں تو بیماری اس کے ایمان کو فاسد کردے گی اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف بیماری سے ہوتی ہے اگر میں انہیں صحت عطا کردوں تو ان کا ایمان فاسد ہو جائے گا میں اپنے علم کے مطابق اپنے بندوں سے حسن تدبیر سے پیش آتا ہوں اور بیشک میں علیم وخبیر ہوں۔[1]

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے اس سیاق میں صرف ہشام کتانی نے روایت کی ہے نیز حسن بن یحییٰ حسنی متفرد ہیں۔

۱۲۴۷۳- سلیمان بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن ''ح'' علی بن ھارون، احمد بن عبدالجبار، ھیثم بن خارجہ (دونوں راوی) حسن بن یحییٰ حسنی، بشر بن حبان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم مسجد تعمیر کر رہے تھے کہ ہمارے پاس واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ انہوں نے ہمیں سلام کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے جس نے مسجد بنائی اور پھر اس میں نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس سے افضل گھر بنائیں گے۔[2]

بشر سے روایت کرنے میں حدیث بالا میں حسنی متفرد ہیں۔

(۴۲۸) ادریس خولانی ؒ

اولیاء تابعین کرام میں سے ایک عاقل، ربانی ادریس بن یحییٰ خولانی ؒ بھی ہیں۔

۱۲۴۷۴- محمد بن علی، احمد بن علی بن ابی صقر، یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے صوفیاء کرام میں صرف ادریس خولانی کو عقلمند دیکھا ہے۔

۱۲۴۷۵- علی بن ھارون، موسیٰ بن ھارون حافظ کا بیان ہے کہ زنجویہ ادریس بن یحییٰ خولانی کا تذکرہ کر رہے تھے کہ وہ مصر میں ایسے ہیں جیسے ہمارے ہاں بغداد میں بشر بن حارث ہیں موسیٰ کہتے ہیں: میرا گمان نہیں ہے کہ علماء ادریس خولانی پر مقدم کسی کو سمجھتے ہوں۔

مسانید ادریس بن یحییٰ خولانی ؒ

۱۲۴۷۶- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرملہ، ادریس بن یحییٰ، حیوۃ بن شریح، عقیل بن خالد، ابن شھاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ایک ہاتھ میں سمیٹ لیں گے اور آسمانوں کو دائیں ہاتھ میں پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: آج میں ہی بادشاہ ہوں۔[3]

۱۲۴۷۷- سلیمان بن احمد، حرملہ، ادریس بن یحییٰ، عقیل، ابن شھاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن جب قرآن کی حفاظت کرتا ہے اور رات کو لے کر اسے کھڑا رہتا ہے (یعنی رات کو پڑھتا رہتا ہے نماز میں نوافل میں) اس کی مثال باندھے ہوئے اونٹ جیسی ہے کہ جب اس کا مالک اسے باندھے رکھتا ہے اونٹ کو اپنے پاس روکے رکھتا ہے اور جب اونٹ کو کھول دیتا ہے تو وہ بھاگ نکلتا ہے۔[4]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۲۶۴. ومجمع الزوائد ۲/۲۴۸. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۰۲: ۴۷۷، ۹/۴۴۰.

۲۔ مسند الامام أحمد ۳/۴۹۰. والترغیب الترھیب ۱/۱۹۵.

۳۔ صحیح البخاری ۶/۱۵۸، ۸/۱۳۵، ۹/۱۴۲، ۱۵۰. وصحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین ۲۳. وفتح الباری ۸/۵۵۱، ۱۳/۳۹۶.

۴۔ سنن النسائی ۲/۱۵۴. وأمالی الشجری ۱/۸۲، ۱۰۸.

۱۲۴۷۸- سلیمان، احمد، حرملہ، ادریس بن یحییٰ، حیوۃ بن شریح عقیل، ابن شہاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار دوزخ کی تیز گرمی کا اثر ہے اسے ٹھنڈے پانی سے توڑتے رہو، چنانچہ ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے یا اللہ! عذاب کو ہم سے دور کردے۔

مذکورہ بالا زہری کی تینوں حدیثیں غریب ہیں، صرف حیوۃ نے روایت کی ہیں۔

۱۲۴۷۹- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر، حرملہ، ''ح'' محمد بن علی، اسماعیل بن داؤد بن وردان، یوسف بن ابی طیبہ، (دونوں) ادریس بن یحییٰ خولانی، عبداللہ بن عیاش، عبداللہ بن سلیمان، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔[1]

نافع کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف عبداللہ بن سلیمان نے روایت کی ہے اور عبداللہ بن سلیمان، طویل کے لقب سے مشہور ہیں نیز ادریس متفرد ہیں۔

۱۲۴۸۰- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، ابراہیم بن منقذ، ادریس بن یحییٰ خولانی، فضل بن مختار، ابن ابی ذیب، شعبہ مولیٰ ابن عباس، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدن سے باہر نکلنے والی چیزوں سے وضو واجب ہوتا ہے نہ کہ ان چیزوں سے جو بدن میں داخل ہوں۔[2]

یعنی پیشاب پاخانہ، ریح، خون، پیپ، قے وغیرہ سے وضو واجب ہوتا ہے نہ کہ کھانے پینے سے۔

ابن ابی ذیب کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف فضل کی سند سے پہنچی ہے اور فضل سے ادریس روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۲۴۸۱- محمد بن ابراہیم، یحییٰ بن محمد بن صاعد، ابراہیم بن منقذ، ادریس بن یحییٰ خولانی، فضل بن مختار، حمید، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی جانب نکلے، اپنے گدھے پر سوار ہوئے جس سے گدھے پر بیٹھنے کا اثر (نشان) پڑ گیا۔

(۴۲۹) مفضل بن فضالہؒ[3]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک مفضل بن فضالہ بھی ہیں جو حق و عدالت پر قائم رہے۔ عبادت وریاضت میں ملال کا شکار نہیں ہوئے۔ مستجاب الدعوات تھے۔

۱۲۴۸۲- ابو عمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن سیار فرہاذانی، ابن رغبہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک ثقہ آدمی نے بتایا کہ مفضل بن فضالہؒ نے ان کے لئے قطع امل کی دعا کی لیکن وہ آدمی صبر نہ کر سکے۔ چنانچہ مفضل کو پھر رجوع کی دعا کرنی پڑے۔

۱۲۴۸۳- محمد بن احمد بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن سیار، یا ابن رغبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مفضل ضعف کے باوجود راتوں کو طویل

---

[1] مسند الامام أحمد ۳/۱۲. ومجمع الزوائد ۳/۱۵۰. والاحاديث الصحيحة ۱۶۵۴. وصحيح ابن حبان ۸۸۰. والترغيب والترهيب ۲/۱۳۷. واتحاف السادة المتقين ۴/۲۳۰.

[2] السنن الكبرى للبيهقي ۱/۱۱۶. والمصنف لعبد الرزاق ۱۰۰. ومجمع الزوائد ۱/۲۴۳. والعلل المتناهية ۱/۳۶۶. والاحاديث الضعيفة ۹۵۹.

[3] تهذيب الكمال ۲۸/۴۱۵. وطبقات ابن سعد ۷/۵۱۷. والتاريخ الكبير ۷/ت ۱۷۷۳. والجرح ۸/۱۴۲۱. والكاشف ۳/ت ۵۷۰۴.

قیام کیا کرتے تھے۔

مسانید مفضل بن فضالہؒ

۱۲۴۸۴-مخلد بن جعفر وابومحمد بن حیان، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، ویزید بن موھب، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شھاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر سورج ڈھلنے سے پہلے ہی (سفر کے لیے) کوچ کر جاتے نماز ظہر کو وقت عصر تک مؤخر کر تے۔ پس پڑاؤ کرتے اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے، اور اگر سفر پر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو ظھر کی نماز پڑھ لیتے پھر سوار ہو جاتے (اور سفر پر نکل پڑتے)۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے عقیل سے لیث بن سعد اور جابر بن اسماعیل اور یونس بن یزید نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۴۸۵-سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبداللہ بن صالح، لیث، عقیل، ابن شھاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کرنا چاہتے تو ظہر کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ عصر کا وقت داخل ہو جاتا پھر دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔

۱۲۴۸۶-محمد بن علی، علی بن احمد بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی سفر کرنا ہوتا ظہر کی نماز کو عصر کے اول وقت تک مؤخر کرتے۔ پھر دونوں نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھ لیتے، اسی طرح مغرب کو بھی موخر کرتے اور شفق غروب ہو جاتا دونوں نمازوں (مغرب عشاء) کو اکٹھا پڑھ لیتے۔

جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا عزیز ہے، اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں بھی ذکر کی ہے۔ انہوں نے عمرو بن سوادہ ابن وھب کے طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۲۴۸۷-سلیمان بن احمد، ھارون بن کامل، عبداللہ بن صالح، لیث، یونس، ابن شھاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمع بین الظھر والعصر (نماز ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھنے) کا ارادہ کرتے ظہر کو موخر کرتے حتیٰ کہ عصر کا وقت داخل ہو جاتا پھر دونوں جمع کر کے پڑھ لیتے۔

یہ حدیث مفضل بن فضالہ نے بھی لیث، جعفر فریابی، قتیبہ ویزید بن موھب، مفضل بن فضالۃ، لیث، ھشام بن سعد، ابوزبیر، ابوطفیل، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر کوچ کرنے سے پہلے اگر سورج ڈھل چکا ہوتا تو جمع بین الظہر والعصر کر لیتے اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے یعنی اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج غروب ہو چکا ہوتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھ لیتے اور اگر غروب آفتاب سے پہلے کوچ کر جاتے تو مغرب کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ عشاء کے وقت اترتے اور دونوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔

(فائدہ) جمع بین الصلوتین کا مسئلہ بھی ان معرکۃ الآراء مسائل میں سے ہے جس میں ائمہ کرام کا شدید اختلاف ہوا ہے۔ فقہاء کرام کے اختلاف سے بچنے کا سلامتی والا طریقہ یہ ہے کہ مسافر ظہر کی نماز کو آخری وقت تک مؤخر کرے اور بالکل آخر وقت میں ظہر پڑھ لے اور جونہی فارغ ہوگا عصر کا وقت داخل ہو چکا ہوگا لہٰذا عصر اول وقت میں پڑھ لے، مغرب میں بھی اسی طرح یعنی مغرب کو بالکل آخر وقت میں پڑھ لے اور جونہی مغرب سے فارغ ہوگا عشاء کا وقت داخل ہو چکا ہوگا، لہٰذا عشاء کو بالکل اول وقت میں پڑھ لے (انتھیٰ من المترجم)

۱۲۴۸۸-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر، مفضل بن فضالۃ، عیاش بن قتبانی، بکیر بن اشج، نافع، ابن عمرؓ،

حفصہ زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بالغ پر نماز جمعہ کے لئے جانا واجب ہے اور ہر وہ آدمی جو نماز جمعہ پڑھنے کے لئے آئے اس پر غسل کرنا واجب ہے۔[1]

بکیر کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف مفضل بن عیاش نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۸۹-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، مفضل بن فضالہ، بن یونس بن یزید، سعد بن ابراہیم، مسور، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس پر تاوان نہ ڈالا جائے۔[2]

اس حدیث کو سعد سے صرف یونس نے روایت کیا ہے۔

۱۲۴۹۰-محمد، محمد بن زیان، زکریا بن یحیٰی قضاعی، مفضل بن فضالۃ، عبداللہ بن سلیمان طویل، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قرآن مجید کو ساتھ لے کر دشمن کے علاقے کی طرف سفر کیا جائے چونکہ خوف ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور نافع سے موسیٰ بن عقبہ نے بھی روایت کی ہے نیز حدیث بالا میں مفضل متفرد ہیں۔

۱۲۴۹۱-محمد بن ابراہیم بن علی محمد بن زیان، زکریا بن یحیٰی، مفضل بن فضالۃ، عبداللہ بن سلیمان، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان آدمی کا حق بنتا ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس میں وصیت نافذ ہو سکتی ہو اور وہ چیز اس کے پاس یونہی دوراتیں گزار دے الا یہ کہ اس چیز کے متعلق اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

۱۲۴۹۲-سلیمان احمد، مقدام بن داؤد، سعید بن عیسیٰ ویحییٰ بن بکیر، مفضل بن فضالۃ، ابوعروہ بصری، زیاد بن ابی عمار، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے۔[3]

ابوعروۃ بصری وہ معمر بن راشد ہیں بقول عیسیٰ مفضل متفرد ہیں۔

۱۲۴۹۳-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، سعید بن عیسیٰ، مفضل بن فضالہ، یونس بن شھاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز پڑھ لیتے تھے اور اسی پر سجدہ بھی کر لیتے۔

زھری کی حدیث بالا غریب ہے مفضل عن یونس متفرد ہیں۔

۱۲۴۹۴-سلیمان بن احمد، مقدام، سعید، مفضل، محمد بن عجلان، ابوزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے جو آدمی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اس کا جائزہ (انعام واکرام) ایک دن اور ایک رات ہے، مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے تین دن سے زیادہ (مہمان پر میزبان جو کچھ خرچ کرے گا وہ) صدقہ ہے اور مہمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ میزبان کے پاس ٹھہر جائے اور اسے حرج میں مبتلا کر دے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کرے

۱۔ سنن أبی داؤد ۳۴۲. والسنن الکبری للبیھقی ۳/۱۷۳. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۷۲۱. وکنز العمال ۲۱۱۰۷.

۲۔ السنن الکبری للبیھقی ۸/۲۷۷. وسنن الدارقطنی ۳/۱۸۲. ۱۸۳. ونصب الرایۃ ۳/۳۷۵، ۳۷۶، وکنز العمال ۱۳۳۵۰.

۳۔ سنن ابن ماجۃ ۲۲۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۴۰. والصغیر ۱/۱۶ وکشف الخفا ۲/۵۶. ۴۶۶، ۵۸۴. واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۰۸. وتنزیہ الشریعۃ ۱/۲۷۸، ۲۸۹، والعلل المتناھیۃ ۱/۵۴، ۶۲، ۱۵۵.

ورنہ خاموش رہے۔ بقول سلیمان مفضل عن ابن عجلان متفرد ہیں۔

۱۲۴۹۵-محمد بن مظفر، محمد بن زیان، زکریا بن یحییٰ، مفضل بن فضالہ، مثنی بن صباح، عمرو بن شعیب، شعیب، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے انگلی پر سونے کی انگوٹھی چڑھا رکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیرلیا، آدمی اٹھ کر چلا گیا اور سونے کی انگوٹھی اتار دی، اور اس کی بجائے لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا: یہ اہل دوزخ کا لباس ہے وہ آدمی پھر تیسری مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اب کی بار اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن رکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی اس سے اعراض کیا۔

(۴۳۰) عبداللہ بن وھبؒ[1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک عبداللہ بن وھب بھی ہیں، جنہیں قتیل الخوف کا خطاب دیا گیا خوف خدا سے ہمیشہ سرشار رہے، پائے کے محدث تھے اور نسبۃ مصری تھے۔

۱۲۴۹۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوھری، خالد بن خداش کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن وھبؒ کو احوال قیامت پڑھ کر سنائے گئے۔ فوراً غشی کھا کر گر پڑے کوئی بات نہ کر سکے حتیٰ کہ تین دن بعد اللہ کو پیارے ہو گئے یہ مصر میں ۱۹۷ھ کا واقعہ ہے۔

۱۲۴۹۷-ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید ھمدانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن وھب صفائی ستھرائی کے لئے حمام میں داخل ہوئے اور وہیں سے کسی قاری کو آیت کریمہ ''واذ یتحاجون فی النار ''اور جب دوزخ کی آگ کے بارے میں باہمی حجت بازی کر رہے ہوں گے (غافر: ۴۷) تلاوت کرتے ہوئے سنا، وہیں غشی کھا کر گر پڑے، چنانچہ نورہ وغیرہ ان سے صاف کیا گیا اور وہ کچھ نہیں سمجھ رہے تھے۔

۱۲۴۹۸-ابومحمد بن حیان، ابوحراش کلابی، ابوربیع رشدینی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ شدید بارش کے دن ابن وھب کو فسطاط کی مسجد میں داخل ہوتے دیکھا، وہ کسی آدمی کی تلاش میں لگ گئے جو ان کے ساتھ بیٹھتا، چنانچہ مسجد کی پچھلی طرف سے آئے اور وہاں سعید اخرم کو دیکھا، سعید انہیں دیکھ کر فوراً ان کی طرف اٹھے اور دونوں ایک دوسرے سے لپٹ کر رونے لگے، میں نے ابن وھب کو کہتے سنا: اے ابو عثمان! وہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے جو زنگ لگنے پر ہمارے دلوں کو جلا بخشتے تھے۔

۱۲۴۹۹-ابومحمد بن حیان، ابن ماھان درانی کے سلسلہ سند سے یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن وھبؒ نے ''کتاب الاحوال'' پڑھی جب دوزخ کی آگ کے احوال پڑھنے لگے تو سب سسکیاں بھر کر رونے لگے اور پھر غشی کھا کر گر پڑے، انہیں اٹھا کر گھر تک پہنچایا گیا اور اس کے بعد چند ہی دن تک زندہ رہے پھر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

مسانید عبداللہ بن وھبؒ

عبداللہ بن وھبؒ نے آئمہ حدیث سفیان ثوری، مالک، شعبہ، عمرو بن حارث، یونس بن یزید، ہشام بن سعد، سلیمان بن

ا۔ تهذيب الكمال ۱۶/ ۲۷۷، وطبقات ابن سعد ۵۱۸/۷، والتاريخ الكبير ۵/ت ۷۱۰۔ والجرح ۵/ت ۸۷۹. والكاشف ۲/ت ۳۰۸۳.

بلال، مخرمہ بن بکیر رحمہم اللہ سے احادیث روایت کی ہیں نیز عبداللہ بن وھب کی چند تصانیف بھی ہیں۔

۱۲۵۰۰-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ وابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوالہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بردبار نہیں مگر ٹھوکر والا اور عقلمند نہیں مگر تجربہ کار، عمرو بن حارث کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف عبداللہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۰۱-محمد بن معمر، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن عبدالمجید تیمی، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موسم سرما مومن کی بہار ہے۔[1]

حدیث بالا غریب ہے اور صرف اسی اسناد سے محفوظ ہے نیز عبداللہ بن عمرو متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۲-ابوسعید احمد بن ابتاہ، حسین بن ادریس سجزی، قتیبہ بن سعید، ابن وھب، عمرو بن الحارث، دراج، ابوالہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قنوت کا ہر وہ کلمہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے وہ اطاعت (کے معنی) میں ہے۔[2]

عمرو کی سند سے روایت کرنے میں عبداللہ حدیث بالا میں متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۳-ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن بن وھب، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، یعقوب بن اشج، ابواسود غفاری، نعمان غفاری، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے سمجھنے کی کوشش کرو، (وہ یہ ہے کہ) بے شک کثیر مال واسباب والے قیامت کے دن کم مائیگی کی حالت میں ہوں گے مگر وہ آدمی جس نے یوں اور یوں کہا ہو، جو کچھ میں تمہیں کہوں اسے سمجھنے کی کوشش کرو، گھوڑوں کی پیشانیوں میں تا قیامت خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے، بے شک بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

یعقوب اور عمرو کی حدیث بالا غریب ہے نیز ابن وھب حسن عمرو متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۴-ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، ابوطاہر بن سرح، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں داخل ہوئے اور گھر میں ابراہیم اور مریم کی تصویروں کو پایا ارشاد فرمایا: کیا گھر والے نہیں سن چکے کہ یقیناً فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو؟ یہ ابراہیم کی تصویر ہے جائز نہیں کہ یہاں رہے۔[3]

بکیر اور عمرو کی حدیث بالا غریب ہے نیز ابن وھب متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۵-عبدان بن احمد، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وھب، عمرو بن حارث، ابوسالم حسانی زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گمشدہ چیز (اونٹ بکری وغیرہ) کو پناہ دی اور لوگوں میں اس کی تشہیر نہ کی وہ گمراہ ہے۔[4]

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/۷۵. والسنن الکبری للبیهقی ۲/۲۹۷. ومجمع الزوائد ۳/۲۰۰. والعلل المتناهیة ۱/۳۱۲. وکشف الخفا ۲/۲. ۱۳۰. والدر المنثرة ۹۷. والاحادیث الصحیحة ۱۹۲۲....... ۲۔ صحیح ابن حبان ۳۲۷. ۱، والدر المنثور ۱/۱۱۰. وکنز العمال ۲۹۵۹. وتفسیر الطبری ۲/۳۵۳. ۳/۱۸۲. وتفسیر ابن کثیر ۱/۲۳۱، ۲/۳۳، ۶/۳۱۷..... ۳۔ صحیح البخاری ۴/۱۲۹، ومسند الامام أحمد ۱/۲۷۷..... ۴۔ صحیح مسلم، کتاب اللقطة ۱۲. ومسند الامام أحمد ۳/۱۱۷، والمستدرک ۲/۲۳. والسنن الکبری للبیهقی ۶/۱۹۱.

حدیث کو ان الفاظ میں صرف ابی سالم سے عمرو بن حارث نے روایت کیا ہے۔

۱۲۵۰۶- ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، عمرو بن سوادہ، عبداللہ بن وھب، یونس بن یزید، زہرہ، عبداللہ بن عتبہ، وسائب بن یزید، عبدالرحمن بن عبید قاری، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی غلبہ نیند کی وجہ سے اپنا وظیفہ نہ پڑھ سکا حالانکہ اس کا پڑھنے کا ارادہ تھا (اور وہ سو گیا) اس کی نیند صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کر دیا ہے اور اس کے وظیفے کا اس کو اجر وثواب ملے گا۔[۱]

میں نہیں جانتا کہ ابن شہاب نے یہ حدیث یونس کے علاوہ کسی اور سے بھی مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۲۵۰۷- ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وھب، ھشام بن سعد، زید بن اسلم، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک آدمی نے بھلائی کا کبھی کوئی عمل نہیں کیا ہوتا صرف وہ اتنا کرتا ہے کہ لوگوں کو قرضہ دل کھول کر دیتا ہے وصولی کے وقت اپنے قاصد سے کہہ دیتا ہے کہ مقروض آسانی سے جو دے وہ لے لو اور جتنے قرضے میں اسے دشواری پیش آئے اسے نظر انداز کر دو شاید اللہ تعالیٰ (روز قیامت) ہمیں بھی نظر انداز کر دے چنانچہ جب وہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

۱۲۵۰۸- ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، ضحاک بن عبداللہ قرشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز نفل پڑھیں جب فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: میں نے ایسی نماز پڑھی جس میں میں نے خوب رغبت کے ساتھ دعائیں کیں اور عدم قبولیت کا ڈر بھی دامن گیر رہا میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا بہر حال دو تو مجھے عطا کر دیں اور تیسری کے بارے میں باز رہنے کی تاکید کی، میں نے اپنے رب سے سوال کیا میری امت قحط سے نہ ہلاک ہونے پائے، سو یہ دعا قبول ہوئی، میں نے سوال کیا کہ میری امت پر دشمن نہ غلبہ پائے (کہ ان کی جڑ ہی کاٹ پھینکے) یہ دعا بھی قبول ہوئی، میں نے سوال کیا کہ میری امت میں آپس کے جھگڑے اور آپس کی لڑائیاں نہ جنم لیں تاہم مجھے اس سے باز رکھا گیا۔

۱۲۵۰۹- ابوعبداللہ، احمد بن ھارون بن روح بردعی، محمد بن عبداللہ بن حکم، ابن وھب، عثمان بن حکم جذامی، زھیر بن محمد، سھیل بن ابی صالح، ابوصالح، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہوتے ہوئے (مدعی سے) قسم لے کر فیصلہ کیا ہے۔

زید بن ثابتؓ کی حدیث بالا میں عثمان بن زھیر متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۰- ابوعبداللہ، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن عیسیٰ مصری، عبداللہ بن وھب، یونس، بن شھاب، سالم، عبداللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا بوسہ لیا پھر فرمایا: میں جانتا ہوں تو مطلق ایک پتھر ہے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا میں بھی تجھے کبھی بوسہ نہیں دیتا۔

زھری کی حدیث بالا متفق علیہ ہے۔

۱۲۵۱۱- ابوعبداللہ، یوسف بن احمد بن عبداللہ بن عبدالمؤمن، احمد بن زائدہ قزاز، ابراہیم بن منذر حزامی، "ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن عیسیٰ (دونوں راوی) عبداللہ بن وھب، مخرمہ بن بکیر، سھیل بن صالح، ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۱۴۲. وسنن الترمذی ۵۸۱. وسنن أبی داؤد ۱۳۱۳. وسنن النسائی ۲۵۹/۳. ۲۶۰. وسنن ابن ماجۃ ۱۳۴۴. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۱۷۱.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سفر کرنے والے تین قسموں پر ہو سکتے ہیں۔ حج کرنے والے عمرہ کرنے والے، اور جہاد کرنے والے۔[۱]

حدیث بالا غریب ہے اور مخرمہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۲- ابو عبداللہ، یوسف بن احمد بن عبداللہ، ربیع بن سلیمان، عبداللہ بن وھب، سلیمان بن بلال، موسیٰ بن عبیدہ، یزید رقاشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان بندے کے لئے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں۔ ایک دروازے سے اس کے لئے رزق وغیرہ نازل ہوتا ہے اور دوسرے سے اس کا عمل اوپر جاتا ہے اگر وہ دونوں دروازے اسے گم پائیں اس پر رونا شروع کر دیتے ہیں۔[۲]

ابونعیم اصفہانیؒ کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔

۱۲۵۱۳- محمد بن حسن بن علی یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن خلف، ''ح'' سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد، محمد بن یحییٰ بن اسماعیل صدفی، (دونوں راوی) ابن وھب، معاویہ بن صالح، عبدالوھاب بن بخت، ابوزناد، ابواعرج، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو بھی حرام کیا ہے۔ اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے خنزیر اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے اور مردار اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے۔

سلیمان کے قول کے مطابق ابن وھب بن معاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۴- محمد بن حسن یقطینی، عبداللہ بن محمد بن مسلم مقدسی، حرملہ بن یحییٰ، ابن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی آدمی کو مسجد کا خوگر دیکھو تو اس کے لئے ایمان کی گواہی دے دو چونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے''انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن باللہ''(توبہ:۱۸) اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہی آباد رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو۔[۳]

۱۲۵۱۵- محمد بن حسن، عبداللہ بن محمد بن سلم، حرملہ بن یحییٰ، ابن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوسمح، ابوہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرما دیجئے جس سے میں آپ کو یاد کیا کروں اور آپ کو پکارا کروں، ارشاد خداوندی ہوا کہ لاالہ الا اللہ کہا کرو، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب! یہ تو ساری دنیا کہتی ہے ارشاد ہوا لاالہ الا اللہ کہا کرو، عرض کیا، میرے رب! میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھی کو عطا ہو، ارشاد ہوا کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف لاالہ الا اللہ کو رکھ دیا جائے تو لاالہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا۔[۴]

۱۔ سنن النسائی کتاب الحج باب ۴. کتاب الجهاد باب ۱۱. والسنن الکبری للبیهقی ۲۶۲/۵. وصحیح ابن خزیمة ۲۵۱۱. والمستدرک ۴۴۱/۱ وکشف الخفا ۴۷۵/۲.

۲۔ کنز العمال ۴۲۷۱۷.

۳۔ سنن ابن ماجة ۸۰۲، ومسند الامام أحمد ۶۸/۳. والسنن الکبری للبیهقی ۶۶/۳. وصحیح ابن حبان ۳۱۰. وصحیح ابن خزیمة ۱۵۰۲. وکشف الخفا ۹۳/۱، ۴۱۱/۲۰.

۴۔ المستدرک ۵۲۸/۱، وصحیح ابن حبان ۳۴۲۴. وفتح الباری ۲۰۸/۱۱. وامالی الشجری ۲۵/۱. ومشکاة المصابیح ۲۳۰۹. ومجمع الزوائد ۸۲/۱۰.

عمرو کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف ابن وہب نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۱۶- محمد بن حسین، عبداللہ بن محمد، حرملہ، ابن وہب، عمرو، دراج ابوالسمح، ابوالہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میں ہجرت کر کے آیا ہوں، ارشاد فرمایا: تو نے شرک سے ہجرت کی ہے (چونکہ فریضہ ہجرت فتح مکہ تک تھا) لیکن اب جہاد کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟ جواب دیا جی ہاں، وہاں میرے والدین ہیں، ارشاد فرمایا: کیا تمہارے والدین نے (جہاد میں شرکت کرنے کی) اجازت دی ہے؟ آدمی نے نفی میں جواب دیا، ارشاد فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اگر والدین تمہیں جہاد کی اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کی خدمت میں مشغول رہو۔[۱]

حدیث بالا عمرو سے صرف ابن وہب نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۱۷- حسن بن محمد کیسان، موسیٰ بن ھارون حافظ، ھارون بن معروف "ح" احمد بن محمد بن مقسم، اسحاق بن ابراہیم کندی، ابوہمام، ابن وہب، عبداللہ بن اسود، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا اعلان (تشہیر کیا کرو)۔[۲]

عامر سے صرف عبداللہ نے روایت کی ہے اور ابن وہب متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۸- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان رقی، ابن یحییٰ بن اسماعیل، "ح" محمد بن مظفر، علی بن احمد بن سلیمان، احمد بن سعید ہمدانی، (دونوں) عبداللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لائے کہا گیا: یارسول اللہ! یہاں کچھ پالتو گدھے ہمارے ہاتھ لگے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ انصاریؓ کو آواز لگانے کا حکم دیا، انہوں نے صدا بلند کی: بے شک اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں پالتو گدھوں (کے کھانے) سے باز رہنے کی تاکید کی ہے چونکہ وہ پلیدی کے مانند ہیں۔ ابن عون کی حدیث بالا صرف جریر نے روایت کی ہے اور بقول سلیمان ابن وہب متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۹- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین، عبدالملک بن شعیب بن لیث، عبداللہ بن وہب، لیث بن سعد، موسیٰ بن علی رباح، رباح، مستورد فہری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور وہ اس وقت قریش کا کچھ تذکرہ کر رہے تھے: قریش میں چار خصلتیں ہیں، قریش فتنہ کے وقت لوگوں کو زیادہ درست سمت میں لے جانے والے ہیں، وہ مصیبت کے بعد معاملے کو جلدی سے سلجھا دیتے ہیں۔ وہ جنگ میں بھاگ جانے کے بعد واپس پلٹ کر زیادہ سے زیادہ حملہ آور ہونے والے ہیں، وہ مسکین اور یتیم کے لئے بہتر سے بہتر بھلائی کا پیغام لانے والے ہیں اور وہ بادشاہوں کے ظلم وستم کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے ہیں، بقول سلیمان بن وہب عن لیث متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۰- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حجاج، ابراہیم بن منذر، ابن وہب، معاویہ بن صالح، عمارہ بن غزیہ، ابوحازم، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حاجی بھی تلبیہ پڑھتا ہے اس کے دائیں بائیں واقع درخت اور پتھر سب تلبیہ پڑھتے ہیں۔[۳]

۱۔ المستدرک ۱۰۳/۲ ۔ والسنن الکبری للبیهقی ۱۰۳/۲ ۔ وصحیح ابن حبان ۱۶۲۲ ۔ وسنن سعید بن منصور ۲۳۳۴،
۲۔ سنن الترمذی ۱۰۸۹ ۔ وسنن ابن ماجة ۱۸۹۵ ۔ والمستدرک ۱۸۳/۲ ۔ وصحیح ابن حبان ۱۲۸۵ ۔ والسنن الکبیر للبیهقی ۲۸۸/۷، ۲۹۰ ۔ وکشف الخفاء ۱/۱۶۳ ...
۳۔ سنن ابن ماجة ۲۹۲۱ ۔ والسنن الکبری للبیهقی ۴۳/۵ ۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۰/۶ ۔ وصحیح ابن خزیمة ۲۶۳۴ ۔ والترهیب والترغیب ۱۸۸/۲

اس حدیث کو عمارہ سے اسماعیل بن عیاش اور عبیدہ بن حمید نے بھی مثل مذکور بالا کے روایت کیا ہے لیکن ابن وھب عن معاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۱- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ، ابن وھب، عمرو بن حارث، بکیر، سھل بن ذکوان، ابان، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے اور تین چیزوں سے باز رہنے کی تاکید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو اور جن امراء کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کا ذمہ دار بنایا ہے ان کی اطاعت کرو اور ان کی بات مانو اور اللہ نے تمہیں قیل وقال (فضول گوئی)، کثرت سے سوال کرنے اور مال ضائع کرنے سے باز رہنے کی تاکید کی ہے۔ سھیل کی حدیث بالا مشہور وثابت ہے لیکن بکیر سے صرف عمرو نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۲۲- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ھارون بن سعید، ابن وھب، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، ابوحازم، سھل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ خیر (دین اسلام) خزانوں کا سرچشمہ ہے اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں اور اس کی چابیاں رجال اللہ (اللہ کے خالص بندے) ہیں پس اس بندے کے لئے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خیر کے لئے چابی اور شر کے لئے قفل (تالا) بنایا اور ہلاکت ہے اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے شر کے لئے چابی اور خیر کے لئے قفل بنایا۔[1]

سھل کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف ابوحازم نے روایت کی ہے۔ نیز میرے علم کے مطابق عبدالرحمٰن متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۳- عبدالملک بن حسن بن یوسف معدل، عبداللہ بن صقر، ابراہیم بن منذر حزامی، عبداللہ بن وھب، جریر بن حازم، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے ذمہ دار نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دے رکھا تھا کہ ان میں سے جو اونٹ مرجائے اسے ذبح کرے، پھر اس کی کونچ کو خون میں لتھیڑ کر اونٹ کے ایک پہلو میں ماردے، پھر اسے وہیں چھوڑ دے اس سے نہ وہ خود کھائے اور نہ ہی اس کے ساتھی۔

۱۲۵۲۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلیٰ، ھارون بن معروف، ابن وھب، جریر بن حازم، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا حالانکہ وہ وضو کرچکا تھا، صرف ایک درہم کے بقدر اس کے پاؤں پر خشک جگہ باقی رہ گئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر ارشادفرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح سے وضو کرو۔

جریر کی حدیث بالا غریب ہے اور ابن وھب بن جریر متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۵- عبداللہ بن حسن، زکریا ساجی، احمد بن سعید ھمدانی، ابن وھب، یحییٰ بن ایوب، عمار بن غزیہ، سمی، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے "اللھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ، مرہ وعلانیتہ، اولہ وآخرہ" یااللہ! میرے سارے کے سارے گناہ بخش دے خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، پوشیدہ ہوں یا علانیہ، اگلے پچھلے سب۔

یہ حدیث لیث نے بھی یحییٰ بن ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز عمیرہ بن ابی ناجیہ نے عمارہ کی سند سے بھی بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۲۵۲۶- ابونعیم اصفہانی، عبدالملک بن حسن، جعفر فریابی، قتیبہ وابراہیم بن منذر، عبدالاعلیٰ بن حماد، ابن وھب، یونس، زھری، بشر، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ شیشہ کا بنا ہوا تھا۔

---

[1] مشکاۃ المصابیح ۲۵۰۸۔

۱۲۵۲۷-محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم بن اسحاق، حربی، خالد بن خداش، ابن وھب، عمرو بن حارث، ابو سمح، ابو ہیثم، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔[1]

۱۲۵۲۸-محمد بن جعفر، ابراہیم حربی، ھارون بن معروف، ابن وھب، زمعہ بن صالح، عمرو بن سعید بن حویرث، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھانا کردیا گیا۔ کسی نے کہا: کیا ہم آپ کے پاس وضوء کے لئے پانی نہ لائیں؟ ارشاد فرمایا: کیا میں نماز پڑھوں گا کہ وضوء کروں؟

عمرو ابن دینار ہیں، نیز یہ حدیث عمرو بن دینار سے ایوب، حماد بن سلمہ، حماد بن زید، روح بن قاسم، ثوری، شعبہ، ابن جریج اور ابن عیینہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۵۲۹-عبدالرحمن بن عباس، محمد بن دلیل بن سابق، احمد بن عبدالمومن، ابن وھب، عبداللہ بن زیاد، ابن شھاب، سعید بن میب وعبد الرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک آدمی زخموں کی تاب نہ لاسکا، چنانچہ اس نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اس سے اپنے آپ کو ذبح کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال کھڑے ہوجاؤ اور لوگوں میں اعلان کرو۔ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید کسی فاسق وفاجر آدمی کے ذریعے بھی کروا دیتے ہیں۔[2]

ابن شھاب کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے لیکن غریب ہے میں نہیں جانتا کہ ابن شھاب سے عبداللہ بن زیاد کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۵۳۰-محمد بن مظفر، علی بن احمد بن سلیمان، احمد بن سعید، ابن وھب، معاویہ، یحییٰ بن سعید، عمرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر میں کیا عمل ہوتا تھا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو ایک انسان تھے، خود اپنے کپڑوں سے جوئیں نکال لیتے، خود اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے اور اپنا کام خود کرلیتے۔

لیث بن سعد نے یہ حدیث معاویہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن یحییٰ بن سعید نے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ یحییٰ بن ایوب نے یوں سند بیان کی ہے یحییٰ بن سعید، حمید بن قیس، مجاہد، عائشہؓ اور ابن جریج نے یوں سند بیان کی ہے یحییٰ بن سعید، مجاہد، عائشہؓ، گویا سند میں حمید کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

(فائدہ) ضروری نہیں کہ حدیث منقطع ہو چونکہ ہوسکتا ہے کہ یحییٰ بن سعید نے مجاہد سے براہ راست بھی سنی ہو اور بالواسطہ بھی سنی ہو۔

---

[1] صحیح البخاری ۸/۱۳، ۳۹، ۱۲۵. وفتح الباری ۱۰/۴۴۵، ۵۳۲. ۱۱/۳۰۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۷۵، ۷۶، ۷۷.

[2] صحیح البخاری ۱/۱۵۷. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۱. وفتح الباری ۲/۷۷.

(۴۳۱) یزید بن عبدالملکؒ [1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک خوفِ خدا سے سرشار، عبادت و ریاضت میں اپنے آپ کو لاغر کر دینے والے یزید بن عبد الملک بھی ہیں۔

۱۲۵۳۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسین بن قتیبہ، ابو خالد یزید بن خالد، بن یزید بن عبدالملک بن موھب، خالد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یزید بن عبدالملک اپنے بازوؤں کو ننگا کرتے پھر چمڑے کو پکڑ کر کھینچتے اور ہمیں دکھا کر فرماتے: بخدا تجھے چھیلتا رہوں گا اور تجھے اللہ کے لیے توجہ کا مرکز نہیں بناؤں گا۔ چنانچہ ابن قتیبہ نے بھی اپنے بازوؤں کا چمڑہ کھینچ کر دکھایا۔

۱۲۵۳۲- محمد بن علی، محمد بن حسن، ابو خالد بن یزید بن خالد کہتے ہیں میں نے اپنے مشائخ کو کہتے سنا کہ میرے دادا جان یزید بن عبد الملک کے قریب سوار ہونے کے لئے ایک خچر کیا گیا۔ انہوں نے اس سے کچھ بومحسوس کی پوچھا یہ کیسی بو ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، شراب کے ساتھ ہم نے اس کی مالش کی ہے۔ چنانچہ چالیس روز تک اس خچر پر سوار نہ ہوئے۔

۱۲۵۳۳- محمد بن ابراہیم، ابوعباس بن قتیبہ، یزید بن خالد کہتے ہیں میں نے اپنے مشائخ کو کہتے سنا ہے: یزید بن عبدالملک ہر دن عشاء کے وقت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد میں تشریف لاتے اور اپنے خچر پر بیٹھ کر آتے۔ خچر کو چھوڑ دیتے کہ وہ مسجد کے گرد چکر لگاتا رہتا، جب واپس لوٹنا چاہتے خچر سامنے آ کر کھڑا ہو جاتا اور یزیدؒ سوار ہو جاتے، میں نے اپنے مشائک کو کہتے سنا کہ یزید بن عبدالملک کے پاس کچھ اونٹ تھے جنہیں وہ مصر جانے کے لئے کرایہ پر دیتے تھے۔ اونٹ جب مصر سے واپس لوٹتے تو غزہ میں چرنے اور پانی وغیرہ لینے کے لئے رکتے، چنانچہ کئی دن تک اونٹ وہیں رکے رہتے اور ان کے پاس نہ آتے، یزیدؒ فرماتے ہیں: تمہارے آنے کی خبر تو مجھے کئی دن پہلے ہو چکی تھی تو پھر آپ نے تاخیر کیوں کر دی؟ کرایہ دار کہتا میں نے انہیں کرایہ پر لگا دیا تھا۔ پوچھتے کیا مصر کے کرایہ میں اس کرایہ کو تم نے ختم کر دیا ہے یا یہ کرایہ علیحدہ ہے؟ کرایہ دار کہتا: بخدا! مصر والے کرایہ میں نے ختم کر دیا ہے، چنانچہ یزید رحمہ اللہ اس سے کرایہ لیتے اور گھر کی ایک جانب پھینک دیتے اور لوگ اچک کر لے جاتے۔

رجاءؒ کہتے ہیں یزیدؒ کو شام کا عہدہ قضاء زبردستی سونپ دیا گیا، یزید فیصلے کرنے میں کمال درجے کی مہارت رکھتے تھے۔ امراء اور والیوں کے پاس نہیں آتے تھے اور نہ ہی ان کے آگے سر اٹھاتے تھے ان کی ایک جائداد تھی جسے ریت کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ رجاء کہتے ہیں جب انہیں لوگ عزل کے بارے میں خوفزدہ کرتے کہتے کیا میرے پاس ریت والی جائداد نہیں ہے میں اس کی طرف رجوع کروں گا۔

۱۲۵۳۴- سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ، عمرو بن ابی عمرو، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابلیس اللہ رب العزت سے کہنے لگا: تیری عزت کی قسم تیرے جلال کی قسم میں ہمیشہ بنی آدم کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان میں روحیں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسے جواب دیا: مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں بھی مسلسل ان کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک وہ میری مغفرت کے طلب گار رہیں گے۔[2]

میرے علم کے مطابق سند میں مذکور یزید بن عبداللہ بن ھاد ہیں۔

۱۲۵۳۵- محمد بن عمرو، جعفر بن محمد فریابی، ہشام بن خالد ازرق، خالد بن یزید، یزید، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ تھذیب الکمال ۳۲/۱۹۶. وطبقات ابن سعد ۹/ق ۲۳۷. والتاریخ الکبیر ۸/رت ۳۲۷۳. والجرح ۹/رت ۱۱۷۱. والکاشف ۳/رت ۶۴۴۴. والمیزان ۴/رت ۹۷۳۶.

۲۔ کنز العمال ۱۰۰ ۲۱.

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: صدقے کا ثواب (بدلہ) دس گنا زیادہ ہے اور قرضے کا اجر وثواب (بدلہ) اٹھارہ گنا زیادہ ہے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا: بھلا قرضہ صدقے سے افضل کیوں ہے؟ انہوں نے جواب دیا چونکہ سائل سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس کچھ نہ کچھ ہوتا ہے جبکہ قرض لینے والا صرف اپنی ضرورت وحاجت کی وجہ سے قرض لیتا ہے۔[1]

یہ حدیث یزید بن ابو مالک کی سند سے معروف ہے اور ان سے صرف ان کے بیٹے خالد نے روایت کی ہے یزید بن ابو مالک کو بھی شام میں عہدہ قضاء سپرد کیا گیا تھا ابو مالک کا نام ھانی ہے۔

۱۲۵۳۶-سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابو مسہر، سعید بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ہمارے نزدیک یزید بن ابو مالک سے بڑھ کر قضاء کا بڑا عالم کوئی نہیں ہے حتیٰ کہ نہ مکحول اور نہ ہی کوئی اور۔

۱۲۵۳۷-سلیمان بن احمد، محمد بن ابوزرعہ، ہشام بن خالد ازرق، حسین بن یحییٰ خشنی، سعید بن عبدالعزیز، یزید بن ابی مالک، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زندہ آدمی بھی مرتا ہے وہ اپنی قبر میں چالیس دن تک ضرور قیام کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے میرا گزر ہوا میں نے انہیں اپنی قبر میں آہ وزاری کے ساتھ کھڑے دیکھا۔

یزید کی حدیث غریب ہے ہم نے صرف خشنی کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۵۳۸-محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن، سلیمان بن عبدالرحمٰن، خالد بن یزید، یزید، عطاء بن ابی رباح، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھے ہوئے دس آدمیوں میں سے دسواں میں تھا (اور وہ حضرات تھے) ابوبکر، عمر، عثمان، علی، ابن مسعود، معاذ بن جبل، حذیفہ، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوسعید، ابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین، ان میں ایک انصاری نوجوان آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور پھر بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! مومنین میں افضل ترین کون ہے؟ ارشاد فرمایا: مومنین میں سے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے، نوجوان نے پھر پوچھا مومنین میں بڑا دانا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: مومنین میں سے جو زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو وہ سب سے زیادہ دانا ہے اور جو موت کے لئے اچھی سے اچھی تیاری کرنے والا ہو۔ تاہم یہ سب کے سب دانا ہیں پھر انصاری نوجوان خاموش ہوگیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے اے جماعت مہاجرین! کچھ ایسی خصلتیں ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ کہیں تم ان کو پا نہ لو، جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے وہ قوم طاعون میں مبتلا ہو جاتی ہے، اور اسے ایسے مصائب سے پالا پڑتا ہے جن کا سامنا ان کے اسلاف کر چکے ہوتے ہیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے ان پر قحط مسلط کر دیا جاتا ہے اور جو قوم اپنے اموال سے عشر وزکوٰۃ دینا بند کر دیتی ہے آسمان سے ان پر بارش کا برسنا بند ہو جاتا ہے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتی ہے اس قوم پر اس کے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے اور جس قوم کے ارباب حل وعقد کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے ان کی آپس کی لڑائیاں پھوٹ پڑتی ہیں۔[2]

۱۲۵۳۹-سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، سلیمان بن عبدالرحمٰن، خالد بن یزید، یزید، عطاء بن ابی رباح، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! تم مالدار

۱۔ الدر المنثور ۱۵۳/۴۔ والکامل لابن عدی ۸۸۳/۳۔ والعلل المتناھیۃ ۱۱۳/۲۔

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۴۰۱۹۔ وکشف الخفا ۲۳۰/۲۔ والترغیب والترھیب ۵۴۴/۱۔ وکنز العمال ۴۴۰۱۰۔ والاحادیث الصحیحۃ ۱۰۶۔ واتحاف السادۃ المتقین ۴۴۰/۳۔

ہو لہٰذا تم جنت میں گھسٹ گھسٹ کر داخل ہو گے، پس اللہ تعالیٰ کو قرض دو تا کہ تمہارے قدموں کو آزاد کر دے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میں اللہ تعالیٰ کو کیا چیز قرض میں دوں؟ ارشاد فرمایا وہ یہ کہ تم اپنے مال و دولت سے دستبردار ہو جاؤ، عبدالرحمٰن نے پوچھا کیا سارے کے سارے مال سے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، سارے کے سارے سے، چنانچہ عبدالرحمٰنؓ اس کا ارادہ کر کے چل دیے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام بھیجا کہ ابھی میرے پاس جبرئیل آئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ابن عوف سے کہہ دیجئے مہمان کی مہمان نوازی کرے، مسکین کو کھانا کھلائے، سائل کو عطا کرے اور اپنے اہل و عیال کی دیکھ بھال کرے، اس لیے کہ جب وہ ایسا کرے گا اس نے اپنے مال و دولت کو پاک کر لیا۔[1]

اوپر جتنی حدیثیں بھی مذکور ہوئی ہیں یہ سب میرے نزدیک یزید بن ابو مالک کی مرویات ہیں اور ابو مالک کا نام ھانی ہے سو جو آدمی یزید بن ابی مالک کو عبداللہ بن موھب سمجھتا ہے وہ میرے نزدیک واہم ہے۔

(۴۳۲) علی بن ابی حرؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک تارک دنیا، عابد، زاہد علی بن ابی حر بھی ہیں۔

۱۲۵۴۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن معلّی، احمد بن ابوحواری، علی بن ابی حر رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے پیٹ بھر کر روٹی کھالی اور پھر اپنے وظیفہ کے معمول پر سو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کیا آپ نے کوئی دار میرے دار سے اچھا پایا ہے؟ کیا آپ نے میرے پڑوس کے علاوہ کوئی پڑوس اچھا پایا ہے؟ اے یحییٰ! مجھے میری عزت کی قسم! اگر تم جنت الفردوس کو دیکھ لیتے تو تمہارا جسم پگھل جاتا اور مارے شوق کے تمہاری جان نکل جاتی، اگر تم جہنم کو جھانک کر دیکھ لیتے آنکھوں سے آنسوؤں کی بجائے پیپ بہاتے اور تم ٹاٹ کے بعد لوہے کو پہننا شروع کر دیتے۔

(۴۳۳) عبدالعزیز دوریؒ

اولیاء کرام میں سے ایک راتوں کو بیدار رہنے والے تہجد گزار، محبت خدا کے لئے سرگرداں رہنے والے عبادت گزار عبدالعزیز بن ابان دوری رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۵۴۱- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، حسن بن سفیان، ابوثابت مشرف بن ابان، عبدالعزیز بن ابان دوری نے فرمایا: ایک رات میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، اچانک مجھے غیبی آواز سنائی دی کہ کوئی کہہ رہا تھا: اے عبدالعزیز! کتنے ہی خوبصورت اور عمدہ کپڑوں والے جہنم کے طبقات میں الٹ پلٹ رہے ہیں۔

(۴۳۴) داؤد بن رشیدؒ[2]

اولیاء کرام میں سے ایک داؤد بن رشید بھی ہیں جنہیں غیبی راحت و سکون ملتا تھا۔

۱۲۵۴۲- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحاق ثقفی، علی بن موفق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ داؤد بن رشید نے فرمایا: ہمارے ایک

۱۔ المستدرک ۳/ ۳۱۱. والمعجم الكبير للطبراني ۱۰/ ۲۱۱، ۲۷۰، ۲۷۲. وطبقات ابن سعد ۲/ ۱/ ۹۳، واتحاف السادة المتقين ۸/ ۲۱۶، ۲۱۷، ۹/ ۹۲. والموضوعات لابن الجوزی ۲/ ۱۳.

۲۔ تهذيب الكمال ۱۷۵۸ (۸/ ۳۸۸) وطبقات ابن سعد ۷/ ۳۴۹. والتاريخ الكبير ۳/ ت ۸۳۸، ولا جرح ۳/ ت ۱۸۸۴. والكاشف ۱/ ۲۸۸.

بھائی نے اللہ کے فضل وکرم سے رات کو اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کیا۔ چنانچہ یہ رات بہت زیادہ سخت سردی والی تھی اس نے معمولی کپڑے پہن رکھے تھے جب شدید سردی سے بے حال ہوا رونے لگا اتنے میں اس کی آنکھ لگ گئی کہ اچانک غیبی آواز اسے سنائی دی کوئی کہہ رہا تھا: ہم نے تمہیں رات کو بیدار رکھا اور لوگوں کو غفلت کی نیند سلا دیا پھر بھی تم شکوہ کر کے رو رہے ہو؟۔

(۴۳۵) عبداللہ بن سعیدؒ

اولیاء کرام میں سے ایک عبداللہ بن سعید بھی ہیں جنہیں ادب سکھانے کے لئے خدائی عتاب سے واسطہ پڑا۔ نیز جنہیں خطاب سے مہذب بنایا گیا۔

۱۲۵۴۳-سلیمان بن احمد، احمد بن معلّی، احمد بن ابی حواری، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سعید کو ان کی ایک پھوپھی کھانا بھیجا کرتی تھی، ایک مرتبہ تین دن تک پھوپھی نے انہیں کھانا نہ بھیجا۔ کہنے لگے اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرا رزق اٹھالیا ہے؟ چنانچہ غیبی طور پر مسجد کے ایک کونے سے ستو کا ایک توشہ دان ان کے لئے ڈالا گیا اور غیبی آواز آئی: اے قلیل صبر والے! یہ لو، کہنے لگے اے اللہ! تیری عزت کی قسم! جب اس توشہ نے مجھے رلایا ہے میں بھی اسے نہیں چکھوں گا۔

(۴۳۶) علی بن محمدؒ

اولیاء کرام میں سے ایک متوکل، راضی بالقضاء ضعیف البدن علی بن محمد رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۵۴۴-عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبداللہ، ابوحسین بن یعقوب، احمد بن علی وصافی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوحسین علی بن محمدؒ نے فرمایا، ایک آدمی تھا جو توکل کر کے بیابانوں میں رہا کرتا تھا، اس کے لئے مقرر تھا کہ ہر تین دنوں کا رزق انہیں مل جاتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ چوتھے اور پانچویں دن کا رزق اسے نہ مل سکا جس سے وہ اپنے اندر کچھ ضعف محسوس کرنے لگا، برملا کہنے لگا، اے پروردگار! یا مجھے قوت عطا فرما یا پھر مجھے رزق عطا کر، اچانک پہاڑ کے پیچھے سے غیبی آواز سنائی دی اور ذیل کے شعر کوئی پڑھ رہا تھا:

ویز عم اننا منه قریب.. وانا لا نضیع من اتانا

ویسألنا القوی ضعفاً وعجزا.. کأنا لا نراه ولا یرانا

حالانکہ وہ یقین کرتا ہے کہ میں اس کے قریب تر ہوں اور جو ہمارے پاس آجاتا ہے ہم اسے ضائع نہیں ہونے دیتے، قوی آدمی ہم سے ضعف وعجز کے مارے سوال کرتا ہے۔ گویا نہ ہم اسے دیکھ رہے ہیں اور نہ ہی وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

(۴۳۷) بشر بن حارثؒ[۱]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک دنیا سے کنارہ کش، عنایات خداوندی سے لبریز، حق کے منتخب کئے ہوئے اور سخت مضر مصائب سے محفوظ بشر بن حارث ابونصر حافی بھی ہیں، کفایت سے کام لیا اور بارگاہ ایزدی میں کامیاب ہوئے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف اکتفاء اور ابتلاء کے وقت تلاش شفاء کا نام ہے۔

۱۲۵۴۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد، محمد بن داؤد دینوری، محمد بن صلت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث سے پوچھا گیا کہ دینداری کی طرف ابتداء میں آپ کیسے مائل ہوگئے، چونکہ آپ کا نام لوگوں میں ایسا معروف ہے جیسے کسی نبی کا نام؟ بشر فرمانے لگے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے بہرحال میں تم سے اتنا ضرور کہوں گا کہ میں ایک عیار قسم کا آدمی تھا اور میرے پاس ڈراؤ دھمکاؤ کے

۱۔ تهذیب الکمال ۴/۹۹. وطبقات ابن سعد ۷/۳۴۲. والجرح ۱/۱/۳۵۶. وتاریخ بغداد ۷/۶۷.

لئے طاقت بھی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ میں کہیں جارہا تھا کہ اچانک رستے میں پڑے ہوئے ایک کاغذ پر میری نظر پڑی میں نے فوراً کاغذ اٹھالیا دیکھتا ہوں کہ اس پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھا ہوا ہے میں نے صاف کر کے جیب میں ڈال لیا اس وقت میرے پاس صرف دو درہم تھے۔ میں عطر فروش کے پاس گیا اور دو درھموں سے ''غالیہ'' (ایک عمدہ خوشبو کا نام ہے) خوشبو خریدی اور کاغذ کو معطر کر کے اپنے پاس رکھ لیا۔ رات کو میں سو گیا خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا اے بشر بن حارث تو نے ہمارا نام رستے سے اٹھایا اور اسے خوشبو سے معطر کیا، میں بھی دنیا وآخرت میں تیرے نام کو معطر و روشن کروں گا پھر وہ کچھ ہوا جو تم دیکھ رہے ہو۔

۱۲۵۴۶- محمد بن علی، احمد بن محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن براء، سفیان بن محمد مصیصی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں بشر بن حارث کو دیکھا، میں نے ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری بخشش کردی اور آدھی جنت میرے لئے مباح قرار دے دی، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا: اے بشر! اگر تم انگاروں پر بھی سجدے کرو میرے اس احسان کا شکر ادا نہیں کر سکو گے جو میں نے تمہارا مرتبہ اپنی مخلوق کے دلوں میں بٹھادیا ہے۔

۱۲۵۴۷- حسین بن محمد بن عباس رجاجی فقیہ، بن جعفر فرائضی، ابوبکر بن نصر، عبید وراق کا بیان ہے کہ بشر حافیؒ فرماتے تھے حدیث کی زکوۃ ادا کیا کرو وہ یوں کہ ہر دوسو احادیث سے پانچ حدیثوں پر عمل کر لیا کرو۔

۱۲۵۴۸- محمد بن عمر بن سلیم، احمد بن حسن بن راشد محمد بن قدامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن داؤد کے واسطہ سے سفیانؒ کا قول پہنچا ہے کہ علم کی غیر علم پر فضیلت یہ ہے کہ علم کے ذریعے تقویٰ اختیار کیا جائے۔

۱۲۵۴۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، موسیٰ بن طوسیٰ، علی بن حزرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: احمد بن حنبل کو آگ کی بھٹی میں داخل کیا گیا اور وہ سرخ سونا بن کر نکلے، یہ خبر احمد بن حنبل کو جب پہنچی کہنے لگے: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے بشر کو ہمارے ساتھ کیے گئے معاملے سے راضی کیا۔

۱۲۵۵۰- احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی ابن ابار، یحییٰ بن عثمٰی حربی کا بیان ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وہی آدمی کرے جو اذیتوں پر صبر کر سکتا ہو۔

۱۲۵۵۱- احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی بن ابار، یحییٰ بن عثمان الحربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے تھے ان لوگوں کے لئے زیادہ مناسب ہے جو اس مسکر (نشہ آور) دنیا پر چکر کاٹتے جارہے ہیں کہ ان کی گواہی نہ قبول کی جائے۔

۱۲۵۵۲- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اگر دنیا عظمت باری تعالیٰ میں غور وفکر کرے کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی مرتکب نہ ہو۔

۱۲۵۵۳- ابوعبداللہ، احمد، عبداللہ، ابراہیم بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا مانگی فی الواقع اس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا میں طویل عرصہ تک ٹھہرنے کا سوال کیا۔

۱۲۵۵۴- ابوعبداللہ، احمد، عبداللہ، محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: (ان کو کسی آدمی کے مرنے کی خبر دی گئی تھی) اس نے دنیا کو جمع کیا اور خود آخرت کو سدھار گیا، ان سے پھر کہا گیا وہ آدمی تو فلاں فلاں بھلائی کے کام کرتا تھا؟ جواب دیا اسے کچھ نفع نہیں پہنچے گا چونکہ وہ دنیا کو جمع کرنے میں لگا رہا۔

۱۲۵۵۵- علی بن ھارون، موسیٰ بن ہارون قطان، حسن بن سعید کہتے ہیں کہ ایک دن ہم بشر بن حارث کے پاس تھے، اتنے میں ایک آدمی خراسان سے آیا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا، پھر ان سے کہنے لگا: اے ابونصر! ہم لوگ خراسان سے آئے ہیں براہ کرم! مجھے پانچ احادیث سنادیجئے میں ان کے ذریعے خراسان میں آپ کا تذکرہ کرتا رہوں گا، وہ آدمی مسلسل عاجزی وانکساری سے سماع حدیث کی

درخواست کرتا رہا، بشر کہنے لگے محدثین تو بہت زیادہ ہیں۔ آدمی نے مزید اصرار کیا آدمی نے جب دیکھا کہ کسی طرح بات بن نہیں پا رہی، کہنے لگا اے ابونصر! کیا آپ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایت نہیں کرتے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر دوسروں کو سکھایا آسمانوں میں اسے عظمت کے ساتھ بلایا جاتا ہے؟ بشرؒ نے اسے کہا: تم نے کیسے کہہ دیا؟ مجھے دوبارہ سناؤ، چنانچہ آدمی نے ازسرنو حدیث دہرادی کہ جس نے علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر عمل بھی کیا اور دوسروں تک پہنچا رہے ہیں۔

۱۲۵۵۶- محمد بن عمر بن مسلم، ایوب، سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: مومن کی عزت لوگوں سے اس کے لئے بے نیاز رہنے میں ہے اور اس کا شرف قیام اللیل میں ہے۔

۱۲۵۵۷- محمد بن عمر بن سلمہ، ابوعباس احمد بن محمد خزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارثؒ نے فرمایا: میں نے معافی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ثوری نے فرمایا: مخلوق کو راضی رکھنا ایسی مشکل غایت ہے جسے تم کبھی نہیں پاسکتے ہو۔

۱۲۵۵۸- محمد بن عمر، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: معافی کے واسطے ثوری کا قول ہے کہ اہل اللہ کو دنیا میں جن مصائب سے پالا پڑا اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائیں گے۔

۱۲۵۵۹- محمد بن ابراہیم بن محمد فروی، ومحمد بن عمر بن سلم، ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب، سری سقطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے میری محبت سے بڑھ کر میرا کوئی ایسا عمل نہیں جس پر مجھے مکمل بھروسہ ہو۔

عبید بن محمد وراق کا بیان ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں صحابہ کرامؓ سے میری محبت میرا اقبل اعتماد عمل ہے۔

۱۲۵۶۰- ابوہ عبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: دنیا کی رسوائی میں سے ہے کہ آدمی اپنے گھر کو وحشت زدہ بنا کر رکھے۔

۱۲۵۶۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن بنت عاصم طبیب کہتے ہیں میری ایک مرتبہ بشر بن حارث سے ملاقات ہوگئی۔ مجھ سے علاج ومعالجہ کے بارے میں سوالات کرنے لگے، میں نے انہیں دھوپ سے ذرا ہٹ کر ایک مکان کے سائے میں ہونے کو کہا (یہ مکان ربیعہ یا عمران اشعث یا کسی اور کا تھا بہر حال مالک مکان امراء وسلاطین کا کوئی عہدیدار تھا) کہنے لگے یہ مکان سراپا برائی ہے اور اس کا سایہ ردی ہے۔

۱۲۵۶۲- ابومظفر منصور بن احمد معدل، عثمان بن احمد سماک، حسن بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صدقہ حج وعمرہ اور جہاد سے بھی افضل ہے، پھر کہنے لگے چونکہ حج وعمرہ اور جہاد پر جانے والے کو لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں جبکہ صدقہ کرنے والے کو اللہ کے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا۔

۱۲۵۶۳- منصور بن احمد، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: عقلمند وہ نہیں جو خیر وشر (بھلائی اور برائی) کو پہچانتا ہو عقلمند تو وہ ہے جو جب بھلائی کو دیکھے سرپٹ اس کے پیچھے پڑ جائے اور شر کو دیکھے نہیں کہ فوراً اس سے دور بھاگنا شروع کردے۔

۱۲۵۶۴- منصور بن احمد، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایک آدمی مالک بن دینار کو پکارنے لگا اے مرائی (ریاکار) مالک بن دینار کہنے لگے: تم کب سے میرے نام سے واقف ہوگئے؟ تیرے سوا تو میرا نام کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔

۱۲۵۶۵- محمد بن عمر بن مسلم، احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معافی، سفیان ثوری نے فرمایا: بخدا! ہم نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اپنی مروت ووقار کی آج کل کے قاریوں کی بنسبت زیادہ پاسداری کرنے والے تھے۔

۱۲۵۶۶-محمد بن عمرو، احمد بن محمد، بشر بن حارث، معافی، ثوریؒ نے فرمایا: مجھے کسی قاری کے ساتھ سفر کرنے سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی خبیث شاطر آدمی کے ساتھ سفر کروں۔

۱۲۵۶۷-محمد بن ابراہیم، احمد بن شعیب بن عبدالاکرام انطاکی، محمد بن ابی یعقوب دینوری، عباس بن عبدالعظیم، بشر بن حارث کہنے لگے، مجھے عیسیٰ بن یونس نے حدیث سنائی پھر بشر کہنے لگے: استغفر اللہ، مجھے حدیث پہنچی ہے کہ فلاں نے فلاں دنیا کا ایک باب روایت کیا ہے۔

فائدہ یعنی معروف و مشہور طریقہ تحدیث دنیا کمانے کا ایک باب ہے۔

۱۲۵۶۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، سلیمان بن یعقوب کہتے ہیں کہ بشر بن حارث سے کہا: مجھے کچھ وعظ و نصیحت کیجئے، چنانچہ فرمانے لگے دیکھو تمہاری روٹی کہاں سے آتی ہے کہیں وہ تمہیں دوزخ کی آگ کا ایندھن تو نہیں بنا رہی۔

۱۲۵۶۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن محمد بن غزوان ھرائی کہتے ہیں ۲۲۵ھ میں بشر بن حارثؒ نے مجھے کہا: نرمی کا برتاؤ کرو اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرو، مجھے زیادہ پسند ہے کہ تمہارے پاس مال ہونے کے باوجود تم بھوکے رات بسر کرو اس سے کہ تم سیر ہو کر رات بسر کرو اور تمہارے پاس کھانے کو کچھ باقی نہ ہو مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم بازار میں آتے جاتے نہیں ہو۔ بازار میں جاؤ اور تجارت کرو، ھرائی کہتے ہیں جب میں واپس لوٹنے کے لئے کھڑا ہوا پھر بات دہرا کر مجھے تاکید کی کہ بازار میں جاؤ اگرچہ تمہیں نفع کم ہی کیوں نہ ہو۔

۱۲۵۷۰-مخلد بن جعفر و ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن غزوان کہتے ہیں میں اور میرا ایک بھائی سخت سردی کے دن صبح سویرے بشرؒ کے پاس گئے۔ ہم نے انہیں دروازے پر ہی پالیا اور ان کے پاس خلیل خیاط بھی تھے، پھر اٹھ کر ہمارے آگے آگے چلنے لگے ہم نے دیکھا انہوں نے ایک پرانی چادر اوڑھ رکھی تھی اور پاؤں میں معمولی قسم کا موزہ پہن رکھا تھا اور باریک تہہ بند پہن رکھی تھی اور بازار کی طرف جا رہے تھے۔ چنانچہ راستے میں جس کے پاس سے گزرتے بآواز بلند سلام کرتے جاتے چنانچہ جب بازار میں پہنچے ایک آٹا فروش کے پاس کھڑے ہوئے اور گزشتہ دن میں آٹے کا بھاؤ پوچھا: آٹا فروش نے جواب دیا: اے ابونصر خوش ہو جائیے آٹے کا نرخ کل کم ہو چکا ہے۔ چنانچہ بشر نے الحمدللہ کہا اور حسب ضرورت آٹا لیا۔

ایک مرتبہ لوگوں میں بشر کی وفات کی افواہ پھیل گئی۔ میں بھی شدید بارش اور کیچڑ میں گرتا پڑتا حاضر ہوا آ کر دیکھا ان کے دروازے پر تین آدمی کھڑے تھے، ان میں سے ایک بوڑھے میاں کہہ رہے تھے اے ابونصر! ہم آپ کی عیادت کرنے آئے ہیں بشرؒ روتے ہوئے ان سے کہہ رہے تھے مجھے تمہاری عیادت کی کوئی ضرورت نہیں، میرے پاس سے چلے جاؤ تم نے مجھے سخت اذیت پہنچادی ہے۔ فضیلؒ تو کہا کرتے میری خواہش ہے کہ میں بیمار ہو جاؤں اور میری تیمارداری کرنے کوئی نہ آئے۔

۱۲۵۷۱-احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن عمر، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارثؒ نے فرمایا: ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ سے مانگیے وہ آپ کو عیش پسند زندگی عطا فرمائے گا۔

۱۲۵۷۲-عمر بن احمد بن عثمان، محمد بن مخلد، محمد بن یوسف جوھری کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ بشر بن حارث سے نبیذ کے متعلق پوچھا، کہنے لگے مجھے پانی کے متعلق تنگی کا سامنا ہے نبیذ کے بارے میں کیسے کلام کر سکتا ہوں؟

۱۲۵۷۳-ابوبکر محمد بن احمد، عبدالرحمن بن داؤد، فضیل بن عباس، حلبی کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث نے علم اور طلب علم کا تذکرہ کیا۔ فرمانے لگے علم پر جب عمل نہ کیا جائے تو اس کی طلب بھی ترک کر دینی چاہئے۔ علم تو درحقیقت عمل ہی ہے سو جب تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے تمہیں علم سے نوازے گا اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو گے تمہیں علم سے کوسوں دور رکھے گا، علم انبیاء کا ہتھیار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علم اپنے اصحاب کو سکھایا۔ انہوں نے علم حاصل کیا اسے یاد کیا اور اس پر عمل پیرا ہوئے۔ پھر صحابہ کرام نے علم بعد میں آنے

والوں تک پہنچایا بعد میں آنیوالوں نے دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔ چنانچہ بشر نے تین طبقوں کا ذکر کیا پھر ابونصر نے فرمایا: ان کے بعد علم ایسے لوگوں تک پہنچ گیا جو علم کو ذریعہ معاش بنا کر کھا رہے ہیں۔

۱۲۵۷۴-محمد بن جعفر، جعفر فریابی، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ جب میں عیسیٰ بن یونس سے جدا ہونے لگا انہوں نے مجھے کہا کیا تم علم حاصل کر کے اب اس برے علاقے کی طرف جانا چاہتے ہو؟

۱۲۵۷۵-محمد بن جعفر، جعفر فریابی، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ مجھے علماء کے دلوں میں لعنتی نہ بنانا، علماء نے پوچھا: ہم آپ کو کیسے لعنت کر سکتے ہیں؟ جواب دیا کہ تم مجھے ناپسند کرنے لگو۔

۱۲۵۷۶-احمد بن محمد بن حسن، ابومقاتل محمد بن شجاع، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم اس طرح علم طلب نہ کرو کہ لوگوں کے سامنے تم اسے ذلیل ورسوا کرتے پھرو، فرمایا: یہ بہت بڑی بیماری ہے، فرمایا: کوئی آدمی اپنے گھر میں پڑھی ہوئی دو رکعت نماز سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا۔

۱۲۵۷۷-محمد بن فتح، احمد بن محمد صیدلانی، ابوجعفر مغازلی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا: آدمی کی مروت اس وقت تک مکمل نہیں ہونے پاتی جب تک کہ اس کا دشمن بھی اس سے سلامتی میں نہ رہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آج تو گہرا دوست بھی سلامتی میں نہیں رہا۔

۱۲۵۷۸-ابوحسن بن مقسم، عثمان بن احمد دقاق، حسن بن عمرو سبیعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صبر خاموشی ہے اور خاموشی صبر ہے۔ باتونی آدمی خاموشی اختیار کرنیوالے سے زیادہ متقی نہیں ہوسکتا، الا یہ کہ کوئی عالم آدمی ہو اور وہ بات کرنے کے موقع پر بات کرے اور خاموشی کے موقع پر خاموش رہتا ہو۔

۱۲۵۷۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ، ابوعبداللہ احمد بن حسن، سکری بغدادی، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے علی بن خشرم کی طرف خط لکھا:

> السلام علیکم: میں آپ کی طرف اس ذات کی حمد لکھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اما بعد! میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ نے ہمیں جس نعمت سے مشرف کیا ہے وہ تمام فرمائے اور مجھے اور تمہیں احسان پر شکر کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اسلام ہی میں زندہ رکھے اور اسلام ہی پر ہمیں موت دے اور ہمیں کسی قسم کے تلف سے محفوظ فرمائے اور ہر مصیبت کے بدلہ میں بہتر عوض عطا فرمائے، اے علی! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی کتاب کو تھامے رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے اسلاف کے آثار پر چلنے کی وصیت کرتا ہوں، انہی اسلاف نے ہمارے لئے رستہ آسان تر کر دیا پس انہیں اپنا مطمح نظر بنالو، ان کے حالات کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہو خصوصاً خلوت میں ان کے حالات پر غور وفکر کیا کرو، اسلاف تمہیں عوام الناس سے مستغنی کریں گے۔ گویا ان کے احوال کا بنظر غائر مشاہدہ کرو، پس صحابہ کرام کی مجالست مردوں کی مجالست سے بدرجہا بہتر ہے اور جو تیری انتظار میں لگا ہے وہ کہیں تجھے پھسلا نہ دے، خوب سمجھ لو اللہ تعالیٰ تمہیں بھلائی عطا فرمائے اور تجھے اہل علم میں کرے، تیری عمر کا اکثر حصہ بیت چکا ہے اور تو بھی

عنقریب اسلاف کے ساتھ ملنے والا ہے تو مطلوب ہے تیرا طالب بھی تجھ سے عاجز نہیں ہوگا تو اس کے ہاتھوں میں قیدی کی مانند ہے۔ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی کبریائی میں شئی حقیر ہے، ساری کی ساری مخلوق اسی کی محتاج ہے لہٰذا تجھے کثرت محبت اس سے غافل نہ رکھے۔ اس ذات سے ہمیشہ خائف رہ، اور پیش آنے والی چیز پر بھروسہ نہ کر، دعا کو ترک مت کر، فتن اور بلانے سے بے خوف بھی مت ہو، اگر اللہ تعالیٰ تجھے اچھی صفات کا حامل دیکھ لے ممکن ہے تجھے اپنی مہربانی سے اور فضل وکرم سے ممنون فرمائے اس کی عفو ودرگزر کی بکی امید رکھو، اپنے مقدور پر ضعف کے وقت اللہ سے طاقت وقوت کا سوال کرو، جب تم ایسا کرلو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے خشوع وخضوع سے ممنون فرمائے گا۔ اسے اپنے والدین سے بھی زیادہ مہربان پائے گا اس کے قریب تر ہوتے رہو اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔
پس اللہ ہی سے اپنے لئے اور تیرے لئے بھلائیوں کا خواستگار ہوں، خوب سمجھ لو اے علی!
جو کوئی بھی شہوت اور معرفۃ الناس کی آزمائش میں مبتلا ہو اس کی مصیبت دگنی ہو جاتی ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے اگرچہ وہ اپنے اولیاء کو آزمائش میں مبتلا کردیتا ہے، قریب تر امر کی طرف رجوع کرو اسی سے لو لگائے رکھو اور لوگوں کی مدح ومذمت کی طرف مطلق دھیان نہ دو، سو زمانے والے چل بسے حتیٰ کہ ان کے کھنڈرات بھی باقی نہیں رہے، اس زمانے میں کتاب اللہ پر عمل وہی کرتا ہے جسے اللہ محفوظ فرمائے، اہل زمانہ میں سے جو کوئی تمہیں چھوڑے اس کی پرواہ مت کرو جان لو! اہل زمانہ سے دوری میں تمہارے لئے زیادہ فائدہ ہے بنسبت ان کے قرب کے، اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا مانوس بناؤ، وہی تمہیں کافی ہے اہل زمانہ سے ڈرو، وہ زندگی اصل نہیں جس میں انسان اہل زمانہ سے بھلائی کی توقع رکھے، سو اگر تمہارا دل ودماغ اہل زمانہ کی طرف مائل ہوگیا تو تم فتنہ عظیمہ میں مبتلا ہوگئے، عزت میں موت کے لئے بھلائی ہے کوئی آدمی گمان کرتا ہو کہ وہ شر سے بے خوف ہو چکا ہے اس کو نجات نہیں ملی، اگر تم اہل زمانہ کے ساتھ اختلاط کرو گے وہ تمہیں بھی اپنے گناہوں میں برابر کا شریک کردیں گے اور اگر ان سے پہلو تہی کرو گے بارہا تمہیں شریک کرنے کی کوشش کریں گے لہٰذا اپنے لئے بھلائی کے متلاشی رہو اور اپنے نفس کے لئے ان کی مجالست کو ناپسند سمجھو، میں یہی سمجھتا ہوں کہ آج کل فضیلت عزت میں ہے چونکہ سلامتی جو عزلت میں ہوئی اپنے کانوں کو بہرہ بنالو اور آنکھوں کو اندھا، ساتھ ساتھ سوءظن سے بھی ڈرتے رہو، چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی اس سے ڈرایا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے'' ان بعض الظن اثم '' بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔ (حجرات: ۱۲) والسلام۔

۱۲۵۸۰- ابوعبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن، بشر بن حارث نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کسی آدمی نے شہرت کو پسند کیا ہو اور اس کا دین باقی رہا ہو۔ چنانچہ جو بھی شہرت چاہتا ہے اس کا دین ختم ہو جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے رسوا ہو جاتا ہے فرمایا: جو شہرت کو چاہتا ہے وہ آخرت کی حلاوت کبھی نہیں پاتا۔

۱۲۵۸۱- ابو عبداللہ، ابوحسن، ابوبکر احمد بن فتح، بشر بن حارث، یحییٰ قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثوریؒ نے فرمایا: سب سے بری رغبت یہ ہے کہ تم عمل آخرت سے دنیا کو طلب کرو، بشرؒ کا بیان ہے کہ خالد طحان کہا کرتے تھے پوشیدہ شرک سے بچتے رہو، میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھے اور رکوع وسجدہ طویل کرنے لگ جائے تا کہ اسے دیکھ کر لوگ پائے کا نمازی کہنے لگیں۔

۱۲۵۸۲- ابونعیم اصفہانی، حسن بن علان وراق، ابوقاسم بن منیع، محمد بن ہارون، ابوجعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے سفیان ثوریؒ کا قول نقل کیا ہے کہ قاری کی مثال کھوٹے درہم کی سی ہے، جب تم اسے آگ پر گرم کرو تو کھوٹ باہر نکل جاتی ہے فرمایا: جب تمہیں کسی قاری سے کام پڑ جائے اسے تھوڑی سی لالچ دے دو، بشر بن حارث نے فرمایا: نفس کو مدح سرائی سے سکون ملتا ہے لیکن قبول مدح گناہوں سے بھی زیادہ مضر ہے۔

۱۲۵۸۳- محمد بن احمد بن ابراہیم، عثمان بن احمد، حسن بن عمران مرزوی کی سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے ذیل کے اشعار پڑھے:

ذهب الرجال المرتجى لفعالهم .. والمنكرون لكل امر منكر

وبقيت في خلف يزين بعضهم .. بعضاً ليدفع معور عن معور

وہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے جن کے افعال قابل رشک تھے اور منکر لوگ تو ہر کام کے لئے منکر ہی ہوتے ہیں۔

باقی رہنے والوں میں میں بھی باقی رہ گیا ہوں۔ چنانچہ باقی رہنے والے ایک دوسرے کو مزین کرتے رہتے ہیں تا کہ دہشت گرد دہشت گرد کو بھگائیں۔

۱۲۵۸۴- ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، ابوفضل صیدلانی، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث سے کسی نے پوچھا کیا غیبت کرنے والا عادل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں جب وہ غیبت میں مشہور ہو وہ عادل نہیں بلکہ کتے رہتے ہے فرمایا: جب آدمی کا عمل کم ہوتا ہے اس کا دل فتنوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۱۲۵۸۵- ابوبکر محمد بن فضل بن قدید، احمد بن صلت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں: جو آدمی چاہتا ہو کہ وہ دنیا میں عزیز اور آخرت میں سلیم (سلامتی میں) ہو وہ حد نہ لگائے نہ گواہی دے نہ لوگوں کی امامت کرے اور نہ ہی کسی کا کھانا کھائے۔

۱۲۵۸۶- محمد بن ابراہیم بن علی، احمد بن عبداللہ بن عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے مثل مذکور بالا کے قول کیا اس میں اتنا اضافہ ہے "اور کسی کا ھدیہ بھی قبول نہ کرے"۔

۱۲۵۸۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں۔ میں نے بشر بن حارث کو ایک جنازے سے واپس آتے دیکھا اور جنازہ کچھ دیر پہلے ہمارے پاس سے گزرا تھا میں انہیں دیکھنے کھڑا ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے جو کپڑے پہن رکھے تھے ان سے تواضع ٹپک رہی تھی، میرا گمان ہے وہ کوئی موٹی قسم کے کپڑے تھے، میں نے انہیں دیکھا کہ وہ رعب دار آدمی ہیں سر کے بال لمبے تھے اور ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو چکے ہیں، اگر چہ کچھ کچھ بال سیاہ بھی تھے، بالوں کو خضاب وغیرہ نہیں لگایا ہوا تھا اور ان کے کاندھے پر ہلکی سی دھوتی بھی تھی۔

۱۲۵۸۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ اسلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کا بیان ہے کہ ابراہیم بن ادھم نے فرمایا: میں نے شام کو اس لئے اختیار کیا ہے تا کہ میں روٹی سے شکم سیر ہو سکوں۔

۱۲۵۸۹- احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی ابار، یحییٰ بن عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے سر خون آلود ہو جائیں اور کچھ جواب نہ دے پائیں۔

۱۲۵۹۰- محمد بن عمر بن مسلم، احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معافی بن عمران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن نضر حارثی سے پوچھا کہ میں کہاں اللہ کی عبادت کروں؟ جواب دیا: اپنے باطن کی اصلاح کرو اور جہاں چاہو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

۱۲۵۹۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ سلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بشر بن حارث کو کوئی خواب بیان کیا اور تعبیر کی درخواست کی، بشر کہنے لگے یہ رات کا ڈھکوسلا ہے۔

۱۲۵۹۲-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابار، ایوب حربی، بشر بن حارث کہتے ہیں ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا میری والدہ پہلے مجھے شادی کا اصرار کرتی رہی جب میں نے شادی کرلی اب کہتی ہے کہ بیوی کو طلاق دیدو، بتایئے کہ میں کیا کروں؟ ابن مبارک کہنے لگے: اگر تم نے اپنی والدہ پر ہر طرح کا احسان کردیا ہے اور صرف یہ احسان باقی رہتا ہے تو بیوی کو طلاق دیدو اور اگر تو نے بیوی کو طلاق دیدی پھر اس سے جھگڑے کرنے لگا اور اس کی نافرمانی کا مرتکب ہوا تو بیوی کو تھوڑا بہت مارلو اور طلاق نہ دو۔

۱۲۵۹۳-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن علی قاضی مدینہ، محمد بن سہم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اصحاب حدیث نے بشر بن حارث سے حدیثیں سنانے کے درخواست کی، بشر نے ذیل کے اشعار پڑھے:

صار اھل الحدیث فیھم حدیثا .. انّ شین الحدیث اھل الحدیث

اصحاب حدیث ان میں صرف گم ہی ہوکر رہ گئے ہیں، اصحاب حدیث اصل میں حدیث کا عیب ہے۔

محمد بن سہم کہتے ہیں بشر نے مجھے ذیل کے اشعار بھی سنائے۔

ولیس من یروق لی دینہ .. یغرنی یا صاح تبریقہ

من حقق الایمان فی قلبہ .. یوشک ان یظھر تحقیقہ

اے صاحب! مجھے اس آدمی کا دین اچھا نہیں لگتا جس کی قوت گویائی مجھے دھوکہ دے دے، اور جو آج ایمان کو اپنے دل میں جاگزیں کرلیتا ہے قریب ہے کہ اس کی تحقیق نمایاں ہوکر ظاہر ہوجائے۔

۱۲۵۹۴-ابوجعفر محمد بن احمد بن مقسم، عیسیٰ بن عبداللہ بن احمد ساجی، عبداللہ بن احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارثؒ نے ایک مرتبہ ذیل کے اشعار پڑھے:

اقسم باللہ لرضخ النوی .. وشرب ماء القلب المالحہ

میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں گٹھلی کے معمولی عطیہ کے لیے اور دل کے نمکین پانی پینے کے لیے

اعز للانسان من حرصہ .. ومن سؤال الاوجہ الکالحہ

میں انسان کو اس کی حرص سے عزیز سمجھتا ہوں اور قبیح چہروں کے سوال کرنے سے

فاستغن بالیاس تکن ذاغنی .. مغتبطاً بالصفقۃ الرابحۃ

ناامید ہوکر بے نیاز ہوجاؤ، اس طرح تم بے نیاز ہوجاؤ گے نفع بخش سودے پر رشک کرتے ہوئے۔

الیاس عز والتقی سؤدد .. ورغبۃ النفس لھافاضحہ

لوگوں سے ناامید رہنا عزت ہے، تقویٰ سرداری ہے اور مانگنے کی حرص رکھنا نفس کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے

من کانت الدنیا بہ برۃ .. فانھا یوماً لہ ذابحۃ

جس آدمی پر دنیا مہربان ہو وہی دنیا کل کے دن اسے ذبح بھی کردے گی۔

۱۲۵۹۵-احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن شجاع، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: لوگوں کی ملامت کے خوف سے تم کوئی چیز عطا نہ کرو۔

۱۲۵۹۶-محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، یحییٰ بن عثمان حربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اے ابوزکریا! جو

آدمی بیٹھا ہوا اور جام گھمائے جا رہے ہوں اس کی شہادت قبول نہ کرو۔

۱۲۵۹۷-احمد بن جعفر بن سلم، یعقوب بن ابراہیم بن حسان، ابو ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اپنی نیکیوں کو بھی اسی طرح چھپاؤ جس طرح تم اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

۱۲۵۹۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جو حصول حکمت کا ارادہ رکھتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔

۱۲۵۹۹-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، محمد بن یوسف جوھری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے اپنی بیوی کے جنازے کے موقع پر فرمایا: بندہ جب اطاعت خداوندی میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جھڑکنے والے اور اس کی تنبیہ و تادیب کرنے والے کو اٹھا لیتے ہیں۔

۱۲۶۰۰-ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس سراج، حسین بن محمد بغدادی، محمد بغدادی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں بشر بن حارث کی زیارت کے لئے چلا گیا۔ میں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ گیا اس دوران انہوں نے صرف ایک بات کہی فرمایا: شہرت کا دلدادہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔

۱۲۶۰۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا ایک مرتبہ دو حکیموں کی آپس میں ملاقات ہوگئی۔ ایک حکیم دوسرے سے کہنے لگا جن امور سے باز رہنے کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں تاکید کی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ان کا مرتکب نہ پائے اور جن امور کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان کے بجالانے میں تمہیں غیر حاضر نہ پائے۔

۱۲۶۰۲-ابوحسن بن مقسم، ابوفضل سری، سعید بن عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: عمل اس لئے نہ کر کہ لوگوں میں تیرا تذکرہ کیا جاوے۔

۱۲۵۱۹-ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس ثقفی، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جب تمہیں باتیں کرنا اچھا لگے تو خاموش رہو اور جب تم خاموشی اختیار کر کے عجب میں مبتلا ہو جاؤ تو باتیں کرلو۔

۱۲۶۰۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عباس سلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جب تم مہنگائی کا سن کر پریشان ہو جاؤ تو موت کو یاد کرلو چونکہ موت تمہاری پریشانی کو ختم کر دے گی، فرمایا: جب تم موت کو یاد کرو گے تمہاری خواہشات رفو ہو جائیں گی اور موت کی یاد سے جماع کی خواہش بھی ختم ہو جائیگی، سلمیؒ کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث کے پاؤں کے تلوے دیکھے چنانچہ ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے تلوے سیاہ ہو چکے تھے۔

۱۲۶۰۴-ابو حامد احمد بن محمد بن حسن، محمد بن مخلد، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم لذتیں لینے کے لئے علوم کا سماع اور املاء کرتے ہو جبکہ علم سے محض عمل کی نیت ہوتی ہے پس علوم سنو اور سیکھو پھر عمل کرو اور دنیا سے دور بھاگ جاؤ، کیا سفیان ثوریؒ کی طرف نہیں دیکھتے ہو کہ انہوں نے کیسے علم حاصل کیا پھر عمل پیرا ہوئے پھر دوسروں کو سکھایا اور خود دنیا سے بھاگتے رہے؟ طلب علم کا مقصد ہی دنیا سے دور بھاگنا ہے نہ کہ حب دنیا۔

۱۲۶۰۵-عمر بن احمد بن عثمان، موسیٰ بن عبیداللہ، قاسم بن منبہ حربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اگر تم (علم پر) عمل نہ کر سکو تو کم از کم اللہ کی نافرمانی تو نہ کرو۔

۱۲۶۰۶-محمد بن احمد بغدادی، محمد بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا جو آدمی صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہ لوگوں سے وحشت محسوس کرتا ہے۔

۱۲۶۰۷- احمد بن جعفر بن سلم، یعقوب بن ابراہیم بن حسان، ابوربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اپنی نیکیوں کو ایسے ہی چھپاؤ جس طرح تم اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

۱۲۶۰۸- عمر بن احمد بن جبیر صوفی، ابواحمد بن کثیر، ابراہیم حربی کہتے ہیں مجھے میرے والد بشر بن حارثؒ کے پاس لے گئے۔ ان کے پاس جا کر میرے والد نے ان سے کہا: اے ابونصر! میرا یہ بیٹا کتابت حدیث اور علم میں شہرت کا مقام رکھتا ہے (اسے کچھ نصیحت کیجئے) بشرؒ مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے پیارے بیٹے! علم کے لئے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اگر تم پورے علم پر عمل نہیں کر سکتے ہو تو کم از کم دوسو حدیثوں میں سے پانچ پر ضرور عمل کرو جس طرح کہ دراہم کی زکوۃ ادا کی جاتی ہے۔

میرے والد صاحب نے ان سے میرے لئے دعا کرنے کی درخواست کی فرمایا: آپ کی دعا اپنے بیٹے کے لئے زیادہ پہنچی ہوئی ہے چونکہ باپ کی دعا بیٹے کے لئے ایسی ہی ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اپنی امت کے لئے، ابراہیم کہتے ہیں میں نے ان کی باتوں کو بہت اچھا سمجھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں نماز جمعہ کے لئے جا رہا تھا، اچانک میں نے بالوں کے بنے ہوئے ایک خیمے میں بشر کو نماز پڑھتے دیکھا میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور نماز کی نیت کر لی تا کہ اذان جمعہ ہو جائے کچھ دیر کے بعد ایک آدمی کھڑا ہوا جو دیکھنے میں پراگندہ حال معلوم ہو رہا تھا۔ کہنے لگا اے لوگو! میرے سچا ہونے سے ڈرو، بے چینی کے ہوتے ہوئے اختیار باقی نہیں رہتا، کچھ نہ ہونے کے وقت خاموشی اختیار کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی، کچھ ہوتے ہوئے سوال کرنا بے وقوفی ہے اور پاس کچھ ہوتے ہوئے فاقہ بے معنی ہے میں نے بشر کو دیکھا کہ وہ اس آدمی کو ایک دانق دے رہے تھے۔ اتنے میں کھڑا ہو کر اس آدمی کے پاس گیا اور میں نے اسے ایک درہم دیا اور ساتھ کہا یہ ایک دانق کا ٹکڑا مجھے دیدو، آدمی بولا، میں ایسا نہیں کرتا ہوں میں نے اسے دو درہموں کی پیشکش کر دی مگر پھر بھی وہ نہ مانا حتیٰ کہ میں نے دس درہموں کی بھی پیشکش کی، آدمی کہنے لگا اے آدمی! بھلا آخر اس دانق میں کیا خوبی ہے جو تم اس کی خاطر دس درہم لوٹانے کو تل گئے؟ میں نے کہا: جس آدمی نے تمہیں دانق دیا ہے وہ نیک صالح آدمی ہے وہ آدمی بولا، مجھے اس کی زیادہ رغبت ہے میں نعمت کے بدلے میں نعمت مول نہیں لوں گا، اس کو کھا کر مجھے دستی خوشی حاصل ہوگی اور دریں نہ میری خواہش پوری ہوگی میں نے کہا دیکھو بھلائی کون زیادہ حاصل کرنے والا ہے؟ میں نے دوبارہ کہا اے شیخ! میرے لیے دعا کردیجئے، کہنے لگا اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو زندہ رکھے اور جب تک تمہارا جسم نہ مرے تب تک تم نہ مرنے پاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارا نفس ان لوگوں میں سے کرے جنہوں نے ہر چیز کے بدلے اپنے نفس کو خریدا اور کسی چیز کے بدلے میں اسے بیچا نہیں۔

۱۲۶۰۹- حسن بن علان وراق، عبداللہ بن محمد بن محمد مسمعی، محمد بن ہارون ابوجعفر کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث کے ساتھ میری ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے فرمایا: اگر ہو سکے تو تم ایسی جگہ میں رہو جہاں لوگ تجھے چور گمان کریں تو ایسا ضرور کرو، اس صفت میں اضافہ ضرور کرو اس میں کمی نہ کرو۔

۱۲۶۱۰- ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس ثقفی، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: نہیں ہے کوئی آدمی جو دنیا سے محبت کرتا ہو مگر وہ موت سے نفرت کرتا ہوگا اور نہیں ہے کوئی آدمی جو دنیا سے کنارہ کشی کرتا ہو مگر وہ ضرور موت سے محبت کرتا ہوگا حتیٰ کہ وہ اپنے مالک سے جا ملتا ہے۔

۱۲۶۱۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: عجب ہے کہ تم اپنے عمل کو زیادہ سمجھو اور غیروں کے عمل کو کم۔

۱۲۶۱۲- احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر باقلانی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بشر بن حارث نے فرمایا: قبرستان میں مدفون مردوں کی نسبت قبرستان سے باہر مردے کثرت میں ہیں۔

۱۲۶۱۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسن بن عبدالملک، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: کسی کے لئے مناسب نہیں کہ حدیث ایسی جگہ بیان کرے جہاں اسے کوئی دنیاوی حاجت پیش آئے اور حدیث گوئی سے دنیاوی ضرورت کو قریب کرنا مقصود ہو اور علم کی بھی کوئی بات دنیاوی ضرورت کی جگہ میں نہیں کرنی چاہیے۔ میں ایسے مشایخ کو دیکھ چکا ہوں جنہوں نے دنیاداری کے لئے علم طلب کیا بالآخر انہیں رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا، جبکہ بہت سارے دوسرے مشایخ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے خالصۃً للہ علم حاصل کیا، پھر اس پر عمل بھی کیا اور علم نے انہیں نفع بھی بخشا اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے ہمکنار کرے، جب تم کسی سے ایک بات سنو اور پھر دوسرے آدمی سے اس کے خلاف بات سنو خبردار دوسرے آدمی سے جھگڑا نہ کھڑا کرو چونکہ تمہیں اس سے نفع نہیں حاصل ہوگا، علم حاصل کر کے اس پر عمل کرو میں نے بہت سارے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے تھوڑا سا علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں نفع پہنچایا جبکہ بہت سارے دوسرے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جنہوں نے علم کثیر حاصل کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کچھ نفع نہ پہنچایا، خوب سمجھ لو طلب معاش طلب حدیث کے لئے رکاوٹ ہوتی ہے میں نے حفص بن غیاث کو کہتے سنا ہے کہ ہم سفیان کی مجلس میں دنیا سے بے نیاز ہو کر بیٹھتے تھے اور ان کی مجلس میں فقراء امراء ہوتے تھے۔

۱۲۶۱۴- محمد بن فتح، احمد بن محمد صیدلانی، ابوجعفر مغازلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایسے مسائل کے بارے میں سوال نہ کرو جن کے ذریعہ تم لوگوں کے عیب طلب کرنے لگ جاؤ جو مسئلہ بھی پوچھو اس پر عمل کرو بالفرض اگر تم اس کی طاقت نہ رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

۱۲۶۱۵- احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن اسحاق، امام سلامہ، اسحاق کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث سے کہا مجھے پسند ہے کہ میں ابراہیم بن ادھم کے طریقے پر چلوں، بشر نے فرمایا: تم اس کی قوت نہیں رکھتے ہو میں نے پوچھا وہ کیسے؟ جواب دیا: اس لئے کہ ابراہیم عمل کرتے تھے اور باتیں نہیں کرتے تھے تم باتیں زیادہ کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے ہو۔

۱۲۶۱۶- محمد بن فتح، احمد بن محمد صیدلانی، عبداللہ بن عبدالوھاب عسقلانی، ابراہیم بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جو معرفت باللہ سے محروم رہا وہ اطاعت کی حلاوت نہیں پا سکتا، جو آدمی اعمال کے ثواب کو نہیں جانتا اس پر تمام احوال ثقیل و بھاری ہو جاتے ہیں جو دنیا میں حقیقۃً کنارہ کشی اختیار کرتا ہے اس کی مؤونت (مشقت) ہلکی ہو جاتی ہے جسے رضا عطا کی گئی وہ اعلیٰ درجات پر پہنچ گیا جو مؤمن غمزدہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اس کے شامل حال ہوتی ہے۔

۱۲۶۱۷- محمد بن احمد بن حسن، حارون بن یوسف بن زیاد، محمد بن محمد بن ابی ورد، حسن انماطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جس کی طرف نظر کرنا مکروہ ہو اس کی طرف نظر کرنا باطنی بخار ہے۔

۱۲۶۱۸- محمد بن احمد بن حسن، حارون بن یوسف، محمد بن محمد بن ابی ورد، حسن انماطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بخیلوں کا باقی زندہ رہنا مومنین کے دلوں پر کڑی چوٹ ہے۔

۱۲۶۱۹- منصور بن محمد بن معتدل، عثمان بن احمد، حسن بن عمر مرزوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بے وقوف کی طرف نظر کرنا آنکھوں کی بیماری ہے اور بخیل کی طرف نظر کرنے سے دل سخت ہو جاتے ہیں اور جو آدمی غم و حزن نہیں برداشت کر سکتا وہ اپنی محبوب شے کے حصول سے قاصر ہی رہتا ہے۔

۱۲۶۲۰- نصر بن ابی نصر طوسی، محمد بن عمرو، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صاحب دنیا جفا کر کے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتا، فرمایا: اگر تم عمل نہ کر سکو اللہ کی نافرمانی تو نہ کرو، فرمایا: دو خصلتیں دلوں کو سخت بنا دیتی ہیں، کثرت کلام اور کثرت طعام۔

۱۲۶۲۱-محمد بن حمید، احمد بن قاسم بن ہاشم سمسار، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بخیل قاری سے مجھے سخی مالدار زیادہ پسند ہے فرمایا: پس ہر آدمی کو کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا ہی پاتا ہوں سواللہ تعالیٰ نے جس کو رزق میں فروانی دی ہو وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کیسے ادا کرے اور اللہ تعالیٰ جس کو رزق کی تنگی میں مبتلا کرتا ہے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ صبر کیسے کرے۔

۱۲۶۲۲-محمد بن فتح، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے ایک مرتبہ ذیل کا شعر پڑھا:

خلت الديار فسدت غير مسود .. ومن الشقاء تفرد ى بالسؤدد

علاقے خالی ہو گئے اور کوئی سردار باقی نہ رہا بدبختی کا مورد تنہا میں ہی ٹھہرا کہ مجھے سردار بننا پڑا۔

۱۲۶۲۳-ابواحمد محمد بن یوسف جرجانی، ابوعباس بن عبداللہ بغدادی، جعفر بردانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی پکار کا جواب دیا موسیٰ نے عرض کیا: میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا، ارشاد ہوا میں اس وقت کھلاؤں گا جب چاہوں گا۔

بشرؒ نے فرمایا: عوج بن عنق سمندر میں چلا جاتا وہاں جا کر اپنی ٹانگوں کو سمندر میں ڈال دیتا، ساج کی لکڑی لیتا چنانچہ عوج ہی پہلا آدمی ہے جس نے دنیا میں ساج کی لکڑی متعارف کرائی، چنانچہ عوج ایلہ آجاتا اور سمندر کی مچھلیوں میں سے ایک مچھلی پکڑتا اور سورج کی تپش پر بھون لیتا ادھر تاجروں نے اس کے لئے دو کر (ایک بڑا پیمانہ جس سے غلہ وغیرہ ناپا جاتا ہے) آٹا تیار رکھا ہوتا۔ دو جماعتیں اس آٹے سے روٹیاں پکاتیں۔ چنانچہ عوج وہ سب کی سب روٹیاں کھا جاتا اور تاجروں کو ساج کی لکڑی کا ایک بنڈل دے دیتا، سو اللہ تعالیٰ روزانہ اس کافر کو دو کر غلہ کھلاتا تھا، اے مخاطب! تو تو مسلمان ہے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہے تجھے اللہ تعالیٰ کیسے ضائع کرے گا جبکہ تیری خوراک ایک یا دو روٹیاں ہوتی ہیں پھر تو اس ایک روٹی کی وجہ سے اپنے رب تعالیٰ سے تعلق منقطع کر دیتا ہے۔

بشر کہتے ہیں ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہنے لگے یا رب! مجھے اپنا کوئی ولی دکھادے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اے موسیٰ! فلاں فلاں کھنڈرات کو جا کر دیکھ لو، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے بعض کھنڈرات تلاش کئے ایک کھنڈر میں انہوں نے ایک آدمی کی ہڈیاں دیکھیں جسے درندوں نے کھا لیا تھا فرمایا: یہ کیا ماجرا ہے تو نے اپنے ولی پر درندوں کو کیسے مسلط کر دیا؟ ارشاد ہوا چونکہ میرا ولی میرے انتہائی قریب تھا اور میرے ہاں اس کا ایک مرتبہ ومقام تھا اگر تم اسے دیکھ لیتے مارے شوق کے تمہاری جاں نکل جاتی میں اپنے کسی ولی کے لئے دنیا کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

۱۲۶۲۴-ابوحسن بن مقسم، ابوطیب صفار، محمد بن یوسف جوھری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں: فضیل بن عیاض نے اپنے بیٹے سے فرمایا: شاید تم دیکھو کہ معمولی سی بھوک بھی اللہ تعالیٰ کے لئے زیادہ سے زیادہ باعث اطاعت ہو۔

۱۲۶۲۵-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن اسحاق مدائنی، محمد بن حرب، عبید بن محمد، عمار کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خضر علیہ السلام کو دیکھا، پھر میں نے ان سے بشر بن حارث کے بارے میں سوال کیا؟ خضر علیہ السلام کہنے لگے جس دن وہ دنیا سے رخصت ہوئے سطح زمین پر ان سے زیادہ متقی کوئی نہیں رہا۔

۱۲۶۲۶-ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، ابوعبداللہ طیالسی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، محمد بن علی صوری، ابونعیم کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث میرے پاس تشریف لائے۔ کہنے لگے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناؤ جس کا متن ”بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس موجود ہوتے ہیں“ ہے میں نے کہا مجھے حدیث اس سند سے پہنچی ہے عمر بن ذر، ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس موجود ہوتے ہیں“ میں نے کہا کیا کوئی آدمی باقی رہا ہے جو آپ کی بات کو جانتا ہو؟ کہنے لگے آپ ہی کافی ہیں اتنا کہہ کر واپس لوٹ گئے۔

۱۲۶۲۷- احمد بن اسحاق، اسحاق بن ابراہیم، عبداللہ بن احمد بن سوادہ، احمد بن حجاج، ابوجعفر بزاز کہتے ہیں بشر بن حارث نے فرمایا: جو آدمی دنیا کی طلب میں لگا ہوا اس سے کہہ دو کہ وہ ذلت و رسوائی کے لئے تیار رہے۔

۱۲۶۲۸- ابوعبداللہ محمد بن حنیف شیرازی صوفی، ابوعبداللہ بن فضل، قاضی ابوعبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو اکثر صوفیاء کرام کو برا بھلا کہتا رہتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے اسے صوفیاء کرام کے قدموں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ اس نے اپنی دولت صوفیاء کرام پر خرچ کرنی شروع کردی، ایک دن میں نے اس سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے تم صوفیاء سے بغض نہیں رکھتے تھے؟ کہنے لگا بات دراصل ایسی نہیں جیسی تم نے سمجھ رکھی ہے میں نے اس سے پوچھا بھلا وہ کیسے؟ کہنے لگا ایک مرتبہ میں نے جمعہ کی نماز پڑھی میں تو جلدی سے مسجد سے نکل گیا لیکن بشر بن حارث کو بھی مسجد سے جلدی جلدی نکلتے دیکھا میں نے اپنے دل ہی دل میں کہا میں آج اس آدمی کو دیکھتا ہوں جو کہ زہد میں بے مثال شہرت رکھتا ہے۔ یہ مسجد میں ٹکنے نہیں پاتا چنانچہ میں نے اپنی ضرورت کو ترک کیا اور دیکھنے لگا کہ بشر آج کہاں جاتے ہیں؟ میں ان کے پیچھے پیچھے چل دیا چنانچہ بشر پہلے نان بائی کے پاس گئے اس سے ایک درہم کے بدلے ایک روٹی خریدی، میں نے دل ہی دل میں کہا: اس آدمی کو دیکھو زاہد بنا پھرتا ہے حال یہ ہے کہ روٹی خرید رہا ہے، پھر بشر کباب فروش کے پاس گئے اور اس سے کباب خریدا مجھے دیکھ کر اور بھی زیادہ غصہ آیا، پھر بشر حلوائی کے پاس گئے اور اس سے ایک درہم کا فالودہ خریدا، میں نے پھر دل ہی دل میں کہا: بخدا! یہ آدمی جب کھانے بیٹھے گا میں ضرور اس پر ٹوک لگاؤں گا، چنانچہ بشر بیابان کی طرف چل پڑے، میں نے سوچا شاید کسی سرسبز و شاداب جگہ کی تلاش میں ہوں اور جہاں پانی بھی موجود ہو چنانچہ بشر عصر تک برابر چلتے رہے، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا بالآخر وہ ایک بستی میں داخل ہوئے بستی کی ایک مسجد میں ایک مریض تھا بشر اس کے پاس جا بیٹھا، انہوں نے مریض کو ایک ایک لقمہ کر کے خریدا ہوا کھانا کھلایا، میں موقع پا کر تھوڑی دیر بستی کو دیکھنے نکل گیا لیکن چند ثانیے کے بعد واپس پلٹا مسجد میں بشر کو نہ پاکر مریض سے پوچھا: بشر کہاں گئے؟ مریض نے جواب دیا: وہ بغداد چلے گئے ہیں میں نے اس سے دوبارہ پوچھا یہاں سے بغداد تک کتنا فاصلہ ہے؟ مریض بولا، چالیس فرسخ، میں نے سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، میں اب کیا کروں میرے پاس کرایہ نہیں جو میں بغداد تک سفر کروں اور مجھے چلنے پر قدرت نہیں جو میں پیدل چل کر وہاں تک پہنچوں؟ مریض کہنے لگا ان کے واپس آنے تک یہیں ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ میں آئندہ جمعہ تک یہیں ٹھہر گیا، چنانچہ آئندہ جمعہ کو بشر اسی وقت موعود پر تشریف لائے اور ان کے پاس مریض کے کھانے کے لئے کچھ اشیاء بھی تھیں، مریض ان سے کہنے لگے: اے ابوجعفر! یہ آدمی گزشتہ جمعہ آپ کے ساتھ بغداد سے آیا اور آج تک یہیں ٹھہر گیا اور یہ آپ کی صحبت اختیار کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ بشر نے مجھے غصے سے دیکھا اور فرمایا: تم میرے ساتھ کیوں آئے تھے؟ میں نے جواب دیا مجھ سے خطا ہوگئی، کہنے لگے کھڑے ہو جاؤ اور میرے ساتھ چلو، ہم مغرب کے قریب قریب چلے جب بغداد کے قریب پہنچے، کہنے لگے تیرا ٹھکانا کہاں ہے؟ میں نے کہا فلاں جگہ میں، فرمایا چلتے بنو اور دوبارہ نہیں لوٹنا، تاجر نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی اور اولیاء کرام کی صحبت اختیار کرلی۔ پس آج تم مجھے اس حالت پر دیکھ رہے ہو۔

محمد بن ہیثم کہتے ہیں میں بچپن میں بشر کی ہمشیرہ کے پاس آیا کرتا تھا ایک دن انہوں نے مجھے کاتے ہوئے سوت کا ایک گولہ دیا اور کہا اسے بیچ کر روٹی اور ایک مچھلی خرید لاؤ۔ چنانچہ میں روٹی اور مچھلی خرید لایا، اتنے میں بشر بن حارث گھر میں داخل ہوئے، روٹی اور مچھلی اندر رکھی ہوئی تھی بشر نے پوچھا: یہ کیسا کھانا ہے؟ بہن کہنے لگیں میں نے خواب میں اپنی اور آپ کی والدہ کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی کاتے ہوئے سوت کے بدلہ میں روٹی اور مچھلی خرید لاؤ چونکہ تمہارا بھائی بشر روٹی اور مچھلی کا دیرینہ خواہشمند ہے ہمشیرہ نے جب ماں کا ذکر کیا بشر رو پڑے اور فرمایا: اللہ ہماری ماں پر رحم فرمائے جب زندہ تھی اس وقت بھی ہمارے لئے غمزدہ رہتی تھی اور جب دنیا سے رخصت ہوگئی تب بھی ہمارے لئے غمزدہ ہے، بشر نے فرمایا میں پچیس سال سے برابر مچھلی کا خواہشمند ہوں لیکن میں نے اسے خالصۃً للہ چھوڑ دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے بشر بن حارث کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا دیکھا، میں نے ان سے پوچھا آپ کا چہرے کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے ؟ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مجھے ضرور بتائیے، کہنے لگے میں چالیس سال سے بیابانوں کی خاک پھانک رہا ہوں جس کی وجہ سے میرے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا ہے۔ محمد بن حنیف کا بیان ہے کہ تم خاک کی اس مقدار کو زیادہ نہ سمجھو۔ چنانچہ ان کی بہن سوت کاتا کرتی تھیں۔ بہن نے احمد بن حنبل سے مسئلہ دریافت کرنا چاہا کہنے لگیں ہم لوگ رات کے وقت سوت کاتتے ہیں اور اسی سے اپنی گزر بسر کا انتظام چلاتے ہیں بسا اوقات ہمارے قریب سے بنو طاہر کے مشعلچی مشعلیں لیے گزرتے ہیں (بنو طاہر وہ بغداد کے والی ہیں) ہم مکانوں کی چھتوں پر ہوتی ہیں اور ان مشعلوں کی روشنی میں ایک دو لٹیں کات لیتی ہیں۔ کیا آپ اس کاتتے ہوئے سوت کو ہمارے لیے حلال قرار دیتے ہیں یا حرام؟ احمد بن حنبل نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں بشر کی ہمشیرہ ہوں، امام احمد نے فرمایا: آہ، اے آل بشیر میں تمہیں تنگدست نہیں بنا سکتا میں مسلسل تمہاری طرف سے خالص تقویٰ سنتا چلا آرہا ہوں۔

۱۲۶۲۹- احمد بن حنبل بن مقسم، عثمان بن احمد دقاق، حسن بن عمرو سبیعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتے جب تک تم سے تمہارا دشمن بے خوف نہ ہو، تم بہتر کیسے ہو سکتے ہو حالانکہ تمہارا دوست بھی تم سے بے خوف نہیں فرمایا: مجھ میں ایک بیماری ہے جب تک میں اپنے نفس کا علاج نہ کرلوں غیر کے لئے میں فارغ نہیں ہو سکتا ہوں جب میں اپنے نفس کا علاج کرلوں گا تب میں اوروں کے لئے فارغ ہو جاؤں گا۔ پھر فرمایا: تم بیماریاں ہو میں کچھ لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دلوں میں خوف خدا نہیں رکھتے اور آخرت کے معاملہ میں لاپرواہی کرتے ہیں۔

۱۲۶۳۰- ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو سبیعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا آدمی اس وقت تک عبادت کی حلاوت (شیرینی) نہیں پاتا جب تک خواہشات نفس کے آگے لوہے کی بنی ہوئی دیوار نہ کھڑی کر دے فرمایا: دعا گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۲۶۳۱- محمد بن حسن بن موسیٰ، محمد بن حسن بن حساب، احمد بن محمد بن صالح، محمد بن عبدون، حسن مسوحی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بشر بن حارث نے مجھے دیکھا میں اس وقت سردی سے کانپ رہا تھا انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

قطع الليالي مع الايام في خلق.. والنوم تحت رواق الهم والقلق

سخت دنوں کی راتیں کاٹنا بیچارگی میں اور غمی کے عالم اور اضطراب میں نیند کرنا زیادہ لائق ہے۔

احرىٰ واعذرني من ان يقال غدا.. اني التمست الغنىٰ من كف مغتلق

میرے سامنے اتمام حجت کی جائے اور کل کے دن کہا جائے کہ میں نے تنگدست ہاتھ سے مالداری چاہی

قالوا رضيت بهذا القنوع غنى.. ليس الغنى كثرة الاموال والورق

لوگوں نے کہا: تم اس سے راضی رہو میں نے کہا قناعت مالداری ہے چونکہ مال و دولت کی فراوانی غنی نہیں ہے۔

رضيت بالله في عسري وفي يسري.. فلست اسلك الا واضح الطرق

میں تنگدستی اور مالداری دونوں حالتوں میں اللہ سے راضی ہوں چونکہ میں صرف صاف اور واضح رستہ پر چلتا ہوں۔

۱۲۶۳۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن مقسم، ابن مخلد، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں کہ میمون بن مہران نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کی اصلاح اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک اس کے روبرو اس کی ناپسندیدہ حرکات کا تذکرہ نہ کر دے۔

۱۲۶۳۳- ابن مقسم، ابن مخلد، حسین بن عبدالرحمٰن انصاری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر نے فرمایا: ابن آدم درندہ ہے چونکہ درندہ

گوشت کھاتا ہے اور تجھے گوشت کو حرکت دینا ہی کافی ہے۔

۱۲۶۳۴- ابوحسن بن مقسم، قاضی عمر بن حسن، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ کوئی ایسا آدمی ہو جو شہرت کا دلدادہ ہو اور اسے ذلت ورسوائی کی دہلیز پر جھکنا نہ پڑا ہو۔ یوسف باقلانی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے بشر بن حارث سے سماع حدیث کی درخواست کی۔ انہوں نے آگے سے انکار کر دیا آدمی کہنے لگا آپ اللہ کو کیا جواب دیں گے؟ فرمایا: میں اللہ کو جواب دوں گا کہ یا اللہ! میرا نفس حدیث گوئی کا خواہشمند ہوتا تھا اور میں اپنے نفس کی خلاف ورزی کرنا چاہتا تھا۔

۱۲۶۳۵- ابونعیم اصفہانی، ابوحسن، ابومقاتل، قاسم بن منبہ، بشر بن حارث نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے گھر میں اپنے پیچھے پڑھی ہوئی دو رکعتوں سے بہتر کسی چیز کو نہیں چھوڑتا۔

۱۲۶۳۶- ابوحسن بن مقسم، ابن مخلد، حسین بن عبدالرحمٰن، انصاری، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ سفیان ثوری نے ایک آدمی کی عیادت کی فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ کی آگ سے عافیت بخشے۔

۱۲۶۳۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر نے اوزاعی کا قول نقل کیا ہے، فرماتے تھے لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں مانوس کرنے والا بھائی یا حلال کا درہم یا سنت کے مطابق عمل بہت کم پایا جائے گا۔

۱۲۶۳۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، عبداللہ بن ادریس، حصین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ غصے سے پرہیز نہ کرے۔

۱۲۶۳۹- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، عبدالرحمٰن بن محمد بن مغیرہ، محمد بن مغیرہ، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حبیب بن ابوحمزہؒ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مؤمن قرآن مجید ختم کرتا ہے فرشتہ اسے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے

مسانید بشر بن حارثؒ

بشر بن حارث نے اعلام حدیث اور پائے کے رواۃ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں، حالانکہ وہ روایت حدیث کو ناپسند سمجھتے تھے اور حتی المقدور اس سے بچتے تھے۔

۱۲۶۴۰- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، ابواسحاق بن بریہ ہاشمی، محمد بن ابی ورد، بشر بن حارث کہتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ عیسیٰ کے پاس پیدل چل کر گیا۔ انہوں نے میرا اچھا خاصا اکرام کیا پھر مجھے کہنے لگے: آپ یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا میں آپ سے ملاقات کرنے اور آپ کو دیکھنے آیا ہوں۔ کہنے لگے اے بھائی! میں کون ہوں اور میرے پاس ہے کیا جو آپ تشریف لائے؟ فرمایا کیا آپ کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے تشریف لائے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: عبداللہ بن عراک بن مالک، عراک کی سند سے مروی حدیث کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں عیسیٰ کہنے لگے، جی ہاں۔

۱۲۶۴۱- عبداللہ بن عراک بن مالک، عراک بن مالک، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے کا صدقہ واجب نہیں ہے[1]

۱۔ صحیح البخاری ۲/۱۴۹، وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ۲.

یہ حدیث حماد بن زید نے ہیثم ،عراک کی سند سے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۶۴۲-محمد بن علی بن حبیش ،اسماعیل بن اسحاق سراج ،اسحاق حنظلی عیسیٰ بن یونس ،ابن عراک بن مالک ،عراک بن مالک ،ابو ہریرہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مذکور بالا مروی ہے۔

۱۲۶۴۳-عبداللہ بن جعفر ، یونس بن حبیب ، ابوداؤد ، حماد بن زید وھیب بن خالد خثیم ،ابن عراک بن مالک ،عراک بن مالک ، مالک ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے گھوڑے اور اس کے غلام میں صدقہ نہیں ہے۔

۱۲۶۴۴-ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ثقفی ،محمد بن مثنیٰ ، بشر بن حارث ،عیسیٰ بن یونس ، ہشام بن عروہ ،عبداللہ بن عروہ ،عروہ ،عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مثال ایسی ہے جیسے ابوزرع کی ام زرع کے لئے ، پھر ام زرع والی حدیث بیان کی ،فرمایا ایک مرتبہ گیارہ عورتیں جمع ہوئیں۔ الحدیث۔[1]

۱۲۶۴۵-حبیب بن حسن ، فضل بن احمد اسماعیل ،محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں میں نے بشر سے کہا اے ابونصر! مجھے ذرا حدیث ام زرع سنایئے، بشر نے فرمایا مجھے عیسیٰ بن یونس نے حدیث سنائی۔ الحدیث۔

۱۲۶۴۶-احمد بن ابراہیم بن جعفر عطار ،محمد بن ھارون بن عیسیٰ ہاشمی ، ابوحفص ، (بشر بن حارث کے بھانجے) کہتے ہیں میں ایک مرتبہ اپنے ماموں بشر بن حارث کے پاس تھا انہوں نے کاغذوں کا ایک بستہ نکالا اس سے ایک کاغذ نکال کر پڑھنے لگے فرمایا: عیسیٰ بن یونس، اشعث بن عبدالملک ،محمد بن سیرین ،ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کی چار گھاٹیوں کے درمیان بیٹھ جائے اور کوشش کرے اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔[2]

۱۲۶۴۷-ابواحمد غطریفی ، ابواسحاق بن برید ھاشمی ،محمد بن ابی ورد ، بشر بن حارث کہتے ہیں کہ میں عیسیٰ بن یونس کے پاس پیدل سفر کر کے گیا ، انہوں نے میرا اچھا خاصا اکرام کیا ، پھر کہنے لگے کیا آپ کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں ، حسن بصری کی حدیث جو کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ فرمایا: جی ہاں۔

۱۲۶۴۸-عمرو بن عبید ، حسن ، عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں یا رسول اللہ! کیا عورتوں پر بھی قتال فرض ہے؟ فرمایا: جی ہاں ، عورتوں پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں قتال نہ ہو ، یعنی حج وعمرہ۔

۱۲۶۴۹-ابوحسین عبیداللہ بن احمد بن یعقوب مقری ، ابوطیب محمد بن قاسم بن جعفر کوکبی ، اسحاق بن بشر مقدسی ، بشر بن حارث ،عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ، زید بن اسلم ،عطاء بن یسار ، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تین چیزوں سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا ، پچھنے ، احتلام اور قے۔[3]

عبدالرحمٰن بن زید متفرد ہیں۔

۱۲۶۵۰-ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ثقفی ، قتیبہ بن سعید ،عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ، زید بن اسلم کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا مروی ہے۔[4]

۱۔ صحیح البخاری ۷/۳۵. وصحیح مسلم ، کتاب فضائل الصحابة باب ۱۴ . وفتح الباری ۹/ ۲۵۶، ۲۵۷.

۲۔ سنن أبی داؤد ۲۱۱۱ . والسنن الکبری للبیھقی ۱/ ۱۶۳ . وسنن النسائی ۱/ ۱۱۱ . وفتح الباری ۱/ ۳۹۵.

۳۔ السنن الکبری للبیھقی ۴/ ۲۵۰، وتاریخ بغداد ۳/ ۲۲.

۴۔ سنن الترمذی ۷۱۹ . والسنن الکبری للبیھقی ۴/ ۲۲۰ . ۲۶۴ . ونصب الرایة ۲/ ۴۴۶، ومشکاة المصابیح ۲۰۱۵ . ومجمع الزوائد ۳/ ۱۷۰ .

۱۲۶۵۱- محمد بن عمر بن سلم، محمد بن منصور بن محمد بن فتح، معافی بن عمران، ثوری، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ہانڈی پکاؤ سالن کی مقدار بڑھا دو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی دیدو۔[1]

۱۲۶۵۲- ابواحمد محمد بن احمد، ابواسحاق بن برید ہاشمی، محمد بن محمد بن ابوورد عابد، بشر بن حارث، معافی بن عمران، اسرائیل، مسلم، عوی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کچا تھوم (لہسن) کھا سکتے ہو اگر میرے پاس فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں بھی کھاتا۔[2]

مسلم وہ ملائی ہیں، مسلم اپنے دادا عوفی سے متفرد ہیں۔

۱۲۶۵۳- فاروق خطابی، ابومسلم کشی، عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، مسلم اعور، عوفی، علی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوم کھانے کا حکم دیا ہے اور فرمایا: اگر میرے پاس فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

۱۲۶۵۴- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوفتح نصر بن منصور، بشر بن حارث، زید بن ابی زرقاء، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، یونس بن میسرہ، عبدالرحمن بن ابی عمرہ مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یا اللہ! اسے ھادی وہدایت یافتہ بنادے اور اس کے ذریعے سے اوروں کو بھی ہدایت دے۔

۱۲۶۵۵- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، علی بن سہل، ابوولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، یونس بن میسرہ، حلیس، عبدالرحمن بن ابی عمیرہ مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے سنا۔...... الحدیث بمثل مذکور بالا۔

۱۲۶۵۶- سلیمان بن احمد، عباس بن فضل حلبی، بشر بن حارث صافی، یحیٰی بن یمان، سفیان ثوری، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے۔ سواری کا رخ خواہ کسی طرف بھی ہو، (بھلے بیت اللہ کی طرف نہ ہو) رکوع وسجدہ اشارے سے کرتے تھے۔ سجدہ کو بنسبت رکوع کے تھوڑا زیادہ جھک کر کرتے تھے۔

وھیب وعبدالعزیز بن مختار نے بھی حدیث بالا موسیٰ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۶۵۷- ابوعلی عیسیٰ بن محمد بن احمد جریجی طورمادی، احمد بن علی ابن ابار، "ح" ابوفتح نصر بن منصور، بشر بن حارث، علی بن مسہر، مختار بن خلفل، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مجھے مصطلق کے وفد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور پوچھا اگر آپ آئندہ سال بقید حیات نہ ہوں ہم کس کو زکوۃ وصدقات دیں؟ میں نے آپ سے پوچھا ارشاد فرمایا: ابوبکر کو دیدو چنانچہ میں نے انہیں جا کر بتادیا۔ وفد نے مجھے پھر بھیجا کہ اگر ہم ابوبکر کو نہ پائیں پھر کسے دیں؟ ارشاد فرمایا: پھر عمر کو دیدو، وفد نے مجھے پھر واپس بھیجا کہ جا کر ان سے پوچھا اگر ہم عمر کو نہ پائیں پھر ہم صدقات کس کو دیں؟ میں نے پوچھا ارشاد فرمایا: عثمان کو دیدو، اس دن ہلاکت ہے تمہارے لئے جس دن عثمان کو قتل کیا جائے گا۔

۱۲۶۵۸- ابوحسن احمد بن محمد بن اسحاق اُبلی، بکر بن احمد بن مقبل، علی بن جعفر بن ابی عثمان طیالسی، نصر بن منصور مرزوی، بشر بن حارث، عیسیٰ بن محمد جریجی، حسن بن علی عمری، "ح" مخلد بن جعفر، ابوعباس براثی، نعیم بن ہیثم، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد خریبی، سوید مولیٰ عمرو

---

[1] صحیح مسلم ۱۴۲، ۱۴۳، والسنن الکبری للبیہقی ۴/۱۸۸. وصحیح ابن حبان ۲۰۴۲. وسنن الدارمی ۲/۱۰۸.
ومسند الامام أحمد ۳/۳۷۷. ومشکاۃ المصابیح ۱۹۳۷.

[2] العلل المتناھیۃ ۲/۱۷۰. وکنز العمال ۲۸۳۰۶.

بن حریث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل ترین ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

۱۲۶۵۹- محمد بن حمید، محمد بن ھارون بن بریہ، محمد بن یوسف عطشی، ابراہیم بن ہاشم، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد خریبی، مخل بن حکیم، ابن عون، ابن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔[1]

۱۲۶۶۰- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق طوسی صوفی، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث، حجاج بن منہال، ابو جحیفہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علی بن ابی طالب ؓ نے کوفہ میں منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل ترین ابوبکر ہیں، پھر عمر ہیں اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے کے بارے میں بھی بتادوں، پھر حضرت علی ؓ منبر سے نیچے اترے اور کہہ رہے تھے عثمان، عثمان، عثمان، رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حماد بن زید بن عاصم سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۶۶۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، خالد واسطی، محمد بن عمرو، یحییٰ بن عبدالرحمٰن، ابوواقد لیثی نے فرمایا: ہم نے لگاتار اعمال کیے ہیں لیکن طلب آخرت میں سب سے زیادہ پہنچا ہوا عمل دنیا میں زہد اختیار کرنے کے علاوہ کسی کو نہیں پایا۔

۱۲۶۶۲- ابوعبداللہ، زکریا بن یحییٰ ساجی، ھدیہ، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، یحییٰ، ابوواقد کی سند سے مثل مذکور بالا مروی ہے۔

۱۲۶۶۳- ابوبکر محمد بن فضل بن قدید، احمد بن صلت، بشر بن حارث، معافی بن عمران، سفیان ثوری، منصور، ابراہیم نے فرمایا: تم قراء کے ساتھ مجلس کرو، اور دین میں تفقہ پیدا کرو، اور ایسی جماعتوں سے ڈرو جو تمہارے پاس طلب حدیث کے لئے آئیں۔ اگر وہ طلب صادق بھی لے کر آئیں تب بھی وہ تمہیں نوافل سے غافل کردیں گی اور اگر وہ جماعتیں طلب صادق سے تمہارے پاس حاضر نہیں ہوئیں تیرے دل کو غافل کردیں گی تو پھر تم تصنع کرنے لگ جاؤ گے اور انہیں اپنی خواہش کی خاطر دوبارہ پھر بلاؤ گے، انجام کار یہ ہوگا کہ وہ جماعتیں تمہیں چھوڑ دیں گی اس طرح تمہارے فرائض بھی جاتے رہیں گے۔

(۴۳۸) معروف کرخیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک خوف خدا سے سرشار، غمگین رہنے والے، محبت خداوندی میں اپنے آپ کو فنا کردینے والے ابو محفوظ معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ تصوف باطنی اکدار و اقدار سے بچنے کا نام ہے۔

۱۲۶۶۴- حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، عیسیٰ بن جعفر وراق، خلف بن ولید، محمد بن مسلمہ یامی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے ایک آدمی کو فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرو حتیٰ کہ اللہ ہی تمہارا معلم وانیس ہو اور وہی تمہارے شکوہ و شکایت کا مرجع ہو، موت کی یاد تمہاری ہمنشین ہو، خوب سمجھ لو جو مصیبت تمہارے اوپر نازل ہو اس سے چھٹکارا اس کو چھپا رکھنے میں ہے، چونکہ لوگ نہ تمہیں کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر اور نہ ہی وہ تمہیں بچا سکتے ہیں اور نہ وہ تمہیں عطا کر سکتے ہیں۔

۱۲۶۶۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابوعباس سراج، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، ابوبکر خیاط کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۹. ۸/۱۸. ۹/۲۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۸. وفتح الباری ۱/۱۱۰. ۱۰/۴۴۶۴. ۱۱/۵۱۲. ۱۳/۲۶. ۴۷.

دیکھا کہ گویا میں قبرستان میں داخل ہوا ہوں، اور قبرستانی اپنی اپنی قبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے ریحان کا خوشبودار پودا ہے اچانک میری نظر معروف کرخی پر جا پڑی وہ تمام قبرستانوں کے درمیان کھڑے ہیں اور ادھر ادھر آ جا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا اے ابو محفوظ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کیا آپ دنیا سے رخصت نہیں ہو چکے تھے؟ کہنے لگے جی ہاں، پھر یہ شعر پڑھا:

موت التقی حیاۃ لانفاد لھا . قد مات قوم وھم فی الناس احیاء

متقی پرہیزگار آدمی کی موت دراصل حیات جاودانی، اور بہت سارے لوگ مر کے بھی زندہ ہوتے ہیں۔

۱۲۶۶۔ ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، ابوبکر بن ابی طالب کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ معروف کرخی کی مسجد میں داخل ہوا۔ کرخی اس وقت اپنے گھر میں تھے تھوڑی دیر بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم پوری ایک جماعت کی شکل میں تھے۔ انہوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی عطا فرمائے اور دنیا میں غموں اور حزنوں سے محفوظ فرمائے، پھر انہوں نے مسجد میں اذان دی، چنانچہ جب اذان دینے لگے ان پر شدید کپکپی طاری ہوگئی، اور جب اشھد ان لاالہ الا اللہ کہا ان کے رونگٹے کھڑے ہوگئے مجھے تو خوف لاحق ہوگیا کہ شاید اذان بھی مکمل نہ کر پائیں حتیٰ کہ مارے خوف خدا کے ان کی کمر جھک گئی قریب تھا کہ گر پڑتے۔

۱۲۶۷۔ ابونعیم اصفہانی، ابرہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروفؒ دعا کیا کرتے تھے "اہل خیر میں سے جو بھلائی کو پہنچے اس کی مدد فرما اور ہماری اصلاح فرما"۔

۱۲۶۸۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، علی بن موفق، ابراہیم بن جنید کا بیان ہے کہ معروفؒ کی اکثر دعا یوں ہوتی تھی "یا اللہ! ہمیں لوگوں کے درمیان دھوکہ کھا جانے والا نہ بنا اور نہ ہی ہمارے گناہوں پر پردہ کر کے ہمیں دھوکہ میں رکھنا، ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری ملاقات پر ایمان رکھتے ہوں اور تیرے فیصلے پر راضی رہتے ہوں اور تیری عطا پر قناعت کرتے ہوں اور جس طرح تجھ سے ڈرنے کا حق ہے اس طرح ڈرتے ہوں۔

۱۲۶۹۔ احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، احمد بن مھدی، احمد بن ابراہیم دورقی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کا وقت ہوگیا۔ معروف کرخیؒ ابوتوبہ سے کہنے لگے: آپ ہمیں آج نماز پڑھائیں، ابوتوبہ کہنے لگے: اگر میں نے آپ لوگوں کو یہ نماز پڑھا دی تو دوسری نماز نہیں پڑھاؤں گا ہم طول امل سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں چونکہ وہ نیک عمل کے مانع ہے۔

۱۲۷۰۔ محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوقاسم مولیٰ بن ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: دنیا ابلتی ہوئی ہنڈیا ہے اور پاخانہ ہے جسے پھینک دیا جاتا ہے۔

۱۲۷۱۔ یوسف بن موسیٰ مرزوی، ابن ضبیق، ابراہیم بکاء کہتے ہیں کہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اس پر عمل کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور لڑائی جھگڑے کا دروازہ بند کر دیتے ہیں اور جب کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتے ہیں اس پر عمل کا دروازہ بند کر دیتے ہیں اور جھگڑے کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

۱۲۷۲۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن اسباط، اسماعیل بن ابی حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ کے بھتیجے یعقوب کا بیان ہے کہ میرے چچا نے فرمایا: بندے کا لایعنی کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسوائی ہے۔

۱۲۷۳۔ احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، حسین بن منصور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حجام معروف کرخیؒ کی موچھیں کاٹنے لگا اور معروف کرخی تسبیح وتہلیل میں مشغول تھے جس کی وجہ سے ان کے ہونٹ ہل رہے تھے اور موچھیں کاٹنے میں دشواری پیش آ رہی تھی حجام کہنے لگا: آپ کے تسبیح کرنے کی وجہ سے مونچھوں کا کاٹنا دشوار ہے معروف نے فرمایا: تم اپنے کام میں مصروف رہو اور میں اپنا کام نہ کروں؟

۱۲۶۷۴-محمد بن علی بن حبیش، محمد بن خلف بن مرزبان، خلف بن مرزبان کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ معروف کرخیؒ کے پاس بیٹھے گفتگو کرر ہے تھے۔ اچانک ایک آدمی آدھمکا اور اس کے ساتھ ایک اونٹ بھی تھا۔ وہ آدمی معروف سے کہنے لگا اے ابو محفوظ! یہ میرا اونٹ ہے اور میرے پاس اہل وعیال کی پوری ایک جماعت ہے میں اس پر محنت مزدوری کرتا ہوں۔

۱۲۶۷۵-ابونعیم اصفہانی، ابوحسن بن مقسم، ابومقاتل محمد بن شجاع، ابوبکر زجاج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ سے ان کی مرض وفات میں کسی نے کچھ وصیت کرنے کو کہا فرمانے لگے: جب میں مرجاؤں میری یہ قمیص بھی صدقہ کردینا چونکہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے اس طرح ننگا لوٹ جاؤں جس طرح میں دنیا میں ننگا آیا تھا۔

۱۲۶۷۶-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، ابوسلیمان رومی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلیل حیاد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرا بیٹا محمد کہیں لاپتا ہوگیا جس پر اس کی ماں شدید جزع وفزع کرنے لگی، مجھ سے رہا نہ گیا چنانچہ میں معروف کرخیؒ کے پاس آیا اور میں نے ان سے عرض کیا: اے ابو محفوظ! کچھ دنوں سے میرا بیٹا لاپتا ہوچکا ہے اس کی ماں شدید جزع وفزع کا شکار ہوگئی ہے براہ کرم! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تا کہ وہ واپس لوٹ آئے، چنانچہ معروف کرخیؒ فرمانے لگے: یا اللہ! بے شک آسمان بھی تیرا ہے اور زمین بھی تیری ہے اور ان دنوں کے درمیان کا خلا بھی تیرا ہے۔ بس اس لاپتا لڑکے کو واپس کردے! خلیل کہتے ہیں میں اسی وقت باب شام پر آیا اچانک دیکھتا ہوں کہ وہیں میرا بیٹا کھڑا ہے اور شدید ھانپ رہا ہے میں نے کہا: کیا تو محمد ہے؟ کہنے لگا: ابا جان! ابھی ابھی انبار سے آیا ہوں۔

۱۲۶۷۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو بن مکرم، (ثقہ ہیں) ابومحمد ضریر کہتے ہیں کہ مردویہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا۔ میں ان کے پاس آیا مردویہ کہنے لگے میرا بیٹا کئی دنوں سے لاپتا ہوگیا ہے۔ عورتیں اس وقت سے رو رہی ہیں اور انہوں نے رو رو کر اپنا برا حال بنا دیا ہے۔ لہٰذا صبح کو ہمارے ساتھ چلئے تا کہ ہم معروف کرخی کے پاس جائیں چنانچہ صبح کو ہم دونوں معروف کرخی کے پاس گئے۔ معروفؒ کہنے لگے اے ابوبکر! آپ کیوں یہاں تشریف لائے؟ جواب دیا میرا بیٹا کئی دنوں سے لاپتا ہے اور عورتوں نے رو رو کر برا حال بنا دیا ہے معروف کرخی کہنے لگے: اے ہر چیز کے جاننے والے، اے وہ ذات! جس پر کوئی ذات مخفی نہیں، اے وہ ذات! جس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اس لڑکے کا حال ہمارے لئے واضح کردیجیے (تین مرتبہ کہا) پھر ہم ان کے یہاں سے واپس لوٹ آئے۔ چنانچہ فجر کے وقت مردویہ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہنے لگا مردویہ آپ کو بلا رہے ہیں، میں نے پوچھا کیا خبر ہے جواب دیا لڑکا واپس آگیا ہے۔ چنانچہ میں مردویہ کے پاس آیا کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکا مردویہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا مردویہ کہنے لگے عجیب بات سنو! لڑکا کہتا ہے کہ میں کوفہ میں ایک طرف جارہا تھا۔ اچانک دو آدمی آئے انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر کوفہ سے باہر نکال دیا اور انہوں نے مجھے کہا گھر کی طرف چلتے بنو، چنانچہ تب سے نہ میں بیٹھا اور نہ ہی کچھ پیا حالانکہ میں ٹوکنوؤں کے پاس سے گزرا ہوں میں نے چلتے وقت ان دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ ایک ہی جگہ پر ٹکے کھڑے ہیں حرکت تک نہیں کرنے پائے حتیٰ کہ میں آپ کے پاس آگیا مجھے کچھ کھانا کھلاؤ جب سے چلا ہوں رستے میں کچھ نہیں کھایا۔

۱۲۶۷۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، قاسم بن روح، معروف کرخیؒ کے بھائی عیسیٰ کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی معروف کرخی سے درخواست کی، اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے آٹے کے پاس بیٹھ جائیں تا کہ میں اپنے ایک ضروری کام سے فارغ ہو آؤں، معروف نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اس شرط پر کہ میں کسی سائل کو خالی واپس نہیں لوٹاؤں گا۔ میں نے اجازت دے دی، میں سمجھا وہ مٹھی بھر دیں گے یا اس سے کم دیں گے، چنانچہ میں اپنے کام سے واپس لوٹا کیا دیکھتا ہوں کہ بہت زیادہ آٹا صدقہ کر چکے ہیں تقریباً ایک صاع سے زیادہ دے چکے تھے، غصے سے میرے رخسار سرخ لال ہوگئے، معروف مجھے دیکھ کر کہنے لگے میں آئندہ اس جگہ واپس نہیں لوٹوں گا، میں

نے آگے بڑھ کر درھموں والے گلے کو دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ خالی پڑا ہے۔

۱۲۶۷۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد، قاسم بن روح، ابوحجاج مقری کا بیان ہے کہ میرے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا میرے پاس کچھ نہیں تھا میرے بھائی کہنے لگے اللہ سے دعا کرو، چنانچہ میرے بھائی دعا کرنے لگے اور میں آمین کہنے لگا جب دعا کرتے کرتے کافی دیر ہوگئی، میں چپکے سے اٹھا اور کھسک کر چل دیا، اچانک ایک سوار مجھے پیچھے سے آواز دینے لگا، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ اس سوار کے پاس ایک تھیلی ہے اور مجھے کہہ رہا ہے: ابو محفوظ! تمہیں نے کہا تھا کہ اپنی ضرورت میں اس رقم کو خرچ کرو میں نے تھیلی لے کر اس میں دیکھا کہ لگ بھگ سو دینار اس میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۲۶۸۰-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن ابراہیم سلمان، مسیح بن حاتم، عبدالجبار بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخی کو ان کے ایک بھائی نے ولیمہ کی دعوت دی۔ دعوت میں ایک سیاح پہلے ہی پہنچ گیا چنانچہ جب سیاح نے طرح طرح کے کھانے دسترخوان پر سجے ہوئے دیکھے تو ان پر تعجب کرنے لگا اور کہا: اے ابو محفوظ آپ نہیں دیکھتے کہ یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا میں نے اس کو یہ کچھ خریدنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ سیاح نے جب حلوہ دیکھا پھر کہنے لگا اے ابو محفوظ کیا آپ نہیں دیکھتے یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا میں نے صاحب ولیمہ کو حلوہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ چنانچہ سیاح نے جب حلوے کی مختلف اقسام وانواع دیکھیں پھر بول اٹھا: کیا آپ نہیں دیکھتے یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا: تم نے بہت باتیں کرلیں میں مدبر غلام ہوں میرا آقا مجھے جو کھلائے گا میں کھاتا رہوں گا اور مجھے جہاں ٹھہرائے گا وہیں ٹھہروں گا۔

ایک مرتبہ معروفؒ کے بھانجے نے کہا: اے ماموں! آپ کو جو بھی دعوت دیتا ہے آپ فوراً قبول کرلیتے ہیں فرمایا: ایک مہمان کا کیا ہے جہاں اسے ٹھہرایا جائے وہیں ٹھہر جاتا ہے۔

۱۲۶۸۱-عثمان بن محمد، محاملی، محمد بن منصور طوسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ نے مجھے دیکھا میرے پاس ایک کپڑا تھا کہنے لگا اے محمد! تم اس کپڑے کو کیا کرو گے؟ میں نے کہا میں اس کی قمیص بناؤں گا فرمایا: اس کی چھوٹی سی قمیص بناؤ اور اسے پہن کر تین کام کرو سنت پر عمل کرو، اپنے کپڑے کو صاف ستھرا رکھو اور اسے اس وقت اتارو جب پھٹ جائے۔

۱۲۶۸۲-ابونعیم اصفہانی، جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد عثمان، احمد بن مسروق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ کے بھتیجے یعقوب کا بیان ہے کہ میرے چچا جان نے مجھے کہہ رکھا تھا کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت پیش آجائے تو اللہ تعالیٰ سے میرے وسیلے سے مانگو۔

۱۲۶۸۳-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، احمد بن مھدی، احمد دورقی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ دجلہ کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ تیمم کرنے لگے، ان سے کسی نے کہا کہ پانی تو قریب ہی ہے وضو کر لیجئے فرمایا: شاید میں پانی کے پاس پہنچنے تک زندہ ہی نہ رہوں۔

۱۲۶۸۴-عمر بن احمد بن عثمان واعظ، عبداللہ بن محمد، محمد بن منصور طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: یا اللہ میں طول امل (لمبی چوڑی امیدوں) سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس لئے کہ طول امل اچھے اعمال کے مانع ہے۔

۱۲۶۸۵-عمر بن احمد، حسن بن صدقہ، احمد بن زیاد، اسود بن سالم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروفؒ نے بکر بن حنیش کا قول نقل کیا ہے کہ بیچو اور خریدو اگرچہ اصل پونجی ہی کے بدلے میں کیوں نہ ہو اسلیے کہ اصل پونجی میں اس طرح ترقی ہوتی ہے جس طرح کہ کھیتی میں۔

۱۲۶۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمہ بن غفار، معروف کرخی کے پاس بادشاہوں کا تذکرہ کیا گیا فرمایا: یا اللہ! مجھے ان لوگوں کا چہرہ نہ دکھا جس کی طرف نظر کرنا تجھے پسند نہیں۔

۱۲۶۸۷-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں معروف کرخی کی

خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور وہ کسی کی غیبت کیے جا رہا تھا فرمایا: اس وقت کو یاد کرو جب گرم روئی تمہاری آنکھوں پر رکھی جائیگی۔

۱۲۶۸۸-عبداللہ، احمد کا سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: میرے پسندیدہ بندے وہ مساکین لوگ ہیں جو میری بات سنتے ہیں، میرا حکم مانتے ہیں، ان کی کرامت یہ ہے کہ میں انہیں دنیا نہیں عطا کرتا ہوں تا کہ وہ میری اطاعت سے نہ پھر جائیں۔

۱۲۶۸۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد وراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابومحفوظ ایک رستے پر چلے جس میں ایک لکڑی رکھی ہوئی تھی ابومحفوظ نے اس لکڑی پر چلنا شروع کر دیا ان سے لکڑی پر چلنے کی وجہ دریافت کی گئی، فرمایا: میں اس پر اس لیے چلتا ہوں تا کہ اس کا مالک باہر نہ نکلنے پائے۔

عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ شام سے ایک آدمی معروف کرخیؒ کے پاس آیا، اس نے سلام کیا پھر کہنے لگا میں نے خواب دیکھا، خواب میں مجھے حکم ہوا کہ معروف کرخیؒ کے پاس جاؤ، اور انہیں سلام کرو چونکہ وہ اہل دنیا میں بھی معروف ہیں اور اہل آسمان میں بھی معروف ہے۔

۱۲۶۹۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد وراق کہتے ہیں بسا اوقات ہم معروف کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوتے اور وہ گہری فکرمندی میں مستغرق ہوتے۔ اچانک ان پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی اور کہنے لگتے اعوذ باللہ، چنانچہ ہم ان کے پاس بیٹھے ہوتے فکرمندی کے علاوہ ان کی مجلس میں اور کچھ نہ ہوتا میں نے انہیں کبھی نفل پڑھتے نہیں دیکھا صرف جمعہ کے دن دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ لیتے۔ عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ معروف کرخیؒ کا ایک پانی پلانے والے کے پاس سے گزر ہوا وہ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ پانی پینے والے پر رحم فرمائے۔ چنانچہ معروف آگے بڑھے اور پانی پی لیا، ان سے کسی نے پوچھا آپ تو روزے میں تھے پھر پانی کیوں پی لیا؟ فرمایا: جی ہاں مجھے روزہ تھا لیکن ہوسکتا ہے اس آدمی کی دعا قبول ہو جائے اور ہمارا بیڑہ پار ہو جائے۔

۱۲۶۹۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابومحفوظ معروف کرخی نے فرمایا: میں نے بکر بن حنیش کو فرماتے سنا وہ کہہ رہے تھے وہ آدمی کیسے پرہیزگار بن سکتا ہے جسے یہ بھی پتا نہیں کہ کس کس چیز سے پرہیز کرنا ہے؟ معروف نے فرمایا: جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے تو سود کھاؤ گے جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے راستے میں جب تمہیں کوئی عورت ملے تو اپنی آنکھوں کو نیچا نہیں کرو گے اور جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے تو تم اپنے کاندھے پر تلوار رکھ لو گے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو فرمایا تھا: جب میری امت میں اختلاف دیکھو اپنی تلوار لو اور کسی کو مار ڈالو، پھر معروف نے دروازے کی دہلیز کی طرف دیکھا اور فرمایا: ہمارے لئے زیادہ مناسب ہے کہ ہم تقویٰ اختیار کریں پھر فرمایا: میں سخاوت سے تمہاری صحبت میں یہاں تک رہا ہمارے لئے زیادہ مناسب یہ تھا کہ ہم تقویٰ اختیار کریں کیا حدیث میں نہیں آیا "متبوع کے لئے ایک فتنہ ہے اور تابع کے لئے سراسر ذلت و رسوائی"۔

۱۲۶۹۲-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ زہیر کے ساتھیوں کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ کہیں لڑائی کرنے جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک نوجوان لڑکا بھی تھا فرمایا: اے اللہ! ان کی حفاظت فرما! کسی نے اعتراض کیا کہ آپ تو ان لوگوں کو دعا دے رہے ہیں؟ فرمایا: تمہارا ناس ہو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی وہ آگے نہیں جائیں گے واپس لوٹ آئیں گے۔

۱۲۶۹۳-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد، احمد، ابواحمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ نے ایک مرتبہ فرمایا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں کسی عورت کے پاس سے گزرا ہوں یا کسی مورت کے پاس سے۔

۱۲۶۹۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالرحمٰن، دوست کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ معروف کرخیؒ

کے پاس تشریف لائے اور ان کو معروف کے پاس بیٹھے بیٹھے طویل وقت گزر گیا۔ معروف نے فرمایا! اے لوگو! فرشتہ ہمیشہ ہمارے پاس رہتا ہے وہ ناغہ نہیں کرتا۔

۱۲۶۹۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن ابی طالب، اسماعیل بن شداد مقری کہتے ہیں ایک مرتبہ ابن عیینہ نے ہم سے پوچھا تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے جواب دیا بغداد سے، پوچھا اس حبر (بڑا عالم) نے کیا کہا ہے؟ ہم نے پوچھا کون؟ فرمایا: معروف کرخیؒ۔ پھر کہنے لگے جب تک وہ تمہارے درمیان موجود ہیں اس وقت تک تم برابر بھلائی پر رہو گے۔

۱۲۶۹۶-مخلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے معروف کرخی کو خواب میں دیکھا گویا کہ وہ عرش کے نیچے ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھ رہے ہیں، یہ کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں یا اللہ! آپ خوب جانتے ہیں تاہم یہ معروف کرخی ہیں، ان کو آپ کی محبت کا نشہ سا ہو گیا تھا انہیں نشے سے افاقہ تب ہوا جب ان کی آپ سے ملاقات ہو گئی۔

۱۲۶۹۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن رستم، ابراہیم بن معمر، ثابت بن ہیثم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: جس نے ہر دن دس دس مرتبہ یوں کہا: یا اللہ! امت محمد (ﷺ) کی اصلاح فرما، یا اللہ! امت محمد کی مشکلات کو حل فرما، یا اللہ امت محمد پر رحم فرما، اسے ابدال کی فہرست میں لکھ دیا جائے گا۔

۱۲۶۹۸-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر جمال، احمد بن خالد خلال، عبداللہ بن محمد انصاری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: ایک آدمی نے گھر سے نکلتے وقت یوں کہا: یا اللہ! میں تیری حمد کرتا ہوں مخلوق سے تیری معافی کے بقدر، چنانچہ وہ آدمی ایک سال بعد گھر واپس لوٹا اس نے پھر یہی کلمہ دہرایا اس نے غیبی آواز سنی کہ گزشتہ سال جب تو نے یہ کلمہ کہا تھا اس وقت سے ہم نہیں شمار کر سکے۔

۱۲۶۹۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن جعفر، احمد بن خالد، عبداللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: جو آدمی بستر پر لیٹتے وقت یہ کلمات پڑھ لے اللہ تعالیٰ جبرئیل کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندے کی حاجت پوری کر دے، کلمات یہ ہیں:

سبحان الله والحمد لله و لااله الا هو استغفر الله ، اللهم انی اسألک من فضلک ورحمتک ، فانهما بیدک لایملکهما احد سواک .

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، یا اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں بے شک فضل اور رحمت دونوں تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کے مخطوطہ میں پڑھا ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ سے حقیقت وفاء کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا: باطن کو غفلت کے پردوں سے دور رکھنا اور فضول آفات سے اپنے مقصد کو خالی کر لینا حقیقت وفا ہے۔ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: بدون عمل کے جنت کو طلب کرنا کبیرہ گناہ ہے اور بلا سبب شفاعت کا انتظار ایک طرح کا دھوکہ ہے اور رحمت الٰہی کی امید بدون اطاعت کے لگائے رکھنا نری حماقت اور جہالت ہے۔

ایک مرتبہ معروف کرخی سے کسی نے پوچھا دنیا کس چیز کے ذریعے دل سے نکل جاتی ہے؟ فرمایا: محبت کو خالص اللہ کے لیے کر لینے سے اور حسن معاملہ سے دنیا دل سے نکل جاتی ہے اور خلوص محبت کی تین علامتیں ہیں وفا بلا خوف کے ہو، عطاء بلا سوال کے ہو اور مدح بلا جود وسخاء کے ہو اور اولیاء کی بھی تین علامتیں ہیں۔ ان کا مقصد ان کا غم ان کی فکر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہوتا ہے، وہ اپنے آپ کو دنیا سے الگ کر کے اللہ میں مصروف ومشغول رکھتے ہیں اور وہ دنیا و مافیہا سے بھاگ کر صرف اللہ ہی کی طرف جاتے ہیں ایک مرتبہ معروف نے فرمایا: اے مسکین! تم خوف خدا سے کتنے روتے ہو اور کتنے غمگین ہوتے ہو؟ اخلاص اپناؤ تمہارے ساتھ بھی اخلاص والا معاملہ کیا

جائے گا، فرمایا: سخاوت ایثار ہے ایک آدمی نے کہا: میں اپنی معروفات کا شکر نہیں ادا کرتا ہوں فرمایا: تیری معروفات قربت ایزدی سے ماوراء ہیں اسلئے ان پر تیری طرف سے شکر بھی مرتب ہونے نہیں پا رہا۔

مسانید معروف کرخیؒ

معروف کرخیؒ سراپا علم تھے لیکن روایت سے احتراز ہی کیا، جیسا کہ بارہا گزر چکا ہے کہ یہ حضرات اولیاء کرام لوگوں سے اس طرح دور بھاگتے تھے جس طرح شیر سے دور بھاگا جاتا ہے اور روایت کا تعلق ہی آمد و رفت سے ہے، تاہم انکی سند سے مروی ایک دو حدیثیں جو ہم تک پہنچی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۰۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن نصر بن منصور مقری، احمد بن حسین بن علی مقری، دبیس، نصر بن داؤد خلجی، خلف مقری کا بیان ہے کہ میں اکثر معروف کرخی کو دعا کرتے سنتا وہ یوں فرماتے ہیں: اللھم ان قلوبنا و جوارحنا بیدک لم تملکنا منھا شیئا فاذا فعلت ذالک بھما فکن انت ولیھما "یا اللہ! بے شک ہمارے قلوب اور ہمارے سارے جسمانی اعضاء تیرے قبضہ قدرت میں ہیں تو نے ہمیں ان میں سے کسی کا ادنی مالک بھی نہیں بنایا، سو جب تجھے ایسا ہی کرنا منظور تھا تو ان کا ولی و مددگار بن جا، میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے اس دعا کے متعلق کوئی حدیث سن رکھی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور سند بیان کرنے لگے جو یہ ہے، بکر بن خنیس سفیان ثوری، اس طرح پوری سند بیان کر دی۔

حدیث:

ابونعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، محمد بن سری قنطری، محمد بن میمون خفاف، ابوعلی مفلوج، معروف کرخیؒ، بکر بن خنیس، ضرار بن عمرو، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے ایک ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، ارشاد فرمایا: غصہ مت کرو، آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! اگر میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں تو؟ ارشاد فرمایا: ہر دن بعد نماز عصر ستر مرتبہ استغفار کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے ستر سال کے گناہوں کو بخش دیں گے۔ وہ آدمی کہنے لگا اگر مجھے موت آجائے اور مجھ پر ستر سال کے گناہوں کی نوبت ہی نہ آئے تو پھر؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری والدہ کی مغفرت کر دیں گے، وہ آدمی پھر کہنے لگا اگر میری والدہ مر جائے اور اس پر بھی ستر سال کے گناہوں کی نوبت نہ آنے پائے تو؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے قریبی رشتہ دار کی مغفرت فرما دیں گے۔

۱۲۷۰۱- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ھارون بن حمید، معروف، "ح" ابوعبداللہ، ابوحسین بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، معروف ابومحفوظ، عبداللہ بن موسیٰ، عبدالاعلیٰ بن اعین، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرک میری امت میں انتہائی تاریک رات میں کسی چٹان پر چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ مخفی ہے (یعنی میری امت میں شرک اس طرح پوشیدگی سے اندر ہی اندر سرایت کرے گا کہ اس کا پتا تک بھی نہیں چلتا جس طرح کہ تاریک رات میں کوئی چیونٹی چٹان پر رینگ رہی ہو اس کے رینگنے کا پتا تک نہیں چلتا) اور شرک کا ادنی درجہ یہ ہے کہ کسی حد تک ظلم کو اپنے اندر جگہ دو یا عدل و انصاف کے معمولی سے حصہ کو بھی ہاتھ سے جانے دو اور حب فی اللہ و بغض فی اللہ عین دین ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران: ۳۱) آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو (اس کے صلے میں) اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

عبداللہ بن محمد بن سفیان نے اپنی سند میں معروف کی بجائے ان کی کنیت ابومحفوظ ذکر کی ہے۔

(۴۳۹) وکیع بن جراحؒ[۱]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک وکیع بن جراح رحمہ اللہ بھی ہیں، وکیع امت مسلمہ کے بہت بڑے خیر خواہ تھے اور پائے کے محدث و فصیح اللسان تھے۔

۱۲۷۰۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریرؒ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کوفہ میں اپنا قائم مقام کس کو چھوڑ آئے ہیں؟ چنانچہ ابن مبارک تھوڑی دیر خاموش رہے پھر بولے پائے کے مقری وکیع بن جراح کو۔

۱۲۷۰۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد، احمد بن حنبل، ایک مرتبہ درس حدیث میں وکیع بن جراحؒ کی سند سے ایک حدیث بیان کرنے لگے جب وکیع کا ذکر آیا کہنے لگے اگر تم وکیع کو دیکھ لیتے ان جیسا کوئی آدمی تمہاری آنکھ کبھی نہ دیکھ پاتی۔

۱۲۷۰۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس، یحییٰ بن معین کہتے ہیں میں نے وکیع بن جراح کو فرماتے سنا وہ کہہ رہے تھے، ایک مرتبہ میں ابوبکر بن عیاش کے پاس گیا اور میرے ساتھ احمد بن حنبل بھی تھے، میں نے کچھ منتخب احادیث ان پر پیش کیں، چنانچہ جب انہوں نے ہمیں بیان کر دیں ادھر سے ہم اٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر ایک آدمی کو مخاطب کر کے بولے: کیا تم جانتے ہو کہ ان احادیث کا انتخاب کس نے کیا ہے؟ ان احادیث کا انتخاب ایک کامل آدمی نے کیا ہے۔

۱۲۷۰۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، اخنسی، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفیان ثوریؒ نے وکیع بن جراح کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: بے شک یہ رقاشی نہیں مرے گا حتیٰ کہ اس کی ایک شان ظاہر نہ ہو جائے۔ چنانچہ سفیان ثوریؒ دنیا سے رخصت ہوئے ان کی مسند پر وکیع بن جراحؒ جلوہ افروز ہوئے۔

۱۲۷۰۶- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم، محمد، سائب سلم بن جنادہ کہتے ہیں میں نے سات سال وکیع بن جراح کے ساتھ مجالست کی ہے۔ اتنے طویل عرصہ میں بخدا میں نے انہیں تھوکتے دیکھا اور نہ ہی انہیں خصیتین کو مس کرتے دیکھا ہے اور جب بھی مجلس میں تشریف فرما ہوتے میں نے انہیں کبھی دائیں بائیں حرکت کرتے نہیں دیکھا، قبلہ رو ہو کر بیٹھتے تھے اور نہ ہی میں نے انہیں اللہ کی قسم اٹھاتے دیکھا ہے۔

۱۲۷۰۷- ابراہیم، محمد، حسین بن ابوزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں وکیع بن جراح کا مکہ مکرمہ تک دوران سفر مصاحب ہو گیا۔ چنانچہ میں نے انہیں ٹیک لگائے نہیں دیکھا اور نہ ہی انہیں کجاوے میں سوتا دیکھا ہے۔

۱۲۷۰۸- ابراہیم، محمد، محمد بن ابی صباح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع بن جراح جب درس حدیث کے لئے تشریف فرما ہوتے تو احتباء کر کے بیٹھتے۔ چنانچہ جب احتباء کر لیتے تب محدثین ان سے سوالات کرتے اور جب حبوہ کھول دیتے تو پھر محدثین ان سے سوالات نہ کرتے، درس حدیث دیتے وقت قبلہ رو ہو کر بیٹھتے تھے۔

۱۲۷۰۹- ابراہیم، محمد ابوقلابہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قعنبی کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حماد بن زید کے پاس تھے، اس وقت ان کے پاس وکیع بن جراح بھی موجود تھے جب اٹھنے لگے طلباء حدیث کہنے لگے یہ تو سفیان کی روایت ہے فرمایا: یہ اگر حدیث بیان کرے تو سفیان

---

[۱]: تهذيب الكمال ۳۰/ ۴۶۲. وطبقات ابن سعد ۶/ ۳۹۴، والتاريخ الكبير ۸/ت ۲۶۱۸. والجرح ۹/ت ۱۶۸. وسير النبلاء ۹/ ۱۴۰، والكاشف ۳/ ۶۱۵۹. والميزان ۴/ت ۹۳۵۶. وتهذيب التهذيب ۱۱/ ۱۲۳.

سے راجح ہے۔

۱۲۷۱۰-ابراہیم، محمد، عبداللہ بن عمر بن ابان کہتے ہیں میں نے وکیع کو بارہا فرماتے سنا کہ مقولہ ہے جس نے اسلاف کو گالیاں دیں یا ان پر تہمت لگائی اس نے کھلی ریا کاری کا ارتکاب کیا۔

۱۲۷۱۱-ابو محمد بن عبداللہ بن محمد جعفر، ابو حریش کلابی، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کسی آدمی نے وکیع سے کہا آپ روزے پر ہمیشگی کرتے ہیں فرمایا اسلام پر کاربند رہنے سے مجھے فرحت جو حاصل ہے۔

۱۲۷۱۲-عبداللہ بن محمد، ابو یحییٰ رازی، محمد بن علی بن حسن، ابراہیم بن شماس کہتے ہیں وکیع بن جراح نے فرمایا: جس نے وقت سے پہلے ہی نماز کی تیاری نہ کی اس نے نماز کی عزت وتوقیر نہ کی۔ وکیع فرمایا کرتے تھے جس نے تکبیر اولیٰ کا اہتمام نہ کیا وہ نماز سے اپنے ہاتھ دھولے۔

۱۲۷۱۳-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسن بن عبدالملک، زیاد بن ایوب، احمد بن ابو حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مروان کہتے ہیں میرے سامنے جس کی بھی تعریف کی گئی میں نے اسے بیان کردہ تعریف سے کمتر پایا لیکن وکیع کی جو میرے سامنے تعریف کی گئی میں نے انہیں اس تعریف سے بالاتر پایا۔

۱۲۷۱۴-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، فضل بن محمد بیہقی، محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی وکیع کے پاس آیا اور ان سے معاش یا تقویٰ کے بارے میں مناظرہ کرنے لگا۔ وکیع نے اس سے پوچھا تم کہاں سے کھاتے ہو؟ جواب دیا میراث سے جس کا میں اپنے والد سے وارث بنا ہوں، وکیع نے پوچھا تیرے والد کو کہاں سے ملی؟ جواب دیا انہوں نے اپنے والد سے پائی ہے، پوچھا تیرے دادا نے کہاں سے پائی؟ جواب دیا پتا نہیں، وکیع فرمانے لگے اگر کسی آدمی نے نذر مان رکھی ہو کہ وہ صرف اور صرف حلال کھائے گا حلال پہنے گا اور حلال چلے گا ہم اس سے کہیں گے اپنے کپڑے اتارو اور اپنے آپ کو دریا فرات میں پھینک دو اس میں وسعت پاؤ گے فرمایا: بالفرض اگر کوئی آدمی ترک دنیا میں حضرت سلمان، ابوذر اور ابو درداء رضی اللہ عنہم جیسی کیفیت اپنا لے ہم اسے زاہد نہیں کہیں گے چونکہ زاہد تب ہی ہو سکتا ہے جب حلال محض کو ترک کردے اور آج کل ہم حلال محض کو جانتے تک نہیں پس دنیا ہمارے نزدیک حلال ہے یا حرام ہے یا شبہات ہیں، حلال پر حساب دینا ہے حرام پر عذاب کا سزاوار ہونا ہے اور شبہات پر عتاب کی وعید ہے پس دنیا کو مردار کی جگہ اتارو اور اس سے بقدر گزارہ لیتے رہو۔ اگر حلال طریقے سے ہو تم اس میں زہد وتقویٰ پر رہو گے اور اگر حرام ہے تو تم اس سے بقدر گزارہ لے سکتے ہو چونکہ مردار سے بقدر گزارہ لینے کی اجازت ہے اور اگر شبہات ہیں تو اس پر عتاب یسیر ہے۔

۱۲۷۱۵-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ کو عقلمندی سے سمجھے اور عقلمند نہیں جو اپنی دنیا کو سنوارنے کے چکر میں عقلمندی سے کام لیتا ہو۔

۱۲۷۱۶-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرسوسی، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع نے فرمایا اس پونجی میں صرف سچے آدمی کو ترقی مل سکتی ہے۔

۱۲۷۱۷-محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، محمد بن نعیم بلخی، ملیح بن وکیع کہتے ہیں میرے والد نے وفات کے وقت اپنا ہاتھ نکال کر مجھے دکھایا۔ کہنے لگے اے پیارے بیٹے! تم میرے ہاتھ کو دیکھ رہے ہو میں نے اس ہاتھ کے ساتھ کبھی کسی چیز کو نہیں مارا، ملیح کہتے ہیں مجھے یحییٰ بن یمان نے حدیث سنائی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ابدال کون لوگ ہوتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو نہ ماریں وہ ابدال ہیں اور وکیع بن جراح ان میں سے ہیں۔

۱۲۷۱۸-محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، محمد بن نعیم، یحییٰ بن معین کہتے ہیں میں نے وکیع کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا جو خالصۃً للہ

احادیث بیان کرتا ہو اور میں نے وکیع سے بڑا حافظ بھی کسی کو نہیں دیکھا، وکیع کی اپنے زمانے میں ایسی مثال ہے جیسے اوزاعی اپنے زمانے میں تھے۔

۱۲۷۱۹- محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، ابن نعیم، ملیح بن وکیع، جریر رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک ایک مرتبہ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے پیچھے عراق میں اپنا قائم مقام کس کو چھوڑا ہے؟ فرمایا: میں اپنے پیچھے عراق میں وکیع کو چھوڑ کر آیا ہوں میں نے پوچھا ان کے بعد پھر کسے آپ چھوڑ کر آئے ہیں فرمایا: وکیع کو۔

مسانید وکیع بن جراحؒ

وکیع نے ائمہ حدیث اور اعلام سے احادیث روایت کی ہیں، تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۲۰- ابو بکر طلحی، عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ، ''ح'' ابو علی، محمد بن احمد حسن واحمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ''ح'' ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، اسحاق بن راھویہ، (تینوں رواۃ) وکیع بن جراح، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم، حضرت عمر بن خطاب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے (عمر بن خطاب) ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے رستے میں سواری کے لئے دے دیا۔ چنانچہ اس گھوڑے کو بازار میں بکتا ہوا پایا، انہوں نے ارادہ کیا کہ اسے واپس خرید لیں لیکن (ذہنی خلجان کی وجہ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس لینے سے منع کر دیا۔[1]

۱۲۷۲۱- ابو بکر عبداللہ بن یحییٰ طلحی، عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ ''ح'' محمد بن احمد، واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ، عاصم، ابن عمر، عمر رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رات ادھر سے آنے لگے اور دن ختم ہو جائے اور سورج بھی غروب ہو جائے تب روزہ دار افطار کر سکتا ہے۔

ہشام کی مذکورہ بالا حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۲۲- ابو بکر طلحی، عبید ابو بکر، ''ح''، ابو بکر طلحی، ابو حصین وداعی، یحییٰ حمانی ''ح'' محمد بن احمد، واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ''ح'' ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، عبداللہ بن احمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، (سب رواۃ) وکیع، سفیان، عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن حنفیہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکی نماز کی کنجی ہے اور نماز کی تحریم تکبیر ہے اور نماز تحلیل سلام ہے۔

حدیث بالا مشہور ہے اور صرف عبداللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے ان الفاظ میں معروف ہے۔

۱۲۷۲۳- ابو بکر طلحی، عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ ''ح'' محمد بن احمد واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، زبیر بن عدی، مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نماز پڑھتا تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ دیتا تھا۔ ایک مرتبہ ایسا کرتے ہوئے مجھے میرے والد سعد بن مالکؓ نے دیکھ لیا انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا: اور کہنے لگے ہم بھی ایسا ہی کرتے تھے ہمیں بھی ایسا کرنے سے روک دیا گیا۔ (سعدؓ کی حدیث بالا صحیح ثابت ہے)

۱۲۷۲۴- ابو بکر طلحی، عبید بن غنام، ابو بکر ''ح'' محمد بن احمد واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ''ح'' ابو بکر طلحی، ابو حصین وداعی، یحییٰ حمانی، (تینوں رواۃ) وکیع، ابراہیم بن میمون مصلی آل سمرہ، اسحاق بن سعد بن سمرہ، سعد بن سمرہ، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ

---

[1] صحیح البخاری ۳/۴۶.

عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ آخری بات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ "حجاز کے یہودیوں اور اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دو" ۔[1]

۱۲۷۲۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن سعید اصفہانی، وکیع، داؤد اودی، اپنے والد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقام محمود شفاعت ہے۔[2]

۱۲۷۲۶- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن سعید "ح" احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، (دونوں) وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو ان کے صاحبزادے فوت نہ ہوتے۔

۱۲۷۲۷- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر بن ابراہیم ثقفی، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل، قیس، مغیرہ بن شعبہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر عروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر کچھ باتیں کر رہا تھا۔ مغیرہ بن شعبہؓ اسے دیکھ کر کہنے لگے اپنا ہاتھ سنبھال لے ورنہ اسے تو صحیح سالم واپس نہیں لے کر جائے گا۔ مغیرہؓ نے تلوار لٹکا رکھی تھی عروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بھانجا ہے۔

اسماعیل کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف وکیع کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۷۲۸- مخلد بن جعفر، جعفر فریابی، ابوبکر، وکیع، اسماعیل، قیس، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے اور وہ اسی طرح غالب ہوں گے۔[3]

۱۲۷۲۹- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین وداعی، یحییٰ حمانی، وکیع، عصام بن قدامہ، مالک بن نمیر خزاعی، نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دایاں ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا اور وہ شہادت کی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے۔

مالک کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف عصام نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۰- ابونعیم اصفہانی، ابوجعفر محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن علاء، وکیع، سعد بن سعید مقبلی، سعید بن عمیر انصاری، عمیر انصاری بدری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا جو بندہ بھی مجھ پر سچے دل سے ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر بھی دس مرتبہ درود بھیجتے (رحمت نازل کرتے) ہیں اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دس برائیاں مٹا دیتے ہیں۔

میں نہیں جانتا ہوں کہ ان الفاظ میں سعید سے سعد کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔

۱۲۷۳۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے چچا "ح" محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ہارون بن اسحاق (دونوں) وکیع، صلت بن بہرام حارث بن وہب، صنابحیؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ امت ہمیشہ اپنے دین کی قوت پر برقرار رہے گی جب تک کہ وہ اپنے جنازوں کو ان کے اہل کے سپرد نہ کر دیں۔

صلت عن حارث متفرد ہیں ثوری نے بھی صلت سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۲- ابونعیم اصفہانی، ابوجعفر محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، سفیان بن وکیع، طارق، عمرو بن مالک رواسی، مالک رواسی کے سلسلہ

۱- السنن الکبری للبیهقی ۹/۲۰۸. ومجمع الزوائد ۵/۳۲۵.

۲- مسند الامام أحمد ۲/۴۷۸، والدر المنثور ۴/۱۹۷. والکنی للدولابی ۲/۱۶۴.

۳- صحیح البخاری ۹/۱۲۵. وصحیح مسلم، کتاب الامارة باب ۵۳.

سند سے مروی ہے کہ انہوں نے اور بنوکلاب کے کچھ لوگوں نے بنواسد کے کچھ لوگوں پر غارتگری ڈالی۔ ان کا قتل عام کیا اور ان کی عورتوں کو بھی ہراساں کیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی (اصل نسخہ میں عبارت اس طرح ناقص ہے) جب مالکؒ کو خبر پہنچی تو انہوں نے اپنا ہاتھ گلے میں ڈالا اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، کہنے لگے یا رسول اللہ! مجھ سے راضی ہو جائیے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اقدس ان سے دوسری طرف پھیر لیا، مالک دوسری طرف سے مڑکر آئے اور کہنے لگے مجھ سے راضی ہو جائیے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا، مالکؓ نے پھر تیسری مرتبہ سامنے سے ہوکر آئے اور کہنے لگے: مجھ سے راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا بخدا! رب تعالیٰ راضی ہے آپ راضی ہو جائیں، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: جو کچھ تم نے کیا ہے کیا اس سے توبہ کر لی ہے اور اس سے استغفار کر لیا ہے؟ مالکؓ نے اثبات میں جواب دیا ارشاد فرمایا: یا اللہ! اس پر رجوع فرمائیے اور اس سے راضی ہو جائیے۔

حدیث بالا میں جراح، وکیع اور سفیان تینوں متفرد ہیں اور طارق وہ طارق بن علقمہ بن مردی ہیں۔

۱۲۷۳۳- محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، سفیان بن وکیع، وکیع، عبداللہ بن ابی حمید، ابوملیح، ابوغزہ ھذلی (وہ صحابی بھی ہیں) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی (خاص) جگہ میں کسی بندے کی روح قبض کرنا چاہتے ہیں اس جگہ میں اس بندے کے لیے کوئی ضروری کام کھڑا کر دیتے ہیں۔[1]

۱۲۷۳۴- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ وابوبکر بن شیبہ، وکیع، وانس بن ابواسحاق، مجاہد، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک دوائی (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔

مجھے علم نہیں کہ مجاہد سے یونس کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر، وکیع، اسود بن شیبان، ابونوفل بن ابی عقرب، ابوعقرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق سوال کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینے میں ایک روزہ رکھو، میں نے کہا یا رسول اللہؐ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں فرمایا مہینہ میں دو روزے رکھو میں نے عرض کیا زیادہ کیجیے: فرمایا چلو مہینے میں تین روزے رکھ لو۔

۱۲۷۳۶- جعفر بن محمد، محمد بن حسین، یحییٰ حمانی، ''ح'' محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبکر (دونوں راوی) وکیع، اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر عبداللہ بن ابی ربیعہؓ سے تیس یا چالیس ہزار درہم قرض لیے تھے جب مدینہ تشریف لائے تو انہیں ادا کر دیا۔

۱۲۷۳۷- ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابوعلی احمد بن جعفر بن ہیثم ثغلبی، ابوامی سلمان بن خالد ثغلبی، وکیع، اعمش، ابووائل، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہوگے حتیٰ کہ تم ایمان نہ لے آؤ اور تم ایمان نہیں لاؤ گے حتیٰ کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگ جاؤ۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کام نہ بتاؤں جب تم اسے کر لو گے آپس میں محبت بھی کرنے لگو اپنے اندر سلام کو پھیلاؤ، بے شک عشاء اور فجر کی دو نمازیں منافقین پر بہت گراں ہوتی ہیں اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ ان میں کتنا اجر وثواب ہے بخدا! ان کو ادا کرنے ضرور آتے، اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر انہیں کیوں نہ آنا پڑتا، بہترین صدقہ وہ ہے کہ جو ظہر غنیٰ (دے دینے میں یہ طریقہ ہو کہ اپنے پاس بھی کچھ باقی رہے اور جو دیا اس سے مستغنی بھی ہو) سے ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ

[1] المستدرک ۱/۴۲، ۳۶۸، وکشف الخفا ۱/۸۱، والأدب المفرد ۱۲۸۲.

سے بہتر ہے اور اپنے عیال سے ابتداء کرو یعنی اپنی ماں، باپ، بہن بھائی اور ان سے جو رشتے نیچے آتے ہیں۔[1]

اعمش کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف وکیع کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۸- ابوعباس احمد بن عیسیٰ ربعی، محمد بن ہارون حضرمی، حضرمی، حسین بن علی بن اسود، فلیح، سفیان ثوری، اعمش، ابووائل، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے مہابا باہر نکلنے والی عورتیں منافقات ہیں۔[2]

اعمش وکیع کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۳۹- عمر بن دینار، عبداللہ بن یزید، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتے تم عورتوں کے پچھلے حصے میں صحبت مت کرو۔[3]

طاؤس وعمرو کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف زمعہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۴۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابوکریب، وکیع، سفیان، خالد حذاء، عبداللہ بن حارث، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریف کے تسمے دوہرے تھے۔

حدیث بالا میں وکیع سفیان سے روایت متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۱- احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن ناجیہ "ح" محمد بن حمید، محمد بن لیث جوھری، (دونوں) سفیان بن وکیع، وکیع، اسامہ بن زید، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی مثال دن کو روزہ اور رات کو قیام کرنے والی کی سی ہے۔

صفوان کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ اس میں وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحاق سراج "ح" ابونعیم اصفہانی، حسن بن علان، احمد بن حسین بن اسحاق صوفی، (دونوں) سفیان بن وکیع، وکیع، اسامہ بن زید، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل میرے پاس ہنڈیا لے کر آئے جسے الکفیت کہا جاتا ہے میں نے اس سے ایک نوالہ کھایا (جس سے) مجھے چالیس مردوں کے برابر جماع کی قوت عطا کی گئی۔ صفوان کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، عروہ بن ثابت، ثمامہ، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت برتن سے (منہ مبارک الگ ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عروہ عن ثمامہ متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۴- ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، ابن ابی لیلیٰ، عطیہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ سنن أبي داؤد، كتاب الأدب ۱۴۳. وسنن الترمذي ۲۶۸۸. وسنن ابن ماجة ۳۶۹۲. والمسند للامام أحمد ۲/ ۳۹۱، ۴۷۷، ۵۱۲. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰/ ۲۳۲. والمعجم الكبير للطبراني ۱۰/ ۲۲۶. والأدب المفرد ۹۸۰. والترغيب والترهيب ۳/ ۴۲۴. وأمالي الشجري ۲/ ۱۳۵.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۴۱۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۷/ ۳۱۶. والمصنف لابن ابي شيبة ۵/ ۲۷۱. والاحاديث الصحيحة ۲/ ۶۳۲. والكنى للدولابي ۲/ ۱۳.

۳۔ مسند الامام أحمد ۱/ ۸۶، ۵/ ۲۱۳، ۲۱۴، وسنن الدارمي ۱/ ۲۶۰. والسنن الكبرى للبيهقي ۷/ ۱۹۷، ۱۹۸. واتحاف السادة المتقين ۵/ ۳۷۵.

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "یوم یاتی بعض آیات ربک" "جس دن آپ کے رب کی کچھ نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی" الانعام: ۱۵۸، کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: جس دن سورج مغرب کی سمت سے طلوع ہوگا۔

میں نہیں جانتا کہ عطیہ سے ابن ابی لیلیٰ کے سوا کسی اور نے بھی حدیث بالا روایت کی ہے۔

۱۲۷۴۵- سلیمان بن احمد، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، خالد حذاء، عمار بن ابی عمار، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا، تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں رونق افروز رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام رہا اور پینسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ وکیع عن ثوری متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۶- ابوہ عبداللہ وابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، یحییٰ بن اسماعیل واسطی، وکیع، سفیان ثوری، عبداللہ بن محمد بن عقیل، طفیل بن ابی بن کعب، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا: جسے خوف ہوتا ہے وہ چل پڑتا ہے اور جو چل پڑتا ہے وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان (انعام وسودا) بہت مہنگا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان جنت کو لینے والی آگئی اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے والی بھی آگئی، موت اپنے لوازمات سمیت آگئی ہے۔[۱]

وکیع حدیث بالا میں توری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۷- ابوبکر احمد بن سندی، بیان بن احمد بن علویہ قطان، عبداللہ بن عمر، وکیع، ربیع، بن صبیح، یزید رقاشی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب بارش ہوتی) ابتدائے بارش میں اپنے کو بھگوتے تہبند کے علاوہ سارے کپڑے اتار دیتے تھے۔

یہ حدیث ان الفاظ میں غریب ہے اور انس سے روایت میں رقاشی متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۸- عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، حسین بن کمیت، محمد بن یزید ابوشعیب واسطی، وکیع فضل بن دلھم، ابونضرہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ درندے انسانوں سے باتیں نہ کرلیں اور جب تک آدمی سے اس کے کوڑے کا کنارہ اور جوتے کا تسمہ نہ بات کرے وہ خبر دے گا کہ اس کے اہل نے اسکے بعد کیا کچھ کیا۔[۲]

۱۲۷۴۹- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، احمد بن عمر، وکیع، داؤد بن ابی عبداللہ، ابوجدعان، حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک لونڈی کو بلایا، اس نے آنے میں تاخیر کردی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے قیامت میں ملامت کا خوف نہ ہوتا میں یہ مسواک تجھے چبھو دیتا۔

داؤد شقیق بن ابوعبداللہ کے بھائی ہیں اور ابن جدعان وہ عبدالرحمن بن محمد بن زید بن جدعان ہیں داؤد ان سے روایت میں متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۰- علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، مجاہد بن موسیٰ، وکیع، حبیب، ثابت، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم (اس وقت) بچے تھے فرمایا: اے بچو! السلام علیکم۔[۳]

---

[۱] سنن الترمذی ۲۱۸۱. ۲۱۷۰. والمستدرک ۳۰۷/۴. ۴۷۵. ۴۹۵. ودلائل النبوۃ ۱۳۲، والاحادیث الصحیحۃ ۱۲۲، والمطالب العالیۃ ۱۸۳۴. وکنز العمال ۳۹۸۲۱......ص: ۴۲۳. [۲] سنن الترمذی ۲۱۸۱. ۲۱۷۰. والمستدرک ۴۶۷/۴. ۴۷۵. ۴۹۵. ودلائل النبوۃ ۱۳۲. والاحادیث الصحیحۃ ۱۲۲. والمطالب العالیۃ ۱۸۳۴. وکنز العمال ۳۹۸۲۱...... [۳] مسند الامام أحمد ۱۸۳/۳. وفتح الباری ۳۳/۱۱. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۲۳. واتحاف السادۃ المتقین ۲۷۷/۲.

حبیب وہ ابن حجر متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۱-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابوحصین، ملیح بن وکیع، وکیع، اعمش، شقیق، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا: بے شک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے بے شک ایک آدمی سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی فکر میں لگا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (کے لقب سے) لکھ دیا جاتا ہے، جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے بے شک کوئی ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کی فکر میں لگا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

اعمش کی حدیث بالا عزیز اور مرفوع ہے۔

۱۲۷۵۲-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، اسماعیل بن محمد طلحی، وکیع، مطیع بن عبداللہ، کردوس کعبی، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے پیٹ بھر کر کبھی کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ وہ اپنے رستے پر چل پڑے (یعنی وصال ہو گیا)

کردوس کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے روایت میں مطیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۳-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر، اسماعیل بن محمد، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔

۱۲۷۵۴-احمد بن محمد بن یوسف، احمد بن ابی عون، عمرو ناقد، وکیع، عبداللہ بن ابی ھند، ابوھند، ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا: متقذرین (تکلف سے گندگی محسوس کر کے ناک چڑھا لینے والے) ہلاک ہو گئے یعنی جس سالن میں مکھی پڑ جائے اسے گندا محسوس کر کے گرا دیا جائے۔[2]

مطلب یہ ہے کہ سالن میں مکھی پڑ جائے اسے گرا نہیں دینا چاہیے۔

۱۲۷۵۵-ابومحمد طلحہ، ابوعبداللہ الرحمٰن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ دار والے دن (جس دن عثمانؓ کو گھر ہی میں شہید کیا گیا) عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کو دیکھ کر کہنے لگے: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ قتل صرف چار ہی صورتوں میں واجب ہے اس آدمی کو قتل کرنا واجب ہے جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے یا جو آدمی محض ہونے کے بعد زنا کا ارتکاب کر بیٹھے یا وہ آدمی جو کسی کو قتل کر دے بغیر کسی وجہ کے یا وہ آدمی جو لوط علیہ السلام کی قوم جیسا عمل کرے۔

وکیع متفرد ہیں اور محمد بن قیس وہ اسدی کوفی ہیں اس کی احادیث کو جمع کیا جا سکتا ہے اور ابوعبدالرحمٰن وہ سلمی ہیں۔

۱۲۷۵۶-ابومحمد حسن بن ابراہیم بن عبدالصمد خزاز، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، وعثمان بن ابی رشید، وکیع، مصعب بن محمد، یعلیٰ بن ابویحییٰ، حضرت فاطمہ بنت حسین، حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا: سائل کے لیے حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر ہی کیوں نہ سوار ہو کر آئے۔[3]

سفیان ثوری نے مصعب سے حدیث بالا روایت کی ہے۔

۱۲۷۵۷-ابومحمد بن حیان، نوح بن منصور، سلم بن جنادہ، وکیع، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابوحازم، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ صحیح البخاری ۸/۳۰، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، وفتح الباری ۱۰/۵۰۷.

۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۰۶. والتاریخ الکبیر ۱/۲۹۲.

۳۔ سنن ابی داؤد ۱۶۶۵، ۱۶۶۶. ومسند الامام احمد ۱/۲۰۱. والسنن الکبری للبیھقی ۷/۲۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/۱۴۱. وکشف الخفا ۱/۱۶۱، ۲/۲۱۰ والموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۳۶.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی اس کا علم نجات نہیں دے سکتا صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ! آپ کو بھی؟ فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ شعبہ کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع منفرد ہیں۔

۱۲۷۵۸- ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی بن ضرار، ملیح بن وکیع، وکیع، شعبہ، محارب بن دثار، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے آپ نے نماز پڑھنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے یا اونٹ ذبح کیا۔

حدیث بالا میں وکیع ''گائے یا اونٹ ذبح کرنے'' کے ذکر میں منفرد ہیں۔

(۴۴۰) عبدالرحمن بن محمد و یحییٰ بن سعید قطانؒ[1]

اولیاء تبع تابعین میں سے عبدالرحمن بن مھدی اور یحییٰ بن سعید قطان بھی ہیں۔ دونوں حضرات ائمہ حدیث اور حفاظ حدیث ہیں، حقائق دین سے پوری طرح واقف تھے۔ احادیث کے زبردست ناقد تھے اہل بدعت سے انہیں سخت بغض و عداوت تھی، اللہ والوں کی محبت سے سرشار رہتے تھے۔ محمد بن یوسف جنہیں زاہدین کا دولہا کہا گیا ہے ان سے بھائی چارہ کر رکھا تھا۔

۱۲۷۵۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید یشکری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطانؒ فرماتے ہیں جن احادیث کو میں سفیان، اعمش کی سند سے روایت کرتا ہوں وہ مجھے ان مرویات سے زیادہ محبوب ہیں جنہیں میں براہ راست اعمش سے روایت کرتا ہوں۔

۱۲۷۶۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، ابوولید ہشام بن عبدالملک کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید قطان سے پوچھا: کیا آپ نے حدیث کے اعتبار سے شعبہ جیسا کسی کو دیکھا ہے؟ کہنے لگے: نہیں، میں نے پوچھا: آپ کتنا عرصہ ان کی صحبت میں رہے ہیں؟ جواب دیا بیس سال۔

۱۲۷۶۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن عبداللہ مدینی، یحییٰ بن سعید نے فرمایا: **ماینبغی فی الحدیث غیر خصلة، ینبغی لصاحب الحدیث ان یکون بیتاً (بیناً) لاحد ویکون یفهم مایقال له وینصر الرجال ثم یتعاهد ذاک** حدیث کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی کو بیان کرے اور جو کچھ اسے کہا جا رہا ہو وہ سمجھے اور اس معاملے میں آدمیوں کی مدد کرے، پھر اس پر وہ قائم بھی رہے۔

۱۲۷۶۲- محمد بن احمد، محمد بن عثمان، علی بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ایک مرتبہ ہشام بن عروۃ نے عبدالرحمن بن قاسم کے واسطے سے حدیث بیان کی، کہنے لگے مرد قلندر زمرد قلندر سے روایت کرتا ہے۔

۱۲۷۶۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن سعید نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگوں پر الفاظ کا تتبع نہ تنگ پڑ جائے چونکہ قرآن مجید کی حرمت بہت بڑی ہے اور اس کی گنجائش ہے کہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے جبکہ معنی ایک ہی ہوں۔

۱۲۷۶۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعیدؒ نے فرمایا: جن جن ائمہ کو میں نے پایا ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ ایمان قول اور عمل ہے نیز ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔

۱۲۷۶۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں تقدیر، علم اور کتاب ہمارے نزدیک ایک

---

[1] تهذيب الكمال (۱۳/۳۲۹) وطبقات ابن سعد ۷/۲۹۳. والتاريخ الكبير ۸/رت ۲۹۸۳. والجرح ۹/رت ۶۲۴. والكاشف ۳/۲۲۷۹. وتهذيب التهذيب ۱۱/۲۱۶.

ہی ہے۔ ایک مرتبہ ان کے بیٹے محمد نے پوچھا اے ابا جان! کیا معاصی بھی تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں؟ فرمایا: معاصی بھی تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں۔

۱۲۷۶۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عیسیٰ بن سکن، شاذی بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے فرمایا: جس نے یہ دعویٰ کیا کہ قل هو الله احد مخلوق ہے وہ زندیق ہے۔ بخدا وہ ایسا ہی ہے۔

۱۲۷۶۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، علی بن عبداللہ، سلیمان ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھے کہنے لگے میں ان سے بڑھ کر خوف خدا سے سرشار کسی آدمی کے پاس نہیں بیٹھا۔

۱۲۷۶۸- محمد بن احمد بن عثمان، علی بن عبداللہ کہتے ہیں یحییٰ بن سعیدؒ فرماتے ہیں۔ موسیٰ صغیر مقام ابراہیم کے پیچھے سر سجدے میں رکھ کر وفات پا گئے۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے اسے دیکھا ہے؟ جواب دیا میں مکہ میں تھا لوگ کہہ رہے تھے کہ اس کی موت سجدے میں ہوئی ہے۔

۱۲۷۶۹- اسحاق بن احمد ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابو حواری، احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ عراق میں تین آدمی معتبر ہیں۔ یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مھدی اور وکیع بن جراح رحمہم اللہ تعالیٰ۔

۱۲۷۷۰- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن علی بن حسن، عمرو بن علی کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید جب خاموش ہو کر پھر بولتے ان کا تکیہ کلام "نحیی ونمیت والینا المصیر" ہوتا تھا میں نے انہیں مرض وفات میں کہا: "ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت دیں گے، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بیماری کو میرے لئے پسند کیا ہے میں بھی اسے اللہ کی خاطر پسند کرتا ہوں۔

۱۲۷۷۱- احمد بن اسحاق، عبدالرحمٰن بن محمد بن مسلم، عبدالرحمٰن بن عمر، علی بن عبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم یحییٰ بن سعید کے پاس تھے جب وہ مسجد سے نکلے، ہم بھی ان کے ساتھ نکل پڑے جب وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ کر کھڑے ہوئے ہم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوگئے اتنے میں روبی ہم تک پہنچ گئے جب یحییٰ نے انہیں دیکھا کہنے لگے داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم اندر داخل ہوگئے روبی سے کہنے لگے مجھے کوئی سورت سناؤ، روبی حٰم الدخان پڑھنے لگے، جب انہوں نے قرأت شروع کی میں نے یحییٰ بن سعید قطان کی طرف دیکھا تو ان کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا حتیٰ کہ جب آیت کریمہ "ان یوم الفصل میقاتهم اجمعین" بے شک فیصلہ کا دن ان کا وقت مقررہ ہے، پر پہنچے تو یحییٰ غشی کھا کر گر پڑے سینہ اوپر اٹھالیا اور کمان کی طرح ٹیڑھے ہوگئے دروازہ قریب ہی تھا تڑپتے تڑپتے دروازے تک پہنچ گئے اور جسم سے خون بہنے لگا۔ پھر کافی دیر کے بعد انہیں افاقہ ہوا پھر ہم ان کے پاس گئے اور وہ اپنے بستر پر سوئے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے "ان یوم الفصل میقاتهم اجمعین"، علی کہتے ہیں یہی زخم ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مسانید یحییٰ بن سعید قطانؒ

یحییٰ بن سعیدؒ نے چوٹی کے ائمہ، اپنے اپنے علاقوں کے آفتابوں اور تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند مرویات درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۷۲- ابوبکر بن خلاد، یحییٰ بن اسماعیل، مسدد و علی بن عبداللہ مدینی، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، ابو سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں موجود تھے وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی، چنانچہ آدمی واپس لوٹ گیا اور اس نے ایسے ہی نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی، پھر آیا اور سلام کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ چنانچہ وہ آدمی پھر لوٹ گیا اور اس نے ایسے ہی نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی وہ پھر آیا اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام، واپس لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے ایسا ہی کیا اور اس نے ایسا تین مرتبہ کیا پھر وہ کہنے لگا بخدا! مجھے اس سے اچھی نماز نہیں آتی مجھے سکھلا دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر آسانی سے جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو، پھر اطمینان سے رکوع کرو اور پھر اعتدال سے رکوع سے اوپر کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو پھر ایسے ہی اپنی ساری کی ساری نماز میں کرو۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے دراوردی اور ابو اسامہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۷۷۳- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، ابو سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت سے چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال، حسن، جمال اور دین کی وجہ سے۔ دین والی میں اپنی کامیابی سمجھو، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں[1]

یحییٰ بن سعید کی حدیث بالا صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۴- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، ابو سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت و شرافت والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: لوگوں میں جو سب سے زیادہ تقویٰ اللہ کے لیے اختیار کرنے والا ہو وہ سب سے زیادہ عزت والا ہے۔ صحابہ کرام نے کہا: ہم اس کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کر رہے ہیں ارشاد فرمایا: یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ ابن خلیل اللہ سب سے زیادہ عزت و شرافت والے ہیں صحابہ کرام نے کہا: ہم اس کے بارے میں بھی آپ سے سوال نہیں کر رہے ہیں فرمایا: کیا تم معادن عرب (عرب کے خاندانوں اور قبیلوں) کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟ پس جو جاہلیت میں سب سے زیادہ عزت و شرافت والا تھا وہ اسلام میں بھی عزت و شرافت والا ہے اس وقت کہ جب وہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے[2]

۱۲۷۷۵- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، عثمان بن غیاث، عبد اللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر و حمید بن عبد الرحمٰن حمیری، دونوں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملے ان سے تقدیر اور قدریہ کے بارے میں تذکرہ کیا گیا فرمایا: جب تم ان کے پاس واپس لوٹ کر جاؤ تو ان سے کہو کہ ابن عمر تم سے بری الذمہ ہے اور تم اس سے بری الذمہ ہو (انہوں نے تین مرتبہ یہی کلمات دہرائے) پھر فرمایا مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ (صحابہ کرام کے ساتھ) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت آدمی خوبصورت بالوں والا چلتا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ سفید کپڑوں میں ملبوس تھا لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اسے کوئی نہیں جانتا تھا اور نہ ہی ظاہری حالت سے مسافر معلوم ہوتا تھا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے پاس آ سکتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، چنانچہ وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا اور اپنے گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا کر رکھ دیے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لئے کہنے لگا اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو زکوۃ دو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، اس آدمی نے پوچھا ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کہ تم اللہ پر اس کے ملائکہ پر، جنت و دوزخ پر، بعثت بعد الموت اور ساری کی ساری

۱۔ صحیح البخاری ۷/۹، وصحیح مسلم، کتاب الرضاع ۵۳. وفتح الباری ۹/۱۳۲.

۲۔ صحیح البخاری ۴/۱۷۰، ۲۱۷. وصحیح مسلم، کتاب الفضائل ۴۴، ۴۸، والبر والصلة ۴۹.

تقدیر پر ایمان رکھو۔ اس نے پوچھا احسان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے ہو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اس آدمی نے پوچھا قیامت کب قائم ہوگی؟ ارشاد فرمایا: جس سے سوال پوچھا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ قیامت کے متعلق نہیں جانتا ہے اس نے پوچھا قیامت کی علامتیں کیا کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب ننگے پاؤں ننگے بدن تنگدست بکریاں چرانے والے بڑی بڑی عمارتوں میں باہمی فخر کر کے رہنے لگ جائیں اور لونڈیاں اپنے مالکوں کو جنم دیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ آدمی چلا گیا، اس کو تلاش کرنے کے لیے آواز بلند کی۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اسے بہت تلاش کیا مگر انہیں کہیں نہ ملا پھر عمرؓ دو یا تین دن ٹھہرے رہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا آپ جانتے ہیں یہ سائل کون تھا؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں ارشاد فرمایا: وہ جبرئیل تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ جھینہ کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! ہمارا عمل کس کھاتے میں ہے؟ اس چیز کے متعلق جو گزر چکی یا آئندہ جو آئے گی؟ ارشاد فرمایا: اس چیز میں ہے جو گزر چکی ہے (یعنی سب کچھ لکھ دیا جا چکا ہے) ایک اور آدمی نے سوال کیا یارسول اللہ! ہمارا عمل کس کھاتے میں ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جنت کے لئے جنت والے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں اور اہل نار کے لئے دوزخ والے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں، یحییٰ بن سعید احمد بن حنبل نے کہا: حدیث اس طرح ہے جس طرح تم نے پڑھ کر سنائی ہے۔[1]

یہ حدیث ثابت ہے امام مسلم نے بھی روایت کی ہے اور انہوں نے محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید کی سند سے روایت کی ہے لیکن عزیز کی سند سے حدیث بالا عزیز ہے۔

۱۲۷۷۶- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، سفیان وشعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، ابوعبدالرحمن، عثمان رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۷- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، شعبہ، منصور، ربعی، علی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (میری طرف سے کوئی بات منسوب کر کے) مجھ پر جھوٹ مت بولو پس جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں جائے گا۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۸- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، محمد بن منکدر، معلیٰ بن عبدالرحمن تیمی، عبدالرحمن تیمی کہتے ہیں۔ ہم ایک مرتبہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور ہم حالت احرام میں تھے انہیں ایک شکار ہدیہ کیا گیا لیکن طلحہ سور ہے تھے۔ چنانچہ ہم میں سے بعض نے کھایا اور بعض نے کھانے سے احتراز کیا بعد میں جب طلحہ بیدار ہوئے انہوں نے کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا: ہم نے (ہدیہ کا شکار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کھایا ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام مسلم نے ابوخیثمہ، یحییٰ بن سعید کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۷۹- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں عربوں میں سب سے پہلا آدمی ہوں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے رستے میں تیر مارا بخدا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی حالت میں بھی جہاد کیا ہے کہ ہمارے پاس کھانے کو درختوں کے پتوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا، حتیٰ کہ ہم میں سے جب کوئی پاخانہ کرتا تو اس کا پاخانہ بکری کی مینگنیوں کی طرح ہوتا تھا اور اس میں خلط والی بات بالکل نہیں ہوتی تھی پھر بنو اسد مجھے اسلام پر عار

---

[1] صحیح البخاری ۶/۱۴۴، وفتح الباری ۸/۵۱۳.

دلا رہے ہیں تب تو میں رسوا ہو جاتا اور میرا عمل بھی بگڑ جاتا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۸۰- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت کے برابر بھی ظلم کر کے (کسی دوسرے کی) زمین چھینی قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈال کر سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۸۱- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ابراہیم بن میمون، سعید بن ضمرہ بن جندب، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری بات ارشاد فرمائی وہ یہ ہے کہ اہل حجاز کے یہودیوں اور اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور خوب سمجھ لو لوگوں میں بدترین وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔

ابراہیم بن سعد متفرد ہیں۔

۱۲۷۸۲- حبیب بن حسن، قاضی یوسف بن یعقوب، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی داؤد، اہل طائف کا ایک آدمی غیلان بن شرجیل، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے متعلق تمہارے اوپر ہرگز غالب نہ ہوں گے چونکہ کتاب اللہ میں اس نماز کا نام عشاء ہے اور عرب اسے عتمہ کا نام دیتے ہیں ان کے صوت کے قریب ہونے کی وجہ سے۔[۱]

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ہم نے صرف اسی اسناد سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۳- حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، حسین معلم، عمرو بن شعیب، سلیمان، مولیٰ میمونہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ نماز نہیں پڑھتے؟ جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک دن میں ایک ہی نماز کو دو مرتبہ نہ پڑھو۔

۱۲۷۸۴- حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن عمار، قاسم، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

قاسم کی حدیث بالا غریب ہے اور میرے علم کے مطابق صرف عبدالرحمٰن بن عمار نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۵- حبیب بن حسن، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔[۲]

محمد بن عمرو سے بہت سارے لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۶- ابواحمد محمد بن احمد، ابوخلیفہ، مسدد، "ح" حبیب بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، (دونوں) یحییٰ بن سعید، ابو یونس، عمرو بن دینار، کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انہیں رات کے آخری حصہ میں نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں آ کر ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور اپنے برابر لا کھڑا کر دیا، پھر میں نے سلام پھیرا اور یہ

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۰/۲، ۱۹، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۳۷۲/۱. وصحیح ابن خزیمۃ ۳۴۱. ومجمع الزوائد ۳۱۴/۱.

۲۔ صحیح البخاری ۵/۲، ۳۰/۳، ۱۰۶/۹. وصحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب ۱۵. وفتح الباری ۳۷۴/۲، ۱۵۹/۴، ۲۲۴/۱۳.

نماز ختم کر دی آپ نے ارشاد فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ میں تمہیں اپنے برابر کرنا چاہتا ہوں اور تم ہو کہ بیٹھ رہے ہو؟ میں نے کہا یہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ آپ کے برابر میں کھڑا ہو، حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں علم وفقہ میں ترقی عطا فرمائے۔

حدیث میں مذکور یونس وہ حاتم بن ابی صغیرہ قشیری ہیں۔

۱۲۷۸۷- ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ، ابوعامر، ضراز، ابو یزید مدنی، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فرمایا جو ان کے پیچھے صبح سے پہلے نماز پڑھ رہا تھا کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھ رہے ہو؟

حدیث میں مذکور ابوعامر کا نام صالح بن رستم ہے۔

۱۲۷۸۸- ابوعلی محمد بن احمد، حسن بن عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن حنبل، یحییٰ بن صعید، جندب بن شھاب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ تبوک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں میں اس آدمی کی مانند کوئی نہیں جو اپنے گھوڑے کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلا جاتا ہے اور لوگوں کی برائیوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے آدمی کی مانند بھی کوئی نہیں جو اپنے مال کے ساتھ مہمان کی خدمت خاطر کرتا ہے اور اس کا حق اسے دیتا ہے۔[۱]

۱۲۷۸۹- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، اوزاعی، زھری، عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے کے بعد کلی کی اور پھر ارشاد فرمایا: بے شک دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۱۲۷۹۰- محمد بن عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، عبید بن اخنس، ابن ابی ملیکہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں ایک متکبر ٹانگیں کھول کھول کر چلنے والے کالے سیاہ آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کہ بیت اللہ کی ایک ایک اینٹ توڑ ڈالے گا۔[۲]

۱۲۷۹۱- محمد بن احمد بن حسن حرانی، علی بن عبداللہ مدینی، یحییٰ بن سعید، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، سوید بن قیس، معاویہ بن خدیج، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عربی گھوڑے کو ہر فجر کے وقت دو دعاؤں کی اجازت دی جاتی ہے کہ یا اللہ! بے شک تو نے مجھے اس آدمی کے سپرد کر دیا ہے جس کے سپرد تو نے مجھے کر دیا ہے۔ مجھے اس کے مال اور اہل سب سے زیادہ اس کے لیے محبوب بنا دے اور جو اس کے مال واہل سے محبت کرے ان سے بھی مجھے اس کے لیے زیادہ محبوب بنا دے۔[۳]

۱۲۷۹۲- محمد بن احمد، ابوشعیب، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، اعمش، زید بن وھب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے ہر ایک کی خلق کو اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

۱۲۷۹۳- محمد بن احمد، ابوشعیب، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، اشعث بن عبدالملک، حسن بن عبدالرحمٰن، سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند

۱۔ مسند الامام أحمد ۱/۱۱ ۳۔

۲۔ مسند الامام أحمد ۱/۲۲۸. و کنز العمال ۳۴۶۷۳.

۳۔ سنن النسائی ۶/۲۲۳. والسنن الکبری للبیهقی ۶/۳۳۰. والمستدرک ۲/۹۲. والترغیب والترهیب ۲/۲۶۲.

مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم امارت کا سوال نہ کرو چونکہ اگر تمہیں امارت بن مانگے مل گئی اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم نے کسی کام کی قسم اٹھا رکھی ہو اور تم اس کے خلاف میں بہتری سمجھو تو (قسم توڑ ڈالو اور) وہ بجالاؤ جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔[1]

۱۲۷۹۴- ابوعلی، ابوشعیب، علی بن عبداللہ، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت، حائضہ اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔[2]

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو موقوف سمجھتا ہوں۔

۱۲۷۹۵- حبیب بن حسن بن داؤد، یوسف بن داؤد، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، طلحہ بن یحییٰ، عبداللہ بن فروخ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عورت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگی: میرے میاں میرا بوسہ لے لیتے ہیں حالانکہ ہم دونوں بحالت روزہ ہوتے ہیں، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرا بوسہ لے لیتے تھے حالانکہ میں بھی روزہ میں ہوتی تھی اور وہ بھی۔

۱۲۷۹۶- حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم کے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرو کہ آج یوم عاشورا ہے سو جس نے کھانا کھالیا ہے وہ بقیہ دن کھانے پینے سے پرہیز کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔[3]

۱۲۷۹۷- حبیب، یوسف، مسدد، یحییٰ بن سعید، مجالد، ابوالوداک، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دو دن کے روزے مت رکھو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کے۔

۱۲۷۹۸- حبیب بن حسن، یوسف، مسدد، یحییٰ بن سعید، قطرب، یحییٰ بن سالم، موسیٰ بن طلحہ، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔

۱۲۷۹۹- ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، ابن عجلان، سعید بن ابی سعید، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور جو پاکدامنی کے ارادے سے نکاح کرنا چاہتا ہو اور وہ مکاتب جو (بدل کتابت کی) ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو۔

۱۲۸۰۰- احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، وائل بن داؤد، محمد بن سعد، سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزیں خوش بختی سے ہیں اور چار چیزیں بدبختی سے، بری بیوی، برا پڑوسی، گھر کی تنگی اور بری سواری بدبختی میں سے ہیں، اور خوش بختی میں سے نیک بیوی، نیک پڑوسی، اچھی سواری اور گھر کی وسعت ہیں۔

۱۲۸۰۱- ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، ہشام بن حسان، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام حضرت میمونہؓ کے ساتھ شادی کی۔

۱۲۸۰۲- احمد بن محمد، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عوف، خلاس، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے کھانا خراب نہ ہوتا اور اگر حوا نہ ہوتیں کوئی عورت اپنے خاوند پر مہربان نہ ہوتی۔[4]

۱۔ فتح الباری ۱۱/۱۱۶. ۱۳/۱۲۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۹۹. ومشكاة المصابيح ۷۷۸.

۳۔ صحيح البخاری ۹/۱۱۱.　　۴۔ صحيح البخاری ۴/۱۶۱. ۱۸۷. وصحيح مسلم، كتاب الرضاع باب ۱۹.

۱۲۸۰۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن خلاد، یحییٰ، عوف، خلاس، محمد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں سے ایک نوجوان آدمی تھا جو عمدہ جوڑا پہن کر فخر میں متکبرانہ چال میں چلتا تھا اسے زمین نگل گئی سو وہ تا قیامت زمین میں دھنستا ہی چلا جاتا ہے۔[1]

۱۲۸۰۴- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوبکر بن خلاد، یحییٰ بن سعید، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

۱۲۸۰۵- ابوعمرو، حسن، محمد بن خلاد، یحییٰ بن سعید، عمران بن مسلم قصیر، حسن، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی تھی سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی، جمعہ کے دن غسل کرنے کی اور ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے کی۔

۱۲۸۰۶- ابوعمرو، حسن، محمد بن خلاد، یحییٰ، زکریا بن ابی زائدہ، عامر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رھن رکھے ہوئے جانور کا دودھ اس پر کیے گئے خرچے کے بدلے میں پیا جا سکتا ہے اور مرھون جانور پر کیے ہوئے خرچے کے بدلے میں سوار بھی ہوا جا سکتا ہے۔[2]

۱۲۸۰۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، عبیداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عجلان ہمی، ابوصالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی آواز دھیمی کر لیتے تھے اور منہ مبارک پر ہاتھ یا اپنا کپڑا رکھ لیتے تھے۔

۱۲۸۰۸- احمد بن عبیداللہ بن محمود، محمد بن ابراہیم بن زیاد، سھل بن زنجلہ، یحییٰ بن سعید قطان، ابن ابی لیلیٰ اپنے بھائی اور اپنے والد ابولیلیٰ کے سلسلہ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے وہ "الحمد لله" کہے اور اس کے جواب میں "یرحمک الله" کہا جائے اور چھینک والا پھر کہے "یهدیکم الله ویصلح بالکم"۔

۱۲۸۰۹- ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سوار خطیب قصری، محمد بن جعفر بن رمیس، حفص بن عمر رمالی، یحییٰ بن سعید، نوفل بن مسعود کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم انس بن مالک کے پاس گئے۔ ہم نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنائیے کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے تین چیزیں جس میں ہوں گی اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیا گیا ہے اور جہنم کی آگ کو اس پر حرام کر دیا گیا ہے۔ اللہ پر ایمان، اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسے کفر میں دوبارہ لوٹنے سے بدرجہا محبوب ہو کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے اور آگ اسے جلا دے۔[3]

۱۲۸۱۰- حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن فضل حربی، عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی اونٹنی کو باندھ لوں اور توکل کروں یا اسے آزاد چھوڑ دوں اور توکل کر لوں؟ ارشاد فرمایا: اونٹنی کو باندھ کر رکھو اور توکل کرو۔[4]

۱۲۸۱۱- ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، مقدمی، محمد بن خلاد، یحییٰ بن سعید، حسین بن ذکوان، ابن بریدہ، عمران بن حصین کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے

---

[1] الترغیب والترهیب ۳/۵۶۸. [2] مسند الامام أحمد ۲/۴۷۲.

[3] مجمع الزوائد ۱/۵۵. وکنز العمال ۴۳۴۳. [4] صحیح ابن حبان ۲۵۴۹، وفتح الباری ۱۰/۲۱۲.
کشف الخفا ۱/۱۶۱.

کھڑے ہوکر نماز پڑھی وہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اسے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے کے نصف اجر کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے نصف اجر کے برابر ثواب ملے گا۔

۱۲۸۱۲- محمد بن احمد، ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنواسلم کے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اپنی قوم میں اعلان کرو کہ جس نے کھانا کھالیا ہے وہ بقیہ دن کھانے سے رکا رہے اور جس نے کچھ نہ کھایا ہو وہ بھی نہ کھائے (اور روزہ رکھے) چونکہ آج یوم عاشورا ہے۔

۱۲۸۱۳- ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبیدہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنواسلم کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ تیر مارنے میں باہمی مقابلہ کررہے تھے ارشاد فرمایا: اے بنو اسماعیل! تیر مارو چونکہ تمہارا باپ بھی تیر مارا کرتا تھا اور ایک فریق کے بارے میں فرمایا: میں فلاں قبیلے کے ساتھ ہوں، چنانچہ لوگوں نے تیر مارنے سے اپنے ہاتھ روک لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا تم کیوں رک گئے؟ لوگ کہنے لگے: ہم کیسے تیر ماریں جبکہ آپ فلاں قبیلے کے ساتھ ہیں، ارشاد فرمایا: تم سب تیر مارو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

۱۲۸۱۴- ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن مسدد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوضمرہ، زھدم بن مضرب، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے، عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نہیں پتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ، پھر ارشاد فرمایا: (پھر) ایسے لوگ آئیں گے جو منتیں تو مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائیگا وہ خود گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائیگا اور ان میں موٹاپا پھیل جائیگا۔[1]

۱۲۸۱۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سعید، حجاج بن صواف، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، وابوسلمہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کھڑی کردی جائے (یا اقامت کہی جاوے) تم کھڑے مت ہو حتی کہ مجھے نہ دیکھ لو۔[2]

۱۲۸۱۶- ابراہیم، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن اخنس، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھ کر (نفلی) نماز پڑھ لیتے تھے۔

۱۲۸۱۷- سلیمان بن احمد، علی معمری، خلف بن سالم، یحییٰ بن سعید، شعبہ، مبشر بن ابی ملیح، ابوملیح، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس پر سو آدمی نماز (جنازہ) پڑھ لیں مگر اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔[3]

ختم شد

حصہ ہشتم حلیۃ الاولیاء

۱۔ صحیح البخاری ۳/ ۲۲۴. ۸/ ۱۱۳. ۱۷۱. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۲۱۴، وفتح الباری ۵/ ۲۵۸، ۱۱/ ۲۴۴، ۵۵۸۰.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۵۶. وفتح الباری ۲/ ۱۱۹. ۱۲۰.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۱۵۷. والترغیب والترھیب ۴/ ۳۴۳.

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ''حِلیۃ الاولیاء'' جس میں صحابۂ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ''حِلیۃ الاولیاء'' ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ ونصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ''دارالاشاعت کراچی'' سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ وطلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
ishaat@cyber.net.pk
ishaat@pk.netsolir.com